دارالافتا جامعہ فاروقیہ کراچی کے زیر نگرانی

دلائل کی تخریج و حوالہ جات اور کمپوزڈ کتابت کیساتھ

کفایت المفتی

مدلل مکمل

مع عنوانات

مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی

محمد کفایت اللہ دہلوی

دار الاشاعت

کراچی

Maktaba Tul Ishaat

تمام فنون کے کتب ہمارے ویب سائٹ اور پلے سٹور سے فری ڈاون لوڈ کریں۔ ہم روزانہ کی بنیاد پر اس میں مزید نئے کتب شامل کر رہے ہیں نئے شامل شدہ کتب لیے روزانہ ہمارے پلے سٹور اور ویب سائٹ کو باقاعدگی سے چیک کیا کریں۔

اپنی کتاب کو ہمارے ویب سائٹ پر شائع کرنے کے لیے رابطہ کریں

تفاسیر	خطبات	منطق
احایث	سیرت	معانی
فقہ	تاریخ	تصوف
سوانح حیات	صرف	تقابل ادیان
درس نظامی	نحو	تجوید
لغت	فلسفہ	نعت
فتاوی	حکمت	تراجم
اصلاحی	بلاغت	تبلیغ و دعوت
آڈیو دروس	مناظرے	تمام فنون

maktaba.tul.ishaatofficial@gmail.com

دارالافتا جامعہ فاروقیہ کراچی کے زیرِ نگرانی
دلائل کی تخریج و حوالہ جات اور کمپیوٹر کتابت کیساتھ

مدلل، مکمل

کفایت المفتی

مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی
محمد کفایت اللہ دہلوی رحمہ اللہ

جلد نہم

کتاب الحظر والاباحۃ
کتاب السیاسیات

دار الاشاعت 8 اردو بازار کراچی
فون: 021-2213768

Maktaba Tul Ishaat.com

کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر

اس جدید تخریج وترتیب وعنوانات اور کمپیوٹر کمپوزنگ کے جملہ حقوق
باقاعدہ معاہدہ کے تحت بحق دارالاشاعت کراچی محفوظ ہیں

بااہتمام : خلیل اشرف عثمانی دارالاشاعت کراچی
طباعت : جولائی ۲۰۰۱ء شکیل پریس کراچی۔
ضخامت : 3780 صفحات در ۹ جلد مکمل

ملنے کے پتے

بیت القرآن اردو بازار کراچی
بیت العلوم 26 ٹبھ روڈ لاہور
کشمیر بکڈپو۔ چنیوٹ بازار فیصل آباد
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور
مکتبہ امدادیہ بی بی ہسپتال روڈ ملتان
مکتبہ رحمانیہ ۱۸۔ اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

نحمدالله العلی العظیم ونصلّی علی رسوله الکریم

نہ در خاکساری چو من بینوائے — نہ در ناز و تمکین چو اد بادشاہے
برم تحفۂ پیش او از کجا من — نہ در دیدہ اشکے نہ در سینہ آہے
فگند از سر لطف آں شاہِ خوباں — ظفر بر من بے بضاعت نگاہے

امّابعد. یہ کفایت المفتی کی جلد نہم قارئین کے پیشِ نظر ہے۔ جلد اوّل کے دیباچے میں عرض کیا گیا تھا کہ جو فتاویٰ جمع کیے گئے ہیں وہ تین قسم کے ہیں۔ اوّل وہ فتاویٰ جو مدرسہ امینیہ کے رجسٹروں سے لیے گئے ہیں۔ ایسے فتاویٰ کی پہچان یہ ہے کہ لفظ المستفتی پر نمبر بھی ہے اور مستفتی کا نام ومختصر پتہ اور تاریخ روانگی بھی درج ہے۔ بعض جگہ سوال نقل نہیں کیا گیا ہے بلکہ لفظ جواب دیگر کے اوپر مستفتی کا نمبر ڈال دیا گیا ہے۔ دوسرے وہ فتاویٰ جو سہ روزہ الجمعیۃ سے لیے گئے ہیں۔ ان میں لفظ سوال کے نیچے اخبار کا حوالہ دیا گیا ہے۔ تیسرے وہ فتاویٰ جو گھر میں موجود تھے یا باہر سے حاصل کیے گئے یا مطبوعہ کتب میں سے لیے گئے۔

لفظ جواب کے شروع میں جو نمبر لکھا گیا ہے وہ مجموعہ میں شامل شدہ فتاویٰ کی کُل تعداد ظاہر کرنے کے لئے سیریل نمبر ہے۔ یہ جلد نہم جو آپ کے پیشِ نظر ہے اس میں درج شدہ فتاویٰ کی اقسام کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

رجسٹروں سے ۳۳۳	الجمعیۃ سے ۸۲	متفرق ۱۵۵	کل ۵۷۰

جلد اوّل سے جلد نہم تک کے کل فتاویٰ کی تعداد چار ہزار چار سو نواسی (۴۴۸۹) ہے۔ جن میں سے رجسٹروں کے فتاویٰ ۲۶۸۶ ہیں۔ اور دوسری تیسری قسم کے ۱۸۰۳ ہیں۔ یہ مجموعۂ فتاویٰ مسمّٰی بہ کفایت المفتی نو جلدوں میں مکمل ہوگیا۔

(مندرجۂ بالا تعداد میں تتمہ کے فتاویٰ کی تعداد شامل نہیں ہے)۔

و اٰخر دعوٰنا ان الحمد للّٰہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین وصلی اللّٰہ تعالیٰ علی رسولہ الامی الامین وعلیٰ اٰلہ الطیبین الطاھرین.

احقر حفیظ الرحمان واصف مہتمم مدرسہ امینیہ دہلی

ابن حضرت مفتی اعظم مولانا محمد کفایت اللہ (نور اللہ مرقدہ)

Maktaba Tul Ishaat.com

فہرست عنوانات

کتاب الحظر والاباحۃ

پہلا باب مذہبیات وعبادات	۴۱
شب قدر کی راتوں میں جلسہ ودعوت وغیرہ کا اہتمام بدعت ہے	〃
تلاوت کے دوران لفظ ''لیس'' کے بعد درود پڑھنا صحیح نہیں	۴۲
مسجد میں شرکیہ نعروں کا حکم	〃
قبر کو چومنا جائز نہیں	۴۳
مسجد کی منی دیوار وغیرہ سے تیمم نہیں کرنا چاہئے	〃
مسلمانوں کا غیر مسلم کو گرجا کی تعمیر کے لئے چندہ دینا جائز نہیں	۴۴
نماز عید کے بعد مصافحہ ومعانقہ کا اہتمام والتزام بدعت ہے	〃
قبروں کو سجدہ کرنا شرک اور حرام ہے	〃
عیدین اور جمعہ کے بعد مصافحہ ومعانقہ کا اہتمام والتزام بدعت ہے	۴۵
قرات قرآن (قرآن خوانی) پر اجرت لینا دینا حرام ہے	۴۶
مذکورہ الفاظ السلام علی من اتبع الہدی کے ذریعے کسی مسلمان کو سلام کر سکتے ہیں؟	۴۷
ماہ محرم میں مروجہ طریق پر شہادت حسین کا تذکرہ کرنا بدعت ہے	۴۸
غیر اللہ سے مدد مانگنے کے جواز کے لئے چند غلط استدلالات کے جوابات	〃
مرثیہ کی مجلس قائم کرنا اور اس میں شرکت وتعاون کرنا حرام ہے	۵۳
ایصال ثواب کے لئے اجتماعی قرآن خوانی کا اہتمام بدعت ہے	۵۴
طاعون کے وقت اذان دینے کا حکم	۵۵
کفار کے مذہبی میلوں میں شرکت وتعاون حرام ہے	〃
غیر مسلم کی درازی عمر کے لئے دعا مانگنا شرعاً کیسا ہے؟	۵۶
ایک گمنام خط جسکی ترویج واشاعت جائز نہیں	〃
دفع طاعون کے لئے استغفار وصدقہ کرنا تو صحیح ہے لیکن اس کے لئے خاص اہتمام جائز نہیں	۵۷
پیر ومرشد کے لئے تابع شریعت ہونا ضروری ہے	۵۸
سورہ یٰس اور سورہ تغابن پڑھ کر بچے کے کان میں پھونکنا اور شرکیہ الفاظ کے تعویذ کا حکم	〃
تیجا چالیسواں عرس وغیرہ بدعت ہے	۵۹

Maktaba Tul Ishaat.com

عنوان	صفحہ
قرآن کریم کی طرف پیٹھ کرکے بیٹھنا بے ادبی ہے	۶۰
دس محرم کو شربت پلانا کھانا کھلانا بدعت اور شیعوں کا شعار ہے	〃
دس محرم کو حضرت حسینؓ کی شہادت کا تذکرہ کرنا	〃
تعزیہ بنانا جائز نہیں	۶۱
یارسول اللہ اور یا علی مدد درست نہیں	〃
موہم شرک لفظ کا ورد کرنا جائز نہیں	۶۲
دف بجانے کے ساتھ درود شریف پڑھنا جائز نہیں	〃
اللھم یا واجب الوجود دعا میں کہنا جائز ہے	〃
یا محی الدین غیاث اللہ کہنا واضح شرک ہے	〃
وبائی امراض کے دفعیہ کے لئے مخصوص شرکیہ جملوں کے ورد کے بجائے استغفار کرنا چاہئے	۶۳
خنزیر کے بالوں کے برش کا استعمال جائز نہیں	〃
۲۷ رجب کو روزہ رکھنے اور کھانا کھلانے کا کوئی خاص ثواب ثابت نہیں	〃
شادی کے موقع پر برادری کو کھانا کھلانے کے لئے قرضہ لینا جائز نہیں	〃
لفظ "حرام" اور "ناجائز" میں کیا فرق ہے؟	〃
واجب فرض سنت مؤکدہ مستحب اور نفل کی تعریف	۶۴
نوحہ اور مرثیہ پڑھنا جائز نہیں	〃
جلسہ کی صدارت بہترین صفات کے حامل شخص کے سپرد کرنی چاہئے	۶۵
"موئے مبارک" اگر اصلی ہو تو اس کو محبت سے رکھنا محبت نبوی کا تقاضا ہے مگر اس میں خرافات نہ کئے جائیں	〃
قرآن مجید کا صرف ترجمہ شائع کرنا صحیح نہیں	〃
ہندوؤں کے مذہبی جلوس میں شرکت اور قشقہ لگانا حرام ہے	۶۶
شرعی مسئلہ اپنی طرف سے بیان کرنا گناہ کبیرہ ہے	〃
مصافحہ و معانقہ ابتدائے ملاقات کے وقت سنت ہے نمازوں کے بعد اس کا اہتمام بدعت ہے	〃
بزرگان دین کی قدم بوسی کا حکم	۶۷
کفار کی جاسوسی کے لئے ان جیسا لباس اور شکل وصورت اختیار کرنا	۶۸
صبح اور عصر کی نمازوں کے بعد مصافحہ کا اجتماع بدعت ہے	۶۹
جمعہ کے خطبے کا ترجمہ نہیں کرنا چاہئے	〃
انگوٹھوں کا چومنا اور رسم صندل شریعت میں ثابت نہیں	〃

عنوان	صفحہ
قبروں پر چڑھاوا چڑھانا حرام اور شرک ہے	۶۹
مشرکانہ پیر پرستی	//
ہر مسلمان دعا کا محتاج ہے	//
اللہ کے سوا کسی کو حاجت روا سمجھنا شرک ہے	//
مزاروں پر پھول چڑھانا، چراغ جلانا سوم، دہم، چہلم گیارھویں وغیرہ	//
کیا نکاح کوئی ضروری نہیں ہے؟	//
مولانا اشرف علی تھانوی اور ان کی تصنیفات کے بارے میں حضرت مفتی صاحب کی رائے	//
مسجد میں وعظ کے لئے میز کرسی بچھانا جائز ہے بشرطیکہ نیت میں کوئی فساد نہ ہو	۷۱
طاعون سے کون سا طاعون مراد ہے؟	۷۲
طاعون والے مقام پر ٹھہرنے اور وہاں سے بھاگنے کا حکم	//
رافضیوں کے جلوس میں شرکت حرام ہے	۷۳
رافضیوں کو سنیوں کی آبادی سے جلوس گزارنے سے منع کرنا درست ہے	//
تعزیہ بنانا ناجائز اور حرام ہے	//
ایصال ثواب ثابت ہے	//
مروجہ طریقہ سے قل پڑھوانا اور اس پر فیس لینا بدعت ہے	//
کفار کے مذہبی میلوں میں شرکت جائز نہیں	۷۴
ماہ صفر کو منحوس سمجھنا جائز نہیں	۷۵

دوسرا باب

عملیات وتعویذات

ناجائز تعویذ گنڈے اور فال نکالنے والے کی امامت مکروہ ہے	//
آیۃ الکرسی اللہ الا الہ الا ہو سے وھو العلی العظیم تک ایک آیت ہے	//
خون کے ساتھ کتابت قرآن کے بارے میں فقہاء کی عبارت کا مطلب	۷۶
نماز کے بعد پیشانی پر ہاتھ رکھ کر بسم اللہ الذی الخ تک پڑھنا مستحب ہے	//
قرآنی آیات تعویذ میں لکھنا جائز ہے	//
تعویذ کے ساتھ بیت الخلا میں جانے کا حکم	//
دفع وبا کے لئے اذان اور مخصوص عمل کرنے کا حکم	۷۷
نجومی کاہن ساحر وغیرہ کے پاس علاج کرانے کے لئے جانا جائز نہیں	//

Maktaba Tul Ishaat.com

عنوان	صفحہ
سحر وغیرہ سفلی عملیات کرنے والے کا حکم	۷۷
جفر طلسمات، حاضرات وغیرہ کا حکم	۷۸
عملیات اگر جائز طریقہ سے کئے جائیں تو جائز ہیں	۷۹
بعض عملیات احادیث سے ثابت ہیں	〃
بھوت پریت کا وجود ہے یا نہیں؟	〃
آدمی کا مرجانے کے بعد آسیب بن جانے کا عقیدہ غلط ہے	۸۰
آسیب دور کرنے والے تعویذ اور شعبدہ باز عامل	〃
تیسرا باب	
رسوم مروجہ	
استقرار حمل کے موقع پر بعض رسومات	۸۱
بیجرے اور بھانڈ کا ناچ	۸۲
چھٹی ایک ہندوانہ رسم ہے	〃
عقیقہ سنت ہے	۸۳
دودھ چھٹائی کے موقع پر بعض غلط رسمیں	〃
بچے کو سبق شروع کراتے وقت کی رسمیں	〃
بچے کے ختنہ کراتے وقت کی رسمیں	۸۴
گھوڑی چڑھانا (ختنہ کے وقت کی رسم)	〃
نابالغ بچوں کو روزہ رکھانا اور روزہ کشائی وغیرہ رسوم	〃
سالگرہ منانے کی رسم	〃
منگنی کے بعد کی رسمیں	۸۵
شادی کے موقع پر مائیوں بٹھانے کی رسم	〃
ساچق کی رسم (رسم مہندی، حنا)	۸۶
''بری'' کی رسم بھی بری ہے	〃
بارات کی رسم	〃
تقرر تاریخ نکاح کے موقع پر بعض غلط رسمیں	〃
تیاری نکاح کے موقع پر بعض غلط رسم	〃
نکاح کے بعد کی رسمیں	〃

عنوان	صفحہ
دلہے کو سلامی دینے کی رسم صحیح نہیں	۸۸
منہ دکھائی کی رسم بھی درست نہیں	〃
آرسی مصحف کی رسم غلط ہے	〃
جہیز بقدر حیثیت دینا چاہئے	〃
ولیمہ کے موقع پر بعض رسومات	۸۹
چوتھی کی رسم ناجائز ہے	〃
''چالا'' کی رسم بھی صحیح نہیں	〃
شادی کے بعد کی رسمیں	〃
آدمی کے مرجانے کے موقع پر بعض غلط رسومات	۹۰
دس محرم کو شربت پلانا' کھچڑا پکانا نیا کپڑا پہننا' سرمہ لگانا بدعت اور بے اصل ہیں	۹۴
شادی کے موقع پر دولہا کو سہرا ڈالنے کی رسم	۹۵
سہرا باندھ کر نکاح کیا' کیا بعد میں اس نکاح کی تجدید ضروری ہے؟	〃
۲۲ رجب المرجب کے کونڈوں کی شریعت میں کوئی اصل نہیں	۹۶
بچہ ہونے کی خوشی میں کھانا کھلانا جائز تو ہے مگر اس میں دن کی تعیین صحیح نہیں	〃
رخصتی سے پہلے دولہا کی طرف سے دلہن کی دعوت صحیح تو ہے مگر ضروری نہیں	〃
حیلہ اسقاط کا مروجہ طریقہ بدعت اور واجب الترک ہے اور حیلہ اسقاط کے صحیح طریقہ کی تفصیل	〃
ایصال ثواب کا مسنون طریقہ جو تمام رسومات اور خرافات سے پاک ہو کون سا ہے؟	۹۹
غوث الاعظمؒ کی گیارھویں منانا	〃
جمعہ کے دن نماز میں بلانے کے لئے نقارہ بجانا	〃
برادری اور قومی پنچائیت کے جاہلانہ رسومات سے احتراز ضروری ہے	۱۰۰
برادری اور پنچائیت اچھی چیز ہے مگر اس میں دین وشریعت کا خیال ضروری ہے	۱۰۱
جس دعوت میں منکرات ہو وہاں جانے میں احتیاط کی جائے	۱۰۳
بڑے پیر صاحب کے نشانات گھر گھر پھرنا اور بڑے پیر صاحب کے نام کی نذر ماننا بدعت ہے	۱۰۴
چہل ابدال کی فاتحہ کی رسم بدعت ہے	〃
میت کا تابوت اٹھا کر گھمانا اور اس کے لئے نذر ماننا بدعت ہے	〃
شیرینی یا کھانا سامنے رکھ کر فاتحہ دینا بدعت ہے	〃
گناہ میں پڑ جانے کا قوی اندیشہ ہو تو رشوت دیکر نکاح کرنا جائز ہے	۱۰۵

Maktaba Tul Ishaat.com

عنوان	صفحہ
چوتھا باب	
سلام، مصافحہ اور معانقہ	
''آداب عرض'' کہنے سے سنت سلام ادا نہیں ہوتی البتہ ہندو کو کہہ سکتے ہیں	۱۰۵
غیر مسلم کو ''آداب عرض'' یا ''سلام سلام'' کہنا	//
فاسق کے سلام کا جواب واجب نہیں جائز ہے	۱۰۶
داڑھی منڈا فاسق ہے	//
فاسق معلن دون	//
غیر مقلد کے سلام کا جواب دینا واجب ہے	//
غیر مسلم کو کن الفاظ کے ذریعے سلام کیا جائے	۱۰۷
نماز فجر کے بعد مصافحے کا التزام بدعت ہے	//
اذان، تکبیر یا جماعت ہو رہی ہو تو آنے والا سلام نہ کرے	//
غیر مسلم اگر سلام کہے تو کیا جواب دیا جائے	۱۰۸
کیا مصافحہ کرتے وقت انگوٹھے چومنا سنت ہے	//
سلام کے بجائے رام رام کہنا ہندو اور کفار کا شعار ہے	۱۰۹
سلام کن کن مواقع پر ممنوع ہے	//
مصافحہ کب سنت ہے	//
پانچواں باب	
اجتماعات و معاشرہ	
جماعت سے خارج کرنا کن گناہوں کی وجہ سے ہوتا ہے	۱۱۰
مسجد کمیٹی (انجمن) کے عہدہ دار نیک ہونے چاہئیں	//
بیت النبی ﷺ کے نام پر مروجہ مشاعروں میں مسجد کی رقم خرچ کرنا اور شرکت جائز نہیں	//
میلاد مجلس اور مشاعرہ ٹائپ کانفرنس جس میں شریعت کی تضحیک کی جاتی ہو	//
کافر کا دیا ہوا مسلمان کا فر نہیں ہوتا	۱۱۱
قادیانیوں کے ساتھ کھانے پینے کا حکم	۱۱۳
کسی مسلمان کو دوسرے مسلمان سے قطع تعلق پر مجبور کرنا جائز نہیں	//
سفر سے واپسی پر محرم عورتوں سے ملنا	//
دست بوسی اور قدم بوسی کا تفصیلی حکم	//

عنوان	صفحہ
والدین کی قبر کو بوسہ دینے کا حکم	۱۱۴
تالیاں بجانا لہو ولعب اور کفار کی مشابہت ہے	۱۱۶
عوامی پارک میں مسلمانوں کو تراویح وغیرہ مذہبی رسومات سے روکنے کی کوئی وجہ نہیں؟	〃
شراب خور قمار باز بے نماز کے ساتھ میل جول	۱۱۷
کسی کا شکریہ ادا کرنے کے لئے آداب عرض کے بجائے شکریہ یا جزاک اللہ کہنا چاہئے	〃
رنڈی، بیجڑے کو سودانہ بیچنا ہی بہتر ہے	۱۱۸
سسر کو باپ کہہ کر پکارنا جائز ہے	〃
مجذوم کے ساتھ کھانے پینے میں کوئی مضائقہ نہیں	〃
مذاق کیسا؟ اور کن لوگوں کے ساتھ جائز ہے	〃
حج سے آنے والے کو مبارک باد دیتے ہوئے آیت پڑھنا	۱۱۹
نئے گھر کی تیاری کی خوشی میں دعوت جائز ہے مگر اس کو ضروری نہ سمجھا جائے	〃
ایصال ثواب جائز مگر گیارھویں کی تخصیص بدعت ہے	〃
قصص اور تذکرۃ الاولیاء نامی کتابوں میں صحیح اور ضعیف ہر قسم کی روایتیں ہیں	〃
سود خوروں کے ہاں کھانا اور اس کی رقم مسجد میں لگانا کیسا ہے؟	۱۲۰
چھٹا باب **ماکولات و مشروبات**	
قبروں کا چڑھاوا حرام ہے	〃
عرس چالیسواں وغیرہ دھوم دھام بدعت ہے	〃
فرقہ مہدویہ کافر فرقہ ہے ان کا ذبیحہ حلال نہیں	〃
اہل کتاب کا ذبیحہ اور ان کی لڑکیوں سے شادی وغیرہ تعلقات کا حکم	〃
پانی میں مری ہوئی مچھلی کا کھانا جائز نہیں	۱۲۱
کیا فاسق وفاجر مسلمان سے قطع تعلق جائز ہے	〃
بازاروں اور میلوں میں رکھے ہوئے گھڑوں سے پانی پینا	〃
کسی پر دباؤ ڈال کر چندہ وصول کرنا جائز نہیں	〃
کفار کے ہاتھوں سے بنی ہوئی اشیاء کے استعمال کا حکم	۱۲۲
انگریزی دوا کا استعمال جائز ہے	۱۲۳
ڈاکہ کی تعلیم حاصل کرنا جائز ہے	〃

Maktaba Tul Ishaat.com

عنوان	صفحہ
کپورنے گردے اور حرام مغز کا حکم	۱۲۳
آب زمزم کھڑے ہوکر پینا مستحب ہے	//
آفیون کی خرید و فروخت جائز ہے	۱۲۴
کیا جھینگا حلال ہے؟	//
کھاری مچھلی کا حکم	//
تاڑی میں اگر نشہ ہو تو اس کا پینا حرام ہے	//
مدت رضاعت کے بعد عورت کا دودھ پینا حرام ہے	//
حالت جنابت میں کھانا پینا	۱۲۵
شراب کی حرمت قرآن وحدیث اور اجماع امت سے ثابت ہے	//
ذبح شدہ جانور کے فوطے عضو تناسل آنت اور اوجھڑی کا حکم	//
تاڑی میں اگر نشہ آ گیا ہو تو پینا درست نہیں	۱۲۶
طوائف کے گھر کی کوئی چیز کھانی پینی یعنی نہیں چاہئے	//
شراب اور دیگر نشہ آور اشیاء کا استعمال	//
بطور علاج آفیون کھانے والے کی امامت	//
بیڑی اور سگریٹ پینے کا حکم آفیون کی تجارت جائز ہے	۱۲۷
جس مسجد میں آفیون کی کمائی خرچ ہوئی ہو	۱۲۸
جو امام آفیون کی تجارت کو جائز کہتا ہے اس کی امامت درست ہے	//
گانجا، آفیون، چرس وغیرہ جیب میں ہو تو نماز ہو جاتی ہے	//
تمباکو میں اگر حرام عنبر وغیرہ استعمال ہوا ہو تو حرام ورنہ مکروہ ہے	//
گانجا افیون، چرس وغیرہ کی تجارت مباح ہے	//
آفیون، چرس، کوکین وغیرہ کی تجارت جائز ہے	۱۲۹
مشرکین، چمار، کنجر، خاکروب، یہود و نصاریٰ وغیرہ کے گھر کا کھانا	//
کچا لہسن، پیاز کھا کر مسجد میں نہ آئے	۱۳۰
گانے بجانے والی عورتوں کے یہاں کھانا پینا ناجائز ہے	//
جس کی کمائی کا ذریعہ حرام ہو اس کا ہبہ قبول نہیں کرنا چاہئے	۱۳۱
غیر مسلم اگر خوشی سے کوئی چیز دے تو اس کا کھانا اور دوسروں کو کھلانا جائز ہے	//
کھجور اور تاڑی کے عرق میں جب تک نشہ پیدا نہ ہو اس کا استعمال جائز ہے	۱۳۲

عنوان	صفحہ
ایضاً	۱۳۲
ہڈی منہ سے چوسنا اور دانتوں سے گوشت نوچنا جائز ہے	〃
جس کے گھر کے خورد ونوش کا سامان حرام ہو اس کی دعوت کھانا جائز نہیں	〃
تاڑی کی خمیرہ کی روٹی کا حکم	۱۳۳
کیا چینی کو صاف کرنے میں حیوانات کی ہڈیاں استعمال ہوتی ہیں	〃
بناسپتی گھی میں خنزیر کی چربی کا استعمال ثابت نہیں	〃
ساتواں باب	
حلال وحرام جانور اور ان کے اجزا	
گدھی کا گوشت اور دودھ حرام ہے	〃
کتیا کے دودھ سے پلے ہوئے بکری کے بچے کے گوشت کا حکم	۱۳۴
وہیل مچھلی عنبر ہی ہے اور اس کے حلال ہونے میں کوئی شبہ نہیں	〃
خنزیر کی حرمت کا اصل سبب کیا ہے؟	۱۳۷
جھینگے کا حکم	〃
کیا غراب ہندی حلال ہے؟	۱۳۸
مینا حلال ہے	۱۳۹
مسلمان کے لئے خنزیر کی خرید وفروخت حرام ہے	〃
فقہ حنفی میں بچھو احرام ہے	〃
کیا کوا حلال ہے؟	۱۴۰
کوے کی اقسام	۱۴۱
قنفذ (سیہہ) حرام ہے	〃
حلال جانور کا چمڑا بھی حلال ہے	۱۴۲
جھینگے میں احتیاط یہ ہے کہ نہ کھایا جائے	〃
خنزیر کے گوشت سے تیل نکالا جائے تو اس کی خرید وفروخت ناجائز ہے	〃
حلال جانوروں کی کھال کا دباغت کے بعد استعمال جائز ہے	۱۴۳
خنزیر کے بالوں کی تجارت کا حکم	〃
سوسمار کے چمڑے کو استعمال کرنے کا حکم	〃
کپورے حرام اور اوجھڑی حلال ہے	〃

Maktaba Tul Ishaat.com

عنوان	صفحہ
مکروہ تنزیہی وطبعی میں فرق	۱۴۳
آٹھواں باب **تمباکو کا استعمال**	
تمباکو زردہ گانجہ حقہ آفیون وغیرہ کا حکم	۱۴۴
حقہ اور بیڑی کا حکم	۱۴۵
ایضاً	//
حقہ پینے اور پان کھانے کا حکم	//
حقہ نوش کی امامت	//
تمباکو حقہ بلاس کا حکم	//
تمباکو کھانے اور پینے کا حکم	۱۴۷
سگریٹ اور تمباکو کی تجارت جائز ہے	۱۴۸
نواں باب طب اور ڈاکٹری **فصل اول: دوا وعلاج**	
جن دواؤں میں سپرٹ بوان کا استعمال مباح ہے	//
انگریزی دواؤں کی خرید وفروخت اور استعمال جائز ہے	۱۴۹
مویشیوں کو انجکشن لگانا	//
حرام چیز بطور دوا استعمال کرنا	//
کیا بطور علاج شراب استعمال کر سکتے ہیں	//
علاج کی غرض سے شراب جسم پر لگانے کا حکم	۱۵۰
ڈاکٹری سیکھنا انگریزی دوائیاں کلوروفام بے ہوشی لانے وغیرہ کے لئے استعمال کرنا	//
بچے کو آپریشن کے ذریعہ ماں کے پیٹ سے نکالنا	۱۵۱
چولہے میں اسپرٹ کا استعمال	۱۵۲
شراب کے خارجی استعمال سے بھی احتراز کرنا چاہیئے	//
مسیحیت کی تبلیغ کرنے والے ڈاکٹر سے بائیکاٹ فرض ہے	//
ہومیو پیتھک دوا کا استعمال علاج کے لئے جائز ہے	۱۵۳
فصل دوم: مریض کو خون دینا	
کسی بیمار کو تندرست کا خون لگوانا بوقت ضرورت جائز ہے	//

عنوان	صفحہ
بوقت ضرورت خون کا انتقال جائز ہے اور اس سے حرمت ثابت نہ ہوگی	۱۵۵
دسواں باب	
لباس ومتعلقات لباس	
پاجامہ ٹخنوں کے نیچے ہو جانے سے وضو نہیں ٹوٹتا	۱۵۶
مردوں کو سونے اور چاندی کے بٹن کا استعمال کیسا ہے؟	۱۵۷
ایضا	//
مرد سرخ لباس استعمال کر سکتے ہیں یا نہیں؟	//
بغرض زینت دانتوں پر سونے کا خول چڑھانا مکروہ ہے مگر وضو کے لئے مانع نہیں	//
سیاہ لباس پہن کر ماتم یا اظہار افسوس کرنا جائز نہیں	۱۵۸
صرف دھوتی پہن کر نماز پڑھنا	//
عمامہ سنت ہے	۱۵۹
سیاہ لباس سے ماتمی نشان مقصود نہ ہو تو استعمال کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں	//
کوٹ پتلون کا استعمال اور اس میں نماز کا حکم	//
سونے چاندی کی سلائی اگر آنکھوں کے لئے مفید ہو تو اس کا استعمال جائز ہے	۱۶۰
مردوں کے لئے سلک کا استعمال	//
مرد کے لئے سونے کے دانت بٹن اور انگوٹھی کا حکم	//
کشتی نما ٹوپی کا استعمال جائز ہے	//
مرد کو عورتوں جیسا لباس استعمال کرنا مکروہ ہے	۱۶۱
شیروانی اور کوٹ کے آستین وغیرہ پر زینت کے لئے زائد بٹن لگانا	۱۶۲
ترکی ٹوپی بال دار ٹوپی اور کوٹ پتلون کا استعمال	//
مرد سرخ رنگ کا کپڑا استعمال کر سکتا ہے	۱۶۳
کوٹ پتلون اور انگریزی بالوں میں یہود و نصاریٰ سے مشابہت نہیں ہے	۱۶۴
قرات وتجوید کے لئے دانتوں کے خلاء کو سونے سے پر کرنا	//
قربانی کے خون سے رنگا ہوا کپڑا بطور تبرک استعمال نہیں کر سکتے	۱۶۵
سونے اور چاندی کے بٹنوں کا استعمال	//
مرد کے لئے سرخ رنگ کے کپڑے کا استعمال جائز ہے	//
سونے اور چاندی کا دانت بنوانا جائز ہے	۱۶۶

Maktaba Tul Ishaat.com

عنوان	صفحہ
کیا عورت صرف لمبا کرتا پہن سکتی ہے؟	۱۶۶
دھوتی باندھنے کا حکم	۱۶۷
گاندھی ٹوپی پہننا جائز ہے لیکن نماز عمامے میں ہی افضل ہے	//
لباس کے بارے میں اسلام کے کیا ہدایات ہیں؟	//
کوٹ پتلون ہیٹ وغیرہ کا استعمال مکروہ ہے	۱۶۸
سونے کا استعمال مرد کے لئے جائز نہیں	//
سونے کی زنجیر اور گھڑی مرد کے لئے جائز نہیں	//
مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ لباس میں اسلامی وضع قطع کا خیال رکھیں	//
کشتی نما ٹوپی کا استعمال جائز ہے	۱۶۹
طلائی گھڑی کا استعمال مردوں کے لئے جائز نہیں	//
مسلمان عورتوں کے لئے ساڑھی کا استعمال	۱۷۰
عورتوں کے لئے تہہ بند اور نکی دار پائجامہ پہننا جائز ہے	//
گیارھواں باب **بالوں اور داڑھی کے احکام**	
کیا داڑھی شعار اسلام ہے؟	//
ڈاڑھی منڈانے اور کترانے والا گناہ کار ہے	۱۷۱
ڈاڑھی منڈے کی امامت مکروہ ہے	//
ڈاڑھی منڈے کی اذان مکروہ ہے	//
فاسق کو مؤذن یا امام مقرر کرنے سے متولی گناہ گار ہوگا	//
داڑھی منڈانے اور کترانے والا گناہ گار ہوگا	//
ڈاڑھی منڈانا اور یک مشت سے کم کرنا گناہ ہے	۱۷۴
ڈاڑھی منڈانا اور کتروانا مکروہ ہے	//
ڈاڑھی منڈے اور کترانے والے کے پیچھے نماز مکروہ ہے	//
ڈاڑھی منڈانے کی وجہ سے مسلمان اسلام سے نہیں نکلتا مگر فاسق ہو جاتا ہے	۱۷۵
ڈاڑھی منڈانا اور یکمشت سے کم کرنا گناہ ہے	//
ڈاڑھی رکھنا واجب ہے	//

عنوان	صفحہ
یک مشت ڈاڑھی رکھنا واجب ہے	۱۷۶
ڈاڑھی کی توہین کفر ہے	//
ڈاڑھی رکھنا واجب اور منڈانا حرام ہے	۱۷۷
ڈاڑھی منڈانے والا ناقص مسلمان ہے	//
مونچھیں قینچی سے کتروانا بہتر ہے	۱۷۸
یک مشت ڈاڑھی رکھنے کی مقدار کس حدیث سے ثابت ہے؟	//
ایک قبضہ ڈاڑھی رکھنا ضروری ہے	//
انگریزی بال رکھنا مکروہ ہے	۱۷۹
ڈاڑھی کی توہین کفر ہے	//
سیاہ خضاب لگانے کا حکم	//
سیاہ خضاب لگانا مکروہ ہے	۱۸۰
مینڈھی نیل وغیرہ سفید بالوں میں لگانا جائز ہے	//
ایسا خضاب جس سے بال بالکل کالے ہوجائیں لگانا مکروہ ہے	//
سیاہ خضاب مکروہ ہے	۱۸۰
بارھواں باب	
زیورات	
نو سال سے کم عمر لڑکی کو زیور پہنانا	۱۸۱
انگوٹھی کی مقدار کیا ہونی چاہئے؟	//
عورتوں کو زینت کے لئے زیور پہننا اور مسی ہلدی لگانا	//
زیور کے متعلق ایک مضمون	۱۸۲
تیرھواں باب	
ظروف (برتن)	
لوہے کے برتنوں کا استعمال جائز ہے	۱۸۳
چودھواں باب	
قدرتی پیداواریں	
خودرو گھاس کا حکم	//
خودرو گھاس کی بیع وشرا کا حکم	۱۸۴

Maktaba Tul Ishaat.com

عنوان	صفحہ
تالاب کا پانی اور مچھلی زمیندار کے مملوک نہیں	۱۸۵
پندرھواں باب **لہو ولعب (گانا بجانا وغیرہ)**	
شطرنج کھیلنا اور خون خنزیر سے ہاتھ رنگانا	//
یہ کہنا کہ ہم قرآن وحدیث کو نہیں مانتے کفر ہے	۱۸۶
ولیمہ نکاح یا کسی اور خوشی میں دف بجانے کا حکم	//
کبوتر بازی حرام ہے	۱۸۷
گراموفون میں قرآنی آیات اور اشعار سننا جائز نہیں	۱۸۸
گراموفون میں قرآنی آیات بھرنا قرآن کی توہین ہے	//
ڈھول باجے کے ساتھ قوالی سننا جائز نہیں	۱۹۰
گراموفون میں قرآنی آیات بھرنا قرآن کی توہین ہے	//
تھیٹر وسینما دیکھنا ہر حال میں ناجائز ہے	//
قمار کے لئے گھوڑا دینا جائز نہیں	۱۹۱
بینڈ باجہ ہارمونیم وغیرہ باجے کے حکم میں ہیں	۱۹۲
گراموفون باجا ہی ہے اس میں قرآن بھرنا جائز نہیں	//
ایسی شادی میں شرکت جس میں باجا وغیرہ منکرات ہوں نہیں چاہئے	۱۹۳
گانا بجانا حرام ہے	//
سینما دیکھنا ناجائز وحرام ہے	//
جہاں باجہ بجتا ہو وہاں قرآن پڑھنا جائز نہیں	۱۹۴
سماع وغنا میں فرق	//
مزاروں پر جو گانا اور ساز ہوتا ہے یہ ناجائز اور حرام ہے	//
سینما دیکھنا جائز نہیں	//
معاہدہ کی پاسداری ضروری ہے	۱۹۵
فٹ بال کے کھیل میں فریقین میں سے صرف ایک فریق کو انعام دینا	//
جس گھر میں گانا بجتا ہو اس کی خیریت وبرکت جاتی رہتی ہے	//
جلوس میں ڈھول باجے وغیرہ بجانا جائز نہیں	۱۹۶
رنڈیوں کا ناچ کرانا اور ایسی مجلس میں شرکت حرام ہے	//

عنوان	صفحہ
جوامام رنڈیوں کا ناچ دیکھے وہ فاسق ہے اوراس کی امامت مکروہ ہے و غیرہ	۱۹۶
سماع مزامیر کو حلال سمجھنے والا فاسق ہے	۱۹۷
باجا' فونوگراف وغیرہ جولہولعب کے لئے استعمال کئے جاتے ہوں حرام ہیں	〃
ڈھول بجانا کب جائز ہے؟	〃
گانا' باجہ وغیرہ ہوٹل میں گاہک کے آنے کے لئے لگانا ناجائز وحرام ہے	۱۹۹
دف بجانے کی منت والی حدیث شریف کی صحیح تشریح	〃
شادی کے موقع پر عورتوں کا گیت گانا	۲۰۰
سماع مزامیر کے بغیر بھی ناجائز ہے	〃
مسلمان میراثی کا ہندوؤں کی تقریب میں جانا	۲۰۱
سینما وسرکس دیکھنا ناجائز ہے	〃
مولود میں قیام اوردف بجانا جائز نہیں	۲۰۲
بائسکوپ دیکھنا حرام ہے	〃
گراموفون میں قرآنی آیات بھرنا جائز نہیں	〃
لہوولعب کوامداد کا ذریعہ بنانا موجب شرم ہے	۲۰۳
گراموفون میں قرآن وحدیث بھرنا جائز نہیں	〃
تاش' چوسر' شطرنج کھیلنا جائز نہیں	۲۰۴
کیرم بورڈ کے بارے میں خاص آدمی کے متعلق ایک فتویٰ	〃
دف بجاتے وقت درود پڑھنا جائز نہیں	۲۰۵
بینڈ سننا جائز نہیں	〃
فلم دیکھنا خواہ حج کے منظر کا ہو جائز نہیں	〃
بچوں کا باجہ' سیٹی وغیرہ بیچنے کا حکم	〃
سولہواں باب	
ریڈیو اور لاؤڈ اسپیکر	
نماز عید میں لاؤڈ اسپیکر کا حکم	۲۰۶
عیدگاہ کی آمدنی سے لاؤڈ اسپیکر خریدنا	〃
ریڈیو' ٹیلی فون وغیرہ میں قرآن مجید کی تلاوت وترجمہ کرنا	۲۰۷
معاوضہ لیکر ریڈیو پر تلاوت قرآن کرنا	〃

Maktaba Tul Ishaat.com

عنوان	صفحہ
لاؤڈ اسپیکر میں خطبہ نماز وغیرہ کا حکم	۲۰۷
لاؤڈ اسپیکر، ریڈیو وغیرہ سے آیت سجدہ سننے پر سجدہ تلاوت لازم ہوتا ہے	〃
گراموفون سے آیت سجدہ سننے پر سجدۂ تلاوت لازم نہیں ہوگا	〃
لاؤڈ اسپیکر، گراموفون وغیرہ کے متعلق	۲۰۸
نماز، خطبہ، وعظ وغیرہ میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال	۲۱۰
لاؤڈ اسپیکر مسجد کے منارے پر لگانا	〃
ریڈیو سننا	〃
عید کی نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال	۲۱۱
لاؤڈ اسپیکر کے متعلق فتویٰ پر چند شبہات اور ان کے جوابات	〃
لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ سے آیت سجدہ سنی تو سجدہ تلاوت لازم ہوگا	۲۱۳
وعظ، خطبہ اور نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال	〃
ریڈیو اور ہارمونیم و گراموفون میں فرق ہے	۲۱۴
نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال	۲۱۵
گراموفون سننے اور اس کے ذریعہ آیت سجدہ اور سلام کے جواب کا حکم	〃
نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال	۲۱۶
لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ نماز اور خطبے کا حکم	〃
خطبہ عجمی زبان میں پڑھنے اور خطبے میں لاؤڈ اسپیکر کا حکم	۲۱۷
لہو ولعب کی مجلس کی ابتدا تلاوت قرآن سے کرنا جائز نہیں	۲۱۸
ریڈیو کا استعمال کب جائز ہے	〃
ریڈیو پر تلاوت قرآن کرنا، اور سننا، اور ثواب	〃
عورتوں کا تقریبات میں گانا	〃
گانے کے کسب کا حکم	〃
عرس کی مروجہ رسم بدعت ہے	〃
نمازیوں کو لاؤڈ اسپیکر پر بولنے سے تشویش ہوتی ہو تو	۲۱۹

عنوان	صفحہ
سترھواں باب **جادو ، رمل ، فال قرعہ ، نجوم وغیرہ**	
رمل سیکھنا حرام ہے	۲۱۹
قرآن مجید سے فال نکالنا جائز نہیں	۲۲۰
قرآن مجید اور مولوی کی گستاخی کرنے والا کافر ہے	″
جادو کیا ہے؟	۲۲۱
ابجد حساب کرنا اور اپنا نام نکال کر ستارہ دیکھنا	۲۲۲
فال نکالنا جائز نہیں ہے	″
قرآن مجید سے فال نکالنا سخت گناہ اور ناجائز ہے	″
پتا لانا بتانا اور بارش نہ ہونے کے لئے اس کو درخت پر لٹکانا حرام ہے	″
قرعہ اندازی کے ذریعہ تقسیم کرنا جائز ہے	۲۲۳
غیب کی باتیں بتانے والا فاسق اور اس کی امامت مکروہ ہے	۲۲۴
متعلق فال وغیرہ	″
ماہ صفر کو منحوس سمجھنا غلط ہے	″
اٹھارھواں باب **قمار ، لاٹری ، معما**	
انعامی ٹکٹ خریدنا قمار ہے	۲۲۵
قمار کی ایک صورت	″
معمہ حل کر کے پیسے حاصل کرنا قمار ہے	۲۲۶
لاٹری ٹکٹ خریدنا قمار اور حرام ہے	″
قمار کی ایک صورت	″
معمہ جات پر انعام حاصل کرنا جائز نہیں	۲۲۸
کمپنی کا انعامی لاٹری قمار ہے	″
لاٹری میں کاغذ کا ٹکٹ مقصود نہیں ہوتا	″
حربی کافر کے ساتھ قمار کا معاملہ جائز ہے	″
کیا ہندوستان کا غیر مسلم حربی ہے؟	″

Maktaba Tul Ishaat.com

عنوان	صفحہ
اخباری معمہ جات پر انعام مہذب زمانے کا مہذب قمار ہے	۲۲۹
ایضاً	〃
انیسواں باب	
تعمیرات	۲۳۰
مسجد کی محض نقش ونگاری کا کوئی ثواب نہیں	〃
کتبہ ایسی جگہ لگانا جہاں حروف کی بے حرمتی ہوتی ہو جائز نہیں	۲۳۱
پڑوسی سے اپنی کھڑکی بند کرانے کی قیمت لینا جائز نہیں	〃
لینٹرین بنوانے میں کوئی حرج نہیں	۲۳۲
قبر پر تعمیر بنانے کا خواب قابل عمل نہیں	〃
بیسواں باب	
فوٹو ، مصوری ، اور تصویر	
تصویر سازی اور تصویر کے استعمال کا حکم	۲۳۳
جاندار کی تصویر کھینچنا اور کھنچوانا حرام ہے	〃
تصویر کو پھول چڑھانا جائز نہیں	۲۳۴
غیر مذہبی ترانہ مسلمان سے کہلوانا جائز نہیں	〃
بچوں کے کھلونوں کی تجارت کا حکم	〃
تصویر کے متعلق ایک سوال کا جواب	۲۳۵
بت بنانا اور نذر نیاز چڑھانا احکام شرع کے خلاف ورزی اور بت پرستی ہے	۲۳۶
نماز کی تعلیم کے لئے کتاب میں تصویریں شائع کرنا جائز نہیں	۲۳۷
بلاضرورت تصویر کھینچنا اور کھنچوانا منع ہے	〃
مسلمان کو تصویر رکھنا اور اس کا احترام کرنا جائز نہیں	〃
تصویر کو مسجد یا مسجد کے متعلقہ عمارت میں رکھنا	۲۳۸
اخبار کی تصاویر کا حکم	〃
تصویر بنانی جائز نہیں	〃
فوٹو کھینچنا اور کھنچوانا جائز نہیں	〃
ایضاً تصویر کے متعلق	〃
جاندار کے علاوہ دوسری چیزوں کی پرنٹنگ کو ذریعہ معاش بنانا جائز ہے	۲۳۹

عنوان	صفحہ
تصویر کسی نے بھی کھچوائی ہو جائز نہیں	۲۴۰
تصویر کسی بھی ذریعہ سے بنائی جائے ناجائز ہے	〃
''بسم اللہ'' کی کتابت تصویر کی شکل میں گناہ ہے	۲۴۱
تصویر کھینچنا اور کھنچوانا حرام ہے	〃
مسلمان کے لئے تصاویر کی خرید وفروخت جائز نہیں	〃
کپڑے کے تھان میں لیبل پر تصویر کا حکم	〃
اخبار وغیرہ کی تصویر کا حکم	〃
ضرورت اور مجبوری کے وقت تصویر بنوانا مباح ہے	۲۴۲
تجارتی نشان میں تصویر بنانا حرام ہے	〃
ضرورت کے موقع پر تصویر مباح ہے	۲۴۳
فوٹوگرافی کا پیشہ حرام ہے	〃
تجارت اور حصول علم کے لئے سمندر پار جانا جائز ہے	۲۴۴
ضرورت سفر کے لئے تصویر بنوانا مباح ہے	〃
تصویر کے متعلق ایک ذاتی سوال	〃
شریعت میں تصویر اور فوٹو کیوں حرام ہے؟	〃
اکیسواں باب	
متفرقات	
کرایہ زمین کے علاوہ کرایہ دار سے رقم لینا جائز نہیں	۲۴۵
سراج الدولہ نام رکھنا مناسب نہیں	〃
''مجھ پر وحی آتی ہے'' کہنے والے کا حکم	۲۴۶
کسی مسلمان کو کافر کہنے والا سخت فاسق ہے	〃
عبدالنبی ، نبی بخش ، حسین بخش کسی کا نام رکھنا جائز نہیں	〃
کسی مسلمان کو فرعون کہنا گناہ ہے	۲۴۷
طاعون کی جگہ سے گنا جائز نہیں	〃
تخنیث بلاضرورت حرام ہے	۲۴۸
رشوت خور سود خور زانی کے گھر کا کھانا نہ کھانا ہی بہتر ہے	〃

Maktaba Tul Ishaat.com

عنوان	صفحہ
ضرورت کے وقت سونے کا دانت لگوا سکتے ہیں	۲۴۸
حرام وحلال مخلوط آمدنی سے بنی ہوئی مسجد کا حکم	۲۴۹
گھوڑے اور گدھی کی جفتی مکروہ ہے	۲۵۰
مشتبہ لفظ کا ٹریڈ مارک اختیار نہ کیا جائے	〃
جس کپڑے پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہو اس کو کمرے میں لٹکانا	〃
حضور اکرم ﷺ کا نام سن کر انگوٹھے چومنا	۲۵۱
خنزیر کے بالوں کے برش کا استعمال جائز نہیں	〃
نامبدل کر اچھا نام رکھنا جائز ہے	〃
سود کی رقم بینک سے نکال کر خیرات کرنا	۲۵۲
شادی فنڈ اور ختنہ فنڈ میں شرکت جائز نہیں	〃
کفار سے رشوت لینا جائز نہیں	〃
''۷۸۶'' عدد کے بارے میں ایک مبہم سوال	〃
تمام جانوروں کا چمڑا دباغت کے بعد فروخت کرنا جائز ہے	۲۵۳
نامحرم عورتیں لڑنے لگیں تو زبان سے ان کو منع کرے	〃
حلال وحرام مخلوط مال سے خریدی گئی مشین کا خریدنا مکروہ ہے	۴۵۴
مردار ہڈیوں کو اٹھا کر گاڑی میں بھرنا جائز ہے	〃
ظالم اور کسی کا حق مارنے والا قوم کی سرداری کا لائق نہیں	〃
مہتمم کا طلبہ اور مدرس سے مدرسہ کے اوقات میں ذاتی کام لینا جائز نہیں	〃
اہتمام کے دباؤ پر طلبہ سے کام لینا ظلم ہے	〃
مدرسہ کے اوقات میں تعویذ لکھنا جائز نہیں	۲۵۵
شرعی اصول کے خلاف انجمن میں شرکت سخت گناہ ہے	〃
نیا کسان تحریک بہت خطرناک ہے	۲۵۶
ایلوپیتھک اور ہومیوپیتھک ادویہ کا استعمال مباح ہے	〃
افیون بھنگ وغیرہ کی دوا میں جب نشہ نہ ہو تو مباح ہے	〃
نوزائیدہ بچے پر نام رکھنے کے موقع پر دعوت طعام وغیرہ ترک کرنا چاہئے	〃
جھوٹا خائن دھوکہ باز بے شک فاسق ہے	۲۵۷

عنوان	صفحہ
مرتد ہوجانے کے بعد تمام اعمال صالحہ ضائع ہوجاتے ہیں	۲۵۷
غاصب کے حکم کے متعلق ایک حدیث	〃
حدیث "لیس منی" کا مطلب	〃
جماعت سے الگ کھڑا ہوکر نماز پڑھنا مکروہ ہے	〃
فرائض کو ضروری نہ سمجھنے والے کا حکم	〃
ہندو جلد ساز سے قرآن مجید کی جلد سازی کرانا	〃
تجدید نکاح کے وقت تجدید مہر بھی ضروری ہے	〃
خشوع اور یکسوئی کی خاطر نماز میں آنکھیں بند کرنا جائز ہے	〃
عالم کی توہین کرنے کا حکم	۲۵۹
مسجد میں قرآن پڑھنے والے بچوں کو گالی دینا اور مار پیٹ کر اٹھا دینا فسق ہے	〃
عورت کو اپنے پالے ہوئے ملازم سے پردہ ضروری ہے	۲۶۰
کاشتکار سے زمین کا لگان وصول کرنا جائز ہے	〃
حرام رقم کو ثواب کے کام میں خرچ کرنے کا حیلہ	۲۶۱
شوقیہ کتا پالنا ناجائز وحرام ہے	〃
کتے کا خشک جسم اور پاک پانی سے بھیگا ہوا جسم پاک ہے	〃
کتے کے منہ کا لعاب ناپاک ہے	〃
عبدالنبی، عبدالمصطفی نام نہیں رکھنا چاہئے	۲۶۲
ریڈیو خرید کر گھر میں رکھنا	۲۶۳
ریڈیو میں قرآن مجید پڑھنا اور ریڈیو سے تلاوت سننا	〃
عورتوں کا گانا اور گانے کا کسب اختیار کرنا	〃
مروجہ عرس بدعت ہے	〃
رنڈی کا حرام ذریعہ سے کمایا ہوا مال حرام ہے	۲۶۴
رنڈی سے مکان خریدنا	〃
لفظ محمد پر ص لکھنا صرف آپ ﷺ ہی کے ساتھ خاص ہے	۲۶۵
ڈاکٹر کو اعضائے مستورہ کا معائنہ کرانا	〃
شادی شدہ عورت کے ساتھ حرام کاری یا محبت	۲۶۶

Maktaba Tul Ishaat.com

عنوان	صفحہ
گاڑھے کی کشتی نما ٹوپی کانگریسی ٹوپی نہیں	۲۶۶
نماز میں اللہ کے سوا کسی کا تصور دل میں لانا جائز نہیں	〃
حضور اکرم ﷺ کی شان میں توہین کا شبہ پیدا کرنے والے لفظ کا استعمال حرام ہے	〃
مرد کے لئے رنگین اور ریشمی لباس کا استعمال	〃
علماء دیوبند کو کافر کہنے والا فاسق ہے	〃
مسجد سے آگے قبلہ کی جانب پائخانہ بنانا	۲۶۷
بیل کو "بجار" بنا کر چھوڑ دینا جائز نہیں	〃
مولانا انور شاہ کشمیری کیا یورپ گئے تھے؟	۲۶۸
تعلیمی تاش بچوں کی تعلیم کے لئے استعمال کرنا	〃
تعزیہ بنانا جائز نہیں	〃
فٹ بال اور کرکٹ کھیلنے کا حکم	〃
چولھے میں اسپرٹ جلانا جائز ہے	۲۶۹
ایسے انجمن کا ممبر بننا حرام ہے جس میں مشرکانہ اعمال کرائے جاتے ہوں	〃
حکومت اگر ظلماً کسی کی جائیداد کو نیلام کرے تو اس کو بولی دینا حرام ہے	۲۷۰
کتاب السیاسیات	
پہلا باب حقوق مذہبی	
فصل اول : شریعت بل	
شریعت بل کمیٹی میں ایک تقریر کا خاکہ	۲۷۱
شریعت بل کے ذریعہ بعض اسلامی احکامات بھی غنیمت ہیں	۲۷۲
ایضاً	〃
شریعت بل کی حمایت کرنی چاہئے	۲۷۴
فصل دوم: مسجد شہید گنج	
سیاہ لباس پہن کر احتجاج کرنا جائز نہیں	۲۷۵
مسجد شہید گنج کی تحریک میں آئینی طریق سے حصہ لینا ہر مسلمان پر لازم ہے	۲۷۶
مسجد شہید گنج کے واپس لینے کا واحد طریقہ مسلمانوں کا متحد ہو کر کوشش کرنا ہے	〃

عنوان	صفحہ
مسجد کے واپسی کے لئے قانون شکنی میں شریک ہونا	۲۷۷
مسجد شہید گنج کی تحریک میں شریک ہونے والے پر اہل وعیال کا نفقہ فرض ہے	〃
مسجد شہید گنج کی تحریک میں شرکت کے لئے والدین کی اجازت ضروری ہے	〃
مسجد کی واپسی کے لئے مسلمانوں پر اپنی استطاعت کے مطابق کوشش فرض ہے	〃
مسجد شہید گنج کی تحریک میں ثواب ہر ایک کو اپنی نیت کے مطابق ملے گا	〃
سول نافرمانی کب کی جائے؟	〃
مسجد شہید گنج کے حصول کا کیا طریق مفید ہے	〃
مسجد کے حصول کے لئے قید وبند کی تحریک	〃
کسی مسئلہ میں خاموشی کب اختیار کرنی چاہئے	〃
مسجد کے تنازع کا شرعی طریقہ سے حل مسلمانوں کو منظور ہے	〃
مسجد شہید گنج کے متعلق حضرت مفتی صاحب کی رائے	۲۸۰
مسجد شہید گنج کی تحریک میں جاتے ہوئے اہل و عیال کا نفقہ چھوڑنا فرض ہے	۲۸۲
مسجد کے حصول کے لئے قانون شکنی جائز ہے	〃
مسجد شہید گنج کی تحریک میں شرکت کے لئے والدین کی اجازت ضروری ہے	〃
فصل سوم: مدح صحابہ	
مدح صحابہ میں طلبہ دارالعلوم کو حصہ نہ لینے اور تعلیم میں مشغول رہنے کا حکم	〃
شرعی حق کے حصول کے لئے جیل جانا اور لڑنا	۲۸۳
مدح صحابہ پڑھنے کا قانونی حق حاصل کرنے کے لئے قانون شکنی کرنا جائز ہے	〃
شیعوں کی تبرا گوئی کے ذمہ دار شیعہ خود ہیں	〃
اپنا حق حاصل کرتے ہوئے گولی سے مار دیا جائے تو مظلوم اور شہید ہوں گے	〃
مدح صحابہ پڑھنے کا قانونی حق حاصل کر کے امن کی خاطر اس کے استعمال کو ترک کرنا	〃
مدح صحابہ پڑھنا ہر مسلمان کا شرعی، قانونی اور شہری حق ہے	۲۸۵
فصل چہارم: قومی ترانہ اور قومی نعرہ	
مسلمان بچوں سے ہندوؤں کا گیت گانے پر احتجاج کیا جائے	〃
قومی نعرہ ہندوستان زندہ باد اور آزاد ہونا چاہئے	۲۸۶

Maktaba Tul Ishaat.com

عنوان	صفحہ
فصل پنجم: زمینداری وکاشتکاری	
ایسے قوانین جن سے مالکان زمین کے مالکانہ حقوق تلف ہوجائے ناجائز اوران کی حمایت بھی ناجائز ہے.....	۲۸۶
فصل ششم: تبلیغ	
قرآن مجید کو ہندی رسم الخط میں لکھنا جائز نہیں.....	۲۸۷
تبلیغ اور اشاعت اسلام ہر دور میں ضروری ہے.....	۰
تبلیغ کی مخالفت اسلام کی مخالفت ہے.....	"
تبلیغ اور سیاست الگ الگ محاذ اور دونوں ضروری ہیں.....	"
تبلیغ کو سیاست کے لئے چھوڑنا جائز نہیں.....	"
فصل ہفتم: اسمبلیوں میں نمائندگی	
مسلمانوں کا نمائندہ مسلمان اور اسلامی احکام پر عمل کرنے والا ہی ہوسکتا ہے.....	۲۸۸
فصل ہشتم	
فرقہ وارانہ معاملات.....	۲۸۹
کیا نماز مغرب کے لئے ۲۰ منٹ کا وقت کافی ہے.....	۰
ہندوؤں کی ارتی اور مسلمانوں کی نماز مغرب کے لئے وقت مقرر متعین کرنا.....	۰
نماز مغرب اور ارتی کے وقت پر باہمی سمجھوتے کا صحیح اور جامع فارمولا.....	۲۹۱
ہندوؤں کی ارتی اور مسلمانوں کی نماز مغرب کے وقت کی تعیین کے بارے میں ایک مشورہ.....	۲۹۵
"ستیارتھ پرکاش" نامی کتاب کی اشاعت کا انسداد لازم ہے.....	۲۹۶
ہندوستان سے ہجرت واجب نہیں تاہم اگر کوئی ہندوؤں کے بعض دل آزاریوں کی وجہ سے ہجرت کرے تو قابل ستائش اقدام ہے.....	۲۹۷
سوال میں مذکور مظالم کے بعد ہجرت تو ایک ادنیٰ فعل ہے.....	۲۹۸
فصل نہم: سلطان حجاز ونجد	
سلطان ابن سعود اور ان کے صاحبزادوں کی تعریف کرنے والا امام.....	۳۰۰
ولی عہد ابن سعود کا خیر مقدم کرنا.....	۳۰۱
ولی عہد ابن سعود کا خیر مقدم کرنے والے خطیب پر اسی وجہ سے کفر کا فتویٰ لگانا ظلم اور بڑا گناہ ہے.....	۰
غیر عالم کو فتویٰ دینے کا کوئی حق نہیں.....	۰

عنوان	صفحہ
فصل دہم: متفرقات	
دین وسیاست لازم وملزوم ہیں	۳۰۴
مسلم لیگ کا صدر	//
مشرقی کی تحریک "خاکسار" کے ہم عقیدہ لوگ خارج از اسلام ہیں	//
جیل میں اگر جابر حکام اذان کی اجازت نہ دے تو	۳۰۵
جیل میں اگر پانی پر قدرت نہ ہو تو تیمم کرے	//
جیل میں اگر باجماعت نماز کی اجازت نہ ملے تو	//
بھوک ہڑتال کب تک جائز ہے؟	//
مسلمانوں کو مذہبی تعلیم سے روکنے کا مجاز غیر مسلم ریاست نہیں	//
جو مدرس ریاست کے اس حکم کو تسلیم کرے اس کی امامت جائز نہیں	//
مسلمانوں کو مذہبی تعلیم حاصل کرنے کے لئے کسی قسم کی اجازت کی ضرورت نہیں	//
ستیارتھ پرکاش نامی کتاب بہتان طرازی تمسخر اور استہزاء کا معجون مرکب ہے	۳۰۶
ستیارتھ پرکاش کا طرز بیان قابل مذمت ہے	۳۰۷
دوسرا باب **غیر مسلموں کے ساتھ معاملات**	
ماتھے پر "چندن" یا "قشقہ" لگانا	۳۰۸
ہندوؤں کے ساتھ معاملات کا حکم	//
مہورت اور مورتیوں کا جلوس	۳۰۹
کسی غیر مسلم کی درازی عمر کی دعا مانگنا	۳۱۰
اسلام کی توہین آمیز کلمات سے احتراز لازم ہے	۳۱۱
ہندوؤں کی آرتی کی رسم کو قانونی طریق سے روکنے کی کوشش کرنی چاہیے	۳۱۳
مسلمان مسجد میں نماز ہرگز نہ چھوڑیں	//
ایضاً	//
ہندوؤں کا مسلمانوں کی نماز میں شور وشغب کی وجہ سے خلل ڈالنا	۳۱۴
تبلیغ کی خاطر غیر مسلم سے حسن سلوک ضروری ہے	//
بلاضرورت غیر مسلم یہود ونصاریٰ سے تعلقات قائم رکھنا درست نہیں	//

Maktaba Tul Ishaat.com

عنوان	صفحہ
''سیدنا نہرو'' کہنا	۳۱۵
ہندوؤں کے ہاتھ کی روٹی وغیرہ کھانا مباح ہے	〃
غیر مسلم حکومت میں غیر مسلم سے مسلمان کا سود لینا	۳۱۶
کسی ہندو پیشوا کا خیر مقدم کرنا اور پھولوں کا ہار پیش کرنا	〃
داڑھی یکمشت سے کم کرنا' سینما دیکھنا فوٹو کھینچوانا اور ایسے شخص کو امام بنانا	〃
ہندوستان کے کفار کے ساتھ معاملات اور ان سے ملنا جلنا جائز ہے	۳۱۷
بھنگی چمار وغیرہ کے ہاتھوں کا تیار کیا ہوا کھانا حلال ہے	۳۱۸
مسلمان مقتول شہید ہے چاہے اس کا قاتل مسلمان ہو یا کافر	۳۲۰
ہندو مسلم اتفاق کے لئے گوشت نہ کھانے کی شرط	۳۲۱
غیر مسلموں کے مذہبی اجتماع میں شرکت اور مشرکانہ رسومات کا ارتکاب حرام ہے	〃
علم کے بقدر تبلیغ کرنا جائز ہے	۳۲۲
ہندوؤں کے مذہبی تقریبات میں شرکت کا حکم	۳۲۳
ہندوستان میں ہندوؤں سے ترک معاملات واجب نہیں	۳۲۴
مجرم ہندو کے علاوہ کسی بے گناہ ہندو کو مارنا جائز نہیں	۳۲۵
ہولی کے متعلق	〃
کیا ''چندن'' لگانا ہندوؤں کا شعار ہے؟	〃
نماز کے اوقات کے علاوہ غیر مسلموں کا مسجد کے سامنے باجہ بجانا	۳۲۶
کافر کے لئے دعائے مغفرت اور ایصال ثواب جائز نہیں	〃
غیر مسلم کو قرآن سنانا	〃
اتحاد کانفرنس ۱۹۲۴ء میں حضرت مفتی اعظم کا اعلان حق	۳۲۷
قتل مرتد کے بارے میں مولانا عبدالباریؒ اور دوسرے اکابر کے چند خطوط	۳۲۸
تیسرا باب	
سیاست ملکی و ملی	
نفلی قربانی' یا ترکی مجروحین اور یتیموں کی امداد	۳۴۳
حجاز مقدس کا سفر کس کمپنی کے جہاز میں کرے؟	〃
جواب از مولوی احمد رضا خان	۳۴۴
جواب از مولانا مفتی مظہر اللہ	۳۴۶

عنوان	صفحہ
جواب از مفتی اعظمؒ	۳۴۷
مسلمان کا مسلمان سے لڑنا	〃
میونسپلٹی کا ووٹ کس کو دیا جائے؟	۳۴۸
جوبلی فنڈ میں شرکت وغیرہ	۳۴۹
ملک معظم کے سلور یا گولڈن جوبلی میں مسجد کے پیسوں سے مسجد میں چراغاں کرنا	〃
عورت کا ووٹر بننا اور بطور امیدوار کھڑا ہونا	〃
ڈسٹرکٹ بورڈ میں حلف وفاداری کس طرح اٹھائیں	۳۵۰
مسلمانوں کو نقصان پہنچانے والے سے علیحدگی اختیار کرنا	〃
ووٹ کس کو دیں؟	۳۵۱
مسلمانوں کا شرعی اور معاشرتی ضرورتوں کے رفع کرنے کے لئے انجمن بنانا	۳۵۲
روپے لیکر غیر مستحق کو ووٹ دینا حرام ہے	〃
ووٹ کس کو دیں؟	۳۵۳
ایک استفتاء کی تنقیح	〃
ووٹ کی قیمت لینا اور اس کو مسجد میں صرف کرنا جائز نہیں	〃
کسی امیدوار کے ساتھ ووٹ کا وعدہ کر کے پھر دوسرے کو ووٹ دینا	۳۵۴
ووٹ کس کو دیں؟	〃
ووٹ کا حق جمعیۃ علماء کے فیصلہ کے مطابق استعمال کرنا چاہئے	۳۵۵
ووٹ دینے نہ دینے کے فیصلہ کے لئے دونوں مقابل امیدواروں کا سامنے آنا ضروری ہے	۳۵۶
کیا عورت پولنگ اسٹیشن پر ووٹ ڈالنے کے لئے جاسکتی ہے؟	۳۵۷
صلاحیت اور لیاقت ووٹ دینے اور نہ دینے کا معیار ہے	〃
کانگریس ہندوستانیوں کی جماعت ہے نہ کہ ہندوؤں کی	۳۵۸
ہندوستان کی تحریک آزادی میں ہر محب وطن کی شرکت لازمی ہے	〃
نعرہ اللہ اکبر پر پابندی کا آرڈی ننس تحکمانہ اور غیر معقول ہے	〃
حضرت مفتی صاحب جمعیۃ العلما کے فتوے بلا معاوضہ لکھتے تھے	۳۵۹
اخبار کے ایک کارٹون پر تبصرہ	۳۶۰
قومی نعرہ ہندوستان زندہ باد یا آزاد ہونا چاہئے	۳۶۱
مسلمان جمعیۃ علما ہند کی نگرانی میں وطنی آزادی اور مذہبی حفاظت کا فریضہ ادا کریں	〃

Maktaba Tul Ishaat.com

عنوان	صفحہ
مسلم لیگ کے حق میں ایک مشورہ سے رجوع	۳۶۲
مسلمان، مسلم لیگ، یا کانگریس؟ کس کی پیروی کریں	〃
مسلم لیگ یا کانگریس کون سی جماعت مسلمانوں کی رہنمائی کرسکتی ہے؟	۳۶۳
ہندوؤں کے ساتھ تحریک آزادی میں اشتراک عمل	〃
مشرک سے امداد حاصل کرنا کب جائز ہے	〃
مذہب عین سیاست شرعیہ اور سیاست شرعیہ عین مذہب ہے	〃
مسلمان کافر بالطاغوت ہے	〃
جنگ آزادی میں غیر مسلموں کے ساتھ اشتراک عمل جائز ہے	〃
جنگ آزادی خود مسلمانوں پر فرض ہے	〃
ایک مشترکہ فنڈ	〃
تنہا مسلم لیگ انگریزوں کو ہندوستان سے نکال دیں یہ نظریہ غلط ہے	〃
"یا ایھا الذین امنوا لا تتخذوا بطانة من دونکم" کا نص قرآنی اور ہندوؤں کے ساتھ اشتراک عمل	۳۶۶
اقتصادیات وسیاسیات میں بامر مجبوری غیر مسلم قیادت تسلیم کرنا منع نہیں	۳۶۷
حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کرام ؓ نے یہودیوں کے ساتھ معاہدے کئے ہیں	〃
ہندوستانی قوم کامل کر تحریک چلانا جائز ہے	〃
مسلم لیگ یا کانگریس؟	۳۶۸
مسلم لیگ کا حصول آزادی کے لئے کوئی عملی پروگرام نہیں	〃
قادیانی کے ساتھ اشتراک عمل مذہبی اور سیاسی دونوں لحاظوں سے مضر ہے	〃
کانگریس کے ساتھ اشتراک عمل کے متعلق	۳۶۹
کیا ترک موالات کے فتویٰ میں تبدیلی ہوئی ہے؟	۳۷۰
مسلمان کانگریس، یا مسلم لیگ، کس کا ساتھ دیں	〃
کانگریس منسٹری کی طرف سے مدح صحابہ اور چند دوسری پابندیاں	۳۷۱
کیا شیعہ مسلمان ہیں؟	〃
مسٹر محمد علی جناح کی سیاسی متابعت یا مہاتما گاندھی کی؟	〃
مسلم لیگ یا کانگریس؟	۳۷۲
مجاہدین بیت المقدس کا جہاد	〃
بیت المقدس کا جہاد اور والدین کی اجازت	〃

عنوان	صفحہ
کانگریس کی سیاسی پالیسی اور عقائد	۳۷۴
کیا کانگریس اسلامی حکومت قائم کرنا چاہتی ہے؟	〃
کیا کانگریس کی قائم حکومتیں اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں؟	〃
کانگریس میں شمولیت قرآنی آیت کے خلاف نہیں	〃
جمعیۃ العلما ملک کی آزادی کی خاطر کانگریس کی شرکت ضروری سمجھتی ہے	〃
کانگریس ایک مشترکہ جماعت ہے	۳۷۵
جمعیۃ العلماء کا مسلم لیگ سے اختلاف کیوں ہے؟	〃
مسلم لیگ کو پاک کرنا تجربہ سے ناممکن ثابت ہوا ہے	〃
مسلمانوں میں تشتت اور افتراق کی ذمہ دار مسلم لیگ ہے	〃
کانگریس کیا اسلامی حکومت قائم کرے گی؟	〃
کانگریس حکومت میں خلاف شرع قوانین کی حیثیت	〃
صدر کانگریس کی شخصی رائے سے کانگریس کو الزام دینا	〃
بندے ماترم کا گیت اور جھنڈے کو سلامی دینا	〃
مسلمان اپنے سیاسی اور مذہبی حقوق کی حفاظت اپنی قوت اور قربانی سے کر سکتے ہیں	〃
کیا جمعیۃ العلما نے اچھوت قوموں میں تبلیغ کا کام کیا ہے؟	〃
حضور اکرم ﷺ نے یہود کے ساتھ معاہدہ کیا تھا	۳۷۹
بدیشی کپڑے کا استعمال	〃
جمعیت کے کارکنوں کو بدیشی کپڑے کا استعمال	〃
مسٹر گاندھی کی سیاست کو مذہبی رنگ میں رنگنے کی کوشش	۳۸۰
عدم تشدد کی پالیسی	〃
گاندھی کا خدا سے ہم کلامی کا دعویٰ اس کا اپنا ذاتی فعل ہے	〃
گاندھی کی قیادت قبول کرنا	〃
اسلام کے بعد مسلمانوں کے نقطہ نظر سے اسلام کے سوا کوئی روحانی تحریک بروئے کار نہیں آسکتی	〃
ارکان کانگریس بھی اسلام کی حمایت کر سکتے ہیں	۳۸۱
تحریک آزادی میں شرکت موالات کفار و اتخاذ بطانہ نہیں ہے	〃
حکومت کافر متسلطہ کے لئے دعا کرنا غلبہ کفر کی دعا ہے جو کسی مسلمان سے ممکن نہیں	۳۸۲
جنگ اور جان خطرے میں ڈالنا صرف اسلام کے مفاد کے لئے جائز ہے	۳۸۳

Maktaba Tul Ishaat.com

عنوان	صفحہ
جنگی خطرات کے پیش نظر شہر سے محفوظ مقام کو منتقل ہونا	۳۸۳
کیا عدم تشدد کی پالیسی خودکشی کے مترادف ہے؟	"
خدر پہننے کا حکم ملک و وطن کی بھلائی اور دشمن کو کمزور کرنے کی ایک تدبیر ہے	"
بغیر محصول کے نمک بنانے سے مقصد انگریز حکومت کی قانون شکنی ہے	"
مدح صحابہ کا جلوس نکالنا وغیرہ	۳۸۸
مدح صحابہ کا جلوس نکالنا	۳۸۹
انگریز حکومت میں اسمبلی کا ممبر بننا	۳۹۰
پاکستان کا مطلب تمام ہندوستان سے شوکت اسلام مٹا کر ایک قطعے میں محدود کرنا ہے	"
قومی دشمن سے بچنے کے لئے کمزور دشمن سے تقویت حاصل کرنا	۳۹۱
مسلمان پر "واردھا" کی حمایت کا الزام غلط ہے	"
غیر اللہ کا پرستش کرنے والے متعدد خدا ماننے والے مشرک ہیں	"
کسی مسلمان کا نام بگاڑ کر لینا اور لکھنا گناہ ہے	"
مسلمانوں کے برے کاموں کی برائی بیان کرنا اور کفار کے اچھے کاموں کی تعریف کرنا	۳۹۲
ہندو اور انگریز میں جس کی طاقت زیادہ ہے وہ اسلام کے لئے زیادہ مضر ہے	"
ووٹ کیسے آدمی کو دیں؟	"
جنتی اور دوزخی کا حکم کن اعمال کی بناء پر لگ سکتا ہے	"
مسلم لیگ کے ممبروں کو صحیح بات بتانا علماء پر فرض ہے	"
کاش کہ مسلم لیگ والے صحیح بات مان لیتے	"
جمعیۃ العلماء کے امیدوار کو ووٹ دینا چاہئے	۳۹۳
اگر جمعیۃ العلماء کا امیدوار نہ ہو تو ووٹ کس کو دیں؟	۳۹۴
مسلمانوں کو جمعیۃ العلماء کا ساتھ دینا چاہئے	"
مسلمانوں کے لئے کانگریس مفید ہے یا مسلم لیگ؟	"
جو کلمہ کا عربی تلفظ نہ جانتا ہو اور توحید و رسالت کو مانتا ہو وہ مسلمان ہے	"
مولانا حسین احمد مدنی کا اتباع کیجئے	"
مسٹر جناح کا شیعہ فرقہ سے ہونا یقینی ہے	۳۹۵
غیر مسلم اسلامی حقوق کا محافظ نہیں ہو سکتا	"
پہلے مسلمان بعد میں کانگریسی یا مسلم لیگی	"

عنوان	صفحہ
حضرت مفتی اعظم کی ذاتی زندگی اور جمعیۃ العلما کے موقف کے متعلق چند سوالات	۳۹۶
جو مسلمان اپنی الگ ہیئت کا اعلان کرے وہ مسلمانوں کا قائد نہیں ہوسکتا	۳۹۷
جو شخص نافرمان رسول ﷺ کو تکلیف پہنچائے وہ فاسق اور ظالم ہے	〃
لاتتخذوا الکفرین اولیاء من دون اللہ کا مفہوم اور مطلب	〃
کیا ہندوستان کے شیعہ کافر ہیں؟	〃
جو شخص خلفاء راشدین اور قرآن کی شان میں گستاخی کرے اور دائم الخمر و تارک الصلوۃ ہو وہ مسلمانوں کے نزدیک مسلمان نہیں	۳۹۸
علماء کی بے عزتی اور ان پر قاتلانہ حملوں کو یزید کے افعال سے تشبیہ دینا	〃
مہاتما گاندھی کے متعلق ایک سوال	〃
مسٹر محمد علی جناح شیعہ ہیں	۳۹۹
مسٹر جناح کو اسلامی حقوق کا محافظ سمجھنا غلط ہے	〃
پہلے مسلمان بعد میں ہندوستانی	〃
مسٹر جناح انگریزی قانون اور انگریزی سیاست کے ماہر ہیں	〃
مسٹر جناح ایک شیعہ قبیلے کے آدمی ہیں	۴۰۰
جمعیۃ علماء ہند کا ساتھ دینا چاہیئے	〃
کانگریس کے ساتھ مل کر کام کرنا	〃
محمد علی جناح اور سر آغا خان کی قیادت تسلیم کرنا	۴۰۱
محمد علی جناح، علی برادران اور سر آغا خان کے زیر قیادت کام کرنا	〃
مشرکین کے ساتھ جہاد آزادی میں اشتراک عمل	〃
کانگریس کی تائید صحیح ہے اور مسلم لیگ کی نہیں	۴۰۲
ووٹ کس کو دینا چاہیئے؟	۴۰۳
مسلم لیگ کو ووٹ دینے سے مسلمانوں کو نقصان پہنچے گا	〃
مسلم لیگ کے حق میں حضرت مفتی صاحب کا کوئی فتویٰ نہیں	〃
مسلمانوں کو جمعیۃ العلماء ہند کی امداد کرنی چاہیئے	〃
کانگریس مشترکہ جماعت ہے اس میں سب ہندوستانیوں کی شرکت جائز اور بہتر ہے	۴۰۴
حضرت مفتی صاحب کا جمعیۃ العلما سے تعلق	〃
کانگریس ایک سیاسی جماعت ہے	〃

Maktaba Tul Ishaat.com

عنوان	صفحہ
مسلم لیگ آزادی ہند کے لئے ایک زبردست رکاوٹ ہے	۴۰۴
جمعیۃ العلما ہند اور جمعیۃ العلما نے اسلام کلکتہ میں سے جمعیۃ العلماء ہند کی متابعت کرنی چاہیے	۴۰۵
ہندوستان سے مسلم اور غیر مسلم مل کر ہی انگریز کو ہٹا سکتے ہیں	"
فاسق وفاجر کو قائد اعظم کا خطاب دینا جائز نہیں	۴۰۶
جو قرآنی احکام کو جنجال اور انصاف کے خلاف کہے وہ مسلمان کا قائد نہیں ہوسکتا	"
مسلمانوں کو کانگریس میں شامل ہوکر آزادی ہند کے لئے کام کرنا جائز ہے	۴۰۷
کانگریس میں شرکت سے آزادی ہند کا خیال اقرب الی الفہم ہے	"
سیاسی معاملہ میں مرشد کی رائے کے خلاف رائے دینا	۴۰۸
خدا کے منکر اور ختم نبوت اور ثواب وعذاب کے منکر مسلمان سمجھنے والا خارج از اسلام ہے:	"
سول میرج ایکٹ کے تحت نکاح کرنے والا قرآنی احکام کو ترقی کے خلاف اور ترقی کے مانع سمجھنا گمراہی ہے	"
مسلم لیگ اور کانگریس کی حکومت میں فرق نہیں	۴۰۹
ہندوستان کے ہندوؤں سے مسلمانوں کا صنعت وتجارت وغیرہ میں الگ رہنا مشکل ہے	۴۱۰
ہندوؤں اور اہل کتاب دونوں کافر ومشرک ہیں	"
مسلم لیگ کی موجودہ پوزیشن اسلام کے لئے مضر ہے	"
مسٹر جناح کو مسلمان سمجھنا اور کہنا ایک رسمی بات ہے	"
پاکستان کا مطالبہ مسلمانوں کے لئے مفید نہیں	۴۱۱
کلکتہ میں جہاد یا فساد	"
تحریک خلافت میں ہر مسلمان کی شرکت لازمی ہے	"
تحریک آزادی میں حکام جیل کی سختیوں سے مرنے والا شہید ہے	"
انگریز حکومت کے اسکول میں بچوں کو تعلیم دلانا حرام ہے	۴۱۲
انگریزی حکومت کے کونسل میں ممبر بننا جائز نہیں	۴۱۳
حضرت مفتی صاحبؒ کا ایک خط	۴۱۴
خط دیگر از مولانا مفتی کفایت اللہ صاحبؒ	۴۱۵
خط حضرت مفتی اعظمؒ بنام حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ	۴۱۶
جواب خط مذکور از حضرت تھانویؒ	۴۱۷
جواب الجواب از حضرت مفتی اعظمؒ	"
جواب از حضرت مولانا تھانویؒ	"

عنوان	صفحہ
جواب از حضرت مفتی اعظمؒ	۴۱۷
نہ کانگریس کی ممبری کفر ہے نہ اس سے ایمان میں ضعف آتا ہے	۴۱۸
عورتوں کا کونسل میں جانا	〃
عورت کو ووٹ دینا	〃
تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ امارت شرعیہ بہار کے نمائندوں کو ووٹ دیں	〃
جمعیۃ علمائے ہند کے قیام کا مقصد اور اس سلسلہ میں پیش رفت	۴۱۹
مسلم لیگ اور جمعیۃ کے اتحاد کے سلسلہ میں ایک خط اور اس کا جواب	۴۲۱
مقاطعہ جوعی	〃
(بھوک ہڑتال)	〃
کیا اسلام میں بھوک ہڑتال کی اجازت ہے؟	〃
تاریخ تکمیل کفایت المفتی (منظوم)	۴۲۲
تحدیث نعمت	۴۲۴
تتمہ	
نوٹ از واصف	
متعلقہ کتاب العقائد پہلا باب	
قرآن چھوڑنے کے لئے تیمم کیا اس سے نماز جائز نہیں (متعلقہ عقائد: پانچواں باب)	۴۳۰
تقریر دلپزیر: امام ابوحنیفہؒ کی تقلید رسول اللہ ﷺ کی تقلید ہے (متعلقہ عقائد: چودھواں باب)	〃
مسجد سے کسی کی جوتی گم ہوگئی تو (متعلقہ کتاب اللقیط واللقطہ)	۴۳۴
جس چیز کا اصل مالک معلوم نہ ہو اس کو کیا کیا جائے (متعلقہ: کتاب اللقیط واللقطہ)	〃
کتاب الطہارۃ	
مسلمان کا جھوٹا پانی پینا افضل ہے (متعلقہ کتاب الطہارۃ: دوسرا باب فصل سوم)	۴۳۵
کیا آنکھ اور کان سے نکلنے والے پانی سے وضو ٹوٹتا ہے؟ (متعلقہ: کتاب الطہارۃ، دوسرا باب فصل چہارم)	〃
قرآن چھونے کے لئے تیمم کیا اس سے نماز جائز نہیں (متعلقہ: طہارت دوسرا باب: فصل چہارم)	۴۳۶
بیماری کی وجہ سے اگر جنابت سے غسل نہ کرسکا (متعلقہ: طہارت، دوسرا باب، فصل چہارم)	〃
نجاست خفیفہ کیا ہے؟ چوتھائی عضو سے کیا مراد ہے (متعلقہ: طہارت، پانچواں باب، متفرقات)	۴۳۷
اگر کھانے پینے کی چیز میں چوہے کی مینگنیاں گر جائیں تو (متعلقہ طہارت، پانچواں باب، متفرقات)	〃
محلہ کے قریب نماز کے لئے اذان کہنی جائز ہے (متعلقہ: کتاب الصلوۃ، پہلا باب)	〃

Maktaba Tul Ishaat.com

عنوان	صفحہ
کتاب الصلوٰۃ	
نماز کے اوقات مکروہ (متعلقہ کتاب الصلوٰۃ دوسرا باب)	۴۳۸
موسم گرما میں ظہر کی نماز کا وقت مستحب (متعلقہ: کتاب الصلوٰۃ دوسرا باب)	//
امام مسجد سے پہلے مسجد میں جماعت کرانے والا گناہ گار ہے (متعلقہ: صلاۃ تیسرا باب فصل دوم)	۴۴۰
نوٹ از واصف: فتویٰ (متعلقہ کتاب الصلوت: چوتھا باب فصل دوازدہم)	۴۴۱
مسجد کے دروازے طاق ہونے چاہئیں (متعلقہ: کتاب الصلوۃ چوتھا باب فصل بیستم متفرق مسائل)	۴۴۹
فرضیت جمعہ کے متعلق ایک مضمون (متعلقہ: کتاب الصلوٰۃ پانچواں باب)	۴۵۰
جمعہ کے روز اذان ثانی کا جواب اور دعا (متعلقہ کتاب الصلوٰۃ پانچواں باب فصل سوم)	۴۵۲
ایک مسجد میں عید کی نماز دو مرتبہ نہیں پڑھنی چاہئے (متعلقہ: کتاب الصلوٰۃ چھٹا باب)	۴۵۳
نفل کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے (متعلقہ: کتاب الصلوۃ ساتواں باب فصل دوم)	//
خطبہ کی اذان کے بعد اور نماز جنازہ اور تراویح وتر کے بعد دعا کا حکم (کتاب الصلوۃ آٹھواں باب)	//
سفر میں قصر کرنا ضروری ہے (متعلقہ: کتاب الصلوۃ نواں باب نماز قصر)	۴۵۴
عصر اور فجر کے بعد قضا نماز پڑھ سکتے ہیں (متعلقہ: صلوۃ دسواں باب)	//
ایک مسجد میں ایک جماعت ہونی چاہئے (متعلقہ: کتاب الصلوٰۃ بارھواں باب)	//
دو رکعت سنت کی نماز اگر بھولے سے قعدہ کر کے چار پڑھ لیں تو نماز ہوگئی	//
فرض میں دو رکعات کی نماز قعدہ کئے بغیر چار پڑھ لیں تو سجدہ سہو کے بعد نماز ہوگئی	۴۵۵
ایضاً (متعلقہ کتاب الصلوۃ: چودھواں باب)	//
ایک سورۃ شروع کر کے پھر دوسری سورۃ پڑھ لی تو سجدہ سہو لازم نہیں	//
مقتدی کے واجب ترک کرنے سے امام پر سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا (متعلقہ: صلوۃ چودھواں باب)	//
فاتحہ کے بعد بقدر تین تسبیح پڑھنے سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے؟ (متعلقہ: صلوۃ چودھواں باب)	۴۵۶
اگر امام سے پہلے مقتدی نماز کا کوئی رکن ادا کرے تو مقتدی کا یہ رکن معتبر نہیں	//
مقتدی پر امام کا اتباع لازم ہے امام سے قبل تکبیر ختم نہ کریں (متعلقہ کتاب الصلوۃ سولھواں باب)	//
نماز میں بلغم سے تنگ آ کر بائیں طرف تھوکنا (متعلقہ: کتاب الصلوۃ اٹھارھواں باب)	،
امام بھول گیا اور مقتدی نے لقمہ دیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی	۴۵۷
''لہ ما فی السموات'' کی جگہ ''للہ ما فی السموات'' پڑھا تو نماز فاسد نہیں ہوگی (اٹھارھواں باب)	//
نماز میں قمیص ٹھیک کرنا اور ہاتھوں کا ادھر ادھر حرکت دینا (اٹھارھواں باب)	//
نماز میں اگر کسی کا وضو ٹوٹ گیا تو کیا کرے؟ (متعلقہ: صلوۃ انیسواں باب) جہری نماز میں بھولے سے	

عنوان	صفحہ
قرات سرا شروع کردی اور درمیان میں یاد آیا تکبیر کہیں؟ (متعلقہ: کتاب الصلوٰۃ' انیسواں باب)	۴۵۸
رفع یدین تکبیر تحریمہ کے علاوہ منسوخ ہے	۴۵۹
آمین بالجہر کسی صحیح روایت سے ثابت نہیں (متعلقہ: کتاب الصلوٰۃ' بائیسواں باب)	//
منبر کا صف کے درمیان میں ہونے سے نماز مکروہ نہیں ہوگی (کتاب الصلوٰۃ' چوبیسواں باب)	//
منبر مسجد کے اندر کہاں بنانا چاہیئے (متعلقہ کتاب الصلوٰۃ' چوبیسواں باب)	//
امام کا سترہ مقتدیوں کے لئے صرف جماعت کی نماز میں کافی ہے نوافل میں نہیں	۴۶۰
(متعلقہ: کتاب الصلوٰۃ' چوبیسواں باب)	//
کتاب الجنائز	
عورت میت کو کفنا کر کیا شوہر اس کا چہرہ دیکھ سکتا ہے	//
عورت سے مہر معاف نہیں کرایا اور اس کا انتقال ہوگیا تو مہر کا مستحق کون ہے؟	//
حضرت علی کا حضرت فاطمہ کو غسل دینا ثابت نہیں (متعلقہ: کتاب الجنائز' دوسرا باب' فصل اول)	//
محشر میں سب کی زبان عربی ہوگی (متعلقہ: جنائز' دوسرا باب' فصل چہارم)	//
مزاروں پر پھول چڑھانا' چادر چڑھانا' بتی چراغ وغیرہ جلانا حرام ہے (متعلقہ: جنائز' چھٹا باب)	۴۶۱
میت کو دفناتے وقت قبر کی مٹی پر چھوٹے نہیں (متعلقہ: جنائز' دوسرا باب فصل چہارم)	//
نماز جنازہ کے بعد دعا کی عادت ذالنادرست نہیں	//
غائبانہ نماز جنازہ حنفیہ کے نزدیک ثابت نہیں	//
میت کا اوپر والا نصف حصہ جس میں چہرہ موجود ہو کی نماز جنازہ پڑھی جائے (متعلقہ: جنائز' تیسرا باب)	۴۶۲
مسجد میں نماز جنازہ مکروہ ہے (متعلقہ جنائز' تیسرا باب)	//
کتاب الصوم	
رویت پر رویت ہلال کے اعلان کے متعلق علماء کا فیصلہ (متعلقہ کتاب الصوم' پہلا باب)	۴۶۳
عذر شرعی سے بغیر روزہ نہیں چھوڑنا چاہیئے (متعلقہ کتاب الصوم' چھٹا باب)	۴۶۵
انجکشن لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا (متعلقہ کتاب الصوم' ساتواں باب)	//
کتاب الزکوٰۃ	
زمین پر زکوٰۃ نہیں (متعلقہ کتاب الزکوٰۃ' پہلا باب)	۴۶۶
صاحب نصاب کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی (متعلقہ: کتاب الزکوٰۃ' چوتھا باب' فصل اول)	//
کیا کرنسی نوٹ دینے سے زکوٰۃ ادا ہوگی؟	//
زکوٰۃ کی رقم عیدی وغیرہ انعام ظاہر کرکے دینے سے زکوٰۃ ادا ہوگی (متعلقہ: کتاب الزکوٰۃ' چوتھا باب' فصل اول)	//

Maktaba Tul Ishaat.com

عنوان	صفحہ
زکوۃ کی رقم مسجد میں لگانا جائز نہیں (متعلقہ: زکوۃ' چوتھا باب' فصل سوم)	۴۶۷
صدقہ فطر کی مقدار پونے دو سیر گندم ہے (متعلقہ: زکوۃ' چھٹا باب)	//
کنٹرول کے حساب سے صدقہ فطر کی قیمت دینا (متعلقہ: زکوۃ والصدقات' چھٹا باب)	//
کتاب النکاح	
نکاح میں ایجاب وقبول کے صیغے کیا ہونا چاہئے (متعلقہ: نکاح پانچواں باب)	//
کتاب الحظر والاباحۃ	
گائے بھینس وغیرہ کا نوزائیدہ بچے کے بعد تھن میں جو دودھ (پیوی) ہوتا ہے اس کا کھانا جائز ہے ..... (متعلقہ: حظر والاباحۃ' چھٹا باب)	۴۶۸
مصر سے واپسی اور فوٹو کے مسئلے پر لمبی گفتگو (متعلقہ: حظر واباحۃ' بیسواں باب)	۴۶۹

کتاب الحظر والاباحۃ

پہلا باب

مذہبیات وعبادات

شب قدر کی راتوں میں جلسہ اور دعوت وغیرہ کا اہتمام بدعت ہے

(سوال) دیہات میں بعض جگہ جہاں مسلمانوں کی تعداد قریب ساٹھ ستر گھر کے ہے وہاں عرصہ سولہ سترہ سال سے ماہ رمضان المبارک کے اخیر عشرہ میں ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹ویں رات ہر شب قدر میں اس طور پر جلسہ ہوتا ہے کہ بارہ بجے رات کے اذان ہوتی ہے بعد اس کے پانچ سات لڑکے سیانے مل کر ہر شخص کے دروازہ پر پکار پکار کر اسے اٹھالاتے ہیں اور ایک شخص مہتمم جلسہ یعنی صدر انجمن اور چند طلبہ اور واعظین کو اوقات وعظ تقسیم کئے جاتے ہیں زینت محفل کے لئے شامیانہ اور پوری روشنی کی جاتی ہے اور چائے بھی خوب چلتی ہے چائے کی خبر سے نہ صرف پنج وقتی نمازی بلکہ ہفتہ کے اور سال کے نمازی جن کو پنج وقتی سے کوئی سروکار نہیں وہ بھی مع بڑے چھوٹوں کے شریک جلسہ ہوتے ہیں اگر یہ سب سامان نہ ہوں تو جلسہ نہیں ہوتا بایں صورت یہ جلسہ آیا سنت ہے یا بدعت ؟ اگر کوئی شخص اس کو نادرست کہے تو لڑنے کو تیار ہو جاتے ہیں امید ہے کہ حق باتوں سے مطلع کیا جائے گا ؟ بینوا توجروا

(جواب ۱) رمضان المبارک کی راتیں اور بالخصوص عشرہ اخیرہ کی راتیں اور ان میں سے بھی طاق راتیں بے شک افضل ہیں(۱) ان میں جاگنا' عبادت کرنا' نماز پڑھنا' بہت ثواب ہے احادیث کثیرہ صحیحہ میں ان کی فضیلت اور ان میں عبادت کی تحریص وترغیب پائی جاتی ہے(۲) بایں ہمہ شریعت مقدسہ کسی ایسے امر کی اجازت نہیں دیتی جو حد اجازت شرعیہ سے متجاوز ہو پس کسی ایسے جلسے کا اہتمام کرنا جو قرون اولیٰ میں نہ پایا جاتا ہو اور اس میں ان امور کا التزام کرنا جو شرعاً ضروری نہیں ہیں نیز جن کی وجہ سے بقرائن تو یہ بات متصور ہو کہ آنے والوں کی نیت عبادت کی نہیں بلکہ اکل وشرب یا لہو ولعب کی ہے یہ تمام امور خلاف سنت ہیں ان کا کوئی ثبوت شرعی نہیں ہے(۳) اور ان پر لڑنا یا ان امور کے تارک کو یا منکر کو برا سمجھنا خطا ہے حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے لوگوں کے مسجد میں صلوۃ ضحیٰ کے لئے جمع ہونے کو بدعت کہا تھا کیوں ؟ اسی لئے کہ اگرچہ یہ نماز رسول اللہ ﷺ نے پڑھی ہے اور صحابہؓ سے بھی پڑھنا منقول ہے لیکن اس کے لئے یہ اہتمام واجتماع زمانہ

---

(۱) حدثنا قتیبة بن سعید ثنا ..... عن عائشةؓ ان رسول الله ﷺ قال : تحرّوا لیلة القدر فی الوتر من العشر الاواخر من رمضان- (باب تحری لیلة القدر الخ الصحیح البخاری ۱/ ۲۷۰ ط سعید)

(۲) و فی روایة عن عائشة قالت کان رسول الله ﷺ یجتهد فی العشر الاواخر مالا یجتهد فی غیره (الصحیح لمسلم : ۳۷۲/۱)

(۳) ان البدعة المذمومة هو الحدث فی الدین من ان لا یکون فی عهد الصحابة والتابعین ولا دل علیه دلیل شرعی

Maktaba Tul Ishaat.com

بدعت میں نہ تھا، رات کے بارہ بجے اذان کہنا بھی بدعت ہے کیونکہ اول تو نوافل کے لئے اذان ثابت نہیں دوسرے یہ کہ جلسہ وعظ کے لئے اذان کہنا اور پھر اس پر اکتفاء کر کے جگانے کے لئے مکانوں پر جانا یہ سب امور مخترعہ ہیں(۱) واللہ اعلم۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

تلاوت کے دوران لفظ "النبی" کے بعد درود پڑھنا صحیح نہیں

(سوال) زید کہتا ہے کہ سورہ یٰسین میں لفظ یٰسین پڑھ کر درود خوانی ضروری ہے اگر ان سے دلیل طلب کی جاتی ہے تو جواب دیتے ہیں کہ پرانے جتنے علماء سے ہم نے قرآن شریف کی تعلیم حاصل کی ہے اور جن لوگوں سے سنا یٰسین پڑھتے ہوئے سنا کہ بعد یٰسین کے درود پھر القرآن الحکیم۔ اور بکر خلاف زید کہتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اول تو لفظ یٰسین کے حضور اکرم ﷺ کا نام پاک ہونے میں شبہ ہے اگر بقول ان کے جو کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کا نام ہے تو اور جگہ بھی ہے وہاں بھی درود پڑھا کرو علاوہ اس کے تلاوت قرآن میں درود خوانی کیسی؟ تب تو تلاوت میں شامل ہو جانے کا اگر فرض سب کچھ چھوڑ دیا جائے تب بھی تمہاری دلیل کوئی کتابی دلیل نہیں ہے صرف تمہارا قول کس طرح مانا جا سکتا ہے اب فیصلہ طلب قول کی ضرورت ہے آیا زید حق پر ہے یا بکر؟

(الجواب ۲) زید کا قول صحیح نہیں ہے بکر کا قول درست ہے قراءت عظام کی قراءت میں لفظ یٰسین کے بعد درود نہیں ہے اور نہ کسی حدیث سے ثابت ہے پس زید کا قول بے دلیل ہے تلاوت میں نظم قرآنی کے درمیان میں قرآن و احادیث سے ثابت نہیں چاہئے۔ (۲) کتبہ محمد کفایت اللہ غفرلہ

مسجد میں شرعیہ قبروں کا حکم

(سوال) (۱) ایک مسجد میں چند قبریں ہیں جو بعض بزرگوں کی بتائی جاتی ہیں زید ان قبروں پر چند اکابرتا ہے یہ چند اکابرتا جائز ہے یا نہیں؟ (۲) زید ہر وقت مسجد میں (اوہ وہ شاہ لطیف) کا نعرہ مارتا ہے اس قسم کی غلط جائز ہے یا نہیں؟ (۳) زید کے ساتھ اس کے چند چیلے بھی شریک ہیں جب ان کو مسجد میں ایسی باتیں کرنے سے منع کیا تو بگڑ کر لڑنے کو تیار ہوئے اور کہا مسجد میں ہم جو چاہیں کریں یہ جواب ان کا صحیح ہے (۴) زید اس مسجد میں غیب دانی کا بھی دعویٰ کرتا ہے اور مستقبل کی خبریں بتاتا ہے کیا یہ باتیں مسجد میں جائز ہیں اور ایسا دعویٰ شرعاً صحیح ہے یا نہیں؟ (۵) زید کو ایسے اعمال کے باعث مسجد میں آنے سے روکنا جائز ہے

---

۱ وما صح عن ابن عمر انه قال فی الضحی هی بدعة فمحمول علی ان صلوتها فی المسجد والتظاهر بها کما کانوا یفعلونه (مرقاة شرح المشکوٰة مع صحیح مسلم ۱ ۲۴۹ ط سعید)

۲ قوله بعد التی روتب و جماعة و کسوف و استسقاء و تراویح و سنن روات لانها اتباع للفرائض (لکن فی البحر عن المحیط لا تفعل سنة الا ثلاث لمناسب تابع للفرائض کالعید و نحوه فالمناسب التعلیل بعدم ورودہ فی السنة کما فعل فی الاختیار ۱ ۳۸۵ ط سعید)

۳ ولو قرأ القرآن فمر علی اسم النبی ﷺ واصحابه فقراءة القرآن علی تالیفه و نظمه افضل من الصلاة علی النبی ﷺ لانه واصحابه فی ذلک الوقت قائمون بعمل فهو افضل وان لم یفعل فلا شئی علیه (فتاوی قاضیخان ۵ ۳۱۶ ط کوئٹه)

نہیں ؟(۶) جو شخص زید کے ایسے معاملات میں ساتھ دے اس کے ساتھ مسلمانوں کو کیا برتاؤ کرنا چاہیے ؟(۷) جس مسجد میں اس قسم کے افعال ہوتے ہوں اس میں نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں ؟

(جواب ۳) سوالات مذکورہ بالا کا شرعی جواب یہ ہے کہ زید کے یہ افعال شرعاً ناجائز اور حرام ہیں نعرے لگانا (۱) غیب دانی کا دعویٰ کرنا بدعت و شرک ہے مسجد کے اندر ان افعال کے ارتکاب کا کوئی اختیار نہیں ہے اہل محلہ اسے منع کر سکتے ہیں اور جو لوگ ان افعال میں اس کی اعانت و حمایت کریں وہ بھی گناہ گار ہوں گے (۲) اس کے مسجد میں رہنے اور افعال ناجائز کرنے سے مسجد میں کوئی خرابی نہیں آتی اور اس میں نماز جائز ہے۔ محمد کفایت اللہ غفرلہ۔ سنہری مسجد دہلی

قبروں کو چومنا جائز نہیں

(سوال) جو لوگ آج کل قبروں کو بوسہ دیتے ہیں اور رمال اور ادب کی نیت کرتے ہیں یہ نیت کس حد تک صحیح ہے اور بعض لوگ جا کر دعا کی درخواست کرتے ہیں یعنی آپ لوگ مقبول ہیں خدا سے دعا کیجئے ہمارا مشکل آسان ہو یا خدا تعالیٰ جنت نصیب کرے وغیرہ۔ اس قسم کی دعائیں مزارات پر جائز ہیں یا نہیں ؟

(جواب ۴) قبروں کو بوسہ دینا عوام کے لئے ناجائز ہے کیونکہ بوسہ دینا ان کے خیال میں سجدہ کرنا ہے دونوں میں وہ کوئی فرق نہیں کرتے اور اس لئے ان کو بوسہ کی اجازت دینا گویا سجدہ کی اجازت دینا ہے اور اس طرح دعا مانگنا کہ دعا اسے ہو اور خطاب ہو رکن سے ہو قائلین سماع موتی کے نزدیک جائز ہے اور جو لوگ سماع موتی کے قائل نہیں ہیں جیسے جمہور حنفیہ وہابیہ بھی منع لکھتے ہیں۔ محمد کفایت اللہ غفرلہ

مسجد کی مٹی در و دیوار وغیرہ سے تیمم نہیں کرنا چاہیے

(سوال) اگر کوئی شخص مسجد کے اندر تیمم کر کے نماز پڑھتے تو درست ہے یا نہیں ؟

(جواب ۵) مسجد کے اندر مسجد کے اجزاء سے تیمم کرنا غیر محسن ہے۔ فی الاشباہ والنظائر منہ اخذ شئی من اجزائہ قالوا فی ترابہ ان کان مجتمعا جاز الاخذ منہ و مسح الرجل منہ والا لا انتہی :

---

(۱) ویحرم فیہ السوال ... و رفع صوت بذکر الا للمنفعۃ ... الخ (الدر المختار ۱ ۶۶۲)

(۲) وعن ابراھیم بن میسرۃ قال قال رسول اللہ ... من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ھدم الاسلام (منک : المسلک المتقسط فی المنسک الاعتصام بالکتاب والسنۃ ۱ ۳۷

(۳) ولا یمسح القبر ولا یقبلہ فانہ ذالک من عادۃ النصاری ولا بأس بتقبیل قبر والدیہ کذا فی العزائب (عمدۃ ۵ ۳۵۱ ... یہ)

(۴) الاشباہ والنظائر ۳۷۰ ط قدیمی کتب خانہ کراچی

Maktaba Tul Ishaat.com

مسلمان کا کسی غیر مسلم کو گرجا کی تعمیر کے لئے چندہ دینا جائز نہیں

(سوال) زید ایک مسلمان اور پنجوقتہ نمازی پرہیزگار ہے اور بکر ایک ہندو مذہب کا آدمی ہے زید نے بکر کو خوش کرنے کے لئے ہندوؤں کے اسٹیل بنانے میں شرکت چندہ حاصل کی جہاں پر بتخانہ بھی ہوگا یہ شرکت موجب گناہ ہے یا نہیں؟

(جواب ٦) اگر زید نے ہندوؤں کے اس کام سے خوش ہو کر پسندیدگی کی راہ سے چندہ دیا ہے تو اس کے اسلام میں شبہ ہو گیا اس کو احتیاطاً تجدید اسلام واجب ہے لیکن اگر پسندیدگی کی راہ سے شریک نہیں ہوا ہے بلکہ کسی مجبوری کی وجہ سے چندہ دیا ہے تو وہ کافر نہیں ہوا لیکن شرکت پھر بھی گناہ سے خالی نہیں اور اب ہمیں اس سے خلاصی کی توبہ اور انابت الی اللہ ہے(۱)

فلا شك انهم ان اراد و تعظيم اليوم فذالك كفر وان ارادوا به غيره فالاصوب تركه وكذا اجتماع المسلمين يوم فتح النصارى (فتاوى بزازيه) (۲)

نماز عید اور اسی طرح دیگر نمازوں کے بعد مصافحہ و معانقہ کا اہتمام والتزام بدعت ہے

(سوال) بعد نماز عیدین مذہب حنفی میں مصافحہ و معانقہ کرنا جائز ہے یا نہیں

(جواب ۷) عیدین کی تخصیص سے بعد نماز عید مصافحہ و معانقہ کرنا بدعت ہے شریعت میں اس کی کچھ اصل نہیں فقہاء نے عصر و فجر کی تخصیص سے مصافحہ کرنے کو بدعت فرمایا ہے **فكذا هذا ونقل فى تبيين المحارم عن الملتقط انه تكره المصافحة بعد اداء الصلوٰة بكل حال لان الصحابة ماصافحوا بعد اداء الصلوٰة ولا نها من سنن الروافض ثم نقل عن ابن حجر عن الشافعية انها بدعة مكروهة لا اصل لها فى الشرع وانه ينبه فاعلها اولا ويعزر ثانيا (رد المحتار ص ٢٢٦ ج ٥)** (۳)

قبروں کو سجدہ کرنا شرک اور حرام ہے

(سوال) زید اس امر کا قائل ہے کہ قبر کو سجدہ تعظیمی کرنا حرام اور سجدہ عبادت کرنا کفر ہے مگر سجدہ تعظیمی سے کفر لازم نہیں یعنی سجدہ تعظیمی کرنے والے کو کافر نہیں کہنا چاہئے البتہ مرتکب فعل حرام کا ہے۔ آیا شرع سجدہ تعظیمی کرنے والے کو کافر کہتی ہے یا نہیں؟

(جواب ۸) زید کا یہ کہنا کہ قبر کو سجدہ تعظیمی کرنا حرام اور سجدہ عبادت کرنا کفر ہے صحیح نہیں کیونکہ

---

(۱) والا عطاء باسم البيروز والمهرجان لا يجوز اى الهدايا باسم هذين اليومين حرام وان قصد تعظيمه كما يعظمه المشركون يكفر قال ابو حفص الكبير لو ان رجلا عبدالله خمسين سنة ثم اهدى المشرك يوم البيروز بيضة يريد تعظيم اليوم فقد كفر وحبط عمله (الدر المختار مع رد المحتار ٦ ٧٥٤ ط سعيد)

(۲) (فتاوى بزازيه على هامش هنديه ٤ ٣٣٤ ط كوئته)

(۳) (رد المحتار مع الدر المختار ٦ ٣٨١ ط سعيد)

تعظیم کے ارادہ سے سجدہ کرنااور عبادت کی نیت سے سجدہ کرنا ایک ہی معنی رکھتا ہے اور عوام ان دونوں باتوں میں کوئی صحیح فرق نہیں کر سکتے اور نہ سمجھ سکتے ہیں اس قائل کو بھی دھوکا لگا ہے شاید سجدہ تحیت کو سجدہ تعظیمی کے لفظ سے تعبیر کر رہا ہے سجدہ تحیۃ البتہ باعتبار اپنے مفہوم کے سجدہ عبادت سے جداگانہ شے ہے لیکن عوام کے مناسب حال یہی ہے کہ ان کو مطلقاً سجدہ لغیر اللہ کا شرک ہونا سمجھایا جائے تاکہ احتراز کامل کی ان سے امید ہو باقی رہا کسی سجدہ تحیتہ کے کرنے والے پر مشرک کا حکم لگانا تو اس میں احتیاط کرنا مفتی کا کام ہے والتواضع لغير الله حرام كذافى الملتقط (هنديه ص ٤٠٤ ج ٥) (۱) وان سجد للسلطان بنية العبادة اولم تحضره النية فقد كفر كذا فى جواهر الا خلاطى (هنديه ص ٤٠٤ ج ٥) (۲) وكذا ما يفعلونه من تقبيل الارض بين يدى العلماء والعظماء فحرام والفاعل والراضى به ثمان لانه يشبه عبادة الوثن وهل يكفر ان على وجه العبادة والتعظيم كفروان على وجه التحية لا وصاراثما مرتكباً لكبيرة وفى الملتقط التواضع لغير الله حرام انتهى (درمختار ص۲٦۸ جلد۵) (۳)

جمعہ اور عیدین کے بعد مصافحہ و معانقہ کا اہتمام والتزام بدعت ہے

(سوال) بعد نماز جمعہ و عیدین مصافحہ و معانقہ کرنا جائز ہے یا نہیں اور اگر ناجائز ہے تو پھر ان احادیث کا کیا مطلب ہے؟ عن البراء بن عازب قال قال رسول الله ﷺ مامن مسلمين يلتقيان فيتصا فحان الاغفر لهما قبل ان يتفر قارواه احمد والترمذى وابن ماجه – و فى رواية ابى داؤد قال اذا التقى المسلمان فتصافحا وحمدا الله واستغفراه غفرلهما و عن ايوب بن بشير عن رجل عن عنزة انه قال قلت لا بى ذرهل كان رسول الله ﷺ يصافحكم اذا لقيتموه قال ما لقيته قط الا صافحنى وبعث الى ذات يوم ولم اكن فى اهلى فلما جئت اخبرت فاتيته وهو على سرير فالتزمنى فكانت تلك اجود واجود رواه ابوداؤد – و عن براء بن عازب قال قال رسول الله ﷺ من صلى اربعا قبل الهاجرة فكانما صلاهن فى ليلة القدر و المسلمان اذا تصافحالم يبق بينهما ذنب الاسقط رواه البيهقى فى شعب الايمان– یہ احادیث علی العموم بلا کسی قسم کی تعیین کے مصافحہ اور معانقہ کو ثابت کر رہی ہیں–

وقال النووى اعلم ان المصافحة سنة مستحبة عند كل لقاء وما اعتاده الناس بعد صلوٰة الصبح والعصر لا اصل له فى الشرع على هذا الوجه ولكن لا باس فان اصل المصافحة سنة وكونهم محافظين فى بعض الاحوال مفرطين فيها فى كثير من الاحوال لا يخرج ذلك عن كونه سنة وهى من البدعة المباحة–

---

(۱) (هنديه : ۳٦۸/۵ ط كوئته)
(۲) (هنديه : باب الثامن والعشرون فى ملاقات الملوك الخ : ۳۲۹/۵ ط كوئته)
(۳) (الدر المختار مع الرد : ۳۸۳/٦، ۳۸٤ ط سعيد)

Maktaba Tul Ishaat.com

اس کلام سے بھی اگر مصافحہ کی عدم اصلیت ثابت ہوتی ہے تو فقط صلوۃ صبح و عصر کے وقت مگر پھر بھی لفظ لا باس کہا گیا اپنوا توجروا

(جواب ۹) عیدین یا جمعہ کی تخصیص سے مصافحہ و معانقہ کرنا کئی وجہ سے مکروہ اور بدعت ہے اول یہ کہ اس وقت یہ تخصیص جہلاء کے فساد اعتقاد کا باعث ہو جاتی ہے دوم یہ کہ یہ طریقہ روافض کا تھا کہ بعد نماز مصافحہ کرتے تھے اور آج ہمارے زمانے میں علاوہ مشابہت بالروافض کے مشابہت بالہنود بھی ہے کہ وہ اپنی ہولی کے روز ایک دوسرے سے گلے ملتے ہیں سوم یہ کہ مصافحہ کا مسنون وقت وقت ملاقات ہے۔ لکن قد یقال ان المواظبة علیها بعد الصلوة خاصة قد یؤدی الجهلة الی اعتقاد سنیتها فی خصوص هذه المواضع وان لها خصوصیة زائدة علی غیر ها مع ان ظاهر کلامهم انه لم یفعلها احد من السلف فی هذه المواضع وکذا قالوا بسنیة السور الثلاث فی الوتر مع الترك احیانا لئلا یعتقد وجوبها و نقل فی تبیین المحارم عن الملتقط انه تکره المصافحة بعد اداء الصلوة بکل حال لان الصحابة (رضی الله عنهم)ما صافحوا بعد اداء الصلوة ولانها من سنن الروافض ثم نقل عن ابن حجر عن الشافعیة انها بدعة مکروهة لا اصل لها فی الشرع وانه ینبه فاعلها اولا و یعزر ثانیا ثم قال وقال ابن الحاج من المالکیة فی المدخل انها من البدع و موضع المصافحة فی الشرع انما هو عند لقاء المسلم لاخیه لا فی ادبار الصلوات فحیث وضعها الشرع یضعها فینهی عن ذلك و یزجر فاعله لما اتی به من خلاف السنة (رد المحتار ص ۲۶۶ ج ۵)(۱)

احادیث سے بوقت ملاقات مصافحہ ثابت ہوتا ہے امام نووی نے بھی زیادہ سے زیادہ لفظ لاباس استعمال کیا ہے اور بدعت مباحہ ہونا بتایا ہے ان کے قول سے بھی مسنون یا مستحب ہونا ثابت نہیں ہوتا پھر یہ قول باباحۃ ان کا خیال ہے ورنہ محققین شوافع کا یہی مذہب ہے کہ یہ تخصیص بدعت ہے بلکہ ابن حجر جیسا کہ عبارت منقولہ بالا سے واضح ہوتا ہے پہلی مرتبہ تنبیہ کرنے اور دوسری مرتبہ تعزیر کا حکم دیتے ہیں اور یہی مذہب مالکیہ اور محققین حنفیہ کا ہے۔ واللہ اعلم

قراءت قرآن (قرآن خوانی) پر اجرت لینا دینا حرام ہے

(سوال) زید نے اپنے والد کے ایصال ثواب کے واسطے عمرو بکر خالد سے قرآن شریف پڑھوایا بعد مناجات کے زید ان کو پانچ روپے دیدے تو عمرو بکر خالد کو یہ روپیہ لینا جائز ہے یا نہیں؟ اور اگر زید یہ روپیہ نہ دے تو وہ دعویٰ کر کے لے سکتے ہیں یا نہیں؟

(جواب ۱۰) قراۃ قرآن پر کسی قسم کی اجرت لینا یا دینا قطعی ناجائز اور بدعت ہے اور جو کوئی شخص ایسا کرے گا وہ گناہ گار ہوگا۔ ومنها الوصیة من المیت باتخاذ الطعام والضیافة یوم موته او بعده و باعطاء دراهم

---

(۱) (رد المحتار مع الدر المختار ۶ ۳۸۱ ط سعید)

من يتلو القرآن لروحه او يسبح و يهلل له و كلها بدع منكرات باطلة والماخوذ منها حرام للاخذ وهو عاص بالتلاوة والذكر (رد المحتار)(۱)

مذکورہ الفاظ "السلام علی من اتبع الهدی" کے ذریعے کسی مسلمان کو سلام کر سکتے ہیں۔

(سوال) لفظ السلام علی من اتبع الهدی کسی قوم مسلمین یا کسی خاص مسلمان پر لکھنا یا منہ سے کہنا حدیث صحیحہ کے موافق ہے یا مخالف؟ اور موافق احادیث صحیحہ کے لفظ مذکور کس قسم پر یا کس جماعت پر ہوا جائے اس بارے میں جو قول رسول مقبول روحی فداہ کا ہو اسی کے موافق جواب تحریر فرمائیں؟

(جواب ۱۱) رسول خدا ﷺ نے جو نامہ ہائے مبارک کفار بادشاہوں کو تحریر فرمائے ہیں ان میں یہ الفاظ (السلام علی من اتبع الهدی) تحریر فرمائے ہیں بخاری شریف (۲) میں یہ روایت ہے کہ قیصر روم کو جو فرمان آنحضرت ﷺ نے تحریر فرمایا ہے اس میں الفاظ مذکورہ بالا تحریر فرمائے تھے اور قرآن کریم میں حضرت موسیٰ کے قصے میں مذکور ہے کہ حضرت موسیٰ نے فرعون سے کلام کرتے وقت بھی یہی الفاظ فرمائے تھے سورہ طٰہٰ میں ہے قد جئناك باية من ربك والسلام على من اتبع الهدى۔ تفسیر مدارک و خازن میں ہے (واللفظ للخازن)(۳) ليس المراد منه سلام التحية انما معناه سلمه من العذاب من اسلم۔ یعنی ان الفاظ میں سلام کے لفظ سے سلام تحیۃ مراد نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ جو مسلمان ہو جائے گا عذاب سے بچ جائے گا پس مسلمانوں کو آپس میں یہ الفاظ استعمال کرنا نہیں چاہئے کیونکہ اول تو یہ الفاظ سلام تحیۃ کے لئے شریعت میں معہود نہیں ہیں جیسا کہ خازن و مدارک سے معلوم ہوتا ہے نیز مشکوٰۃ شریف (۴) میں بخاری و مسلم سے یہ روایت نقل کی ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت آدم کو حکم دیا کہ جاؤ فرشتوں کو سلام کرو اور سنو کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں اور وہی تمہارے لئے اور تمہاری ذریت کے لئے سلام تحیۃ ہوگا فذهب فقال السلام عليكم فقالوا السلام عليك و رحمة الله۔ اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ خدا تعالیٰ نے آدم سے فرمایا کہ تم السلام علیکم کہو پس ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ الفاظ سلام تحیۃ جو آدم اور ان کی ذریت کیلئے مقرر کئے گئے تھے وہ السلام علیکم اور وعلیکم السلام یا وعلیک السلام ہیں (برعایت افراد و جمع مخاطب و زیادت لفظ رحمۃ اللہ استحبابا) پس الفاظ مذکورہ سوال سلام تحیۃ کے الفاظ نہیں ہیں دوسرے یہ کہ چونکہ آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرامؓ اور سلف صالحینؒ سے ثابت ہے کہ وہ ان الفاظ کو کفار کے لئے استعمال فرماتے تھے اس لئے کسی مسلمان کے لئے انہیں استعمال کرنا ایک قسم کا ایہام ہے جو ناجائز ہے اور اس کی برائی استعمال

---

(۱) ومنها الوصية من الميت الخ (رد المحتار مع الدر المختار: ۶/۳۳ ط سعيد كراچی)
(۲) (الصحيح البخاری باب كيف يكتب الى اهل الكتاب: ۲/۹۲۶)
(۳) (تفسير خازن)
(۴) (عن ابی هريرةؓ باب السلام مشكوٰة المصابيح: ۲/۳۹۷)

Maktaba Tul Ishaat.com

کنندہ کی نیت کے موافق مختلف درجات میں ثلث ہوگی۔واللہ تعالیٰ اعلم

ماہ محرم میں مروجہ طریقہ پر شہادت حسینؓ کا تذکرہ کرنا بدعت ہے

(سوال) آج کل محرم کا چاند ہے جنگ نامہ جو مسجد میں پڑھا جاتا ہے جائز ہے یا نہیں اور مسجد کے علاوہ کسی اور جگہ پڑھنا کیسا ہے اور اگر مسجد میں پڑھا جائے تو کیسا ہے؟

(جواب ۱۲) اتفاقیہ طور پر ذکر شہادت حسینؓ اور اس پر اظہار افسوس ایک امر مستحسن ہے لیکن ذکر شہادت کے لئے خاص مجلسیں منعقد کرنا اور یہ تخصیص کہ محرم کے دس دن کے اندر ہو اور اس ہیئت کے ساتھ ہو اور شیرینی تقسیم کرنا یہ سب باتیں بدعت ہیں(۱) نیز یہ کہ عموماً ایسی مجالس میں جو کتابیں پڑھی جاتی ہیں اس کی اکثر روایتیں موضوع اور محض گھڑی ہوئی ہوتی ہیں نیز ان کے اکثر بیانات سے اہل بیت کی توہین لازم آتی ہے لہذا مسلمانوں کو اس سے پرہیز کرنا چاہیئے۔مسجد میں ہو یا کسی اور جگہ اس قسم کی مجالس کا انعقاد بہر حال ممنوع ہے۔(۲)

غیر اللہ سے مدد مانگنے کے جواز کے لئے چند غلط استدلالات کے جوابات

(سوال) زید عوام الناس کو علی الاعلان استمداد از غیر اللہ کی تعلیم بالفاظ ذیل دے رہا ہے۔

سوال۔ غیر اللہ سے مدد مانگنا کیسا ہے؟ جواب بلاشبہ درست ہے۔ سوال۔ ایاك نستعین میں جو مفعول مقدم ہے جس سے بقاعدہ نحوی حصر کے معنی پیدا ہوتے ہیں اس کے کیا معنی ہوں گے؟ جواب۔اس کے یہ معنی ہیں کہ کارساز حقیقی تو ہی ہے اور حقیقی مدد تجھ ہی سے طلب کرتے ہیں کیونکہ مدد حقیقی تیرے ساتھ مختص ہے باقی دوسروں سے استعانت مجازی ہے جو محض مظاہر عون سے ہیں پس استعانت غیر اللہ سے اس طرح پر کہ اعتقاد مستقل اس غیر پر ہو اور اس کو مظہر عون الٰہی نہ جانے بے شبہ حرام بلکہ شرک ہے اور اگر التفات محض بجانب حق ہے اور اس کو ایک مظہر مظاہر عون سے جان کر استمداد و استعانت کرے تو ایسی استعانت مشروع و جائز ہے تمام انبیاء و اولیاء اس قسم کی استعانت طلب کرتے رہے ہیں یہ استمداد و استعانت حقیقۃً غیر سے نہیں بلکہ اسی سے ہے **هكذا في تفسير فتح العزيز** اب تو معنی حصری بھی درست ہو گئے اور سب اعتراض بھی اٹھ گئے خلاصہ یہ ہے کہ مستقل حاجت روا کسی کو سمجھ کر مدد طلب کی جائے تو ناجائز اور حرام ہے مگر مسلمان کے ساتھ ایسا گمان کسی طرح درست نہیں ورنہ جائز اور درست ہونے میں کسی طرح کا کلام نہیں (انتہی بلفظہ) زید نے اپنے عقیدہ مذکورۃ الصدور کے لئے حسب ذیل ثبوت پیش کیا ہے (۱) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **استعينوا بالصبر والصلوٰة** اور یہ ظاہر ہے کہ صبر و صلوٰۃ غیر اللہ ہیں (۲) اس کی تائید

---

(۱) وایاہ ثم ایاہ ان یشتغل فی یوم عاشوراء ببدع الرافضة من الشرب والنیاحة والحزن اذ لیس ذالك من اخلاق المؤمنین والا لکان یوم وفاته ﷺ اولی بذالك واحری (الصواعق المحرقه فی الرد علی اهل البدع والزندقة :۱۸۳)

(۲) اور اس عمل میں اہل باطل روافض کے ساتھ مشابہت ہوتی ہے جو شرعاً مذموم اور ممنوع ہے اذا اراد ذکر مقتل حسین ینبغی ان یذکر اولاً مقتل سائر الصحابة لئلا یشابه الروافض کما فی العون (جامع الرموز بحوالہ فتاوی عبدالحی ۱۱۵:۱ ط سعید)

حضرت عیسیٰؑ کے قول من انصاری الی اللہ سے ہوتی ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں بیان فرمایا ہے (۳) حکیم وڈاکٹر سے دفع مرض کے لئے مدد مانگنا اور مظلوم کا بروقت حق طلبی وایذادہی ظالم حکام سے چارہ جوئی کرنا وغیرہ کے جائز ومسنون ہونے میں کسی کو کلام نہیں ہوسکتا (۴) خود رسول اللہ ﷺ نے غیر اللہ سے مدد مانگنے کی تعلیم فرمائی چنانچہ طبرانی میں عتبہ بن غزوانؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے **اذا ضل احدکم شیئاً واراد عونا وھو بارض لیس لھا انیس فلیقل یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی فان للہ عباداً لا یراھم** (۵) تفسیر فتح العزیز میں جیسا کہ مذکور ہوا یہی تعلیم ہے۔

اس کے متعلق عمرو کہتا ہے کہ لفظ غیر اللہ کا عام ہے اور مدد کی بھی علمانے دو قسمیں قرار دی ہیں ایک وہ کہ نظر بر کارخانہ اسباب وحکمت باری تعالیٰ بعض امور میں ایک مخلوق دوسری مخلوق سے مدد لینے کی مجاز ہے مثلاً کسی بیمار کا حکیم یا ڈاکٹر سے مشورہ علاج میں اور مظلوم کا بروقت حق طلبی وایذادہی ظالم حکام سے چارہ جوئی میں مدد لینا نوکروں اور فقیروں کا اپنے معاملات میں امیروں اور بادشاہوں سے مدد طلب کرنا یا زندہ اولیائے کرام سے دعا کے لئے اسطرح عرض ومعروض کرنا کہ ہمارے فلاں مطلب کے لئے بارگاہ خداوندی میں دعا فرمایئے وغیرہ وغیرہ ایسی استمداد شرعاً جائز ہے اور اس میں کسی کو اختلاف نہیں ہے مگر جو اولیائے کرامؒ وفات پاچکے ہیں ان سے دعا کے لئے عرض معروض کرنے میں اختلاف ہے اکثر علمائے حنفیہ جو سماع موتی کے قائل نہیں ہیں اس کو نادرست بتاتے ہیں اور جو قائل سماع موتی ہیں نیز حضرات صوفیا جائز بتلاتے ہیں صاحب تفسیر فتح العزیز بھی انہیں علمائے جامع شریعت وتصوف میں سے ہیں جو سماع موتی کے قائل اور اولیائے کاملین سے خواہ وہ مردہ ہوں خواہ زندہ دعا کے لئے عرض ومعروض کے مجوز ہیں مگر ایسی استمداد کو اول تو اقسام استمداد میں ہی شمار نہیں کرتے بلکہ طلب مشورہ کے نام سے موسوم فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ استمداد اگر ہے بھی تو خداوند تعالیٰ سے ہے گویا ان کے نزدیک بھی استمداد اسی مسبب الاسباب اور حکیم مطلق سے ہے جس نے اپنی حکمت بالغہ سے بعض مخلوق کو بعض امور کے لئے سبب بنادیا ہے لہذا اس مخلوق کو مظہر عون الٰہی سمجھ کر اس سے مدد لینا اسی تعالیٰ شانہ سے مدد لینا ہے دوسری قسم مدد مانگنے کی یہ ہے کہ جو امور بالاستقلال جناب باری تعالیٰ سے خصوصیت رکھتے ہیں جیسے اولاد کا دینا بارش کا برسانا مرض کا دور کرنا عمر کا بڑھانا وغیرہ۔ ان میں کسی مخلوق سے مدد مانگی جائے اور جناب باری عزاسمہ سے دعا کرنا مدنظر نہ ہو تو یہ استمداد حرام مطلق بلکہ کفر ہے ایسی استمداد اگر کوئی مسلمان اپنے مذہب کے اولیائے کرام سے بھی کرے گا دائرہ اسلام سے خارج ہوجائے گا یہی وجہ ہے کہ محتاط علمائے دین نے قسم اول کو نظر انداز کر کے قسم دوم کو پیش نظر رکھتے ہوئے استمداد از غیر اللہ کو مطلقاً ناجائز قرار دیا ہے چنانچہ حضرت قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی قدس سرہ فرماتے ہیں "عبادت مر غیر خدا را جائز نیست ونہ مدد خواستن از غیر حق (ارشاد الطالبین ص ۱۸) لہذا زید کا علی العموم غیر اللہ سے مدد مانگنے کی اجازت وتعلیم دینا ہرگز مناسب نہیں اس کو تفصیل و

Maktaba Tul Ishaat.com

تشریح کے ساتھ مسئلہ بتانا چاہیئے تھا۔

عمرو نے زید کی پیش کردہ دلیلوں کا حسب ذیل جواب دیا ہے (۱) آیہ استعینوا بالصبر والصلوٰۃ میں کسی مخلوق سے مدد مانگنے کی تعلیم نہیں ہے بلکہ مدد تو جناب باری تعالیٰ سے مانگنے کا حکم ہے اور صبر و صلوٰۃ کو جو فعل عبد ہے ایک ذریعہ مدد مانگنے کا قرار دیا ہے یعنی صبر کرنے اور صلوٰۃ کی بجاآوری کو ذریعہ بتایا ہے حصول امداد الٰہی کا۔ اس سے استمداد از غیر اللہ پر استدلال کرنا محض مغالطہ ہے (۲) آیہ شریفہ یا یھا الذین آمنوا کونوا انصار اللہ کما قال عیسی بن مریم للحواریین من انصاری الی اللہ قال الحواریون نحن انصار اللہ (سورہ الصف رکوع دوم پارہ ۲۸) سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے اسی امر میں مدد مانگی ہوگی جس میں نظر بکار خانہ اسباب و حکمت باری تعالیٰ ایک مخلوق کو دوسری مخلوق سے مدد مانگنا جائز ہے اس لئے اس سے بھی غیر اللہ سے کل امور میں عام طور سے مدد مانگنے کی اجازت ہرگز نہیں نکلتی اس لئے کہ جس مسبب الاسباب نے اپنی بعض مخلوق کو سبب عون بنایا ہے یہ دراصل اسی سے مدد مانگنا ہے (۳) حکیم ڈاکٹر اور حکام کو بھی اسی قادر مطلق نے سبب بنایا ہے اور اس کی بھی وہی کیفیت ہے جو نمبر ۲ کے جواب میں گزر چکی ہے (۴) حضور سرور عالم ﷺ نے بھی اسی قسم کی استعانت کی تعلیم فرمائی جو مدد کی قسم اول میں داخل ہونے کی وجہ سے خدا تعالیٰ ہی سے مدد مانگنا ہے عام اجازت کا اس سے وہم بھی نہیں ہو سکتا (۵) تفسیر فتح العزیز میں ہرگز عام اجازت نہیں دی گئی ہے اور فتاویٰ عزیزی جو صاحب تفسیر فتح العزیز کی طرف منسوب ہے اس میں مدد کی قسم دوم کو حرام کفر اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا سبب قرار دیا ہے ملاحظہ ہوں ان کے ارشادات۔ وایں جلباید فہمیدن کہ استعانت از غیر وجہے کہ اعتماد بر آں غیر باشد او را مظہر عون الٰہی نداند حرام است۔ واگر التفات محض بجانب حق است و او را یکے از مظاہر عون دانستہ و نظر بکار خانہ اسباب و حکمت او تعالیٰ دران نمودہ بغیر استعانت ظاہر نماید دور از عرفان نخواہد بود۔ و در شرع نیز جائز و رواست و انبیاء و اولیاء ایں نوع استعانت از غیر کردہ اند در حقیقت ایں نوع استعانت بغیر نیست بلکہ حضرت حق است لا غیر (تفسیر فتح العزیز سورہ فاتحہ ص ۸) صاحب تفسیر علیہ الرحمۃ نے اس موقع پر نظر بکار خانہ اسباب و حکمت باری تعالیٰ رکھنے کی قید لگا کر استمداد کو خاص فرمادیا ہے ان چیزوں کے ساتھ اور ان امور کے متعلق جو اس عالم اسباب میں سبب و مظہر عون بنادیئے گئے ہیں اور بعض امور ان سے متعلق کردیئے گئے ہیں پس جو چیز کہ نظر بکار خانہ اسباب و حکمت باری تعالیٰ سبب و مظہر عون نہیں اس سے ان امور میں جو اس چیز سے متعلق نہیں کئے گئے مدد مانگنے کی اجازت صاحب تفسیر علیہ الرحمۃ کے ارشاد سے مستنبط نہیں ہو سکتی۔ مگر جس رسالہ سے زید نے ان کے ارشاد کا ترجمہ نقل کیا ہے اس میں نظر بکار خانہ اسباب و حکمت او تعالیٰ کا ترجمہ غالباً سہواً کسی اور وجہ سے نقل کرنا رہ گیا ہوگا اور اسی کی وجہ سے زید کو غلط فہمی ہوئی ورنہ اصل عبارت کے دیکھنے سے ایسا خیال ہرگز پیدا نہیں ہو سکتا تھا (۲) باقی ماندہ

عبادت و استعانت از غیر (بعد بیان تفصیل عبادت) و استعانت باچیزے ست کہ توہم استقلال آں

چیز در وہم و فہم ہیچ کس از مشرکین و مؤمنین نمی گزرد - مثلاً استعانت بحبوب و غلات و در دفع گرسنگی و استعانت بآب و شربتہا در دفع تشنگی و استعانت برائے راحت بسایہ درخت و مانند آں و در دفع مرض بادویہ و عقاقیر و در تعیین وجہ معاش بامیر و بادشاہ کہ در حقیقت معاوضہ خدمت بمال است و موجب تذلل است یا بطب و معالجان کہ بہ نسبت تجربہ و علم زائد ازاں ہا طلب مشورہ است - و استقلالے متوہم نمی شود پس ایں قسم استعانت بلا کراہت جائز است زیرا کہ در حقیقت استعانت نیست و اگر استعانت ست استعانت بخدا است (تفسیر فتح العزیز سورہ فاتحہ ص ۳۷) یہ عبارت پہلی عبارت کی تفصیل ہے اور دونوں عبارتوں کے ملانے سے اچھی طرح ظاہر ہوتا ہے کہ جو چیزیں اس عالم اسباب میں اس مسبب الاسباب نے اپنی حکمت کاملہ سے سبب و مظہر عون بنادی ہیں صرف ان سے مدد لینے کی اجازت ہے اور چونکہ نظر بکارخانہ اسباب و حکمت باری تعالیٰ ان سے مدد لینا عین اس قادر مطلق سے مدد لینا ہے اس لئے انبیاء علیہم السلام اور اولیائے کرام نے بھی اس قسم کی مدد مخلوق سے لی ہے نہ یہ کہ ہر چیز سے ہر قسم کی مدد عیاذاباللہ لی ہو جیسا کہ زید کے مقولہ کا مفہوم ہے (۳) مدد خواستن دو طور می باشد - مدد خواستن مخلوقے از مخلوقے - مثل آنکہ از امیر و بادشاہ نوکر و گدا در مہمات مرجوعہ مدد می جویند و عوام الناس از اولیا و عامی خواہند کہ از جناب الٰہی فلاں مطلب ما را درخواست نمائید ایں نوع مدد خواستن در شرع از زندہ و مردہ جائز است - دوم آنکہ بالاستقلال چیزیکہ خصوصیت بجناب الٰہی دارد مثل دادن فرزند یا بارش باران یا دفع امراض یا طول عمر و مانند ایں چیز با بے آنکہ دعا و سوال از جناب الٰہی در نیت منظور باشد از مخلوقے درخواست نمایند - ایں نوع حرام مطلق بلکہ کفر است و اگر از مسلمان کسے از اولیائے مذہب خود خواہ زندہ باشد یا مردہ ایں نوع مدد خواہد از دائرہ مسلماناں خارج می شود (فتاویٰ عزیزی جلد اول ص ۳۴) اس سے ثابت ہے کہ صرف انہیں امور میں مخلوق سے مدد مانگنے کی اجازت ہے جو مختص بذات باری تعالیٰ نہیں ہیں اور وفات یافتہ حضرات اولیاء اللہ سے بھی صرف دعا کے لئے عرض کرنے کی مثل زندوں کے اجازت دی گئی ہے (۴) اما استمداد باہل قبور غیر از نبی ﷺ یا غیر از انبیاء علیہم السلام منکر شدہ اند آں را بسیارے از فقہا - میگویند کہ نیست زیارت مگر برائے رسانیدن نفع باموات بدعا و استغفار - و قائل گشتہ اند بآں بعضے از ایشاں و ظاہر است کہ از فقہاء آنانکہ قائل سماع و ادراک میت اند قائل بجواز اند و آنانکہ منکر اند آں را نیز انکاری کنند - و ایں امر یست ثابت و مقرر نزد مشائخ صوفیہ از اہل کشف و کمال (فتاویٰ عزیزی جلد دوم ص ۱۰۷) اس سے مسئلہ استمداد از اولیاء اللہ کا اختلافی ہونا ظاہر ہے اور حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب یعنی صاحب تفسیر فتح العزیز اگرچہ انہیں علماء میں شامل ہیں جنہوں نے جواز کا فتویٰ دیا ہے مگر صورت استمداد حسب ذیل بتائی ہے (الف) و نیست صورت استمداد مگر ہمیں کہ محتاج طلب کند حاجت خود را از جناب الٰہی بتوسل روحانیت بندہ کہ مقرب و مکرم درگاہ والا است و گوید کہ خدلوندا بہ برکت ایں بندہ کہ تو رحمت و اکرام کردہ اورا بر آوردہ گرداں حاجت مرا (ب) یا ندا کند آں بندہ مقرب و مکرم را کہ اے بندہ خدا و ولی وے شفاعت کن مرا و بخواہ از خدا تعالیٰ مطلوب مرا تا قضا کند حاجت مرا (فتاویٰ عزیزی جلد دوم ص ۱۰۸)

Maktaba Tul Ishaat.com

اس سے ظاہر ہے کہ حضرات اولیاء اللہ سے جس قسم کی استعانت انہوں نے جائز بتائی ہے ان میں سے قسم اول تو سرے سے استعانت ہی نہیں ہے بلکہ توسل ہے جس سے کسی کو انکار نہیں قسم دوم اگرچہ مسئلہ سماع موتی کی وجہ سے مختلف فیہا ہے لیکن اس میں بھی کسی ایسی چیز کا سوال حضرات اولیاء اللہ سے نہیں ہوگا جو مختص بذات باری تعالیٰ ہے لہذا اس میں بھی بجز اس کے اور کچھ خرابی نہیں کہ جو عوام کالانعام دوسرے اشخاص کے افعال سے اپنے افعال ناجائز پر استدلال کیا کرتے ہیں ان کے عقائد پر برا اثر پڑے گا۔

لہذا دریافت طلب یہ امر ہے کہ ان میں سے قول کس کا صحیح ہے اور کون حق بجانب ہے اگر عمرو کا قول سچ ہے تو کیا زید کو اپنی غلطی تسلیم کر کے اس کا اعلان کر دینے کی بھی ضرورت ہے یا ویسے ہی خاموش ہو جانا کافی ہے؟

(جواب ۱۳) عمرو کا بیان صحیح اور آیات واحادیث اور اقوال فقہائے حنفیہ کے موافق ہے(۱) اور زید کے قول میں تخلیط و تلبیس ہے حق یہی ہے کہ جن چیزوں میں سلسلہ اسباب پر نظر ڈالتے ہوئے ظاہری مدد کسی غیر اللہ سے حاصل ہونی متصور ہے ان میں استمداد اسی قید یعنی رعایت سلسلہ اسباب کے ساتھ جائز ہے مثلاً کسی شخص سے جو پانی دینے پر قادر ہے پیاس کے وقت پانی مانگنا۔ کسی شخص سے جو کھانا دینے پر قادر ہے بھوک کے وقت کھانا مانگنا۔ بادشاہ یا امیر سے کوئی عہدہ یا خدمت یا عطاء یا انصاف کا سوال کرنا کہ یہ لوگ ان چیزوں پر ظاہر اسباب کے لحاظ سے قادر ہیں واضح طور پر یوں سمجھے کہ خدا تعالیٰ و تقدس نے اس عالم میں اسباب و علل کا ایک سلسلہ قائم کر دیا ہے اگرچہ وہ اسباب صرف ظاہر کے اعتبار سے اسباب ہیں ورنہ مؤثر حقیقی خدا تعالیٰ ہی ہے لیکن اس ظاہری نظام کے لحاظ سے ایک شے کو دوسری کا سبب کہہ سکتے ہیں مثلاً آگ کو جلانے اور پکانے کا سبب بنا دیا ہے پانی کو ٹھنڈا کرنے پیاس بجھانے کا سبب مقرر فرمایا۔ اسی طرح اور بے شمار اسباب ہیں جو اس عالم میں موجود و مشاہد ہیں ان میں سے کسی کے ساتھ فائدہ حاصل کرنا اور اپنے کاموں میں مدد لینا ناجائز نہیں آگ سے کھانا پکانے کا کام لینا۔ پانی سے پیاس بجھانا بھی استعانت ہے۔ لیکن اس استعانت کا مبنیٰ وہی ظاہری سبب ہونا اور نظام عالم میں اس سببیت کا داخل ہونا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس قسم کی استعانت کو کوئی اعانت اور استعانت سے تعبیر نہیں کرتا اور نہ آگ سے کھانا پکاتے وقت پکانے والے کو یہ خیال ہوتا ہے کہ میں آگ سے استعانت کر رہا ہوں۔

اسباب طبعیہ میں تو یہ بات نہایت واضح ہے رہے اسباب اختیاریہ جیسے بادشاہ سے دفع ظلم میں استعانت طلب کرنا۔ اس پر اگرچہ استعانت کا اطلاق معروف ہے اور ان سے سوال کرتے وقت استعانت کا خیال بھی ہوتا ہے لیکن اس کا مبنیٰ بھی وہی سببیت ہے بادشاہ بوجہ اپنی قوت و شوکت کے اور اپنے حشم و خدم اعوان و انصار کی وجہ سے انتقام لینے پر اور ظلم دفع کرنے پر قدرت رکھتا ہے اور اس کے اسباب اسے

---

(۱) ومن أضل ممن يدعو من دون الله من لا يستجيب له الى يوم القيامة وهم عن دعائهم- غافلون اى لا أضل ممن يدعو من دون الله اصناما و يطلب منها مالا تستطيعه الى يوم القيامة (تفسير ابن كثير سورة الاحقاف : ۱۵۴/۴ ط سهيل اكيدمي ' لاهور)

میسر ہوتے ہیں اس لئے اس سے مدد مانگی جاتی ہے اگرچہ اس کی یہ قدرت ظاہری ہے ورنہ ان تمام امور کی حقیقی باگ خدا جبار کے ہاتھ میں ہے۔

پس ثابت ہو گیا کہ جو امور مختصہ بالباری تعالیٰ ہیں اور اس عالم اسباب میں ان کا کوئی سبب نہیں ان میں یا وہ امور کہ اگرچہ وہ باری تعالیٰ کے ساتھ مختص نہیں ہیں مگر ان کے اسباب خاصہ کے سوا کسی دوسرے سے ان کے وجود میں استعانت کرنا یقیناً حرام اور کفر ہے۔ مثلاً کسی مردہ بزرگ، پیر یا ولی سے اولاد مانگنا یا نوکری مانگنا حرام ہے اس لئے کہ اولاد دینا ان امور میں سے ہے جو خاص باری تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں اور نوکری دینا اگرچہ نظر بظاہر خدا کے ساتھ خاص نہیں لیکن وہ وفات یافتہ پیر یا بزرگ اس کے واسطے ظاہری سبب بھی نہیں کہ اس سلسلہ اسباب ظاہرہ کے لحاظ سے ان سے نوکری مانگی جائے اسی طرح کسی زندہ بزرگ سے کوئی ایسی چیز مانگنا جو خدا کے ساتھ مختص ہو یا جو نظر بر اسباب ان کے قبضے میں نہ ہونا جائز ہے۔

اور عوام کے عقائد کی اصلاح علما کے ذمہ واجب ہے انہیں کوئی ایسا فتویٰ دینا جس سے ان کے عقائد فاسد ہوں ناجائز ہے اسی لئے رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں اذا سألت فاسأل الله واذا استعنت فاستعن بالله (۱) ابن عباسؓ کو آپ نے فرمایا کہ جب تو کچھ مانگے تو خدا سے مانگ اور جب استعانت کرے تو خدا سے کر (ترمذی ص ۳۴ ج ۲) اور فرمایا لیسأل احدکم ربّه حاجته کلها حتی یسأل شسع نعله اذاانقطع (ترمذی ص ۲۰۰ ج ۲)(۲) یعنی ہر شخص کو چاہیئے کہ اپنی تمام حاجتیں خدا سے مانگے یہاں تک کہ جوتی کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے تو خدا سے مانگے یہ تعمیم اصلاح عقائد عوام کی لئے ہی حضور ﷺ نے فرمائی ہے پس زید کو لازم ہے کہ وہ اپنے اس طرز سے جس سے عقائد عوام بگڑیں احتراز کرے اور انہیں صاف اور مفصل مسئلہ بتائے۔ واللہ اعلم

مرثیہ کی مجلس قائم کرنا اور اس میں شرکت و تعاون کرنا حرام ہے

(سوال) اگر کوئی شخص کتب ہائے دینی یا وعظ کو بند کر کے مجلس محرم کہ جس میں مرثیہ خوانی ہو قائم کرے ایسے اشخاص کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟ نیز جس مجلس میں مرثیہ خوانی ہو اس میں شریک ہونا اور اس کے اخراجات میں شامل ہونا کیسا ہے بینوا توجروا

(جواب ۱۴) مجالس تعزیت و مرثیہ خوانی کا منعقد کرنا اور ان میں شرکت کرنا ممنوع و مکروہ ہے کسی میت کے لئے دروازہ پر بیٹھنے اور مجلس تعزیت منعقد کرنے سے فقہا منع کرتے ہیں چہ جائیکہ وہ واقعہ جس کو مدت

---

(۱) عن ابن عباسؓ قال کنت خلف النبی ﷺ یوماً فقال یا غلام : انی اعلمك کلمات احفظ الله یحفظك احفظ الله تجده تجاهك اذاسالت فاسأل الله واذا استعنت فاستعن بالله واعلم ان الامة ان اجتمعت علی أن ینفعوك بشئی لم ینفعوك الا بشی قد کتبه الله لك — و ان اجتمعو علی ان یضروك بشئ لم یضروك الا بشئ قد کتبه الله علیك ' رفعت الا قلام و جفت الصحف — هذا حدیث حسن صحیح ' (الجامع للترمذی ۷۸/۲ ط سعید)

(۲) (الجامع للترمذی : ۲۰۱/۲ ط سعید)

Maktaba Tul Ishaat.com

گزر گئی ہو-قال کثیر من متاخری انمتنا یکرہ الاجتماع عند صاحب البیت و یکرہ لہ الجلوس فی بیتہ حتی یاتی الیہ من یعزی بل اذا فرغ و رجع الناس من الدفن فلیتفرقوا و یشتغل الناس بامورھم وصاحب البیت بامرہ (رد المحتار) (۱) و تکرہ التعزیۃ ثانیا و عند القبر و عند باب الدار (الدر المختار) (۲) قولہ عند باب الدار فی الظھیریۃ و یکرہ الجلوس علی باب الدار للتعزیۃ لانہ عمل اھل الجاھلیۃ وقد نھی عنہ وما یصنع فی بلاد العجم من فرش البسط و القیام علی قوارع الطریق من اقبح القبائح اھ بحر - انتھی (رد المحتار) (۳) مجلس مرثیہ میں شرکت حرام ہے اور علی ہذا القیاس اس کے اخراجات میں شرکت-واللہ تعالیٰ اعلم

ایصال ثواب کے لئے اجتماعی قرآن خوانی کا اہتمام بدعت ہے

(سوال) تلاوت قرآن مجید کے لئے محفل کرنا بلا تعیین وقت وروز وماہ اس طور سے کہ ایک آدمی باری باری سے تلاوت کرے اور باقی حاضرین سنیں اور اختتام درود شریف اور ادعیہ پر ہو اس طرح محفل کرنا مطابق شرع مبین جائز ہے یا بدعت ؟ بینوا توجروا

(جواب ۱۵) قرآن مجید افضل الاذکار اور اس کی تلاوت افضل الاشغال ہے اور تلاوت قرآن مجید فرداً فرداً یا اتفاقیہ اجتماع کے ساتھ کرنا جائز ہے اور اگر تعلیم قرآن مجید مقصود ہو خواہ الفاظ سکھانا مقصود ہو یا تجوید یا معانی و مطالب قرآنیہ تو اجتماع کا اہتمام کرنے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں کہ روزانہ یا دوسرے روز یا ہفتہ میں ایک بار مثلاً سکھانے والا لوگوں کو جمع کر کے سکھا دیا کرے جیسا کہ سلفاً وخلفاً تعلیم قرآن کی مجالس قائم کرنا مسلمانوں کا معمول ہے لیکن اگر تعلیم مقصود نہ ہو بلکہ محض تلاوت بقصد قربت وبہ نیت مثوبت مقصود ہے تو اس کے لئے یہ اہتمام کرنا اور مجلس منعقد کرنا شریعت سے ثابت نہیں پھر اس کے اندر اور شرائط و قیود کا اضافہ بھی ہو تو بدعت ہو جائے گا (۴) جب کہ مقصود محض تلاوت قرآن مجید کا ثواب حاصل کرنا ہو تو اس کے لئے بہترین صورت یہ ہے کہ تنہا اپنے حضور قلب کے اوقات میں جس قدر خشوع و دل بستگی کر سکے کر لیا کرے کہ یہی طریقہ سلف صالحین یعنی صحابہ کرام اور حضرات تابعین وائمہ مجتہدین کا طریقہ تھا والخیر کلہ فی اتباعھم یعنی بھلائی تمام کی تمام انہیں حضرات کے اتباع میں ہے مجالس الابرار میں ہے اخبر عبداللہ بن مسعود بالجماعۃ الذین کانوا یجلسون بعد المغرب و فیھم رجل یقول کبروا اللہ کذا و کذا وسبحوا اللہ کذا و کذا واحمدوا اللہ کذا و کذا فیفعلون فحضرھم فلما سمع ما یقولون قام فقال انا عبداللہ بن مسعود فوالذی لا الہ غیرہ لقد جئتم ببدعۃ ظلماء اولقد فقتم اصحاب محمد علیہ اسلام علما یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو خبر دی گئی کہ ایک

---

(۱) (رد المحتار مع الدر المختار: ۲ ۲۴۱ ط سعید) (۲) (رد المحتار مع الدر المختار : ۲ ۲۴۱ ط سعید)
(۳) (رد المحتار مع الدر المختار ۲ ۲۴۱ ط سعید) (٤) بدعۃ وھی اعتقاد خلاف المعروف عن الرسول لا بمعاندۃ بل بنوع شبھۃ (الدر المختار مع رد المحتار ۱/ ۵۶۰ ط سعید)

جماعت ہے جو مغرب کے بعد بیٹھتی ہے اور ان میں ایک شخص ہے جو ان کو تعلیم دیتا ہے کہ اتنی مرتبہ تکبیر کہو اتنی مرتبہ الحمد للہ کہو اتنی مرتبہ سبحان اللہ کہو تو سب ایسا ہی کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود یہ خبر پاکر وہاں تشریف لے گئے اور جب ان لوگوں کو اسی طرح کہتے ہوئے سنا تو کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میں عبداللہ بن مسعود ہوں اور اس خدا کی قسم جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں کہ تم لوگوں نے ایک تاریک بدعت اختیار کی ہے یا آنحضرت ﷺ کے اصحاب سے علم میں بڑھ گئے ہو انتہی۔ اس سے صاف معلوم ہو گیا کہ کوئی کام بظاہر کیسا ہی نیک کام ہو جب تک کہ منہاج سنت پر نہ ہو محبوب و مستحسن و معتبر نہیں۔ ھذا واللہ اعلم

طاعون کے وقت اذان دینے کا حکم

(سوال) طاعون کے زمانے میں اذان کا دینا کیا حکم رکھتا ہے؟ آیا جائز ہے یا ناجائز یا مکروہ تنزیہی یا تحریمی؟ اور اسکی اصل شرع میں پائی جاتی ہے یا نہیں اگر نہیں پائی جاتی تو موافق اس عبارت کے بدعت ہو گی یا نہیں مالا یعرف فی الشریعۃ اصلہ اور قرون ثلثہ میں پائی گئی ہے یا نہیں اور نہ پایا جانا کسی چیز کا قرون ثلثہ میں مستلزم بدعت ہے یا نہیں اور موجب کراہت یا حرمت کا ہے یا نہیں اور اگر اس کا زمانہ رواج معلوم ہو تو وہ بھی تحریر فرمایئے گا؟ بینوا توجروا

(جواب ۱۶) بدعت اس چیز کو کہتے ہیں جس کی شریعت مقدسہ میں اصل نہ پائی جائے اور اسے ثواب یا مذاب کا کام سمجھ کر کیا یا چھوڑا جائے یعنی دین کی بات سمجھی جائے رفع طاعون کے لئے اذان دینا شریعت میں معہود نہیں پس اسے امر شرعی سمجھ کر اختیار کرنا تو بیشک بدعت ہے (۱) لیکن امر شرعی نہ سمجھا جائے اور جیسے کہ بعض امراض کے لئے بعض تعویذ یا عمل تجربہ سے مفید ثابت ہوئے ہیں اذان کا طاعون کے لئے مفید ہونا تجربہ سے ثابت ہو اور محض عمل کے طور پر کیا جائے تو مضائقہ نہیں۔ واللہ اعلم

کفار کے مذہبی میلوں میں شرکت و تعاون حرام ہے

(سوال) مسلمانوں کو اہل ہنود کے مذہبی میلوں مثلاً رام لیلا کرشن لیلا وغیرہ میں شامل ہونا انتظام کرنا رونق بڑھانا یا اتحاد کا خیال کر کے شریک کار ہونا یا بغرض سیر و تفریح یہ جان کر کہ یہ ہندوؤں کا مذہبی میلا ہے جانا یا ایسے میلوں کے اہتمام میں چندہ دینا یا کسی اور طرح سے معاون ہونا جائز ہے یا ناجائز؟ اگر ناجائز ہے تو مکروہ تحریمہ ہے یا حرام؟ اور ان امور کے مرتکب پر کون کون سے احکام شرعی عائد ہوتے ہیں اور ان کی کیا جزا ہے مفصل بحوالہ نص (قرآن مجید) و حدیث فتوی تحریر فرما کر اجر عظیم حاصل فرمائیں۔ المستفتی محمد فاروق خاں چشتی

---

(۱) بدعۃ: وھی اعتقاد خلاف المعروف عن الرسول لا بمعاندۃ بل بنوع شبھۃ — قال المحقق: تعریف الشمنی لھا بانھا ما احدث علی خلاف الحق الملتقی عن رسول اللہ ﷺ من علم او عمل او حال بنوع شبھۃ واستحسان و جعل دینا قویما و صراطا مستقیما اھ فافھم (رد المحتار مع الدر المختار ۱ ۵۶۰ ۵۶۱) ط سعید

Maktaba Tul Ishaat.com

(جواب ۱۷) کفار و مشرکین کے مذہبی میلے جن میں شعائر شرک و کفر کا اظہار اور اصنام و اوثان کی پرستش اور تعظیم ہوتی ہے ایسے میلوں میں بغرض تفریح و سیر و تماشا یا بہ نیت قیام اتحاد شریک ہونا اور رونق بڑھانا یا ایسے امور کے لئے جو شعائر کفر میں داخل ہیں چندہ دینا یا معاونت کرنا حرام ہے(۱) رہا انتظام و قیام امن کا خیال تو وہ اگر اس طور پر ہو کہ شعائر کفر سے پوری علیحدگی اور دوری رہے اور کسی طرح تفریح و تماشا مقصود نہ ہو اور کسی معتمد نظام کے ماتحت انتظام کے لئے شرکت پر مجبوری بھی ہو تو مباح ہے لیکن بحالات موجودہ ہندو سنگھٹن اور مہاسبھا دل کی تحریکوں اور ان کے نتائج نے میرے خیال میں کوئی مجبوری باقی نہیں رکھی اس لئے مسلمانوں کی شرکت انتظام کے لئے بھی اب کوئی وجہ جواز نہیں۔ فقط واللہ اعلم۔ محمد کفایت اللہ غفر لہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی ۱۶ اکتوبر ۱۹۲۳ء

غیر مسلم کی درازی عمر کے لئے دعا مانگنا شرعاً کیسا ہے؟

(سوال) مسٹر گاندھی ۲۱ روز کا برت رکھتے ہیں تاکہ ہندو مسلم اتحاد ہو ان کے برت کے خیر و خوبی اختتام ہونے پر ہندو تمام ہندوستان میں اظہار مسرت کے جلسے منعقد کرتے ہیں جس میں مسٹر گاندھی کی صحت و سلامتی و درازی عمر کی دعائیں مانگی جاتی ہیں مسلمان شرکت سے محترز رہتے ہیں مگر کسولی کی واحد مسجد کے پیش امام صاحب اس جلسے میں شریک ہوتے ہیں اس کی صدارت فرماتے ہیں اور جلسے کے مقاصد کی تکمیل فرماتے ہیں کیا امام صاحب کا یہ فعل کفر و شرک کی حمایت نہیں ہے؟

(جواب ۱۸) کسی غیر مسلم کی درازی عمر کے لئے دعا مانگنا اس نیت سے کہ شاید خدا تعالیٰ اس کو ہدایت فرمادے اور وہ آئندہ عمر میں نور اسلام سے منور و مستنیر ہو جائے(۲) جائز ہے پس جلسہ مذکورہ کی شرکت و صدارت کے لئے ایک جائز محمل ہو سکتا ہے اور لوگوں کو زیبا نہیں کہ وہ اس بنا پر امام صاحب کو محل طعن و تشنیع بنائیں۔ واللہ اعلم۔ محمد کفایت اللہ غفر لہ مدرسہ امینیہ دہلی

ایک گمنام خط جس کی ترویج و اشاعت جائز نہیں

(سوال) عرصہ چار سال سے گمنام خط جس کی نقل ذیل میں ہے آتے ہیں آیا ان خطوط کی تعمیل جائز ہے یا نہیں؟

نقل خط گمنام۔ ایاك نعبد و ایاك نستعین اهدنا الصراط الذین انعمت۔ پس جس وقت یہ خط تم فوراً گیارہ جگہ لکھ کر تقسیم کر دو انشاء اللہ چالیس روز میں فائدہ ہوگا اگر ایسا نہ کروگے تو البتہ نقصان ہوگا اپنا نام

---

(۱) عن عبداللہ بن مسعودؓ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول من کثر سوادقوم فهو منهم و من رضی عمل قوم کان شریکا لعمله (المطالب العالیه بزوائد المسانید الثمانیه ۴۲/۲ رقم الحدیث ۱۶۰۵ مطبع عباس احمد الباز مکة المکرمة کذافی فتح الباری ۴۷/۳ رقم الباب ۱۱)

(۲) اذا قال للذمی اطال اللہ بقاءك ان کان نیته ان اللہ تعالی یطیل بقاءه لیسلم او یودی الجزیة عن ذل و صغار فلا باس به وان لم ینو شیئا یکره کذا فی المحیط (هندیه ۳۴۸/۵ ط کوئته)

و پتہ نہ لکھنا یہ ایک بزرگ کی ہدایت ہے۔

(جواب ۱۹) ان خطوط کے مضمون کو صحیح سمجھنا اور ان کی تعمیل کرنا سخت گناہ ہے اول تو یہی معلوم نہیں کہ ان کا کاتب کون ہے اکثر گمنام آتے ہیں بلکہ ان میں یہ فہمائش بھی ہوتی ہے کہ لکھنے والا نام ظاہر نہ کرے ممکن ہے اور اقرب الی القیاس یہی ہے کہ اس کارروائی کی ابتدا کسی دشمن اسلام نے کی ہے جس سے اس کا مقصود کم از کم یہ تھا کہ اس کے ذریعے سے مسلمانوں کے سینکڑوں پیسے روزانہ ضائع کرادیئے جائیں دوسرے یہ کہ اس کے مضمون کو صحیح سمجھنے کی صورت میں عقائد خراب ہونے کا قوی اندیشہ ہے مثلاً جس کے پاس یہ خط پہنچا اور اس نے اس پر عمل نہ کیا اور تقدیری طور پر چالیس روز کے اندر اسے کوئی تکلیف یا نقصان پہنچا تو اسے یقین ہو جائے گا کہ خط کی تعمیل نہ کرنے سے یہ نقصان پہنچا اور پھر وہ اس ناجائز وشہودہ بات کو اپنے ذمہ لازم کرلے گا اور اگر اس نے تعمیل بھی کردی اور اسے چالیس روز میں کوئی فائدہ نہ ہوا یا الٹا کوئی نقصان پہنچ گیا تو اس کو قرآن پاک کی ان آیتوں کی جانب سے بدگمانی اور بد اعتقادی پیدا ہو جائے گی جن کے ساتھ خوش اعتقادی ہونے کی وجہ سے خط کی تعمیل کی تھی تیسرے یہ کہ اگر بالفرض آیت مذکورہ میں فائدے کے خیال سے لکھنا اور بھیجنا مباح بھی مان لیا جائے تاہم اس کی تعمیل نہ کرنے کی صورت میں دھمکی دینا اور نقصان سے ڈرانا کیا معنی رکھتا ہے مباح کے ترک پر کوئی وعید نہیں ہوتی چوتھے یہ کہ گیارہ کی تخصیص کہ گیارہ جگہ ہی لکھ کر بھیجو بے معنی ہے ان کے علاوہ اور بھی اس میں نقصانات ہیں ہمارا غالب خیال یہی ہے کہ اس کارروائی کی ابتدا کسی دشمن اسلام نے کی اور مسلمان سادہ لوح خوش اعتقاد اس میں اپنی نادانی کی وجہ سے مبتلا ہو گئے اب ممکن ہے کہ بعض نیک خیال مسلمان یہ خط بھیجتے ہوں مگر یہ ان کی نادانی ہے انہیں علمائے شریعت سے اس کا حکم دریافت کرنا چاہئے تھا بہر حال اس میں اسراف، خوف فساد عقیدہ، خوف توہین آیات، اخبار عن الغیب، تحسین مبتدع اور بہت سے فسادات ہیں کسی مسلمان کو اس کی تعمیل کرنا اور اس کے مضمون کو صحیح سمجھنا جائز نہیں۔ واللہ اعلم

دفع طاعون کے لئے استغفار و صدقہ کرنا تو صحیح ہے لیکن اس کے لئے خاص اہتمام جائز نہیں

(سوال) بوقت مرض طاعون و وبا سب مسلمان جمع ہو کر دعا و درود پڑھتے ہیں اور کوچہ بکوچہ پڑھتے ہوئے گھومتے ہیں یہ درست ہے یا نہیں؟

(جواب ۲۰) نزول بلیات و حوادث کے وقت توبہ و استغفار کرنا اور صدقات دینا جائز اور مستحسن ہے(۱) لیکن کوئی خاص اہتمام و اجتماع کرنا ٹھیک نہیں اسی طرح کوچہ بکوچہ پھرنا بھی ناجائز ہے یہ حکم تو شرعی ہے لیکن اگر

---

(۱) چونکہ یہ عذاب خداوندی ہے اور عذاب خداوندی کے دفعیہ کے لئے اولاً تو حرام کاموں سے اجتناب اور ثانیاً توبہ و استغفار فرض و رکن ہے طاعون ناعذاب ایک خاص حرام فعل کی وجہ سے آتا ہے: عن عبداللہ بن عمر قال قال رسول اللہ ﷺ لم یظهر الفاحشة فی قوم قط حتی یعلنوا بها الا فشی فیهم الطاعون والاوجاع التی لم تکن مضت فی اسلافهم الذین مضوا (سنن ابن ماجة: ۲۹۰ ط سعید)

Maktaba Tul Ishaat.com

عمل کے طور پر کوئی بزرگ کسی بات کو دفع بلا کے لئے تجربہ کے طور پر مفید بتائے تو بشرطیکہ وہ فعل مباح ہو اور شرعی حکم سمجھ کر نہ کیا جائے جائز ہوگا اور مثل تعویذوں اور دیگر عملیات مباحہ کے اس کا بھی حکم ہوگا۔ واللہ اعلم - محمد کفایت اللہ غفرلہ'

پیرومرشد کے لئے تابع شریعت ہونا ضروری ہے

(سوال) کوئی شخص اپنے لئے سجدہ تعظیمی درست سمجھتا ہے اور مزامیر پر گانا سننے اور حال کھیلنے کو جائز رکھتا ہے تارک جماعت بھی ہے ایسا شخص نائب رسول یا پیر یا شیخ یا ولی اللہ کہلانے کا مستحق ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۲۲۵ محمد دین ناصر آبادی-۱۶ ذیقعدہ ۱۳۵۲ھ مطابق ۳ مارچ ۱۹۳۴ء

(جواب ۲۱) سجدہ تعظیمی غیر اللہ کے لئے بہ نیت عبادت ہو تو کفر ہے اور بہ نیت تحیۃ ہو تو حرام ہے(۱) مزامیر بھی ناجائز ہے اور ترک جماعت بغیر عذر موجب فسق ہے ان امور کا مرتکب نیابت رسول کے لقب کا مستحق نہیں اور نہ قابل بیعت ہے بیعت کرنے کے لئے ایسے شخص کی ضرورت ہے جو متبع شریعت ہو اور پابند سنت نبویہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام ہو(۲) فقط- محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

سورہ یٰسین اور سورۃ تغابن پڑھ کر بکرے کے کان میں پھونکنا اور شرکیہ الفاظ پر مشتمل تعویذ کا حکم

(سوال) (۱) مرض پلیگ کے انسداد کے لئے سورہ یٰسین اور سورہ تغابن پڑھ کر بکرے کے کان میں پھونک مار کر اور شوربا بنا کر پلانا قرآن کریم کی رو سے اور حدیث کی رو سے سنت ہے یا بدعت-(۲) اگر سنت ہے تو آنحضرت ﷺ نے کسی موقعہ پر یہ عمل کیا؟ (۳) کیا خلفائے راشدین سے لیکر تبع تابعین کے زمانے تک یہ عمل کیا گیا ہے یا نہیں؟ (۴) اگر یہ عمل مذکور تبع تابعین کے زمانے تک نہیں ہوا تو کس شخص نے کس زمانے میں ایجاد کیا؟ (۵) لی خمسة اطفی بها حر الوباء الحاطمه - المصطفی والمرتضی و ابناهما والفاطمة تعویذ لکھ کر لگانا شرک ہے یا بدعت؟ (۶) اگر شرک نہیں تو کیوں؟ (۷) اگر بدعت نہیں سنت ہے تو آپ نے کس موقعہ پر اس دعا کے تعویذ لگانے کا حکم صادر فرمایا؟ (۸) آنحضرت ﷺ کے زمانے سے تبع تابعین کے زمانے تک یہ عمل تعویذ لگانے کا جاری رہا یا نہیں؟ (۹) کیا حدیث شریف کی صحیح کتابوں میں بھی یہ دعا مرقوم ہے؟ (۱۰) اگر صحیحین میں اس کا وجود نہیں تو کون شخص اس

---

(۱) من سجد للسلطان علی وجه التحیة او قبل الارض بین یدیه لا یکفر و لکن یاثم لارتکابه الکبیرة قال الفقیه ابو جعفر رحمة اللّٰه وان سجد للسلطان بنیة العبادة او لم تحضره النیة فقد کفر کذافی جواهر الاخلاطی (فتاوی هندیه ۵/۳۶۸ کوئٹه)

(۲) ولایت کسی ولی ہی سے کی جاتی ہے ہر کس و ناکس سے نہیں والولی فعیل بمعنی الفاعل وهو من توالت طاعته من غیر ان یتخللها عصیان و بمعنی المفعول فهو من یتولی علیه احسان الله تعالی وافضاله - تعریفات السید - ولا بد من تحقیق الوصفین حتی یکون ولیا فی نفس الامر فیشترط فیه کونه محفوظا کما یشترط فی النبی کونه معصوما کما فی رسالة الامام القشیری (مقدمه رد المحتار ۱/۵۸ ط سعید)

کا بنانے والا ہے ؟ **المستفتی** نمبر ۳۰۷ میاں ولایت محمد ضلع ہوشیار پور ۲۱ صفر ۱۳۵۳ھ م ۵ جون ۱۹۳۴ء

(جواب ۲۲) (۱) یہ بات نہ قرآن مجید میں ہے نہ حدیث شریف میں اور نہ اسے سنت کہہ سکتے ہیں بلکہ بدعت ہے(۱) (۲) حضور ﷺ نے کبھی ایسا نہیں کیا (۳) خلفائے راشدین اور تابعین اور تبع تابعین سے یہ عمل ثابت نہیں (۴) اللہ جانے کس نے کب ایجاد کیا بدعتوں کی تاریخ کا پتہ لگانا ضروری نہیں بہر حال یہ بدعت ہے (۵) یہ کلمات غالباً شیعوں نے بنائے ہیں سنیوں کو ان سے اجتناب کرنا چاہئے کہ یہ موہم شرک ہیں (۶) موہم شرک ضرور ہیں اس لئے واجب الاحتراز ہیں (۷) حضور ﷺ نے کسی موقع پر بھی ان کے پڑھنے یا لگانے کا حکم نہیں فرمایا۔ (۸) نہیں۔ (۹) نہیں۔ (۱۰) اللہ جانے کس نے بنائے غالب ظن یہ ہے کہ کسی شیعہ نے بنائے ہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

تیجا چالیسواں عرس وغیرہ بدعت ہے

(سوال) (۱) آنحضرت ﷺ نے امیر حمزہؓ کے نام سے سویم کے روز سہ ماہی و ششماہی و برسی کے روز فاتحہ دلائی ہے اور صحابہ کرامؓ نے بھی یہ عمل کیا ہے صفحہ ۵۹ ہدایت الحرمین۔ یہ مضمون جامع الفقہ ملا صدیق زیری و فتاویٰ نوادر و مجمع الروایات سے حوالہ ہے ہم کو سویم دہم چہلم وغیرہا مقررہ دنوں میں یا غیر از تیسرے یا دسویں دن کرنا جائز ہے یا نہیں ؟

(۲) مجمع الروایات اور سراج الہدیٰ مولانا جلال الدین بخاری اور حاشیہ مظہری نے عرس کا تقرر جائز بتلایا ہے کیونکہ اس گھڑی کو یاد رکھے کہ جس گھڑی انسان فوت ہوا ہے ایک روز مقرر کر کے عرس کرے تو جائز ہے جس روز مردے کی جان نکلی ہے اس روز مردوں کی ارواح اسی گھڑی اس گھر میں آتی ہیں (زیور ایمان جلد دوم ص ۳۱۷) مندرجہ بالا سوال نمبر دو کی بابت تحفۃ المؤمنین صفحہ ۱۶ میں لکھا ہے کہ فاتحہ رسمی شرائط و قیود کے ساتھ دلانا جیسا کہ ہندوستان میں رائج ہے نہ آنحضرت سے منقول ہے نہ صحابہؓ و تابعین و ائمہ مجتہدین سے اور نہ کتب معتبرہ فقہ سے۔

(۳) قبور والدین پر بوسہ دینا جب ہرج نہیں تو مشائخ طریقت اور بزرگان دین کی قبور کو بوسہ دینا جائز ہے یہ فتویٰ مسائل ضروریہ خلاصہ مسائل حنفیہ میں ہے سوال نمبر تین کی بابت منہاج النبوۃ جلد دوم صفحہ ۸۷ میں ہے کہ حضور ﷺ نے وفات سے پانچ روز پہلے فرمایا کہ جانو اور آگاہ رہو کہ تم سے آگے ایسے گروہ تھے کہ اپنے انبیاء اور صلحا کی قبروں کو سجدہ کیا کرتے تھے ویسا تم مت کرنا اور ماں باپ کی قبروں کو بوسہ دینا جائز نہیں ہے۔ **المستفتی** نمبر ۳۲۲ ڈاکٹر محمد عبدالصمد صاحب (ضلع اکولہ) ۵ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ م ۱۸ جون ۱۹۳۴ء

(جواب ۲۳) (۱) یہ روایت صحیح اور ثابت نہیں نہ صحابہ کرامؓ سے نہ آنحضرت ﷺ سے تیجہ دسویں

---

(۱) بدعت ہیں اور بدعت کا مذموم ہونا کون نہیں جانتا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

چادریں وغیرہا کی تعیین بدعت ہے(۱) (۲) تعین تاریخ عرس کا بھی شرعی ثبوت نہیں(۲) تحفۃ المؤمنین کا مضمون صحیح ودرست ہے (۳) قبروں پر بوسہ دینا خواہ والدین کی ہوں یا بزرگوں کی نہیں دینا چاہئے کہ اس سے عوام الناس کے عقیدے فاسد ہوتے ہیں اور وہ شرک میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

قرآن کریم کی طرف پشت کر کے بیٹھنا بے ادبی ہے

(سوال) کسی شہر کی جامع مسجد میں واسطے نماز جمعہ کے تقریباً دو سو آدمی جمع ہوتے ہیں اور صف بہ صف قبلہ رو ہو کر ہر ایک آدمی اپنے ہاتھ میں سورہ کہف لے کر پڑھتے ہیں صف اول والوں کی پیٹھ دوسری صف کی طرف رہتی ہے اور دوسری صف والوں کے ہاتھ میں کلام پاک سورہ کہف ہوتا ہے اسی طرح ہر صف کا حال ہے تو اس طرح بیٹھ کر کلام پاک پڑھنا کیسا ہے؟ کلام پاک کے ادب کی خاطر کیا کرنا چاہئے ان آدمیوں میں سے ایک شخص قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے لوگوں کی طرف پیٹھ کر کے لوگوں کی طرف رخ کر کے بیٹھ کر سورہ کہف پڑھتا ہے یہ جائز ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۴۰۹ ملا داؤد (سونترہ) ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ م ۴ اکتوبر ۱۹۳۴ء

(جواب ۲۴) اس صورت میں کلام مجید کی بے ادبی کی صورت ضرور ہے اس لئے ہاتھ میں کلام مجید لے کر نہ پڑھیں اور الگ الگ ایک دوسرے کی طرف منہ کر کے بیٹھیں تو صفوں کا انتظام خراب ہوتا ہے اس لئے جن لوگوں کو سورہ کہف حفظ یاد ہو وہ پڑھیں اور یاد نہ ہو تو قرآن پاک کی جو سورتیں یاد ہوں وہی پڑھ لیا کریں ایک شخص جو قبلہ کی طرف پشت کر کے بیٹھ جاتا ہے اس میں کوئی قباحت نہیں سوائے اس کے کہ صف کے انتظام سے اس میں بھی علیحدگی ہے قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھنے میں کچھ گناہ نہیں ہے۔

دس محرم کو شربت پلانا کھانا کھلانا بدعت اور روافض کا شعار ہے
دس محرم کو حضرت حسینؓ کی شہادت کا تذکرہ کرنا

(سوال) (۱) ۱۰ محرم کو شربت پلانا یا پانی پلانا کھانا کھلانا غربا اور احباو اعزہ کو درست ہے یا نہیں؟ (۲) ۱۰ محرم کو حضرت امام حسن و امام حسینؓ کا ذکر کرنا درست ہے یا نہیں اکثر لوگ ذکر کرنے کو بدعت کہتے ہیں۔

المستفتی نمبر ۴۵۹ ایس مولا بخش دہلی ۱۳ محرم ۱۳۵۳ھ م ۱۸ اپریل ۱۹۳۴ء

(جواب ۲۵) ایصال ثواب کے لئے ۱۰ محرم کی کوئی تخصیص نہیں شہداء رضوان اللہ علیہم اجمعین کی

---

(۱) لا تجعلو زیارۃ قبری عیدا اقول ھذا اشارۃ الی سد مدخل التحریف کما فعل الیھود و النصاری بقبور انبیا نھم و جعلوھا عیدا و موسما بمنزلۃ الحج (حجۃ اللہ البالغہ : ۷۷/۲ ط بولاق مصر)

(۲) لا یجوز ما یفعلہ الجھال بقبور الاولیاء و الشھداء من السجود و الطواف حولھا واتخاذ السروج و المساجد الیھا و من الاجتماع بعد الحول کالاعیاد و یسمونہ عرسا (تفسیر مظھری : ۶۵/۲ حافظ کتب خانہ کوئٹہ)

ارواح طیبہ کو سال بھر کے تمام ایام میں ثواب بخشنا جائز ہے محرم میں کوئی خصوصیت نہیں نہ شربت وفیرنی وغیرہا کی تخصیص ہے(۱) وعظ کی مجلس منعقد کی جائے اس میں شہادت کی حکمت اور اس کے نتائج بھی بیان کر دیئے جائیں تو اس میں مضائقہ نہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

تعزیہ بنانا جائز نہیں خواہ کسی بھی نیت سے ہو

(سوال) (۱) تعزیہ بنانا ماہ محرم میں شرک وبدعت ہے یا نہیں؟ (۲) جس جگہ ہندو مسلمان کا ہمیشہ تنازعہ ہوتا ہو ہر موقعہ عیدین محرم وعرس وغیرہا ایسی جگہ اس خیال سے کہ ہندوؤں پر کچھ اثر پیدا ہو تعزیہ بنانا یا نکالنا درست ہے یا نہیں؟ (۳) ہر چار طرف اہل ہنود کی آبادی ہو اور صرف درمیان میں ایک گھر مسلمان کا ہو ایسی صورت میں تعزیہ نکالنا درست ہے یا نہیں؟ جس کے متعلق پہلے مقدمات ہو کر اجازت ہوئی ہو۔ (۴) اگر کوئی شخص بلا عقیدہ تعزیہ بنائے محض اس خیال سے کہ آپ کی یاد تازہ ہو اور اس کو شارع عام میں رکھ دے درست ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۴۶۰ شیخ محمد شفیع (انبالہ) ۱۳ محرم ۱۳۵۳ھ م ۸ اپریل ۱۹۳۵ء

(جواب ۲۶) (۱) تعزیہ بنانا شریعت سے ثابت نہیں وہ اسراف اور بدعت ہے اور اسکے ساتھ عوام شرکیہ افعال بھی کرتے ہیں (۲) ہندوؤں کے اوپر ناجائز چیز کے ذریعے دباؤ ڈالنا جائز نہیں ہو سکتا۔ (۳) نہیں بلکہ شریعت اسلامیہ کا ہر حال میں اتباع کرنا چاہئے۔ (۴) نہیں جو چیز ناجائز ہے وہ اس خیال سے جائز نہیں ہو سکتی۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

یا رسول اللہ اور یا علی کہنا درست نہیں

(سوال) اگر کوئی شخص اٹھتے بیٹھتے حضور اکرم ﷺ کو یا حضرت علیؓ کو مخاطب کر کے یا رسول اللہ یا علی کہہ کر پکارے تو جائز ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۴۶۱ محمد اسحٰق (برما) ۱۳ محرم ۱۳۵۳ھ م ۲۰ اپریل ۱۹۳۵ء

(جواب ۲۷) مسلمان کو لازم ہے کہ وہ ہر وقت حضرت حق جل شانہ کو پکارے اور اسی سے استعانت کرے اٹھتے بیٹھتے یا رسول اللہ یا علی کہنا درست نہیں کیونکہ ہر جگہ حاضر وناظر ہونا اور ہر پکارنے والے کی پکار کو سننا اور اس کی مدد کرنا خاص خدا تعالیٰ کی صفت ہے سو ہی علام الغیوب ہے اس کے سوا کوئی اور عالم الغیب نہیں ہے(۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

---

(۱) ایصال ثواب کے لئے کسی دن کی تخصیص شریعت سے ثابت نہیں اور اب جب کہ یہ روافض اور مبتدعین کا شعار بن چکا ہے تو اسے قطعاً ترک کرنا چاہئے۔ والمتابعة كما يكون في الفعل يكون في الترك ايضاً فمن واظب على فعل لم يفعله الشارع فهو مبتدع (مرقات شرح مشكوة: ۱/۴۱ ط كوئٹه)

(۲) ومنها (اى من الشرك) انهم كانوا يستعينون بغير الله في حوائجهم من شفاء المريض و غناء الفقير و ينذرون لهم يتوقعون انجاح مقاصدهم بتلك النذور و يتلون اسماءهم رجاء بركتها فاوجب الله تعالى عليهم ان يقولوا في صلاتهم - اياك نعبد و اياك نستعين قال الله تعالى فلا تدعو مع الله احداً و ليس المراد من الدعاء العبادة كما قاله بعض المفسرين بل هو الاستعاذة لقوله تعالى: بل اياه تدعون فيكشف ما تدعون (حجة الله البالغة: ۱/۶۱ بولاق) (جاری ہے)

Maktaba Tul Ishaat.com

موھم شرک لفظ کا ورد کرنا جائز نہیں

(سوال) ایک شخص اپنے کو حاجی وارث علی کا مرید ہونا بتاتا ہے اور ذکر اللہ کی جگہ ذکر اپنے پیر کا کرتا ہے یعنی یاوارث یاوارث کرتا ہے ایسے آدمی کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟ **المستفتی** نمبر ۴۶۲ محمد حسین صاحب پیش امام جامع مسجد (سابر متی) ۱۵ محرم ۱۳۵۴ھ م ۲۰ اپریل ۱۹۳۵ء

(جواب ۲۸) وارث خدا تعالیٰ کا نام بھی ہے اگر ذکر کرنے والا وارث کے لفظ سے اللہ تعالیٰ کا نام مراد لے تو یہ ذکر جائز ہے لیکن شاہ وارث علی صاحب کے مریدوں کو احتیاط کرنی چاہئے باری تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے وارث کے سوا کسی اور نام کو منتخب کرلیں تاکہ ان کی طرف غیر اللہ کا ذکر کرنے کی تہمت عائد نہ ہو سکے اور اگر ذکر کرنے والا لفظ وارث سے اپنے مرشد کا نام ہی مراد لیتا ہے اور ان ہی کو یاوارث سے ندا کرتا ہے تو یہ ناجائز ہے اور اگر اس کا یہ خیال ہو کہ وہ اس کی بات کو سنتے ہیں تو یہ شرک ہے(۱)

وف بجانے کے ساتھ درود پڑھنا جائز نہیں

(سوال) وف بجاتے وقت وف بجانے والے کو درود پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ **المستفتی** نمبر ۵۱۱

(جواب ۲۹) نہیں(۲) محمد کفایت اللہ

اللھم یا واجب الوجود دعاء میں کہنا جائز ہے

(سوال) اللھم یا واجب الوجود سے خدا کو مخاطب کرکے دعا کرنا جائز ہے یا نہیں؟ **المستفتی** نمبر ۵۱۲

(جواب ۳۰) اللھم یا واجب الوجود دعا میں کہنا جائز ہے(۳) محمد کفایت اللہ

یا محی الدین شیئاً للہ کہنا واضح شرک ہے

(سوال) یا محی الدین شینا للہ کا ذکر پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ **المستفتی** نمبر ۵۱۲ ۴ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ م ۶ جولائی ۱۹۳۵ء

(جواب ۳۱) ناجائز ہے(۴) محمد کفایت اللہ

(حاشیہ صفحہ گزشتہ)(۳) ووجہ الاندفاع ان مجرد ایھام المعنی المحال کاف فی المنع عن التلفظ بھذا الکلام وان احتمل معنیً صحیحا (رد المحتار مع الدر المختار: ۶/۳۹۵ ط سعید)

(۱) عن النبی ﷺ انہ کرہ رفع الصوت عند قراءۃ القرآن و الجنازۃ والزحف والتذکیر فماظنك عند الغناء الذی یسمونہ وجدا و محبۃ فانہ مکروہ لا اصل لہ فی الشرع (رد المحتار مع الدر: ۶ ۳۹۸ ط سعید)

(۲) قال اللہ تعالیٰ: قل ادعو اللہ او ادعو الرحمن ایاما تدعو فلہ الاسماء الحسنی (سورہ بنی اسرائیل: ۱۱۰)

(۳) قال اللہ تعالیٰ: ومن اضل ممن یدعو من دون اللہ من لا یستجیب لہ الی یوم القیامۃ وھم عن دعا ئھم غافلون (سورۃ الاحقاف: ۵)

(۴) قال اللہ تعالیٰ: ومن اضل ممن یدعو من دون اللہ من لا یستجیب لہ الی یوم القیامۃ وھم عن دعا ئھم غافلون (سورۃ الاحقاف: ۵)

وبائی امراض کے دفعیہ کیلئے مخصوص شرکیہ جملوں کے ورد کے بجائے استغفار وصدقہ کرنا چاہئے

(سوال) وبائی امراض کے پھیلنے پر بعض لوگ کچھ دعائیہ جملے پڑھتے ہوئے شہر میں گشت کرتے ہیں مذکورہ جملوں میں سے یہ شعر ہے- لی خمسة اطفی بها حر الوباء الحاطمة - المصطفی و المرتضی و ابناهما و الفاطمة یہ بیت پڑھنا کیسا ہے؟ اہل سنت والجماعۃ پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ المستفتی شمس الدین (مرگوئی-برما)

(جواب ۳۲) یہ رسم اور طریقہ کو دفع وباء کے لئے پڑھتے ہوئے شہر میں گشت کریں غیر شرعی ہے شریعت نے ایسے مواقع کے لئے یہ تعلیم کی ہے کہ لوگ اپنی جگہ توبہ واستغفار کریں معصیتوں سے اجتناب کریں اور صدقہ وخیرات اور نماز کی کثرت کریں نہ کہ شہر میں گاتے بجاتے پھریں، یہ کام تو یقیناً شیعہ فرقے کا ہے اور اس کا مضمون اہل سنت کے عقائد کے موافق نہیں ہے اس لئے سنیوں کو اسے پڑھنا نہیں چاہئے(۱) فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

خنزیر کے بالوں سے بنے ہوئے برش کا استعمال جائز نہیں

(سوال) انگریزی برش جو دانتوں پر استعمال ہوتا ہے اس میں اگر سور کے بال ہوں تو استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۶۱۱ حکیم محمد قاسم (ضلع میانوالی) ۷ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ ۱۶ ستمبر ۱۹۳۵ء

(جواب ۳۳) اگر خنزیر کے بالوں کا برش ہو تو اس کا استعمال قطعاً ناجائز ہے(۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

---

(۱) ۲۷ رجب کو روزہ رکھنے اور کھانا کھلانے کا کوئی خاص ثبوت نہیں

(۲) شادی کے موقع پر برادری کو کھانا کھلانے کے لئے قرضہ لینا جائز نہیں

(۳) لفظ حرام اور ناجائز میں کیا فرق ہے؟

(سوال) (۱) ماہ رجب میں ستائیس تاریخ کو لوگ خصوصیت کے ساتھ روزے رکھتے ہیں اور بعض لوگوں سے یہ بھی سنا گیا ہے کہ حضور ﷺ واصحاب کرامؓ نے شکریہ کے طور پر روزہ رکھا ہے کیا یہ صحیح ہے؟

(۲) اسی ماہ رجب میں چالیس مرتبہ سورہ ملک پڑھ کر کھانے پر فاتحہ دیتے ہیں اور اس کا نام تبارک کا کھانا رکھا ہے کیا اس کا ثبوت ہے؟

(۳) ایک شخص قرضدار ہے اور بیٹی کی رخصتی کا زمانہ آیا تو برادری کے لوگوں نے دباؤ ڈالا کہ ہمیں کھلاؤ بیٹی والے نے قرض کر کے کھانا کیا یہ جائز ہے یا نہیں؟

---

(۱) یہ تو مشہور شرکیہ جملے ہیں ان سے قطعی احتراز ضروری ہے کیونکہ ایک تو اس میں شرک ہے اور دوسرا اس میں شبہ ہے (حدیث کا حوالہ اسی باب کے صفحہ نمبر ۵۷ پر درج ہے دیکھئے حاشیہ نمبر ۱ صفحہ نمبر ۵۷)

(۲) قال ابو حنيفة رحمه الله تعالى ولا ينتفع من الخنزير بجلده ولا غيره الا الشعر للا ساكفة وقال ابو يوسف يكره الانتفاع ايضا بالشعر وقول ابی حنيفة رحمه الله اظهر كذافی المحيط (هنديه : ۵/۳۵۴ ط كوئٹه)

Maktaba Tul Ishaat.com

(۴) لفظ ناجائز اور حرام میں کیا فرق ہے؟ المستفتی نمبر ۶۵۷ عبدالکبیر (دہلی) ۲۴ رجب ۱۳۵۴ھ م ۲۶ اکتوبر ۱۹۳۵ء

(جواب ۳۴) رجب کی ستائیس تاریخ کے روزے کے بارے میں کوئی صحیح اور پختہ ثبوت نہیں ہے وہ مثل اور ایام کے نفلی روزہ کا ایک دن ہے کوئی خاص اہتمام کرنا اور اس کو ہزاری روزہ سمجھ کر رکھنا بے اصل ہے(۱)

(۲) اس عمل کا بھی کوئی پختہ ثبوت نہیں ہے۔

(۳) قرض لیکر جب کہ قرضہ کی ادائیگی کی بھی کوئی صورت نہ ہو کھانا کھلانا ناجائز ہے(۲)

(۴) ناجائز کا لفظ مکروہ اور حرام دونوں کو شامل ہے اور حرام (۳) کے مفہوم میں اتنا عموم نہیں ہے(۴)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

فرض، واجب، سنت، نفل، مستحب کسے کہتے ہیں؟

(سوال) واجب، فرض، سنت مؤکدہ، مستحب، نفل وغیرہا میں کیا فرق ہے۔ المستفتی نمبر ۱۰۰۷ عبدالستار (گیا) ۹ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ م ۲۰ جون ۱۹۳۶ء

(جواب ۳۵) واجب اس تاکیدی حکم کو کہتے ہیں جو عمل میں فرض کے برابر ہوتا ہے صرف اعتقاد کے درجے میں فرض سے دوسرے نمبر پر ہوتا ہے (۵) سنت مؤکدہ وہ کام ہے جس کو آنحضرت ﷺ نے مداومت کے ساتھ کیا یا مداومت کا امر فرمایا اور سنت غیر مؤکدہ وہ ہے کہ حضور ﷺ سے کرنا تو ثابت ہے مگر مداومت ثابت نہیں(۶) اور نفل وہ ہے کہ ایک نیک کام ہے اس کا عمل فی الجملہ ثابت ہے یا ترغیب ثابت ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

نوحہ اور مرثیہ پڑھنا جائز نہیں

(سوال) کیا ماہ محرم میں نوحہ پڑھنا اور واقعہ کربلا ذکر الشہادۃ وغیرہ کتابوں سے پڑھنا جائز ہے؟ المستفتی نمبر ۱۰۱۹ ایم عمر صاحب انصاری (ضلع سارن) ۳ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ م ۲۴ جون ۱۹۳۶ء

(جواب ۳۶) نوحہ اور مرثیہ پڑھنا اور اس کیلئے مجالس منعقد کرنا جائز نہیں(۷)۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

---

(۱) عن زید بن اسلم: قال سئل رسول اللہ ﷺ عن صوم رجب فقال أین أنتم من شعبان- وکان ابن عمر اذا رأی الناس وما یعدون لو جہ کرہ ذالك (مصنف ابن شیبہ: ۳۴۶/۲ ط بیروت)

(۲) عن عائشۃ قالت کان النبی ﷺ ان اعظم النکاح برکۃ أیسرہ مؤنۃ (مشکوۃ ۲۶۸/۲)

(۳) ناجائز جائز کی ضد ہے: والا شیاء تتبین بأضدادھا الجائز عند الحنفیۃ مالا یمتنع شرعا (القاموس الفقہی: ۷۳)

(۴) الحرام عند الحنفیۃ ما تثبت حرمتہ بدلیل قطعی (القاموس الفقہی ۸۶ ط ادارۃ القرآن)

(۵) والواجب ما ثبت بدلیل فیہ شبہۃ کصدقۃ الفطر والاضحیۃ و حکمہ اللزوم عملاً کالفرض لا علماً علی الیقین الخ (رد المحتار: ۳۱۲/۶ ط سعید)

(۶) إعلم ان المشروعات اربعۃ اقسام: فرض، وواجب، و سنۃ، و نفل فما کان فعلہ اولی من ترکہ مع منع الترك ان ثبت بدلیل قطعی ففرض او بظنی فواجب و بلا منع الترك کان مما واظب علیہ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم اوالخلفاء الراشدون من بعدہ فسنۃ والا فمندوب و نفل (رد المحتار مع الدر: ۱۰۲:۱ ط سعید)

(۷) عن ابی ہریرۃ قال رسول اللہ ﷺ اربع فی امتی من امر الجاھلیۃ لن یدعھن الناس: النیاحۃ والطعن فی الأنساب (ترمذی: ۱۹۵/۱ ط س)

جلسہ کی صدارت بہترین صفات کے حامل شخص کے سپرد کرنی چاہئیے

(سوال) نصیر آباد میں چند افراد نے سیرۃ النبی کے جلسے کی صدارت متواتر تین روز کافر و مشرک کے حوالہ کی آیا اس جماعت کا یہ فعل شریعت اسلام کے موافق ہے یا مخالف؟ تقریر کرنے والے علماء اہل سنت والجماعت تھے۔ المستفتی نمبر ۱۰۲۳ عبدالرحمٰن نصیر آبادی ۹ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ م ۳۰ جون ۱۹۳۶ء

(جواب ۳۷) صدر کو بسا اوقات مقررین کی تقریروں پر محاکمہ یا بعض مقررین کے بیانات پر تنقید کرنی ہوتی ہے اس لئے کسی خاص جلسہ کی صدارت کے لئے مقصد جلسہ اور متعلقات مقصد کا ماہر شخص ہی موزوں ہوتا ہے نیز مذہبی اجتماعات میں مذہبی حیثیت سے ممتاز شخصیت کو صدر بنانا مناسب ہے بنابریں ان لوگوں کا انتخاب ناموزوں اور نامناسب واقع ہوا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

موئے مبارک اگر اصلی ہو تو اس کو عزت سے رکھنا چاہئیے مگر اس میں خرافات نہ کئے جائیں

(سوال) شہر احمد آباد میں یہ رواج کثرت سے ہے کہ ماہ رواں کی ۱۴ تاریخ کو مبارک بال نکالے جاتے ہیں اور وہ موئے مبارک آقائے نامدار تاجدار مدینہ کے کہے جاتے ہیں اور بہت ہی عزت کے ساتھ عطر خوشبو کی دوسری چیزیں نیا رومال اور گلاب پھول وغیرہ یہ سب چیزیں اس میں رکھی جاتی ہیں اور پرانے سال کے پھول وغیرہ بطور تبرک کے تقسیم کئے جاتے ہیں تو یہ کیسا ہے اور یہ مبارک بال کہاں سے آئے ہیں اس کا حوالہ عنایت فرمادیں دوسری بات ان بالوں کی یہ ہے کہ قدرتاً اس ڈبیہ میں کہ جس میں بال رکھے ہوئے ہوتے ہیں اس بال کے ارد گرد شاخیں پھوٹی ہوئی نظر آتی ہیں۔ المستفتی نمبر ۱۰۳۶ عبدالرحمٰن فاضل بھائی (احمد آباد۔شاہ پور) ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ م ۵ جولائی ۱۹۳۶ء

(جواب ۳۸) اگر آنحضرت ﷺ کے موئے مبارک اصلی ہوں اور اس کا ثبوت ہو کہ حضور ﷺ کے بال ہیں تو ان کو حفاظت اور عزت سے رکھنا ایمان کی بات ہے(۱) مگر اس کا بھی میلہ کرنا یا خوشبو وغیرہ چڑھانا یا اس سے مرادیں مانگنا یہ سب ناجائز ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

قرآن کریم کا صرف ترجمہ شائع کرنا صحیح نہیں

(سوال) کیا قرآن شریف کا اردو میں ایسا ترجمہ جس میں عربی عبارت بالکل نہ ہو اور بامحاورہ عبارت ہو شائع کرنا درست ہے۔ المستفتی نمبر ۱۱۹۸ نیاز احمد صاحب (لاہور) ۶ رجب ۱۳۵۵ھ ۲۳ ستمبر ۱۹۳۶ء

(جواب ۳۹) قرآن مجید کی اصل نظم عربی اور اس کی خصوصیات کی حفاظت کے لئے ضروری ہے کہ اس

---

(۱) فرع: لو أخذ شعر النبي ﷺ ممن عنده وأعطاه هدية عظيمة لا على وجه البيع فلا بأس به (رد المحتار مع الدر: ۵/۵۸ ط س)

Maktaba Tul Ishaat.com

کی عبارت ترجمہ کے ساتھ ضرور رہے خالص ترجمہ کی اشاعت میں تغییر و تبدیل کے امکانات زیادہ ہیں اس لئے اس پر اقدام کرنا مسلمانوں کے لئے قرین صواب نہیں(۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

ہندوؤں کے مذہبی جلوس میں شرکت اور قشقہ لگانا حرام ہے

(سوال) ہندوؤں کا ایک جلوس گشتی بت لئے ہوئے مسجدوں کے سامنے سے باجہ بجاتا ہوا گزرتا ہے اور مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرتا ہے زید اس میں شرکت کرتا ہے اور اس طرح کہ پیشانی پر قشقہ لگا ہوا ہے کیا اس حالت میں اس کا ایمان سلامت رہا اور کیا وہ مسلمانوں کا رہنما بن سکتا ہے۔ **المستفتی** نمبر ۱۲۱۶ قاضی میر عثمان علی صاحب (صوبہ برار) ۱۶ رجب ۱۳۵۵ھ م ۳ اکتوبر ۱۹۳۶ء

(جواب ۴۰) ہندوؤں کے مذہبی جلوس میں شرکت کرنی اور جلوس بھی ایسا جس میں شرک اور بت پرستی کا مظاہرہ ہو مسلمانوں کے لئے حرام ہے(۲) اور پھر قشقہ لگانا مستقل طور پر حرام ہے بلکہ اس میں اندیشہ کفر بھی ہے(۳) ان افعال کے ارتکاب سے زید فاسق ہو گیا اور اس پر توبہ لازم ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

مصافحہ و معانقہ ابتدائے ملاقات کے وقت سنت ہے

جمعہ اور عیدین کی نمازوں کے بعد بدعت ہے

(سوال) بعد نماز عیدین و جمعہ و پنجگانہ کے مصافحہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟ **المستفتی** نمبر ۱۲۸۳ محمد گھوزو خاں صاحب (ضلع دھارواڑ) ۱۹ شوال ۱۳۵۵ھ م ۳ جنوری ۱۹۳۷ء

(جواب ۴۱) نماز عیدین کے بعد مصافحہ یا معانقہ کرنا کوئی شرعی حکم نہیں ہے مصافحہ ابتدائے ملاقات کے وقت سنت ہے اور اس کا بڑا ثواب ہے مگر عیدین کی نماز کے بعد اس کو ثواب سمجھ کر کرنا بے اصل ہے(۴) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

شرعی مسئلہ اپنی طرف سے بیان کرنا گناہ کبیرہ ہے

(سوال) جو شخص بغیر کتاب دیکھے دل سے کوئی مسئلہ بیان کرے اور اس کا کسی کتاب میں ثبوت نہیں ہے تو

---

(۱) وتجوز كتابة آية أو آيتين بالفارسية لا اكثر (قال المحقق) قوله (و تجوز) عن الكافي ان اعتاد القراءة بالفارسية أو أراد ان يكتب مصحفا بها يمنع وان فعل في اية اوايتين لا والظاهر ان الفارسية غير قيد (رد المحتار مع الدر: ۴۸۶/۱ ط س)

(۲) عن عبدالله بن مسعودؓ قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول من كثر سواد قوم فهو منهم ومن رضي عمل قوم كان شريكا لمن عمله – (المطالب العاليه بزوائد المسانيد الثمانية: ۴۲/۲)

(۳) "قشقہ" تیکے کو کہتے ہیں صندل وغیرہ کا نشان جس کو ہندو لوگ ماتھے پر لگاتے ہیں قولہ "اندیشہ کفر ہے" كما لو فرضنا ان احدا صدق بجميع ماجاء به النبي ﷺ واقربه و عمل به اى صارجا معا لاركان الايمان باجماع اهل القبلة و مع ذلك شد الزنا بالاختيار نجعله كافرا" اى نحكم بكفره ظاهرا او باطنا وهو مختار الشارع ..... الخ (النبراس شرح شرح العقائد ۲۴۸ امداديه ملتان)

(۴) و موضع المصافحة في الشرع انما هو عند لقاء المسلم لاخيه لا في أدبار الصلوة فحيث وضعها الشرع يصنعها فيبقى عن ذالك و يزجر فاعله لما اتى به من خلاف السنة (رد المحتار مع الدر: ۳۸۱/۶)

اس شخص پر کفر کا فتویٰ لازم ہوتا ہے یا کیا ہے - ؟ المستفتی نمبر ۱۳۷۸ شیخ اعظم شیخ معظم ملا جی صاحب (مغربی خاندیس) ۲۷ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ م ۱۱ مارچ ۱۹۳۷ء

(جواب ٤٢) کفر کا فتویٰ تو صرف اتنی بات پر نہیں دیا جا سکتا البتہ یہ بات بڑے گناہ کی ہے(۱) محمد کفایت اللہ

بزرگان دین کی قدم بوسی کا حکم

(سوال) زید کہتا ہے کہ بزرگان دین کو تبرکاً و تعظیماً قدم بوسی کرنا درست ہے عمرو کہتا ہے کہ درست نہیں اور زید نے درست ہونے کی دلیل در مختار - شامی - عینی شرح صحیح بخاری - زیلعی - عالمگیری - قاضی خاں - فتاوی حاوی - عینی شرح ہدایہ - حاشیہ شرح وقایہ مولانا عبدالحی لکھنوی - طحطاوی - فتح القدیر وغیرہ چوبیس کتب فقہ کا حوالہ دیا اور نو حدیث بھی اس کی تائید میں بیان کیں ان کتب فقہ و حدیثوں میں بعض میں تو قبل راسه و رجليه اور بعض میں قبل يده و رجليه اور بعض میں کشحه وغیرہ ہے اور مشائخ کرام و اصحاب عظام کے حالات بھی بیان کئے چنانچہ حضرت غوث الاعظم اور حضرت معین الدین چشتی اور حضرت قطب الدین بختیار کاکی اور حضرت بابا فرید الدین اور حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی اور حضرت عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم اور حضرت عبید اللہ احرار اور حضرت مرزا جان جاناں شہید اور حضرت شاہ غلام علی وغیرہم رحمتہ اللہ علیہم اجمعین کو ان کے خلفاء اور مریدوں نے قدم بوسی کی تھی حالات مشائخ نقشبندیہ مقامات سعیدیہ مدارج النبوۃ کے حوالے دیئے بعدہ عمرو قدم بوسی درست ہونے کا تو قائل ہوا پھر جھک کر قدم بوسی کرنے کا قائل نہیں تو پھر جھک کر قدم بوسی درست ہونے کے بارے میں دو حدیث زید نے بیان کیں منهما عن عائشةؓ مرفوعاً دخل النبی ﷺ على عثمان بن مظعون وهو ميت فاكب عليه و قبله حتى رايت دموعه تسيل على وجنتيه اخرجه الاربعة النسائي و صححه الترمذي و ايضاً عنها ان الصديقؓ قبل النبي وهو ميت وصح اسناده اور اکب بمعنی بر روافتادن و بر روافگندن لازمی و متعدی ہر دو آمدہ منتخب اللغات - بایں ہمہ عمرو نہیں مانتا اور کہتا ہے کہ وہ تو مردہ کے لئے ہے زندہ کے لئے کہاں اور عمرو کی دلیل سلام کے وقت سر جھکانے کو جو فقہاء نے مکروہ لکھا ہے پیش کیا زید کہتا ہے کہ وہ ایک فرد خاص ہے اس سے تمام افراد کی کراہیت ثابت نہیں ہو گی چنانچہ بہت افراد ایسے ہیں کہ اس میں سر جھکانا عبادت اور مستحسن اور جائز ہے جیسے حجر اسود اور اپنی اولاد اور قدم بوسی بزرگان دین کے لئے جھکنا پس جواب طلب یہ ہے کہ حسب ادلہ زید و عمرو جھک کر قدم بوسی کرنا درست ہے یا نہیں بر تقدیر ثانی کتب فقہ و حدیث میں جو قبل راسه و رجليه يا يده و رجليه ہے وہ قدم بوسی کیسے یعنی کس ہیئت پر تھی اور مشائخ مذکور کی قدم بوسی کیسے - المستفتی نمبر ۱۵۷۸ ماسٹر حبیب اللہ (اکیاب - برما) ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ م ۷ جولائی ۱۹۳۷ء

---

(۱) عن عبدالله بن عمرؓ بن العاص قال سمعت رسول الله ﷺ يقول ان الله لا يقبض العلم انتزاعاً ينتزعه من العباد ولكن يقبض العلم بقبض العلماء حتى اذا لم يبق عالم اتخذ الناس رؤوساً جهالاً فسئلوا فافتوا بغير علم فضلوا وأضلوا (صحيح بخاري : ۲۰/۱)

Maktaba Tul Ishaat.com

(جواب ۴۳) قدم بوسی فی حد ذاتہ جائز ہے اور قدم کو بوسہ دینے کے لئے جھکنا بھی فی حد ذاتہ جائز ہے یہ جھکنا بضرورت قدم بوسی ہوتا ہے نہ بغرض تعظیم۔ اس کا حکم یہ ہے کہ جیسے کوئی زمین پر گرے ہوئے پیسے یا سوئی کو اٹھانے کے لئے جھکے تو یہ اس کے لئے جائز ہے کیونکہ جھکنا فی ذاتہ مقصود نہیں بلکہ سوئی یا پیسے اٹھانا مقصود ہے ایسے ہی قدم چومنے کے لئے جھکنے میں جھکنا فی حد ذاتہ مقصود نہیں بلکہ قدم چومنا مقصود ہے لہذا یہ جھکنا جائز ہے فقہاء نے اس جھکنے کو منع کیا ہے جہاں خود جھکنا ہی مقصود ہو اور تعظیم کی نیت سے جھکا جائے پس پیسہ اٹھانا سوئی اٹھانا قدم چومنا جائز افعال ہیں تو ان کے لئے جھکنا بھی جائز ہے۔

لیکن عوام کو قدم بوسی سے روکنا چاہئے کہ وہ اپنی ناواقفیت کی وجہ سے اس کو سجدہ کی حد تک پہنچا دیں گے یا بجائے قدم بوسی کو اصل مقصد قرار دینے کے وہ جھکنے اور قدموں پر سر رکھنے یا پیشانی ٹیکنے کو ہی اصل مقصد قرار دے لیں گے اور حرام کے مرتکب ہو جائیں گے یہی ممانعت ان کے لئے اولیٰ اور احوط ہے (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

کفار کی جاسوسی کے لئے ان جیسا لباس اور شکل وصورت اختیار کرنا کیسا ہے؟

(سوال) جس طرح انگریز ممالک اسلامیہ کے تباہ وبرباد کرنے کے لئے اسلامی لباس اور شعار اختیار کرتے ہیں اور اس لباس میں مسلمانوں کی امامت اور ان کی بزرگی تک کی نوبت بھی ان کو حاصل ہو جاتی ہے مسلمان ان کو احترام کی نظر سے دیکھتے ہیں اور ان کے مطیع اور مرید ہو جاتے ہیں اس کے بعد مسلمان تباہ و برباد ہو جاتے ہیں اگر کوئی شخص ممالک اسلامیہ سے منتخب کر دیا جائے اور وہ اس کافر کے لباس و شعار اختیار کر کے اس کافر حکومت کو تباہ وبرباد کرتا ہے جس طرح اس کافر نے حکومت اسلامی برباد کیا ہے کیا اس غرض کے لئے شعار و لباس اسلامی بدلنا جائز ہے یا نہیں اور قائل جواز کا کیا حکم ہے اتنا پہنچانا مشکل ہو کہ مسلمان اور عیسائی ہونے میں فرق کوئی نہ کر سکے۔ فقط

المستفتی نمبر ۱۶۴۹ امیر نواب (ضلع مردان) ۲۳ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ م یکم اگست ۱۹۳۷ء

(جواب ۴۴) یہ قصد اور ارادہ اگرچہ مذموم نہیں ہے مگر یہ کام کوئی جلدی اور فوری طور پر کرنے کا نہیں ہے (۲) بلکہ اس کی تکمیل کے لئے معتد بہ زمانہ درکار ہے اور اس طویل زمانہ میں بہت سے فرائض کا ترک اور بہت سے مکروہات اور محرمات کا ارتکاب بھی ضروری طور پر کرنا ہوگا ان وجوہات سے کوئی مفتی اس کے ارتکاب کے جواز کا فتویٰ نہیں دے سکتا (۳) فقط۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

الجواب صحیح حبیب المرسلین نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی

---

(۱) طلب من عالم اوزاهد ان يرفع اليه قدمه ليقبله لا يرخص فيه ولا يجبه الى ذالك وكذا اذا استاذن ان يقبل راسه أو يديه كذافي الغرائب (هنديه: ۳۶۹/۵ ط كونته)

(۲) عن عمر بن الخطابؓ قال سمعت رسول الله ﷺ يقول انما الا عمال بالنيات وانما لا مرئ مانوى (بخاری: ۱/۲)

(۳) قال رسول الله ﷺ: ليس منامن تشبه بغيرنا لا تشبهو باليهود ولا بالنصارى (ترمذی: ۹۹/۲ طبس)

(۱) صبح اور عصر کی نمازوں کے بعد مصافحہ کا اہتمام
(۲) جمعہ کے خطبہ کا ترجمہ نہیں کرنا چاہیئے
(۳) انگوٹھوں کا چومنا اور رسم صندل شریعت میں ثابت نہیں

(سوال) (۱) ایک حنفی مذہب صبح اور عصر کی نماز کے بعد مصافحہ جو بعض مساجد میں رواج ہے نہیں کرتا ہے (۲) ایک حنفی مذہب "رسول اللہ" اذان یا غیر اذان میں سن کر تقبیل ابہام نہیں کرتا ہے (۳) ایک حنفی مذہب پیش امام اور خطیب جمعہ کے خطبے کو بطریق مسنونہ پڑھ کر اخیر میں خطبہ سے ایک آیت یا حدیث کا بمقتضائے ضرورت ترجمہ کرتا ہے (۴) ایک حنفی مذہب پیش امام عالم عورت کے جنازے پر اپنے رومال کو اپنی نظر کی جگہ ڈالتا ہے تاکہ وہ ریشمی اور خوبصورت کپڑا جو کہ میت کے اوپر ڈال دیا گیا ہے حضور قلب میں مخل نہ ہو (۵) ایک حنفی عالم عبد القادر ناگوری کی صندل میں جو یہاں رواج ہے گھوڑے کی بیکل مجسم اور باجہ وغیرہ بادیکھ کر حکم کرے کہ یہ خلاف شرع ہے (۶) کیا یہ حنفی محض ان چیزوں سے وہابی ہو گئے یا نہیں ان چیزوں کا کیا فتویٰ ہے۔

المستفتی نمبر ۱۹۵۲ پی ایس محمد فتح صاحب (مدراس) ۲۲ شعبان ۱۳۵۶ھ م ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۴۵) (۱) صبح اور عصر کی نماز کے بعد مصافحہ کرنا اور اس کا التزام کرنا شریعت سے ثابت نہیں ہے اور حنفی مذہب میں بھی اس مصافحے کے لئے کوئی حکم نہیں ہے مصافحہ ملاقات کے وقت مسنون ہے(۱) (۲) تقبیل ابہامین کا بھی شریعت اسلامیہ مقدسہ میں کوئی ثبوت نہیں ہے(۲) (۳) خطبہ کا ترجمہ کرنا جائز مگر خلاف اولیٰ ہے(۳) (۴) یہ فعل سمجھ میں نہیں آیا (۵) رسم صندل بے شک خلاف شرع ہے (۶) ان باتوں سے کوئی حنفی وہابی نہیں بنتا وہابی کہنے والے خود ناواقف ہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

(۱) قبروں پر چڑھاوا چڑھانا حرام اور شرک ہے
(۲) مشرکانہ پیر پرستی
(۳) ہر مسلمان دعاء کا محتاج ہے
(۴) اللہ کے سوا کسی کو حاجت روا سمجھنا شرک ہے
(۵) مزاروں پر پھول چڑھانا چراغ جلانا سوئم' دھم' چہلم' گیارہویں وغیرہ
(۶) کیا نکاح کوئی ضروری نہیں ہے؟
(۷) مولانا اشرف علی تھانوی اور ان کی تصنیفات کے بارے میں حضرت مفتی صاحب کی رائے

---

(۱) و نقل فی تبیین المحارم عن الملتقط: انه تکره المصافحة بعد اداء الصلوة ولانهامن سنن الروافض (رد المحتار مع الدر: ۶/۳۸۱ ط س)
(۲) قال النبی ﷺ من احدث فی امرنا هذا ما لیس منه فهو رد (صحیح بخاری: ۱/۳۷۱ ق)
(۳) ویکره للخطیب ان یتکلم فی حال الخطبة الا ان یکون امرا معروفا (فتاوی هندیه: ۱/۱۴۷ ط کوئته)

Maktaba Tul Ishaat.com

(سوال) (۱) کیا خانقاہ پر جانا اور چڑھاوا چڑھانا جائز نہیں ؟ (۲) کیا بزرگوں کو ماننے والے پیر پرست مشرک ہیں ؟ (۳) کیا اولیاء اللہ اور بزرگ کچھ نہیں کر سکتے بلکہ یہ ہماری دعاؤں کے محتاج ہیں یا ان سے مانگنا جائز ہے ؟ (۴) کیا خدا کے سوا کسی اور سے مانگنے والا مشرک ہے ؟ (۵) کیا مزار پر پھول چڑھانا یا چراغ جلانا دن مقرر کرنا یہ بدعت ہے اور جو کرے وہ مشرک ہے ؟ (۶) کیا گیارھویں ناجائز اور بدعت ہے کیا آرائش و زیبائش ضروری ہے ؟ (۷) کیا نکاح کوئی ضروری چیز نہیں ہے ؟ (۸) مولوی اشرف علی تھانوی کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے کیا ان کی کتاب حفظ الایمان مسلمانوں کو پڑھنی چاہئے ؟ المستفتی نمبر ۲۵۶۴ محمد صادق صاحب قریشی (امرت سر) ۲۲ ذی الحجہ ۱۳۵۸ھ م یکم فروری ۱۹۴۰ء

(جواب ٤٦) (۱) اگر خانقاہ سے مراد وہ جگہ ہے جہاں کسی بزرگ کا مزار ہو تو وہاں بغرض زیارت جانا جائز ہے کیونکہ زیارت قبور مسنون اور مستحب ہے مگر قبر پر چڑھاوا چڑھانا ناجائز بدعت اور حرام ہے کیونکہ نذر اللہ تو جائز اور نذر لغیر اللہ حرام ہے واعلم ان النذر الذی یقع للاموات من اکثر العوام وما یوخذ من الدراهم و الشمع والزیت ونحوها الی ضرائح الاولیاء الکرام تقربا الیهم فهو بالا جماع باطل و حرام (درمختار) (۱) یعنی جان لے کہ اکثر عوام کسی میت کے لئے جو نذریں اور چڑھاوے چڑھایا کرتے ہیں اور اولیاء کرام کی قبروں پر جو نقدی یا موم بتیاں یا روغن زیتون یا اور چیزیں (مثلاً شیرینی چادریں بکرے مرغ وغیرہ) لے جائی یا چڑھائی جاتی ہیں بہ نیت تقرب یہ سب باطل اور حرام ہیں اور علامہ شامی نے اس کی دلیل یہ بیان کی ہے انه نذر لمخلوق والنذر للمخلوق لا یجوز لانه عبادة والعبادة لا تکون لمخلوق (ردالمحتار) (۲) کہ یہ مخلوق کے لئے نذر ہوتی ہے اور مخلوق کے لئے نذر جائز نہیں کیونکہ نذر عبادت ہے اور عبادت کسی مخلوق کے لئے نہیں ہو سکتی۔ اور اگر نیت تقرب نہ ہو بلکہ ایصال ثواب کی نیت ہو تو وہ جائز ہے مگر اس کی صورت یہ ہے کہ قبروں پر لے جا کر نہ چڑھائی جائے بلکہ اپنے گھر پر یا کسی جگہ مسکینوں محتاجوں کو بطور صدقہ کے دیدی جائے اور اس کا ثواب بخش دیا جائے۔

(۲) بزرگوں کو ماننے سے مراد یہ ہو کہ کسی بزرگ کو خدا کا نیک صالح اور مقبول بندہ سمجھنا اور اس سے محبت رکھنا اور اس کی پیروی کرنا تو یہ جائز بلکہ مستحسن ہے اور اگر ماننے سے یہ مراد ہے کہ بزرگوں کو حاجت روا سمجھنا ان کی ایسی کرامتیں بیان کرنا جو ثابت نہ ہوں بلکہ دور از عقل اور مخالف شرع ہوں ان سے مرادیں مانگنا ان کی منتیں ماننا ان کی قبروں پر چڑھاوے چڑھانا ان کے لئے خدائی طاقتیں ثابت کرنا تو یہ باتیں حرام اور پیر پرستی ہیں اور مشرکانہ عقائد و اعمال میں داخل ہیں۔

(۳) دعا کی ہر بزرگ کو حاجت ہے کوئی بزرگ دعا سے مستغنی نہیں تمام امت آنحضرت ﷺ کے لئے جو خدا تعالیٰ کے بعد تمام عالم سے افضل ہیں ہمیشہ اللهم صل علی محمد ﷺ کہہ کر اور آت محمدا ن

---

(۱) (الدر المختار مع رد المحتار : ۲/ ٤٣٩ ط سعید)
(۲) (رد المحتار مع الدر المختار : ۲/ ٤٣٩ ط سعید)

الوسیلۃ والفضیلۃ پڑھ کر دعا مانگتی ہے اور اس سے حضور اقدس ﷺ کی کوئی کسر شان نہیں ہوتی اللہ تعالیٰ کی مرضی اور اذن کے بغیر کوئی بزرگ کچھ نہیں کر سکتا۔

(۴) اگر خدا تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کو حاجت روا سمجھ کر مانگا جائے تو یہ شرک ہے البتہ اگر کسی زندہ بزرگ سے ایسی چیز جو اس کے پاس موجود ہے یا جس کا وہ بظاہر سبب بن سکتا ہے مانگی جائے تو یہ شرک نہیں یہ تو رات دن بیٹے باپ سے بیوی شوہر سے نادار مالدار سے مانگتے ہیں کیونکہ یہ لوگ اسباب ظاہر میں داخل ہیں کوئی ان کو حقیقۃً حاجت روا نہیں سمجھتا اور ہمارے آقا اور مولا سید المرسلین رحمۃ للعالمین کی تعلیم ہمارے لئے یہ ہے حدیث اذا سألت فاسئل الله و اذا استعنت فاستعن بالله یعنی جب تو مانگے تو خدا سے مانگ اور جب مدد چاہے تو خدا سے چاہ۔

(۵) پھول چڑھانا ناجائز ہے چراغ جلانا اگر بہ نیت تقرب ہو تو یہ بھی جائز ہے دن مقرر کرنے سے یہ مراد ہو کہ سوئم، دہم، چہلم وغیرہ جو ایصال ثواب کے لئے مروج ہیں ان کا کیا حکم ہے تو جواب یہ ہے کہ اس تعین کو شرعی سمجھنا اور اس پر التزام اور اصرار کرنا ناجائز اور بدعت ہے(۱)

(۶) گیارھویں کا حکم بھی یہی ہے کہ نام اور تعین تاریخ بدعت ہے شریعت مقدسہ نے ایصال ثواب کے لئے کسی دن اور تاریخ کو معین یا لازم نہیں کیا حاجت سے زائد آرائش اور زیبائش ناجائز ہے۔

(۷) نکاح عام طور پر سنت اور خاص حالات میں واجب بھی ہو جاتا ہے بہر حال نکاح کرنا انبیاء کرام کی سنت ہے اور متبع سنت کے لئے ضروری ہے کہ وہ تاہل کی زندگی اختیار کرے(۲)

(۸) مولانا اشرف علی تھانوی جو بڑے بزرگ متبحر عالم ہیں ان کی بہت سی دینی تصنیفات ہیں اور سب مفید ہیں رسالہ حفظ الایمان بھی معتبر اور مفید رسالہ ہے اسے پڑھنا بہت اچھا ثواب کا کام ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

مسجد میں وعظ و تقریر کے لئے منبر اور کرسی وغیرہ سجانا جائز ہے بشرطیکہ نیت میں اور کوئی فساد نہ ہو

(الجمعیۃ مورخہ ۱۶ جولائی ۱۹۲۹ء)

(سوال) ایک مولوی صاحب مسجد میں میز کرسی سجا کر وعظ فرماتے ہیں اور اعتراض کرنے والوں کے جواب میں کہتے ہیں کہ یہ عمل بالاتفاق جائز ہے اور دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ جس طرح رحل پر قرآن مجید

---

(۱) لا یجوز ما یفعله الجهال بقبور الأولیاء والشهداء فی السجود والطواف حولها واتخاذ السراج والمساجد الیها ومن الاجتماع بعد الحول کالاعیاد و یسمونه عرسا (تفسیر مظهری ۲/ ۶۵ حافظ کتب کوئٹه)

(۲) و یکون واجبا عند التوقان فان تیقن الزنا الا به فرض نهایة وهذا ان ملك المهر والنفقة والا فلا اثم بترکه بدائع و یکون سنة موکدة فی الاصح فیأثم بترکه و یثاب ان نوی تحصینا وولدا حال الاعتدال (قال المحقق) قال فی البحر: ودلیل السنیة حالة الاعتدال الاقتداء بحاله ﷺ فی نفسه و رده علی من أراد من امته التخلی للعباد کما فی الصحیحین رد ا بلیغا بقوله: فمن رغب عن سنتی فلیس منی کما اوضحه فی الفتح وهو افضل من الاشتغال بتعلیم و تعلم کما فی درر البحار و قدمنا انه افضل من التخلی للنوافل (رد المحتار مع الدر المختار ۳ ۷۰۶ ط سعید)

Maktaba Tul Ishaat.com

رکھا جاتا ہے اسی طرح ہم بھی بغرض تغیر و توقیر بوقت وعظ اس میز پر قرآن شریف اور دیگر کتب فقہ رکھ لیتے ہیں۔

(جواب ٤٧) کرسی پر بیٹھ کر وعظ کہنا فی نفسہ جائز ہے اور اگر قرآن مجید یا کتابوں کے رکھنے کے لئے سامنے میز بھی ہو تو مضائقہ نہیں ہے اگر عذر کی وجہ سے ایسا کیا جائے جب تو کوئی شبہ ہی نہیں اور بلا عذر بھی ہو تو بھی بشرطیکہ واعظ کی نیت تشبہ بالنصاریٰ نہ ہو حرج نہیں ہے(۱) ہاں اگر نیت تشبہ ہو تو مکروہ ہوگا مسجد اور غیر مسجد کا فرق نہیں ہے۔ محمد کفایت اللہ غفرلہ

(۱) طاعون سے کون سا طاعون مراد ہے؟ طاعون والے مقام پر ٹھہرنے اور وہاں سے بھاگنے کا حکم

(الجمعیۃ مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۳۰ء)

(سوال) مقام متاثرہ طاعون سے کوئی مسلمان نہ بھاگے تو بعد میں جب کبھی کسی مرض سے بھی مرے اس کو شہادت کا درجہ ملے گا یا نہیں؟ اور اگر کئی دفعہ مقام متاثرہ پر استقلال سے رہ کر ایک دفعہ بھاگے تو اس کو جہاد سے بھاگنے والے کے مانند گناہ گار ہوگا یا نہیں اور اگر اس کے بعد کسی دوسری بیماری سے مرے تو شہادت کا درجہ پائے گا یا نہیں؟ اور احادیث میں جس طاعون کا ذکر ہے یہی موجودہ زمانے کا طاعون ہے یا یہ مصنوعی طاعون ہے کیونکہ اس میں وہ علامات اور اثرات نہیں پائے جاتے جو احادیث میں مذکور ہیں؟

(جواب ٤٨) طاعون موجودہ بھی طاعون ہے اور ہر وہ بیماری جو وبائی کیفیت رکھتی ہو اس کا حکم بھی طاعون کا ہے(۲) اور وبا کے مقام پر صابراً محتسباً خدا تعالیٰ پر توکل اور بھروسہ کرتے ہوئے مقیم رہنا ثواب شہادت کا موجب ہے طاعون کے خوف سے بھاگنا اور یہ سمجھنا کہ بھاگ کر طاعون سے محفوظ رہیں گے یہ ناجائز ہے اور اسی کو جہاد سے بھاگنے والے کے مشابہ فرمایا گیا ہے ایک مرتبہ بھاگے تو ایک ہی مرتبہ کا گناہ ہوگا پہلے کے قیام کا ثواب باطل نہ ہوگا۔(۳) محمد کفایت اللہ غفرلہ

---

(۱) التذکیر علی المنابر للوعظ والا نعاظ سنۃ الانبیاء والمرسلین ولریاسۃ ومال و قبول عامۃ من ضلالۃ الیھود والنصاری (الدر المختار مع الرد: ٦/٤٢١، ط سعید)

(۲) و کل طاعون وباء لان الوبا اسم لکل مرض عام، نھر، والطاعون والمرض العام بسبب وخز الجن، وھذا بیان لدخول الطاعون فی عموم الامراض المنصوص علیہ عندنا وان لم ینصوا علیہ ای علی الطاعون لخصوصہ (رد المحتار مع الدر ٦: ١٨٣، ط س)

(۳) واذا کانت الاجال موقتۃ محصورۃ لا یقع فیھا تقدیم ولا تاخیر عما قدرھا اللہ علیہ، فالفرار من الطاعون عدول عن مقتضی ذالک، وکذا لک الطیرۃ والزجر والایمان بالنجوم کل ذالک فرار من قدر اللہ عزوجل الذی لا محیص لا حد عنہ (احکام القرآن للجصاص ١: ٤٥٠، ط بیروت)

(۱) رافضیوں کے جلوس میں شرکت حرام ہے
(۲) رافضیوں کو سنیوں کی آبادی سے جلوس گزارنے سے منع کرنا درست ہے
(الجمعیۃ مورخہ ۵ فروری ۱۹۳۴ء)

(سوال) (۱) تربت جو بانس کی مثل مروجہ بنا کر شیعہ صاحبان نکالتے ہیں اس کا دیکھنا مذہباً اہل سنت والجماعت کو جائز ہے یا ناجائز ؟ (۲) ایک معاہدہ مابین اہل سنت والجماعت و شیعہ صاحبان یہ ہوا کہ کسی سنی کے مکان کے آگے تربت کو کھڑا نہ کریں گے نہ ماتم و مرثیہ کریں گے اب برخلاف اس معاہدے کے وہ لوگ تربت کو کھڑا کرنے اور ماتم وغیرہ کرنے پر مصر ہیں جب کہ مذہباً ایک چیز ناجائز ہے تو اس کو روکنا شرعاً جائز ہے یا نہیں ؟

(جواب ۴۹) (۱) سنیوں کو اس تقریب میں شریک ہونا اور اس کا تماشا دیکھنے کے لئے جانا جائز نہیں (۱) (۲) اس معاہدہ کی پابندی کرنا اور کرانا درست ہے شیعوں کو خواہ مخواہ سنیوں کو چھیڑنا اور ان کے مکانوں کے سامنے ٹھہر کر مرثیہ پڑھنا اور ماتم کرنا نہیں چاہئے (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

(۱) تعزیہ بنانا ناجائز اور حرام ہے
(۲) ایصال ثواب ثابت ہے
(الجمعیۃ مورخہ ۱۳ نومبر ۱۹۳۴ء)

(سوال) (۱) کسی امام یا بزرگ کے روضہ کی نقل بانس و کاغذ وغیرہ سے تیار کر کے اور سامنے کھڑے ہو کر ایصال ثواب کرنا درست ہے یا نہیں ؟ (۲) شیرینی یا طعام سامنے رکھ کر موتی کو ایصال ثواب کرنا درست ہے یا نہیں اور اس طرح ثواب پہنچتا ہے یا نہیں ؟

(جواب ۵۰) (۱) یہ فعل ناجائز ہے (۲) ایصال ثواب تو جائز ہے (۳) مگر شیرینی یا کھانا سامنے رکھ کر فاتحہ مروجہ پڑھنا بے اصل ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

مروجہ طریقہ پر قل پڑھوانا اور اس پر فیس لینا بدعت ہے
(الجمعیۃ مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۳۴ء)

(سوال) مسمی شیخ سبحان کے یہاں چہارم ہوا اس نے مولانا عبدالکریم کے ہاں جا کر قل پڑھنے کے لئے

---

(۱) عن عبداللہ بن مسعودؓ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول من کثر سواد قوم فھو منھم ومن رضی عمل قوم کان شریکا لمن عملہ (المطالب العالیہ ص ۲/ ۴۲)
(۲) عن ابی سعید الخدری عن رسول اللہ ﷺ قال من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ ' فان لم یستطع فبلسانہ' فان لم یستطع فبقلبہ وذالک اضعف الایمان (صحیح مسلم ۱/ ۵۰ ط س کراچی)
(۳) ایصال ثواب ثابت ہے : صرح علماء نافی باب الحج عن الغیر بان للانسان ان یجعل ثواب عملہ لغیرہ صلاۃ او صوما او صدقۃ او غیرھا کذافی الھدایۃ (رد المحتار : ۲/ ۲۴۳ ط س)

Maktaba Tul Ishaat.com

لڑکوں کو طلب لیا اور یہ بھی کہا کہ رات کو میلاد شریف آپ کو خود چل کر پڑھنا ہوگا اور ہم بہت غریب اور مصیبت زدہ لوگ ہیں آپ کی فیس جو پانچ روپے مقرر ہے اس میں کچھ کمی آجاوے گی لیکن گاڑی حاضر کریں گے مولوی صاحب نے کہا کہ میں مدرسے کے لڑکوں کو نہیں بھیج سکتا اور کیا مٹھی بھر چنوں پر لڑکے قل پڑھنے جائیں گے ؟ شیخ سبحان روتا ہوا دوسرے مکتب میں گیا وہاں کے مولوی سید صاحب نے بھی لڑکوں کو بھیجنے سے انکار کر دیا پھر شیخ سبحان کے اصرار پر کہا کہ دو روپیہ کرایہ گاڑی اور ایک روپیہ فیس مولوی صاحب کی دینی پڑے گی شیخ سبحان کے پاس اس وقت صرف دو روپے تھے سید صاحب نے منظور نہیں کئے شیخ سبحان مایوس ہو کر روتا ہوا اور افسوس کرتا ہوا اپنے گھر واپس ہوا اور کہنے لگا آہ! افسوس اسلام کے رکھوالے غداری کرنے لگے اور علم کو بیچ کر اپنا پیٹ بھرنے لگے۔

دوسرے دن عباس بابو کے یہاں چہارم اور میلاد شریف ہوا اس کی دعوت مولانا عبدالکریم صاحب کو ملی امراء پرست مولانا ایک مٹھی بھر سے کم چنے پر بھی پڑھنے کو تیار ہو گئے جس میں مولوی سید صاحب بھی تھے اور دونوں مدرسے کے طلباء اور مدرس صاحبان نے جا کر پڑھا اور پڑھوایا جتنے طلبا آئے تھے سب پیدل آئے اور پیدل گئے طلبا کی تعداد ستر پچھتر کے قریب تھی یہ ہے حال ان مولاناؤں کا۔الخ

(جواب ۵۱) چنوں پر مروجہ قل پڑھوانا کوئی لازمی اور ضروری فعل نہیں ہے اور نہ کوئی مسلمان کسی معلم کو اس پر مجبور کر سکتا ہے کہ لڑکوں کو قل پڑھنے کے لئے کسی کے گھر بھیجے اور نہ بھیجنے کی صورت میں معلم کو طعن کرنا اور برا کہنا بھی جائز نہیں ہے(۱) معلم کو یہ تو جائز ہے کہ لڑکوں کو کسی کے ہاں نہ بھیجے اور ان کو تعلیم میں مشغول رکھے مگر معلم کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ لڑکے بھیجنے پر کوئی فیس وصول کرے اور یہ تفریق بھی جائز نہیں ہے کہ امیروں کے گھر بھیجے اور غریبوں کے گھر نہ بھیجے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

کفار کے مذہبی میلوں میں شرکت جائز نہیں

(اخبار الجمعیۃ مورخہ ۵ جون ۱۹۳۷ء)

(سوال) غیر مسلموں کے تہواروں میں قندیل وغیرہ بنا کر بیچنا یا ان کے میلوں میں دکان لگانا کیسا ہے ؟

(جواب ۵۲) کفار کے مذہبی اجتماعات میں جہاں رسوم کفر و شرک کی نمائش ہوتی ہو شریک ہونا ان کے اجتماعات کو رونق دینے اور ان کی تکثیر سواد کرنے کے مرادف ہے اس لئے بحکم من کثر سواد قوم فھو منھم(۲) ایسے مواقع کی شرکت مکروہ ہے تجارت کی غرض سے ہو تو کراہت تنزیہی ہے اور تماشا کی نیت سے ہو تو کراہت تحریمی ہوگی۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

---

(۱) ومنها الوصية من الميت باتخاذ الطعام والصدقة يوم موته او بعده وباعطاء دراهم من يتلو القرآن لروحه او يسبح او يهلل له و كلها بدع منكرات باطلة والمأخوذ منها حرام للآخذ وهو عاص بالتلاوة والذكر لاجل الدنيا (رد المحتار مع الدر: ۶: ۵۵ ط س)

(۲) والمطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية: ۲/ ۴۲ ط مكة المكرمة)

ماہ صفر کو منحوس سمجھنا جائز نہیں

(اخبار سہ روزہ انصاری مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۳۷ء)

(سوال) عوام سے سنا جاتا ہے کہ ماہ صفر کے کم از کم تیرہ دن کے اندر سفر کرنا یا کوئی نیا معاملہ بیوپار کرنا اچھا نہیں ہے ضرور کسی آفت میں انسان مبتلا ہو جاتا ہے؟

(جواب ۵۳) یہ خیال کہ ماہ صفر میں بالخصوص تیرہ دن کے اندر کوئی جدید کاروبار کھولنا منع ہے یا موجب مضرت ہے بالکل بے اصل اور غلط ہے شریعت مقدسہ میں اس کی دلیل نہیں ہے(۱)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

دوسرا باب
عملیات و تعویذ

ناجائز تعویذ گنڈے اور فال نکالنے والے کی امامت مکروہ ہے

(سوال) ایک امام صاحب تعویذ گنڈے کا کام کرتے ہیں فال کھولتے ہیں بیمار کے عزیزوں سے کہتے ہیں کہ پیسہ کی پھٹکری لاؤ اس پر قرآن شریف کی کوئی آیت پڑھ کر واپس کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ سات دفعہ بیمار کے اوپر سے اتار کر آگ میں ڈال دو پھر آگ سے نکال کر ہمارے پاس لاؤ ہم پھٹکری دیکھ کر علاج کر دیں گے ایک سیاہ رنگ بکرا منگاتے ہیں اس کے کان میں سورہ مزمل پڑھ کر خود ذبح کرتے ہیں یا اپنے سامنے دوسرے سے ذبح کراتے ہیں اور گوشت کھال بیچ کر اپنے خرچ میں لاتے ہیں اگر مالک موجود ہو تو گوشت فی سبیل اللہ کہہ کر تقسیم کر دیا اور کھال کی قیمت اپنے صرف میں آوے گی۔ ایسے پیش امام کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۳۲۳ سید حاکم علی شاہ (میرٹھ) ۵ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ ۱۸ جون ۱۹۳۴ء

(جواب ۵۴) یہ کام جو سوال میں مذکور ہیں شرعاً درست نہیں ہیں(۲) اس لئے ایسے امام کے پیچھے جو ان افعال کا مرتکب ہو نماز مکروہ ہوتی ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

آیۃ الکرسی اللہ لا الہ الا ھو سے وھو العلی العظیم تک ایک ہی آیت ہے

(سوال) آیۃ الکرسی جو کہ سورہ بقرہ کے چونتیسویں رکوع میں اللہ لا الہ الا ھو سے وھو العلی العظیم

---

(۱) قال رسول اللہ ﷺ لا عدوی ولا صفر خلق اللہ کل نفس فکتب حیاتہا ورزقہا و مصائبہا (ترمذی شریف ۲: ۳۶ ط سعید)

(۲) واما الفاسق فقد عللوا کراھۃ تقدیمہ بانہ لا یھتم لأمر دینہ و بان فی تقدیمہ للامامۃ تعظیمہ و قد وجب علیھم اھانتہ شرعا ولا یخفی انہ اذا کان اعلم من غیرہ لا تزول العلۃ فانہ لا یؤمن أن یصلی بھم بغیر طھارۃ فھو کالمبتدع تکرہ امامتہ بکل حال۔ (رد المحتار مع الدر ۱: ۵۶۰ ط سعید)

Maktaba Tul Ishaat.com

تک ہے یہ ایک آیت مانی جائے گی یا درمیان میں جو علامات وقف ہیں یہ بھی پوری آیت کا حکم رکھتی ہیں؟
بعض لوگ کہتے ہیں کہ آیۃ الکرسی میں دس آیات ہیں۔
المستفتی نمبر ۴۸۶ حافظ محمد شفیع محلہ قاضیان (ضلع بجنور) ۲۸ صفر ۱۳۵۴ھ م یکم جون ۱۹۳۵ء
(جواب ۵۵) آیۃ الکرسی اللہ لا الہ الا ھو سے شروع ہو کر وھو العلی العظیم پر ختم ہوتی ہے یہ ایک آیت ہے درمیان میں جو رموز او قاف ہیں وہ آیات نہیں ہیں لفظ آیۃ الکرسی میں بھی اس کو واحد کے صیغے سے تعبیر کیا گیا ہے آیات الکرسی نہیں کہا گیا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

خون کے ساتھ کتابت قرآن کے بارے میں فقہاء کی عبارت کا مطلب

(سوال) فقہ میں کتابۃ القرآن بالبول والدم جائز ہے۔ وکذا اختارہ صاحب الھدایۃ فی التجنیس فقال لو رعف فکتب الفاتحۃ بالدم علی جبھتہ وانفہ جاز للاستشفاء وبالبول ایضا۔ الخ (ردالمحتار جلد اول ص ۱۵۴) اگر جائز ہو تو خیر ورنہ مذکورہ عبارت کے جواب سے مستفید فرمائیں۔
المستفتی نمبر ۷۴۷ مولوی سراج الدین (ضلع ملتان) ۱۸ ذیقعدہ ۱۳۵۴ھ م ۱۲ فروری ۱۹۳۶ء
(جواب ۵۶) یہ حکم جواز مرجوح ہے اور اس حکم کا مبنیٰ ضرورت علاج ہے جیسے کہ دوسری دوا میسر نہ ہو سکے اور علاج سے مایوسی ہو جائے اور شفا شراب میں بقول طبیب حاذق منحصر ہو جانے کی صورت میں شرب شراب جائز ہے(۱) مگر یہ واضح رہے کہ حکم جواز کتابت مرجوح اور ضعیف ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

نماز کے بعد پیشانی پر ہاتھ رکھ کر بسم اللہ الذی الخ والی دعاء پڑھنا مستحب ہے

(سوال) بعد نماز فرض بعض لوگ پیشانی پر ہاتھ رکھتے ہیں کیا یہ فرض ہے یا واجب یا سنت یا مستحب؟
المستفتی نمبر ۱۰۰۴ اسمٰعیل یعقوب خاں (ضلع سورت) ۲۹ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ م ۲۰ جون ۱۹۳۶ء
(جواب ۵۷) پیشانی یا سر کے اگلے حصے پر ہاتھ رکھنا اور یہ الفاظ بسم اللہ الذی لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم اللھم اذھب عنی الھم والحزن پڑھنا مستحب ہے(۱) فرض یا واجب یا سنت مؤکدہ نہیں۔ محمد کفایت اللہ

(۱) قرآنی آیات تعویذ میں لکھنا جائز ہے
(۲) تعویذ کے ساتھ بیت الخلاء میں جانے کا حکم

(سوال) (۱) قرآن شریف کی آیت کے اندر تعویذ لکھنا جائز ہے یا نہیں؟ (۲) اگر قرآن شریف کی آیت کا تعویذ لکھا ہوا چاندی کا گھر بنا کر اس میں اس تعویذ کو بند کرنے کے بعد ہاتھ یا گلے میں ڈالا ہوا اس حالت میں وہ

---

(۱) قال ابوبکر وقد اختلف فی المضطر الی شرب الخمر فقال سعید ابن جبیر المطیع المضطر الی شرب الخمر یشربھا وھو قول اصحابنا جمیعا وانما یشرب منھا مقدار ما یمسکھا بہ رمقہ (احکام القرآن للجصاص ۱/۱۲۹)
(۱) وکان ﷺ اذا صلی و فرغ من صلاتہ مسح بیمینہ علی رأسہ وقال: بسم اللہ الذی لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم اللھم اذھب عنی الھم والحزن (حصن حصین ۲۳۲)

ایسے ہی بیت الخلاء وغیرہ جاسکتا ہے یا نہیں ؟(۳) تعویذ لکھنے کے یا دوسرے کام شروع کرنے کے وقت سعد یا نحس ستارہ شمس، قمر، زحل، مشتری دیکھا کرتے ہیں یہ دیکھنا جائز ہے یا نہیں ؟

المستفتی نمبر ۱۱۴۴ عبدالغفور صاحب (ضلع تناگری) ۶ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ م ۲۵ اگست ۱۹۳۶ء

(جواب ۵۸)(۱) قرآن شریف کی آیت تعویذ میں لکھنا جائز ہے(۱)(۲) تعویذ کے ساتھ جب کہ وہ غلاف میں چھپا ہوا ہو بیت الخلاء میں جانا جائز تو ہے مگر بہتر یہ ہے کہ تعویذ باہر رکھ کر جائے(۲)(۳) سعد یا نحس ساعات کا شریعت میں اعتبار نہیں ہے- محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

دفع وبا کے لئے اذان اور مخصوص عمل کرنے کا حکم

(سوال) یہاں پر حالاًمرض ہیضہ شروع ہے یہاں کے لوگ نماز کے بعد امام کو یا کسی اور کو محراب میں کھڑا کرتے ہیں وہ آدمی سورہ یٰسین پڑھتا ہے جب لفظ مبین آجاتا ہے تو سب لوگ مل کر زور سے اذان شروع کرتے ہیں اکثر اوقات میں کوئی نماز پڑھتا ہے اس کو سخت تکلیف ہوتی ہے کیا اس طریقہ پر اس کا شریعت میں کچھ ثبوت ہے یا نہیں اور ایسے امراض میں شریعت نے کچھ پڑھنے کا اور طریقہ رکھا ہے یا نہیں جیسا کہ خسوف وکسوف کے واسطے حکم ہے یہاں اس میں سخت اختلاف و تنازع ہے- المستفتی نمبر ۱۷۰۷ عثمان غنی (سیدو شریف ریاست سوات) ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ م ۳۰ اگست ۱۹۳۷ء

(جواب ۵۹) دفع وباء کے لئے یہ طریقہ اذانیں کہنے کا آنحضرت ﷺ یا صحابہؓ یا ائمہ مجتہدینؒ کا تعلیم کیا ہوا نہیں ہے اگر اس کو شرعی کام سمجھا جائے یا اس پر اصرار کیا جائے شریک نہ ہونے والے پر طعن یا ملامت کی جائے تو ناجائز وبدعت ہے(۳) اور اگر شرعی حکم قرار نہ دیا جائے بلکہ مثل عملیات کے ایک عمل سمجھ کر کیا جائے تو مباح ہو سکتا ہے مگر اس شرط سے کہ نہ تو کسی نماز پڑھنے والے کی نماز میں خلل انداز ہو اور نہ ہر شخص کو مجبور کیا جائے کہ وہ ضرور شریک ہو- جب دیکھیں کہ کوئی شخص نماز نہیں پڑھ رہا ہے اور اذانوں کی مجموعی آواز سے قرب وجوار میں بھی کسی بیمار کو تکلیف نہ ہو گی تو وہ خود یہ عمل کریں اور جو شخص اپنی مرضی سے شریک ہو اور جو نہ ہو اس کو مجبور نہ کریں طعن وملامت نہ کریں اگر یہ شرطیں پوری نہ ہوں تو اس عمل کی اجازت نہ ہو گی- محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

(۱) نجومی کاہن اور جادوگر کے پاس علاج کے لئے جانا جائز نہیں
(۲) سحر وغیرہ سفلی عملیات کرنے والے کا حکم

(سوال) (۱) ایک مسلمان کے اوپر کسی اوجھانے بھوت سوار کر دیا اور وہ مسلمان بیماری میں مبتلا ہوا جب وہ

---

(۱) ولا بأس بالمعاذاة اذا كتب فيها القرآن أو أسماء الله تعالىٰ وانما تكره العوذة اذا كانت بغير لسان العرب ولا يدرى ماهو (رد المحتار مع الدر : ۳۶۳/۶ ط س) (۲) رقية فى غلاف مجافٍ لم يكره دخول الخلاء به والا حتراز افضل (الدر الختار، ۱۷۸/۱ ط س)(۳) كل مباح يؤدى الى زعم الجهال سنية أمرٍ أو وجوبه فهو مكروه كتعين السورة للصلوة و تعين القراءة لوقت : فتاوى تنقيح الحامدية : ۳۶۷/۲، طبع حاجى عبدالغفار، قندهار افغانستان

Maktaba Tul Ishaat.com

مسلمان بیمار ہوا تو حکیم وڈاکٹر کے علاج کیے آخر علاج سے فائدہ نہ ہوا تو جھاڑ پھونک والوں سے دعاء تعویذ لیا اور بڑے بزرگوں کے مزار پر بھی گئے کہیں سے اس کو فائدہ نہ ہوا تو مجبور ہو گیا اور کالمی جھاڑ پھونک والوں نے بھی جواب دے دیا تو بیمار مجبور ہو کر سفلی عمل والے یعنی اوجھا کے پاس گیا ہندو اوجھا کے پاس یا مسلمان اوجھا کے پاس دونوں کے پاس گیا اور ان سے جھاڑ پھونک کرائی اور جو کچھ اوجھا نے طلب کیا وہ بیمار مسلمان نے اس کو دیا اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ یہ مسلمان بھی گنہگار ہوا کہ نہیں اگر گناہ گار ہوا تو اس کو کیا کرنا چاہئیے۔

(۲) ایک مسلمان سفلی عمل کرتا ہے جسکو وجھائی بھی کہتے ہیں پس سفلی عمل کرنے والوں کو یا وجھائی والے کو یہاں پر اوجھا کہتے ہیں اوجھائی کی صورت یہ ہے کہ جو شخص اوجھائی سیکھتا ہے وہ ہندوؤں کے دیوتاؤں میں سے کسی دیوتا کو بھی بدحتا ہے دیوتاؤں کی مثال جیسے پہلوان بیر بابا یا پھولمتی بھوانی وغیرہ وغیرہ ان دیوتاؤں کے نام پر سور یا بکرا بھی کٹاتا ہے جس کو یہاں پر بھینٹ کہتے ہیں اور جب کوئی شخص متعلق عمل کرنے والے یعنی اوجھا کے پاس جھاڑ پھونک کرانے کو آتا ہے تو مریض کو سامنے بٹھلا کر اپنے ہاتھ میں لونگ یا پھول یا مٹی لیتا ہے اور سفلی عمل یعنی منتر پڑھ کر مریض کو جھاڑتا جاتا ہے اور مریض سے کہتا ہے کہ تمہارے اوپر اٹھارہ بھوت سوار ہیں کبھی ان بھوتوں کو اتار کر اپنے قبضہ میں کر لیتا ہے اور کبھی اور ان بھوتوں کو اس مریض کے اوپر سے اتار کر دوسرے شخص کے اوپر کر دیتا ہے یعنی دوسرے شخص کو بیمار کر دیتا ہے اسی طرح سے جتنے شخص اس مرض میں مبتلا ہو کر اس اوجھا کے پاس آتے ہیں تو وہ اوجھا سب مریضوں سے یہی کہتا ہے کہ تمہارے پاس اٹھارہ بھوت ہیں کسی کو کہتا ہے تمہارے اوپر گیارہ بھوت ہیں کسی کو کہتا ہے کہ تمہارے اوپر نو بھوت سوار ہیں دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس مسلمان کو کیا کرنا چاہئیے۔ **المستفتی نمبر ۲۳۰۸** عبدالشکور صاحب (الہ آباد) ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ م ۱۲ جون ۱۹۳۸ء

(جواب ۶۰)(۱) اس مسلمان بیمار کو اگر معلوم ہے کہ اوجھا اپنے عمل میں کوئی ناجائز کام کرتا ہے اور جو منتر پڑھتا ہے وہ بھی شرک وکفر کے مضمون کا ہوتا ہے تو یہ بھی گناہ گار ہوا اس کو بھی توبہ کرنی چاہئیے۔(۱)(۲) اس عمل کرنے والے کو لازم ہے کہ وہ اس عمل سے توبہ کرے اور تجدید اسلام اور تجدید نکاح کرے اور آئندہ ایسے کام کے قریب نہ جائے(۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

جفر، طلسمات اور حاضرات وغیرہ کا حکم

(سوال) متعلقہ جفر وغیرہ۔

(جواب ۶۱) حرام چیز سے علاج بدرجہ مجبوری مباح ہوتا ہے مگر یہ تو علاج نہیں ہے محض دل بہلانا ہے

---

(۱) عن ابی هریرة قال قال رسول الله ﷺ من اتیٰ کاهناً فصدقه بما یقول او اتی امرأته حائضاً فقد بریٔ مما انزل علی محمد۔ رواه احمد و ابوداؤد (مشکوة: ۲/۳۹۳)

(۲) حوالہ گزشتہ مقدمہ رد المحتار ۱/۴۵ ط س)

ورنہ جفر اور عملیات اکثری طور پر وہمی ہوتے ہیں عمل کی پوری حقیقت معلوم نہ ہو تو اس کا استعمال جائز نہیں کیونکہ ممکن ہے کوئی ناجائز چیز اس میں شامل ہو- محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

(جواب ٦٢) طلسمی انگشتری اور فلیتے اور گنڈے طلسمات حاضرات وغیرہ یہ سب چیزیں اگر محض ظاہری اسباب کے طور پر استعمال کی جائیں اور حقیقتہ وہ صحیح بھی ہوں یعنی دینے والے نے محض بناوٹی اور دھوکے کے طور پر نہ دی ہوں تو مباح ہیں مگر جہاں تک تجربہ ہے یہ تمام چیزیں محض بناوٹی ہوتی ہیں الا ماشاء اللہ ہزاروں میں کوئی ایک شخص ایسا ہوتا ہے جو صحیح طور پر ان چیزوں سے واقف ہو اور دھوکہ دیئے بغیر عمل میں لاتا ہو تو ممکن ہے کہ اس کی دی ہوئی چیزیں کچھ مفید ہوں ورنہ عام طور پر دھوکہ بازی اور جعلسازی ہو رہی ہے-(۱) اس لئے ان سے بچنا اور پرہیز کرنا ہی بہتر ہے-

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

(۱) عملیات اگر جائز طریقہ پر کئے جائیں تو جائز ہیں
(۲) بعض عملیات احادیث سے ثابت ہیں
(۳) بھوت پریت کا وجود ہے یا نہیں ؟

(اخبار سہ روزہ الجمعیۃ مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۲۷ء)

(سوال)(۱) عملیات خواہ وہ علوی ہوں یا سفلی جائز ہیں یا ناجائز ؟ اور قرآن پاک واحادیث میں عملیات کا تذکرہ ہے یا نہیں ؟(۲) بھوت پریت کا وجود ہے یا نہیں ؟(۳) شیخ سدو زین خاں' شاہ دریا' ننھے میاں خبائث کی اصلیت کیا ہے ؟(۴) تاثیرات جو موثر حقیقی نے اعمال میں ودیعت فرمائی ہیں وہ حق ہیں یا ناحق ؟ جو شخص منکر تاثیرات کا ہو اس کے لئے کیا حکم ہے ؟

(جواب ٦٣) عملیات جب کہ جائز طریقے سے کئے جائیں ان کا کرنا جائز ہے ضروری ہے کہ ان میں غیر اللہ سے استمداد اور غیر معلوم المعنی الفاظ اور غیر اللہ کے لئے نذر و بھینٹ نہ ہو احادیث میں بعض اعمال کا تذکرہ ہے جیسے سورہ فاتحہ کا بچھو کے کاٹے ہوئے پر پڑھ کر دم کرنا' اور لعاب دہن لگانا وغیرہ(۲)

(۲) بھوت پریت کا اس طرح کا کوئی وجود نہیں جس طرح عام طور پر سمجھا جاتا ہے کہ ارواح خبیثہ آکر لپٹ جاتی ہیں یا دکھائی دیتی ہیں ہاں جنات کا وجود ہے اور ان میں سے شریر اور برے جن انسان کو تکلیف بھی پہنچاتے ہیں اگرچہ یہ شاذ و نادر ہی کبھی واقع ہوتا ہے ورنہ اکثری طور پر تو بناوٹ یا وہم ہی ہوتا ہے(۳)

---

(۱) وانما تكره العوذة اذا كانت بغير لسان العرب' ولا يدرى ما هو و لعله يدخله سحر' أو كفر أو غير ذالك (رد المحتار' ٣٦٣/٦ ط سعيد)

(۲) وانما تكره العوذة ..... (الى ان قال) واما ما كان القرآن أوشئ من الدعوات فلا بأس به (رد المحتار مع الدر: ٣٦٣/٦ ط س)

(۳) وذكر ابوالحسن الأشعرى فى مقالات اهل السنة والجماعة انهم يقولون ان الجن تدخل فى بدن المصروع كما قال الله تعالى: الذين ياكلون الربا لا يقومون الا كما يقوم الذى يتخبطه الشيطان من المس الخ (اكام المرجان فى غرائب الاخبار واحكام الجان: ١٠٧ ط خير كثير كراچى)

Maktaba Tul Ishaat.com

(۳) شیخ سدو وغیرہ کی کوئی اصلیت نہیں یہ سب بناوٹی باتیں ہیں اگر ہو سکتا ہے تو صرف اس قدر کہ کوئی جن تکلیف دے اور وہ اپنا نام شیخ سدو وغیرہ بتادے۔
(۴) اعمال میں تاثیر ہے خواہ عمل اچھے ہوں یا برے اچھے عمل مباح ہیں برے ممنوع ہیں اگر کوئی شخص کسی غیر ثابت شدہ خاص عمل کی تاثیر کا منکر ہو تو اس پر ناواقفیت کے سوا کوئی الزام نہیں اور اگر مطلقاً تاثیر اعمال کا منکر ہو تو موجب فسق ہوگا۔ محمد کفایت اللہ غفرلہ

(۱) آدمی کا مر جانے کے بعد آسیب بن جانے کا عقیدہ غلط ہے
(۲) آسیب دور کرنے والے تعویذ اور شعبدہ باز عامل۔
(الجمعیۃ مورخہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۵ء)

(سوال) (۱) اکثر مسلمان جو دیہات میں بود و باش رکھتے ہیں ان کا عقیدہ ہوتا ہے کہ آدمی مر جانے کے بعد آسیب بن جاتا ہے اور خاندان میں سے کوئی مر جاتا ہے تو اس کے کپڑے وغیرہ غربا کو دے دیتے ہیں کہ مرے ہوئے کی روح اگر آسیب بن گئی ہے تو استعمال کرنے والے کو لپٹ نہ جائے (۲) جب کوئی مر جاتا ہے تو دو روز کے بعد یہ مشہور ہو جاتا ہے کہ متوفی آسیب بن گیا ہے اور بعضے علی الاعلان بیان کرتے ہیں کہ ہم نے مرے ہوئے کی آسیب سے ملاقات کی ہے بات چیت کیا ڈرایا وغیرہ (۳) اور بعضے واقعات میں یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ ایک جگہ جب دو چار شخص بیٹھے بات چیت کرتے ہیں کسی ایک شخص پر حالت بیخبری طاری ہو جاتی ہے اور وہ دیدے پھیلائے حاضرین کو ڈراتا ہے کسی مرے ہوئے کا نام لیکر کہتا ہے کہ میں وہ ہوں میں یہ ہوں میں یہ کروں گا وہ کروں گا۔ مجھ کو یہ چاہئے وہ چاہئے بیجا خواہشات ظاہر کرتا ہے اور لغویات بکتا ہے اور بعض وقت ایسی مجلس میں کسی کے گھر پکنے والی اشیاء موجود پائی جاتی ہیں اور آسیب زدہ کسی مرے ہوئے کا نام لیکر کہتا ہے کہ میں فلاں ہوں اور یہ اشیاء فلاں گھر سے لایا ہوں جب اس گھر میں دریافت کیا جاتا ہے تو اس گھر میں مذکورہ اشیاء کا پکایا جانا ثابت ہو جاتا ہے (۱) (۴) بعض لوگ عامل بن کر آتے ہیں اور عملیات نقش تعویذ فلیتے باندھتے ہیں آسیب دور ہو جاتا ہے۔

(جواب ٦٤) (۱) یہ خیال غلط ہے ہندوؤں کے خیالات کا عکس ہے اور اسلام میں اس قسم کے خیالات کا وجود نہیں (۲) اکثری طور پر یہ باتیں غلبہ وہم سے پیش آتی ہیں قوت واہمہ اس قسم کی صورتیں پیدا کر دیتی ہے (۳) یہ صورت یا تو مصنوعی ہوتی ہے یا کسی مرض کا اثر ہوتا ہے اس کے ساتھ وہ خیالات جو دماغ میں بھرے ہوتے ہیں کام کرتے ہیں اور اس قسم کی حرکات اس سے سرزد ہوتی ہیں (۴) اس کے متعلق بھی ہمارا تجربہ بہت تلخ ہے اکثری طور پر تو عامل بھی شعبدہ باز ہوتے ہیں اور شعبدہ بازی سے کام لیتے ہیں بہر صورت

---

(۱) عن ابی هريرةؓ قال سمعت رسول الله ﷺ يقول لا طيرة وخيرها الفال قالوا: وما الفال قال : الكلمة الصالحة يسمعها احدكم متفق عليه (مشكوة : ۲/ ۳۹۱)

شرعی طریقے سے آسیب کے متعلق اسی قدر ثابت ہے کہ بعض حالات میں کوئی شریر جن انسان کو تکلیف دیتا ہے بس اس سے زیادہ آسیب کا کوئی ثبوت نہیں تعویذ وغیرہ ایسی صورت میں کہ اس میں کوئی خلاف شرع بات نہ ہو اور غیر اللہ سے استمداد نہ ہو جائز ہے(۱) محمد کفایت اللہ کان للہ لہ

تیسرا باب

رسوم مروجہ

استفتاء

(عطیہ حافظ محمد لقمان محمد شفیع پرفیومر زبازار ترکمان دروازہ دہلی)

تمہید از حضرت مفتی اعظمؒ-واضح ہو کہ اللہ جل شانہ کا لاکھ لاکھ شکر واحسان ہے کہ اس نے ہم کو سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی امت میں پیدا کیا جو تمام پیغمبروں کے سردار اور خدا تعالیٰ کے بعد سب سے افضل ہیں اور ایسی شریعت کاملہ ہم کو عطا فرمائی کہ اس کے بعد قیامت تک نوع انسان کے لئے کسی دوسرے مذہبی قانون کی حاجت نہ ہو گی اور نہ کوئی نئی شریعت خدا کی طرف سے آئے گی ہم اس نعمت عظمی پر جس قدر شکر کرتے کم تھا اور شریعت مطہرہ پر جس قدر فخر کرتے بجا ہوتا اور جس قدر اس کا اتباع کرتے اسی قدر بہبود و فلاح کے سزاوار ہوتے-

مگر افسوس کہ ہندوستان کے مسلمانوں نے عقیدۃً و عملاً ایسے افعال و رسوم اختیار کر لئے جس سے شریعت محمدیہ کی تنقیص لازم آتی ہے بہت سی رسمیں خالص ہندوؤں کی ہیں جو اس ملک کے رہنے والے مسلمانوں میں ہنود کے میل جول سے آگئیں اور ایک زمانہ گزر جانے کی وجہ سے مسلمانوں میں اس کا احساس بھی نہیں رہا کہ یہ رسمیں کہاں سے آئیں اور کب آئیں اور کیوں آئیں-واقف کار مسلمان اور علما تو جانتے ہیں لیکن عام مسلمان یہی سمجھ رہے ہیں کہ یہ رسمیں بھی اسلام کی باتیں ہیں اور شریعت نے تعلیم کی ہیں اور بہت سی رسمیں ایسی ہیں کہ گو وہ ہندوؤں سے نہیں لی گئیں مگر ابتداء میں وہ محض ایک معمولی سی باتیں سمجھی جاتی تھیں پھر رفتہ رفتہ وہ ایسی پختہ ہو گئیں کہ فرائض وواجبات سے زیادہ ضروری سمجھی جانے لگیں-

یہ دونوں قسم کی رسمیں واجب الترک ہیں پہلی قسم تو اس وجہ سے کہ وہ دراصل کفار کی رسمیں ہیں اور ان سے مسلمانوں کو بچنا لازم ہے تاکہ ایمان سلامت رہے اور دوسری قسم کی رسمیں اس لئے واجب الترک ہیں کہ اکثری طور پر ان میں اسراف فضول خرچی' ریاکاری اور شہرت نمود ہوتی ہے جو سب کی سب حرام ہیں اور بعض باتیں اگر فی نفسہ مباح بھی ہوں تاہم ان کا فرائض وواجبات کی طرح التزام کر لینا شرعاً ممنوع ہے پھر علی العموم ان رسوم کی پابندی ہی مسلمانوں کی مالی تباہی کا سبب ہو رہی ہے جو بالآخر عزت اور انجام کار ایمان کو بھی نقصان پہنچاتی ہے لہذا مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ ان رسوم سے بچاؤ کی تدبیر کریں اور اپنے معاشرہ کی اصلاح کریں تاکہ ان کا مال' عزت دین وایمان محفوظ رہے اور اپنے اعمال و عقیدہ کے لحاظ سے

---

(۱) ولا بأس بالمعاذاة اذا كتب فيها القرآن أو أسماء الله تعالى رد المحتار مع الدر : ٦/٣٦٣)

Maktaba Tul Ishaat.com

تنقیص شریعت کا الزام اپنے اوپر عائد نہ کریں اور دنیا و آخرت میں سرخرو ہوں۔

اب میں تمام رسوم مندرجہ سوال کے متعلق مختصر طور پر جواب دیتا ہوں۔امید ہے کہ اہل ایمان اس پر عمل کریں گے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ خوشی اور غمی کی تقریبوں کے مواقع پر مسلمانوں میں جو حسب ذیل رسوم کا رواج ہے ازروئے شرع شریف ان میں سے کون کونسی جائز اور ناجائز ہیں؟

(۱) استقرار حمل

استقرار حمل کے موقع پر بعض غلط رسومات

الف۔ست ماسہ کی گود بھرنا۔ب'نوماسہ کی گود بھرنا۔ج چھاج یا چھلنی میں اناج اور سوا پیسہ مشکل کشا کے نام کا رکھنا۔د' تقسیم پنجیری۔ہ' گلگلے پکانا اور رتجگا کرنا۔و' ڈومنیوں کا ناچ گانا کرنا۔ف' حاملہ کے لئے چوڑے مٹھائی ترکاری کپڑا اور روپیہ بھیجنا۔

(جواب) الف ہندوانی رسم ہے۔مسلمانوں نے انہیں سے سیکھی ہے ورنہ سلف میں اس کا وجود نہ تھا۔ب' ہندوانی رسم ہے۔ج' یہ بھی ہندوانی رسم ہے(۱) مگر اسلامی خیال کے ساتھ مرکب کرلی گئی ہے۔چھاج یا چھلنی میں اناج اور پیسہ ڈالنا تو ہندوانی فعل ہے اور اس کو مشکل کشا کے ساتھ نامزد کرلینا بعض مسلمانوں کی ایجاد ہے (۲)۔د' خالص ہندوانی رسم ہے۔ہ' یہ بھی ہندوؤں سے لی گئی ہے اور اس میں تصرف کرلیا گیا ہے رتجگا مسلمانوں کی ایجاد ہے۔و' ناچ گانا قطعاً ناجائز ہے۔ز' یہ رسم بھی التزام مالا یلزم میں داخل ہے حاملہ کے نام سے بھیجنے کا عنوان بھی غیر معقول ہے۔

(۲) پیدائش

پیدائش کے موقع پر بعض غلط رسمیں

ہیجڑے بھانڈ کا ناچ

(جواب) ناچ گانا ہیجڑوں کا ہو یا بھانڈوں کا ناجائز ہے(۳)

(۳) چھٹی

ایک ہندوانی رسم ہے

الف' مہمانداری کرنا۔ب' کپڑے برتن اور بہت سی چھوٹی موٹی چیزیں زچہ و بچہ کے لئے بھیجنا۔ج' نمود

---

(۱) ہندوانی رسمیں ہیں لہذا تشبہ لازم آتی ہے: قال رسول الله ﷺ ليس منا من تشبه بغيرنا لا تشبهو باليهود ولا بالنصارى (ترمذی: ۲/۹۹ ط سعید)

(۲) بعض مسلمانوں کی ایجاد ہے لہذا بدعت میں شامل ہوگا: قال النبی ﷺ من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه فهو رد (صحیح بخاری: ۱/۳۷۱)

(۳) وقد نقل في البزازية اجماع الامة على حرمة هذا الغناء و ضرب القضيب والرقص ..... (رد المحتار: ٤/٢٥٩ سعيد)

کے لئے مصنوعی نقرئی وطلائی کھچڑی بھیجنا۔

(جواب) الف، چھٹی کی رسم ہندوؤں کی رسم ہے، مسلمانوں کو شریعت مقدسہ نے ساتویں روز عقیقہ کرنے کا حکم دیا ہے(۱)۔ب بطور احسان اور صلہ رحمی کے بھیجنے کا مضائقہ نہ تھا مگر اب تو ایک لازمی رسم قرار دے لی گئی ہے اس لئے قابل ترک ہے۔ج، ریاو نمود کی غرض سے کوئی کام کرنا اچھا نہیں اور جس فعل کا منشا ہی ریا ہو وہ بہر حال واجب الترک ہے۔

(۴) عقیقہ سنت ہے

مہمانداری۔ ڈومنیوں کا ناچ گانا

(جواب) عقیقہ مسنون ہے (سنن زوائد میں سے) لیکن اس کی حقیقت صرف اس قدر ہے کہ پیدائش کے ساتویں روز اگر میسر ہو تو لڑکے کی طرف سے دو بکرے اور لڑکی کی طرف سے ایک بکرا ذبح کیا جائے اور گوشت تقسیم کر دیا جائے(۲) اور اگر مقدرت ہو تو بقدر وسعت مہمانداری کی جائے قرض وام ہرگز نہ لیا جائے۔ ناچ گانا کرانا تو بہر صورت ناجائز ہے۔

(۵) دودھ چھٹائی

دودھ چھٹائی کے موقع پر بعض غلط رسومات

الف، کھجوریں مٹھائی کی دو تین من تقسیم کرنا۔ب، مہمانداری کرنا۔

(جواب) فطام (یعنی دودھ چھٹانے) کی تقریب اگرچہ مباح ہے مگر مسنون یا مستحب نہیں ہے اور قرض وام لیکر ریاؤ نمود کی غرض سے رسم کی پابندی لازم جان کر کرنا جائز نہیں ہے مہمانداری کرنے کا بھی یہی حکم ہے۔(۳)

(۶) بسم اللہ پڑھانا

بچے کو سبق شروع کراتے وقت کی بعض غلط رسومات

الف، مہمانداری کرنا۔ب، نقرئی دوات قلم سے نقرئی تختی پر لکھوا کر استاد کو دینا۔ج، شیرینی مع رکابی نام کندہ شدہ تقسیم کرنا۔د، ڈومنیوں کا ناچ گانا کرانا۔

(جواب) الف بسم اللہ کی رسم بھی مباح ہے۔ مگر مسنون یا مستحب نہیں اور حیثیت سے زیادہ کرنا یا ریاؤ نمود

---

(۱) یستحب لمن ولدله ولد أن یسمیه یوم اسبوعه، و یحلق رأسه، و یتصدق عند الائمة الثلاثة بزنة شعره فضة او ذهباً ثم یعق عند الحلق عقیقة اباحة علی ما فی الجامع المحبوبی او تطوعاً علی ما فی شرح الطحاوی (رد المحتار: ٦)

(۲) ان رسول الله ﷺ أمرهم عن الغلام شاتان مکافئتان و عن الجارية شاة ..... ترمذی: ۱/۲۷۸ ط سعید)

(۳) عن محمود بن لبید ان النبی ﷺ ان أخوف ما أخاف علیکم الشرك الا صغر قالوا یا رسول الله ما الشرك الأ صغر قال ألریاء (مشکوة ۲/٤٥٦)

Maktaba Tul Ishaat.com

کی غرض سے کرنا یا لازمی رسم قرار دینا جائز نہیں۔ ب استاد کو نقد بقدر وسعت دیدینا بہتر ہے نقرئی دوات قلم تختی کی رسم ایجاد بندہ ہے اور ناجائز ہے۔ ج بقدر وسعت کچھ تقسیم کرنا مباح ہے لیکن اگر سد باب کے لئے ان رسموں کو موقوف کر دیا جائے تو ہر صورت بہتر ہے۔(۱) د ناجائز ہے۔

(۷) ختنہ

مسنون ہے مگر دیگر خرافات سے بچایا جائے

مہمانداری کرنا ڈومنیوں کا ناچ گانا کرانا۔ تقسیم شیرینی مع رکابی نام کندہ شدہ

(جواب) ختنہ کرنا تو مسنون اور شعائر اسلام میں داخل ہے لیکن اس کے تمام رسمی لوازم کا حکم وہی ہے جو پہلے مذکور ہوا۔(۲)

(۸) گھوڑے چڑھانا

گھوڑی چڑھانے کی رسم بھی خرافات میں داخل ہے

جامع مسجد کو سلام کرانا' گشت کرانا' باجا اور روشنی لے جانا' مہمانداری کرنا' ڈومنیوں کا ناچ گانا کرانا۔

(جواب) گھوڑے پر چڑھانے کی رسم ہی غیر شرعی ہے جامع مسجد کو سلام کرانا الخ یعنی فعل ہے اور گشت کرانا باجا اور روشنی لے جانا ڈومنیوں کا ناچ کرانا اور اس سلسلے میں مہمانداری کرنا سب ناجائز ہیں۔

(۹) روزہ رکھنا

بچوں کو روزہ رکھوانا درست ہے مگر اس میں کسی قسم کا اہتمام نہ ہو

مہمانداری کرنا۔ روزہ کشائی کرنا۔ سحری کو گانا بجانا۔

(جواب) بچوں کو جب وہ روزہ کے متحمل ہو جائیں روزہ رکھانے کا مضائقہ نہیں(۳) لیکن بہت کم عمر اور ناطاقت بچوں کو محض رسم کی پابندی کر کے روزہ رکھانا ناجائز ہے اور اس سلسلے میں تمام لوازم التزام مالا یلزم میں داخل ہیں۔

(۱۰) سالگرہ

سالگرہ منانے کی رسم

یادگار سال (عمر) کیلئے ڈورے میں گرہ باندھنا۔ بکرے ذبح کرنا۔ مہمانداری کرنا

(جواب) سالگرہ منانا کوئی شرعی تقریب نہیں ہے ایک حساب اور تاریخ کی یادگار ہے اس کے لئے یہ تمام

---

(۱) سد باب کے لئے ان رسموں کو ختم کرنا ہی بہتر ہے (حوالہ گزشتہ رد المحتار : ۴۲۵/۶ ط س)

(۲) والأصل أن الختان سنة كما جاء في الخبر وهو من شعائر الاسلام و خصائصه الخ (رد المحتار مع الدر : ۷۵۱/۶ ط س)

(۳) وان وجب حزب ابن عشر عليها بدلا بخشية لحديث مرو اولادكم بالصلوة وهم ابناء سبع واضربوهم عليها وهم ابناء عشر قلت والصوم كالصلوة على الصحيح كما في صوم القهستاني معزيا للزاهدي و في حضر الاختيار انه يؤمر بالصوم والصلوة و ينهى عن شرب الخمر ليالف الخير و يترك الشر (الدر المختار مع رد المحتار ۳۵۳/۱ ط سعيد)

فضولیات محض عبث اور التزام مالا یلزم میں داخل ہیں (۱)

(۱۱) منگنی

منگنی کے بعد کی بعض غلط رسومات

مہمانداری کرنا- تقسیم شیرینی کرنا-بعد ازاں شادی تک لین دین کرنا- عید بقر عید محرم وغیرہ پر ترکاری مٹھائی وغیرہ بھیجنا اور دیگر تحائف بھیجنا- مٹھائی کے کونڈے بھیجنا شب برات پر آتش بازی بھیجنا- غرض ایسا لین دین کرنا کہ شادی کے موافق خرچ ہو جائے-

(جواب) منگنی (خطبہ) رشتہ قائم کرنے کا نام ہے(۲) اس میں بھی بڑی حد تک اسراف اور رسم کی پابندی کی وجہ سے زیر باری ہو جاتی ہے اس لئے اصلاحاً اس لین دین کا ترک بھی مناسب ہے جو منگنی اور شادی کے درمیانی زمانہ میں محض رسم کی بناء پر مروج ہے- آتش بازی بھیجنا تو کسی طرح جائز نہیں-

(۱۲) مائیوں(۳) بٹھانا

شادی کے موقع پر مائیوں بٹھانے کی رسم

الف مکھیل بتاشے یا دیگر اشیاء سے گود بھرنا- ب سمدھیانے پینڈیاں بھیجنا- ج تیل برتن آئینہ بھیجنا- د اوبٹنا ایک دوسرے پر ملنا- ہ سات سہاگن کا اوبٹنا دولہن کے ہاتھ پر رکھنا- و مستورات کا جمع ہونا- ز ڈومنیوں کا ناچ گانا کرانا

(جواب) لڑکی کو شادی کے قابل بنانے کے لئے کچھ دنوں علیحدہ بٹھانے کی ضرورت ہو تو مضائقہ نہیں مگر یہ کوئی تقریب نہیں ہے اس لئے تمام رسوم مذکورہ میں سے کوئی لازم نہیں- اصلاحاً ترک کئے جائیں اور پابندی رسم یا ریاء نمود یا حیثیت سے زیادہ بھیجنے کی حالت میں ناجائز ہو جاتے ہیں اوبٹنا ملنے کی رسم نہایت فضول اور بد تہذیبی اور گناہ ہے کیونکہ اس میں محرم اور غیر محرم کی تمیز نہیں کی جاسکتی دلہن کے ہاتھ پر اوبٹنا رکھنا ہندوانی رسم ہے-

---

(۱) قال ابن المنیر فیہ ان المندوبات قد تنقلب مکروھات اذا رفعت عن رتبتھا لأن التیامن مستحب فی کل شیٔ ای من امور العبادۃ لکن لما خشی ابن مسعود ان یعتقد واوجوبہ اشار الی کراھتہ واللہ اعلم (فتح الباری ۲/۲۸۱ ط مصر)

(۲) خطبہ کے معنی دراصل رشتہ طلب کرنا ہیں- اردو محاورے میں اس کو پیغام بھیجنا یا ت ذالنایات بھیجنا کہتے ہیں جب رشتہ لڑکی والے منظور کر لیتے ہیں تو عزہ واحباب کا ایک اجتماع کیا جاتا ہے اس سے یہ مقصود ہوتا ہے کہ چند آدمیوں کی موجودگی میں بات پکی ہو جائے مہر اور دیگر ضروری و اہم معاملات سب کے سامنے اور سب سے مشورے سے طے ہو جائیں اس کو منگنی کی رسم کہتے ہیں-(واشرف)

(۳) مائیوں بٹھانے کا مطلب یہ ہے کہ شادی سے چند روز پہلے دلہن کو ایک جگہ میں بٹھاتے ہیں جہاں اس کے ہم سنوں کے علاوہ اور کوئی نہیں ہوتا اور وہ من نہ باہر نکل سکتی ہے نہ کسی سے بات کر سکتی ہے یہ رسم ناجائز ہونے کے علاوہ خلاف عقل بھی ہے کسی انسان کو اچھے کھانے اور باتوں وغیرہ سے منع کرنا اس کو حیوان بلکہ جماد بنا دینا ہے اور شرعی طور پر اس میں سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ جب مائیوں بٹھا دی جاتی ہے تو نماز کا کوئی اہتمام نہیں کرتی اس لئے یہ رسم ناجائز ہے (ملخص از فیروز اللغات واشرف الحواب)

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱۳)ساچق

ساچق(۱) کی رسم ہندوانی ہے اور دیگر خرافات پر مشتمل ہونے کی وجہ سے واجب الترک ہے

الف' مٹی کی ٹھلیاں رنگوا کر بھیجنا اور اس کی مزدوری کا زیربار کرنا-ب' چڑھاوے جوڑے اور زیور حیثیت سے زیادہ بھیجنا-ج' ساگ پوڑا اور چنگیر میں پھول بھیجنا-د' پینڈیاں تین چار سو تک بھیجنا-ہ' جوڑے اور میندھی دولہن کے لئے بھیجنا-و' عورتوں کا جمع ہونا-ز' برادری کو کھانا کھلانا-ح' نائی کو نقد دینا-

(جواب) الف' یہ بھی شرعی طریقہ نہیں ہندوؤں کی رسم سے ماخوذ ہے-ب' حیثیت سے زیادہ بھیجنا بہر حال قابل انسداد ہے-ج' یہ سب غیر شرعی رسوم ہیں-د' یہ بھی التزام مالا یلزم ہے اور قابل ترک ہے-ہ' التزام مالا یلزم ہے-و' موجب مفاسد کثیرہ ہے-ز' حیثیت سے زیادہ یا لازم سمجھ کر کرنا مذموم ہے-ح' بقدر اجرت عمل دینا جائز اور ریاؤ نمود یا پابندی رسم کی بناء پر دینا ناجائز ہے-

(۱۴)بری

بری کی رسم بھی بری ہے

نقل اور میوہ چار پانچ من تک سب کو دکھا کر سمدھیانے بھیجنا-

(جواب) یہ بری کی رسم بھی مثل ساچق کے غیر شرعی ہے-ریاؤ نمود مقصود ہوتا ہے اس لئے ناجائز ہے-

(۱۵) برات

شادی کے دن بارات کی رسم

باجا اور روشنی آرائش کے ساتھ لے جانا-آتش بازی چھوڑنا-زیادہ تعداد میں براتیوں کو نام کے لئے لے جانا اور ریل گاڑیوں موٹروں رتھوں کے کرایہ کا زیربار ہونا-مستورات کا سمدھیانے ڈولیوں بگھیوں میں جانا اور کرایہ کا زیربار ہونا-اترتے چڑھتے جہاں پردے کا انتظام نہ ہو وہاں بے پردگی کا ہونا-بھانڈوں اور رنڈیوں کا ناچ گانا-

(جواب) (۲)باجا اور حاجت سے زیادہ روشنی' آتش بازی-ریاؤ سمعہ کے لئے زیادہ مجمع کی کوشش کرنا' یہ سب ناجائز ہے' رشتہ داروں اور مخصوص دوستوں کا مجمع ہو اور سنت کے طریقے پر چلے جائیں اور آرائش و نمائش کو ترک کر دیں-ناچ گانا بہر حال ناجائز و حرام ہے(۳)

---

(۱) ساچق کی رسم برات سے ایک روز پہلے کی رسم ہے جس میں دولہا کے ہاں سے دلہن کے لئے مٹھائی نقل' مصری' میوہ کی ٹھلیاں ساگ پراٹھے' تیل اور جوڑے وغیرہ بھیجے جاتے ہیں یہ سب جاہلانہ رسمیں ہیں (فیروز اللغات : ۷۶۲)

(۲) بارات کی یہ رسم دراصل ہندوؤں کی ایجاد ہے چونکہ پہلے زمانے میں امن نہ تھا دولہن کی حفاظت کے لئے ایک جماعت کی ضرورت تھی اور اس وجہ سے لی گھر ایک آدمی لیا جاتا تھا کہ اگر اتفاق سے کوئی بات پیش آجائے تو ایک گھر میں ایک ہی بیوہ ہو اور اب تو امن کا زمانہ ہے اب اس جماعت کی کیا ضرورت ہے اور اب تو اس میں دیگر خرابیاں بھی آگئیں ہیں جن کی وجہ سے برات کو منع کیا جاتا ہے اور میں (مولانا اشرف علی تھانوی) جو پہلے ان براتوں میں جایا کرتا تھا جب تک میری سمجھ میں یہ خرابیاں نہ آئی تھیں اب میں ان رسومات کو بالکل حرام سمجھتا ہوں (اشرف الجواب: ۱۰۳، ۱۰۵، ط ملتان)

(۳) (حوالہ گزشتہ رد المحتار مع الدر : ۶/۴۲۵ ط سعید)

(۱۶) تقرر تاریخ نکاح

تقرر تاریخ نکاح کے موقع پر بعض غلط رسومات

الف' نائی کے ہاتھ خط تاریخ شادی سرخ گوٹہ دار بھیجنا۔ب' مشورہ تاریخ کے لئے مرد عورت کنبہ والوں کا جمع ہونا۔ج' دوخوان شکرانے کے تیار کر کے نائی اور ڈومنی کو کھلانا۔د' نائی کو جوڑا اور نقد روپیہ دیکر رخصت کرنا۔ہ' نائی کا جوڑا لہن کے گھر میں مستورات کو دکھانا۔

(جواب) الف' سرخ خط کا التزام درست نہیں۔ تاریخ کی اطلاع ضروری ہے۔ب' کنبہ کا اجتماع بلا ضرورت بطور رسم کے درست نہیں۔ج' یہ بھی التزام مالا یلزم ہونے کی بناء پر قابل ترک ہے۔د' اسی طرح یہ بھی۔ہاں اس کے کام کی اجرت کے بقدر دینا جائز ہے۔ہ' ریاؤ سمعہ کے طور پر ہوتا ہے اس لئے دکھانا ناجائز ہے(۱)

(۱۷) تیاری نکاح

تیاری نکاح کے وقت کی بعض رسومات

الف' کنبہ والوں کا جمع ہونا۔ب' کھانا کھلانا۔ج' مستورات کی ڈولیوں کا کرایہ دینا۔

(جواب) الف۔بقدر حاجت وضرورت اجتماع کا مضائقہ نہیں۔ب' ضروری مہمانوں کو کھانا کھلانے میں حرج نہیں(۲)۔ج' مستورات کا زیادہ اجتماع اچھا نہیں۔ قریبی رشتہ دار آئیں تو کرایہ کا مضائقہ نہیں۔

(۱۸) بعد نکاح

نکاح کے بعد کی رسمیں

الف' چھواروں کا تقسیم کرنا۔ب' مٹھائی مع رومال وتشتری تقسیم کر کے زیر بار ہونا۔ج' نائی کو بار بار کثیر رقم دینا۔د' کمینوں کا حق لینا دینا۔ہ' شربت کا نیگ دینا۔و' شربت پلانا۔ز' دولہا پر سے نچھاور کرنا۔ح' بہنوئیوں کو سہرے کا نیگ دینا۔ط' سہرا بھیجنا۔ی' نائی کو چوٹی سہرے کا حق دینا۔

(جواب) الف' جائز ہے(۳)۔ب' اگر وسعت ہو اور ریا مقصود نہ ہو تو خیر مباح ہے مگر حیثیت سے زیادہ کر کے زیر بار ہونا ناجائز ہے۔ج' بس وہی بقدر عمل اجرت دینا جائز ہے اور بطور پابندی رسم کے دینا ناجائز ہے۔

---

(۱) (حوالہ گزشتہ رد المحتار مع الدر : ۴۲۵/۶ ط سعید)

(۲) لا ینبغی التخلف عن اجابۃ الدعوۃ العامۃ کدعوۃ العرس والختان ونحوھما ... (ھندیہ: ۳۴۳/۵ ط کوئٹہ)

(۳) چھوارے تقسیم کرنا اگرچہ جائز اور مباح ہے لیکن آج کل خاص طور پر چھواروں کو ضروری سمجھنا اور خاص اسی کا اہتمام کرنا اور بعض دوسری غلط رسومات کی وجہ سے ان کو تقسیم نہیں کرنا چاہئے مولانا رشید احمد گنگوہی ایسے سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں ایسے جزئی پر عمل کرنا کچھ ضروری نہیں اگرچہ ایسا لونا درست ہو مگر یہ روایت چنداں معتبر نہیں اور اس کے فعل سے اکثر چوٹ آجاتی ہے اگر مسجد میں نکاح ہو تو بے تعظیمی بھی ہوتی ہے اور اس روایت کو لوگوں نے ضعیف لکھا ہے۔(فتاویٰ رشیدیہ: ۲۶۶ ط سعید) اور مولانا اشرف علی تھانوی نے اسلامی شادی نامی کتاب میں چھواروں کی تقسیم کے منع کو ترجیح دی ہے اور اس روایت کو ضعیف کہا ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

د بقدر اجرت عمل کے دینا جائز ہے -ہ سے ی تک بطور پابندی رسم کے سب ناجائز ہیں اور واجب الترک ہیں - سہرا ہندوانی رسم ہے انہیں سے لی گئی ہے وہ تاروں کا بناتے ہیں مسلمانوں نے پھولوں کا بنانا شروع کر دیا ہے مگر رسم انہیں کی ہے اور قابل ترک ہے(۱)

(۱۹) سلامی دینا

دولہے کو سلامی دینے کی رسم صحیح نہیں

الف' دولہا کو بروقت سلام کرنے کے سو پچاس روپے سے لیکر ہزار روپے تک یا اس سے زیادہ نقد دینا- ب' خلعت پارچہ دینا-

(جواب) دونوں کام التزام مالا یلزم اور پابندی رسم کی وجہ سے ناجائز ہیں(۲)

(۲۰) منہ دکھائی

منہ دکھائی کی رسم بھی درست نہیں

الف' دولہن کا منہ دیکھ کر کچھ نقدی دینا- ب' ایسے کنبہ کے مردوں کا بھی منہ دیکھ لینا جن سے شرعاً پردہ جائز ہے-

(جواب) الف- اس کا بھی وہی حکم ہے- ب' یہ قطعاً ناجائز ہے-

(۱۲) آرسی مصحف

آرسی مصحف کی رسم غلط ہے

الف' آئینہ میں دولہن کا منہ دولہا کو دکھانا- ب' نچھاور کرنا' ج، ڈومنیوں کا ناچ گانا- د' مستورات کا بے حجاب دولہا کے سامنے آنا-

(جواب) الف' ب' نہایت فضول رسمیں ہیں- ج' د' دونوں ناجائز اور واجب الترک ہیں-

(۲۲) جہیز

جہیز بقدر حیثیت دینا چاہئے

الف' حیثیت سے زیادہ نام کے لئے دینا- ب' جہیز کا بازار میں گشت کرانا- ج' بلا ضرورت بہت سے مزدوروں کی مزدوری دینا-

---

(۱) اس میں ہندوؤں کے ساتھ مکمل مشابہت ہوتی ہے لہذا ترک ضروری ہے قال النبی ﷺ من تشبہ بقوم فھو منھم ۱ مشکوۃ ۱ ۲۷)

(۲) قال النبی ﷺ من احدث فی امرنا ھذا مالیس منہ فھو رد (مشکوۃ: ۱/۲۷)

(جواب) الف بقدر حیثیت جہیز دینا چاہئے(۱) حیثیت سے زیادہ دینا ناجائز ہے۔ب شہرت ونمود کے لئے کیا جاتا ہے اس لئے ناجائز ہے۔ج یہ بھی فضول ہے ایک روپیہ کی جگہ پانچ روپے خرچ کرنا اسراف ہے۔

(۲۳) ولیمہ

ولیمہ کی دعوت اپنی حیثیت کے مطابق ہونی چاہئے

الف برادری کا کھانا حیثیت سے زیادہ دینا۔ب قرض لیکر دعوت کرنا۔ج نام ونمود کے لئے اسراف کرنا۔

(جواب) حیثیت سے زیادہ اور نام ونمود کے لئے کرنا اور زیربار ہونا ناجائز ہے(۲)

(۲۴) چوتھی

چوتھی کی رسم ناجائز ہے

الف مہمانداری۔ب مستورات کے سدھیانے لے جانے کا خرچ۔ج دعوت۔د ترکاری سدھیانے بھیجنا۔ہ ترکاری ایک دوسرے کے مارنا۔و ترکاری مارتے وقت دولہا سے کچھ لحاظ نہ رکھنا۔

(جواب) چوتھی کی رسم مع اپنے تمام لوازم کے ناجائز ہے۔(۳) *

(۲۵) چالا(۴) کرنا

چالے کی رسم بھی صحیح نہیں

الف دولہا دلہن کو بلا کر دعوت کرنا۔ب کنبہ کے اور لوگوں کو بھی شریک کرنا۔ج روپیہ زیور پارچہ دیکر رخصت کرنا۔

(جواب) مروجہ چالے بطور رسم کے کرنے ناجائز ہیں۔

(۲۶) بعد شادی

شادی کے بعد کی رسمیں

رسما ایسا لین دین رکھنا جس سے ہمیشہ زیرباری ہوتی رہے۔

(جواب) یہ بھی حیثیت کے موافق ہو تو مضائقہ نہیں۔حیثیت سے زیادہ کرنا اور زیربار ہونا ناجائز ہے۔

---

(۱) عن عمر بن الخطاب قال الا لا تغالوا فی صدقة النساء (مشکوة: ۲۷۷/۱)

(۲) اعلم ان اخلاص العبادة لله تعالیٰ واجب والریا فیها حرام بالاجماع للنصوص القطعیة وقد سمی علیه الصلوة والسلام الشرك الاصغر (رد المحتار مع الدر: ۴۲۵/۶ ط س)

(۳) یہ رسم ریا نمود نمود بے پروائی اور التزام ما لایلزم کی وجہ سے ناجائز ہے۔

(۴) چالا ایک رسم ہے کہ نئی دلہن کا میکہ سے شادی کے بعد اول چار بار میکے جانا

Maktaba Tul Ishaat.com

(۲۷) مرولی

آدمی کے مرجانے کے موقع پر بعض غلط رسومات

الف' تجہیز و تکفین - ب' مہمانداری کرنی جس میں مستورات لباس فاخرہ پہن کر آتی ہیں - ج' پھول (سوئم) کرنا اور اس میں عزیز و اقارب کا جمع ہونا کھانا کھلانا د' زیور مکان فروخت کر کے یا قرض لیکر رسم ادا کرنا اور اس کا لحاظ نہ رکھنا کہ ورثہ میں نابالغ بھی حقدار ہیں - ہ' سوئم' چہلم' برسی وغیرہ پر مہمانداری کرنا اور کھانا کھلانا -

خاکسار عاصی مرزا محمد ایوب دہلی

(جواب) الف' تجہیز و تکفین اوسط درجے کی مردہ کے ترکہ میں سے ہونی چاہئیے -(۱) ب' غمی کی مہمانداری جیسی کہ مروج ہے واجب الترک ہے(۲)۔ ج' یہ بھی پابندی رسم کی خاطر کرنا ناجائز ہے - د' ناجائز - ہ' ایصال ثواب جائز بلکہ مستحسن ہے(۳)۔ جس کی شرعی حیثیت صرف اس قدر ہے کہ جو کچھ میسر ہو خدا کے واسطے صدقہ کردو اور اس کا ثواب میت کو بخش دو - اس میں شریعت نے نہ کوئی خاص تاریخ مقرر کی ہے نہ کوئی خاص شے - مقرر تاریخوں کو ایصال ثواب کے لئے ضروری یا مؤثر یا زیادہ مفید سمجھنا درست نہیں ہے -

محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرسہ امینیہ دہلی

گزشتہ غلط رسومات کے فتویٰ پر علماء کی تصدیقات :

(۱) اصاب من اجاب - محمد عبداللہ صدر مدرس مدرسہ اشرفیہ دہلی - (۲) نور الحسن عفی عنہ صدر مدرس مدرسہ حسین بخش دہلی (۳) سب جوابات صحیح ہیں اور ان کی پابندی کرنا دین و دنیا کے لئے نہایت مفید ہے - بندہ محمد میاں عفی عنہ مدرس مدرسہ حسین بخش دہلی (۴) شفاعت اللہ عفی عنہ مدرس مدرسہ حسین بخش دہلی (۵) وحید حسین عفی عنہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی (۶) ایصال ثواب مستحسن اور اولیٰ ہے قیود غیر مشروعہ سے پرہیز لازم ہے - محمد عبدالغفور دہلوی مدرس مدرسہ امینیہ دہلی (۷) بندہ ضیاء الحق عفی عنہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی (۸) خدا بخش عفی عنہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی (۹) جواب سب صحیح ہیں - محمد شفیع عفی عنہ صدر مدرس مدرسہ عبدالرب دہلی (۱۰) محبوب الٰہی غفرلہ مدرس مدرسہ عبدالرب دہلی (۱۱) میں نے سوالات و جولبات کو نہایت غور سے دیکھا ہے جناب مفتی صاحب نے جو جولبات دیئے ہیں وہ تمام صحیح ہیں خادم العلماء سلطان محمود صدر مدرس مدرسہ فتح پوری دہلی (۱۲) ذلك الكتاب لا ريب فيه - حررہ محمد صدیق دیوبندی مدرس دوم مدرسہ فتح پوری دہلی (۱۳) جس قدر جوابات مولانا محمد کفایت اللہ صاحب نے تحریر فرمائے ہیں وہ سب درست قابل قبول ہیں کوئی اگر تسلیم نہیں کرے گا تو وہ دارین میں رسوا و ذلیل

---

(۱) يبدؤ من تركة الميت بتجهيز ه يعم التكفين من غير تقتير ولا تبذير (التنوير و شرحه: ۷۵۹/۶ ط س)

(۲) يكره اتخاذ الضيافة من الطعام من اهل الميت لأنه شرع في السرور لا في الشرور (رد المحتار مع الدر: ۲/ ۲۴۰ ط سعيد)

(۳) حرج علمائنا في باب الحج عن الغير بأن للانسان أن يجعل ثواب عمله لغيره صلوة او صوماً أو صدقة أو غيرها كذا في الهداية (رد المحتار مع الدر: ۲/ ۲۴۳)

ہونے کے لئے تیار ہوگا-اللہ تعالیٰ ہدایت دے-محمد احکم عفی عنہ مدرس مدرسہ فتح پوری دہلی (۱۴) محمد عبدالقادر عفی عنہ مدرس مدرسہ فتح پوری دہلی (۱۵) عبدالرزاق مدرسہ فتح پوری (۱۶) اس احقر نے بھی تمامی سوالات وجوابات کو بنظر تعمق پڑھا جملہ جوابات صحیح ہیں یہ رسومات ناروا قابل تغییر ہیں حتی المقدور ہر مسلمان پر ان کی تغییر حسب ارشاد نبی کریم ﷺ **من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان** واجب ہے-احادیث سے ثابت ہے کہ ولادت نکاح موت کے موقعوں پر خود رسول کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا طرز عمل نہایت صاف اور سچا بلا تکلف تھا حبیب خدا ﷺ سے زیادہ خدا تعالیٰ کے بعد کون صحابہ کرام کے لئے پیارا تھا-مگر حال یہ کہ بعضے نکاح کرتے ہیں مگر رسول خدا ﷺ کو خبر تک نہیں کرتے اور حضور بعد میں مطلع ہوتے ہیں آج مسلمانوں نے بیاہ وغیرہ کی رسومات کو جو کہ معصیات پر مبنی ہیں فرائض وواجبات پر ترجیح دے رکھی ہے چنانچہ ان کے اہتمام میں نمازوں کا جانا اور آنکھوں اور کانوں کا زنا میں مبتلا ہونا وقوع میں آتا رہتا ہے خدا تعالیٰ مصلحین کو اصلاح کی توفیق عطا فرمائے-فقط-ولایت احمد عفی عنہ مدرس مدرسہ عالیہ مسجد فتح پوری دہلی-(۱۷) بیشک رسومات مذکورہ میں سے اکثر تو ایسی رسمیں ہیں جو ممنوعات شرعیہ میں داخل ہیں اور جن کا ترک لازم ہے اور بعض رسوم مثلاً اہل برادری کو ہدیۃً خوشی کے مواقع میں مٹھائی وغیرہ تقسیم کرنا یا ان کا اجتماع اپنے مکان پر کرنا فقط اس لئے کہ ازدیاد محبت کا باعث یا بطریق صلہ رحمی وہدیۃً زوجین یا ان کے متعلقین میں سے کسی کو کچھ دینا یا اپنے خدام سے کسی کو بطریق انعام واحسان کچھ دینا یا اہل برادری کی دعوت کرنا یا دولہا کو پھول پہنانا یا کسی جائز کام کے لئے بلا سود کے قرض لینا-یا سوم وچہلم وغیرہ کرنا-یہ سب امور اگرچہ فی نفسہ مباح ہیں-آدمی اظہار شکر کی غرض سے یا اپنے متعلقین کے ساتھ احسان کرنے کے اپنی حیثیت کے موافق اگر ان افعال کو کرنا چاہے تو کر سکتا ہے لیکن اگر ان افعال سے محض تفاخر مقصود ہو یا اہل برادری کے طعن کا خوف ہو جیسا کہ اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ باوجودیکہ مقدرت نہیں رکھتے لیکن صرف نام کی خاطر اس قدر نقصان برداشت کرتے ہیں جس کی تلافی برسوں نہیں کر سکتے یہاں تک کہ بہت سے خاندان انہیں بے اعتدالیوں کی بدولت تباہ وبرباد ہو چکے ہیں پس ایسی صورت میں چونکہ تفاخر مذموم کا ارادہ ان افعال کے ساتھ لاحق ہو گیا اس لئے ان افعال سے بھی ممانعت کی جائے گی میرے نزدیک مقدرت والے اصحاب کو بھی چاہئیے کہ وہ اگر اپنے متعلقین کے ساتھ کچھ احسان وسلوک کرنا چاہیں تو اس طرح کریں کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو اور ان کے نکاح وغیرہ کی تقریبیں اس طرح سادگی کے ساتھ انجام پائیں کہ اکثر غربا انہیں تقریبوں کے ساتھ اپنی تقاریب کا موازنہ کریں تو بہت زیادہ فرق نہ پائیں-محمد مظہر اللہ غفرلہ امام مسجد فتح پوری دہلی (۱۸) الجواب صحیح محمد کرامت اللہ غفرلہ باڑہ ہندو راؤ دہلی (۱۹) مولانا مظہر اللہ کی تحریر سے مجھے بھی اتفاق ہے محمد عبدالصمد عفی عنہ (پیر جی) کوچہ پنڈت دہلی (۲۰) محمد شرف الحق محلہ چوڑیوالان دہلی (۲۱) محمد حبیب الرحمن محلہ چوڑیوالان دہلی (۲۲) اس اوالعزم وذی شان تحریک سے اتنا دل

Maktaba Tul Ishaat.com

ہو رہا ہو آیا اگر اس پر مسلمانوں نے توجہ مبذول فرمائی تو پھر ان کی دنیا اور ان کا دین دونوں درست ہو جائیں گے اس لحاظ سے رسومات کفار سے بچ کر من تشبہ بقوم فھو منھم سے یکسو ہو جائیں گے اور اپنے ہادی اور اپنے پیشوا کے تابعدار بن کر جہاں بھر کے لئے صحابہ کرام کا نمونہ بن جائیں گے نیز دین اور دنیاوی بہبودی کی سڑک اعظم پر آجائیں گے جو مسلمانوں کی انتہائے معراج ہے انشاء اللہ وہ میسر ہو گی فقط محمد اسحاق عفی عنہ بازار مٹیا محل دہلی (۲۳) صورت مسئولہ میں جس قدر رسوم ہندوانہ ہیں سب ناجائز ہیں مسلمانوں کو ان سے پرہیز لازم ہے اور جو آپس کے سلوک اور دعوتیں اور لین دین مطابق شرع کے ہوں اس کے کرنے میں حرج نہیں دعوۃ الختان جائز ہے مثل دعوۃ عقیقہ کے۔ لیکن اور لوازمات جو شرع کے خلاف ہیں گھوڑے کی سواری۔ مساجد کا سلام۔ ناچ۔ باجہ اور مہملات جو کچھ ہیں وہ ناجائز ہیں قبل شادی کے جانبین سے تحفہ تحائف اور دولہا کی طرف سے زیور و پوشاک دولہن کو دیا جانا درست ہے لیکن ایسے رسومات منگنی میں جو ہندوؤں کے مشابہ ہیں یا اس کے لزوم سے زیر باری مسلمانوں کو ہے یا اس پر عمل نہ کرنے سے منگنی چھوٹ جاتی ہے نکاح میں نقصان ہوتا ہے یہ سب ناجائز ہیں الحاصل جو رسومات کفار مشرکین کی ہیں یا ان کا لزوم شریعت سے ثابت نہیں کل ناجائز ہیں۔ قال النبی ﷺ من تشبہ بقوم فھو منھم وقال النبی ﷺ من احدث فی امرنا ما لیس منہ فھو رد۔ متفق علیہ۔ حررہ احمد اللہ صدر مدرس دار الحدیث رحمانیہ دہلی ۱۹ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ (۲۴) عبد الرحمن عفی عنہ مدرس مدرسہ رحمانیہ دہلی (۲۵) عبد اللطیف مدرس مدرسہ رحمانیہ دہلی (۲۶) عبد الغفور مدرس مدرسہ رحمانیہ دہلی (۲۷) جمال الدین صدر مدرس مدرسہ نصرۃ الاسلام باڑہ ہندو راؤ دہلی (۲۸) خمدہ و نصلی سوال مذکور کے جوابات تفصیلی اور غیر تفصیلی سے خاکسار کو اتفاق ہے اس نازک دور میں جوابات پر عمل کرنا موجب حصول فلاح دارین ہے اور اس کی مخالفت باعث خسران دارین ہے۔ حررہ محمد عبد الغنی سابق مدرس مدرسہ فتح پوری دہلی (۲۹) بندہ عبد العلی غفرلہ امام کالاں مسجد دہلی (۳۰) جو رسوم جاہلیت اور کفار کی ہیں لوازم جنمنے میں یا نکاح میں یا مرنے میں ان سب کو مٹانا فرض ہے جس طرح شریعت بتلائے اسی طرح کرنا چاہیئے عبد الرحمن عفی عنہ مدرس مدرسہ حاجی علی جان دہلی (۳۱) محمد عثمان علی عفی عنہ مقیم مسجد رمضان شاہ پھاٹک حبش خاں دہلی (۳۲) صورت مرقومہ میں واضح ہو کہ جوابات نہایت صحیح و مدلل ہیں۔ ہر ایک انسان کو ان کے اوپر عمل درآمد کرنا واجب اور باعث فلاح ہے اور اس کے خلاف کرنا باعث بربادی و ناراضگی خدا اور رسول ﷺ ہے واللہ اعلم سید ابو الحسن عفی عنہ (۳۳) ھو الموفق میں نے جوابات مذکورہ پڑھے جناب مفتی صاحب نے خلاصہ لکھ دیا ہے جن امور کو ناجائز لکھا ہے واقعی ناجائز ہیں صاحب موصوف نے تفصیل نہیں کی کہ بعض امور ان میں سے بہت ہی سخت ناجائز حرام ہیں جیسے اسراف بے پردگی وغیرہ۔ جناب مستفتی صاحب کو جلدی ہے ورنہ میں تفصیل لکھ دیتا۔ فقط ابو سعید محمد شرف الدین صدر مدرس مدرسہ میاں صاحب مرحوم دہلوی (۳۴) سوال میں جن امور کا ذکر کیا گیا ہے بجز چند باتوں کے اکثر خرافات و رسوم ہندوانی ہیں جن کا ترک مسلمانوں پر واجب ہے نبی ﷺ نے تبتہ

الوداع میں فرمایا تھا کہ کل رسوم جاہلیت اسلام میں ناجائز ہیں لہذا مسلمانوں کو ان امور کی اصلاح کر کے کتاب وسنت کے مطابق عمل در آمد کرنا چاہئیے ورنہ دین ودنیا دونوں برباد ہو جائیں گے واللہ اعلم- محمد یوسف قریشی عفی عنہ مدرس مدرسہ حضرت میاں صاحب مرحوم دہلی (۳۵) عبدالرشید عفی عنہ مدرس مدرسہ سبل السلام دہلی (۳۶) ابوالحسنات محمد احمد میر عفی عنہ مدرسہ دارالعلوم والتصوف زیر جامع مسجد دہلی (۳۷) رسومات غیر مشروعہ اور برباد کن کو ضرور ترک کرنا چاہئیے فقط سید احمد امام جامع مسجد دہلی ۲۸ ستمبر ۱۹۲۶ء (۳۸) محمد اسحاق عفی عنہ مدرس مدرسہ حسینیہ دہلی (۳۹) جو لبات سب بالکل قرآن وحدیث کے موافق اور اس قسم کے منکرات کے ازالہ کی سعی ہاتھ سے ہو یا قلم وقدم سے موجب اجر اخروی ہے خدا تعالیٰ سب کو عمل کی توفیق دے اشفاق الرحمٰن کاتب دہلوی مقیم چتلی قبر دہلی (۴۰) کوئی شبہ نہیں کہ رسوم مروجہ مسلمانوں کی دینی اور دنیاوی تباہی کا باعث ہو رہی ہیں افسوس کہ مسلمان اصول شرع سے واقف ہوتے ہوئے بھی اپنی جاہلانہ رسوم کو ترک نہیں کرتے اور باپ دادا کی رسموں کو شرعی زد سے خارج سمجھ کر خود بھی برباد ہوتے اور آئندہ نسلوں کے لئے بربادی کا نمونہ چھوڑتے چلے جاتے ہیں ان رسوم کے خلاف قلمے سخنے دامے درمے کوشش کرنا بہت بڑا جہاد ہے علمائے کرام نے جو کچھ تحریر فرمایا عین حق وصواب ہے حررہ مشتاق احمد عفی عنہ مقیم دہلی (۴۱) نبی ﷺ کی بعثت کے اغراض میں سے ایک اہم غرض لوگوں کی آبائی رسوم اور ملکی وقومی بدترین پابندیوں سے چھڑانا بھی تھا قرآن پاک ارشاد فرماتا ہے ویضع عنهم اصرهم والاغلال التی کانت علیهم اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے خطبے میں فرمایا زمانہ جاہلیت کی تمام رسوم میں نے منہدم کر دیں حمل، وضع حمل، منگنی، شادی، موت، میت رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں بھی ہوتے تھے مگر ان تمام رسومات کا نام و نشان بھی نہ تھا- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے- یا یها الذین اٰمنو الا تقدموا بین یدی الله ورسوله- ایمانداروا! خدا و رسول سے آگے نہ بڑھو- پس ان تمام ہندوانی رسوم اور آبائی طریقوں سے جو قطعاً خلاف شرع اور موجب ناراضگی رب ہیں احتراز کرنا چاہئیے ان میں سے اکثر امور حرام محض ہیں بعض ناجائز اور سخت گناہ ہیں سوالات میں بعد از نکاح تقسیم چھواروں کے علاوہ باقی کل رسمیں ناجائز ہیں سچا مسلمان وہ ہے جو ان خلاف شرع رسوم کو چھوڑ کر اپنے کل مرنے جینے بیٹھنے اٹھنے شادی بیاہ، موت میت وغیرہ میں سنت رسول اللہ ﷺ کا تابعدار رہے اور تمام بدعتوں سے دور رہے بدعتی شخص کی تو کوئی عبادت قبول نہیں اللہ مسلمانوں کو سمجھ دے اور وہ ان رسومات کو ترک کر کے خدا کے پیارے اور دنیا میں عزت والے بن جائیں- الراقم محمد بن ابراہیم مدرس مدرسہ محمدیہ وایڈیٹر اخبار محمدی- اجمیری دروازہ دہلی (۴۲) جو علمائے کرام ذوی الاحترام نے تحریر فرمایا ہے بجا اور درست ہے یقال له ابراہیم دہلوی (۴۳) مجھ کو علماء کی رائے سے اتفاق ہے فقیر محمد شفیع واعظ اسلام اناوی مقیم دہلی (۴۴) بلاشک وشبہ رسوم خلاف شرع اور باعث نقصان دین ودنیا ہیں ان کو ترک کرنا چاہئیے محمد سورتی حسینیہ ۲۶ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ صدر مدرس جامعہ ملیہ قرول باغ دہلی (۴۵) قد اصاب المجیب- عبدالغنی مدرس جامعہ ملیہ قرول باغ دہلی (۴۶) ان

Maktaba Tul Ishaat.com

تمام رسوم کو اسلام اور شریعت، حکمت تو کسی طرح جائز کر ہی نہیں سکتی یہ مراتب تو بہت بالاتر ہیں عقل انسان کو بھی ان سے سخت نفرت ہے اور یہ تمام بلائیں اسلام کی تعلیم کو چھوڑ کر سلف صالحین کے طریقے سے منہ موڑ کر سراسر کفار سے لی گئی ہیں اور نوے فیصد رسوم تو بالکل ہنود کی ہیں جو گناہ کبیرہ کی حد سے گزر کر کفر تک نوبت پہنچانے اور دین و دنیا دونوں کی تباہی و بربادی کا باعث ہوتی ہیں۔ اس پر بھی مسلمانوں نے ان کو نہ چھوڑا تو خدانخواستہ یہ سمجھا جائے گا کہ ان کے دلوں پر مہر ہو گئی خدا عمل کی توفیق دے مجیب مصیب نے سب جواب صحیح لکھے ہیں۔ جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء محمد شرف الدین ٹونکی (۴۷) مراسم کو داخل اسلام سمجھنا اور جزو دین قرار دینا سب سے زیادہ مکروہ فعل ہے صحابہ اور اہل بیت کا اتباع کافی ہے اسلام کی کمزوری کا سب سے بڑا سبب یہی ہے کہ مراسم کو جزو اسلام قرار دیکر عام مسلمان تباہی میں ایسے مبتلا ہوئے کہ نکلنا دشوار ہو گیا اگر آج عام مسلمان اتباع صحابہ اختیار کریں اور سادہ زندگی بسر کرنا شروع کر دیں تو کل اسلام کو ہندوستان میں وہی تفوق حاصل ہو جائے گی جو آج سے ہزار سال پہلے تھا فقط حررہ محمد ابوالحسن حقانی عفی عنہ (۴۸) مولانا کفایت اللہ صاحب نے جس تفصیل سے جوابات لکھے ہیں تمام صحیح ہیں خدا مسلمانوں کو توفیق دے کہ وہ ان تمام تباہ کن رسوم سے بچیں اور صحیح معنوں میں مسلمان ہوں۔ محمد عرفان (۴۹) بندہ احمد سعید واعظ دہلوی ناظم جمعیۃ علمائے ہند (۵۰) احمد علی واعظ عفی عنہ جھجروی ثم الدہلوی (۵۱) مولوی کفایت اللہ صاحب نے جو جوابات لکھے ہیں درست ہیں۔ احقر ضمیر الدین احمد عفی عنہ (نواب مرزا آف لوہارو) دہلوی (۵۲) مسیح الزمان کیرانوی (۵۳) عزیز الرحمٰن عفی عنہ مفتی دار العلوم دیوبند ۱۵ جمادی الآخر ۱۳۴۵ھ (۵۴) محمد شفیع عفا اللہ عنہ (۵۵) محمد انور عفا اللہ عنہ (۵۶) عتیق الرحمٰن عثمانی معین مفتی دار العلوم دیوبند۔ محمد اعزاز علی غفرلہ

دس محرم کو شربت پلانا، کھچڑا پکانا، نیا کپڑا پہننا اور سرمہ لگانا بدعت اور بے اصل ہیں

(سوال) زید کہتا ہے کہ شربت پلانا، کھچڑہ پکانا، نیا کپڑا پہننا، آنکھوں میں سرمہ لگانا یہ سب سنت ہے کھچڑا اس وجہ سے سنت ہوا کہ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کوہ جودی پر جا کر لگی تو کشتی سے اتر کر کھچڑا پکایا یہی دن عشرہ محرم کا تھا۔ المستفتی نمبر ۳۴۹ سید حاکم علی شاہ (میرٹھ) ۱۱ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ

(جواب) کھچڑا پکانے کی کوئی سند نہیں یہ بالکل بے اصل ہے البتہ عاشورا کے دن روزہ رکھنا اور اپنے اہل و عیال پر رزق یعنی کھانے پینے کی اس روز فراخی کرنا مسنون ہے سرمہ لگانے کی روایت ضعیف ہے بعض نے اسے موضوع بھی کہا ہے نیا کپڑا پہننے کی کوئی روایت نہیں (۱) اور جو کام روافض کرتے ہیں ان میں ان کی مشابہت اہل سنت کو نہیں کرنی چاہئے (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

---

(۱) وحدیث التوسعة علی العیال یوم عاشوراء صحیح (وفی الشامیه) وهو من وسع علی عیاله یوم عاشوراء وسع الله علیه سنه کلها قال جابر جربته اربعین عاما فلم یخلف وحدیث الا کتحال هو مارواه البیهقی وضعفه من اکتحل بالاثمد یوم عاشوراء لم یرمد ابدا و رواه ابن الجوزی فی الموضوعات من اکتحل یوم عاشوراء لم ترمد عینه تلك السنة (فتح) (رد المحتار مع الدر ۲/ ۴۸۱ ط سعید)

(۲) قال رسول الله ﷺ من تشبه بقوم فهو منهم (مشکوٰة: ۱/ ۲۷)

شادی کے موقع پر دلہے کو سہرا ڈالنے کی رسم

(سوال) بوقت شادی نوشہ کے سر پر جو سہرہ ڈالتے ہیں جائز ہے یا ناجائز؟ اور گلے میں سہرہ ڈالا جاسکتا ہے یا نہیں؟ المستفتی محمد صغیر خاں میانجی- مقام اوسیا ضلع غازی پور-

(جواب) سہرا سر پر ڈالا جاتا ہے اگر اس کو گلے میں ڈال دیا جائے تو وہ سہرے کے حکم میں نہیں رہتا سر پر سہرا ڈالنا ناجائز ہے کہ وہ ہندوؤں کی رسم ہے (۱) گلے میں ہار ڈالنا جائز ہے- محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

اگر سہرا باندھ کر نکاح کیا تو کیا بعد میں تجدید نکاح ضروری ہے؟

(سوال) اگر نوشہ کے سہرا بندھا ہوا اور بدھی طرہ پہنے ہو تو نکاح طرہ بدھی سہرے کے ساتھ جائز ہو گیا یا تجدید نکاح لازم ہے؟ اور نکاح نہ ہونے کی حالت میں اگر نوشہ تجدید نہ کرے تو اس عورت کو جس نے طرہ بدھی سہرے کے ساتھ نکاح ہوا کسی دوسرے سے نکاح کر لینے کا حق حاصل ہے یا نہیں اور بعض لوگ نکاح کے وقت سہرا کھول دیتے ہیں یہ فعل بھی نکاح کے واسطے احسن ہے یا بے فائدہ؟ اور بعض لوگ سہرے کو سر سے لپیٹ دیتے ہیں اور اسی کو کافی سمجھتے ہیں اس کی بابت کیا حکم ہے؟ فقط

(جواب ٦٥) اصل یہ ہے کہ سہرا بدھی طرہ یہ کفار کی ہنود کی رسمیں ہیں جو آج تک ان میں بعض مقامات پر پائی جاتی ہیں وہ لوگ سنہرے روپہلے تاروں کا سہرا بدھی بناتے ہیں مسلمانوں نے پھولوں کا سہرا بنانا اختیار کیا بہر حال اصل رسم انہیں سے ماخوذ ہے پس اگر کوئی شخص باوجود اس علم کے کہ سہرا بدھی کفار کی رسم ہے اسے اچھا اور بہتر بلکہ ضروری سمجھے جیسا کہ اکثر جہلا کا خیال اور عمل ہے اور اس پر اصرار کرے تو اس پر بوجہ رسوم کفریہ کے پسند کرنے کے علماء نے کفر کا فتویٰ دیا ہے کہ یہ شخص خواہ بوجہ رضا بالکفر یا رضا بالرسوم الکفریہ کافر ہو گیا اور تجدید اسلام کے بعد تجدید نکاح بھی ضروری ہے لیکن اگر کسی شخص کو یہ معلوم نہ ہو کہ یہ چیزیں کفار کی رسوم ہیں یا معلوم بھی ہو لیکن وہ ان پر اس حیثیت سے عامل نہ ہو کہ بحیثیت رسوم کفار ہونے کے پسند کرے یا اصرار کرے بلکہ صرف اس وجہ سے کہ بہت سے مسلمان کرتے ہیں وہ کرے تو ایسی صورت میں ان اشیاء کا مرتکب اگرچہ بوجہ ارتکاب بدعت گناہ گار یا کم از کم التزام مالا یلزم کر کے گناہ گار تو ہو گا لیکن کافر نہیں ہو سکتا اور جب کافر نہیں ہوا تو تجدید نکاح کی ضرورت نہیں تکفیر مسلم میں چونکہ فقہاء نے سخت احتیاط کا حکم دیا ہے (۲) اس لئے کسی ایسے نوشہ کو جس نے سہرا بدھی طرہ باندھے ہونے کی حالت میں نکاح کیا ہے کافر نہ کہنا چاہئے اگرچہ اس فعل سے منع کرنا ضروری ہے لیکن جب تک وجہ کفر مصرح نہ ہو حکم کفر نہ دینا احوط ہے نکاح کے وقت سہرا کھول ڈالنا ہی بہتر ہے تاکہ اگر بالکل سدباب ارتکاب بدعت کا نہ ہو تو جتنی مقدار ممکن ہو اتنا ہی ہو جائے مالا یدرک کلہ لایترک کلہ -واللہ اعلم

---

(۱) قال رسول اللہ ﷺ لیس منا من تشبہ بغیر نا لا تشبھو بالیھود ولا بالنصاری (ترمذی : ۹۹/۲)

(۲) وفی الخلاصۃ: وغیر ھا اذا کان فی المسئلۃ وجوہ تو جب التکفیر ووجہ واحد منعہ فعلی المفتی ان یمیل الی الوجہ الذی یمنع التکفیر تحسیناً للظن بالمسلم (رد المحتار مع الدر المختار : ۲۲۴/۴' س)

Maktaba Tul Ishaat.com

۲۲ رجب کے کونڈوں کی شریعت میں کوئی اصل نہیں

(سوال) رجب کی بائیس تاریخ کو کونڈے کرنے جائز ہیں یا نہیں جو کونڈوں کو ناجائز اور کرنے والے کو بدعتی اور برا جانتا ہو تو اس کو بدعتی کے مکان پر کونڈے کھانے چاہئیں یا نہیں رشتہ داری یا دوستانہ کی وجہ سے اس کے گھر پر جاکے کھانا درست ہے یا نہیں؟

(جواب ٦٦) یہ کونڈوں کی رسم ایک ایسی ایجاد ہے جس کے لئے شریعت مقدسہ میں کوئی دلیل نہیں ہے لہذا اسے ترک کردینا ضروری ہے، مگر اس کی حقیقت یہ نہیں کہ وہ کھانا حرام ہوجاتا ہے کھانا تو فی حد ذاتہ مباح ہے ہاں منع کرنے والے کو ان کونڈوں کا کھانا جاکر کھانا مناسب نہیں کہ اس کے اس اقدام سے فی الجملہ رسم کی بھی تائید ہوتی ہے رشتہ داری اور دوستانہ کی وجہ سے بھی جاکر کھانا مناسب نہیں کہ یہ بھی ایک طرح کی مداہنت ہے فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

بچہ پیدا ہونے کی خوشی میں کھانا کھلانا جائز تو ہے مگر اس میں دن کی تعیین صحیح نہیں

(سوال) بچہ پیدا ہونے کی خوشی میں بطور شکرانہ کھانا کھلانا کیسا ہے؟ اور وہ بھی اس وقت میں جب کہ عورت نفاس سے پاک ہوجائے اس سے پہلے نہیں کھلاتے۔

(جواب ٦٧) بچہ پیدا ہونے کی خوشی میں کھانا کھلانا یا صدقہ خیرات کرنا جائز ہے لیکن یہ تخصیص کہ وہ کھانا شکرانہ ہی ہو یا نفاس ختم ہونے پر کھلایا جائے بے اصل اور بدعت ہے(۲)

رخصتی سے پہلے دلہا کی طرف سے دلہن کی دعوت صحیح تو ہے مگر اس کو ضروری نہ گردانا جائے

(سوال) ہمارے یہاں رخصتی سے پہلے عورت کو خاوند کے گھر دس دن بطور خوشی کھانا کھلانے کی رسم ہے یہ کیسی ہے؟

(جواب ٦٨) دولہن کی دعوت دولہا کی طرف سے رخصت سے پہلے کرنے میں مضائقہ نہیں لیکن اس میں بھی یہ شرط ہے کہ قیود غیر شرعیہ اور التزام مالا یلزم نہ ہونا چاہئے ورنہ وہ قیود اور التزام بدعت اور ناجائز ہوگا(۳)۔

حیلہ اسقاط کا مروجہ طریقہ بدعت اور واجب الترک ہے اور حیلہ اسقاط کے صحیح طریقہ کی تفصیل

(سوال) افغانستان و گجرات میں یہ رواج ہے کہ جب کوئی مرتا ہے تو اس کے ورثا بعد نماز جنازہ غربا کے

---

(۱) قال النبی ﷺ: من احدث فی امرنا هذا ما لیس منه فهو رد (مشکوة: ۲۷/۱)

(۲) والمتابعة کما یکون فی الفعل یکون فی الترك ایضا فمن واظب علیٰ فعل لم یفعله الشارع فهو مبتدع (مرقات، شرح مشکوة: ۴۱/۱ ط کوئٹہ)

(۳) فی نفسہ اس دعوت میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن اس میں دیگر شروط اور جاہلیت کی رسمیں ہیں لہذا یہ عمل ان کی وجہ سے بدعت شمار ہوگا (حوالہ گزشتہ مرقات شرح مشکوۃ ج ۱ ص ۴ تالیفات اشرفیہ ملتان)

ایک مجمع میں ایک چادر میں کچھ غلہ پیسہ اور قرآن شریف رکھ کر یہ کہتے ہوئے پھراتے ہیں کہ یہ سب اس کے فرائض وواجبات کے معاوضہ میں بطور فدیہ وکفارہ دیا جاتا ہے بعد ازاں ان اشیائے مذکورہ کو انہیں غربا کو نیز دیگر مستحقین کو تقسیم کرتے ہیں اور اس رواج کو شرع شریف سے مستخرج جانتے ہیں اس کے متعلق واقعی شرع شریف میں کیا احکام وارد ہیں؟

(جواب ۶۹) نفس صدقہ بطور ایصال ثواب کرنا مستحسن ہے بشرطیکہ صدقہ کرنے والا اپنے مال سے محض لابتغاء وجہ اللہ کے ارادہ سے کرے پابندی رسم ورواج یاریاوسمعہ مقصود نہ ہو سوال میں جو صورت مذکور ہے یہ اسقاط کے نام سے مشہور ہے اور کتب شریعت میں اس کی صرف اس قدر اصل ہے کہ اگر میت نے کوئی مال نہیں چھوڑا اور اس کے ذمہ نمازوں اور روزوں کا فدیہ واجب تھا تو فقہا نے اس کے ادا کرنے کی یہ صورت بتائی ہے کہ فدیہ ہائے صوم وصلوۃ کی مجموعی مقدار مثلاً سو من غلہ ہوتی ہے اور ولی میت کے پاس ایک من غلہ ہے جو وہ تبرعاً اپنے مال سے ادا کرتا ہے یا اس کے پاس کچھ نہیں مگر اس نے ایک من غلہ قرض لے لیا اور اس کو میت کے قضا شدہ نماز روزوں کے فدیہ میں دینا چاہتا ہے تو یوں کرے کہ حساب لگا کر دیکھے کہ ایک من غلہ کتنی نمازوں کا فدیہ ہوتا ہے جس قدر نمازوں کا فدیہ ہوتا ہو اتنی نمازوں کے فدیہ میں یہ غلہ کسی فقیر کو دیدے اور پھر وہ فقیر اپنی جانب سے اسی ولی میت کو ہبہ کردے اور ولی میت بھی قبضہ کرلے اس کے بعد پھر ولی میت اسی قدر نمازوں کے بدلے میں وہ غلہ فقیر کو دیدے اور فقیر پھر ولی میت کو ہبہ کر کے قبضہ کرادے وہکذا یہاں تک کہ میت کے ذمہ جس قدر نمازیں تھیں ان سب کا فدیہ ادا ہو جائے پھر اسی غلہ کو اسی طرح روزوں کے بدلے میں دیتا رہے اور فقیر اسے واپس کرتا جائے جب روزے پورے ہو جائیں تو قسم کے کفاروں اور قربانی کے بدلے میں اسی طرح اول بدل کریں اور جب تمام حقوق واجبہ سے فراغت ہو تو آخر میں وہ فقیر اس غلہ کو لے جائے یا اگر ولی میت کو آخری دفعہ بھی ہبہ کر دیا ہے تو ولی میت کو مناسب ہے کہ یہ کل غلہ یا اس میں کوئی حصہ فقیر کو بھی دیدے یہ ایک حیلہ ہے جو میت کے مال نہ چھوڑنے اور اولیائے میت کے محتاج ہونے کی صورت میں میت کے اوپر سے حقوق واجبہ کا بوجھ اتارنے کے لئے فقہاء نے تجویز فرمایا ہے (۱) لیکن فی زمانا جو اسقاط ہے وہ چند صورتوں سے رائج ہے اور اس کی اکثر صورتیں مذکورہ صورت مجوزہ فقہا کے خلاف ہیں بعض مقامات میں یوں کرتے ہیں کہ ایک قرآن مجید اور اس کے ساتھ دو چار سیر غلہ اور ایک روپیہ یا سوا روپیہ نقد سامنے رکھ کر ایک یا چند محتاجوں کو بٹھا کر ان سے کہتے ہیں کہ یہ سوا روپیہ اور یہ غلہ اور یہ قرآن مجید جو تمام دنیا سے بیش قیمت ہے اس شخص کے نماز روزے وغیرہ کے فدیہ میں ہم تم کو دیتے ہیں تم نے قبول کیا وہ محتاج کہتے ہیں قبول کیا اور یہ چیزیں وہ لے کر چلے جاتے ہیں یہ صورت اس لئے صحیح نہیں کہ اس میں نمازوں اور روزوں کے فدیہ کی مقدار صحیح پوری نہیں ہوتی اور قرآن مجید کو محض بناوٹی طور پر تمام

---

(۱) لومات و عليه صلوات فائتة واوصى بالكفارة يعطى لكل صلوة نصف صاع من بر كالفطرة وكذا حكم الوتر والصوم' وانما يعطى من ثلث ماله' ولو لم يترك مالا يستقر من وارثه نصف صاع مثلا و يدفعه' الفقير ثم يدفعه الفقير للوارث ثم و ثم حتى يتم (قال فى الشامیه) ثم ينبغى بعد تمام ذالك كله ان يتصدق على الفقراء بشئ من ذالك المال او بما اوصى به الميت ان كان اوصى (رد المحتار مع الدر المختار: ۷۴/۲ ط سعيد)

Maktaba Tul Ishaat.com

دنیا سے بیش قیمت کہہ دیتے ہیں اور خود ڈھونڈتے پھرتے ہیں کہ چھ سات آنے والا قرآن اس کام کے لئے مل جائے اگر ان کو ان کی کسی رقم کے معاوضے میں قرآن مجید یہ کہہ کر دیا جائے کہ یہ تمام دنیا سے بیش قیمت ہے اپنی رقم کے بدلے میں لے لو تو پھر دیکھو یہ قبول کرنے میں کیسے کیسے رنگ بدلتے ہیں اور ہرگز بھی قبول نہ کریں گے نیز اس فقیر کو بھی محض اس وجہ سے مجبوراً قبول کرنا پڑتا ہے کہ قبول نہ کرے تو یہ چھ سات آنے کا قرآن مجید اور وہ غلہ اور ایک روپیہ بھی ہاتھ سے جاتا ہے ورنہ حقیقی قبول اور لوردلی قبول ہرگز نہیں ہوتا - دوسری صورت یہ ہے کہ انہیں اشیاء کو اولیائے میت یہ کہہ کر دیتے ہیں کہ میت کے ذمہ جس قدر شرعی مواخذے اور گناہ تھے ان سب کے بدلے میں ہم دیتے ہیں اور میت کے اوپر کا تمام عذاب تم نے اپنے ذمہ لیا؟ اور وہ جاہل بیباک فقیر کہہ دیتے ہیں کہ ہاں ہم نے تمام مواخذے اور عذاب اپنے اوپر لے لئے یہ صورت نہایت بری اور شرعاً و اخلاقاً قبیح ہے دینے والے بجائے اس کے کہ صرف اپنی میت کو عذاب خداوندی سے بچانے کی تدبیر کریں ایک یا چند دوسرے مسلمان بھائیوں (فقیروں) کو عذاب الٰہی میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں جو صریح شریعت واخلاق کے خلاف اور صاف طور پر لا تزروازرة وزراخری کے منافی ہے اور جاہل وبیباک فقیر چند پیسوں یا روپیوں کے لالچ میں خدائے قہار کا مواخذہ اور عذاب اپنے اوپر لینے کو تیار ہو جاتے ہیں جو استخفاف عذاب یا امن عن العذاب کی دلیل ہے یعنی یا تو وہ خدا کے عذاب سے بخوف ہو گئے ہیں یا عذاب کو ہلکا اور بے قدر سمجھتے ہیں اور یہ دونوں صورتیں کفر ہیں تیسری صورت یہ ہے کہ دینے والے اکثری حالت میں میت کے مال اور ترکہ میں سے دیتے ہیں اور میت نے وصیت بھی نہیں کی ہوتی ہے اور ورثہ میں بعض نابالغ یا غائب ہوتے ہیں اور ان حالات میں دینے والوں کو شرعاً دینے کا کوئی حق نہیں ہوتا مگر یا تو انہیں اس کی خبر نہیں ہوتی یا وہ اس کی پروا نہیں کرتے - چوتھی صورت یہ کہ یہ تمام کارروائی محض پابندی رسم یا ریاو نمود کی غرض سے کی جاتی ہے اصل غرض سے نہ دینے والے باخبر ہوتے ہیں نہ لینے والے اور ظاہر ہے کہ محض پابندی رسم یا ریاو نمود کی غرض سے دینے پر کوئی ثواب مرتب نہیں ہو سکتا پانچویں صورت یہ ہے کہ اس اسقاط کو لازمی اور ضروری سمجھتے ہیں حالانکہ شریعت میں اس کے لزوم کی کوئی وجہ نہیں جب کہ میت نے وصیت نہ کی ہو یا کوئی مال نہ چھوڑا ہو تو وارث کے ذمہ یہ لازم نہیں کہ میت کے نماز روزہ وغیرہ کا فدیہ دے اگر دے تو محض تبرع ہے اور تبرع میں جبر یا لزوم نہیں ہوتا تو اسے ضروری یا لازم سمجھنا حدود شرعیہ سے تجاوز کرنا ہے(۱) اور ان کے علاوہ اور مفاسد بھی کبھی عارض ہو جاتے ہیں ان پانچوں صورتوں میں سے کبھی کئی کئی آپس میں متداخل بھی ہو جاتی ہیں بہر حال اکثر مروجہ صورتیں اسقاط کی غیر مشروع اور ناجائز ہوتی ہیں اور فقہا کی مجوزہ صورت عملی طور پر نادر الوقوع ہے اگر مفاسد شرعیہ میں سے کوئی مفسدہ لاحق نہ ہو اور صورت مجوزہ فقہا کے موافق عمل کیا جائے تو مباح یا زیادہ سے زیادہ مستحب ہے

---

(۱) و نص علیه فی تبیین المحارم فقال لا یجب علی الولی فعل الدور وان اوصی به المیت لانها وصیت بالتبرع والواجب علی المیت ان یوصی بما یفی بما علیه (الی ان قال) و به ظهر حال وصایا اهل زماننا فان الواحد منهم یکون فی ذمته صلوات کثیرة وغیرها من زکاة واضاحی و ایمان ویوصی لذلك بدراهم یسیرة (رد المحتار علی الدر المختار: ۲: ۷۳ ط س)

ان تمام امور کے لئے یہ نصوص فقہیہ دلائل ہیں فی الدر المختار و لولم يترك مالاً يستقرض وارثه نصف صاع مثلا ويد فعه لفقير ثم يدفعه الفقير للوارث ثم وثم حتى يتم انتهى – وفى رد المحتار، قوله ولو لم يترك مالا اى اصلا او كان ما اوصى به لا يفى، زاد فى الامداد، او لم يوص بشئ واراد الولى التبرع الخ، واشار بالتبرع الى ان ذلك ليس بواجب على الولى، و نص عليه فى تبيين المحارم فقال لا يجب على الولى فعل الدوران اوصى به الميت لانها وصية بالتبرع والواجب على الميت ان يوصى بما يفى بما عليه ان لم يضقّ الثلث عنه فان اوصى باقل وامر بالدور و ترك بقية الثلث للورثة او تبرع به لغيرهم فقد اثم بترك ما وجب عليه اه و به ظهر حال وصايا اهل زماننا فان الواحد منهم يكون فى ذمته صلوات كثيرة وغيرها من زكاة واضاح و ايمان و يوصى لذلك بدراهم يسيرة الخ انتهى و فيه والا قرب ان يحسب ما على الميت و يستقرض بقدره بان يقدر عن كل شهر او سنة او يحسب مدة عمره بعد اسقاط اثنتى عشر سنة للذكر وتسع سنين للانثى لا نها اقل مدة بلوغهما، الى قوله، و لكل سنة شمسية ست عزائر فيستقرض قيمتها و يدفعها للفقير ثم يستوهبها منه و يتسلمها منه لتتم الهبة ثم يدفعها لذلك الفقير او لفقير اخروهكذا الى قوله وينبغى بعد تمام ذلك كله ان يتصدق على الفقراء بشئ من ذلك المال او بما اوصى به الميت ان كان اوصى – انتهى، و فيه واطال فى المعراج وقال هذه الافعال كلها للسمعة والرياء فيحترز عنها لا نهم لا يريد ون بهاوجه الله تعالىٰ انتهى – على انه بحث فى المنقول فى مذهبنا و مذهب غيرنا كالشافعية والحنابلة استدلا لا بحديث جرير المذكور على الكراهة ولا سيما اذا كان فى الورثة صغار او غائب(۱) انتهى – والله اعلم

ایصال ثواب کا مسنون طریقہ جو تمام رسومات اور خرافات سے پاک ہو، کون سا ہے؟

(سوال) مردے کی شب سوم کو چنے پڑھنا، دہم و چہلم کرنا اور چالیس روز تک ایک یا دو روٹی مسجد میں لاکر منبر پر رکھنا اور ہر ایک نمازی کا بآواز بلند کہنا کہ چار قل یا پانچ قل اللہ واسطے اور سب کو امام مسجد کے سپرد کر دینا امام مسجد کا ایصال ثواب کرنا اور حضرت غوث الاعظم کی گیارھویں کرنا اور جمعہ کے دن برائے اعلان نماز نقارہ بجوانا- آیا یہ رسوم اور طریقے در زمانہ سلف صالحین تھے یا نہ تھے اور عند الشرع جائز ہیں یا بدعت؟

(جواب ۷۰) اموات کو صدقات و خیرات اور عبادات بدنیہ کا ثواب پہنچتا ہے اور ثواب پہنچانا مستحسن فعل ہے(۲) لیکن ایصال ثواب کے لئے ایسی رسوم اور شرائط مقرر کرنا جو شریعت سے ثابت نہیں ہیں ناجائز ہے شریعت مقدسہ نے سوم کو چنے پڑھنا اور دسویں یا چالیسیوں تاریخ کو ایصال ثواب کے لئے متعین نہیں کیا اسی طرح چالیس روز تک روزانہ ایک روٹی منبر پر رکھنا اور چار یا پانچ قل پڑھنا یا پڑھوانا اور اس کو ایک

---

(۱) (حواله گزشته رد المحتار: ۲/ ۷۳ ط س)

(۲) صرح علماء نا فى باب الحج عن الغير بان للا نسان..... الخ (حواله گزشته رد المحتار ۲/ ۲۴۳)

Maktaba Tul Ishaat.com

رسم بنالینا اور وصول ثواب کی شرط قرار دینا یا خاص اس طریقہ کو مفید سمجھنا یہ سب غیر شرعی امور ہیں اور ناجائز ہیں(۱) ایصال ثواب کی شرعی صورت اس قدر ہے کہ جو شخص ایصال ثواب کرنا چاہتا ہے وہ اگر عبادت مالیہ کا ثواب پہنچانا چاہتا ہے تو جو کچھ اس کو میسر ہو بغیر کسی خاص دن کی تعیین اور کسی خاص چیز کی تخصیص یا کسی خاص ہیئت کی تشکیل کے صدقہ کردے یعنی فقراء و مساکین کو دیدے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ یا اللہ میں نے جو کچھ صدقہ تیری راہ میں تیری رضامندی حاصل کرنے کی غرض سے کیا ہے اس کا ثواب اپنی رحمت سے فلاں میت کو پہنچادے اسی طرح کوئی عبادت بدنیہ اگر کرنی چاہتا ہے تو بغیر تعیین و تخصیص و تشکیل امور مذکورہ کوئی عبادت بدنیہ ادا کرے مثلاً نفل نماز پڑھے یا روزہ رکھے یا قرآن مجید کی تلاوت کرے یا درود شریف پڑھے اور بقاعدہ مذکورہ اللہ تعالیٰ سے ثواب پہنچانے کی دعا کرے پس یہ طریقہ ایصال ثواب کا شرعی طریقہ ہے(۲) اسکے علاوہ تمام رسوم و شرائط جو رسماً مقرر کی گئی ہیں غیر شرعی ہیں۔

غوث اعظمؒ کی گیارھویں اگر بقصد ایصال ثواب ہو تو بغیر تعیین کسی تاریخ کے مصرحہ بالا طریقہ شرعیہ کے موافق کرنے میں مضائقہ نہیں لیکن اگر غوث اعظمؒ کی جناب میں تقرب حاصل کرنے یا اس کو براہ راست اپنی حاجات کے لئے مفید سمجھنے اور نہ کرنے میں نقصان اور آفتوں کا خوف ہونے کی وجہ سے کرتا ہے تو قطعاً ناجائز اور موصل الی الشرک ہے۔

جمعہ کے روز اعلان نماز کے لئے نقارہ بجانا بھی ناجائز ہے ہاں اگر نقارہ اعلان نماز کے لئے نہ ہو اور اس کو اذان کا قائم مقام نہ بنایا جائے بلکہ اگر مسجد بڑی ہے اور کئی مؤذن اذان کہتے ہیں اور ان کے کھڑے ہو کر اذان کہنے کی جگہ میں اتنی دوری ہے کہ ان کو اذان کے وقت کی اطلاع دینے کے لئے نقارہ کی ضرورت ہے تو ایک یا دو یا تین ضرب نقارہ لگادینا اس نیت سے جائز ہوگا کہ سب مؤذن ایک ساتھ اذان شروع کردیں اور سب کو وقت اذان کا علم ایک ہی دفعہ ہو جائے اور ایسی صورت میں بھی نقارہ مسجد میں نہ ہو تو یہی مناسب ہے۔ (۳) واللہ اعلم

برادری اور قومی پنچائیت اچھی چیز ہے لیکن اس میں دین و شریعت کا خیال ضروری ہے

(سوال) زید و بکر کی برادری ہے اور سب کام شادی غمی وغیرہ کے برادرانہ طریق پر انجام ہوتے ہیں قومی پنچائیت بھی بنی ہوئی ہے اور شادی غمی زیر تحت رسومات مروجہ قبیحہ انجام پاتے ہیں مثلاً برادری میں کسی بچہ کی ختنہ ہو تو اس میں علاوہ اور رسومات وغیرہ کے پاؤ پاؤ بھر گڑ فی گھر تقسیم ہوتا ہے اور اس کی یہاں تک

---

(۱) بدعات میں شامل ہیں اور واجب الترک ہیں: لقوله عليه السلام: من احدث في أمرنا هذا مالیس منه فهو رد (مشکوۃ: ۲۷/۱)

(۲) ثم يقول اللهم اوصل ثواب ماقرأناه الى فلان او اليهم الخ و في البحر من صام أو صلى أو تصدق أو جعل ثوابه لغيره من الاموات والاحياء جاز و يصل ثوابها اليهم عند اهل السنه والجماعة كذافي البدائع (رد المحتار مع الدر: ۲/۲۴۳ س)

(۳) و يثوب بين الاذان والإقامة في الكل للكل بما تعارفوه (قال في الشامية) بما تعارفوه كتنحنح أو قامت قامت الصلاة الصلاة ولو أحدثوا اعلاماً مخالفا لذالك جاز نهر عن المجتبى (رد المحتار مع الدر: ۱/۳۸۹ ط س) ملاحظہ: یہ عبارت تثویب للصلوۃ کے متعلق ہے اور حضرت مفتی صاحب نقارہ للاذان کے جواز کا فتویٰ دے رہے ہیں نہ کہ تثویب کا۔

پابندی ہے کہ اگر وہ نہ تقسیم کرے تو اس کو اس جرم میں برادری سے باہر کر دیا جاتا ہے اور اگر اہل برادری میں سے کوئی شخص یہ حصہ نہ لے تو اس کو بھی برادری سے باہر کر دیا جاتا ہے اور اگر وہ اپنے اس قصور کے یعنی گڑ تقسیم نہ کرنے یا حصہ نہ لینے کی معافی چاہے تو برادری اس پر جرمانہ کرتی ہے اور زر جرمانہ وصول کر کے پھر ان کو برادری میں شامل کر لیا جاتا ہے زید کہتا ہے کہ رسومات مروجہ کو ترک کر دو وہ بری ہیں بکر کہتا ہے کہ اگر ان رسومات کو ترک کرتے ہیں تو برادری کا نظام بگڑتا ہے- زید کہتا ہے کہ اگر نظام بگڑتا ہے تو بگڑنے دو بدعات سے تو بچیں گے بکر کہتا ہے کہ یہ حرام تو نہیں ہیں زید کہتا ہے کہ اس میں بوجہ بدعات قوم کی تباہی ہے بکر کہتا ہے کہ ان کو ہم دین میں تھوڑا ہی داخل کر رہے ہیں-المستفتی نمبر ۴۲۴ منشی محمد اختر خاں (دہلی)

۲۸ رجب ۱۳۵۳ھ م ۷ نومبر ۱۹۳۴ء

(جواب ۷۱) زید کا خیال صحیح ہے اور جس قوم کی پنچایت قائم اور بنی ہوئی ہے وہ بڑی خوش نصیب ہے یہ اللہ تعالیٰ کی ایک رحمت ہے کہ کسی جماعت کا شیرازہ بندھا ہوا ہو مگر یہ خوش نصیبی اور رحمت اسی صورت میں ہے کہ پنچایت قوم کی دینی اور دنیوی فلاح و بہبود پر نظر رکھے اور فیصلے شریعت کے مطابق کرے(۱) بیشک فضول اور تباہ کن رسمیں اگرچہ فی حد ذاتہ مباح بھی ہوں مگر ان کے التزام کی وجہ سے قوم اور بالخصوص قوم کے بے مایہ افراد تباہ اور زیر بار ہوتے ہوں واجب الترک ہیں قومی بہبود کے نقطہ نظر سے ان کو ترک کرانا ضروری ہے اور نظام کیوں بگڑنے لگا؟ جب پنچایت کا فیصلہ ہو کہ فلاں رسم نہ کی جائے اور قوم اس فیصلے کے ماتحت اس رسم کو ترک کر دے تو یہ تو نظام کی زبردستی اور خوبی ہوگی اس کو نظام کا بگاڑنا کون کہہ سکتا ہے

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

برادری اور پنچائیت کے جاہلانہ رسومات سے احتراز ضروری ہے

(سوال) ہماری برادری خیاطان میں خلاف شرع رسومات دنیوی شادی بیاہ میں نہایت پابندی کے ساتھ مروج ہیں اور جو شخص ان رسومات کی مخالفت کرتا ہے اس کو وہ برادری سے علیحدہ کر دیتے ہیں اور مثل چمار بھنگی کے اسے سمجھتے ہیں چند رسوم درج ذیل ہیں-

(۱) سودی روپیہ قرض لیکر شادی میں برادری کے مقرر کردہ بھاجی بائتہ یعنی کھانے وغیرہ برادری کو کھلانے ضروری ہیں جو شخص برادری کو اپنے فرزند یا دختر کی شادی میں مقررہ کھانے نہ کھلائے اس کو اہل برادری اپنی جماعت سے علیحدہ کر دیتے ہیں-

(۲) ایک رسم نیوتہ دینے کی قائم ہے اگر کسی کے ذمہ نیوتہ کا ایک روپیہ واجب الادا ہو وہ دو روپے ادا کرے اگر بجائے ایک روپے کے دو روپے ادا نہ کرے تو اس کا بائتہ یعنی جو حصہ شیرینی کھانے وغیرہ کا برادری کا مقرر کردہ ہے وہ بند کر دیا جاتا ہے کسی تقریب میں اس کو شریک نہیں کرتے تاوقتیکہ وہ نیوتہ ادا نہ کرے-

---

(۱) قال اللہ تبارك تعالیٰ والصلح خیر (سورۃ النساء : ۱۲۸) وقال علیہ الصلاۃ والسلام : کل صلح جائز فیما بین المسلمین الا صلحاً احل حراما أو حرم حلالاً (ھدایۃ کتاب الصلح: ۲۴۵/۳ مطبع شرکۃ علمیہ ملتان)

Maktaba Tul Ishaat.com

(۳) قبل از نکاح عین وقت پر بیٹے والے سے نان وگوشت پختہ کی بھاجی جس کا نام میزبانی رکھا ہے طلب کی جاتی ہے اس وقت نوشہ کے باپ کا یا سرپرست کا فرض منصبی ہوگا کہ میزبانی کی تمام اشیا مہیا کی ہوئی برادری کو دکھائے تاکہ برادری میزبانی کے ملنے کا یقین کامل حاصل کرے اور مطمئن ہو جائے تب نکاح ہونے دیتے ہیں اور اگر یہ اطمینان حاصل نہ ہو تو دوسری صورت یہ ہے کہ کسی صاحب حیثیت شخص کو ضامن لاوے اور مبلغ پچیس روپے یا اس سے کچھ کم وبیش رقم نقد اسی وقت چودھری صاحب کے پاس بطور ضمانت جمع کر دے تب اہل برادری نکاح پڑھانے کی اجازت دیتے ہیں۔

(۴) اہل برادری یا چودھری صاحب ہرگز اس کی غریبی پر توجہ نہیں کرتے خواہ وہ کتنا ہی غریب ونادار کیوں نہ ہو۔

(۵) برادری سے جو لوگ ان رسومات کی وجہ سے علیحدہ ہو جاتے ہیں تو اہل برادری ان کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں بلکہ سخت سے سخت الفاظ ان کے متعلق استعمال کرتے ہیں بھنگی چمار سے بدتر سمجھتے ہیں اور اسی پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ متفقہ طور پر ایک پنچایت بلاتے ہیں اور اسٹامپ کاغذ پر دستخط کرا کر یہ عہد وپیمان لئے جاتے ہیں کہ ہماری برادری سے جو لوگ دست بردار ہو گئے ہیں ان سے کوئی شخص نہ ملنے پائے اور نہ ان سے کوئی رشتہ قرابت کرے اپنی لڑکی نہ ان کو دو اور نہ ان کی لڑکی برادری میں لو نہ ان کی موت وحیات میں شریک ہو اگر کوئی شخص اس کی خلاف ورزی کرے گا تو مبلغ پچیس روپے بطور جرمانہ برادری اس سے جبراً وصول کرے گی۔

(۶) جو رشتے اس معاہدے سے پہلے ہو چکے ہیں ان کا ہرگز لحاظ نہ کیا جائے وہ یک لخت اس طرح مسدود کر دیئے جائیں کہ اگر ان کی بیبی برادری میں شریک ہے تو اسے اس کے والدین سے ہرگز نہ ملنے دو اگر والدین میں سے کوئی فوت بھی ہو جائے تو جنازہ پر بھی نہ جانے دو کیونکہ وہ برادری سے مجتنب ہونے کی بنا پر برادری کے مجرم ہیں ان کی یہی سزا ہے کہ ان کی اولاد کو تادم مرگ نہ ملنے دو۔

(۷) بیبی والا شادی کے موقع پر برادری کو مقررہ کھانے نہ کھلائے تو اہل برادری اسے طعنہ زنی کرتے ہیں کہ میاں تم نے اپنی دختر کو اتنا جہیز سیکڑوں روپے کا دیدیا مگر برادری کے واسطے ایک پیسہ خرچ نہیں کیا جہاں سے دختر کے جہیز وغیرہ کا بندوبست کیا تھا وہیں سے سو دو سو روپے برادری کے کھلانے کے واسطے بھی فراہم کئے ہوتے اسی طرح بیبی والا اگر اپنی مجبوری کی وجہ سے برادری کو میزبانی اور دیگر بائتہ نہ دے سکے تو اس پر بھی یہی آوازے کسے جاتے ہیں بہر کیف وہ غریب بیچارے اس طعن وتشنیع کی بھرمار سے تنگ آکر سودی روپیہ لے کر اور اپنی جائداد گروی رکھ کر اہل برادری کو کھانے کھلا کر سرخرو ہوتے ہیں تب برادری والے خوش ہوتے ہیں۔

باوجود ان رسومات کو جاری رکھنے کے اہل برادری کا یہ دعویٰ بھی ہے کہ ہم متبع شریعت ہیں ہماری شادی بیاہ شرع کے موافق ہوتے ہیں ایسی برادری میں رہنا جائز ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۶۰۴ محمد حسین چاندپوری ۱۱ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ

(جواب ۷۲) سوال میں جتنی باتیں مذکور ہیں یہ سب خدا اور رسول ﷺ کے احکام کے خلاف ہیں ان باتوں کے کرنے والے شریعت کے مجرم اور خدا اور رسول ﷺ کے نافرمان ہیں(۱) فرزند یا دختر کی شادی میں برادری کو دعوت یا بھاجی بائتہ دینے کو لازم قرار دینا اور اس کے لئے سودی قرض لینا قطعاً ناجائز ہے ایسا کھانا دینا بھی گناہ اور کھانا بھی گناہ اور جو غریب کھانا نہ دے اس کو مجبور کرنا اور بغیر بھاجی کا سامان دیکھنے کے یا ضمانت جمع کرانے کے نکاح کو روک دینا ظلم ہے جس کی وجہ سے یہ لوگ بمصداق الا لعنة الله على الظالمين خدا کی لعنت اور پھٹکار کے مستحق ہوتے ہیں اور جو غریب کہ ان ظلم کی باتوں سے بچنے کے لئے برادری سے علیحدہ ہو جائے اس کا کلی طور پر مقاطعہ کرنا اور اس کی شادی غمی کی شرکت روک دینا حتی کہ اس کی اولاد سے بھی اس کو چھڑا دینا خدا تعالیٰ کا غضب مول لینے اور اس کی رحمت سے محروم رہنے کا سامان ہے یہ قطع رحمی ہے(۲) جس کی سزا بہت سخت اور مغفرت ربانی سے حرمان ہے یہ شرعی حکم کا بیان تھا اور اقتصادی حیثیت سے بھی یہ بات آج کل مسلمانوں کی تباہی اور بربادی کا سبب ہے قوم کے سمجھدار آدمیوں کا حق ہے کہ وہ ان جاہلانہ رسوم اور حماقت آویز رواجات کو چھڑانے کی جان توڑ کوشش کریں(۳) خدا اور رسول ﷺ کی رحمت و رضامندی بھی حاصل کریں اور قوم کو تباہی و بربادی سے بچائیں۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

جس دعوت میں منکرات ہوں وہاں جانے میں احتیاط کی جائے

(سوال) کیا جس بارات میں باجہ ہو تو وہاں کھانا درست نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۰۱۹ ایم عمر صاحب انصاری (ساران) ۳ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ م ۲۴ جون ۱۹۳۶ء

(جواب ۷۳) کھانے کے لئے وہاں جانا جب کہ دعوت کے مقام پر یہ منکرات نہ ہوں مباح ہے(۴) لیکن مقتدا اور پیشواؤں کے لئے نہ جانا ہی بہتر ہے(۵) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

---

(۱) قال الله تعالیٰ الا لعنة الله على الظالمين (سورة الاعراف : ٤٤)
وقال رسول الله ﷺ لا يحل لرجل ان يهجر اخاه فوق ثلاث ليال (مشكوة ٢/٤٢٧)
(۲) عن عائشة قالت قال رسول الله ﷺ الرحم معلقة بالعرش تقول من وصلنى وصله الله ومن قطعنى قطعه الله و عن جبير بن مطعم قال : قال رسول الله ﷺ لا يدخل الجنة قاطع (مشكوة ٢/٤١٩)
(۳) عن ابى سعيد الخدرى عن رسول الله ﷺ قال : من رأى منكم منكرا فليغيره بيده فان لم يستطع فبلسانه فان لم يستطع فبقلبه و ذالك اضعف الايمان (صحيح مسلم : ١/٥٠)
(٤) دعى الى وليمة و ثمه لعب او غناء قعد واكل لو المنكر فى المنزل فلو على المائدة لا ينبغى ان يقعد (اى يجب عليه) بل يخرج معرضاً لقوله تعالىٰ فلا تقعد بعد الذكرىٰ مع القوم الظالمين فان قدر على المنع فعل والا يقدر صبران لم يكن ممن يقتدى به فان كان مقتدى ولم يقدر على المنع خرج ولم يقعد لان فيه شين الدين..... وان علم اولا باللعب لا يحضر اصلاً (الدر المختار مع الرد : ٦/٣٤٨)
(٥) وهذا اذا لم يكن مقتدى فان كان ولم يقدر على منعهم يخرج ولا يقعد لان فى ذالك شين الدين و فتح باب المعصية على المسلمين (هداية كتاب الكراهية : ٤/٤٥٥ ط شركة عليميه ملتان))

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱)بڑے پیر صاحب کے نشانات گھر گھر بھرنا اور ان کی نذر ماننا بدعت ہے
(۲)چہل ابدال کی فاتحہ کی رسم بدعت ہے

(سوال) (۱) حضرت سیدنا عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز صاحب کے نشان آئندہ ماہ کی گیارہویں تاریخ کو اکثر نکالے جاتے ہیں تو یہ نشان گھر گھر لے کر جانا اور رفاعی کھیلنا' نیاز بڑے پیر صاحبؒ کی کرنی یہ سب کیسا ہے۔

(۲) ایک بات تو بالکل نئی ہے یہاں پر چہل ابدال کی فاتحہ ہوتی ہے اس میں بہت سا کھانا پکایا جاتا ہے کم سے کم سات یا دس شخصوں کو حال یعنی وجد آتا ہے اور وہ لوگ کود پھاند کر سوا سیر کو کلہ بجھا دیتے ہیں بعد میں وہی لوگ نیاز بھی قبول کرتے ہیں اگر نیاز قبول نہ کریں تو دوسری مرتبہ نیاز لی جاتی ہے اور ان سے مراد مانگی جاتی ہے تو یہ کیسا ہے؟ **المستفتی نمبر ۱۰۳۶** عبد الرحمٰن فاضل بھائی (احمد آباد شاہ پور) ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ ۵ جولائی ۱۹۳۶ء

(جواب ۷۴) بڑے پیر صاحبؒ کے نشانات کیا ہیں اور ان کی اصل کیا ہے اس کا بھی ثبوت درکار ہے تاہم ان لوگوں کو گھر گھر پھرنا اور میلہ بنانا اور بڑے پیر صاحب کے نام کی نذریں ماننا یہ سب ناجائز ہے(۱)

(۲) یہ چہل ابدال کا فاتحہ اور کھانا پکانا اور کھانا کھلانا اور حال کھیلنا اور اسی قسم کے تماشے کرنا یہ سب ناجائز اور بدعات قبیحہ ہیں مسلمانوں کو ان کاموں سے بچنا اور توبہ کرنا لازم ہے(۲)

(۱)میت کا تابوت اٹھا کر گھمانا اور اس کے لئے نذر ماننا بدعت ہے
(۲)شیرینی یا کھانا سامنے رکھ کر فاتحہ دینا بدعت ہے

(سوال) (الف) شدے تابوت بٹھا کر اس کے سامنے جو اشیاء رکھ کر فاتحہ دلائی جاتی ہے ان کا کھانا اور استعمال کرنا جائز ہے یا ناجائز (ب) شیرینی وغیرہ سامنے رکھ کر فاتحہ پڑھتے ہیں کیا یہ جائز ہے اگر ناجائز ہے تو ایسا کرنے والا مشرک ہوگا یا گناہ گار اور وہ چیز کھا سکتے ہیں یا نہیں۔ **المستفتی نمبر ۱۴۴۹** محمد فضل اللہ خاں صاحب ۱۲ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ م ۲۳ مئی ۱۹۳۷ء

(جواب ۷۵) (الف) شدے بٹھانا' تابوت قائم کرنا اور ان کے سامنے نذر نیاز فاتحہ دلانا یہ سب ناجائز ہے اور اس شیرینی وغیرہ کا کھانا بھی ناجائز ہے(۳) (ب) شیرینی یا کھانا سامنے رکھ کر فاتحہ دینا دلانا بھی ناجائز ہے اگرچہ اس کھانے کا کھانا حرام نہیں مگر یہ فعل بدعت ہے(۴) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

---

(۱) واعلم ان النذر الذی یقع للاموات من اکثر العوام وما یؤخذ من الدراهم والشمع ونحوهما الیٰ ضرائح الاولیاء الکرام تقربا فهو بالا جماع باطل و حرام الخ (رد المحتار مع الدر: ۲/۴۳۹)
(۲) قال النبی ﷺ من احدث فی امرنا هذا ما لیس منه فهو رد' (مشکوٰۃ ۱/۲۷)
(۳) (حوالہ گزشتہ رد المحتار مع الدر: ۲/۴۳۹)
(۴) (حوالہ گزشتہ مشکوٰۃ ۱/۲۷)

گناہ میں پڑنے کا قوی اندیشہ ہو تو رشوت دیکر نکاح کر سکتے ہیں

(سوال) ایک شخص کی زوجہ فوت ہوگئی اور اس شخص کا عین شباب کا زمانہ ہے بلا عقد ثانی عمر کا کٹنا نہایت دشوار ہے بلکہ سخت خطرہ ہے کہ شدت جوش شباب کی مقتضا کی وجہ سے زنا کا عادی ہو جائے اور علاوہ گناہ کبیرہ کے خاندانی اعزاز بھی برباد کرے اور عبادات ضروریہ بھی ترک ہو جائیں۔

دوسرے پہلو میں صورت حال یہ ہے کہ شخص مذکور کی قوم میں ایک نہایت قبیح رواج کے مطابق دو سو یا تین سو روپے کی رقم نہ دی جائے تو شادی ہو ہی نہیں سکتی اور دوج بر کی شادی تو بلا رقم کثیرہ ہوتی ہی نہیں اور فقہی مسائل پر نظر ڈالنے سے یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ وارثان لڑکی اس زر کثیر کو بلا کسی استحقاق شرعی لیتے ہیں اور یہ معصیت ہے اور رقم دینے والا معین فی المعصیت ہے۔

اس صورت میں جواب طلب یہ امر ہے کہ شخص مذکور کے بلا عورت رہنے سے متعدد گناہ کبیرہ کے ارتکاب کا ظن غالب ہی نہیں بلکہ تجربہ سے یقین حاصل ہوتا ہے اور رقم دے کے شادی کر لینا یہ اعانت فی المعصیت ایک گناہ ہے تو کیا شریعت ایسے مجبور کو رقم خرچ کر کے شادی کر لینے کی اجازت دے سکتی ہے جیسا کہ امر ناحق سے رشوت دیکر بعض احوال میں نقصان سے بچ رہنے کی اجازت پائی جاتی ہے۔ فقط

المستفتی نمبر ۲۴۴۶ مولوی عبداللہ صاحب (گوڑگانوہ) ۷ ذی الحجہ ۱۳۵۷ھ م ۲۹ جنوری ۱۹۳۹ء

(جواب) (از مولوی حبیب المرسلین نائب مفتی) شریعت میں علاج غلبہ شہوت کا روزوں کے رکھنے کا ہے عدم استطاعت کی صورت میں شرعاً اس کی اجازت ہم کو نہیں معلوم کہ نکاح کی وجہ سے حرام و ناجائز کے ارتکاب کی رخصت ہوتی ہے فقط واللہ اعلم اجابہ وکتبہ حبیب المرسلین عفی عنہ نائب مفتی مدرسہ امینیہ، دہلی

(جواب ۷۶) (از حضرت مفتی اعظمؒ) اگر نکاح نہ کرنے کی صورت میں ظن غالب ہو کہ گناہ سرزد ہو جائے گا تو عورت کے ولی کو یہ رقم (جس کو فقہا نے رشوت قرار دیا ہے)(۱) دے کر نکاح کر لینا مباح ہے البتہ اگر روزے سے غلبہ شہوت کی تسکین ہو جائے یا صبر کرنے کی طاقت رکھتا ہو تو اس اعانت علی المعصیت اور رشوت دینے سے بچے۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

چوتھا باب
سلام مصافحہ اور معانقہ

(۱) آداب عرض کہنے سے سنت سلام ادا نہیں ہوتی البتہ ہندو کو کہہ سکتے ہیں

(۲) غیر مسلم کو آداب عرض یا سلام سلام کہنا۔

(سوال) مسلمان کا مسلمان کو السلام علیکم کے بجائے آداب عرض وغیرہ کہنا کیسا ہے؟ ہندو کو آداب

---

(۱) لا باس بالرشوة اذا خاف على دينه والنبى ﷺ كان يعطى الشعراء ولمن يخاف لسانه و كفى بهم المؤلفة من الصدقات دليلا على امثاله (الدر المحتار مع الرد ۶/۴۲۳، ۴۲۴)

Maktaba Tul Ishaat.com

عرض و نیرہ کہنا مسلمان کے لئے جائز ہے یا نہیں ؟المستفتی نمبر ۳۵ عین اللہ طرفدار (ضلع میمن سنگھ)
۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۲ھ م ۴ ستمبر ۱۹۳۳ء

(جواب ۷۷) آداب عرض یا اسی قسم کے دوسرے الفاظ شرعی اسلامی تحیۃ کے قائم مقام نہیں ہوں گے اور سنت اسلام ادا نہ ہوگی (۱) غیر مسلم کو ایسے حالات میں سلام کرنا یا آداب عرض کہنا جائز ہے کہ اس کی حیثیت ہندو ہونے کے تکریم مقصود نہ ہو (۲)

(۱) فاسق کے سلام کا جواب واجب نہیں جائز ہے
(۲) داڑھی منڈھا فاسق ہے
(۳) فاسق معلن کون ؟
(۴) غیر مقلدین کے سلام کا جواب دینا واجب ہے

(سوال) (۱) فاسق کے سلام کا جواب شرعاً کس درجے میں ہے ؟ کیونکہ شامی ص ۵۷۸ میں جو بیت (۲) کہ علامہ جلال الدین سیوطی کی نقل کی ہے اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جواب واجب نہیں ہے سوال یہ ہے کہ غیر واجب ہوتے ہوئے بھی جواب اولی ہوگا یا کہ مکروہ اور پھر مکروہ بھی تحریمی یا کہ تنزیہی ؟
(۲) جو لوگ ڈاڑھی منڈاتے ہیں یا ایک قبضے سے کم رکھتے ہیں یہ بھی فاسق ہیں یا نہیں ؟
(۳) نیز شامی ص ۵۷۷ میں ہے کہ فاسق معلن کو سلام کرنا مکروہ ہے معلن اور غیر معلن میں فرق کیا ہے ؟
(۴) غیر مقلدین اگر سلام کریں تو جواب کا کیا حکم ہے ؟ اور حنفی غیر مقلد کو سلام کر سکتا ہے یا نہیں ؟
المستفتی نمبر ۱۷۲ حاجی حسین احمد متالا (مانڈلے) ۲۰ محرم ۱۳۵۳ھ م ۵ مئی ۱۹۳۴ء

(جواب ۷۸) (۱) فاسق کے سلام کا جواب دینا واجب نہیں لیکن جواب دینا جائز ہے مکروہ نہیں (۳) (۲) جو لوگ داڑھی منڈاتے ہیں یا منڈی ہوئی مثل کتروا تے ہیں وہ فاسق کی تعریف میں شامل ہیں (۴) لیکن جو لوگ ڈاڑھی رکھے ہوئے ہیں لیکن ایک قبضے سے کچھ کم ہے انکو فاسق کہنے میں احتیاط کرنی چاہئیے کیونکہ ایک قبضہ کی حد قطعی نہیں ہے اول الذکر لوگ چونکہ فاسق کے حکم میں ہیں ان کے سلام کا جواب بھی وہی حکم رکھتا ہے جو نمبر ایک میں مذکور ہوا۔

---

(۱) ولفظ السلام فی المواضع کلها السلام علیکم او سلام علیکم بالتنوین و بدون هذین کما یقول الجهال لا یکون سلاما (رد المحتار مع الدر ۶/۴۱۶)
(۲) و یسلم المسلم علی اهل الذمة لو له حاجة الیه والا کره هو الصحیح (قال فی الشامیه) المفهوم من المقام قال فی التاتارخانیه لان النهی عن السلام لتوقیره ولا توقیر اذا کان السلام لحاجة اذا سلم علی اهل الذمة فلیقل السلام علی من اتبع الهدی و کذالك یکتب فی الکتاب الیهم (رد المحتارمع الدر ۶ ۴۱۲ ط سعید)
(۳) والسلام واجب الاعلی من فی الصلوة او یاکل شغلاً ... او سلم الطفل اوالسکران او شابه یخشی بها افتتان الفاسق او ناعس او نائم ... الخ (ردالمحتار مع الدر : ۱/۶۱۸)
(۴) واما الا خذمنها وهی دوذالك کما یفعله بعض المغاربة و مخنثة الرجال فلم یبحه احد واخذ کلها فعل الیهود و مجوس الا عاجم (الدر المختار مع الرد : ۲/۴۱۸)

(۳) فاسق معلن وہ ہے جو گناہ کبیرہ علی الاعلان کرے(۱)

(۴) غیر مقلدین کے سلام کا جواب دینا واجب اور ان کو سلام کرنا جائز ہے محض غیر مقلد ہونے کی وجہ سے ان کا کوئی جداگانہ حکم نہیں ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

غیر مسلم کو کن الفاظ کے ذریعہ سلام کیا جائے اور جواب میں کیا کہا جائے؟

(سوال) غیر مسلم کو السلام علیکم کہنا جائز ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۴۹۶ محمد انور (ضلع جالندھر) ۲۰ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ م ۲۳ جون ۱۹۳۵ء

(جواب ۷۹) غیر مسلم کو السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ کہے یا ان کے سلام کے جواب میں صرف وعلیکم کہہ دے(۲)

نماز فجر کے بعد مصافحہ کا التزام بدعت ہے

(سوال) بعد فراغت نماز صبح تمام مصلیان مسجد امام صاحب سے مصافحہ کرتے ہیں اور پھر آپس میں ایک دوسرے سے مصافحہ کرتے ہیں روزانہ بعد ختم دعا کے یہ دستور کر رکھا ہے بعض لوگ اس کو بدعت کہتے ہیں۔ المستفتی نمبر ۵۴۰ حافظ بشیر حسین (مالوہ) ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ م ۱۸ جولائی ۱۹۳۵ء

(جواب ۸۰) ہاں نماز فجر کے بعد مصافحہ کرنے کا طریقہ آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرامؓ کے زمانے میں نہیں تھا اور اس کا رواج دینا اور التزام کرنا بدعت ہے(۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

اذان یا اقامت کے دوران مسجد میں داخل ہونے والا شخص سلام نہ کرے

(سوال) اذان یا تکبیر یا جماعت ہو رہی ہو تو سلام جائز ہے یا نہیں اور اس سلام کا جواب غیر مؤذن پر یا غیر مکبر پر یا جو لوگ جماعت میں نہیں ابھی وضو کر رہے ہیں واجب ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۳۴۹ محمد یونس صاحب (متھرا) ۲۷ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ م ۱۰ فروری ۱۹۳۷ء

(جواب ۸۱) اذان یا تکبیر یا جماعت ہو رہی ہو تو اس وقت مسجد میں داخل ہونے والے کو چاہیئے کہ سلام نہ کرے لیکن اگر وہ سلام کرے تو جو شخص فارغ ہو یعنی اذان یا تکبیر نہیں کہہ رہا ہے اور جماعت یا نماز نہیں

---

(۱) ویکرہ السلام علی الفاسق لو معلنا (قال المحقق) قولہ معلنا تخصیص لما قدمہ عن العینی و فی فصول العلامی ولا یسلم علی الشیخ المازح الکذاب واللاغی ولا علی من یسب الناس او ینظر وجوہ الاجنبیات و لا علی الفاسق المعلن ولا علی من یغنی او یطیر الحمام مالم تعرف توبتھم (رد المحتار مع الدر: ۴۱۵/۶)

(۲) اذا سلم علی اھل الذمۃ فلیقل السلام علی من اتبع الھدی وکذالک یکتب الیھم ولو سلم یھودی او نصرانی او مجوسی فلا باس بالرد ولکن لا یزید علی قولہ و علیک کما فی الخانیۃ (الدر المختار مع الرد: ۴۱۲/۶)

(۳) وموضع المصافحۃ فی الشرع انما ھو عند لقاء المسلم لاخیہ لا فی ادبار الصلاۃ فحیث وضعھا الشرع یضعھا فینھی عن ذالک و یزجر فاعلہ لما اتی بہ من خلاف السنۃ (رد المحتار مع الدر: ۳۸۱/۶)

Maktaba Tul Ishaat.com

پڑھ رہا ہے وہ جواب دیدے(۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

غیر مسلم کے سلام کے جواب میں کیا کہا جائے؟

(سوال) اہل ہنود یا غیر مسلم کوئی بھی سلام کرے تو اس کو جواب کس طرح دینا چاہئے- المستفتی نمبر ۲۳۲۵ حافظ محمد صدیق صاحب (سہارنپور) ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ م ۱۹ جون ۱۹۳۸ء

(جواب ۸۲) غیر مسلم سلام کرے تو جواب میں صرف وعلیکم کہہ دیا جائے یا السلام علی من اتبع الہدیٰ یا یہدیکم اللہ کہہ دیا جائے(۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

کیا مصافحہ کرتے وقت انگوٹھے پکڑنا سنت ہے؟

(سوال) (۱) جب دو شخص مصافحہ کریں تو کیا ہر ایک پر دوسرے کے دونوں انگوٹھے پکڑنا سنت ہے یا صرف ایک ہاتھ کا انگوٹھا پکڑنا ہر ایک کو سنت ہے-

(۲) زید کا قول ہے کہ ہر ایک دوسرے کے دونوں انگوٹھے کو پکڑے ورنہ سنت کے خلاف ہوگا اور دلیل لاتا ہے کہ درمختار کی اس عبارت یعنی **وفی القنیة السنة فی المصافحة بکلتا یدیه و تمامه فیما علقته علی الملتقی** کی شرح میں علامہ شامی تحریر فرماتے ہیں **ونصه وهی الصاق صفحة الکف بالکف واقبال الوجه بالوجه فاخذ الا صابع لیس بمصافحة خلافا للروافض والسنة ان تکون بکلتا یدیه و بغیر حائل من ثوب وغیره عند اللقاء بعد السلام وان یاخذ الا بهام فان فیه عرقا ینبت المحبة کذا جاء فی الحدیث ذکره القهستانی وغیره – ۱۵ جلد خامس کتاب الحظر والا باحه ص ۲۵۲ مطبوعه معربة الکبریٰ**- تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس عبارت سے دونوں انگوٹھوں کا پکڑنا ثابت ہوتا ہے کہ سنت ہے یا صرف ایک انگوٹھے کا پکڑنا سنت ثابت ہوتا ہے-

(۳) ایک شخص کہتا ہے کہ انگوٹھا پکڑنا نہیں چاہئے خواہ ایک ہو یا دو اور علامہ شامی کی عبارت خود متناقض ہے اس لئے کہ پہلے یہ فرماتے ہیں کہ **فاخذ الا صابع لیس بمصافحة** اور پھر فرماتے ہیں **وان یاخذ الابهام** تو اس کا کیا جواب ہے- المستفتی نمبر ۲۵۲۲ ظہور بیگ صاحب (بریلی) ۶ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ م مطابق ۲۵ جولائی ۱۹۳۹ء

(جواب ۸۳) (۱) انگوٹھوں کا پکڑنا مصافحہ کے مفہوم میں داخل نہیں ہے اس کے معنی ہاتھ ملانے کے ہیں نہ ایک انگوٹھا پکڑنا مسنون ہے نہ دونوں-

(۲) شامی نے یہ عبارت قہستانی سے نقل کی ہے قہستانی نے مصافحہ کے ذکر میں یہ عبارت لکھی

---

(۱) وصرح فی الضیاء وحاصلها انه اتم بالسلام علی المشغولین بالخطبة والصلاة او قراءة القرآن او مذاکرة التعلیم او الاذان اوالاقامة وانه لا یجب الرد فی الاولین لانه یبطل الصلاة والخطبة کالصلوة و یردون فی الباقی لا مکان الجمع بین فضیلتی الرد وما هم فیه من غیر ان یؤدی الی قطع شئی تجب به اعادته
(ردالمحتار مع الدر: ۶/۶۱۶)

(۲) (حوالہ گزشتہ رد المحتار مع الدر: ۶/۴۱۲)

ہے هی سنة قديمة متواترة وقال ﷺ من صافح اخاه المسلم و حرك يده تنا ثرت ذنوبه و هی الصادق صفحة الكف بالكف واقبال الوجه بالوجه كما قال ابن الاثير فاخذ الا صابع ليس بمصافحة خلافاً للروافض كما فی الصلوة المسعوديه والسنة فيها ان يكون بكلتا يديه كما فی المنية وبغير حائل من ثوبه و غيره كما فی الخزانة و عند اللقاء بعد السلام كما فی الشرحة وان ياخذالا بهام قال ﷺ اذا صافحتم فخذوا الابهام فان فيه عرقا ينشعب منه المحبة- انتهی- اس سے ثابت ہے کہ آخری یعنی ابہام کو پکڑنے کی انہوں نے نسبت کسی کتاب کی طرف نہیں کی اور جو حدیث ذکر کی ہے اس کی بھی کوئی سند نہیں بتائی اور خود صلوۃ مسعودیہ سے پہلے یہ نقل کر چکے ہیں کہ اخذ الا صابع ليس بمصافحة (۱)

(۳) یہی قول راجح ہے کہ انگوٹھے پکڑنا درست نہیں ہے- فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

سلام کے بجائے رام رام کہنا گناہ اور کفار کا شعار ہے

(سوال) ایک شخص باہر سے آیا اور بجائے سلام مسنون کے رام رام کہا- اس کا کیا حکم ہے؟ المستفتی نمبر ۱۱۷۱- ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ م ۳۱ اگست ۱۹۳۷ء

(جواب ۸۴) رام رام کہنا سلام شرعی کی جگہ گناہ ہے کہ یہ کفار کا شعار ہے(۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

سلام کن کن مواقع پر ممنوع ہے؟

(الجمعیۃ مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۳۴ء)

(سوال) (۱) سلام کن کن مواقع پر نہیں کرنا چاہئے؟

(جواب ۸۵) بول وبراز کرنے کی حالت میں- ذکر کرنے والے کو- نماز پڑھنے والے کو- تلاوت کرنے والے کو- لہو ولعب میں مشغول شخص کو- کھانا کھانے والے کو- اذان کہنے والے کو سلام نہ کرنا چاہئے(۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

مصافحہ کب سنت ہے؟

(الجمعیۃ مورخہ ۹ جنوری ۱۹۳۷ء)

(سوال) مصافحہ اپنے مسلمان بھائی سے ہر حالت میں ملانا سنت ہے یا نہیں؟

(جواب ۸۶) مصافحہ ابتدائے ملاقات کے وقت کرنا سنت ہے(۴) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

---

(۱) (ردالمحتار مع الدر: ۳۸۱/۶، ۳۸۲)

(۲) ولفظ السلام فی المواضع كلها السلام عليكم أو سلام عليكم بالتنوين وبدون هذين كما يقول الجهال لايكون سلاما (ردالمحتار مع الدر: ۴۱۶/۶)

(۳) سلامك مكروه على مصل وتال وذاكر ومحدث خطيب جالس لقضاته مؤذن لعاب شطرنج الخ (ردالمحتار مع الدر: ۶۱۶/۱)

(۴) وموضع المصافحة فی الشرع انما هو عند لقاء المسلم لأخيه لا فی أدبار الصلوة فحيث وضعها الشرع يضعها (رد المحتار مع الدر: ۳۸۱/۶)

Maktaba Tul Ishaat.com

پانچواں باب
اجتماعیات ومعاشرہ

جماعت سے خارج کرنا کن گناہوں کی وجہ سے ہوتا ہے؟

(سوال) جماعت سے خارج کرنا کن گناہوں کی وجہ سے ہوتا ہے؟

المستفتی نمبر ۵۳ شیخ بھائی جی (خاندیس) ۱۹ جمادی الاخری ۱۳۵۳ھ م ۱۰ اکتوبر ۱۹۳۴ء۔

(جواب ۸۷) جماعت سے خارج کرنا ان گناہوں کے ارتکاب سے ہوتا ہے جو قطعی حرام ہیں اور جن سے مسلمانوں کی سوسائٹی پر برا اثر پڑتا ہے(۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

(۱) مسجد کمیٹی کے اراکین نیک ہونے چاہئیں

(۲) سیرت النبی ﷺ کے نام پر مروجہ مشاعروں میں مسجد کی رقم خرچ کرنا اور شرکت جائز نہیں

(۳) ایسی مجلس اور مشاعرہ کو روکنا فرض ہے جس میں شریعت کی تضحیک کی جاتی ہو

(سوال) کچھ مسلمانوں نے تبلیغی واتحادی مقاصد کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک انجمن قائم کی جو چندہ جمع کر کے اپنے پڑوس کی مسجد کی خدمت اور تبلیغی کاموں نیز مسلمانان علاقہ میں اتحاد و تنظیم قائم کرنے کے لئے خرچ کرتی ہے اتفاق سے گزشتہ انتخاب میں چند ممبران ایسے منتخب ہو گئے بلکہ عہدہ دار بھی بنا دیئے گئے جو جمعہ کی نماز کے علاوہ کبھی مسجد میں یا کسی دوسری جگہ نماز پڑھتے نہیں دیکھے گئے نماز اور ڈاڑھی اور دیگر شعائر اسلامی کا مذاق اڑاتے ہیں کہتے ہیں نماز پڑھنا اور ڈاڑھی رکھنا تو چور ڈاکوؤں کا کام ہے جو نماز ڈاڑھی سے لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں ان لوگوں سے تنگ آکر حق پرست حضرات نے انجمن کے اجلاسوں میں شرکت چھوڑ دی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بغیر دوسرے ممبران کی رضامندی حاصل کئے یہ لوگ خلاف شریعت باتوں میں قوم کا روپیہ برباد کرنا چاہتے ہیں چنانچہ اب انہوں نے مورخہ ۱۸ مارچ ۱۹۳۵ء کو سیرت النبی منانے کے لئے مشاعرہ کا اعلان کیا ہے دریافت طلب امور یہ ہیں کہ (۱) ان لوگوں کو انجمن مذکورہ میں ممبر و عہدے دار رکھا جائے یا نہیں؟ (۲) ان کے اعلان کردہ مشاعرے میں مسلمانوں کو شریک ہونا چاہئے یا نہیں؟ (۳) اگر آئندہ کسی اجلاس میں کوئی شخص اسی طرح شعائر اسلامی کی تضحیک یا توہین کرے تو حق پرست حضرات کو کیا کرنا چاہئے؟ بینوا توجروا

(جواب ۸۸) (۱) نماز تو فرائض قطعیہ میں سے ہے اور ڈاڑھی رکھنا بقدر ایک قبضے کے واجب ہے تارک

---

(۱) سوال وجواب میں کچھ ابہام ہے جماعت سے مراد جمعیۃ العلماء ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مطلق مسلمانوں کی جماعت مراد ہو جیسا کہ مسجد میں مسلمانوں کا اجتماع ہوتا ہے اس لئے تخریج میں دشواری ہو رہی ہے اور بندہ کے خیال میں تخریج ضروری بھی نہیں ہے۔

نماز اور ڈاڑھی منڈانے والے فاسق ہیں اور جو لوگ نماز کو فرض نہ سمجھیں یا ڈاڑھی کا مذاق اڑائیں یا نماز پڑھنے والوں کو چوریا ڈاکو بتائیں وہ مسلمان ہی نہیں ایسے لوگ کسی اسلامی انجمن کے رکن یا عہدے دار بنانے کے لائق نہیں ہیں(۱)

(۲) اگرچہ آنحضرت ﷺ کی مدح وثناء نظم میں کرنا جائز ہے لیکن مروجہ مشاعرے اور ان کا نظم ونسق غیر شرعی امور پر مشتمل ہوتا ہے نیز اکثر شعراء بوجہ علم شریعت نہ ہونے کے مدح میں ایسے مضامین لکھ جاتے ہیں جو حد شریعت سے متجاوز ہوتے ہیں لہذا ایسے عام مشاعروں کی شرکت بسا اوقات مضر اور موجب وبال ہو جاتی ہے نیز مسجد کی رقم اس مشاعرے پر خرچ نہیں کی جاسکتی۔

(۳) اگر کسی جلسے میں شریعت کی تضحیک واستہزاء کیا جاتا ہو اور اہل مجلس اسے روک سکتے ہوں تو روکنا فرض ہے اور نہ روک سکتے ہوں تو اس مجلس سے کنارہ کشی لازم ہے(۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

گناہ کبیرہ سے مسلمان کافر نہیں ہوتا

(سوال) طوائفیں جو زنا کا پیشہ کرتی ہیں یا رقص کا، تمام عمر ان کی ایسے پیشے میں گزرتی ہے اور اپنی اولاد کو بھی یہی تعلیم دلواتی ہیں اور بظاہر ان کا خاتمہ بھی اسی حالت میں ہوتا ہے اور پھر دعویٰ مسلمان ہونے کا کرتی ہیں تو اہل اسلام کو ان سے میل ملاپ رکھنا درست ہے یا نہیں؟ ان کی تقریبات میں اور طعام میں اہل اسلام شریک ہو سکتے ہیں یا نہیں؟

(جواب ۸۹) جو انسان کہ توحید ورسالت کا یقین رکھے اور اقرار کرے اور ضروریات دین میں سے کسی کا منکر نہ ہو وہ مسلمان ہے اعمال سیئہ کے ارتکاب سے وہ کافر نہیں ہوتا اگرچہ زنا اور رقص حرام ہیں اور فواحش میں داخل ہیں اور ان کا مرتکب فاسق اور سخت گناہ گار ہے تاہم اس کے کفر کا حکم نہیں دیا جاسکتا(۳) ان لوگوں کے ساتھ میل ملاپ رکھنا اور ان کی تقریبوں میں شامل ہونا اور ان کے یہاں کھانا پینا تو اختیار کرنا نہیں چاہئیے لیکن ان کو داخل اسلام سمجھنا چاہئیے اور ہمیشہ کوشش کرنی چاہئیے کہ وہ اس برے کام سے باز آکر درست راہ اختیار کریں اور اگر ان میں سے کسی کا انتقال ہو جائے تو اس کی تجہیز وتکفین مسلمانوں کے طریق سے کرنی چاہئیے۔ محمد کفایت غفرلہ'

---

(۱) قال اللہ تبارك و تعالیٰ انما یعمر مساجد اللہ من امن باللہ والیوم الاخر واقام الصلاۃ وأتی الزکوۃ ولم یخش الا اللہ فعسی اولئك ان یکونوا من المهتدین (سورۃ التوبۃ ۱۸)

(۲) عن ابی سعید الخدری عن رسول اللہ ﷺ قال من رای منکم منکراً فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانه فان لم یستطع فبقلبه وذالك اضعف الایمان (صحیح مسلم: ۱/ ۵۰)

(۳) والکبیرۃ لا تخرج العبد المؤمن من الایمان لبقاء التصدیق الذی ھو حقیقۃ الایمان ولا تدخل العبد المؤمن فی الکفر (شرح العقائد ۱۴۸ لکھنؤ)

Maktaba Tul Ishaat.com

قادیانیوں کے ساتھ کھانے پینے کا کیا حکم ہے؟

(اخبار الجمعیۃ مورخہ ۱۸ جون ۱۹۲۷ء)

(سوال) قادیانیوں کے ساتھ کھانا پینا جائز ہے یا نہیں؟

(جواب ۹۰) کھانا پینا تو جب کہ کوئی ناجائز اشیا اور ناجائز طریقے سے نہ ہو غیر مسلم کے ساتھ بھی جائز ہے ہاں میل جول رکھنا اور ایسی معاشرت جس سے عقائد و اعمال مذہبیہ پر اثر پڑے ناجائز ہے جمہور علمائے ہندوستان کے فتویٰ کے بموجب قادیانی کافر ہیں انکے ساتھ کھانا پینا اگر احیاناً اتفاقاً ہو تو مضائقہ نہیں لیکن ان کے ساتھ میل جول اور اسلامی تعلقات رکھنا ناجائز ہے۔ محمد کفایت اللہ غفرلہٗ

کسی مسلمان کو دوسرے مسلمان سے قطع تعلق پر مجبور کرنا جائز نہیں

(اخبار الجمعیۃ مورخہ ۱۸ / اگست ۱۹۲۷ء)

(سوال) ایک حنفی مولوی صاحب اپنے مقتدیوں کو حلف اٹھانے پر مجبور کرتے ہیں کہ میرے مخالفوں سے بائیکاٹ کرو جو لوگ حلف اٹھانے سے انکار کرتے ہیں ان سے کہتے ہیں کہ تم ہماری جماعت سے خارج ہو ہمارا تم سے بائیکاٹ ہے وجہ صرف یہ ہے کہ وہ مولوی صاحب کو کچھ دیتے نہیں ہیں۔

(جواب ۹۱) مولوی صاحب کا یہ فعل اگر محض اس وجہ سے ہے کہ وہ لوگ مولوی صاحب کو کچھ دیتے نہیں ہیں تو بالکل غلط اور نامناسب بلکہ ناجائز ہے(۱) ہاں اگر کوئی اور دینی وجہ مقاطعہ کی ہو تو اسے بیان کیا جائے تاکہ اس کا حکم بتایا جا سکے۔ محمد کفایت اللہ غفرلہٗ

سفر سے واپسی پر محرم عورتوں سے گلہ ملانے کا حکم

(سوال) سفر سے آکر جس طرح کوئی مردوں سے گلے لگتا اور معانقہ کرتا ہے اسی طرح محرمات عورتوں ماں بہن وغیرہ سے گلے لگنا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

(جواب ۹۲) محرمات عورتوں ماں بہن پھوپھی خالہ سے اگر گمان غالب ہو کہ دونوں میں سے کسی کے دل میں بد خیالات پیدا نہ ہوں گے یا معانقہ کرنے والے بوڑھے ہوں تو معانقہ کرنا جائز ہے لیکن اجتناب بہتر ہے(۲)

(۱) دست بوسی اور قدم بوسی کا تفصیلی حکم
(۲) والدین کی قبر کو بوسہ دینے کا حکم

(سوال) نفس قدم بوسی میں علماء کا اختلاف معلوم ہوتا ہے ایک جماعت اس کے جواز کی قائل ہے

---

(۱) ان رسول اللہ ﷺ قال لا یحل لمسلم ان یھجرا خاہ فوق ثلاث لیال (صحیح مسلم : ۳۱۶/۲)

(۲) وما حل نظرہ من ذکر او انثی حل لمسہ اذا امن الشھوۃ علی نفسہ و علیھا لا نہ علیہ الصلاۃ والسلام کان یقبل راس فاطمۃ وقال علیہ الصلاۃ والسلام من قبل رجل امہ فکانما قبل عتبۃ الجنۃ وان لم یأمن ذالک اوشک فلا یحل لہ النظر والمس کشف الحقائق (رد المحتار مع الدر : ۳۶۷/۶)

دوسری جماعت اس کو منع کرتی ہے عالمگیری اور اشعۃ اللمعات میں عدم جواز کے قول کو مقدم ذکر کیا گیا ہے- عالمگیری ص ۴۰۴ ج ۵ میں ہے طلب من عالم او زاهد ان يدفع اليه قدمه ليقبله لا يرخص فيه ولا يجيبه الى ذالك عند البعض وذكر بعضهم يجيبه الى ذلك – اشعة اللمعات ص ۲۳ ج ٤ میں ہے اگر یکے از عالم یا زاہد التماس پائبوسی او کند باید کہ اجابت بکند و نگزارد کہ ببوسد و در قنیہ گفتہ لاباس بہ است اور در مختار میں جواز کے قول کو مقدم ذکر کیا ہے- طلب من عالم اوزاهد ان يدفع اليه قدمه و يمكنه من قدمه ليقبله اجابه و قيل لا يرخص كما فى القنية مقدما للقبل– انتهى– علامہ شامی نے اس کے جواز کے بارے میں ایک حدیث نقل کی ہے-اخرج الحاكم ان رجلا اتى النبى ﷺ فقال يا رسول الله ارنى شيئاً ازدا دبه يقينا فقال اذهب الى تلك الشجرة فادعها فذهب اليها فقال ان رسول الله ﷺ يدعوك فجاء ت حتى سلمت على النبى ﷺ فقال لها ارجعى فرجعت قال ثم اذن له فقبل راسه و رجليه وقال صحيح الاسناد – قال العينى فى شرح الهداية و تعقبه الذهبى فقال عم بن حبان متروك– بعضے ترمذی کی اس حدیث کو پیش کرتے ہیں جو ترمذی کی جلد دوم ص ۹۸ میں ہے-ان قوماً من اليهود قبلوا يد النبى ﷺ ورأسا و رجليه وقال الترمذى انه حسن صحيح قال العينى فىّ شرح الهداية قال النسائى حديث منكر و قال المنذرى و كان انكاره له من جهة عبدالله بن سلمة فان فيه مقالاً قال العينى فعلم من مجموع ما ذكرنا اباحة تقبيل اليد والرجل (شرح هدايه ص ٤٠٠ ج ٤) اور بعض اس حدیث سے دلیل لاتے ہیں جو مشکوٰۃ کے باب المصافحہ والمعانقہ میں ہے- عن زراع و كان فى وفد عبدالقيس قال لما قدمنا المدينة فجعلنا نتبادر من رواحلنا فنقبل يدرسول الله ﷺ ورجله رواه ابوداؤد اس کی شرح میں صاحب مظاہر حق ص ۶۳ ج ۴ میں تحریر فرماتے ہیں ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چومنا پاؤں کا جائز ہے لیکن فقہا اس کو منع کرتے ہیں پس اس حدیث کی توجیہ وہ یہ کریں گے کہ یہ خصائص آنحضرت سے ہو یا ابتداءً یہ امر ہوا ہو یا وہ لوگ ناواقف تھے یا اضطراری حالت میں ان سے یہ فعل صادر ہوا ہو فقہا کے اس اختلاف کی بنا کس امر پر ہے ؟اور اس بارے میں قول صحیح کیا ہے ؟بالتفصیل مع الدلائل تحریر فرمایا جائے-

(۲) اگر قدم بوسی بلا کراہت جائز ہو تو سر جھکا کر اگرچہ بحد رکوع یا سجود ہو جائز ہے یا نہیں ؟اس بارے میں ہمارے اس دیار کے علماء میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ جب قدم بوسی جائز ہے تو اگرچہ بصورت رکوع و سجود انحنائے رأس سے ہو تب بھی جائز ہے اور ایک جم غفیر علماء کہتے ہیں کہ قدم بوسی اس صورت میں جائز ہے جب کہ انحنائے رأس بہیئت رکوع و سجود نہ ہو اور یہ لوگ اس بارے میں اس حدیث کو پیش کرتے ہیں جو مشکوٰۃ کے باب المصافحہ والمعانقہ میں ہے۔عن انس قال قال رجل يا رسول الله الرجل منا يلقى اخاه او صديقه اينحنى له قال لا رواه الترمذى – مرقاة شرح مشكوٰة جلد چهارم ص ۵۷۶ میں مرقوم ہے (اينحنى له) الانحناء هو امالة الرأس والظهر تواضعاً و خدمة (قال لا) اى فانه فى

Maktaba Tul Ishaat.com

معنی الرکوع وھو کالسجود من عبادۃ اللہ تعالیٰ – و فی شرح المسلم للنووی حتی الظھر مکروہ للحدیث الصحیح فی النھی عنہ ولا تعتبر کثرۃ من یفعلہ ممن ینسب الی علم و صلاح اشعۃ اللمعات ص ۲۴ ج ۴ وانحناء مائل گردانیدن سر و پشت است و طیبی از محی السنۃ نقل کردہ کہ انحنائے ظہر مکروہ است از جہت ورود حدیث صحیح در نہی ازاں اگرچہ بسیارے از آنہا کہ منسوب بعلم و صلاح اند آں را می کنند اما اعتبار و اعتماد بداں نتواں کرد و در مطالب المؤمنین از شیخ ابو منصور نقل کردہ کہ گفت اگر یو سہ دہد یکے پیش یکے زمین را یا پشت دو تا کند یا سر نگوں کرداند کافر نہ گردد بلکہ آثم است زیرا کہ مقصود تعظیم است نہ عبادت و بعض مشائخ در منع ازاں تغلیظ و تشدید بسیار کردہ و گفتہ کاد الا نحناء ان یکون کفرا اسی طرح مظاہر حق کی جلد چہارم ص ۶۱ میں مذکورہ ہے اور مجمع الانہر ص ۵۴۲ ج ۲ میں ہے –وفی الفقہستانی الایماء فی السلام الی قریب الرکوع کالسجود و فی العمادیۃ و یکرہ الانحناء لانہ یشبہ فعل المجوس و فی ملتقی الابحر فی المجتبی الایماء بالسلام الی قریب الرکوع کالسجود والا نحناء مکروہ اور رد المحتار کتاب الکراہۃ میں ہے – فی الزاھدی الایماء بالسلام الی قریب الرکوع کالسجود و فی المحیط انہ یکرہ الانحناء للسلطان وغیرہ – اور جامع الرموز میں ہے–فی الزاھدی الانحناء فی السلام الی قریب الرکوع کالسجود و فی المحیط انہ یکرہ للسلطان وغیرہ انتھیٰ– ان عبارتوں سے ظاہر و ہویدا ہے کہ انحناء کے طور پر قدم بوسی ناجائز ہے اور عالمگیری کے اندر تقبیل رجل میں جو یہ روایت ہے کہ طلب من عالم او زاھد ان یدفع الیہ قدمہ لیقبلہ اور درمختار میں جو یہ روایت ہے کہ طلب من عالم او زاھدان یدفع الیہ قدمہ و یمکنہ من قدمہ لیقبلہ اور غایۃ الاوطار جلد چہارم ص ۲۱۹ میں جو اس کا ترجمہ لکھا ہے کہ "ایک شخص نے عالم یا زاہد سے اس کی درخواست کی کہ اپنا قدم اس کی طرف بڑھادے اور اس کو چومنے دے" یہ بآواز بلند بتاتی ہے کہ یہ قدم بوسی بطریق انحناء و امالہ نہیں اب کس فریق کا قول حق اور احق بالاتباع ہے–

(۳) تقبیل قدم کے کیا معنی ہیں؟ آیا قدم کو بوسہ دینا یا حجر اسود کی طرح ہاتھ سے قدم کو مس کر کے اس ہاتھ کو بوسہ دینا یا عام معنی لئے جائیں؟

(۴) حضرت آدم علیہ السلام کو ملائکہ نے سجدہ کیا تھا اس پر قیاس کر کے جواز سجدہ تعظیمی بادشاہ وغیرہ پر دلیل پکڑنا کیسا ہے؟

(۵) والدین کی قبر کی تقبیل میں یہاں کے علماء دو فریق ہو گئے ہیں بعض اس کے جواز میں اس عبارت کو پیش کرتے ہیں ولا یمسح القبر ولا یقبلہ فان ذلک من عادۃ النصاریٰ ولا باس بتقبیل قبر والدیہ کذافی الغرائب اور علماء کی ایک جماعت یہ کہتی ہے کہ تقبیل قبر والدین جائز نہیں ہے مأتہ مسائل ص ۷۷ میں ہے سوال– بوسہ گرفتن قبر والدین چہ حکم دارد–جواب–بوسہ دادن قبر والدین ناجائز است علی الصحیح –فی مدارج النبوۃ و بوسہ دادن قبر را و سجدہ کردن آن را و کلہ نہادن حرام و ممنوع است و در بوسہ دادن قبر

والدین روایت فقہی نقل می کنند و صحیح آنست کہ لا یجوز انتہی اور مجموعہ فتاویٰ مولانا عبدالحی لکھنوی ص ۲۶۷ ج ۳ میں ہے سوال-بوسہ دادن قبر والدین جائز است یانہ ؟ جواب-حرام است کذا صرح علی القاری وغیرہ اور غریب کتاب سے فتویٰ دینا جائز نہیں ہے درمختار ص ۵۲ ج ۱ میں ہے فلا یجوز الافتاء مما فی کتب الغریب اب کس فریق کا قول قابل تسلیم ہے اور کس کا نہیں ؟

(۲) بعض کہتے ہیں کہ درمختار میں ایک حدیث نقل کی گئی ہے کہ من قبل رجل امه فکانما قبل عتبة الجنة انتہی اور فتاویٰ حاوی میں آیا ہے کہ ان رجلاً جاء الی النبی ﷺ فقال یا رسول الله افی حلفت ان اقبل عتبة باب الجنة والحور العین فامره النبی علیه السلام ان یقبل رجل الام وجبهة الاب انتہی یہ دونوں روایتیں حدیث کی کسی معتبر کتاب میں آئی ہیں یا نہیں ؟ اور سند اوتنا صحیح ہیں یا نہیں اور اس پر عمل کرنا جائز و درست ہوگا یا نہیں-بینوا توجروا

(جواب ۹۳) قدم بوسی فی حد ذاتہ جائز ہے تقبیل ید و قدم میں بحیثیت نفس تقبیل کے کوئی فرق نہیں اور دست بوسی اور قدم بوسی کا جواز متعدد احادیث سے ثابت ہے ادعائے تخصیص غیر موجہ ہے مجوزین نے اسی حکم اصلی کی بناء پر جواز کا فتویٰ دیا مانعین نے قدم بوسی کو سجدہ کا ذریعہ اور دواعی قرار دیکر سد اللباب ممانعت کا حکم لگادیا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ عوام ایسے معاملات میں اکثری طور پر حد سے تجاوز کر جاتے ہیں پس واقف اور خاص آدمی کے لئے قدم بوسی میں مضائقہ نہیں اور عوام کو اجازت نہ دینا ہی احوط ہے(۱)

واللہ اعلم

(۲) قدم بوسی کے لئے جھکنا اور قدم موضوع علی الارض تک منہ لے جاکر چومنا جائز ہے اور یہ انحناء یا خرور چونکہ خود مقصود نہیں بلکہ قدم بوسی کا ذریعہ ہے اس لئے انحناء و رکوع کی ممانعت اس طرف متوجہ نہیں کیونکہ ممنوع وہ انحناء یا رکوع ہے جو قصداً تعظیم کی نیت سے کیا جائے ظاہر ہے کہ اگر کوئی شخص کسی شخص کے پاؤں میں دوا لگانے کے لئے جھکے تو یہ انحنا تو ضرور ہے مگر اس کو کوئی بھی ناجائز کہنے کی جرأت نہیں کرے گا کیونکہ بضرورت اور غیر مقصود ہے درمختار کی عبارت ان یدفع الیه قدمه و یمکنه من قدمه لیقبله اور غایۃ الاوطار کی عبارت "اپنا قدم اس کی طرف بڑھادے" سے یہ سمجھنا کہ قدم چومنے کی اجازت بغیر انحناء و امالہ کے ہے صحیح نہیں ہے کیونکہ دفع قدم اور قدم بڑھا دینے سے یہ مراد نہیں کہ اگر قدم بوسی کا ارادہ کرنے والا کھڑا ہو تو جس بزرگ کا قدم چومنا ہے وہ اپنا قدم اس کے منہ تک اٹھا کر چومنے کا موقع دے دفع قدم اور قدم بڑھا دینے سے چومنے والے کی طرف پاؤں پھیلا دینا مراد ہے اور اس صورت میں لا محالہ چومنے والا کھڑے یا بیٹھے ہونے کی حالت میں قدم تک جھک کر ہی چومے گا-

(۳) چومنے سے خود قدم کا چومنا مراد ہے قدم کو ہاتھ لگا کر ہاتھ کو بوسہ دینا ایک غیر ثابت اور غیر معقول فعل ہے حجر اسود کی تقبیل پر قیاس صحیح نہیں-

---

(۱) طلب من عالم اوزاهد یدفع الیه قدمه لیقبله لا یرخص فیه ولا یجیبه الیٰ ذالك وكذا اذا استاذن ان یقبل راسه او یدیه كذافی الغرائب (هندیة : ۳۶۹/۵)

Maktaba Tul Ishaat.com

(۴) شریعت مقدسہ میں سجدہ تحیت کی نہی صراحۃً موجود ہے اور امم سابقہ اور شرائع قدیمہ میں سجدہ کا جواز شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام نے باقی نہیں رکھا پس منسوخ اور منہی عنہ پر قیاس نہیں ہو سکتا۔

(۵۔۶) تقبیل قبر والدین بقول راجح ناجائز ہے روایات منقولہ محتاج تصحیح ہیں۔ محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرسہ امینیہ، دہلی

تالیاں بجانا لہو ولعب اور کفار کی مشابہت ہے

(سوال) فتویٰ متعلق تالیاں بجانے کے پہنچا خوب جواب ہے مگر آیت وما کان صلوتهم عند البيت الامكاءً و تصديه سے اگر کچھ استدلال ہو سکتا اور وہاں سے کچھ تالیوں کی قباحت اور برائی ثابت ہو سکتی ہو اور آپ کے خیال میں صحیح ہو تو اس کو لے کر تقریر فرمایئے تفسیروں میں ملاحظہ فرما کر تکلیف فرمایئے اور کچھ لکھیئے اور آیت سے کچھ ثابت نہ ہوتا ہو تو جانے دیجئے اس لئے اس خط میں فتویٰ واپس بھیجتا ہوں تاکہ مکمل فرما کر روانہ فرمائیں اور کہیں کوئی عبارت ملے تو وہ بھی اور تشبہ کی کچھ تفصیل اور تالی کے لہو ولعب میں داخل ہونے کی دلیل (مولانا مولوی حکیم محمد ابراہیم صاحب راندیری از رنگون) ۲۴ دسمبر ۱۹۱۹ء۔

(جواب ۹۷) تالیاں بجانا لہو ولعب میں داخل ہے(۱) شریعت مقدسہ نے عورتوں کو جب کہ وہ نماز پڑھ رہی ہوں اور کوئی ضرورت پیش آئے اجازت دی ہے کہ ہاتھ کو ہاتھ پر مار کر اپنا نماز میں مشغول ہونا ظاہر کر دیں لیکن ہاتھ کو ہاتھ پر مارنے کی صورت یہ تعلیم فرمائی کہ ایک ہاتھ کی ہتھیلی دوسرے ہاتھ کی پشت پر ماریں کیونکہ ہتھیلی کو ہتھیلی پر مار کر بجانا لہو ولعب کی صورت اور رقاصوں کا فعل ہے نیز اظہار مسرت کے لئے مجامع میں تالیاں بجانا کفار یورپ کا خاص طریقہ ہے لہذا اہل اسلام کو اول اس وجہ سے کہ لہو ولعب کی صورت ہے دوم اس وجہ سے کہ کفار یورپ کی مشابہت ہے تالیاں بجانے سے باز رہنا چاہئے یہ کہنا کہ شریعت میں اس کی ممانعت نہیں آئی لاعلمی پر مبنی ہے حضور سرور عالم ﷺ کا صاف ارشاد موجود ہے کہ "جو شخص کسی قوم کی مشابہت پیدا کرے گا وہ اسی قوم میں سے ہوگا" اور اچکن وغیرہ پر اس کو قیاس کرنا صحیح نہیں کیونکہ اچکن اس لئے جائز ہے کہ اس میں صورت لہو نہیں اور نہ اب وہ کسی قوم کا فر کا خاص لباس ہے۔ واللہ اعلم

محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

عوامی پارک میں مسلمانوں کو تراویح اور دیگر مذہبی رسومات کی ادائیگی سے روکنا صحیح نہیں

(الجمعیۃ مورخہ ۲۶ نومبر ۱۹۲۷ء)

(سوال) ایک پارک میں مسلمان عرصہ دراز سے نماز تراویح اور میلاد شریف سالانہ پڑھتے آئے ہیں

---

(۱) وكره كل لهو اى كل لعب و عبث ..... والا طلاق شامل لنفس الفعل واستماعه كالرقص والسخرية والتصفيق و ضرب الاوتار فانها كلها مكروهة لانها زى الكفار (رد المحتار مع الدر: ۳۹۵/۶)

موجودہ صورت میں ہندو ممبران بورڈ نے اپنی اکثریت سے پارک میں نماز تراویح اور میلاد شریف کو بند کر دیا ہے کیا اس مقام پر مسلمانوں کو بحیثیت پبلک کے افراد ہونے کے مذکورہ بالا مذہبی مراسم کو ادا کرنا چاہئے یا نہیں ؟

(جواب ۹۵) جب کہ پارک میں پبلک کے مشترکہ حقوق ہیں اور مسلمان عرصہ دراز سے اس میں نماز اور مذہبی تقریب ادا کرتے آئے ہیں تو اب ان چیزوں سے روکنے کی کوئی وجہ نہیں مسلمانوں کو اپنے قائم شدہ حق کے بقاکی سعی کرنی چاہئے۔ محمد کفایت اللہ غفرلہ

شرابی قمارباز اور بے نمازی لوگوں سے تنہا علیحدگی اختیار کرنی چاہئے

(الجمعیۃ مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۲۸ء)

(سوال) شراب پینے والے قمارباز کرنے والے اور بے نماز مسلمان کے ساتھ میل جول رکھنا کیسا ہے ؟

(جواب ۹۶) شراب خور قمارباز اور بے نمازیوں سے میل جول رکھنا اچھا نہیں ایسے لوگوں سے تنبیہ اور زجر کی نیت سے علیحدہ رہنا چاہئے(۱) محمد کفایت اللہ غفرلہ

کسی کا شکریہ ادا کرنے کے لئے آداب عرض کے بجائے جزاک اللہ کہنا چاہئے

(الجمعیۃ مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۲۹ء)

(سوال) زید نے بکر سے پینے کے لئے پانی مانگا اور پانی پی کر "آداب عرض" کہا یہ جائز ہے یا نہیں ؟ اور یہی جواب کھانا کھانے یا پان کھانے کے بعد کہنا جائز ہے یا نہیں ؟

(جواب ۹۷) پانی پلانے والے یا کھانا کھلانے والے یا کوئی اور بھلائی کرنے والے کا شکریہ ادا کرنا اور اس کے لئے دعائے خیر کرنا مکافات کا کم از کم درجہ ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص تمہارے ساتھ کوئی احسان اور بھلائی کرے تو اول درجہ مکافات کا یہ ہے کہ تم اس سے بہتر اور اس سے زیادہ احسان اور بھلائی کرو اور نہیں تو اتنا بدلہ تو کر ہی دو اور اگر تمہاری مالی حالت اس کی متحمل نہ ہو تو کم از کم اس کے لئے دعائے خیر ہی کر دو اور جو اپنے محسن کا شکریہ ادا نہ کرے وہ خدا کا شکر گزار بھی نہیں(۲) شکریہ ادا کرنے یا دعا دینے مثلاً جزاک اللہ یا اللہ تمہیں خوش رکھے یا اسی قسم کا کوئی دعائیہ جملہ کہنے سے احسان و خدمت کرنے والے کا ثواب باطل نہیں ہوتا بلکہ جس کو پانی پلایا گیا ہے اس کی انسانیت (و اخلاق و احسان شناسی)

---

(۱) قال الخطابی رخص للمسلم ان یغضب علی اخیہ ثلاث لیال لقلتہ ولا یجوز فوقہا الا اذا کان الہجران فی حق من حقوق اللہ تعالی فجوز فوق ذالک (مرقاۃ شرح مشکوۃ ۹/ ۲۶۲)

(۲) قال رسول اللہ ﷺ من لا یشکر الناس لا یشکر اللہ ہذا حدیث صحیح ترمذی ۲/ ۱۶) عن اسامۃ بن زید قال قال رسول اللہ ﷺ من صنع الیہ معروف فقال لفاعلہ جزاک اللہ خیرا فقد ابلغ فی الثناء ہذا حدیث حسن جید غریب (الجامع للترمذی ۲ ۲۳)

Maktaba Tul Ishaat.com

ظاہر ہوتی ہے اور خود بھی شکر گزاری کے ثواب کا مستحق ہو جاتا ہے ہاں یہ دوسری بات ہے کہ ادائے شکریہ میں یہ الفاظ یعنی "آداب عرض" کہنا کیسا ہے؟ تو اگرچہ آج کل کا عرف یہ ہو گیا ہے کہ ان الفاظ کو ادائے شکریہ کے لئے کافی سمجھا جاتا ہے مگر یہ اپنے مفہوم کے لحاظ سے نہ ادائے شکریہ کے لئے کافی ہیں نہ دعائے خیر کے لئے اگر بجائے ان کے جزاک اللہ یا شکریہ یا دلی شکریہ قبول فرمایئے کہا جائے تو زیادہ مناسب اور بہتر ہوگا۔ محمد کفایت اللہ غفرلہٗ

ہیجڑے اور فاسق لوگوں سے خرید و فروخت نہ کرنا ہی بہتر ہے

(الجمعیۃ مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۴ء)

(سوال) شہر ریواڑی ۱۹۲۶ء میں ہندو مسلم فساد ہوا اور ہندو دکانداروں نے مسلمان ملازموں کو اپنے یہاں سے برطرف کر دیا مسلمانوں نے حلوائی کی دکانیں کھولیں مگر اب چند مسلمان حلوائی مسلمان طوائف اور مسلمان ہیجڑے کو سودا سلف نہیں دیتے وہ کہتے ہیں کہ ان کا پیسہ حرام کا ہے مسلمانان ریواڑی اور مسلم ایسوسی ایشن اور دیگر اسلامی انجمنیں اس بات پر مصر ہیں کہ مسلمان طوائف اور مسلمان ہیجڑے مسلمان دکانداروں سے ہی سودا خریدیں جب کہ وہ مردم شماری میں اور رائے شماری میں اپنے آپ کو مسلمان لکھواتے ہیں۔

(جواب ۹۸) جو دکاندار کہ رنڈیوں اور ہیجڑوں کے ہاتھ سودا فروخت نہیں کرتے ان کا یہ فعل صحیح ہے[1] انجمن کو چاہئے کہ وہ اس معاملے میں حد اعتدال سے تجاوز نہ کرے اور رنڈیوں اور ہیجڑوں سے بھی تعرض نہ کرے کہ وہ ضرور مسلمان سے ہی سودا خریدیں انہیں اپنے حال پر چھوڑ دے جہاں سے وہ چاہیں خریدیں یہ سعی کریں کہ مسلمان عورت رنڈی نہ بنے اور کوئی مسلمان ہیجڑا نہ بنے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ

(۱) سسر کو باپ کہہ کر پکار سکتے ہیں
(۲) مجذوم کے ساتھ کھانے پینے میں کوئی مضائقہ نہیں
(۳) مذاق کیسا! اور کن لوگوں کے ساتھ جائز ہے؟

(الجمعیۃ مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۳۴ء)

(سوال) (۱) کیا سسر کو باپ کہہ کر پکار سکتے ہیں؟ (۲) مجذوم کے ساتھ بیٹھ کر کھا پی سکتے ہیں یا

---

(۱) قال ابن عبدالبر اجمعوا علی انه لا یجوز الهجران فوق ثلاث الا لمن خاف من مکالمته ما یفسد علیه دینه او یدخل منه علی نفسه او دنیاه مفرة فان کان کذالك جاز و رب هجر جمیل خیر من مخالطة مؤذیة (فتح الباری ۱۰ ٤۱٤ ط مصر)

نہیں ؟(۳)مذاق کن لوگوں سے جائز ہے ؟

(جواب ۹۹) (۱)جائز ہے (۲)جائز ہے(۱) (۳) دوستوں اور بے تکلف لوگوں سے۔لیکن مذاق فحش اور غیر مہذب اور جھوٹ پر مشتمل نہ ہو۔(۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

حج سے آنے والے کو مبارکباد دیتے ہوئے آیت پڑھنے کا حکم

(الجمعیۃ مورخہ ۵ مئی ۱۹۳۴ء)

(سوال) کچھ لوگ حج کر کے آئے ان کو مبارکباد پیش کرنے کے لئے جلسہ ہوا ایک صاحب نے مبارک باد پیش کرتے ہوئے کہا کہ "خدا تعالیٰ نے داخلہ حرم کی بابت اپنے رسول ﷺ کو **لقد صدق الله رسوله الرؤيا** الخ کہہ کر مبارکباد دی ہے اس لئے میں بھی زائرین بیت الحرام کو ان کی اس خوش قسمتی پر مبارکباد دیتا ہوں" قرآن کی آیت اس طرح بطور دلیل پیش کر کے مبارکباد دینا کوئی گناہ تو نہیں ؟

(جواب ۱۰۰) کوئی گناہ نہیں　محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

(۱) نئے گھر کی تیاری کی خوشی میں دعوت جائز ہے مگر اس کو ضروری نہ سمجھا جائے
(۲) ایصال ثواب جائز مگر گیارہویں شریف کی تخصیص بدعت ہے
(۳) قصص الانبیاء اور تذکرۃ الاولیاء نامی کتابوں میں صحیح اور ضعیف قسم کی روایتیں ہیں

(الجمعیۃ مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۴ء)

(سوال) (۱) نیا گھر تیار کرنے کے بعد اس میں رہنے سے پہلے مولود خوانی کرانا اور بکرا ذبح کر کے لوگوں کو کھانا کھلانا اور اس کام کو گھر کی ٹھنڈک کہا جاتا ہے یہ جائز ہے یا نہیں (۲) اگر کوئی مطلق گیارہویں کے نام سے کھانا کھلاوے اور اس کا ثواب پیران پیر کے نام سے ایصال کرے اس کا کھانا جائز ہے یا نہیں ؟ (۳) کتاب تذکرۃ الاولیا اردو مصنفہ حضرت شیخ فرید الدین اور قصص الانبیاء کا اس مستند اور صحیح ہے یا نہیں ؟

(جواب ۱۰۱) (۱) نئے گھر کی تیاری کی خوشی میں کھانا کھلانا یا مجلس وعظ منعقد کرنا جائز ہے لیکن اس کو نہ تو ضروری سمجھا جائے اور نہ بطور پابندی رسم کے کیا جائے بلکہ محض بہ نیت ادائے شکریہ نعمت خداوندی کیا جائے(۱) (۲) ایصال ثواب کے لئے صدقہ خیرات کرنا جائز ہے لیکن گیارہویں شریف کی تخصیص اور اس نام سے نہ کرنا چاہئے(۲) (۳) قصص الانبیاء اور تذکرۃ الاولیا میں صحیح اور ضعیف ہر قسم کی باتیں ہیں۔ محمد کفایت اللہ

---

(۱) عن جابرؓ ان رسول الله ﷺ اخذ بيد مجذوم فاد خله معه في القصعة' ثم قال كل بسم الله ثقة بالله وتوكلاً عليه (ترمذی ۲ : ۳)　(۲) و في هذا الحديث فوائد كثيرة منها جواز تكنيه من لم يولد له ..... وجواز المزاح الخ (شرح نووی لمسلم : ۲ : ۲۱۰)　(۳) قال الله واما بنعمة ربك فحدث' آیت مذکورہ میں کوئی قید نہیں ہے لہذا تمام شرائط وقیود سے پاک الغرض ہر قسم کی دعوت جائز ہوتو مضائقہ نہیں۔

(۱) صرح علماء نا في باب الحج عن الغير الخ (حوالہ گزشتہ رد المحتار مع الدر : ۲/۲۴۳)

Maktaba Tul Ishaat.com

سود خوروں کے ہاں کھانا کھانے کا حکم ... اور ان کی رقم مسجد میں لگا سکتے ہیں.

(الجمعیۃ مورخہ ۵ جون ۱۹۳۷ء)

(سوال) سود خوار کے ہاں کھانا پینا اور سود خوار کا پیسہ مسجد میں لگانا کیسا ہے؟

(جواب ۱۰۲) سود خوار کی اگر جائز آمدنی بھی ہو تو اس کے ہاں کھانا کھانا جائز ہے اور اس کی جائز آمدنی کا روپیہ مسجد میں لگانا بھی جائز ہے(۱) اور آمدنی خالص حرام ہو تو اس کے ہاں کھانا بھی ناجائز اور اس کا روپیہ مسجد میں لگانا بھی ناجائز ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

چھٹا باب
ماکولات و مشروبات

(۱) قبروں پر چڑھاوا حرام ہے

(۲) عرس چالیسواں وغیرہ دھوم دھام بدعت ہے

(سوال) جو قبروں پر کھانا وغیرہ کا چڑھاوا آتا ہے خادم لوگ وہ کھانا طلبا کو دیدیتے ہیں یہ کھانا طلبہ کو کھانا جائز ہے یا نہیں؟ (۲) جو شخص گیارہویں 'عرس' چالیسواں وغیرہ کرے اور قبروں پر جو دھوم دھام ہوتی ہے اس کو اچھا سمجھ کر شریک ہو ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟

(جواب ۱۰۳) قبروں کا چڑھاوا حرام ہے(۲) گیارہویں 'عرس' چالیسواں اور قبروں پر دھوم دھام کرنا یہ سب بدعت ہے(۳) محمد کفایت اللہ غفرلہ' شہری مسجد دہلی

فرقہ مہدویہ کافر ہے ان کا ذبیحہ حلال نہیں

(سوال) جو کہتے ہیں کہ توبہ کا دروازہ بند ہو گیا انکے ہاتھ کا ذبیحہ جائز ہے یا نہیں؟

(جواب ۱۰۴) فرقہ مہدویہ جو اطراف دکن میں پایا جاتا ہے کافر ہے اس کے ہاتھ کا ذبیحہ جائز نہیں(۴)

اہل کتاب کا ذبیحہ اور ان کی لڑکیوں سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

(سوال) عیسائیوں اور یہودیوں کے ہاتھ کا ذبیحہ اور قربانی کیسی ہے ان لوگوں سے رشتہ کرنا اور ان کے

---

(۱) اکل الربا و کاسب الحرام اهدی الیه او ضافه و غالب ماله حرام لا یقبل ولا یوکل مالم یخبره ان ذالك المال اصله حلال' ورثه او استقرضه وان کان غالب ماله حلالا لا بأس بقبول هدیته والا کل منها کذافی الملتقط
(فتاوی هندیه: ۵/۳۴۳ ط کوئته)

(۲) واعلم ان النذور الذی یقع للاموات من اکثر العوام وما یوخذ من الدراهم والشمع والزیت ونحوها الی ضرائح الاولیاء الکرام تقربا الیهم فهو بالا جماع باطل و حرام (رد المحتار مع الدر ۲/۴۳۹)

(۳) ولا یجوز ما یفعل الجهال بقبور الاولیاء والشهداء من السجود والطواف حولها واتخاذ السراج والمساجد الیها و من الاجماع بعد الحول کالاعیاد و یسمونه عرسا (تفسیر مظهری ۲/۵۲ ط کوئته)

(۴) و شرط کون الذابح مسلما (الدر المختار مع الرد: ۶/۲۹۶)

ساتھ بیٹھ کر کھانا کیسا ہے؟

(جواب ۱۰۵) عیسائیوں اور یہودیوں کے ہاتھ کا ذبیحہ جائز ہے(۱) لیکن قربانی ان کے ہاتھ سے کرانا مکروہ ہے ان کی لڑکیوں سے شادی کر لینا ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا بشرطیکہ ارتکاب ممنوعات نہ ہو جائز ہے(۲)

پانی میں مری ہوئی مچھلی کا کھانا جائز نہیں.....!

(سوال) جو مچھلی مر کر پانی میں تیرنے لگے اس کا کھانا درست ہے یا نہیں؟

(جواب ۱۰۶) جو مچھلی مر کر پانی پر تیرنے لگے اور اس کے مرنے کا سبب معلوم نہ ہو اس کا کھانا جائز نہیں

ولا یحل حیوان مائی الا السمك غیر الطافی علی وجه الماء الذی مات حتف انفه وهو ما بطنه من فوق فلو ظهره من فوق فلیس بطاف فیوکل کما یوکل ما فی بطن الطافی الخ (درمختار مختصرا) قال العلامة عبدالبر الاصل فی اباحة السمك ان مامات بافة یؤکل ومامات بغیر افة لا یؤکل (رد المحتار) (۳)

(۱) کیا فاسق و فاجر مسلمان سے قطع تعلق جائز ہے؟

(۲) بازاروں اور میلوں میں رکھے ہوئے گھڑوں سے پانی پینا

(۳) کسی پر دباؤ ڈال کر چندہ وصول کرنا جائز نہیں

(سوال) زید کا عقیدہ ہے کہ مسلمان سود خوار شرابی زانی قمار نشہ باز رشوتی حقہ نوش وغیرہ کیسے ہی افعال منکرات کا مرتکب ہو جو شخص نمازی یا صاحب تقویٰ اس کے ساتھ کھانا کھانے یا اٹھنے بیٹھنے سے پرہیز کرتے ہیں سخت غلطی پر ہیں حدیث صحیح سے اس کی کوئی ممانعت نہیں ہے اور ساتھ ہی اس کے کل مؤمن اخوۃ ثبوت میں پیش کرتا ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ ایسے شخص سب مومن ہیں اور مومن کا پس خوردہ کھانے اور ساتھ کھانے میں شفا ہے اور جو لوگ اہل ہنود کی اشیاء خوردنی قیمتاً مول لینا اور ان کے یہاں دعوت کھانا مسلمانوں کو ناجائز قرار دیتے ہیں یہ بھی صحیح نہیں ہے اگر کوئی اس کے عدم جواز کا ثبوت رکھتا ہو تو بتلاوے اور عمرو زید کے قول کا مخالف ہے دریافت طلب یہ امر ہے کہ ان دونوں میں کون حق پر ہے؟

(۲) جو لوگ بازاروں میں یا میلوں میں پانی پینے کے گھڑے رکھتے ہیں اور ہر قسم کے لوگ مسافر و مقیم اور شرابی سود خوار وغیرہ بلا احتیاط برتن میں ڈال کر پانی پیتے ہیں اور اس برتن میں ان کا پس خوردہ پانی بھی ضرور رہ جاتا ہے تو نمازی صاحب تقویٰ کو ایسے برتنوں سے پانی پینا شرعاً درست ہے یا نہیں؟

---

(۱) وکره ذبح الکتابی الخ بالاحری لانها قربة ولا ینبغی ان یستعان بالکافر فی امور الدین ولو ذبح جاز لانه من اهل الذبح بخلاف المجوسی (رد المحتار مع الدر ۶/۳۲۸)

(۲) وصح نکاح کتابة وان کره تنزیها مؤمنة بنی مرسل مقرة بکتاب منزل ... وکذا حل ذبیحتهم (الدر المختار مع الرد ۳/۴۵)

(۳) (رد المحتار مع الدر ۶/۳۰۷)

Maktaba Tul Ishaat.com

(۳) اس قصبے میں عرصہ ۹ سال سے ایک مدرسہ قائم ہے مدرسے کے اخراجات اہل قصبہ کے چندہ پر منحصر ہیں چونکہ یہاں کے لوگ عام طور پر جاہل اور بے قدر ہیں اسلام سے دلچسپی نہیں اس وجہ سے مدت سے چندہ دینا بھی بند کر دیا ہے اس لئے جن اشخاص کو اس معاملے سے ہمدردی تھی انہوں نے کام بند ہوتا دیکھ کر اعلان کر دیا کہ جو کوئی چندہ نہیں دے گا اس کے یہاں طالب علم بوقت سونم جب تک مقررہ رقم چندہ ادا نہ کرے گا نہیں جائیں گے اس اعلان سے بعض ناسمجھ سونم میں دینے لگے ہیں آیا یہ بندوبست جائز ہے یا نہیں؟

(جواب ۱۰۷) (۱) مسلمان آدمی خواہ کتنا ہی فاسق و فاجر کیوں نہ ہو مسلمان مؤمن تو ہے پھر اس کے ساتھ بیٹھ کر کھانا نہ کھانے اور برادرانہ تعلقات نہ رکھنے سے اگر اس کی امید ہو کہ یہ اپنے افعال سے باز رہے گا تو ترک تعلقات بہتر ہے اور باوجود اس کے اگر کوئی اس کے ساتھ تعلقات رکھے تو ایسا گناہ نہ ہوگا جیسا کافر کے ساتھ رکھنے کا ہوتا ہے اصل حکم اسلام کا یہی ہے کہ انسان کا بدن ہاتھ منہ وغیرہ پاک ہے یہاں تک کہ کافر کا جھوٹا پانی بھی پاک ہے اس بنا پر کفار کے ہاتھ کی بنائی ہوئی پکائی ہوئی چیزیں خریدنا اور استعمال کرنا جائز ہے ہاں اگر یہ گمان غالب ہو کہ وہ ناجائز اور ناپاک چیزیں ملا دیتے ہیں تو اس وجہ سے ان سے خرید و فروخت ناجائز ہوگی۔(۱)

(۲) جب تک یقینی طور پر یا گمان غالب کے ساتھ متحقق نہ ہو جائے کہ اس پانی میں کوئی ناپاکی پہنچ گئی ہے اس کا استعمال جائز ہے۔(۲) ہاں اگر کوئی احتیاط اور تقویٰ کی بناء پر نہ پیئے اس کو اختیار ہے پس خوردہ مسلمان کا تو کیا کافر کا بھی پاک ہے متقی پرہیزگار آدمی کو مسلمان کا پس خوردہ خواہ وہ کیسا ہی ہو استعمال کرنا جائز ہے اس میں کوئی مضائقہ نہیں بلکہ ناجائز سمجھنا احکام شرعیہ کی خلاف ورزی ہے۔(۳) رد المحتار میں ہے والآدمی مکرم وان کان کافرا۔

(۳) صورت مسئولہ میں ان سے اس صورت سے چندہ وصول کرنا جائز نہیں خواہ وہ دیں یا نہ دیں۔(۴) واللہ اعلم

کفار کے ہاتھوں سے بنی ہوئی اشیاء کے استعمال کا حکم۔

(سوال) (۱) جہاں مسلمانوں کو کوئی چیز جز گھی اور دودھ کے مسلمانوں کی بنائی ہوئی نہیں ملتی تو مسلمانوں کو ہندوؤں کی بنی ہوئی چیز مثلاً مٹھائی وغیرہ لینی یا کھانی جائز ہے یا نہیں؟

(۲) قند دانہ والی کھانی جائز ہے یا نہیں؟

(جواب ۱۰۸) غیر مسلم کے ہاتھ کی بنی ہوئی یا اس کی چھوئی ہوئی ترچیزیں مسلمانوں کو لینا اور کھانا فی

---

(۱) قال الطبری: قصة كعب بن مالك اصل فی هجران اهل المعاصی انما لم يشرع هجرانه (ای الكافر) بالكلاد لعدم ارتداعه بذالك عن كفره بخلاف العاصی المسلم فانه ينزجر بذالك غالبا (فتح الباری لابن حجر ۱۰: ۴۱۵ ط مصر)

(۲) اليقين لا يزول بالشك (الاشباه والنظائر ۵۶ ط بيروت)

(۳) فسور الآدمی مطلقا ولو جنبا او كافرا الخ (الدر المختار مع الرد: ۱/ ۲۲۲)

(۴) عن ابی حرة الرقاشی عن عمه قال قال رسول الله ﷺ الا لا تظلموا الا لا يحل مال امرء الا بطيب نفس منه رواه البيهقی (مشكوة ۲ ۲۵۵ ط قرآن محل كراچی)

حد ذاتہ جائز ہے کیونکہ اسلام نے انسان کے بدن کو پاک قرار دیا ہے خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر(۱) دوسری بات ہے کہ مسلمانوں کو اپنی اقتصادی حالت درست کرنے کی غرض سے نیز اسلامی غیرت کی بناء پر ایسے کافروں کے ہاتھ کی چیزیں لینی اور کھانی نہیں چاہئیے جو ان کے ساتھ نہایت بے عزتی کا برتاؤ کرتے ہیں اگر کوئی مسلمان مجبوری کی حالت میں ایسا کرے تو بقدر مجبوری معذور ہوگا ورنہ بے شرم اور قوم کا بد خواہ متصور ہوگا۔
(۲) دانہ والی قند جب کہ اس کی نجاست کا یقین یا ظن غالب نہ ہو فی حد ذاتہ جائز ہے۔ محمد کفایت اللہ

(۱) انگریزی دواؤں کا استعمال جائز ہے
(۲) ڈاکٹری کی تعلیم حاصل کرنا جائز ہے
(۳) کپورے، گردے اور حرام مغز کا حکم.

(سوال) (۱) کیا وہ دوا جس میں شراب پڑی ہو لیکن نشہ آور نہ ہو پینی جائز ہے یا نہیں جب کہ حرمت شراب کی وجہ محض نشہ آور ہونا ہی ہے (۲) ڈاکٹری دواؤں میں اکثر تھوڑی بہت شراب ہوتی ہے ان کا استعمال کیسا ہے؟ اسی خیال کو مد نظر رکھتے ہوئے ڈاکٹری کی تعلیم پڑھنا اور پڑھوانا کیسا ہے (۳) بکرے کے خصیے حرام مغز اور گردے کھانا جائز ہیں یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۴۱ ابو محمد رشید خان قرول باغ دہلی ۲۶ رجب ۱۳۵۳ھ م ۶ نومبر ۱۹۳۴ء

(جواب ۱۰۹) انگریزی دوا کا استعمال جائز ہے(۲) بشرطیکہ اس میں نشہ لانے کی صلاحیت نہ ہو (۲) تھوڑی بہت آمیزش شراب اس وجہ سے موجب ممانعت نہیں کہ وہ شراب جو ناپاک ہے ان دواؤں میں نہیں ہوتی ڈاکٹری کی تعلیم حاصل کرنا جائز ہے(۳) (۳) کپورے کھانا مکروہ ہے گردے جائز ہیں حرام مغز نہ حرام ہے نہ مکروہ یونہی بیچارہ بدنام ہو گیا۔(۴) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

آب زمزم کھڑے ہو کر پینا مستحب ہے

(سوال) آب زمزم کھڑے ہو کر لوگ پیتے ہیں اگر کوئی بیٹھ کر پئے تو کوئی گناہ ہے نیز کون سا پانی کھڑے ہو کر پینا چاہئے؟

(جواب ۱۱۰) آب زمزم کو کھڑے ہو کر پینا مستحب ہے بیٹھ کر پینے میں کوئی گناہ نہیں ہے(۵) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

---

(۱) لا باس بطعام اليهود والنصارى كله من الذبائح وغيرها ولا باس بطعام المجوس كله الا الذبيحة فان ذبيحتهم حرام (هنديه ۵ ۳۴۷ ط كوئته)
(۲) اليقين لا يزول بالشك (الاشباه والنظائر ۵۶ ط بيروت)
(۳) قال في تبيين المحارم: واما فرض الكفاية من العلم فهو كل علم لا يستغنى عنه في قوام امور الدنيا كالطب والحساب الخ (مقدمه رد المحتار مع الدر ۱ ۴۲)
(۴) كره تحريما وقيل تنزيها والاول اوجه من الشاة سبع الحياء والخصية والغداة المثانة والمرارة الخ (الدر المختار مع الرد ۶ ۷۴۹)
(۵) ومن اراد به ان يشرب بعده من فضل وضوئه كماء زمزم مستقبل القبلة قائماً او قاعداً وفيما عداهما يكره قائما تنزيها (الدر المختار مع الرد ۱ ۱۲۹)

Maktaba Tul Ishaat.com

افیون کی خرید وفروخت جائز ہے

(سوال) افیون کی خرید وفروخت کا کیا حکم ہے؟ المستفتی نمبر ۱۷۲ حاجی حسین احمد متالا (مانڈلے) ۲۰ محرم ۱۳۵۳ھ م ۵ مئی ۱۹۳۴ء

(جواب ۱۱۱) افیون کی خرید وفروخت شرعاً جائز ہے گو قانون وقت اس کو لائسنس کے ساتھ جائز رکھتا ہے مگر شرع میں یہ قید نہیں ہے اس کی قیمت کے پیسے جائز اور حلال ہیں۔(۱) محمد کفایت اللہ

کیا جھینگا حلال ہے؟

(سوال) (۱) جھینگا مچھلی تازی یا سوکھی یا اور کوئی مچھلی سوکھی ہوئی جس میں کچھ بدبو ہو کھا سکتے ہیں یا نہیں؟ (۲) کھاری مچھلی یعنی مچھلی پکڑ کر اور شکم چاک کر کے آلائش نکال کر نمک بھر کر اور نمک میں مل کر سکھاتے ہیں جس میں حد سے زیادہ بدبو ہوتی ہے وہ مچھلی مدراس سے آتی ہے کھا سکتے ہیں یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۴۰۵ حافظ احمد: مگدل پور ۲۱ جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ م یکم اکتوبر ۱۹۳۴ء

(جواب ۱۱۲) جھینگا مچھلی مختلف فیہ ہے(۲) جو علماء اسے مچھلی کی قسم سمجھتے ہیں وہ حلال کہتے ہیں سوکھی مچھلی کھانی جائز ہے (۲) کھا سکتے ہیں جو کھا سکے اور بدبو سے متاثر نہ ہو اس کے لئے حلال ہے (۳) محمد کفایت اللہ

تاڑی میں اگر نشہ ہو تو اس کا پینا حرام ہے

(سوال) تاڑی قبل طلوع آفتاب اتاری جائے تو اس کا پینا کیسا ہے؟ المستفتی نمبر ۴۳۲ غلام ربانی ۱۶ رمضان ۱۳۵۳ھ م ۲۴ دسمبر ۱۹۳۴ء

(جواب ۱۱۳) طلوع آفتاب سے پہلے اتارنے کی صورت میں غالباً اس میں سکر یعنی نشہ اور جھاگ وغیرہ نہیں ہوتے تو اس حالت میں اس کا پینا جائز ہے لیکن جب اس میں سکر اور اشتداد ہو تو پینا حرام ہے خواہ طلوع آفتاب سے پہلے ہی اتاری گئی ہو کیونکہ تاڑی کے مستعمل برتن میں بہت جلد نشہ پیدا ہو جاتا ہے البتہ برتن صاف ہو اور آفتاب نکلنے سے پہلے اتار لیا جائے تو غالب یہی ہے کہ نشہ نہیں ہوتا غرض حلت وحرمت کا مدار نشہ نہ ہونے یا ہونے پر ہے(۱) واللہ اعلم محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

مدت رضاعت کے بعد عورت کا دودھ پینا حرام ہے

(سوال) زید اپنی بیوی کا دودھ پینا جائز سمجھتا ہے۔ المستفتی نمبر ۶۱۱ حکیم محمد قاسم (ضلع میانوالی)

---

(۱) وصح بیع غیر الخمر مما مر و مفادہ صحة بیع الحشیش والافیون (قال فی الشامیة) ای عندہ خلافا لهما فی البیع والضمان لکن الفتوی علی قولہ فی البیع و علی قولهما فی الضمان الخ (الدر المختار مع الرد: ۶/۴۵۴)

(۲) ولا یحل حیوان مائی الا السمك (الدر المختار مع الرد ۶/۳۰۶)

(۳) واللحم اذا التن یحرم اکلہ والسمن واللبن والزیت والدهن اذا التن لا یحرم (هندیة ۵/۳۳۹ کوئٹہ)

(۴) الشراب ما یسکر والمحرم منها اربعة انواع الاول الخمر وهی النئی من ماء العنب والثالث السکر وهو النئی من ماء الرطب اذا اشتد و قذف بالزبد والکل حرام اذا غلی واشتد والا لا یحرم اتفاقا الخ (التنویر و شرحہ ۶/۴۴۸ تا ۴۵۲)

(جواب ۱۱۴) بیوی کا دودھ پینا حرام ہے سوائے مدت رضاعت کے عورت کا دودھ استعمال کرنا خواہ شوہر کرے یا کوئی اور حرام ہے(۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

حالت جنابت میں کھانے پینے کا حکم

(سوال) حالت جنابت میں کھانا پینا درست ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۶۱۱ حکیم محمد قاسم (ضلع میانوالی) ۷ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ م ۱۶ ستمبر ۱۹۳۵ء

(جواب ۱۱۵) جنابت میں کھانا پینا درست ہے بہتر یہ ہے کہ وضو کر کے کھائے پیئے اور بغیر وضو کئے صرف ہاتھ اور منہ دھو کر کھا پی لے تو یہ بھی ناجائز نہیں خلاف اولیٰ ہے(۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

شراب کی حرمت قرآن وحدیث اور اجماع سے ثابت ہے

(سوال) بعض صاحبان کہتے ہیں کہ کلام پاک میں شراب کو حرام کہیں نہیں لکھا ہے صرف ممانعت آئی ہے آیا یہ صحیح ہے اور حدیث شریف میں اسکے لئے کیا حکم ہے۔ المستفتی نمبر ۹۴ منشی شفیق احمد (بمبئی) ۲ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ م ۲۴ مئی ۱۹۳۶ء

(جواب ۱۱۶) خمر یعنی شراب کو قرآن مجید میں رجس فرمایا ہے اور رجس کے معنی پلید اور ناپاک کے ہیں اور پلید اور ناپاک حرام ہے اور احادیث صحیحہ میں صراحۃً خمر کو حرام فرمایا گیا ہے اور اس قدر کثرت سے حدیثیں مروی ہیں کہ شراب کی حرمت متواتر کے درجے تک پہنچ گئی ہے اور امت محمدیہ مرحومہ کا حرمت خمر پر اجماع ہو چکا ہے اس لئے شراب کی حرمت کا انکار کرنا کفر ہے(۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

ذبح شدہ جانور کے فوطے، عضو تناسل، آنت اور اوجھڑی کا حکم

(سوال) بکرے وبیل وبھینسے ذبح شدہ کے فوطے و عضو تناسل و آنت واوجھڑی بلا کراہت کے مذہب حنفی میں کھانا جائز ہے یا نہیں۔ المستفتی نمبر ۱۰۴۲ حافظ اکرام الدین صاحب (بی این آر) ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ م ۷ جولائی ۱۹۳۶ء

---

(۱) ولم يبح الارضاع بعد مدته لانه جزء الادمي والا نتفاع لغير ضرورة حرام على الصحيح (الدر المختار مع الرد ۲۱۱/۳)

(۲) ويكره له قراءة توراة وانجيل و زبور ..... لا قراءة قنوت ولا اكله و شربه بعد غسل يدو فم ... الخ (رد المحتار مع الدر ۱۷۵/۱)

(۳) والثالث ان عينها حرام غير معلول بالسكر ولا موقوف عليه ومن الناس من انكر حرمة عينها ... وهذا كفر لا نه جحود الكتاب فانه سماه رجسا والرجس ماهو محرم العين وقد جاءت السنة متواترة ان النبي عليه السلام حرم الخمر و عليه انعقد الاجماع الخ (الهداية ۴۹۳/۴ شركت علميه ملتان)

Maktaba Tul Ishaat.com

(جواب ۱۱۷) مذبوحہ جانور کے خصیے اور عشو تناسل کھانا مکروہ تحریمی ہے، اوجھڑی بلا کراہت حلال ہے
محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

تاڑی میں اگر نشہ آ گیا ہو تو پینا درست نہیں

(سوال) تاڑی کا پینا مطلقاً جائز ہے یا آفتاب نکلنے سے قبل جو اتاری جاتی ہے اس کا پینا جائز ہے کیونکہ اس میں نشہ نہیں ہوتا - المستفتی نمبر ۱۲۲۹ فصاحت حسین (شہر گیا) ۲۵ رجب ۱۳۵۵ھ م ۱۲ اکتوبر ۱۹۳۶ء

(جواب ۱۱۸) آفتاب نکلنے سے پہلے اس میں نشہ اور سکر نہیں ہوتا اس لئے جو پانی کہ آفتاب کے نکلنے سے پہلے درخت پر سے اتار لیا جائے اس کا پینا حلال ہے (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

طوائف کے گھر کا کھانا پینا استعمال نہیں کرنا چاہئے

(سوال) طوائف کے گھر کا کھانا یا کوئی چیز مسجد میں آئے رمضان شریف میں تو اس سے روزہ افطار کرنا جائز ہے یا نہیں - المستفتی نمبر ۱۳۷۸ شیخ اعظم شیخ معظم (مغربی خاندیس) ۲۷ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ م ۱۱ مارچ ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۱۹) طوائف کے گھر کی کوئی چیز لینی اور کھانی پینی نہیں چاہئے - (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

شراب اور دیگر نشہ آور اشیاء کا استعمال.....

(سوال) شراب اور دیگر مسکرات بغرض سکر حرام ہیں یا کوئی اور وجہ سے اگر بغرض سکر حرام ہیں تو بغرض دوا استعمال کی کیوں اجازت دی گئی حالانکہ حدیث میں ممانعت موجود ہے نیز لا شفاء فی الحرام - المستفتی نمبر ۱۴۴۴ ڈاکٹر ایس ایم عبدالحکیم صاحب (ضلع مونگیر) ۹ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ م ۲۰ مئی ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۲۰) شراب اور دیگر مسکرات حرام ہیں ان کو بغرض سکر استعمال کرنا بھی حرام ہے اور بغرض دوا بھی استعمال کرنا حرام ہے لیکن ایسی حالت میں کہ کسی کو مرض مہلک لاحق ہو اور وہ تمام صورتیں دوا علاج کی ختم کر چکا ہو اور کسی طبیب مسلم حاذق نے یہ بتایا ہو کہ اب تیرا علاج شراب یا تاڑی کیسوا اور کچھ نہیں تو اس کو

---

(۱) کرہ تحریما و قیل تنزیہا والاول اوجہ من الشاۃ سبع : الحیاء والخصیۃ والغداۃ والمثانۃ والمرارۃ والدم المسفوح والذکر الخ (الدرالمختار مع الرد ۶/۷۴۹)

(۲) والثالث السکر وھو النیء من ماء الرطب اذا اشتد وقذف بالزبد... والکل حرام اذا غلی واشتد والا لا یحرم اتفاقا (رد المحتار مع الدر ۶/۴۴۹)

(۳) عن رافع بن خدیج ان رسول اللہ ﷺ قال کسب الحجام خبیث و مہر البغی خبیث و ثمن الکلب خبیث (ترمذی ۱ ۲۴۰ ط سعید)

شراب یا تاڑی کا استعمال کرنا مباح ہو جاتا ہے جیسے کہ مضطر کو خنزیر کھالینا یا شراب کے ذریعہ سے حلق میں پھنسا ہوا لقمہ جب کہ جان کا خوف ہو اتار لینا مباح ہو جاتا ہے(۱) حدیث جو سوال میں مذکور ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ بغیر ایسی ضرورت کے شراب کو دواء استعمال کرنا حرام ہے اور جب کہ شفا کا انحصار شراب میں ہو جائے تو وہ حرام نہیں رہتی بلکہ مباح ہو جاتی ہے لہذا **لا شفاء فی الحرام** اس پر عائد نہیں ہوتا اور بعض منافع کا شراب میں ہونا قرآن سے ثابت ہے **قل فیھما اثم کبیر و منافع للناس** مگر غلبہ مضرت کی وجہ سے اس کو عام حالات میں حرام فرمادیا ہے اضطرار و انحصار شفا کی حالت مستثنیٰ ہے جیسے خنزیر عام حالات میں حرام مگر اضطرار میں مباح ہو جاتا ہے پس میرا جواب ان تمام قیود کے ساتھ جو میں نے لکھی تھیں صحیح ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

بیڑی اور سگریٹ پینے کا حکم.

(سوال) کیا بیڑی سگریٹ پینا حرام ہے؟ **المستفتی** نمبر ۱۵۲۲ خواجہ عبدالمجید شاہ صاحب ۱۲ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ ۲۲ جون ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۲۱) بیڑی سگریٹ پینا فی حد ذاتہ مباح ہے بدبو منہ میں رہ جانے تو بدبو کی وجہ سے کراہت پیدا ہوتی ہے(۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

بطور علاج افیون کھانے والے کی امامت کا حکم.

(سوال) ایک شخص کی عمر اٹھتر سال کی ہے اور وہ اب سے سولہ سال پیشتر مرض پیچش میں مبتلا ہوا آٹھ ماہ تک علاج کرایا مگر صحت نہ ہوئی اس وجہ سے حکیم صاحب نے فرمایا کہ تجھ کو افیون کھانی چاہئے اس کے استعمال سے انشاء اللہ ضرور صحت ہو جائے گی چنانچہ اس وقت سے اب تک وہ شخص افیون کھاتا رہا ہے اب عرض ہے کہ ایسا شخص مسجد کی پیش امامی کر سکتا ہے یا نہیں یہاں پر ایک مولوی صاحب تشریف لائے ہوئے ہیں ان کے سامنے یہ مسئلہ پیش ہوا انہوں نے فرمایا تھا کہ پیش امامی کر سکتا ہے انکے فرمانے کو یہاں کے باشندوں نے نہیں مانا اس پر مولانا صاحب نے فرمایا میں سفر میں ہوں میرے پاس کتابیں نہیں ہیں یہ مسئلہ کتاب شامی میں ہے اب براہ کرم اس بارے میں فتویٰ دیا جائے کہ افیون کھانے والا پیش امام رہ سکتا ہے یا نہیں؟ **المستفتی** نمبر ۱۹۸۷ نذیر الدین بلیاپور (چاندہ) یکم رمضان ۱۳۵۶ھ م ۶ نومبر ۱۹۳۷ء۔

---

(۱) وجوزہ فی النہایۃ بمحرم اذا اخبرہ طبیب مسلم ان فیہ شفاء ولم یجد مباحا یقوم مقامہ (الدر المختار مع الرد ۳۸۹/۶)

(۲) ومن اکل مایتاذی ای برائحتہ کثوم و بصل ویؤ خذمنہ انہ لو تاذی من رائحۃ الدخان المشہور لہ منعھا من شربہ (رد المحتار مع الدر ۳ ۲۰۸)

Maktaba Tul Ishaat.com

(جواب ۱۲۲) اگر افیون کھانے کی وجہ سے حرکات وسکنات اور شعور واحساسات میں تفاوت آتا ہو تو امامت ناجائز ہے اور اگر یہ بات نہ ہو اور کھانا بھی برسبیل علاج ہو تو امامت جائز ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

(۱) افیون کی تجارت جائز ہے
(۲) جس مسجد میں افیون کی کمائی خرچ ہوئی ہو۔
(۳) جو امام افیون کی تجارت کو جائز کہتا ہو اس کی امامت درست ہے

(سوال) (۱) افیون کی تجارت ٹھیکہ وغیرہ شرعاً درست ہے یا نہیں (۲) ایک مسجد میں اکیس سو روپے صرف ہوئے ہیں تین سو روپے افیون کے خرچ ہوئے کیا اس مسجد میں نماز درست ہے (۳) جو امام افیون کی تجارت کو درست کہتا ہے اس کی امامت شرعاً جائز ہے یا نہیں۔ المستفتی نمبر ۲۱۹۷ محمد سلیمان صاحب (ضلع لودھیانہ) ۱۶ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ م ۱۹ جنوری ۱۹۳۸ء

(جواب ۱۲۳) (۱) افیون کی تجارت جائز ہے(۱) (۲) اس مسجد میں نماز درست ہے (۳) وہ ٹھیک کہتا ہے اس کی امامت درست ہے تجارت شراب کی حرام ہے افیون ناپاک نہیں ہے اس کا کھانا بطور عادت کے بیشک حرام ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(۱) گانجا افیون چرس وغیرہ کی تجارت مباح ہے
(۲) تمباکو میں اگر حرام شیرہ استعمال ہوا ہو تو حرام ورنہ مکروہ ہے

(سوال) (۱) گانجا افیون چرس بھنگ ان چاروں کے متعلق شریعت کا کیا حکم ہے حرام یا مکروہ جب کہ یہ چیزیں بذاتہ نجس وناپاک نہیں لوگوں کی جیبوں میں یہ چیزیں ہوتی ہیں اور لوگ نماز ادا کرتے ہیں (۲) تمباکو نوشیدنی کے متعلق کیا حکم ہے جس میں گڑ کا شیرہ ملا کر حقہ پیا جاتا ہے اور شیرہ جہاں تیار ہوتا ہے باہر حوض میں بھرا رہتا ہے اس میں کتے بلی گر کر اٹھ نہیں سکتے ہیں سڑ جاتے ہیں وہی شیرہ تمباکو پینے کے کام میں آتا ہے۔ (۳) سوال نمبر ۱ کے محکمہ میں ملازمت کرنا ان کے پیسوں کے ذریعہ جو آمدنی ہو اس سے صدقات زکوۃ تعمیر مساجد خیرات کفن وغیرہ میں صرف کرنا جائز ہوگا اور ثواب ہوگا یا نہیں۔ المستفتی نمبر ۲۴۷۸ حافظ یار محمد صاحب ۲۰ صفر ۱۳۵۸ھ م ۱۱ اپریل ۱۹۳۹ء

(جواب ۱۲۴) گانجا چرس افیون بھنگ یہ سب چیزیں ناپاک نہیں ان کا کھانا تو حرام ہے اس لئے کہ نشہ لانے والی ہیں یا نشہ جیسے آثار ونتائج پیدا کرتی ہیں ناپاک نہ ہونے کی وجہ سے نماز کی حالت میں اگر یہ

---

(۱) وصح بیع الخمر و مفادہ صحۃ بیع الحشیش والافیون (الدرالمختار مع الرد ۶/۴۵۴)

جیب میں رکھی ہوں تو نماز ہو جائے گی (۱)

(۲) اگر کسی خاص تمباکو کے متعلق یہ یقین ہو کہ اس میں پڑا ہوا شیرہ ناپاک تھا تو اس کا استعمال حرام ہو گا اور محض اس احتمال سے کہ شیرہ ناپاک ہو جاتا ہے تمام بازار کے تمباکو کو ناپاک قرار نہیں دیا جا سکتا اور ناپاک نہ ہونے کی صورت میں تمباکو کا پینا بدبودار ہونے کی بناء پر مکروہ ہوتا ہے۔(۲)

(۳) ان چیزوں کی تجارت مباح ہے اور اسکی آمدنی کا استعمال حلال ہے۔(۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

افیون' چرس کوکین وغیرہ کی تجارت جائز ہے

(سوال) مسلمان کو افیون' چرس' کوکین کی تجارت کرنا اور اس سے منافع حاصل کر کے اپنی ضروریات زندگی میں صرف کرنا شریعت محمدی سے جائز ہے یا نہیں اور اگر کوئی اسی تجارت میں سے کسی دوسرے مسلمان کی دعوت کرے اس شخص کو باوجود علم ہونے کے دعوت کھانا جائز ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۵۵۲ عبدالحمید صاحب متعلم مدرسہ امینیہ ۱۴ ذیقعدہ ۱۳۸۵ھ ۲۶ دسمبر ۱۹۳۹ء

۱۲۵ ب افیون' چرس' بھنگ کوکین یہ تمام چیزیں پاک ہیں اور ان کا دوا میں خارجی استعمال جائز ہے نشہ کی غرض سے ان کو استعمال کرنا ناجائز ہے۔ مگر ان سب کی تجارت بوجہ فی الجملہ مباح الاستعمال ہونے کے مباح ہے تجارت تو شراب اور خنزیر کی حرام ہے کہ ان کا استعمال خارجی بھی ناجائز ہے(۴) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

مشرکین' چمار' کنجر' خاکروب وغیرہ کے گھر کے کھانے کا حکم.....

(سوال) مسلمانوں کو مشرکوں کے ہاتھ کا پکایا ہوا کھانا جائز ہے اور مشرکوں میں خاکروب کنجر اور چمار اہل ہنود اور یہودی نصرانی وغیرہ سب شامل ہیں۔ المستفتی نمبر ۲۵۵۶ اعجاز الدین ولد اسلام الدین قصبہ لونی (میرٹھ) ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۵۸ھ م ۴ جنوری ۱۹۴۰ء

(جواب ۱۲۶) مشرکین کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا جب کہ پکانے والوں کے ہاتھ کسی حقیقی پلیدی اور نجاست سے ملوث نہ ہوں مسلمانوں کے لئے حلال ہے دلیل یہ ہے کہ قرآن مجید میں نصاریٰ اور یہود کو مشرک فرمایا ہے اور پھر بھی اہل کتاب کے کھانے کو مسلمانوں کے لئے حلال فرمایا ہے۔(۵) اور رسول۔

---

(۱) ویحرم اکل البنج والحشیشة والافیون لانه مفسد للعقل و یصد عن ذکر الله و عن الصلوة (الدر المختار مع الرد ۴۵۷/۶)

(۲) ومن اکلُ ما یتاذی ای برائحته کثوم و بصل ویؤ خذ منه انه لو تاذی من رائحة الدخان المشهور له منعها من شربه (رد المحتار مع الدر: ۲۰۸/۳)

(۳) وصح بیع غیر الخمر و مفاده صحة بیع الحشیش والافیون الخ (الدر المختار مع الرد: ۴۵۴/۶)

(۴) وصح بیع غیر الخمر مما مرو مفاده صحة بیع الحشیشة والافیون الخ (حواله گزشته ۴۵۴/۶)

(۵) قال الله عزو جل الیوم احل لکم الطیبت و طعام الذین او تو الکتاب حل لکم و طعامکم حل لهم (سوره المائدة ۵)

Maktaba Tul Ishaat.com

ﷺ نے مشرک کو اپنے ساتھ کھانے میں شریک کر لیا تھا اور اسلام نے انسان کے جسم کو پاک قرار دیا ہے جب کہ اس پر باہر کی ناپاکی لگی ہوئی نہ ہو اس حکم میں سب انسان برابر ہیں خواہ خاکروب ہو یا کنجر یا چمار سو اگر ان کے ہاتھ دھلوا کر اپنے روبرو ان سے کھانا پکوالیا جائے تو وہ پاک اور حلال ہوگا محض اس بناء پر کہ خاکروب یا کنجر یا چمار کے ہاتھ کا پکایا ہوا ہے اسے ناپاک اور حرام نہیں کہا جائے گا (۱) البتہ مشرکین اور بھنگیوں چماروں کے گھروں کے کھانے اس وجہ سے واجب الاحتراز ہیں کہ یہ لوگ ناپاکی اور پاکی کے قاعدہ نہ جاننے یا بہت سی حرام چیزوں کو استعمال کرنے کی وجہ سے اس لائق نہیں کہ ان کے گھروں کے پکے ہوئے کھانوں کو ہم پاک اور حلال یقین کر لیں اور یہ بات کچھ ان کے ساتھ مخصوص نہیں دیہات کے مسلمان گھوسی جو گوبر کو ہندوؤں کی طرح استعمال کرتے ہیں ان کے گھروں کے پکے ہوئے کھانوں میں بھی نجاست کا احتمال رہتا ہے لہذا ان کا بھی یہی حکم ہے غرض کہ مشرک کے یہاں کا کھانا اس وجہ سے ناجائز نہیں ہے۔ مشرک کے ہاتھ لگے ہیں بلکہ اگر اس کے ناپاک ہونے کا ظن غالب ہو تو ناپاکی کی وجہ سے اس کا استعمال ناجائز ہوگا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

کچا لہسن اور پیاز کھا کر مسجد میں نہیں آنا چاہئے

(سوال) کیا کچا لہسن کھانا منع ہے اور کچا لہسن کھا کر مسجد میں آنے کی کسی حدیث میں ممانعت آئی ہے۔ المستفتی مولوی محمد رفیق دہلوی

(جواب ۱۲۷) کچا لہسن پیاز کھانا گناہ نہیں مگر جب تک اس کی بدبو منہ میں رہے مسجد میں آنا منع ہے یہ حدیث صحیح ہے کہ کچا لہسن پیاز کھا کر مسجد میں داخل نہ ہو(۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

گانا بجانے والی عورتوں کے ہاں کھانے پینے کا حکم

(سوال) یہ جو عورتیں گانے بجانے کا پیشہ کرتی ہیں ان کے یہاں کھانا پینا پیسہ وغیرہ لینا کیسا ہے؟

(جواب ۱۲۸) گانے بجانے کا پیشہ کرنے والی عورتوں کے یہاں کھانا پینا ناجائز ہے۔(۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

---

(۱) فسور الادمی مطلقاً ولو جنبا او کافراً وما کول اللحم طاهر الفم قید للکل طاهر طهور بلا کراهة (الدر المختار مع الرد ۱/۳۲۲)

(۲) قیل لانس ما سمعت النبی ﷺ فی الثوم فقال من اکل فلا یقربن مسجدنا - وایضاً ان النبی ﷺ قال من اکل ثوما او بصلاً فلیعتزلنا او لیعتزل مسجدنا (صحیح البخاری ۲/۸۱۹ ط سعید)

(۳) اکل الربا وکاسب الحرام اهدی الیه او اضافه و غالب ماله حرام لا یقبل ولا یاکل مالم یخبره ان ذالك المال اصله حلال ورثه استقرضه (هندیة ۵/۳۴۳)

جس کی کمائی کا ذریعہ حرام ہو اس کا ہبہ قبول نہیں کرنا چاہئے

(اجمعیۃ مورخہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۲۵ء)

(سوال) ایک ہندو ٹھیکیدار نے جسکا واحد ذریعہ معاش خنزیر کا گوشت بیچنا ہے ایک خوشی کی تقریب میں لڈو ہوا کر بازار کے عام ہندو مسلمان کو تقسیم کئے ہیں کیا ایسی حرام کمائی کی مٹھائی کھانا مسلمانوں کو جائز ہے۔؟

(جواب ۱۲۹) جس شخص کی کمائی حرام ہو وہ اگر کسی دوسرے شخص سے قرض لے کر مسلمانوں کو کوئی چیز تقسیم کرے تو اس قرض لی ہوئی چیز کو لے لینا اور استعمال کرنا جائز ہے لیکن ایسے شخص سے جو خنزیر کی بیع و شراء کرتا ہے مسلمانوں کو علیحدگی کرنی چاہئے اور اس کی چیزیں مسلمانوں کو استعمال کرنی بہتر نہیں یہ حکم مسلمانوں کا ہے مگر سوال میں مذکور ہے کہ وہ شخص ہندو ہے تو ہندوؤں کے مذہب میں اگر بیع خنزیر جائز ہے تو مسلمانوں کو ان کی تحصیل معاش بذریعہ بیع خنزیر پر لحاظ کرنا ضروری نہیں(۱) محمد کفایت اللہ غفرلہ

غیر مسلم اگر خوشی سے کوئی چیز دیں تو اس کا کھانا اور دوسروں کو کھلانا جائز ہے

(اجمعیۃ مورخہ ۱۴ جنوری ۱۹۲۷ء)

(سوال) ایک غیر مسلم نے ایک مسلم کو سوکھا دانہ آٹا دیا اور چاول میٹھا سوکھے دیدئے کہ تم اپنے ہاتھ سے پکا کر مسلمانوں کو کھلا دو اور اس کا ثواب پیر صاحب سید عبد القادر جیلانی کو پہنچانا مقصود ہے مسلم نے کفیل ہو کر کھانا پکوایا اور مسلمانوں کو کھلایا اور خود بھی کھایا کچھ حصہ غیر مسلم بچوں نے بھی لیا آیا کوئی گناہ تو نہیں؟ کیونکہ غیر مسلم کی کمائی ہے ایک شخص کا خیال ہے کہ ایسا کھانا کھاتے وقت بسم اللہ نہیں پڑھنی چاہئے۔

(جواب ۱۳۰) غیر مسلم سے سوکھا دانہ غلہ آٹا وغیرہ لے کر کھانا پکانا اور کھانا جائز ہے جب کہ غیر مسلم نے اپنی خوشی سے دیا ہے تو اس کو لینے اور کھانے میں کوئی قباحت نہیں(۱) اور جب کہ کھانا جائز ہے تو بسم اللہ پڑھ کر کھانے میں کیا نقصان ہے بسم اللہ پڑھنی اس صورت میں ناجائز ہوتی ہے جب کہ وہ فعل جس پر بسم اللہ پڑھی جاتی ہے شرعاً ناجائز ہو مثلاً شراب بسم اللہ کہہ کر پینی حرام ہے کیونکہ شراب پینا خود حرام ہے اس پر بسم اللہ پڑھنا بھی حرام ہے(۲) واللہ اعلم محمد کفایت اللہ غفرلہ

کھجور اور تاڑی کا عرق جب تک نشہ آور نہ ہو تو اس کا استعمال جائز ہے

(اجمعیۃ مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۲۸ء)

(سوال) کھجور کے شیرہ کے بارے میں لوگ کہتے ہیں کہ کوری بینی رات کو لگائی جائے اور علی الصباح

---

(۱) (حوالہ گزشتہ هندية ۵/۳۴۳ كوئٹه)

(۲) قال الله عزوجل اليوم احل لكم الطيبات و طعام الذين اوتو الكتاب حل لكم و طعامكم حل لهم (سورة المائدة ۵)

(۳) شرب الخمر وقال بسم الله او قال ذالك عند الزنا او عند اكل الحرام المقطوع بحرمته او عند الحل كفرين للفرد كفر لانه استخف باسم الله (فتاوى بزازيه على هامش هندية ۶/۳۳۹)

Maktaba Tul Ishaat.com

استعمال کی جائے تو جائز ہے اور تارکی تاڑی کے بارے میں بھی یہی کہتے ہیں۔

(جواب ۱۳۱) کھجور یا تاڑ کے درخت میں سے نکلنے والا عرق اگر پاک برتن میں لیا جائے اور صبح کو آفتاب نکلنے سے پہلے اتار لیا جائے تو اس میں نشہ نہیں ہوتا اس کا پینا جائز اور حلال ہے ہاں جب رکھنے سے اس میں جھاگ پیدا ہونے لگیں اور نشہ پیدا ہو جائے تو پھر پینا حرام ہے(۱) واللہ اعلم محمد کفایت اللہ غفرلہ

کھجور اور تاڑی کا عرق جب تک نشہ آور نہ ہو تو اس کا استعمال جائز ہے

(الجمعیۃ مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۲۸ء)

(سوال) ایضاً

(جواب ۱۳۲) جواز اور عدم جواز کا مدار نشہ لانے اور نہ لانے پر ہے اگر تاڑ کا عرق مٹی کے کورے برتن میں لیا جائے اور آفتاب نکلنے سے پہلے اتار لیا جائے اور اسی وقت پی لینے سے نشہ پیدا نہ کرے تو اس کا پینا جائز ہے کھجور کے درخت سے شرائط مذکورہ کے ساتھ حاصل کیا ہوا عرق تو نشہ نہیں لاتا مگر تاڑ کے درخت سے نکلے ہوئے عرق کے متعلق بعض صاحبوں کا بیان ہے کہ اس میں نشہ ہوتا ہے اگر یہ بیان درست ہو تو اس کا استعمال جائز ہوگا۔ محمد کفایت اللہ غفرلہ

ہڈی چوسنا اور دانتوں سے نوچنا جائز ہے

(الجمعیۃ مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۲۹ء)

(سوال) ہڈی جس پر گوشت بھی نہ ہو یا ہو منہ سے چوسنا یا دانتوں سے گوشت چھڑانا جائز ہے یا نہیں؟

(جواب ۱۳۳) ہڈی منہ سے چوسنا اور دانتوں سے گوشت چھڑا کر کھانا جائز ہے(۲) محمد کفایت اللہ غفرلہ

جس کے گھر کے خورد و نوش کا سامان حرام ہو اس کی دعوت کھانا جائز نہیں۔

(الجمعیۃ مورخہ ۵ اگست ۱۹۳۵ء)

(سوال) ایک مسلمان شخص نے کسی مسلمان کو کھانے کی دعوت دی مگر اس مسلمان کے گھر میں جو خورد و نوش ہے سب حرام طریقے سے کمایا ہوا ہے دھوکہ بازی سے پیسہ حرام کا جمع کیا ہوا ہے اور بیاج سود پر ہندوؤں سے روپیہ لیا ہوا ہے از حد مقروض ہے۔

(جواب ۱۳۴) جس شخص کے گھر میں خورد و نوش کا سامان حرام طریقے سے حاصل کیا ہوا ہے اس کے

---

(۱) والثالث السكر وهو النيء من ماء العنب اذا اشتد وقذف بالزبد ... والكل حرام اذا غلى واشتد والا لا يحرم اتفاقاً (الدر المختار مع الرد ۶/۴۴۹، ۴۵۰)

(۲) عن ابن عباسؓ قال تعرق رسول اللہ ﷺ كتفاً ثم قام فصلى ولم يتوضا (صحيح البخاري ۲/۸۱۳ ط سعيد)

گھر دعوت کھانا جائز نہیں ہے(۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

تاڑی کی خمیرہ کی روٹی کا حکم.....

(الجمعیۃ مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۳۶ء)

(سوال) تاڑی کی روٹی کھانا جائز ہے یا نہیں ؟اگر ناجائز ہے تو اس کا پیسہ حرام ہے یا حلال ؟

(جواب ۱۳۵) تاڑی کے خمیر کی روٹی مختلف فیہ ہے احتیاط یہ ہے کہ نہ کھائی جائے مگر اس کے پیسے کو حرام کہنا مناسب نہیں- محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

(۱) کیا چینی کو صاف کرنے میں حیوانات کی ہڈیاں استعمال کی جاتی ہیں ؟

(۲) بناسپتی گھی میں خنزیر کی چربی کا استعمال ثابت نہیں.

(سوال) (۱) چینی کے متعلق بعض اصحاب وثوق کے ساتھ کہتے ہیں کہ اس کو صاف کرنے کے لئے مردار حیوانات کی ہڈیاں استعمال کی جاتی ہیں اس لئے مسلمانوں کو اس کا استعمال کرنا ناجائز ہے آپ کے نزدیک اس کی کیا حقیقت ہے ؟

(۲) بناسپتی گھی کے متعلق یہ سنا ہے کہ اس کے بنانے میں خنزیر کی چربی شامل کی جاتی ہے سگریٹ کے تمباکو میں شراب کی آمیزش ہوتی ہے چائے کی پتیوں میں افیون کی آمیزش ہوتی ہے۔ شیخ رشید احمد سوداگر صدر بازار' دہلی

(جواب ۱۳۶) (۱) ہمیں تو اس کے متعلق معلوم نہیں پھر ہڈیاں اگر جلا کر ان کی راکھ یا جلی ہوئی ہڈیاں صاف کرنے کے لئے ڈالی جاتی ہیں تو وہ ناجائز نہیں ہیں(۲) (۲) یہ تو یوں ہی مشہور ہے اس کا کوئی ثبوت نہیں- محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

ساتواں باب

حلال و حرام جانور اور ان کے اجزاء

گدھی کا دودھ اور گوشت حرام ہے

(سوال) چند جہلاء نے گدھی کی پیوسی (کھیس) کھائی اس خیال سے کہ اس کے کھانے سے آنکھ نہیں دکھتی ہے۔ آیا اس کا کھانا حلال ہے یا حرام ؟بینوا توجروا

(جواب ۱۳۷) گدھی کا گوشت اور دودھ ناجائز اور حرام ہے رہا یہ خیال کہ اس سے آنکھ نہیں دکھتی اول تو

---

(۱) اکل الربا و کاسب الحرام الخ (حوالہ گزشتہ ھندیۃ ۳۴۳/۵

(۲) ولا یکون نجساً رمادقذر والا یلزم نجاسۃ الخبز فی سائر الامصار ولا ملح کان حماراً او خنزیراً ولا قذر وقع فی بئر فصار حمأۃ لا نقلاب العین بہ یفتی (الدر المختار مع الرد ۲۲۷/۱)

Maktaba Tul Ishaat.com

ایک الگ ہی بات ہے دوم یہ کہ اگر تسلیم کر بھی لیا جائے تاہم حرام چیز کا استعمال اس وقت جائز ہے جب کہ حرام کے سوا حلال دوا نہ ملے صورت مسئولہ میں تو مرض سے پہلے ہی استعمال کیا گیا ہے جس کے جواز کی کوئی وجہ نہیں **واما الحمار الا هلی فلحمه حرام و کذلك لبنه(هندیه)** (۱)

کتیا کے دودھ سے پلے ہوئے بکری کے بچے کے گوشت کا حکم

(سوال) ایک بکری کا بچہ ہے اس کو ایک کتیا دودھ پلاتی ہے آیا اس بچہ کا کھانا جائز ہے یا حرام؟ بینوا توجروا

(جواب ۱۳۸) یہ بچہ حلال ہے اس کے کھانے میں کوئی مضائقہ نہیں **الجدی اذا غذی بلبن الخنزیر حل اکله لصیر ورته مستهلکا لا یبقی له اثر (درمختار مختصراً)** (۲)

وھیل مچھلی عنبر ہی ہے حلت میں کوئی شبہ نہیں

(سوال) وھیل سمندر کا ایک بہت بڑا جانور ہے چوبیس فٹ تک لانبا اور ایک ہزار سات سو چونسٹھ من تک وزنی پایا گیا ہے بہت طاقتور ہوتا ہے اور چھوٹے جہازوں کو ٹکر مار کر توڑ دیتا ہے اردو میں بھی اس کو وہیل مچھلی کہتے ہیں کیا یہ جانور مسلمانوں کے لئے حلال ہے؟

(جواب ۱۳۹) جس جانور کو موجودہ زمانے کی انگریزی میں وھیل (whale) کہا جاتا ہے قدیم انگریزی میں اس کو وھال (whal) کہتے تھے اور جرمنی زبان میں اس کا نام وال (wal) ہے انٹرنیشنل ڈکشنری کے فاضل مصنف ویبسٹر نے اپنی ڈکشنری کے ص ۱۶۴۲ میں لکھا ہے۔

WHALE OLDENGLISH WHAL GERMAN WAL WAL FISCH

(WEBSTER.S INTER NATIONAL DICTIONARY-1642)

اس جرمنی لفظ وال کو معرب کر کے عربی زبان میں بال کر لیا گیا ہے اس کی سند یہ ہے۔

البال حوت عظیم من حیتان البحر و لیس بعربی کما فی الصحاح یدعی جمل البحر وهو معرب وال کما فی العباب قال شیخنا وهی سمکة طولها خمسون ذراعا (تاج العروس شرح قاموس جلد هفتم ص ۲۳۷) یعنی "بال سمندر کی مچھلیوں میں سے ایک بڑی مچھلی ہے یہ لفظ عربی نہیں ہے جیسے کہ صحاح جوہری میں اس کی تصریح ہے اس کو جمل البحر بھی کہا جاتا ہے یہ لفظ وال کا معرب ہے ہمارے شیخ نے کہا کہ بال ایک مچھلی ہے جو پچاس ذراع (۷۵ فٹ) لمبی ہوتی ہے" اسی بناء پر متعدد کتابوں اور ڈکشنریوں میں بال کا ترجمہ وہیل اور وہیل کا ترجمہ بال کیا گیا ہے۔ حوالجات یہ ہیں۔

(۱) القاموس المدرسی مطبوعہ قدیمی ۱۹۶۲ء بال۔ حوت (1) whale

---

(۱) (فتاوی هندیه الباب الثانی فی بیان مایؤکل من الحیوان ومالا یؤکل ۵: ۲۹۰)

(۲) (الدر المختار کتاب الحظر والاباحة ۶: ۳۴۱)

(۲) انگلش عربک ڈکشنری مؤلفہ جرجیس پرسی باجر ص ۱۲۱۵ سمک یونس۔ جمل البحر بال حوت

(2)WHALE 3ENGLISH ARABIC LEXICON. GEORGE PERCY BADGERISSI

(۳) قاموس انگلیزی ص ۶۸۵ بال۔حوت (3) whale

(۴) الفرائد الدریہ مؤلفہ جے۔جی ہاوا مطبوعہ بیروت ۱۹۱۵ء (4) whale بال J.G HAVA

(۵) القاموس العصری مؤلفہ الیاس انطون الیاس ص ۶۸۹ مطبوعہ قاہرہ حوت۔بال۔نون (5)Whale

(۶) ایف سٹینگس ڈکشنری ص ۱۰۴ مطبوعہ ۱۸۸۴ء (6)WHALE F STEINGASS DICTIONARY

ان تمام حوالجات سے ثابت ہوا کہ وہیل وہی جانور ہے جس کو عربی میں بال کہا جاتا ہے اور بال کے متعلق صحاح جوہری لسان العرب تاج العروس دائرۃ المعارف فرید وجدی۔ المنجد حیوۃ الحیوان میں تصریح ہے کہ یہ لفظ اصل میں عربی نہیں ہے کسی غیر عربی لفظ سے معرب کیا ہوا ہے اور تاج العروس کی عبارت منقولہ بالا سے یہ ثابت ہو گیا کہ بال لفظ وال کا معرب ہے اور وال جرمنی زبان کا لفظ ہے جسکو جدید انگریزی میں وہیل Whale کہا جاتا ہے ان تمام کتابوں میں بال کو سمندر کی بڑی مچھلی (حوت عظیم۔ سمکۃ غلیظۃ) کہا گیا ہے اس کا طول پچاس ذراع (۷۵ فٹ) یا بقول فاضل مؤلف انٹرنیشنل ڈکشنری سوفٹ یا بقول قزوینی پانچ سو ذراع (۷۵۰ فٹ) تک بتایا گیا ہے۔

حیوۃ الحیوان اور فتح الباری شرح صحیح بخاری اور فرائد الدریہ میں بال کا دوسرا نام عنبر بھی بتایا ہے اور لسان العرب اور تاج العروس اور انگلش عربک لیکسکن (ڈکشنری) میں اسکا تیسرا نام جمل البحر بھی ذکر کیا ہے

ان امور کی اسانید یہ ہیں۔

(۱) البال – حوت عظیم من حیتان البحر قد یبلغ طوله ۵۰ و ۶۰ قد ماوا لکلمة غیر عربیة (المنجد ص ۵۲ مطبوعہ بیروت ۱۹۱۵ء)

(۲) البال سمکة غلیظة تدعی جمل البحرو فی التهذیب سمکة عظیمة فی البحر قال ولیست بعربیة – قال الجوهری البال الحوت العظیم من حیتان البحر ولیس بعربی (لسان العرب جلد ۱۳ ص ۷۸)

(۳) البال – الحوت العظیم من حیتان البحر ولیس بعربی (صحاح جوهری جلد ۲ ص ۹۵)

(۴) البال سمکة یبلغ طولها امتارا عدیدة ولیس اسمها بعربی قال الجوالیقی کانها عربت (دائرة المعارف فرید وجدی جلد ۲ ص ۳۲ مطبوعہ ۱۳۴۱ھ)

(۵) البال – الحوت العظیم من حیتان البحر و لیس بعربی کما فی الصحاح یدعی جمل البحر (تاج العروس جلد ۷ ص ۲۳۷)

(۶) البال سمکة فی البحر یبلغ طولها خمسین ذراعا یقال لها العنبر (حیوۃ الحیوان للدمیری جلد اول ص ۹۸)

Maktaba Tul Ishaat.com

(۷) جمل البحر سمكة يقال لها البال عظيمة جداً (تاج العروس جلد هفتم ص ۲۶۳)

(۸) العنبر SPERMACETI WHALE یعنی عنبر سپر میسٹی وہیل ہے (فرائد الدریہ ص ۲۹۰ مطبوعہ ۱۹۱۵ء)

سپر میسٹی وہیل کا مطلب یہ ہے کہ عنبر وہیل کی ایک خاص قسم ہے جس کا سر بہت بڑا اور موٹا ہوتا ہے اور اس میں ایک سفید روغن بھر بھرا مادہ بھرا ہوتا ہے۔

(۹) العنبر – قال الازهری العنبر سمكة تكون بالبحر الا عظم يبلغ طولها خمسين ذراعا يقال لها باله (فتح الباری شرح صحیح بخاری)

واضح ہو کہ وہیل کی تھوڑے تھوڑے فرق سے بہت سی قسمیں ہیں جن سے بارہ تیرہ قسمیں انٹرنیشنل ڈکشنری کے فاضل مصنف ویبسٹر نے اپنی کتاب میں ذکر کی ہیں اور ان کی تصویریں دی ہیں۔

اس تمام تحقیق سے ثابت ہو گیا کہ بال اور عنبر اور جمل البحر ایک بڑی مچھلی ہے جس کو انگریزی میں وہیل Whale اور جرمنی میں وال Wal کہا جاتا ہے پس مچھلی ثابت ہو جانے کے بعد حنفی مذہب میں بھی اس کو حلال سمجھنے میں کوئی اشکال نہیں کیونکہ حنفیہ کے نزدیک مچھلی (باوجود ہزارہا صورتوں اور شکلوں پر مشتمل ہونے کے) حلال ہے جو حدیث مارماہی کا استثنا اس بنا پر ہے کہ ان کا مچھلی ہونا مشتبہ ہے اگر مچھلی تسلیم کیا جائے تو وہ بھی مستثنیٰ نہیں۔

اس کے علاوہ بال اور عنبر یعنی وہیل کی حلت کی مخصوص اور صریح دلیل بھی موجود ہے اور وہ ایک صریح اور صحیح حدیث ہے جو حدیث کی مستند کتابوں اور خصوصاً صحیح بخاری میں روایت کی گئی ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت جو تین سو آدمیوں پر مشتمل تھی حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ کی سرکردگی میں ایک مہم پر تھی وہ ایسا مقام تھا کہ وہاں خورد و نوش کا سامان میسر نہیں ہوتا تھا زادراہ جو اپنے ساتھ لے گئے تھے قریب الختم ہوا تو امیر العسکر حضرت ابو عبیدہؓ نے حکم دیا کہ جس کے پاس جو کچھ باقی ہو لا کر ایک جگہ جمع کرو تو جمع شدہ ذخیرہ کھجوروں کا صرف دو تھیلے بھرا ہوا ابو عبیدہ اس میں سے ایک ایک کھجور فی کس روزانہ تقسیم کرتے تھے یہاں تک کہ یہ توشہ بھی ختم ہو گیا اور درختوں کے پتے کھا کر گزارا کرنا پڑا ایک روز دیکھا کہ سمندر کے کنارے پر ایک بہت بڑا جانور مرا ہوا پڑا ہے دور سے وہ ایک چھوٹی سی پہاڑی معلوم ہوتی تھی قریب جا کر دیکھا تو وہ ایک مچھلی تھی جسے عنبر کہتے ہیں تو ہم (تین سو آدمیوں) نے اٹھارہ دن تک خوب کھائی پھر جب ہم مدینے پہنچے اور آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ عرض کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے یہ رزق (سمندر سے) نکالا تھا کھاؤ اور ہمیں بھی کھلاؤ تو بعض صحابہ نے کچھ (خشک کیا ہوا) گوشت حضور ﷺ کی خدمت میں بھی پیش کیا اور حضور ﷺ نے تناول فرمایا اسی روایت میں ہے کہ یہ عنبر مچھلی اتنی بڑی تھی کہ حضرت ابو عبیدہؓ نے فرمایا کہ اسکی دو پسلیاں (کانٹے) لے کر قیقچی نما کھڑی کر دی پھر سب سے طویل القامت شخص کو اونٹ پر سوار کر کے اس کے نیچے سے گزارا تو سوار کا سر

قینچی سے نہیں لگا۔

امام بخاری نے یہ روایت صحیح بخاری کی کتاب الشرکۃ ص ۳۳۷ اور کتاب الجہاد کے باب حمل الزاد علی الرقاب ص ۴۱۹ اور کتاب الغزوات کے باب غزوۃ سیف البحر ص ۶۲۶ اور کتاب الذبائح والصید کے باب قول اللہ احل لکم صید البحر ص ۸۲۶ میں جابر بن عبداللہؓ سے روایت کی ہے(۱)

اس حدیث سے صراحۃ ثابت ہو گیا کہ صحابہ کرامؓ نے اس عظیم الجثہ سمندری جانور کو حوت اور عنبر یعنی عنبر نام کی مچھلی بتایا اور اس کا گوشت کھایا اور آنحضرت ﷺ نے ان کے اس فعل کی تصویب فرمائی اور اس کو رزق اخرجہ اللہ لکم فرمایا اور خود بھی تناول فرمایا پس عنبر کے مچھلی ہونے اور اس کے حلال ہونے پر یہ مخصوص صریح دلیل ہے اور اوپر ہم ثابت کر چکے ہیں کہ عنبر اور بال ہم معنی یا عنبر بال کی ایک قسم ہے اور بال اور وہیل ہم معنی اور ایک ہی جانور کے نام ہیں لہذا وہیل کے حلال ہونے میں کوئی شبہ نہیں رہا۔

کتبہ الفقیر الی مولاہ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ و جعل اخراہ خیرا من اولاہ ۱۹ ذی قعدہ ۱۳۶۳ھ م ۶ نومبر ۱۹۴۴ء الجواب صحیح محمد شعیب عفا اللہ عنہ رکن مجلس علماء بھوپال۔ الجواب صحیح ننگ اسلاف حسین احمد غفرلہ۔ جواب صحیح ہے عبدالحئی ناظم دینیات جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی۔ جواب صحیح ہے سعید الدین ۴۴۔۱۲۔۱

خنزیر کی حرمت کا اصل سبب کیا ہے؟

(سوال) خنزیر کی حرمت کا سبب سوائے اس کی پلیدی اور نجاست کے اور کچھ ہے یا نہیں؟

(جواب ۱۴۰) خنزیر کی حرمت بسبب اس کی نجاست خوری اور سبعیت اور دناءت وبخیائی کے ہے وہ خود نجس العین ہے اور اس کی عادات ذمیمہ کی وجہ سے کھانے والوں میں انہیں عادات ذمیمہ کے پیدا ہو جانے کا خطرہ تھا اور اس کی اسی طبعی خباثت کی وجہ سے اس کی صورت خبیثہ پر مسخ بھی واقع ہوا ہے (۲) واللہ اعلم۔ محمد کفایت اللہ غفرلہٗ

جھینگے کا حکم

(سوال) جھینگا مچھلی حلال ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۰۵ عبدالرزاق صاحب (جھانسی) ۲۱ رجب ۱۳۵۲ھ م ۱۱ نومبر ۱۹۳۳ء

(جواب ۱۴۱) جھینگا اگر مچھلی کے اقسام میں داخل ہو تو حلال ہے اور مچھلی کی اقسام میں داخل نہ مانا جائے

---

(۱) عن جابر بن عبداللہ قال خرجنا و نحن ثلاثمائۃ نحل زادنا حتی اتینا البحر فاذا حوت قد قذفہ البحر فاکلنا منہا ثمانیۃ عشر یوما ما اجنا (صحیح البخاری کتاب الجہاد ۱/۴۱۹)

(۲) والسر فیہ ان طبیعۃ ہذہ الاشیاء مذمومۃ شرعا فیخشی ان یتولد من لحمہا شیئ من طباعہا فیحرم اکراما لبنی آدم کما انہ یحل ما احل اکراما لہ (رد المحتار مع الدر ۶/۳۰۴)

Maktaba Tul Ishaat.com

تو حنفیہ کے نزدیک حرام ہے اس کے متعلق علماء میں بھی اختلاف ہے کہ وہ مچھلی کے اقسام میں داخل ہے یا نہیں جو لوگ کہ اسے مچھلی کہتے ہیں وہ حلال سمجھتے ہیں اور جو مچھلی نہیں سمجھتے وہ حرام کہتے ہیں میرے خیال میں وہ مچھلی کے اقسام میں داخل نہیں ہے(۱) تاہم علماء کے اختلاف کی وجہ سے اس میں سختی کرنے کو میں پسند نہیں کرتا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

کیا غراب ہندی حلال ہے؟

(سوال) غراب یعنی جو کوا بلاد ہندو پنجاب وغیرہ میں کثرت سے پایا جاتا ہے جو گھروں میں اکثر اترتا رہتا ہے اور خوراک اس کی مردار بھی ہے دانہ روٹی بھی غرض حرام بھی کھاتا حلال بھی کھاتا ہے حضرت شاہ ولی اللہ نے حجۃ اللہ البالغہ میں مطلق کوے کو حرام چیزوں میں شمار کیا ہے حضرت عائشہؓ سے بخاری شریف میں حدیث مروی ہے کہ پانچ جانور موذی ہیں ان کو حرم شریف میں مارنا جائز ہے جس سے معلوم ہوا کہ کوا مطلقاً حرام ہے لیکن جب فقہ کی کتابوں کو دیکھا جاتا ہے اس میں کوے کی تین قسمیں تحریر کرتے ہیں زاغ کوا مطلق حلال اور شکاری کوا مطلق حرام اور جو دانہ مردار دونوں کھائے وہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک حلال اور امام ابو یوسف کے نزدیک مکروہ جس کو لفظ منقع سے بیان کیا۔ **لا باس باکل العقعق** (هداية ج ٤ ص ٤٢٥) اور نیچے بین السطور میں لکھا ہے **وقد اکلها رسول الله ﷺ** کذافی النهایه جوهره جلد ۲ ص ۲٤۹ لیکن آگے جوہرہ لکھتا ہے **کل غراب یخلط الجیف والحب لا یوکل** لیکن مرغی اور جائز اور موز جلد ۳ ص ۴۵۱ میں لکھا ہے کہ جو جیف اور حب کھاوے حلال ہے اور ترجمہ فتاوی عالمگیری ج ۲ ص ۲۱۸ میں لکھا ہے کہ جو کوا دانہ جیف کھاوے امام اعظم سے مروی ہے کہ اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں غرض آپ حضرات کتب حنفیہ کو دیکھ سکتے ہیں اور لفظ منقع کے ترجمے میں اختلاف کرتے ہیں کتب حنفیہ منقع سے حلال جانور مراد لیا اور کتاب لغت منقع کو حرام لکھتے ہیں اور حدیث میں مطلق کوا حرام ہے کتب حنفیہ میں تین قسمیں کردیں اور جو دانہ و مردار کھاتا ہے وہ صفت میرے نزدیک اس دیسی کوے یعنی جو بلاد ہند میں موجود ہے اس میں پائی جاتی ہے مہربانی فرما کر اس مسئلے کو وضاحت کے ساتھ تحریر کریں۔ المستفتی نمبر ۲۳۲ مولوی محمد عمر صاحب خطیب جامع مسجد سرگودھا ۱۹ ذیقعدہ ۱۳۵۲ھ ۶ مارچ ۱۹۳۴ء

(جواب ۱۴۲) کسی حدیث میں کوے کی حرمت کی تصریح نظر سے نہیں گزری حرم میں پانچ جانوروں کے قتل کرنے کی حدیث حرمت کی دلیل نہیں ہے کیونکہ اس میں زیادہ سے زیادہ فاسق کا اطلاق ان جانوروں پر ہے اور ان کی حرمت کے حکم کے لئے یہ کافی نہیں ورنہ تو کبوتر پر شیطان کا اطلاق بھی حدیث میں آیا ہے اور قتل کئے جانے کی وجہ ان کا حرام ہونا نہیں ہے بلکہ ان کا اضرار اور ایذا ہے اور ایذا تمام قسم کے کووں میں نہیں ہے کیونکہ غراب زرع تو آبادی میں آتا ہی نہیں وہ تو کھیتوں میں رہتا ہے اور کوے کی یہ

---

(۱) ولا یحل حیوان مائی الا السمک الخ (الدر المختار مع الرد ۶ ۳۰۶)

قسمیں جو فقہا نے کی ہیں ایک امر واقع اور مشاہد ہے اس کے ثبوت کے لئے کسی دلیل کی سوائے مشاہدہ کے ضرورت نہیں اور ان کے احکام کا مختلف ہونا اصول شرعیہ کے ماتحت ہے غراب زرع جو صرف دانہ کھاتا ہے نجاست بالکل نہیں کھاتا اس کی حرمت کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی وہ بالاتفاق حلال ہے(۱) رہا لقع وہ چونکہ دانہ اور نجاست دونوں کھاتا ہے اس لئے اس میں اختلاف ہو گیا یہ کوا جو عام طور پر آبادیوں میں پایا جاتا ہے یہی وہ ہے جس میں اختلاف ہے امام صاحب کے قاعدہ کے بموجب اور مرغی پر قیاس کر کے یہ حلال ثابت ہوتا ہے کیونکہ نجاست خوری میں نہ صرف مرغی بلکہ بھیڑ اور گائے بھی نجاست خور ہے اور یہ سب حلال ہیں تاہم حضرت عائشہ و ابن عباسؓ سے اس کی بھی کراہت یا ممانعت منقول ہے(۲) اور اس لئے احتیاط میں اس کے جواز کا عام فتویٰ دینا پسند نہیں کرتا کیونکہ اشارت فتنہ ایک ایسے امر میں جس میں دوسرا قول بھی موجود ہے مناسب نہیں۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

مینا حلال ہے

(سوال) ایک شخص کہتا ہے کہ مینا حلال ہے دوسرا کہتا ہے کہ حرام ہے یہاں ہم نے عالموں سے پوچھا تو کوئی حلال کہتا ہے کوئی حرام۔ آپ انصاف کیجئے المستفتی نمبر ۶۰۲ حافظ گل محمد (پشاور) ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ م ۹ ستمبر ۱۹۳۵ء

(جواب ۱۴۳) مینا حلال ہے اس کے حرام یا مکروہ ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

مسلمان کے لئے خنزیر کی خرید و فروخت حرام ہے

(سوال) ایک شخص مسلمان خنزیر کی خرید و فروخت کرتا ہے یہ پیشہ جائز ہے یا ناجائز اگر ناجائز ہے تو اس پر کیا عائد ہوتا ہے۔ المستفتی نمبر ۱۱۱۴ شاہ واجد علی صاحب (ضلع پورنیہ) ۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۵ھ م ۲۷ اگست ۱۹۳۶ء

(جواب ۱۴۴) مسلمان کے لئے خنزیر کی بیع و شرا کا پیشہ حرام ہے(۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

فقہ حنفی میں کچھوا حرام ہے

(سوال) زید نے کچھوا کھایا ہے اور کچھوا کھانے پر تمام ہم سمانے زید کو مطعون کیا کہ تو حرام چیز کھاتا ہے لہذا ہم تجھ کو کافر سمجھتے ہیں زید اس پر یہ دلائل دیتا ہے کہ اللہ پاک قرآن مجید میں فرماتا ہے احل لکم

---

(۱) وحل غراب الزرع الذی یاکل الحب (قال فی الشامی) وھو غراب اسود لم یاکل الا الحب الخ (رد المحتار مع الدر ۶ ۳۰۷ ط سعید) (وھندیۃ ۵ ۲۹۸)

(۲) والعقعق وھو غراب یجمع بین اکل جیف و حب والا صح حلہ (قال فی الشامیۃ) والا صح حلہ اولی ان یقول علی الاصح وھو قول الامام وقال ابو یوسف مکروہ (۶ ۳۰۸ ط سعید) (وھندیۃ ۵/۲۹۸)

(۳) وفسدان کانبہ علی خمر وخنزیر لعدم مالیۃ فی حق المسلم (الدر المختار مع رد المحتار ۶/۱۰۰ ط سعید)

Maktaba Tul Ishaat.com

صید البحر یعنی تحقیق دلیل پکڑی ہے ساتھ اس آیۃ کریمہ کے وہ شخص کہ گیا فقہا میں سے طرف اس کے کہ کھایا جائے گا جو پانی دریا سے اور نہیں استثنا کیا اس سے کچھ اور تحقیق کہ استثنا کیا بعض ان کے نے مینڈک کے اور جائز ہے ماسوا اس کے (تفسیر ابن کثیر) **قال البخاری ولم یر الحسن بالسلحفاۃ باسا وقال العینی فی شرح البخاری وروی من حدیث یزید ابن ابی زیاد عن جعفر انه اتی بسلحفاۃ فاکلها ومن حدیث حجاج عن عطاء لا باس باکلها یعنی السلحفاۃ زعم ابن حزم ان اکلها لا یحل الا بذکاۃ واکلها حلال بریها و بحریها واکل بیضها** – اور حیوۃ الحیوان مطبع مصر ص ۱۴۱ کہا ابن حزم نے کچھوا خشکی اور دریائی حلال ہے اور اسی طرح انڈا اس کا بوجہ قول اللہ تعالیٰ کے کھاؤ تم سب زمین کے حلال طیب ساتھ قول اس کے کے اور تحقیق تفصیل وار بیان کیا واسطے تمہارے اس چیز کو کہ حرام کیا اوپر تمہارے اور نہیں تفصیل وار بیان کیا واسطے تمہارے حرام ہونا کچھوے کا – پس وہ حلال ہے **قال قد روینا عن عطاء انه قال باباحۃ اکل السلحفاۃ** (حیوۃ الحیوان) کہا کہ تحقیق روایت کیا ہم نے عطاء سے تحقیق اس نے کہا ساتھ جائز ہونے کھانے کچھوے کے ان دلیلوں سے صاف معلوم ہو گیا کہ کچھوا حلال ہے اب سوال خدمت میں یہ ہے کہ زید ان دلائل سے کچھوا کھاتا ہے اور جو زید کو خارج اسلام اور حقہ پانی بند کرتے ہیں سو وہ عند اللہ کیسے ہیں اور حرمت کچھوے میں کوئی آیت قرآن یا حدیث ہے یا نہیں جواب قرآن و حدیث سے دیں – المستفتی نمبر ۱۱۸۹ شیخ محمد سلیمان صاحب (ریاست نابھہ) ۲۸ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ م ۱۶ ستمبر ۱۹۳۶ء

(جواب ۱۴۵) آیت کریمہ میں صید البحر سے صرف مچھلی مراد ہے حنفیہ کا مذہب یہی ہے کہ دریائی جانوروں میں سے صرف مچھلی حلال ہے اگر صید البحر سے تمام دریائی جانور مراد لئے جائیں تو پھر تو دریائی خنزیر اور دریائی کتا اور دریائی ہاتھی اور گھڑیال سب حلال ہو جائیں گے کچھوے کو قرآن و حدیث نے حلال نہیں بتایا (۱) ہاں بعض لوگوں نے اسے حلال سمجھا ہے مگر انکے قول و فعل کو دلیل حلت قرار دینا حنفیوں پر لازم نہیں اگر کھانے والا حنفی نہیں ہے اور حسنؒ یا عطاءؒ کے قول پر عمل کرنے کا مدعی ہے تو ہمیں اس سے بحث نہیں – محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

کیا کوا حلال ہے؟

(سوال) کوا یعنی زاغ کئی قسم کا ہوتا ہے اور ان میں سے کون حلال ہے اور کون حرام اور کون مکروہ ہے بستی میں جو کوا رہتا ہے وہ حلال ہے یا نہیں – المستفتی نمبر ۱۱۹۴ محمد ادریس صاحب (ضلع مونگیر) ۲۹ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ م ۱۷ ستمبر ۱۹۳۶ء

---

(۱) ولا یحل ذوناب ولا الحشرات والضبع والثعلب والسلحفاۃ بریۃ او بحریۃ الخ (الدر المختار مع الرد ۶ ۴۰۵ ۳۰۴ ط سعید)

(جواب ۱٤٦) غراب زرع حلال ہے اور بستی کے کوے بھی بقاعدہ فقہیہ حرام نہیں (۱) محمد کفایت اللہ

کوے کی کئی اقسام ہیں

(سوال) کوے کا گوشت حلال ہے یا حرام -المستفتی نمبر ۱۷۴۷ محمد صدیق چتلی قبر (دہلی) ۷ رجب ۱۳۵۶ھ م ۱۳ ستمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱٤۷) کوے کی کئی قسمیں ہیں غراب الزرع کھیتی کا ایک کوا ہے جو صرف دانہ کھاتا ہے وہ اتفاقا حلال ہے دوسرا شکاری کوا جو پنجہ سے شکار کرتا ہے وہ اتفاقا حرام ہے تیسرا کوا پانی پر رہتا ہے وہ بھی نجاست خور نہیں ہے وہ حلال ہے چوتھا یہ کوا جو بستی میں آتا ہے یہ نجاست بھی کھاتا ہے اور دانہ روٹی بھی کھاتا ہے یہ امام ابو حنیفہ کے قاعدہ کے ماتحت مرغی کی طرح حلال ہے کہ وہ باوجود نجاست خوری کے پاک چیزیں کھانے کی وجہ سے خالص نجاست خور نہیں اور حلال ہے اور بعض علماء اس کو نجاست خوری کی بناء پر حرام کہتے ہیں (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

قنفذ (سیہہ) حرام ہے

(سوال) سی کا گوشت کہ عربی میں اس کو قنفذ اور فارسی میں خارپشت کہتے ہیں حلال ہے یا حرام لیکن واضح ہو کہ قنفذ کی دو قسمیں ہیں ایک چھوٹا ہے اور اس کا حکم قاضی خان نے لکھا ہے کہ حرام میں داخل ہے بلکہ دریافت طلب وہ بڑا قسم ہے - المستفتی نمبر ۲۵۱۷ عبد المنان طالب علم مدرسہ فتح پوری دہلی ۲۰ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ م ۹ جولائی ۱۹۳۹ء

(جواب ۱٤۸) قنفذ کی دو قسمیں ہیں چھوٹی اور بڑی اور دونوں حرام ہیں کیونکہ دونوں خبائث میں داخل ہیں قاضی خان، والمختار وغیرہ میں قنفذ کو حرام جانوروں میں شمار کیا ہے اور چھوٹی بڑی قسم کی تفصیل نہیں کی جس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ دونوں قسمیں حرام ہیں اگر ایک قسم حلال اور دوسری حرام ہوتی تو ضرور تفصیل کردی جاتی (۳) اور حیوۃ الحیوان دمیری ص ۲۱۹ ج ۲ میں ہے -

القنفذ وهو صنفان قنفذ يكون بارض مصر قدر الفار ودلدل يكون بارض الشام والعراق فى قدر الكلب القلطى والفرق بينهما كالفرق بين الجراد و الفار قالواان القنفذ اذا جاع يصعد الكرم منكسا فيقطع العنا قيد و يرمى بها ثم ينزل فيأكل منها ما اطاق فان كان له فراخ تمرغ فى العنب ليشتبك فى شركه ويذهب به الى اولاده وهو لا يظهر الا ليلاً- انتهى ثم قال وقال ابو حنيفة والا مام احمد لا يحل الى قوله فقال شيخ عنده سمعت ابا هريرةؓ يقول ذكر القنفذ عند رسول الله ﷺ فقال خبيث من الخبائث- محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

---

(۲) وحل غراب الزرع وهو غراب أسود صغير يقال له الزاغ لم ياكل الا الحب (رد المحتار مع الدر ۶/۳۰۷ ط سعيد)
(۳) فهو انواع ..... الخ (حوالہ بالا)
(۳) ولا الحشرات واحدها حشرة بالتحريك فيهما كالفارة والوزغة وسام ابرص والقنفذ الخ (ردالمحتار مع الدر : ۶/۳۰۵)

Maktaba Tul Ishaat.com

حلال جانور کا چمڑا بھی حلال ہے

(سوال) حلال جانوروں میں مثلاً گائے اور بکری کا چمڑا کھانا حرام ہے تو پھر گائے اور بکری کے پائے عام لوگ استعمال کرتے ہیں ان پایوں کے کھروں کے قریب چمڑا ہوتا ہے جو کھایا جاتا ہے حلال ہے یا لوگ غلطی سے استعمال کرتے ہیں۔ المستفتی نمبر ۲۷۲۸ محمد حنیف قریشی معرفت حافظ حبیب الرحمن امام جامع مسجد کالکا ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۶۱ھ م ۸ جولائی ۱۹۴۲ء

(جواب ۱۴۹) حلال جانوروں مثلاً گائے بکری وغیرہ کا چمڑا بھی حلال ہے چمڑے کو حرام بتانا غلطی ہے اگر کوئی شخص صرف کھال ہی کو پکا کر کھانا چاہے تو کچھ ممانعت نہیں ہے۔(۱)

جھینگے میں احتیاط یہ ہے کہ نہ کھایا جائے

(سوال) جھینگا جسے بعض مچھلی اور بعض کیڑا کہتے ہیں اس کے متعلق آپ کا ذاتی مسلک کیا ہے؟ المستفتی نمبر ۲۸۰۴-۴ شوال ۱۳۶۵ھ

(جواب ۱۵۰) جھینگا اکثر علماء کے نزدیک مچھلی کے حکم میں ہے مچھلی کی ایک قسم قرار دے کر اسے کھانے والے کھاتے ہیں اور بعض علماء اسے مچھلی کی قسم قرار نہیں دیتے وہ اسے ناجائز کہتے ہیں بہر حال اس میں اختلاف ہے احتیاط یہ ہے کہ نہ کھایا جائے۔(۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

خنزیر کے گوشت سے تیل نکالا جائے تو اس کی خرید و فروخت ناجائز ہے

(سوال) خنزیر کے گوشت کو کیمیاوی طریقے سے بصورت تیل تحلیل کر کے پھر اس تیل کو ایک دھات میں شامل کیا جاتا ہے اور اس دھات سے زیور وغیرہ بنایا جاتا ہے تو کیا اس آخری مرحلے میں تیار شدہ اشیا جن میں خنزیر کے اجزا کو محلول کر کے مخلوط کیا گیا ہے یا درمیانی مرحلے میں جب کہ خود خنزیر محلول شدہ ہے جیسے اس کا تیل وغیرہ تو ان کی خرید و فروخت یا ایسی چیزوں کا استعمال شرعاً جائز ہے یا نہیں اگر جائز نہیں تو تبدیلی جنس سے (جیسے گدھا نمک کی کان میں جا کر نمک بن جائے) تو حلت و حرمت کے احکام بدلتے ہیں اس کا کیا مطلب ہے؟ المستفتی نمبر ۲۸۱۱ عبدالعزیز-کوئٹہ بلوچستان-۲۰ ذی الحجہ ۱۳۷۱ھ

(جواب ۱۵۱) اگر خنزیر کے گوشت کو کیمیاوی طریق سے تیل بنالیا جائے تو وہ تیل بھی ناپاک ہوگا(۳) مگر اس تیل کو اگر دھاتوں کا زیور بنانے میں استعمال کیا جائے تو تیل باقی نہ رہے گا اڑ جائے گا یا فنا ہو جائے گا اور آگ اس دھات کو پاک کر دے گی اس تیل کی خرید و فروخت ناجائز ہوگی اور اسی طرح ان چیزوں کی خرید و فروخت ناجائز ہوگی جن میں وہ تیل موجود ہے گدھے کا تیل بنانا اور اس کا نمک کی کان میں گر کر نمک بن

---

(۱) اذا ما ذکیت شاۃ فکلها سوی سبع فهن الوبال فحاء ثم خاء ثم عین ودال ثم میما ودال الخ (الدر المختار مع الرد: ۷۴۹/۶)
(۲) ولا یحل حیوان مائی الا السمک (الدر المختار مع الرد: ۳۰۶/۶)
(۳) قال فی القنیۃ الکمیت المدبوغ بدهن الخنزیر اذا غسل یطهر ولا یضر بقاء الاثر و فی الخلاصۃ واذا دبغ الجلد بالدهن النجس یغسل بالماء ویطهر والتشرب عفو (رد المحتار مع الدر: ۳۳۰/۱)

جانا علیحدہ علیحدہ صورتیں ہیں اور ان کے احکام جدا جدا ہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

تمام حلال جانوروں کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے

(الجمعیۃ مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۲۸ء)

(سوال) مسلمانوں کے لئے جانوروں کی کھال کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟

(جواب ۱۵۲) سوائے آدمی اور خنزیر کی کھال کے باقی تمام جانوروں کی کھالوں کا دباغت کے بعد استعمال جائز ہے۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

خنزیر کے بالوں کی تجارت کا حکم

(الجمعیۃ مورخہ ۲۷ جولائی ۱۹۲۸ء)

(سوال) ایک مسلمان شخص خنزیر کے بالوں کی تجارت کرتا ہے ان کو مشرک مازمین چھوتے ہیں خود ہاتھ نہیں لگاتا لیکن نفع کا روپیہ حاصل کرتا ہے اور اس کے لئے خط و کتابت کرتا ہے تو اس تجارت کا نفع حاصل کرنا اس کو جائز ہے یا نہیں؟

(جواب ۱۵۳) خنزیر کے بال ظاہر روایت اور مذہب مفتی بہ کے موافق نجس اور ناقابل انتفاع ہیں اس لئے ان کی تجارت بھی ناجائز ہے ہاں امام محمدؒ کی ایک روایت کے بموجب اس میں اتنا شبہ پیدا ہو گیا کہ امام محمدؒ نے ضرورت کے وقت اس سے انتفاع کو جائز فرمایا ہے اس لئے حرمت تجارت میں خفت آتی ہے تاہم حکم حرمت ہی راجح اور احوط ہے۔ واللہ اعلم محمد کفایت اللہ غفر لہ

سوسمار کے چمڑے کا حکم

(الجمعیۃ مورخہ ۱۳ نومبر ۱۹۲۹ء)

(سوال) تجارت چرم سوسمار جس کو عربی میں ضب کہتے ہیں جائز ہے یا نہیں؟

(جواب ۱۵۴) اگر سوسمار (ضب) کو بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کر کے اس کا چمڑا نکالا جائے تو بغیر دباغت کے بھی اس کی بیع و شرا جائز ہے اور اس کے خلاف ہو تو پھر اس کو دباغت کے بعد بیچ اور خرید سکتے ہیں قبل دباغت ناجائز ہے (۳) دباغت کے لئے اس کو ہاتھ سے چھونا اور نمک لگانا سب جائز ہے۔ محمد کفایت اللہ

---

(۱) کل اهاب دبغ وهو يحتملها طهر حلا جلد الخنزير فلا يطهر (قال المحقق) اى لانه نجس العين بمعنى ان ذاته بجميع اجزائه نجسة (الدر المختار مع الرد ۱ ۲۰۳ ۲۰۴)

(۲) وشعر الخنزير لنجاسة عينه فيبطل بيعه ابن كمال وان جاز الا نتفاع به لضرورة الخرز حتى لو لم يوجد بلا ثمن جاز الشراء للضرورة وكره البيع فلا يطيب ثمنه و عن ابى يوسف يكره الخرز به لانه نجس ... ولعل هذا فى زمانهم واما فى زماننا فلا حاجة اليه الخ (رد المحتار مع الدر ۵/۷۱ ۷۲)

(۳) ولا بيع جلود الميتة قبل ان تذبح ... ولا باس ببيعها والانتفاع بها بعدالدباغ لانها طهرت بالدباغ ... الخ (الهداية باب بيع الفاسد ۳/۵۵ شركت علميه ملتان)

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱) کپورے حرام اور اوجھڑی حلال ہے
(۲) مکروہ تنزیہی اور طبعی میں فرق .

(سوال) (۱) کپورے کھانے کی ممانعت تحریمی ہے یا تنزیہی (۲) اوجھڑی کا کیا حکم ہے (۳) مکروہ تنزیہی یا طبعی ہونے کی صورۃ میں کھانا گناہ ہے یا نہیں ؟

(جواب ۱۵۵) (۱) بظاہر کپورے کھانے کی کراہت تحریمی ہے(۱) (۲) اوجھڑی کھانا بلا کراہت جائز ہے (۳) مکروہ تنزیہی کا ارتکاب بھی گناہ ہے(۲) مکروہ طبعی کوئی فقہی اصطلاح نہیں ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

آٹھواں باب
تمباکو کا استعمال

تمباکو' زردہ' گانجہ' حقہ اور افیون وغیرہ کا حکم .

(سوال) تمباکو اور کہر شان اور زردہ اور گانجہ اور افیون اور چرس اور سگریٹ اور بھنگ و حقہ وغیرہ یہ سب چیزیں از روئے شرع محمدی حلال ہیں یا حرام ؟ واضح رہے کہ حدیث نبوی ﷺ اشیاء مذکورہ کی حرمت پر شہادت دیتی ہے وہ حدیث یہ ہے نهى رسول الله ﷺ عن كل مسكر و مفتر وغیرہ اور اگر اس حدیث سے حرام ثابت نہیں تو حرام کا تقابل جو لفظ حلال سے ہے وہ ثابت ہونا چاہئیے تو اس حالت میں حدیث مشرح دلیل ہونی چاہئیے باقی اور دو شقیں ہیں مکروہ اور مباح کیا یہ کوئی خاص اصطلاح ہے یا حلال اور حرام میں داخل ہے اگر خارج ہے تو کس حدیث سے ہیں جانتا ہوں جو مکروہ ہے وہی حرام ہے اور جو مباح ہے وہی حلال ہے۔ بینوا توجروا

(جواب ۱۵۶) سوال مذکور کی بعض چیزیں حرام اور نا قابل استعمال ہیں اور بعض حلال اور جائز اور بعض مکروہ مناسب ترک مثلاً گانجہ افیون چرس بھنگ ان چیزوں کا استعمال حرام ہے کیونکہ ان سے نشہ ہوتا ہے(۳) اور بھی چیزیں حدیث مذکورہ نهى رسول الله ﷺ عن كل مسكر و مفتر میں داخلہ ہیں کیونکہ ان میں سے بعض مسکر ہیں اور بعض مفتر تمباکو اور زردہ کھانا مباح ہے حقہ پینا بدبو کی وجہ سے مکروہ ہے اور جس قدر بدبو زیادہ ہوگی کراہت بڑھتی جائے گی۔

---

(۱) كره تحريماً ، قيل تنزيهاً والاول اوجه من الشاة سبع الحياء والخصية (رد المحتار مع الدر : ۶/۷۴۹)
(۲) قال فى البحر : والمكروه فى هذا الباب نوعان احدهما ما يكره تحريما و ثانيهما المكروه تنزيهاً و مرجعه الى ما تركه اولى - (رد المحتار مع الدر ۱/۶۳۹)
(۳) ويحرم اكل البنج والحشيشة والافيون لانه مفسد للعقل و يصدّ عن ذكر الله و عن الصلوة (الدر المختار مع الرد ۶/۴۵۳، ۴۵۶)

حقہ اوربیڑی کا حکم

(سوال) حقہ اوربیڑی وغیرہ کے متعلق شریعت کا کیا حکم ہے آیا کوئی صریح حدیث بھی اس کے عدم جوازو حرمت پر صادر ہے یا نہیں ؟المستفتی نمبر ۳۴۴ سیٹھ یعقوب (کامٹی) ۱۰ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ

م ۲۳ جون ۱۹۳۴ء

(جواب ۱۵۷) حقہ اوربیڑی پینا بدبو کی وجہ سے مکروہ ہے اوربدبو کی کمی بیشی کی بناپر کراہت میں خفت اور شدت ہوتی ہے اس کی حرمت کی کوئی دلیل نہیں ہے(۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' (جواب دیگر ۱۵۸) حقہ پینا اگر اس قدر احتیاط کے ساتھ ہو کہ منہ میں بدبو نہ رہے تو بلا کراہت مباح ہے اوربدبو رہے مکروہ ہے اوربدبو کی کمی زیادتی پر کراہت میں خفت اور شدت ہوتی رہے گی کل مسکر حرام میں داخل نہیں ہے لیکن اگر بدبو اتنی ہو کہ دوسرے لوگ محسوس کریں اور تکلیف پائیں تو مسجد میں آنا بھی مکروہ ہوگا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

حقہ اورپان کا حکم.....

(سوال) (۱) حقہ کا کیا مسئلہ ہے یہ پینا شرع کی رو سے کیسا ہے (۲) پان میں زردہ کھانا یا پان کھانا کیسا ہے۔ المستفتی نمبر ۷۴۷ محمد صدیق (چتلی قبر دہلی) ۷ رجب ۱۳۵۶ھ م ۱۳ ستمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۵۹) (۱،۲) حقہ پینا اورپان میں زردہ کھانا مباح ہے ان دونوں کو بے احتیاطی سے استعمال کرنا کہ منہ میں بدبو ہو جائے مکروہ ہے(۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

حقہ پینے والے کی امامت کا حکم.

(سوال) زید نامی ایک شخص پچاس باون برس کا معمر آدمی ہے متدین سنت نبوی کا دلدادہ نیکی پر امر کرنے والا برائی سے روکنے والا امام مسجد ہے لیکن حقہ نوشی کرتا ہے البتہ بروقت امامت صفائی دہن کی ہر ممکن تدبیر عمل میں لاتا ہے اعتراض کرنے پر بیان کرتا ہے کہ چند حکما کے مشورے سے چند خاص وجوہات کے باعث مجبوری قاصر ہوں اور ایسا کرنے میں طبعیت میں استراحت پاتا ہوں اور چند بلیات سے محفوظ رہتا ہوں اور لا یکلف اللہ نفساً آیت قرآنی پیش کرتا ہے نیز حسب ذیل دلائل پیش کرتا ہے۔

(۱) اس بارے میں ائمہ اربعہ کے علماء کرام کے اقوال مختلف ہیں کوئی حرمت کا قائل ہے کوئی مکروہ تحریمی بیان کرتا ہے اور کوئی مکروہ تنزیہی کا قائل ہے کوئی اباحت پر فتویٰ دیتا ہے گویا یہ متفق علیہ مسئلہ نہیں ہے اور

---

(۱) قیل لأنس ما سمعت النبی ﷺ فی الثوم فقال من اکل فلا یقربن مسجدنا (صحیح البخاری ۸۱۹/۲) وقال الامام العینی فی شرحه علی صحیح البخاری قلت علة النهی اذی الملائکة واذی المسلمین..... و یلحق بما نص علیه فی الحدیث کل ماله رائحة کریهة ماکولا او غیره ..... وانما خص الثوم هنا بالذکر و فی غیره کالبصل والکراث لکثرة اکلهم لها (رد المحتار مع الدر ۶۶۱/۱)

(۲) (حوالہ گزشتہ: صحیح البخاری ۸۱۹/۲- رد المحتار مع الدر ۶۶۱/۱)

Maktaba Tul Ishaat.com

علماء کرام الگ الگ مسلک اختیار فرما گئے ہیں۔

(۲) تمباکو کا پودا حضرت ﷺ سے بہت بعد وجود میں آیا تقریباً گیارہویں صدی میں یہ بغداد پہنچا ہے اور یہ زمانہ شہنشاہ اکبر اس کا دور روہندوستان میں ہوا ہے۔

(۳) کل دخان حرام کی نسبت جسے عام طور پر حدیث شریف مانا جاتا ہے زید نہیں مانتا کہ حدیث ہے بلکہ کسی صوفی کا قول اور حوالہ میں فتاویٰ عبدالعزیز صاحب و مولوی عبدالحئی صاحب کے فتاوی کی تحریر پیش کرتا ہے اور یہ حدیث بھی پیش کرتا ہے مجامیر کم الوۃ یعنی عود وطیب بہشتیوں کے لئے ہے بہشت میں انگیٹھیوں میں آوے گی تو گویا ہر آلہ عذاب کا استعمال منع نہیں حضرت نوح کی قوم پر پانی کے طوفان کا عذاب نازل ہوا تھا لیکن باوجود اس کے پانی کا استعمال ممنوع نہیں اور یہ مفہوم فتاویٰ عزیزیہ کا ہے اور اگر کل دخان حرام ہوتا تو جاڑے میں چلتے کنویں سے دھواں نکلتا ہے تو وہ بھی حرام ہوتا مگر ایسا نہیں ہے اور اپنے استدلال سے آیت یوم تاتی السماء بدخان مبین یغشی الناس ھذا عذاب الیم کی بھی تردید کرتا ہے۔

(۴) اگر آیات ان اللہ لایحب المسرفین – وان المبذرین کانوااخوان الشیاطین پیش کی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ مسرفین و مبذرین کی شرح یہ ہے کہ جن اشیاء کے استعمال کے بغیر زندہ رہنا ناممکن ہو وہ تو مسرفین و مبذرین میں داخل نہیں ہیں اور جن اشیاء کے نہ ملنے سے زندگی مخدوش نہ ہو وہ ان دونوں شقوں میں شامل ہیں مثلاً اول الذکر کی تمثیل پانی یا روٹی کی کہ ان کے بغیر زندگی ناممکن ہے اور مؤخر الذکر کی تمثیل گرمیوں میں شربت پینا کہ یہ جزو زندگی نہیں ہے صرف احتفاظ و استراحت طبع کے لئے ہے تو یہ بھی اگر اسراف میں داخل ہو سکتا ہے تو حقہ کشی بھی داخل اسراف ہے ورنہ نہیں۔

(۵) بحوالہ عبارت ہر دو فتاویٰ متذکرہ روئیدگی کی وجہ سے حرام ہوتی ہے ورنہ حرام کسی صورت میں نہیں ہو سکتی اگرچہ مکروہ کا جواز اس پر ثابت ہو سکتا ہو تو ہو، یا تو وہ روئیدگی منشی ہو یعنی نشہ آور ہو جیسے بھنگ یا از قسم سمیات جیسا کہ دھتورہ تو تمباکو نہ تو سمیات سے ہے اور نہ ہی منشی اور نہ ہی بذات خود تمباکو میں جواز حرمت کا ثابت ہوتا ہے البتہ حقہ کشی سے بدبو کے دہن کا قائل ہے مگر وہ بھی بداحتیاطی سے پیدا ہوتی ہے اگر محتاط رہا جائے تو بدبو کے دہن بھی نہیں رہ سکتی جس کی امام صاحب ہر طرح کی احتیاط مدنظر رکھتا ہے مثلاً منہ صاف رکھنا یا منہ میں الائچی رکھنا۔

(۶) اور یہ بھی کہتا ہے کہ حرمت بھی اس چیز کی شارع علیہ السلام سے ثابت ہوتی ہے جس کا امتناعی حکم صادر ہو چکا ہو مثلاً پیاز و لہسن وغیرہ کھانے کی قطعی ممانعت نہیں ہے البتہ یہ باعث کراہت طبعی کے مکروہ ہے ایسے ہی تمباکو نوشی کا حکم ہے کچا لہسن وغیرہ کھا کر تو مسجد میں جانے کی مناہی وارد ہے وہ عام لوگوں کی کراہت طبعی کا باعث ہے ورنہ کوئی حرام نہیں ہے بلکہ ہر امیر غریب کا من بھاتا کھانا ہے۔

(۷) علاوہ ازیں اندریں باب اور بہت سی کتب کے حوالجات اباحت پر پیش کرتا ہے اور ایک خاص رسالہ الصلح بین الاخوان فی اباحۃ شرب الدخان مصنفہ علامہ عبدالغنی نابلسی حنفیؒ پیش کرتا ہے جس میں

بہت زیادہ واضح دلائل سے استباحت حقہ پر بحث کی گئی ہے لیکن ایک مسلمان جس کا نام عبدالحلیم ملتانی ہے' نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ حقہ نوشی کرنے والے کی امامت بالکل ناجائز ہے لیکن اس پر کوئی قطعی دلیل یا نص تحریر نہیں فرمائی پس مؤدبانہ عرض ہے کہ حقہ نوش کی امامت کے متعلق فتویٰ صادر فرمائیں۔

المستفتی نمبر ۲۰۴۹ مولوی محمد بخش صاحب (ضلع ملتان) ۱۵ رمضان ۱۳۵۶ھ م ۲۰ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۶۰) ہاں حقہ پینا فی حد ذاتہ مباح ہے مگر بدبو کی وجہ سے کراہت آتی ہے حرمت کی کوئی دلیل نہیں ہے کل دخان حرام حدیث نہیں ہے اگر منہ میں بدبو باقی ہو تو بے شک مسجد میں آنا اور امامت کرنا مکروہ ہے ورنہ نہیں (۱) واللہ اعلم محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

تمباکو' حقہ' ہلاس کا حکم.....

(الجمعیۃ مورخہ ۶ فروری ۱۹۲۷ء)

(سوال) تمباکو پان میں کھانا یا حقہ میں پینا یا ہلاس سونگھنا جائز ہے یا نہیں تینوں کی حیثیت ایک ہے یا فرق ہے؟

(جواب ۱۶۱) تمباکو کے استعمال کی کراہت اس کی بدبو کی وجہ سے ہے جس صورت میں بدبو باقی نہ رہے یا بہت کم رہے اس میں کراہت نہیں ہوگی یا کم ہوگی ہلاس کی صورت سب سے ہلکی ہے اور حقہ کی سب سے زیادہ۔ (۲) محمد کفایت اللہ غفرلہ'

تمباکو پینے اور کھانے کا حکم.

(الجمعیۃ مورخہ یکم اگست ۱۹۲۸ء)

(سوال) ما تقولون ایها العلماء السادات الکرام فی ما یقول رجل بان الدخان حرام کیف ما کان من اکله و شربه لانه نبت من قذورات ابلیس اللعین ولا یشفع النبی ﷺ لمن استعمله — و یدعی بالحرام شربة لبن بقرة التی اکلت من تبن قبر من استعمله

(ترجمہ) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس بارے میں کہ ایک شخص تمباکو کے استعمال کو حرام کہتا ہے کھانے کی صورت میں یا پینے کی صورت میں ہو کیونکہ تمباکو کا پودا ابلیس کے فضلے سے اگا ہے اور کہتا ہے کہ نبی کریم ﷺ تمباکو استعمال کرنے والے کی شفاعت نہیں فرمائیں گے اور کہتا ہے کہ جس گائے نے تمباکو پینے یا کھانے والے کی قبر پر سے گھاس کھائی اس گائے کا دودھ پینا بھی حرام ہے۔

---

(۱) (حوالہ گزشتہ رد المحتار مع الدر ۶۶۱/۱ — صحیح البخاری ۸۱۹/۲)

(۲) (حوالہ گزشتہ بالا)

Maktaba Tul Ishaat.com

(جواب ۱۶۳) القول بحرمة الدخان قول لا دليل عليه من الكتاب والسنة وكذا القول بحرمة لبن بقرة اكلت من تبن قبر شارب الدخان قول باطل مردود – نعم يكره شرب الدخان لرائحة الكريهة– محمد کفایت اللہ غفرلہٗ

(ترجمہ) تمباکو کے استعمال کی حرمت کا قول بے دلیل ہے جس پر قرآن وحدیث سے کوئی دلیل موجود نہیں اسی طرح یہ کہنا کہ جس گائے نے تمباکو استعمال کرنے والے کی قبر پر سے گھاس کھائی ہو اس کا دودھ پینا حرام ہے یہ قول بھی باطل اور مردود ہے البتہ تمباکو پینا بدبو کی وجہ سے مکروہ ہے(۱)

محمد کفایت اللہ غفرلہٗ

سگریٹ اور تمباکو کی تجارت جائز ہے۔

(سوال) میں نے ایک دکان فی الحال کھولی ہے جس میں متفرق اشیاء ہیں ارادہ ہے کہ سگریٹ اور پینے کا تمباکو بھی رکھ لوں یہ ناجائز تو نہیں ہوگا؟

(جواب ۱۶۳) سگریٹ اور تمباکو کی تجارت جائز ہے اور اس کا نفع استعمال میں لانا حلال ہے(۲)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ

نواں باب طب اور ڈاکٹری

فصل اول

دوا و علاج

جن دواؤں میں اسپرٹ ہو ان کا استعمال مباح ہے

(سوال) جن دواؤں میں اسپرٹ ہو ان کا استعمال کیسا ہے؟ اور شراب کس حالت میں دواءً استعمال کی جاسکتی ہے– المستفتی نمبر ۲۰۶ حافظ نور جمال امام مسجد سہرالہ ضلع لودھیانہ ۲۷ شوال ۱۳۵۶ھ م ۱۲ فروری ۱۹۳۴ء

(جواب ۱۶۴) اسپرٹ(۳) کی دوائیں علاج کیلئے مباح ہیں شراب بوقت ضرورت جب کہ

---

(۱) (حوالہ گزشتہ رد المحتار مع الدر ۶۶۱/۱ – صحیح البخاری ۸۱۹/۲)

(۲) وصح بيع غير الخمر و مفاده صحة بيع الحشيشة والافيون الخ (رد المحتار مع الدر : ۴۵۴/۶)

(۳) اسپرٹ کے بارے میں تحقیق یہ ہے کہ یہ جوہر شراب ہے البتہ اس میں زہر کے اجزاء بھی پائے جاتے ہیں چونکہ اس کا استعمال کثرت سے ہو رہا ہے مثلاً کپڑوں کے رنگنے میں دوائی روشنائی خوشبو وغیرہ میں اس لئے اس کے استعمال سے بچنا مشکل ہے لہٰذا عام کی وجہ سے اس کے حکم میں تخفیف آتی ہے اور دوسرا یہ کہ اسپرٹ دوائی وغیرہ میں پڑنے کے بعد اپنی حقیقت کھو دیتا ہے اور اس کی اصل بدل جاتی ہے اور ناپاک چیز جب اس حد تک بدل جائے کہ اس کی پہلی حقیقت ہی باقی نہ رہے اس کے بعد وہ ناپاک نہیں رہتی (ملخص از جدید فقہی مسائل)

طبیب حاذق کہہ دے کہ اب علاج یہی ہے جائز ہوتی ہے(۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

انگریزی دواؤں کی خرید و فروخت اور ان کا استعمال جائز ہے

(سوال) انگریزی دوا کا استعمال کرنا اور اس کی قیمت لینا جائز ہے یا نہیں؟ سنا گیا ہے کہ اکثر انگریزی دوا میں اسپرٹ کی آمیزش رہتی ہے اس پر جناب نے لکھا ہے "انگریزی دواؤں کا استعمال اور ان کی خرید و فروخت جائز ہے مگر اس حکم میں خالص مسکرات داخل نہیں ہیں" اور اسی استفتا کا جواب دار الافتا پھلواری شریف سے جناب مفتی محمد عباس صاحب نے لکھا ہے کہ "جن دواؤں میں شراب کا جزو ہے (چاہے انگریزی دوا ہو یا غیر انگریزی) اس کا استعمال اور اس کی بیع و شراء شرعاً ناجائز ہے قیمت واپس کر دینی چاہئے" تو ان دونوں فتووں میں فرق ہے ہم کس کو راجح اور کس کو مرجوح سمجھیں-المستفتی نمبر ۶۰!-۸ ستمبر ۱۹۳۵ء م ۹ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ

(جواب ۱۶۵) انگریزی دواؤں میں اسپرٹ میتھی لیٹڈ کی آمیزش ہوتی ہے جو روغنوں اور رنگوں میں ڈال کر استعمال کی جاتی ہے اور وہ شراب نہیں ہے اس لئے اس کی آمیزش سے دواؤں کی بیع و شراء ناجائز نہیں ہوتی (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

مویشیوں کو انجکشن لگانے کا حکم

(سوال) حفظ ماتقدم کے طور پر وبا کے زمانے میں تندرست مویشیوں کے ٹیکا لگوایا لیا جائے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۴۶ ۷ نور محمد صاحب ہیڈ ماسٹر (ضلع کرنال) ۷ ذیقعدہ ۱۳۵۴ھ م ۱۱ فروری ۱۹۳۶ء

(جواب ۱۶۶) ٹیکا لگانا تجربے سے مفید ثابت ہوا ہو تو جائز ہے- محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

حرام چیز بطور دوا استعمال کرنا۔

(سوال) حرام جانور مثلاً گرگٹ، کیکڑا، مینڈک، کچھوا وغیرہ اور حرام اشیاء مثلاً شراب وغیرہ دوا کے طور پر کھانا کیسا ہے- المستفتی نمبر ۴۴ ۹ محمد مقصود احمد خان (تانبوے) ۲۹ صفر ۱۳۵۵ھ م ۲۱ مئی ۱۹۳۶ء

(جواب ۱۶۷) حرام جانور اور حرام اشیاء دواءً استعمال کرنا اس وقت جائز ہوتا ہے جب کوئی مسلمان طبیب حاذق یہ کہہ دے کہ اب اور کوئی دوا نافع نہیں رہی (۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

---

(۱) وجوزه في النهاية بمحرم اذا اخبره طبيب مسلم ان فيه شفاء و لم يجد مباحاً يقوم مقامه (رد المحتار مع الدر: ۳۸۹:۶)

(۲) (حواله گزشته رد المحتار مع الدر: ۶/ ۳۸۹)

(۳) وجوزه في النهاية بمحرم اذا اخبره طبيب مسلم ان فيه شفاء ولم يجدمباحاً يقوم مقامه (الدر المختار مع الرد ۳۸۹/۶)

Maktaba Tul Ishaat.com

کیا بطور علاج شراب استعمال کر سکتے ہیں؟

(سوال) مریض کو حالت نازک ہونے کی صورت میں شراب دواءً دی جاسکتی ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۴۷۶ سید اکبر علی صاحب صادق (گجرات) ۲۸ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ م ۸ جون ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۶۸) جب کہ کسی طبیب مسلم حاذق کی یہ رائے ہو کہ سوائے شراب کے اور کوئی دوا مریض کے لئے نافع نہیں اور مریض کی حالت نازک ہو کہ ہلاکت کا اندیشہ ہو تو ایسی حالت میں اس کو شراب دیدینا جائز ہے۔ یجوز للعلیل شرب الدم والبول واکل المیتة للتداوی اذا اخبره طبیب مسلم ان شفائه فیه ولم یجد من المباح ما یقوم مقامه وان قال الطبیب یتعجل شفاء ك فیه وجهان هل یجوز شرب القلیل من الخمر للتداوی اذا لم یجد شیئاً یقوم مقامه فیه وجهان کذافی التمر تاشی (فتاویٰ عالمگیری، ج ۵ باب فی التداوی والمعالجات)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

علاج کی غرض سے شراب جسم پر لگانے کا حکم۔

(سوال) دوا کے طور پر شراب کا استعمال پینا اور جسم پر لگانا جائز ہے کہ نہیں المستفتی مولوی محمد رفیق دہلوی

(جواب ۱۶۹) شراب کا بطور دوا کے استعمال کرنا اس وقت جائز ہے جب تمام دوسری دوائیں استعمال میں آچکی ہوں اور نفع نہ ہوا ہو اور شراب سے نفع کی امید ہو(۲) مگر بدن پر لگانے کے بعد اس کو دھو ڈالنا چاہئے(۳)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

ڈاکٹری سیکھنے اور بے ہوش کرنے والی دواؤں کے استعمال کا حکم۔

(سوال) علم ڈاکٹری سیکھنا شرعاً جائز ہے کہ نہیں اور علاج ڈاکٹری کرانا ولایتی دوا پینا جائز ہے یا نہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ ولایتی دواؤں میں ملاوٹ شراب کی ہوتی ہے لہذا احتراز ضروری ہے بلکہ یونانی کرانا چاہئے حالانکہ طبیب یونانی بھی اکثر ولایتی دوائیاں استعمال کرانے لگے ہیں کیونکہ دوا ولایتی زود اثر ہونے میں مشہور ہو چکی ہے اور رواج ڈاکٹری کا بکثرت ہو گیا ہے خیراتی ہسپتال عام کھلے ہوئے ہیں اکثر لوگ علاج ڈاکٹری کراتے ہیں احتیاط ناممکن ہے کم از کم کونین کا استعمال تو ہر خاص و عام کرتا ہے اور ایک ماہر ڈاکٹر صاحب سے دریافت کیا گیا کہ آیا ہر دوائی ولایتی میں ملاوٹ شراب کی ہوتی ہے یا نہیں جواب دیا یہ غلط شہرت ہے ملاوٹ نہیں ہوتی بلکہ علیحدہ طور پر برانڈی کو علاجاً حالت اضطراری استعمال کراتے ہیں الغرض دوائیاں ولایتی

---

(۱) (فتاوی هندیة ۵/۳۵۵ کوئٹہ)

(۲) (حوالہ گزشتہ بالا الدر المختار مع الرد ۶/۳۸۹)

(۳) اس لئے کہ قرآن میں شراب کو "رجس" کہا گیا ہے کہ یہ حرام ہونے کے ساتھ ساتھ ناپاک بھی ہے۔ وحرم الانتفاع بها (قال المحقق) کما تشاط المرأة بها لیزید بریق شعرها اوالاکتحال بها (رد المحتار مع الدر ۶/۴۴۹)

حقیقت میں یہی یونانی دوائیں ہیں البتہ ترکیب دوسری ہے جیسا کہ ٹنکچر کارڈیم کو عرق الائچی کا ہاں اور ٹنکچر فراتی پر کلورائیڈ عرق فولاد۔ ٹنکچر بابو سائمس عرق اجوائن خراسانی ہے نیز بعض دوائیاں ڈاکٹری منوم ہیں جیسے کہ پوٹاسی برومائیڈ وغیرہ ایسی منوم استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں اور کلورو فارم کا استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں کلوروم فارم کے متعلق جناب ڈاکٹر صاحب سے پوچھا گیا کہ کیا چیز ہے فرمایا کہ مرکب چونا سے ہے اس میں منشی کوئی چیز نہیں فقط اعضاء کو بے حس کرتا ہے۔ المستفتی نمبر ۲۱۶۲ غلام رسول معلم مدرسہ احسن المدارس (ملتان) ۲۸ شوال ۱۳۵۶ھ م یکم جنوری ۱۹۳۸ء

(جواب ۱۷۰) فن ڈاکٹری سیکھنا اور انگریزی ادویہ استعمال کرنا مباح ہے (۱) ہاں خالص شراب جیسے برانڈی وغیرہ یا وہ دوائیں جن میں شراب کی آمیزش معلوم ہو جائے استعمال کرنا منع ہے منوم دوا کا استعمال منوم ہونے کی وجہ سے ناجائز نہیں ہے کلورو فارم بے ہوشی کے لئے استعمال کرنا ضرورۃً مباح ہے (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

آپریشن کے ذریعے ماں کے پیٹ سے بچہ نکالنے کا حکم

(سوال) زچہ کے شکم میں زندہ بچہ ہے لیکن باوجود کوشش کے صحیح وسالم پیدا ہونے کا امکان نہیں تاوقتیکہ اس بچے کو ڈاکٹری آلات کے ذریعہ کاٹ کر نہ نکالا جائے اگر اس کو زندہ پیٹ میں چھوڑ دیا جاتا ہے اور تاخیر کی جاتی ہے تو اب دو صورتیں ہیں یا تو زچہ شدت تکلیف سے مر جاتی ہے پھر چونکہ اس مقام پر اس قسم کے آلات موجود نہیں ہیں کہ فوری شکم مادر کو چاک کر کے اس بچہ کو زندہ اس مری ہوئی ماں کے پیٹ سے نکال لیا جائے تو اس صورت میں زچہ اور بچہ دونوں کی جانیں ضائع ہوتی ہیں آیا ایسی صورت میں زچہ کی جان بچانے کی غرض سے بچہ کو کاٹ کر نکالنا جائز ہے یا نہیں؟ یا یہ کہ اول بچہ شکم مادر میں مر جائے اور اس مردے کی سمیت کی وجہ سے ماں اس بچہ کے بعد مر جائے سو اس صورت میں بھی بچہ کو کاٹ کر نکال لیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ ان دونوں صورتوں میں اگر بچہ کو کاٹ کر نکال لیا جائے تو زچہ زندہ اور صحیح سالم رہ سکتی ہے؟

(جواب ۱۷۱) زندہ بچے کو نکالنے کے لئے پیٹ ماں کا چیر کر نکالنا جائز ہے کیونکہ ایسے آپریشن کامیابی سے ہو جاتے ہیں اور ماں اور بچہ دونوں زندہ رہتے ہیں مگر زندہ بچے کا کاٹ کر نکالنا جائز نہیں بچہ پیٹ میں مر گیا ہو تو اس کو کاٹ کر نکالنا جائز ہے۔ واذا اعترض الولد فی بطن الحامل ولم یجدوا سبیلا لاستخراج الولد الا بقطع الولد ارباً ارباً ولو لم یفعلوا ذلک یخاف علی الام فقالوا ان کان الولد

---

(۱) قال فی تبیین المحارم واما فرض الکفایۃ من العلم فھو کل علم لا یستغنی عنہ فی قوام امور الدنیا کالطب والحساب (مقدمہ رد المحتار مع الدر ۱/۴۲)

(۲) الضرورات تبیح المحظورات (الاشباہ والنظائر قاعدۃ خامسۃ ۸۵ بیروت)

Maktaba Tul Ishaat.com

ميتا في البطن لا بأس به وان كان حيا لم ترجواز قطع الولداربااربا- كذافي فتاوىٰ قاضي خان (عالمگيري) (۱) محمد كفايت الله كان الله له دهلي

چولہے میں اسپرٹ کا استعمال.....

(الجمعیۃ مورخہ یکم اگست ۱۹۳۲ء)

(سوال) آج پرائمس چولہا بہت رائج ہے اس میں اسپرٹ بھی استعمال کی جاتی ہے اور اسپرٹ شراب کاست ہے کیا اس کا استعمال جائز ہے؟

(جواب)(از مولانا حبیب المرسلین صاحب) اگر اسپرٹ شراب کی حقیقت سے نکل جاتا ہے تو اس کا استعمال کرنا جائز ہوگا اور اگر اسپرٹ میں وہی نشہ وغیرہ اثر شراب کا باقی رہتا ہے تو استعمال اسپرٹ کا ناجائز ہوگا فقط واللہ اعلم- حبیب المرسلین عفی عنہ نائب مفتی

(جواب ۱۷۲)(از حضرت مفتی اعظمؒ) میتھیلیٹیڈ اسپرٹ جو چولھے میں جلائی جاتی ہے اس جزء مسکر الکحل نے اس طرح ترکیب پائی ہے کہ میتھیلیٹیڈ مسکر نہیں ہے اس لئے اس کا جلانے میں استعمال جائز ہے-(۲)

شراب کے خارجی استعمال سے بھی پرہیز بہتر ہے

(الجمعیۃ مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۳۵ء)

(سوال) آج کل شفاخانوں میں عام طور پر بچہ ہونے کے فوراً بعد زچہ کو یا تو لال برانڈی یا کسی اور قسم کی تیز شراب میں بٹھایا جاتا ہے یا اس کے پھایے اندام نہانی میں رکھوائے جاتے ہیں مقصد اس سے یہ ہوتا ہے کہ رحم کا منہ سکڑ کر اپنی اصلی حالت پر آجائے کیا مسلمان عورتوں کے لئے یہ علاج جائز ہے؟

(جواب ۱۷۳) یہ فعل شراب کا خارجی استعمال ہے اگر اس فعل سے زچہ کو نمایاں فائدہ ہوتا ہو تو یہ حرام نہیں ہے البتہ اس سے احتراز اولیٰ اور افضل ہے (۳) محمد كفايت الله كان الله له

مسیحیت کی تبلیغ کرنے والے ڈاکٹر سے بائیکاٹ فرض ہے

(الجمعیۃ مورخہ ۱۶ اگست ۱۹۳۸ء)

(سوال) ضلع چاٹگام کے مشرقی گوشہ "رانگونیہ" نامی ایک قصبے میں دامن کوہ پر ایک انگریز نے عرصہ سے ایک ڈاکٹر خانہ قائم کر رکھا ہے اس نے اول اول قیمتی اور مفید دوائیں لوگوں کو مفت تقسیم کر کے خوب شہرت حاصل کرلی اور ڈاکٹر خانہ کو بھی عام مقبولیت حاصل ہوگئی چنانچہ اس کا اثر یہ ہوا کہ لوگ بنگال کے دور

---

(۱) (هندية كتاب الكراهية الباب الحادي والعشرون ۵/۳۶۰)

(۲) اسپرٹ ابتلائے نام اور تبدیل حقیقت کی وجہ سے ناپاک نہیں (حوالہ گزشتہ جدید فقہی مسائل)

(۳) وحرم الانتفاع بها ولو لسقي دواب اولطين او نظر للتلهي او في دواء اودهن أو طعام وغيرذلك (قال المحقق) كامتشاط المرأة بها ليزيد بريق شعرها اوالاكتحال بها وجعلها في سعوط تاتار خانيه (رد المحتار مع الدر ۶/۴۴۹)

دور کے علاقوں اور بیرون بنگال سے بھی جوق جوق پہنچنے لگے قرب وجوار کے لوگوں کا تو کیا کہنا ہر وقت حد سے زیادہ ہجوم اور بڑا ازدحام گویا ایک بازار لگا رہتا ہے اور اب ان سے خوب روپے پیسے لوٹے جاتے ہیں اب وہ ہر موقع پر خاص وعام مریض کو بھکاتا رہتا ہے اور اپنے عیسائی مذہب کی تبلیغ کرتا رہتا ہے علاوہ ازیں اور کئی ایک مرد وعورت مبلغ رکھے گئے ہیں جو لوگوں کے گھروں اور بازار میں جاکر عیسائی مذہب کی تبلیغ کرتے ہیں کہا جاتا ہے کہ وہ ڈاکٹر محض ایک ملازم تنخواہ دار کی حیثیت رکھتا ہے اس کی کل آمدنی مشن میں جاتی ہے

المستفتی سید احمد ندیبی نائب سیکریٹری جمعیۃ علمائے چاٹگام

(جواب ۱۷۴) اگر اس ڈاکٹر کا شفاخانہ بظاہر شفاخانہ ہے اور درحقیقت تبلیغ مسیحیت کا ذریعہ ہے تو مسلمانوں کو لازم ہے کہ اس کا بائیکاٹ کریں اور عوام مسلمین کو وہاں جانے اور علاج کرانے سے باز رکھیں اور اس کے مبلغوں کو اپنے گھر میں نہ آنے دیں (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

ہومیو پیتھک دواء کا استعمال جائز ہے.

(سوال) اکثر لوگ مشورہ دیتے ہیں کہ ناسور کے لئے ہومیو پیتھک کے ڈاکٹر تین چار ماہ کے لئے کھانے کی دوا دیتے ہیں جس سے مریض کو بالکل شفا ہو جاتی ہے لیکن ان دواؤں میں اکثر کوئی نہ کوئی نشے کی آمیزش ہوتی ہے آیا شرعاً ان دواؤں کے استعمال کی کوئی گنجائش ہے یا نہیں؟ المستفتی مولوی عبدالرؤف خاں جگن پور ضلع فیض آباد

(جواب ۱۷۵) ہومیو پیتھک دواؤں میں اگر اسپرٹ یا اور کوئی نشہ آور دوائی شامل ہو تاہم علاج کے لئے ان کا استعمال جائز ہے کیونکہ سوائے انگور کی شراب کے جو خمر ہے اور شرابیں ناپاک نہیں ہیں نشہ آور ہونے کی وجہ سے حرام تو ہیں مگر ناپاک نہیں تو ان کی اتنی مقدار جو نشہ آور نہ ہو علاج کے لئے استعمال کرنے کی گنجائش ہے(۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

فصل دوم
مریض کو خون دینا

بوقت ضرورت بیمار کو تندرست کا خون لگانا جائز ہے.

(سوال) آج کل ڈاکٹروں نے ایک علاج بلڈ ٹرانسفیوژن کی تحقیق کی ہے اور یہ علاج بہت ہی کامیاب ثابت ہوا ہے اور اس علاج کی حقیقت یہ ہے کہ کسی مریض کو کسی عارضہ کی وجہ سے بہت نقاہت لاحق ہو جاتی ہے

---

(۱) قال ابوسعید اما هذا فقد مضی ما علیه سمعت رسول الله ﷺ یقول من رأی منکم منکرا فلیغیّره بیده فان لم یستطع فبلسانه فان لم یستطع فبقلبه و ذلك اضعف الایمان (صحیح مسلم ۱ ۵۰)

(۲) اذا قصد متعلق بمحل متحدا و فی التتارخانیة قال قصد به استمراء الطعام والتقوی فی اللیالی علی القیام او فی الأیام علی الصیام او القتال لاعداء الاسلام او التداوی لدفع الزکام فهو محل للخلاف بین العلماء الأعلام (ردالمحتار مع الدر ۶ ۴۵۴)

Maktaba Tul Ishaat.com

اور اگر ضروری مدارک نہ کیا گیا تو مریض کی زندگی کی امید نہیں مثلاً بندوق کی گولی لگی اور بہت خون نکل گیا یا اور کوئی زخم لگا اور کثرت سے خون خارج ہو گیا یا اور کسی بیماری کی وجہ سے بہت ہی کمزوری بدن میں آگئی تو اس صورت میں ڈاکٹر کسی صحیح المزاج آدمی کا خون خارج کر کے اس مریض کے بدن میں بذریعہ انجکشن اس کی رگوں میں داخل کرتا ہے جس کی وجہ سے مریض کی حالت سنبھل جاتی ہے اور ایک مجلس بھی قائم ہے جو صحیح المزاج اشخاص کا خون خارج کر کے بوتل وغیرہ میں اس طرح بند کر کے کہ خراب نہ جمع رکھتی ہے اور حسب ضرورت ایسے مریضوں کے لئے ڈاکٹروں کو دیتی ہے اور ہر ایک کا خون کام نہیں آتا بلکہ جس آدمی کا خون مریض کے خون کے ساتھ باعتبار اجزا ملتا جلتا ہو وہی کام میں آسکتا ہے اور خاص کر اس جنگ میں کہ بیماری کی جاتی ہے (العیاذ باللہ) اس میں اس علاج کی بہت ہی ضرورت واقع ہوتی ہے اور ہسپتالوں میں ڈاکٹر مریض کی بے اجازت وخبری میں خون داخل بدن کرتا ہے اور یہ علاج انتفاع بجز الآدمی میں داخل ہے اس لئے حرام ہے تو اشد ضرورت کے وقت یہ علاج جائز ہے یا نہیں؟ اور اگر خدانخواستہ کسی آدمی کے بدن میں اس کی زوجہ کا خون داخل کیا گیا تو کیا اس کی زوجہ اس پر حرام ہو گی یا نہیں؟ یا اگر ساس کا خون داماد میں یا شوہر کا خون زوجہ کے بدن میں داخل کیا گیا تو حرمت نکاح ثابت ہو گی یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۰۷۲ سلیمان حاجی اسماعیل صاحب جوہانسبرگ برانسوال ۱۹ جمادی الاول ۱۳۶۱ھ م ۴ جون ۱۹۴۲ء

(جواب ۱۷۶) کسی انسان کا خون علاج کی غرض سے دوسرے انسان کے جسم میں داخل کرنا جب کہ اس کی شفا یابی اس پر بقول طبیب حاذق مسلم منحصر ہو گئی ہو مباح ہے(۱) یہ شبہ کہ انسان کے اجزاء کا استعمال ناجائز ہے اس لئے وارد نہ ہونا چاہئے کہ استعمال کی جو صورت کہ مستلزم اہانت ہو وہ ناجائز ہے اور جس میں اہانت نہ ہو تو بضرورت وہ استعمال ناجائز نہیں جیسے رسول اللہ ﷺ کے موئے مبارک کو پانی میں دھو کر وہ پانی مریض پر چھڑکا یا پلایا جاتا تھا حرمة الانتفاع باجزاء الادمی لکرامته (ہدایہ)(۲) لم یبح الا رضاع بعد مدته لانه جزء ادمی والا نتفاع به لغیر ضرورة حرام (درمختار)(۳) قال فی الفتح واهل الطب یثبتون للبن البنت ای الذی نزل بسبب بنت مرضعة نفعاً لوجع العین واختلف المشائخ فیه قیل لا یجوز وقیل یجوز اذا علمه انه یزول به الرمد الخ (رد المحتار)(۴) درمختار کی عبارت سے معلوم ہوا کہ انسان کے اجزاء سے بغیر ضرورت کے انتفاع حرام ہے یعنی اگر ضرورت ہو تو مباح ہو سکتا ہے اور فتح القدیر کی عبارت سے معلوم ہوا کہ لڑکی والی عورت کا دودھ کسی آنکھوں کی بیماری والے کو دیا جانا اور دوا کے لئے اس کا استعمال کرنا جب کہ ظن غالب یہ معلوم ہو کہ اس سے آنکھ کی بیماری جاتی رہے گی بعض مشائخ کے نزدیک جائز ہے حالانکہ دودھ بھی انسان کا جزو ہے اس سے بغیر ضرورت انتفاع حرام ہے جیسا کہ

---

(۱) وجوزه فی الهدایة بمحرم اذا اخبره طبیب مسلم ان فیه شفاء ولم یجد مباحا یقوم مقامه (رد المحتار مع الدر ۶ ۳۸۹)

(۲) (الهدایة کتاب الطهارة ۱ ۴۱ سرکت علمیه ملتان)

(۳) (الدرالمختار مع الرد ۳ ۲۱۱)

(۴) (الدر المختار مع الرد ۳ ۲۱۰)

درمختار کی عبارت سے ثابت ہوتا ہے خلاصہ یہ ہے کہ خون انسان کا جزء ہے اور اس سے بغیر ضرورت کے نفع اٹھانا تو حرام ہے مگر علاج کے طور پر کسی مریض کی جان بچانے کے لئے ہو اور کوئی مسلمان ڈاکٹر جو حاذق بھی ہو یہ بتائے کہ اس مریض کی شفایابی اب اس علاج میں منحصر ہے تو اس کے بدن میں انسان کا خون داخل کرنا مباح ہے- **وهذا لان الحرمة ساقطة عند الاستشفاء كحل الخمر والميتة لعطشان والجائع (ردالمحتار) ففي النهاية عن الذخيرة يجوز ان علم ان فيه شفاء ولم يعلم دواء اخر (رد المحتار)** (۱)

اگر زوج کے بدن میں بیوی کا خون یا ساس کا خون داخل کر دیا جائے تو اس سے حرمت زوجہ کا شبہ کرنا درست نہیں کیونکہ حرمت رضاعی بھی دودھ کے مدت معینہ میں پینے سے پیدا ہوتی ہے اگر زوج بڑی عمر میں اپنی بیوی یا ساس کا دودھ بھی پی لے تو یہ فعل تو اس کا حرام ہوگا لیکن بیوی اس پر حرام نہیں ہو جائے گی پس اس علاج کا اثر نکاح پر کسی صورت میں نہیں پڑے گا-

یہ واضح رہے کہ یہ حکم اس صورت میں ہے کہ کسی انسان کے بدن سے نکالا ہوا خون دستیاب ہو جائے اور وہ اس کام میں لایا جا سکتا ہو لیکن کسی مریض کے لئے کسی انسان کے بدن سے خون نکالنا بغیر اس کے کہ خود اس کے بدن کی اصلاح کے لئے نکالا جائے درست نہیں ہے- محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

بوقت ضرورت دوسرے کا خون لگوا سکتے ہیں اس سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوگی

(سوال) ایک مسلمہ کو آپریشن کی ضرورت ہوئی چونکہ اس کے جسم میں خون کی بہت کمی تھی اس وجہ سے ایک ڈاکٹر کے مشورے سے ایک مسلمان نوجوان تندرست کا خون بذریعہ آلات جدید مسلمہ مذکورہ کے جسم میں داخل کیا گیا اور ایک جسم سے دوسرے جسم میں خون لینے کا طریقہ تو غالباً حضور کو معلوم ہی ہوگا کہ جسم کے جس مقام سے خون لینا ہو اور جس مقام کے ذریعے دوسرے کے جسم میں داخل کرنا ہو ان دونوں مقام پر آلہ جدید رکھ کر ایک نالی کے ذریعہ براہ راست دوسرے جسم میں پہنچایا جاتا ہے (جیسے کسی عرق کو کشید کرتے وقت دونوں طرف میں ایک ہی نالی کا ربط اور کنکشن ہوتا ہے اور ایک ظرف سے دوسرے ظرف میں یہ عرق ٹپکتا رہتا ہے۔)

اب یہاں عدم جواز کی دو وجہ معلوم ہوتی ہے ایک یہ کہ عمل تداوی بالنجس ہے اور دوسری وجہ انتفاع بجزء الانسان ہے آیا یہ صحیح ہے یا نہیں؟ اگر کوئی ڈاکٹر ضرورۃً یہ علاج تجویز کرے تو اس قسم کا انتفاع شرعاً درست ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اور جہاں جہاں ڈاکٹر اور طبیب حاذق کے مشورے کو شرع شریف نے معتبر مانا ہے وہاں اس مشیر ڈاکٹر یا طبیب کے لئے اسلام اور عدالت یا مجہول الحال ہونا بھی ضروری ہے؟

نیز کوئی عورت اگر کسی مرد کا خون اپنے جسم میں داخل کرے تو اس صورت میں ایک شبہ حرمت

---

(۱) (الدر المختار مع الرد ۶: ۳۸۹)

Maktaba Tul Ishaat.com

مصاہرت کا پیدا ہوتا ہے کیونکہ مصاہرت کا مدار علاقہ جزئیت پر ہے اور ایک قوی اور تنومند تندرست نوجوان کا خون جیسا کچھ اس عورت کا جزو بدن بن سکتا ہے اظہر من الشمس ہے سو ایسی صورت میں حرمت مصاہرت ثابت ہوگی یا نہیں؟

(جواب ۱۷۷) ایک انسان کا خون دوسرے کے بدن میں داخل کرنا ناجائز ہے چونکہ اس میں انتفاع جزء الانسان اور انتفاع بالجنس دونوں علتیں ہیں اور یہ دونوں ناجائز ہیں **الانتفاع باجزاء الادمی لم یجز قیل للنجاسة و قیل للکرامة هو الصحیح** (عالمگیری) (۱) لیکن اگر کسی مریض کی جان کا خوف ہو اور کوئی طبیب مسلم حاذق کہدے کہ اس کے بدن میں خون پہنچانا اس کی جان بچانے کا ذریعہ ہو سکتا ہے تو اس وقت یہ مباح ہوگا- **یجوز للعلیل شرب الدم والبول واکل المیتة للتداوی اذا اخبره طبیب مسلم ان شفاءه فیه ولم یجد من المباح ما یقوم مقامه** (عالمگیری) (۲) اس خون کے پہنچانے سے حرمت مصاہرت ثابت نہ ہوگی جیسے کوئی شخص کسی عورت کا دودھ پی لے تو باوجود اس کے فعل حرام ہونے کے اس کے درمیان حرمت مصاہرت ثابت نہ ہوگی حالانکہ وہ دودھ جزو بدن بنے گا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ ذہلی

دسواں باب

لباس و متعلقات لباس

پاجامہ ٹخنوں سے نیچے ہو تو وضو نہیں ٹوٹتا۔

(سوال) پاجامہ اگر ٹخنوں سے نیچا ہو تو وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں؟ بعض آدمی کہتے ہیں کہ مسلم شریف و مشکوۃ شریف میں یہ حدیث موجود ہے کہ پاجامہ ٹخنوں کے نیچے پہننے سے وضو باطل ہو جاتا ہے لہذا یہ حدیث شریف ہو تو اس سے مطلع فرمائیں؟

(جواب ۱۷۸) اس امر کی کوئی معتبر دلیل نہیں کہ ٹخنے سے نیچا پاجامہ پہننے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اس میں شک نہیں کہ ٹخنے سے نیچا پاجامہ رکھنا سخت گناہ ہے (۳) لیکن ایسا کرنے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور جو حدیث کہ ابو داؤد شریف (۴) میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کو جو ٹخنے سے نیچا کپڑا پہنے ہوئے تھا وضو کرنے کا حکم دیا اول تو اس میں ایک راوی ابو جعفر ہے جو مجہول ہے دوسرے اس سے یہ بھی ثابت نہیں کہ وضو ٹوٹ جانے کی وجہ سے حکم دیا تھا ممکن ہے کہ اس کے گناہ کے کفارہ کے لحاظ سے یہ حکم دیا ہو کیونکہ وضو سے اعضائے گناہ جھڑ جاتے ہیں-

---

(۱) هندیه کتاب الکراهیة الباب التاسع والعشرون ۵ ۳۵٤)
(۲) (هندیة کتاب الکراهیة ۵ ۳۵٤)
(۳) عن ابی هریرة عن النبی ﷺ قال ما اسفل من الکعبین من الازار فی النار (صحیح البخاری ۲/۸۶۱)
(٤) عن ابی هریرة قال بینما رجل یصلی مسبلا ازاره فقال رسول الله ﷺ اذهب فتوضأ فذهب وتوضأ (سنن ابی داود ۲ ۲۰۹)

مردوں کے لئے سونے اور چاندی کے بٹن کا استعمال کیسا ہے ؟

(سوال) مردوں کو سونے چاندی کے بٹن استعمال کرنا کیسا ہے ؟

(جواب ۱۷۹) چاندی کے بٹن تو بلا تردد جائز ہیں اور سونے کے بٹن بھی در مختار کی اس روایت سے جائز معلوم ہوتے ہیں لا باس باز را ر الدیباج والذهب (۱) لیکن مردوں کے لئے سونے کے بٹنوں کے جواز میں خاکسار کو تردد ہے۔

(جواب دیگر ۱۸۰) مرد کے واسطے سونے کی انگوٹھی اور ریشمین کپڑا پہننا حرام ہے احادیث میں صراحتہً اس کی حرمت مذکور ہے ریشمین کپڑے سے وہ کپڑا مراد ہے جو خالص ریشمین ہو یا اس کا بانا ریشم ہو اور جس کپڑے میں تانا ریشم اور بانا سوت ہو وہ جائز ہے سونے کی انگوٹھی یا اور کوئی حرام لباس پہن کر نماز پڑھنے سے نماز تو ہو جاتی ہے مگر استعمال حرام کی وجہ سے مکروہ ہوتی ہے۔(۲) واللہ اعلم

مرد سرخ لباس استعمال کر سکتے ہیں .

(سوال) مردوں کو سرخ لباس استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں ؟ اگر جائز ہے تو بلا قید یا مع قید۔ بینوا توجروا

(جواب ۱۸۱) مردوں کے لئے سرخ کپڑا استعمال کرنے میں فقہا مختلف ہیں مگر راجح قول یہ ہے کہ اس کا استعمال مردوں کے لئے بغیر کسی قید کے جائز ہے ہاں زعفران اور کسم کا رنگا ہوا نہ ہو۔ و عن ابی حنیفة لا باس بالصبغ الا حمر والا سود کذافی فتاوی قاضی خان (هندیه) (۳)

خوبصورتی کے لئے دانتوں پر سونے کا خول چڑھانا مکروہ ہے مگر وضوء و غسل کے لئے مانع نہیں

(سوال) اگر کوئی شخص بصحت و سلامتی اپنے دانتوں پر بغرض زینت سونے کا پترہ اس طرح چڑھوائے کہ دو یا تین دانتوں اور مسوڑھوں کو ڈھانک دے تو وضوء اور غسل ہو جائے گا یا نہیں ؟ المستفتی نمبر ۵۳۹ مولوی ظہور احمد (کاٹھیاواڑ) ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ م ۱۸ جولائی ۱۹۳۵ء

(جواب ۱۸۲) دانتوں کی کسی خرابی کی وجہ سے سونے کا خول چڑھوانا جائز ہے اور محض زینت کے لئے چڑھوانا مکروہ ہے اور ضرورۃً چڑھایا ہوا ہو یا بلا ضرورت بہر صورت غسل و وضوء کے لئے مانع نہیں کیونکہ وہ ایک جزء لازم کی حیثیت رکھتا ہے۔ مخلاف آٹے اور چکنے میل کے کہ وہ جزء لازم نہیں ہے۔ محمد کفایت اللہ

ولا یشد سنه المتحرك بذهب بل بفضة وجوزهما محمدؒ۔ تنویر الابصار و در مختار جلد ۵۔(۴) الجواب صحیح حبیب المرسلین عفی عنه نائب مفتی .

---

(۱) (الدر المختار مع الرد : ۳۵۵/۶)
(۲) حدثنا ارم قال ..... نهانا النبی ﷺ عن خاتم الذهب او قال حلقة الذهب و عن الحریر والا ستبراق والدیباج والمشیرة الحمراء والقسی و نیة الفضة الخ (صحیح بخاری ۸۷۱/۲)
(۳) (هندیة کتاب الکراهیة باب اللبس ۳۳۲/۵)
(۴) (التنویر و شرحه مع رد المحتار فصل فی اللبس ۳۶۲/۶)

Maktaba Tul Ishaat.com

سیاہ لباس پہن کر ماتم یا اظہار افسوس کرنا جائز ہے۔

(سوال) یوم مسجد شہید گنج کے سلسلے میں مندرجہ ذیل اشتہار شائع ہوا ہے۔

"۲۰ ستمبر ۱۹۳۵ء یوم جمعہ ۴ بجے مسلمان اپنے گھر دکان تانگہ موٹر وغیرہ پر سیاہ جھنڈے لگائے نیز سیاہ لباس پہنے یا سینے پر سیاہ نشان لگائے اور جملہ مسلمان نماز جمعہ صرف جامع مسجد میں ادا کریں اور کسی مسجد میں نماز جمعہ ادا نہ کی جائے۔ بعد نماز جمعہ جلوس میں شامل ہوں اور نصف دن چھٹی منائی جائے"

مذکورہ بالا اشتہار پر عمل کرنا جائز ہے یا نہیں اگر جائز ہے تو محرم کے دنوں میں اہل شیعہ جو سیاہ لباس پہنتے ہیں اور سیاہ جھنڈا لگاتے ہیں جائز ہے یا نہیں۔ **المستفتی** نمبر ۶۱۲ شیخ ظہور الدین (ہوشیار پور) ۷ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ م ۱۶ ستمبر ۱۹۳۵ء

(جواب ۱۸۳) ماتم یا اظہار افسوس دونوں کا ایک ہی مطلب ہے شریعت مقدسہ اسلامیہ نے سیاہ لباس یا سیاہ نشان کے ساتھ ماتم کرنا یا اظہار افسوس کرنا جائز نہیں کیا اسی طرح تین دن سے آگے ماتم شرعی (یعنی ترک زینت) کی کسی قرابت دار کی موت پر بھی عورت کو اجازت نہیں دی صرف خاوند کے لئے چار مہینے دس روز یعنی مدت عدت تک ماتم شرعی کی عورت مامور ہے اس میں بھی سیاہ پوشی بہ نیت ماتم منع ہے۔ **وظاهره منعها من السواد تا سفا على موت زوجها فوق الثلاثة** (درمختار) **و فی التتارخانیه سئل ابو الفضل عن المرأة يموت زوجها وابوها او غيرهما من الا قارب فتصبغ ثوبها اسود فتلبسه شهرين او ثلاثة اواربعة تاسفا على الميت اتعذر فی ذلك فقال لا – وسئل عنها علی بن احمد فقال لا تعذر وهی ثمة الا الزوجة فی حق زوجها فانها تعذر الیٰ ثلاثة ایام** – اھ (رد المحتار) اسی بناء پر اہلسنت والجماعت قدیماً وحدیثاً شیعوں کی ماتمی کارروائیوں کا انکار کرتے چلے آئے ہیں۔

ہاں اس سیاہ پوشی کو ماتم یا اظہار تاسف کے لئے نہ قرار دیا جائے نہ اس کو شرعی حکم سمجھا جائے بلکہ مسلمانوں کے اتحاد کے اظہار کے لئے ایک نشان کے طور پر کام میں لایا جائے تو اباحت کے درجے میں آجائے گا مگر اس کے لئے لازم تھا کہ سیاہ رنگ چھوڑ کر کوئی اور رنگ اختیار کیا جاتا تاکہ التباس اور غلط فہمی کا موقع پیدا نہ ہوتا۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

اگر ستر چھپ جائے تو نماز ہو جاتی ہے.....

(سوال) اگر کوئی شخص دھوتی اس طرح باندھے کہ ستر عورت چھپ جائے یعنی بطور شلوار کے اور اسی حالت سے نماز بھی پڑھا کرے تو کوئی حرج ہے یا نہیں؟ **المستفتی** نمبر ۸۲۴ حبیب اللہ ضلع غازی پور ۸ محرم ۱۳۵۵ھ م یکم اپریل ۱۹۳۶ء

(جواب ۱۸۴) اگر ستر چھپ جائے اور اثنائے نماز میں ستر کھلنے کا احتمال نہ رہے تو نماز ہو جائے گی لیکن

یہ بنیت مشابہت ہنود کی وجہ سے مکروہ ہے۔(۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

عمامہ سنت ہے.....

(سوال) صافہ باندھنا سنت ہے یا عادت نبوی؟ المستفتی نمبر ۹۵۷ مولوی عبدالحلیم (ضلع پشاور) ۴ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ م ۲۶ مئی ۱۹۳۶ء

(جواب ۱۸۵) عمامہ سنت ہے(۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

سیاہ لباس سے مشابہت مقصود نہ ہو تو کوئی مضائقہ نہیں.

(سوال) بغیر تعزیت کے صرف بطور علامت غرض صحیح کے لئے سیاہ یا نیلا لباس پہننا جائز ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۱۲۴ شیخ مولا بخش عبدالرحمٰن (ملتان) ۲۳ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ م ۱۲ اگست ۱۹۳۶ء

(جواب) (از نائب امام مسجد فتح پوری دہلی) صورت مذکورہ میں جب کہ ایسے کپڑے سے تعزیت مقصود نہیں تو بلا کراہت ایسے لباس کا استعمال جائز ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ اتم و احکم مظفر احمد غفرلہ نائب امام مسجد فتح پوری' دہلی

(جواب ۱۸۶) (از حضرت مفتی اعظمؒ) ہو الموفق۔ سیاہ لباس کا استعمال تعزیت کے طور پر ہونے کے کوئی معنی نہیں یہ لباس بطور ماتمی نشان کے استعمال کیا جاتا ہے خواہ کوئی کپڑا سیاہ پہنا جائے مثلاً سیاہ شیروانی یا سیاہ عمامہ وغیرہ یا ایک سیاہ کپڑا عمامہ پر یا بازو یا کسی دوسرے موقعہ پر لگالیا جائے تو یہ صورت بہر حال ناجائز اور شعار روافض میں سے ہے اور ماتمی علامت اور نشان مقصود نہ ہو تو سیاہ رنگ مثل دوسرے رنگوں کے استعمال کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔(۳) فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

کوٹ پتلون کا استعمال اور اس میں نماز کا حکم.

(سوال) موجودہ تہذیب و تمدن کا لحاظ کرتے ہوئے کوٹ پتلون کا پہننا درست ہے اور اس لباس سے نماز پڑھی جائے تو جائز ہو گی یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۴۴۹ محمد فضل اللہ خاں صاحب (بنگلور گیٹ) ۱۲ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ م ۲۳ مئی ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۸۷) کوٹ پتلون ابھی تک عام قومی لباس نہیں ہوا بلکہ عیسائیوں اور ان کے نقل اتارنے والوں کا لباس ہے اس لئے ابھی تک اس میں تشبہ کی کراہت باقی ہے(۴) باقی اس لباس میں نماز پڑھی جائے تو نماز ہو جائے گی۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

---

(۱) قال رسول اللہ ﷺ من تشبہ بقوم فھو منھم (سنن ابی داؤد ۲/۵۵۹)

(۲) عن جابر قال دخل النبی ﷺ مکۃ یوم الفتح و علیہ عمامۃ سوداء و عن ابن عمر قال کان النبی ﷺ اذا اعتم سدل عمامتہ من کتفیہ قال نافع و کان ابن عمر یسدل عمامتہ بین کتفیہ (ترمذی ۱/۳۰۴)

(۳) و کرہ لبس المعصفر والمزعفر الأحمر والا صفر للرجال ولا باس بسائر الا لوان (تنویر الابصار ۶/۳۵۸)

(۴) قال رسول اللہ ﷺ من تشبہ بقوم فھو منھم (سنن ابی داؤد: ۲/۵۵۹)

Maktaba Tul Ishaat.com

سونے چاندی کی سلائی کا استعمال بوقت ضرورت جائز ہے.

(سوال) اطباء آنکھوں کے لئے یوں بھی اور بسلسلہ معالجات بھی سب سے زیادہ سونے کی سلائی اور پھر چاندی کی اور پھر جست اور تانبہ کی استعمال کرنا مفید لکھتے ہیں شرعاً بھی یہ استعمال جائز ہے یا نہیں؟ نیز تانبہ یا جست کی سلائی پر اگر نقرہ یا طلا کا پترہ چڑھالیا جائے تو اس کا استعمال بھی جائز ہوگا یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۴۶۵ مولوی حکیم محمد اسماعیل صاحب پل بنگش دہلی ۲۳ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ م ۳ جون ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۸۸) سونے چاندی کی سلائی اگر آنکھ کے لئے مفید ہے تو اس کا استعمال جائز ہے خالص سونے کی سلائی سے بہتر یہ ہے کہ پترہ چڑھوالیا جائے۔(۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

مردوں کے لئے سلک (کپڑے) کا استعمال کیسا ہے؟

(سوال) چینا سلک جو سن یا کیڑوں سے پیدا ہوتا ہے اسکا شملہ استعمال کرنے کے لئے احکام شرع شریف کیا ہیں؟ المستفتی نمبر ۲۰۸۵ شیخ عبداللہ مولا بخش چکی والے (بمبئی نمبر ۸) ۲۶ رمضان ۱۳۵۶ھ م یکم دسمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۸۹) سلک جو سن یا نباتی اجزاء سے بنا ہو اس کا پہننا بلاشبہ جائز ہے البتہ جو سلک کیڑے کا بنایا ہوا ہو وہ ریشم ہے اور مردوں کے لئے بشرائط معتبرہ فی الحریر جائز یا ناجائز ہوگا(۲) یعنی خالص یا جس کا بانا ریشم ہو ناجائز اور جس کا تانا ریشم ہو وہ جائز۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

مرد کے لئے سونے کے دانت، بٹن اور انگوٹھی کا حکم

(سوال) مرد کو سونے کے بٹن یا انگوٹھی اور سونے کا دانت جائز ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۲۳۱۸ اے سی منصوری صاحب بمبئی ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ م ۱۵ جون ۱۹۳۸ء

(جواب ۱۹۰) کوئی ضرورت ہو تو سونے کے دانت لگوانے جائز ہیں انگوٹھی سونے کی مرد کے لئے حرام ہے سونے کے بٹن مرد کے لئے ناجائز ہیں۔(۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

کشتی نما ٹوپی کا استعمال جائز ہے.

(سوال) (۱) کھدر کی دیسی ٹوپی جو عام طور پر کانگریسی خیال کے لوگوں میں رائج ہے از روئے شرع شریف اس کا پہننا جائز ہے یا نہیں؟

(۲) بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ ٹوپی عام طور پر گاندھی ٹوپی کے نام سے موسوم ہے اس لئے اس کا پہننا

---

(۱) قال في الجامع الصغير يكره مراده التحريم و يستوى فيه الرجال والنساء العموم النهي وكذالك الاكل بملعقة الذهب والفضة والاكتحال بميل الذهب والفضة (الهداية ٤/٤٥٢) الضرورات تبيح المحظورات (الاشباه والنظائر : ٨٥)

(۲) حدثنا ارم قال نهانا النبي ﷺ عن سبع عن خاتم الذهب او قال حلقة الذهب و عن الحرير والاستراق والديباج (صحيح البخاري ٢/٨٧١)

(۳) ولا يشد سنه المتحرك بذهب بل بفضة و جوزهما محمد (تنوير الابصار مع الدر : ٦/٣٦٢)

جائز نہیں کیا یہ صحیح ہے؟

(۳) چونکہ اس کا رواج خاص کر یہاں کے ہندوؤں میں پایا جاتا ہے اس لئے بعض احباب اس کے پہننے والے کو ہندوؤں کا مشابہ قرار دیتے ہوئے حرام بتاتے ہیں آیا ان کا یہ خیال درست ہے یا غلط؟

(۴) ایک پردیسی ٹوپی جو خاص کر اٹلی وغیرہ سے تیار ہو کر آتی ہے اور جسے عوام الناس ترکی ٹوپی کہتے ہیں اس کے مقابلے میں (گاندھی ٹوپی) متذکرہ بالا دیسی ٹوپی پہننا اسلام کے لئے یا مسلمان کے لئے مفید ہو سکتا ہے یا مضر یعنی دونوں میں کون سی ٹوپی پہننا مستحسن ہے۔

(۵) فرنگی ٹوپی جسے عوام ہیٹ کہتے ہیں اور انگریزی تعلیم یافتہ لوگوں میں جو مقبولیت کے ساتھ رائج ہے اس کا پہننا اسلام میں کیسا ہے اور اس میں غیر قوم کی مشابہت آتی ہے یا نہیں؟

(۶) مسلمانوں کے پہننے کے لئے ہیٹ اچھی ہے یا دیسی گاندھی ٹوپی یا دونوں ممنوع - المستفتی نمبر ۲۳۸۶ خلیفہ عبدالرزاق صاحب (مالابار) ۴ جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ م ۲ اگست ۱۹۳۸ء

(جواب ۱۹۱) یہ ٹوپی جسے آج کل عام طور پر گاندھی کیپ کہا جاتا ہے ہندوستان کی پرانی وضع کی ٹوپی ہے جسے لوگ پہلے کشتی نما ٹوپی کہتے تھے اور یوپی میں اس کا عام رواج تھا بلکہ مسلمانوں میں زیادہ مروج اور پسندیدہ تھی ریاست رامپور اور امروہہ ضلع مراد آباد میں بکثرت تیار کی جاتی تھی اور امروہہ تو اس کی منڈی تھی ریشم سے اس کے پلوں پر کام بنایا جاتا تھا اور کم از کم ۱۲ روپے اس کی قیمت ہوتی تھی ۔ اور ۸ تک بلکہ اس سے زیادہ قیمت کی بھی تیار ہوتی تھیں اسی وضع کو سادہ اور کم قیمت میں تبدیل کر کے کھدر کی ٹوپی بنائی گئی اور اس کو گاندھی کیپ کہنے لگے پس اس میں کوئی وجہ کراہت یا حرمت استعمال نہیں ہو سکتی نہ یہ کسی قوم کی وضع تھی نہ کفر کا شعار گاندھی کی طرف نسبت محض سادگی اور کفایت شعاری اور کم قیمتی کی وجہ سے کی گئی ہے نہ کہ کسی مذہبی حیثیت سے یہ ٹوپی استعمال کرنا بلاشبہ جائز ہے اس کے استعمال کرنے والے کو کافر مردود کہنے والے سخت گناہ گار ہیں - فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

مرد کو عورتوں جیسا لباس استعمال کرنا مکروہ ہے

(سوال) اگر جھولے گوٹے کناری کا بتوں سے ٹوپی جوتا یا کپڑا مغرق (تمام بھرا ہوا) ہو تو کیا مرد کو اس کا استعمال جائز ہے - المستفتی نمبر ۲۴۲۹ مولوی محمد ابراہیم صاحب گڑگاؤں ۲۲ شوال ۱۳۵۷ھ م ۱۵ دسمبر ۱۹۳۸ء

(جواب ۱۹۲) حرام تو نہیں ہے مگر مرد کو ایسی چیزیں استعمال کرنا جو عورتوں سے تشبہ پیدا کریں مکروہ ہے (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

---

(۱) عن ابن عباسؓ قال لعن النبی ﷺ المتشبهين من الرجال بالنساء والمتشبهات من النساء بالرجال (صحیح بخاری ۸۷۴/۲)

Maktaba Tul Ishaat.com

شیروانی اور کوٹ پر زائد بٹن لگانے کا حکم۔

(سوال) فی زمانہ جو زائد بٹن شیروانی و اچکن و کوٹ وغیرہ کے آستین کے سرے پر جانب اسفل و کوٹ وغیرہ کی کمر پر اور ٹوپی کے اطراف میں بلا کاج کے محض نمائش و فیشن کے طور پر لگائے جاتے ہیں آیا ان کا اس طرح بلا کاج کے استعمال جائز ہے یا ناجائز زید ان کو اسراف و فضول قرار دیکر ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین کا مصداق عالمین بتاتا ہے اور والذین هم عن اللغو معرضون اور من حسن اسلام المرء ترکه مالا یعنیه آیات و حدیث سے دلیل پیش کرتا ہے اور اکبر الہ آبادی کا یہ شعر پڑھتا ہے۔ جس نے رکھا نہ فضولی سے سروکار اکبر۔ مرد عاقل ہے وہی دہر کے مہمانوں میں۔ ایسے بٹن لگانے والے کو بے عقل بیوقوف بیباک بلکہ فاسق سفیہ غیر متقی وغیرہ کے لفظ استعمال کرتا ہے اگر کوئی مولوی صاحب اس کا جواب دلیل کرتا ہے تو اس کو چودھویں صدی کا مفتی و مولوی بتاتا ہے اور دلیل جواز کی قرآن و حدیث و فقہ سے معہ حوالہ مانگتا ہے اس کا سب سے بڑا زور اس امر پر ہے کہ یہ بلا کاج بٹن محض نمائش بے ضرورت داخل اسراف ہیں آیا شریعت میں ائمہ مذاہب کے اقوال سے اسراف کی کوئی تقسیم و اقسام بیان ہوئی ہیں یعنی اسراف حرام۔ اسراف مکروہ وغیرہ زید کہتا ہے کہ اسراف کی کوئی تقسیم نہیں صرف خرچ اشیاء بے ضرورت معتد شرعیہ ہو اسراف میں داخل ہے اور حرام ہے۔ المستفتی نمبر ۲۴۳۲ عبدالعزیز صاحب (الہ آباد) ۸ ذیقعدہ ۱۳۵۷ھ م ۳۱ دسمبر ۱۹۳۸ء

(جواب ۱۹۳) آستین کے سرے پر جو بٹن لگائے جاتے ہیں وہ ایسے ضروری بٹن نہیں ہیں جیسے سامنے سینہ کے ہوتے ہیں یہ بٹن محض زینت کے لئے لگائے جاتے ہیں کپڑے کے ایک حصہ کو دوسرے سے ملانے کے لئے نہیں یہ بٹن نہ لگانا بہتر ہے لیکن بقصد زینت لگانا مباح ہے جیسے کامدار جوتوں پر سنہری روپہلی کلابتوں کا کام جس سے صرف زینت مقصود ہوتی ہے یا جیسے سادہ کپڑوں کے بجائے چھینٹ کا استعمال صرف زینت کے قصد سے کیا جاتا ہے اور یہ سب قل من حرم زینة الله التی اخرج لعباده والطیبات من الرزق (۱) کے ماتحت مباح کی حد میں داخل ہے اسی طرح سامنے سینہ پر شیروانی کے دونوں پلوں کو ملانے کے لئے چار بٹن کافی ہو سکتے ہیں مگر بقصد زینت چھ سات بٹن لگانا مباح ہے فقہاء نے مکان کی تزئین بالظروف کو مباح فرمایا ہے یعنی مکان کے طاقوں میں برتن قلعی دار یا چینی کے چن دینا جس کی غرض صرف زینت ہوتی ہے اسے مباح فرمایا گیا ہے پس اسی زینت مباح میں یہ بٹن بھی داخل ہو سکتے ہیں (۲) اس کو اسراف قرار دینا اور لگانے والے کو فاسق سفیہ بتانا تعدی ہے۔ محمد کفایت اللہ

ترکی ٹوپی، بالدار ٹوپی اور کوٹ پتلون کا حکم!

(سوال) (۱) آج کل بہت سے مسلمان تعلیم یافتہ ترکی ٹوپی یا بالدار ٹوپی کے ساتھ سوٹ (یعنی کالر ٹائی

---

(۱) (سورۃ الاعراف : ۳۲)

(۲) و کره الاکل والشرب ... من إناء وذهب و فضة ... هذا فیما یرجع للبدن واما لغیره تجملا باوانی متخذة من ذهب او فضة و سریر ... فلا باس به بل فعله السلف (الدر المختار مع الرد: فصل فی اللبس ۶/۳۴۲)

ویسٹ کوٹ کوٹ اور پتلون) پہنتے ہیں ان کا خیال ہے کہ چونکہ ہم ترکی یا یالدار ٹوپی سے اپنے کو دوسری اقوام سے متمیز کر لیتے ہیں اس لئے اس دور ترقی میں اس طرح سوٹ (یعنی ترکی یا یالدار ٹوپی کے ساتھ) پہننا جائز ہے شرعی نقطہ نگاہ سے ان حضرات کا یہ قول کس حد تک درست ہے اور کیا ایسے حضرات کے پیچھے جن کے چہرے پر داڑھی تو ہو لیکن ترکی ٹوپی کے ساتھ سوٹ میں ہوں نماز جائز ہے (۲) انگریزی بالوں کے متعلق کیا ارشاد ہے – المستفتی نمبر ۲۴۸۶ عزیز اللہ صاحب عربک کالج (دہلی) ۲ ربیع الاول ۱۳۵۸ھ م ۲۳ اپریل ۱۹۳۹ء

(جواب ۱۹۴) شریعت مقدسہ میں لباس کی کوئی خاص وضع اور ہیئت متعین نہیں ہے صرف چند چیزیں (مرد کے لئے ریشمین لباس، زریں لباس، کسی کافر قوم کے مشابہ لباس، اسبال ازار) منع ہیں اس کے بعد ہر لباس اور ہر وضع مباح ہے آپ نے جو چیزیں تحریر فرمائی ہیں ان میں وجہ کراہت یا تو ریشمین ہونا ہوتی ہے یا مشابہت بالنصاریٰ ترکی ٹوپی میں یہ دونوں باتیں نہیں اسی طرح بالوں کی ٹوپی بھی غالباً کسی کافر قوم کی ٹوپی نہیں ہے لہذا یہ دونوں مباح ہیں اور ان دونوں میں نماز جائز ہے رہا سوٹ تو اس میں ابھی تک ہندوستان میں کراہت ہے انگریزی وضع کے بال رکھنا بھی مشابہت کی وجہ سے مکروہ ہے (۱) ایسے شخص کی امامت جو سوٹ پہنے ہوئے ہو اور انگریزی بال رکھتا ہو مکروہ ہوگی یعنی نماز تو اس کے پیچھے ہو جائے گی مگر ثواب کم ہو جائے گا۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

مرد سرخ رنگ کا کپڑا استعمال کر سکتا ہے۔

(سوال) سرخ رنگ کے کپڑے کا استعمال یعنی لباس مرد کے لئے کیا حکم رکھتا ہے جائز ہے یا ناجائز ازروئے حنفی مذہب باستدلال اقوال فقہاء وائمہ حنفیہ بحوالہ جات کتب فقہ جواب مرحمت فرمائیے المستفتی نمبر ۲۵۰۸ سید رحمٰن علی صاحب ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ م ۱۴ جون ۱۹۳۹ء

(جواب ۱۹۵) سرخ رنگ کا کپڑا (جب کہ وہ زعفران اور کسم کا رنگ نہ ہو) پہننا مباح ہے و عن ابی حنیفۃ لا باس بالصبغ الا حمر والا سود کذافی الملتقط (فتاویٰ عالمگیری) (۲) و کرہ لبس المعصفر والمزعفر للرجل ولا باس بسائر الالوان (تنویر الابصار) (۳) یعنی کسم اور زعفران کا رنگا ہوا کپڑا مردوں کے لئے مکروہ ہے باقی تمام رنگ مباح ہیں قال صاحب الروضۃ یجوز للرجال والنساء لبس الثوب الاحمر والاخضر بلا کراھۃ (ردالمحتار) (۴) یعنی مردوں اور عورتوں کو سرخ اور سبز رنگ کے کپڑے پہننا بلا کراہت جائز ہے اور شمائل ترمذی شریف میں ہے عن ابی جحیفۃ قال رأیت

---

(۱) قال رسول اللہ ﷺ : لیس منا من تشبہ بغیرنا لا تشبھوا بالیھود ولا بالنصاریٰ (ترمذی شریف ۹۹/۲)
(۲) (ھندیہ باب الکراھیہ باب فی اللبس ۳۳۲/۵)
(۳) (تنویر الابصار و شرحہ الدر المختار ۳۵۸/۶)
(۴) (رد المحتار مع الدر ۳۵۸/۶)

Maktaba Tul Ishaat.com

النبی ﷺ و علیہ حلۃ حمراء الخ (شمائل ترمذی) (۱) یعنی ابو جحیفہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا آپ سرخ حلہ زیب بدن فرمائے ہوئے تھے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

کوٹ پتلون اور انگریزی بالوں میں یہود و نصاریٰ سے مشابہت نہیں ہے

(سوال) انگریزی بال ہیٹ کوٹ پتلون یہ چیزیں تشبہ بالقوم میں داخل ہیں یا نہیں؟ نیز تشبہ صرف ہیئت مجموعی میں ہوگا یا جزء سے بھی ہو جائے گا۔ المستفتی نمبر ۲۶۷۶ نجم الحسن صاحب رضوی (سیتاپور) ۱۳ جمادی الثانی ۱۳۶۰ھ م ۹ جولائی ۱۹۴۱ء

(جواب ۱۹۶) ان میں سے ہر چیز تشبہ کے لئے کافی ہے مگر تشبہ کا حکم اسی صورت میں ہوتا ہے کہ دیکھنے والا اسے دیکھ کر اس شبہ میں پڑ جائے کہ یہ شخص اس قوم کا فرد ہے مثلاً ہیٹ لگانے والے کو ہر شخص عیسائی سمجھ جائے۔

تو جو چیزیں کہ غیر لوگوں میں بھی عام طور پر استعمال ہونے لگی ہوں مثلاً بوٹ، پتلون کوٹ تو ان میں تشبہ کی جہت کمزور اور کراہت خفیف رہ جاتی ہے (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

قراءت و تجوید کے لئے دانتوں کے خلا کو سونے سے پر کر سکتے ہیں

(سوال) زید نے علم قرأت و تجوید کی تعلیم کی بناء پر مخارج حروف کو پوری صحت سے ادا کرنے کے لئے اپنے رباعیات والے دانتوں کے درمیانی خلا کو پر کرنے والے دانت بنوائے اور سونے کا خول چڑھوایا خول مذکور دانتوں میں ایسا چسپاں ہے کہ بآسانی اتر نہیں سکتا غسل کے وقت اصلی دانتوں تک پانی نہیں پہنچ سکتا آیا غسل جنابت اس طرح غسل مکمل ہو جائے گا؟ اور مرد کو اس طریقے پر سونے کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۷۹۰ وزیر معارف ریاست قلات (بلوچستان) ۲۲ ربیع الاول ۱۳۶۴ھ

(جواب ۱۹۷) دانتوں پر سونے کا خول چڑھانا اگر دانتوں کے کسی مرض لاحق کی وجہ سے ضروری ہو یا دانتوں میں مرض پیدا ہونے کا اندیشہ ہو اس سے محفوظ رہنے کے لئے خول چڑھانا ضروری ہو تو سونے کا خول چڑھانا مباح ہے (۳) اور اگر ضروری نہ ہو محض زینت کے لئے چڑھایا جائے تو مکروہ ہے اور ہر صورت جب خول کا اتارنا چڑھانا متعذر رہے تو وہ دانتوں کے حکم میں ہو جاتا ہے اور وضوء و غسل میں کوئی نقصان نہ ہوگا۔ للحرج المدفوع شرعاً۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

---

(۱) (شمائل ترمذی شریف باب ماجاء فی لباس رسول اللہ ﷺ ص ۵)
(۲) تشبہ بہر حال برا ہی ہے قال النبی ﷺ من تشبہ بقوم فھو منھم (سنن ابی داؤد ۲/۵۵۹)
(۳) الضرورات تبیح المحظورات : الاشباہ والنظائر : ۸۵ (بیروت)

قربانی کے خون سے رنگے ہوئے کپڑے کو بطور تبرک استعمال نہیں کر سکتے۔

(سوال) زید نے بوقت قربانی ذبح کے وقت نکلتے ہوئے دم مسفوح سے کپڑا رنگا ہے اس کو بطور تبرک بچے کے گلے میں تعویذ کے طریقے سے ڈالنا چاہتا ہے کیا یہ نجس کپڑا پہنانا اس طرح جائز ہے۔ **المستفتی** نمبر ۲۸۱۳-۲۰ ذی الحجہ ۱۳۷۱ھ

(جواب ۱۹۸) اس ناپاک کپڑے کو پہننا یا پہنانا درست نہیں ہے (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

سونے اور چاندی کے بٹن استعمال کرنے کا حکم۔

(سوال) سونے چاندی کے بٹن کے متعلق حضرت تھانوی نے امداد الفتاویٰ کتاب الحظر والاباحۃ ص ۱۳۵ ج ۴ میں مردوں کے لئے جواز کا فتویٰ دیا ہے اور لکھا ہے **کما فی الدر المختار فی الجلد الخامس فی کتاب الکراھۃ فی فصل اللبس و فی التتار خانیۃ عن السیر الکبیر لا باس بازرار الدیباج والذھب** آگے تحریر فرماتے ہیں گھنڈی اور بٹن اول تو صورۃ متقارب ہیں دوسرے اس قسم کی اشیا کے جواز کی دلیل تاویت لکھی ہے یہ علت دونوں میں مشترک ہے غرض گھنڈی اور بٹن صورۃ و معنی ای علۃ مساوی ہیں جب ایک جائز ہے تو دوسرا بھی جائز ہے اور جب سونے کی تصریح موجود ہے تو چاندی بدرجہ اولیٰ جائز ہے لا نھا اکثر منہ رخصۃ انتھی اس پر ایک دیندار نے پھر حضرت تھانوی سے استفسار کیا تھا تو اس پر حضرت تھانوی نے تحریر فرمایا تھا کہ "میں نے تو عموم ہی کے ارادے سے لکھا تھا بعد کو دلائل فقہیہ سے اپنی غلطی ظاہر ہو گئی لہذا رجوع کر کے ترجیح الراجح میں شائع کر دیا تو حاصل یہ ہوا کہ مردوں کو ناجائز ہیں زید کہتا ہے کہ میں علماء کے فرمانے پر اب تک سونے چاندی کے بٹنوں کو جائز سمجھتا تھا غالباً مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی نے بھی کسی جگہ رسالہ المفتی میں جواز کا فتویٰ دیا ہے لیکن حضرت تھانوی کے رجوع سے کچھ شبہ پیدا ہو گیا۔

(جواب ۱۹۹) سونے کے بٹنوں کو تو میں پہلے سے ناجائز سمجھتا ہوں اور ناجائز ہونے کا فتویٰ دیتا ہوں (۲) چاندی کے بٹنوں کو مباح سمجھتا ہوں اور اس کی زنجیر بقدر ضرورت لگائی جائے تو وہ اس کے تابع ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

مرد خالص سرخ رنگ کے کپڑے استعمال کر سکتا ہے۔

(سوال) یک رنگ لباس پہننے کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟ اور رسول اللہ ﷺ نے استعمال فرمایا ہے یا نہیں؟ **المستفتی** نمبر ۲۵۳۳ محمد ضیاء الحق متعلم مدرسہ امینیہ دہلی مورخہ ۲۸ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ

---

(۱) قال الزیلعی ثم الرفیدۃ قد یشاد بالسبیسہ علی بعض الناس ز ھی خیط کان یربط فی العنق او فی الید فی الجاھلیۃ لدفع الضرۃ عن انفسھم علی زعمھم وھو منھی عنہ و ذکر فی حددو الایمان انہ کفر ، رد المحتار مع الدر ۶ ۳۶۳،

(۲) قال فی الجامع الصغیر یکرہ مرادہ التحریم و یستوی فیہ الرجال والنساء و لعموم النھی و کذالک الاکل بملعقۃ الذھب والفضۃ والاکتحال بمیل الذھب والفضۃ (الھدایۃ ۴ ۴۵)

Maktaba Tul Ishaat.com

۱۶ اگست ۱۹۳۹ء

(جواب ۲۰۰) سرخ رنگ کا لباس مردوں کو استعمال کرنا اگرچہ مختلف فیہ ہے تاہم بہت سے فقہا جواز کے قائل ہیں آنحضرت ﷺ سے سرخ حلہ کا استعمال کرنا ثابت ہے حدیث میں حلۃ حمراء کا لفظ ہے بعض علما نے اس میں یہ احتمال پیدا کیا ہے کہ یہ حلہ ڈوریہ کا تھا خالص سرخ نہیں ہوگا مگر حدیث کے اندر یہ تصریح نہیں ہے بہر حال سرخ رنگ کا استعمال جائز ہے(۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

سونے اور چاندی کے دانت بنوانے کا حکم

(سوال) رجل تحركت ثنيته العليا وخاف سقوطها فله ان يشد ها بغلاف الذهب بلا كراهة اولا؟ او سقط سنه فله ان يتخذه بالذهب بلا كراهة ام لا ؟ وما الفرق بين شد الا سنان واتخاذ ها وماالاختلاف فى هذه المسئلة بين الطرفين

(ترجمہ) کسی آدمی کے اگلے اوپر کے دانت اگر ہل جائیں تو کیا سونے کا خول چڑھا کر ان کو باندھنا بلا کراہت جائز ہے؟ یا دانت گر جائیں تو سونے کے دانت بنوانا جائز ہے یا نہیں اور باندھنے اور بنوانے میں کیا فرق ہے؟ اور اس مسئلہ میں امام اعظم اور دوسرے ائمہ میں کیا اختلاف ہے؟

المستفتی نمبر ۱۰۳۱ مولوی محمد خلیل الرحمن امام جامع مسجد تیجاؤں (برما) ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ م ۲ جولائی ۱۹۳۶ء

(جواب ۲۰۱) شد السن المتحرك بالذهب واتخاذ السن من الذهب كلا هما جائز عند الامام محمد ولا يشد سنه المتحرك بذهب بل بفضة وجوزهما محمد (درمختار) ۲ او سقط سنه فاراد ان يتخذ سنا اخر فعند الامام يتخذ ذلك من الفضة فقط و عند محمد من الذهب ايضا اه (ردالمحتار)

(ترجمہ) ہلتے ہوئے دانت کو سونے کے ساتھ باندھنا یا سونے کا دانت بنوانا امام محمدؒ کے نزدیک دونوں جائز ہیں در مختار میں ہے کہ ہلتے ہوئے دانت کو سونے اور چاندی سے باندھنا درست نہیں لیکن امام محمد کے نزدیک دونوں سے جائز ہے۔ رد المحتار میں ہے کہ دانت گر جائے تو امام اعظمؒ کے نزدیک صرف چاندی کا دانت بنوانا جائز ہے اور امام محمد کے نزدیک سونے کا بنوانا بھی جائز ہے اور چاندی کا بھی۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

کیا عورت صرف لمبا کرتا پہن سکتی ہے؟

(الجمعیۃ مورخہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۲۵ء)

(سوال) زید کی عورت پاجامہ نہیں پہنتی بلکہ ایک لمبا کرتا پہنتی ہے اس کے متعلق کیا حکم ہے؟

---

(۱) قال صاحب الروضة: يجوز للرجال والنساء لبس ثوب الاحمر والاسود والاخضر بلا كراهة (رد المحتار مع الدر ۶: ۳۵۸)

(۲) (رد المحتار مع الدر ۶: ۳۶۲)

(جواب ۲۰۲) اگر عورت کے اس طرح رہنے میں کوئی بے پردگی نہیں ہوتی اور سترِ عورت کی احتیاط رکھتی ہے تو اس میں کوئی گناہ اور سزا نہیں ہے اگرچہ عورتوں کو اس طرح ایک کپڑے میں رہنا مناسب نہیں ہے (۱) محمد کفایت اللہ غفرلہ

دھوتی باندھنے کا حکم.

(الجمعیۃ مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۲۵ء)

(سوال) دھوتی باندھنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

(جواب ۲۰۳) دھوتی باندھنے کی وہ صورت جس میں غیر مسلموں کی مشابہت ہو یا ستر کھلا رہے یا کھلنے کا احتمال ہونا جائز ہے (۲) محمد کفایت اللہ غفرلہ

گاندھی ٹوپی پہننا جائز ہے مگر نماز عمامہ میں ہی افضل ہے.

(الجمعیۃ مورخہ ۱۸ نومبر ۱۹۲۷ء)

(سوال) ترک موالات کے زمانے سے اکثر مسلمانوں نے گاندھی ٹوپی کو عمامہ پر ترجیح دے کر قومی نشان قرار دے لیا ہے اور ہمیشہ اس کے پہننے کا خود کو عادی بنالیا ہے خصوصاً نمازوں میں بھی کیا ایسا کرنا شرعاً درست ہے؟

(جواب ۲۰۴) جس ٹوپی کا نام گاندھی ٹوپی یا گاندھی کیپ رکھ لیا گیا ہے وہ ہندوستان کی ٹوپیوں میں سے ایک خاص وضع کی ٹوپی ہے جو مدت دراز سے ہندوستانیوں میں مستعمل تھی وہ کوئی کفر کی علامت یا خاص کفار کی وضع نہیں تھی اور نہ ہے اب بھی زیادہ سے زیادہ اس میں قومیت کا نشان ہونے کا وصف آیا ہے تو اس کا استعمال نماز اور غیر نماز ہر حال میں جائز ہے باقی یہ کہ نماز میں عمامہ افضل ہے یہ مسئلہ بحال خود قائم ہے اس میں کوئی فرق نہیں یعنی عمامہ باندھ کر نماز پڑھنا ٹوپی پہن کر نماز پڑھنے سے افضل ہے خواہ ٹوپی گاندھی کیپ ہو یا ترکی یا اور کوئی وضع کی۔ واللہ اعلم محمد کفایت اللہ غفرلہ، مدرسہ امینیہ، دہلی

لباس کے بارے میں اسلام کی کیا ہدایات ہیں؟

(الجمعیۃ مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۳۱ء)

(سوال) کیا مذہب اسلام میں لباس کی قید ہے؟

(جواب ۲۰۵) لباس کی صرف اتنی قید ہے کہ مرد کے لئے ریشم کا لباس اور کفار و فساق کے مشابہ لباس

---

(۱) لبس السروایل سنة وهو من استر الثياب للرجال والنساء كذافي الغرائب (هندية ۳۳۳/۵)

(۲) قال رسول الله ﷺ من تشبه بقوم فهو منهم (ابوداؤد ۲۵۹/۲)

Maktaba Tul Ishaat.com

اور ٹخنوں سے نیچا اور عورتوں کے مشابہ لباس منع ہے(۱) محمد کفایت اللہ غفرلہٗ

کوٹ، پتلون ہیٹ وغیرہ کا استعمال مکروہ ہے

(اجمعیۃ مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۱ء)

(سوال) انگریزی لباس مثلاً کوٹ پتلون اور ہیٹ وغیرہ کا پہننا کیسا ہے؟ مستورات کو نصف آستین کی قمیص پہننا کیسا ہے؟

(جواب ۲۰۶) انگریزی لباس کوٹ پتلون پہننا بوجہ مشابہت کفار کے مکروہ ہے(۲) مستورات کو نصف آستین کی قمیص پہن کر اجنبیوں کے سامنے آنا حرام ہے(۳) محمد کفایت اللہ غفرلہٗ

(۱) مرد کے لئے سونے کا استعمال جائز نہیں.
(۲) سونے کی زنجیر اور گھڑی مرد کے لئے جائز نہیں.

(اجمعیۃ مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۳۲ء)

(سوال) (۱) سونا اور ریشم مردوں پر حرام ہے تو کیا مطلقاً یا خالص واکثر؟ اگر مطلقاً حرام ہے تو کیا فقط انگوٹھی کی ممانعت ہے یا ہر ایک چیز منع ہے؟ اگر ہر ایک چیز کی ممانعت ہے تو سونے کے دانت یا دانتوں کے غلاف یا سونے کے تاروں سے دانتوں کا استحکام کیسے جائز ہو گیا؟ (۲) اور یہ جو بعض لوگ سونے کی گھڑی یا زنجیر رکھتے ہیں اس کا کیا حکم ہے؟

(جواب ۲۰۷) (۱) سونے کی انگوٹھی اور کسی قسم کا زیور مرد کے لئے حلال نہیں ہے سونے کے دانت یا دانتوں پر سونے کا غلاف چڑھوانا یا سونے کے تار سے دانت بند ھوانا جائز ہے (۲) سونے کی گھڑی یا زنجیر ناجائز ہے(۱) محمد کفایت اللہ غفرلہٗ

مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ لباس میں اسلامی وضع قطع کا خیال رکھیں

(اجمعیۃ مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۹۳۴ء)

(سوال) کیا ایک مسلمان جو بوٹ سوٹ اور ہیٹ پہن لے (جیسا کہ بالعموم تعلیم یافتہ مسلمان پہننے لگے ہیں) تو اسے اسلام سے خارج سمجھا جائے گا؟ کیا مذہب کے راستے میں لباس حائل ہو سکتا ہے؟ اگر کریں

---

(۱) قال رسول اللہ ﷺ من تشبہ بقوم فھو منھم (ابوداود ۲: ۲۵۹)
عن ابی ھریرہ عن النبی ﷺ قال ما اسفل من الکعبین من الازار فی النار (صحیح بخاری ۲: ۸۶۱)
(۲) (حوالہ گزشتہ مشکوۃ ۲: ۳۷۵ – ابوداود ۲: ۵۵۹)
(۳) والرابع ستر عورتہ ووجوبہ عام ولو فی خلوۃ علی الصحیح وللحرۃ ولو خنثی جمیع بدنھا حتی الشعر النازل فی الاصح (الدر المختار مع الرد ۱: ۴۰۵)
(۴) حدثنا انہ قال نھانا النبی ﷺ عن سبع نھانا عن خاتم الذھب او قال حلقۃ الذھب و عن الحریر (صحیح بخاری ۲: ۸۷۱) شدسن المتحرک بالذھب واتحاد السن من الذھب کلا ھما جائز عند الامام محمد ولا تشدسن المتحرک بذھب بل بفضۃ وجوزھا محمد الخ (الدر المختار مع الرد ۶: ۳۶۲)

لینڈ (جز منجمد شمالی) کا رہنے والا اسلام قبول کرے تو کیا لازمی ہے کہ سمور کا لباس ترک کر کے اسے عمامہ وجبہ پہننا لازمی ہوگا؟ اگر ضرورۃً ان کو اجازت دی جاسکتی ہے تو کیا حصول ملازمت جیسی اہم ضرورت کے لئے یہ لباس ہم اختیار کر سکتے ہیں؟

(جواب ۲۰۸) اسلام کا مدار عقائد و اعمال پر ہے لباس کو حقیقت و ماہیت اسلام میں دخل نہیں لیکن اسلامی وضع اور ہیئت مسلمانوں کے لئے ضروری ہے ہر قوم اور ہر جماعت کے لئے کچھ امتیازی خصوصیات ہوتی ہیں جن سے وہ قوم پہچانی جاتی ہے اسی طرح مسلمانوں کے ڈاڑھی اور لباس اسلامی شعار ہے جو شخص اس شعار کو مٹاتا ہے وہ اسلام کو تو نہیں مٹاتا لیکن اسلامی امتیاز کو مٹاتا ہے کوئی خاص کپڑا مثلاً سمور، پشمینہ وغیرہ اسلام میں ممنوع نہیں ان کی وضع اسلامی ہو تو کوئی حرج نہیں کوٹ سوٹ بوٹ یوروپین اقوام کی وضع ہے۔ یوروپین مسلمان اسے استعمال کریں تو ان کے لئے اس قدر مذموم نہیں جس قدر غیر یوروپین مسلمانوں کے لئے کہ ان کی اپنی قومی وضع کے بھی خلاف ہے آخر ملازمت کے لئے ان چیزوں کو کیوں ضروری قرار دیا گیا؟ اگر ان محکموں کے افسروں کا یہ فعل کہ وہ ملازم کے لئے ایک خاص لباس اور مخصوص وضع لازم کر دیں جائز ہے تو اسلام کے لئے کیوں جائز نہیں کہ وہ اپنے حلقہ بگوشوں کے لئے اسلامی لباس اور اسلامی وضع ضروری قرار دے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

کشتی نما ٹوپی کا استعمال جائز ہے۔

(الجمعیۃ مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۳۷ء)

(سوال) کیا کھادی کی کشتی نما ٹوپی جو گاندھی کیپ کے نام سے مشہور ہو گئی ہے مسلمانوں کے لئے ناجائز ہے؟ من تشبہ بقوم فھو منھم (۱) سے کیا مراد ہے؟

(جواب ۲۰۹) کشتی نما ٹوپی ہندوستان میں زمانہ دراز سے مستعمل تھی اس کا نام تحریک کے زمانے میں گاندھی کیپ رکھ لیا گیا امر واقعہ یہ کشتی نما ٹوپی کی منڈی تھی اور بیشمار ٹوپیاں وہاں بنتی تھیں اس کے لئے کھدر کا لزوم ایسا ہی ہے جیسا کہ کرتہ اور پاجامہ بھی کوئی اپنے لئے کھدر کا متعین کر لے اس لئے کشتی نما ٹوپی پہننا جائز ہے اور صرف اس کا نام گاندھی کیپ ہو جانے سے وہ ناجائز نہیں ہو گئی۔ من تشبہ بقوم فھو منھم سے مراد یہ ہے کہ کسی قوم کی وہ ایسی چیز میں مشابہت اختیار کی جائے جو اس قوم کے ساتھ مخصوص ہو یا اس کا خاص شعار ہو تو ایسی مشابہت ناجائز ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

طلائی گھڑی کا استعمال مردوں کے لئے جائز نہیں۔

(الجمعیۃ مورخہ ۲۴ جون ۱۹۳۳ء)

(سوال) ایک علم دین کے مدعی اور حافظ قرآن کو طلائی گھڑی کا لائی پر بند ھنا اور اسی کے ساتھ جمعہ وغیرہ

---

(۱) (حوالہ گزشتہ مشکوۃ ۲ ۳۷۵ ابوداود ۲ ۵۵۹)

Maktaba Tul Ishaat.com

کی نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں ؟

(جواب ۲۱۰) طلائی گھڑی جس کا کیس سونے کا ہو خواہ خالص سونا ہو یا سونا غالب ہو اس کا استعمال مردوں کے لئے ناجائز ہے، اور اس کو پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ محمد کفایت اللہ عفا عنہ ربہ

مسلمان عورتوں کے لئے ساڑھی کا استعمال

(سوال) مسلمان عورتوں کو ساڑھی پہننا یا مسلمان مردوں کو دھوتی باندھنا کیسا ہے ؟ المستفتی نمبر ۲۶۸۵ قاری محمد مہ غازی پور ۲۹ رجب ۱۳۶۰ھ م ۱۲ اگست ۱۹۴۱ء

(جواب ۲۱۱) جہاں مسلمان عورتوں کے اپنے لباس میں ساڑھی داخل ہو وہاں جائز ہے اور جہاں مسلمانوں میں ساڑھی مروج نہ ہو صرف غیر مسلم عورتوں کے لباس میں داخل ہو وہاں مکروہ ہے(۱)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

عورتوں کے لئے تہبند اور کلی دار پائجامہ پہننا جائز ہے

(سوال) عورتوں کو تہبند یعنی اونگی پہننا جائز ہے یا نہیں ؟ اور کلی دار پاجامہ یعنی پائنچے والا پہننا جائز ہے یا نہیں ؟ اور ان کپڑوں سے ان کی نماز جائز ہو سکتی ہے یا نہیں ؟ المستفتی مولوی عبدالرؤف خاں جگن پور ضلع فیض آباد

(جواب ۲۱۲) عورتوں کو تہ بند باندھنا جائز ہے کلی دار پاجامہ بھی جائز ہے دونوں سے نماز پڑھ سکتی ہیں(۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

گیارہواں باب
بالوں کے اور داڑھی کے احکام

(۱) داڑھی شعار اسلام ہے

(۲) داڑھی منڈانے اور کتروانے والا گناہ گار ہے

(۳) داڑھی منڈھے کی امامت مکروہ ہے

(۴) داڑھی منڈھے کی اذان مکروہ ہے

(۵) فاسق کو مؤذن یا امام مقرر کرنے سے متولی کو گناہ ہوگا

(سوال) (۱) داڑھی مسلمان کے لئے شعار اسلام ہے یا نہیں ؟ (۲) تارک اس کا عند الشرع کیسا ہے (۳)

---

(۱) (حوالہ گزشتہ صحیح البخاری ۲ : ۸۷۱)

(۲) قال رسول اللہ ﷺ من تشبہ بقوم فھو منھم (مشکوۃ ۲ : ۳۷۵)

(۱) لبس السراویل سنۃ وھو من ستر الثیاب للرجال والنساء کذافی الغرائب (ھندیہ ۵ : ۳۳۳)

داڑھی منڈانے والا یا کتروانے والا اگر مستقل طور پر امام بنادیا جائے تو اس کی اقتدا کیسی ہے؟ اعادہ واجب ہے یا نہیں؟ (۴) مؤذن مستقل طور پر اگر داڑھی منڈائے تو اس کا کیا حکم ہے؟ داڑھی منڈانے کی صورت میں امام اور مؤذن میں کچھ فرق ہے یا نہیں؟ اور اس کی اذان کا اعادہ ضروری ہے یا نہیں؟ (۵) اور جو صفت مؤذن کی ہے شرع کے نزدیک بیان فرمایئے (۶) اور اگر متصرف مسجد ایسے شخص کو جو داڑھی منڈا ہو مؤذن یا امام بنائے تو اس پر کوئی مواخذہ ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۰ شیخ حبیب الحق صاحب آگرہ ۳۰ ربیع الاول ۱۳۵۲ھ ۲۴ جولائی ۱۹۳۳ء

(جواب ۲۱۳) (۱) احادیث صحیحہ میں داڑھی بڑھانے کا حکم ہے اور آنحضرت ﷺ نے ریش مبارک رکھی اور تمام صحابہ کرام اور تابعین اور ائمہ دین اور تمام سلف صالحین نے داڑھی رکھی ہے خیر القرون اور اس کے بعد بھی قرنا بعد قرن ڈاڑھی رکھنا مسلمانوں کا خاص شعار رہا ہے اگر داڑھی کو شعار اسلام (اس معنی سے کہ داڑھی نہ ہونے پر اسلام نہ ہونے کا حکم کردیا جائے) کہنا محل تامل ہو تو ہو مگر سلف صالحین اور متدین مسلمانوں کا شعار ہونے میں تو کوئی تامل نہیں ہے اور قومی شعار کی حفاظت بھی ہر قوم کے لئے واجب الحفظ ہے (۱) (۲) ڈاڑھی منڈانے والے یا اتنی کتروانے والا کہ جس پر ڈاڑھی بڑھانے کا عرفاً اطلاق نہ ہو سکے گناہ گار ہے کیونکہ وہ امر اعفوا کی خلاف ورزی کرنے والا ہے جو اتفاقاً وجوب کے لئے ہے (۲) (۳) مستقل طور پر اس کو جماعت مسلمین کا امام بنادینا مکروہ ہے نماز اس کے پیچھے ہو تو جائے گی مگر اعادہ واجب ہوگا (۳) (۴) ایسے شخص کو مؤذن مقرر کرنا بھی مکروہ ہے مگر اذان کا اعادہ واجب نہیں ہے (۴) (۵) مؤذن بھی نیک شخص اور اوقات نماز کا واقف ہونا چاہئے (۶) ہاں متولی اگر دوسرے صالح شخص کے میسر ہوتے ہوئے داڑھی منڈانے والے کو امام یا مؤذن مقرر کرے گا تو مواخذہ دار ہوگا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

داڑھی منڈانے اور کتروانے والا گناہ گار ہے

(سوال) جو شخص داڑھی کتروانا ہو اور ایک مشت سے کم رکھتا ہو اور اس فعل پر مداومت و اصرار کرتا ہو ایسے شخص کو امام راتب مقرر کرنا اور ہمیشہ اس کے پیچھے نماز پڑھنا بلا کراہت جائز ہے یا نہیں جناب مولوی مفتی محمد کفایت اللہ دہلوی نے حسب ذیل فتویٰ دیا ہے۔

ایسے شخص کے پیچھے جو داڑھی منڈاتا یا اتنی کتروا تا ہے کہ دیکھنے میں داڑھی والا نہیں معلوم ہوتا نماز مکروہ ہے یکمشت سے اگر قدرے کم ہو تو مکروہ نہیں یکمشت ناپنے میں تھوڑا بہت فرق ہو جاتا ہے" محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

---

(۱) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ ﷺ انهكوا الشوارب واعفوا اللحى (صحیح بخاری ۳/۸۷۵)
(۲) واما الاخذ منها و هي دون ذلك كما يفعله بعض المغاربة و مخنثة الرجال فلم يبحه احد واخذ كلها فعل يفعله الهند و مجوس الاعاجم (الدر المختار مع الرد ۲/۴۱۸)
(۳) يحرم على الرجل قطع لحيته و يكره امامة عبد واعرابي و فاسق واعمى واما الفاسق فقد عللوا كراهة تقديمه بانه لا يهتم لامر دينه وبان في تقديمه للامامة تعظيمه وقد وجب عليهم اهانته شرعا (رد المحتار مع الدر ۱/۵۶۰)
(۴) ويكره اذان جنب و فاسق ولو عالما الخ (الدر المختار مع الرد ۱/۳۹۲)

Maktaba Tul Ishaat.com

کیا جواب مذکور صحیح ہے؟ المستفتی نمبر ۲۹۷ قاضی حاجی محمد زمان (بلور) ۱۵ صفر ۱۳۵۳ھ

مہر ۳۰ مئی ۱۹۳۴ء

(جواب ۲۱۴) اشتہار واجب الاظہار میں جو فتویٰ میرے نام سے چھپا ہے چونکہ اس کی نقل میرے پاس موجود نہیں اس لئے میں یقینی طور پر نہیں کہہ سکتا کہ آیا وہ میرا لکھا ہوا ہے یا نہیں بہر حال اس مسئلے میں میرا خیال یہ ہے کہ داڑھی منڈانا یا منڈی ہوئی کے قریب قریب کتروانا مکروہ تحریمی یا حرام ہے کیونکہ یہ امر اعفوا اللحی کے خلاف ہے اور ایک مشت رکھنا مسنون ہے اس مقدار سے زائد کو کتروانا جائز ہے ایک مشت کی مقدار احادیث سے ثابت ہے اور وہ احادیث ظنی ہیں اس لئے اس مقدار کو فرض یا واجب کہنا مشکل ہے کہ اس کے خلاف کو فسق کہہ دیا جائے ایک مشت کی مقدار کو میں مسنون کہتا ہوں اور اس کے خلاف کو مکروہ بھی کہتا ہوں مگر ایک مشت سے اتنی کمی کہ وہ دور سے متمیز نہ ہو سکے میرے خیال میں مکروہ اور ناجائز ہونے کے باوجود اس قابل نہیں کہ اس کو موجب فسق اور مکروہ تحریمی قرار دیا جائے ہاں مکروہ تنزیہی اور خلاف سنت کہہ سکتے ہیں۔

اور اشتہار واجب الاظہار میں اس صورت میں جو یہ لفظ میری تحریر میں شائع ہوئے ہیں "مکروہ نہیں" اگر میری تحریر سے موافق ہو تو ان سے مراد یہ ہے کہ "مکروہ تحریمی نہیں" بالکل برات ظنی نہیں اور اگر میری اصل تحریر میں "مکروہ تحریمی نہیں" موجود ہو تو پھر کوئی شبہ نہیں۔

البتہ اتنی کمی کہ موزن طور سے یکمشت سے کم ہو یا منڈی ہوئی کے مشابہ ہو جائے وہ مکروہ تحریمی کی حد میں پہنچ جاتی ہے جو عبارتیں کہ فقہا کی نقل کی جاتی ہیں ان میں یکمشت سے کمی کی ان صورتوں کا بیان کیا جاتا ہے جو بین اور متیقن طور پر کمی کی ہیں اور جن کو مشابہت بالنساء کے تحت میں داخل کیا جا سکتا ہے وہ لعنت سے ماتحت میں آئیں ان کی یہ بات میری دو بہر سمجھ دار شخص کی سمجھ سے باہر ہے کہ جس شخص سے پہ سے پرواہ نہیں ہے اور یکمشت سے بقدر ۸ انچ کی کم ہے اس کو کوئی شخص مشبہ بالنساء قرار دے کر ملعون قرار دے سکے۔

یہ ظاہر ہے کہ حدیث اعفوا اللحی سے اعفاء یعنی داڑھی بڑھانے کا حکم ثابت ہوتا ہے لیکن یہ بھی یقینی ہے کہ اعفاء سے غیر محدود بڑھانا مراد نہیں ہے کیونکہ یکمشت سے زیادہ کو کترواں بالاتفاق جائز ہے بعض طویل داڑھی والے بعض فقہا نے مکروہ اور خلاف عقل کی دلیل بھی قرار دیا ہے تو جب غیر محدود بڑھانا مراد نہیں ہے تو کس قدر بڑھانا مراد ہے اس کے لئے تحدید ف ایک قبضے والی روایت سے ہو سکتی ہے لیکن وہ ظنی ہے یعنی اس مرتبے میں نہیں ہے کہ اس کو تحدید اعفاء کے لئے دلیل بنایا جا سکے کیونکہ فعلی روایتیں ہیں جن کا مفاد یہ ہو سکتا ہے کہ ایک قبضے تک رکھ کر زیادہ کو کتروانا ثابت ہے لیکن ایک قبضہ فرض ہے یہ مسنون یا

---

۱ وامّا الاخذ منها وهي دون ذلك كما يفعله بعض المغاربة و مخنثة الرجال فلم يبحه احد واخذ كلها فعل اليهود و مجوس الاعاجم (الدر المختار مع الرد ۲ ۴۸۱)

۲ روى الطبراني عن ابن عباس رفعه من سعادة المرء خفة لحيته واصغر ان طول اللحية دليل على خفة العقل (الدر المختار مع الرد ۶ ۴۰۷)

مستحب اس کا فیصلہ ان حدیثوں سے نہیں ہو سکتا اس لئے سوائے اس کے چارہ نہیں کہ ایک قبضہ کی حد کو مسنون قرار دیا جائے اور حلق یا قطع فاحش کو بوجہ مشابہت بالنسا یا مشابہت بالعجم کے مکروہ تحریمی کہا جائے اور قطع یسیر غیر متمیز کو خلاف سنت یا مکروہ تنزیہی کہا جائے رہا استخفاف اور اصرار تو وہ علیحدہ چیز ہے اور ظاہر ہے کہ اصرار علی الصغیرہ کبیرہ تک پہنچا دیتا ہے(۱) اور استخفاف سنت موجب فسق و کفر ہے(۲) فقط

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

داڑھی کے احکام.....

(سوال) قدمت بفضیلتکم مکتوبا استفهمت فیه عن حکم اللحیة فی المذاهب الاربعة و حتی الاٰن لم یرد الی من جنابکم جواب والاٰن اکرر الا ستفهام فاقول التمس من فضیلتکم الا فادة الشافیة عن حکم اللحیة فی المذاهب الاربعة هل یجوز حلقها ام یحرم ام یکره . وهل یجوز التخفیف منها او یحرم او یکره اوالی ای حد یحرم اوالی ای حد یکره و کذالك العارضین –

التمس فضلاً لا امراً تبا درون لنا بالافادة باسرع وقت مع التفصیل الواضح التام

(ترجمہ) میں نے قبل ازیں ایک عریضہ آپ کی خدمت میں بھیجا تھا جس میں دریافت کیا تھا کہ مذاہب اربعہ میں ڈاڑھی کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اب تک آپ کی طرف سے کوئی جواب نہیں ملا اب مکرر استفتا تبھی کر آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ مجھے تسلی بخش جواب مرحمت فرمائیں کہ مذاہب اربعہ میں ڈاڑھی کے متعلق کیا احکام ہیں؟ آیا ڈاڑھی کا منڈانا جائز ہے یا حرام؟ یا مکروہ اور ڈاڑھی کا بلکا کرنا جائز ہے یا نہیں یا حرام ہے یا مکروہ؟ اسی طرح دونوں رخساروں کا کیا حکم ہے۔

براہ کرم توجہ فرما کر جلد سے جلد تفصیل کے ساتھ جواب عنایت فرمائیں اور مستفید ہونے کا موقع بخشیں –

المستفتی نمبر ۳۷۵ حامد اے باسم نمبر ۱۹۵ چکلہ اسٹریٹ بمبئی ۶ ربیع الثانی ۱۳۵۳ھ م ۱۹ جولائی ۱۹۳۴ء

(جواب ۲۱۵) اعلم رحمك الله ان النبی ﷺ قال اعفوا اللحی واحفوا الشوارب و فی روایة و فروا اللحی و فی روایة ارخو روایة او فواو کلها متقاربة المعنی وهو انه ﷺ امر بترك اللحیة مرخاة موفرة و نهی عن قطعها وقصها واتفق جمهور العلماء علی ان الاخذ منها بحیث یشبه فعل المجوس والا عاجم مکروه کراهة تحریم–

اما الا خذ من طولها و عرضها فجوزه الاکثرون وقالوا لا بأس بقطع ما زاد علی

---

(۱) قال ابن الکمال : ان الصغیرة تأخذ حکم الکبیرة بالا صرار (رد المحتار مع الدر ۴۷۳/۵)

(۲) (قال المحقق) لو مستخفا کفر لما فی البزازیة لولم یرالسنة حقا کفر لأ نه استخفاف (رد المحتار مع الدر ۴۷۴/۱)

Maktaba Tul Ishaat.com

القبضة و منعه البعض وقالوا ترك اللحية على حالها ولا يتعرض لها بتقصير شئى اصلا و اختاره النووى فى شرح صحيح الا مام مسلم والاول اختاره اكثر الحنفية وقالوا يكره تطويل اللحية الى حد الشهرة و قطعها اى قطع مازاد على القبضة احسن من تركها على حالها۔

(ترجمہ) جان لو خدا تمہیں سلامت رکھے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ ڈاڑھی بڑھاؤ اور لمبیں کتر واؤ ایک روایت میں اعفوا دوسری روایت میں وفروا اور ایک میں ارخوا اور ایک میں اوفوا ہے ان سب کے معنی قریب قریب یکساں ہی ہیں وہ یہ کہ آپ ﷺ نے ڈاڑھی کو بڑھا کر چھوڑ دینے کا حکم دیا ہے اور اس کو کتروانے اور چھوٹا کرنے سے منع فرمایا ہے اور تمام علمائے مذاہب اس پر متفق ہیں کہ اتنا چھوٹا کرنا جو مجوسیوں اور آتش پرستوں کے مشابہ ہو جائے مکروہ تحریمی ہے۔

لیکن لمبائی چوڑائی میں تھوڑا تھوڑا چھانٹنے کو اکثر علماء نے جائز قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ یکمشت سے زائد کو کتروانے میں کوئی حرج نہیں اور بعض منع کرتے ہیں کہتے ہیں کہ ڈاڑھی کو اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے اس میں کوئی کاٹ چھانٹ نہ کی جائے اور اسی مسلک کو امام نووی نے صحیح مسلم کی شرح میں پسند کیا ہے اور پہلے والے مسلک کو حنفی ائمہ میں سے اکثر نے پسند کیا ہے اور ترجیح دی ہے فرمایا ہے کہ ڈاڑھی کو اتنا بڑھانا کہ لمبی ڈاڑھی مشہور ہو جائے مکروہ ہے یکمشت سے زائد کو چھانٹ دینا غیر محدود بڑھانے سے بہتر ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

یکمشت سے کم ڈاڑھی کتروانا گناہ ہے

(سوال) ڈاڑھی منڈانے اور کتروانے میں کچھ فرق ہے یا نہیں؟ یا دونوں صورتوں میں ایک جیسا گناہ ہے؟ المستفتی نمبر ۶۱۱ حکیم محمد قاسم (ضلع میانوالی) ۱۷ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ م ۱۶ ستمبر ۱۹۳۵ء

(جواب ۲۱۶) جب ایک مشت سے کم کر دی جائے تو شرعی الزام تو قائم ہو گیا اس کے کتروانے اور منڈانے میں جو فرق ہے یہی حکم میں بھی ہو گا کہ منڈانا سخت گناہ ہو گا اور کتروانا اس سے کم (۱) محمد کفایت اللہ

(۱) ڈاڑھی منڈانا اور کتروانا مکروہ ہے۔

(۲) ڈاڑھی منڈھے اور کتروانے والے کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔

(سوال) (۱) ڈاڑھی منڈانا یا کتروانا شرعاً کون سا گناہ ہے (۲) ڈاڑھی منڈے کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے اور جو ڈاڑھی منڈوانے کو منع کرنے سے کہتا ہے کہ کوئی حرج نہیں جائز ہے؟ المستفتی نمبر ۱۲۶ غلام ربانی عباسی صاحب، (ضلع غازی پور) ۹ رجب ۱۳۵۵ھ م ۲۶ ستمبر ۱۹۳۶ء

---

(۱) وأما الأخذ منها وهى دون ذلك كمايفعله بعض المغاربة ومخنثة الرجال فلم يبحه أحد وأخذ كلها فعل بعض الهند ومجوس الأعاجم (الدر المختار مع الدر: ۴۱۸/۲)

(جواب ۲۱۷) (۱)داڑھی منڈانا اور اتنی کتروانا کہ ایک مشت سے کم رہ جائے مکروہ تحریمی ہے(۱)(۲) داڑھی منڈانے والے اور اتنی کتروانے والے کے پیچھے نماز مکروہ ہے کہ ایک مشت کی مقدار سے کم رہ جائے (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

داڑھی منڈانے سے فاسق ہوگا کافر نہیں.

(سوال) کیا مسلمان صرف داڑھی منڈانے سے خارج از اسلام ہو جاتا ہے۔ المستفتی نمبر ۱۴۶۴ خواجہ مصلح الدین (مغربی خاندیس) ۲۳ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ ۳ جون ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۱۸) داڑھی منڈانے سے خارج از اسلام تو نہیں ہوتا مگر فاسق ضرور ہو جاتا ہے(۳)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

داڑھی منڈانا اور یکمشت سے کم کرنا گناہ ہے

(سوال) کیا داڑھی کا چھوٹا یا منڈوانا گناہ کبیرہ ہے اور قرآن وحدیث کے اندر ایک منھی (مقدار معین) داڑھی رکھنے کی کوئی دلیل ہے۔ المستفتی نمبر ۱۵۲ خواجہ عبدالمجید شاہ صاحب (بنگال) ۱۲ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ م ۲۲ جون ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۱۹) داڑھی کتروانا یا منڈوانا حرام ہے(۴) کتروانے سے یہ مراد ہے کہ اتنی کتروائے کہ ایک مشت سے کم رہ جائے ایک مشت کی مقدار حدیث سے ثابت ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

داڑھی رکھنا واجب ہے

(سوال) داڑھی رکھنا کیسا ہے سنت یا واجب اور داڑھی منڈوانے والا کون سے گناہ کا مرتکب ہے اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے۔ المستفتی نمبر ۲۰۲۱ محمد مقبول الرحمن (سلہٹ)

(جواب ۲۲۰) داڑھی رکھنا واجب ہے (۵) داڑھی منڈوانے والا فاسق ہے اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے (۶) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

---

(۱) الدر المختار مع الدر: ۲/۴۱۸

(۲) ویکرہ امامۃ عبد وأعرابی وفاسق وأعمی الخ (رد المحتار مع الدر ۱/۵۶۰)

(۳) والکبیرۃ لاتخرج العبد المومن من الإیمان لبقاء التصدیق الذی ھو حقیقۃ الإیمان ولاتدخلہ العبد المؤمن فی الکفر (شرح عقائد: ۱۴۸ لکھنؤ)

(۴) (حوالہ گزشتہ الدر المختار مع الرد: ۲/۴۱۸)

(۵) (حوالہ گزشتہ الدر المختار مع الرد ۲/۴۱۸)

(۶) (حوالہ گزشتہ رد المحتار مع الدر ۱/۵۶۰)

Maktaba Tul Ishaat.com

یکمشت داڑھی رکھنا واجب ہے

(سوال) حضرت نبی کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق داڑھی مسنونہ کی مقدار کتنی ہے اور جو شخص کہ خلاف سنت داڑھی منڈائے یا کترواتے اور اس کا عقیدہ بھی یہ ہو کہ حضرت نبی کریم ﷺ سے داڑھی کی کوئی مقدار معین نہیں ہے تو عند الشرع ایسا شخص کس حکم کا مستحق ہے۔ المستفتی نمبر ۲۰۴۳ مظفر خان (لاہور) ۱۱ رمضان ۱۳۵۶ھ م ۱۶ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۲۱) حدیث میں تو داڑھی بڑھانے کا حکم اور تاکید آئی ہے اور اس کی مقدار بتانے کے لئے کوئی قولی روایت آنحضرت ﷺ سے مروی نہیں ہے ہاں فعلی روایت صحابہ کرام کا یہ طرز عمل مروی ہے کہ ایک مشت سے زیادہ داڑھی کو کتروا دیتے تھے اور ایک مشت کے اندر کتروانے کی کوئی سند نہیں

ہے اس لئے فقہائے کرام نے ایک مشت داڑھی رکھنے کو واجب قرار دیا ہے اور اس سے کم رکھنے والے کو تارک واجب ہونے کی بنا پر فاسق کہا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

داڑھی کی توہین کفر ہے

(سوال) آج کل بعض لوگ داڑھی رکھنے والے مسلمانوں کو داڑھی میجر یا سنتن بورڈ رکھا ہوا یا خرے لی داڑھی رکھی ہوئی یا سب داڑھی والے بے ایمان ہوتے ہیں کہہ ڈالتے ہیں اور بعض کہتے ہیں قرآن میں داڑھی کا ذکر تک نہیں اور نہ کسی صحیح حدیث میں اور نہ ہی اس کی لمبائی چوڑائی کی کوئی صحیح مقدار و اندازہ مقرر ہے بعض تو کہتے ہیں کہ خدا قرآن میں کہتا ہے کلا سوف تعلمون (آیت سورۃ تکاثر) ترجمہ کلا سوف رکھو علی ہذا القیاس اس قسم کی باتیں کہنے والا سنت نبی کریم ﷺ کی توہین کرنے والا ہوا یا نہیں اور توہین سنت نبوی ﷺ کفر ہے یا نہیں اور داڑھی رکھنی فرض ہے یا واجب یا سنت مؤکدہ اور کتنی لمبی اور کون سی حد تک داڑھی رکھنی شریعت کا مقتضا ہے اور شرعی معیار سے کم کرنا اور منڈوانا دونوں کا ایک ہی حکم ہے یا فرق ہے۔ المستفتی نمبر ۲۳۰۳ جناب حاجی سلیمان کریم محمد ۹ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ م ۹ جون ۱۹۳۸ء

(جواب) (از نائب مفتی) داڑھی والوں کے بارے میں یہ اقوال بیان کرنے والے اشد درجہ کے سخت گناہ گار ہوتے ہیں کیونکہ داڑھی کا رکھنا اور نہ ورزی ہونا قرآن شریف اور احادیث نبویہ ﷺ سے بھی ثابت ہے کلا سوف تعلمون سے داڑھی کا منڈانا ثابت کرنا بہت بڑی گمراہی ہے ایسے لوگوں کے لئے زوال ایمان کا بھی خطرہ ہے لہذا ایسے لوگوں پر لازم ہے کہ بہت جلدی توبہ کرلیں اور آئندہ کلام پاک کی آیات و کلمات کے معنی کو اپنی رائے سے ہرگز بیان نہ کیا کریں۔ فقط واللہ اعلم اجابہ دکتبہ حبیب المرسلین عفی عنہ نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی

۱؎ حوالہ گرسنہ الدر المختار مع الرد ۲ ۴۱۸

(جواب ۲۲۲) (از حضرت مفتی اعظمؒ) داڑھی رکھنا واجب اور منڈانا حرام ہے' رکھنے کی مقدار ایک مشت تک ہے ایکمشت سے زیادہ ہو جائے تو اس بڑھی ہوئی مقدار کو کتروا دینا جائز ہے داڑھی کی توہین کرنا اور کلا سوف تعلمون کے یہ معنی بیان کرنا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ کلا صاف رکھو کھلی ہوئی گمراہی اور جہالت ہے ایسی باتوں سے ایمان بھی جاتا رہتا ہے کیونکہ سنت نبوی کی توہین کفر ہے (۱) اور آیت کریمہ کے یہ معنی بیان کرنا قرآن مجید کی تحریف ہے اور یہ بھی کفر ہے۔ (۲) اعاذنا اللہ منہ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

داڑھی رکھنا واجب اور منڈانا حرام ہے

(سوال) داڑھی رکھنا سنت ہے یا فرض ؟ اور داڑھی والے کا استہزا کرنے والا کیسا ہے ؟ المستفتی نمبر ۲۶۳۳. مولوی عبدالحق امام جامع مسجد دوحد ضلع پنچ محل مورخہ ۱۳ جمادی الثانی ۱۳۵۹ھ م ۲۰ جولائی ۱۹۴۰ء

(جواب ۲۲۳) داڑھی رکھنا واجب ہے اور منڈانا مکروہ تحریمی ہے جس کو حرام بھی کہہ سکتے ہیں۔ (۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

داڑھی منڈانے والا ناقص مسلمان ہے

(سوال) اگر داڑھی نہ رکھی جائے تو کیا مسلمان کا اسلام خطرے میں پڑ جاتا ہے یا نہیں ؟ اور اسلام کے دائرے سے نکل جاتا ہے یا نہیں ؟

(جواب ۲۲۴) یہ سوال اس نوعیت کا ہے جیسے کوئی پوچھے کہ اگر انسان کی ناک کٹوا دی جائے تو کیا انسانیت خطرے میں پڑ جاتی ہے' اور وہ انسانیت کے دائرے سے باہر ہو جاتا ہے یا آدمی کا ہاتھ پاؤں کاٹنے سے کیا اس کی جان جاتی رہتی ہے اور وہ مردہ ہو جاتا ہے تو جواب یہ ہوگا کہ نہیں ناک کٹوانے یا ہاتھ پاؤں کٹوانے سے انسانیت کے دائرے سے تو نہیں نکلتا یا مردہ ہو جانا ضروری نہیں بے ناک اور بے ہاتھ پاؤں کے بھی زندہ تو رہ سکتا ہے مگر ناقص اور عیبی اسی طرح داڑھی منڈانے والا اسلام کے دائرے سے تو نہیں نکلتا مگر وہ اسلام کے لحاظ سے ایسا مسلمان ہے جیسا انسانیت کے لحاظ سے ناک یا ہاتھ پاؤں کٹا ہوا انسان یعنی نافرمان اور فاسق مسلمان' رسول کریم ﷺ کا حکم ہے خالفوا المشرکین او فروا اللحیٰ واحفوا الشوارب (مشکوٰۃ) (۴) اس حکم کے ماتحت داڑھی رکھنا واجب ہے جس کو فرض عملی کہا جاتا ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' مدرسہ امینیہ دہلی

---

(۱) لو لم یر السنۃ حقاً یکفر لانہ استخفاف (رد المحتار مع الدر ۱/۴۷۴)
(۲) قال رسول اللہ ﷺ من قال فی القرآن برائہ فلیتبوأ مقعدہ من النار ..... مشکوۃ ۱/۳۵)
(۳) (حوالہ گزشتہ حدیث ابن عمر ..... الدر المختار مع الرد ۶/۴۰۷)
(۴) (مشکوٰۃ باب الترجل ۲/۳۸۰ ایضاً صحیح مسلم ۱/۱۲۹)

Maktaba Tul Ishaat.com

مونچھیں قینچی سے کتروانا بہتر ہے

(الجمعیۃ مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۲۵ء)

(سوال) مونچھوں کو استرے سے بالکل صاف کرادینا کیسا ہے؟

(جواب ۲۲۵) مونچھوں کا استرے سے مونڈنا بھی جائز ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ قینچی سے کتروائے۔(۱) محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرسہ امینیہ دہلی

یکمشت داڑھی رکھنا کس حدیث سے ثابت ہے؟

(الجمعیۃ مورخہ ۱۴ نومبر ۱۹۲۶ء)

(سوال) یہ معلوم ہوا اور تحقیق ہوا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ریش مبارک کو کبھی کسی طرح قطع نہیں کرایا پھر یہ یکمشت دو انگشت کی مقدار کہاں سے مقرر ہوئی اور اس سے زائد قطع کرانا کیسے جواز میں آیا دوسرے وہ لوگ جو یکمشت دو انگشت سے کم داڑھی رکھتے ہیں اس کے رکھنے اور منڈانے میں کیا فرق ہے؟

(جواب ۲۲۶) ترمذی شریف میں ایک روایت ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی ریش مبارک کو طول و عرض میں سے کسی قدر کتروا دیتے تھے اگرچہ اس روایت کی سند میں کلام ہے تاہم بالکل بے اصل یا موضوع نہیں ہے(۲) اور صحابہ کرامؓ مثلاً حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ یہ ایک مٹھی بھر رکھ کر زیادہ لٹکتے ہوئے بالوں کو کتروا دیتے تھے اس لئے حنفیہ اور بہت سے تابعین نے اسے پسند کیا کہ ایک مشت سے زیادہ داڑھی کتروادی جائے ہاں ایک مشت سے کم رکھنے کو کوئی جائز نہیں کہتا تاہم منڈانے اور ایک مشت سے کم رکھنے میں حکم متفاوت ہوگا یعنی منڈانے والا زیادہ مواخذہ دار ہے اور کتروانے والا اس سے کم۔ محمد کفایت اللہ غفرلہ

ایک قبضہ داڑھی رکھنا ضروری ہے

(الجمعیۃ مورخہ ۱۴ اپریل ۱۹۲۷ء)

(سوال) داڑھی رکھنے کے لئے کیا آں حضرت ﷺ نے حکم فرمایا ہے اور کس قدر لمبی رکھنے کا حکم ہے؟

(جواب ۲۲۷) ہاں حضور انور ﷺ نے داڑھی رکھنے کا تاکیدی حکم فرمایا ہے(۳) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے منقول ہے کہ وہ ایک قبضہ سے زیادہ داڑھی کتروا دیتے تھے۔(۴) محمد کفایت اللہ غفرلہ

---

(۱) والمختار فی الشارب ترك الاستيصال والاقتصار على ما يبدو به طرف الشفة (نووی شرح مسلم ۱/۱۲۹)

(۲) عن عمران بن شعيب عن ابيه عن جده ان النبی ﷺ كان ياخذ من لحيته من عرضها و طولها (ترمذی: ۲/۱۰۵)

(۳) عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ انهكو الشوارب واعفوااللحی صحیح بخاری ۲/۸۷۵)

(۴) قال لا نه صح عن ابن عمر انه كان ياخذ الفاضل عن القبضة (رد المحتار مع الدر ۲/۴۱۸)

انگریزی بال رکھنا مکروہ ہے

(الجمعیۃ مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۳۱ء)

(سوال) کیا انگریزی بال رکھنا جائز نہیں ہے؟

(جواب ۲۲۸) انگریزی بال رکھنا مکروہ ہے۔(۱) محمد کفایت اللہ غفرلہٗ

داڑھی کی توہین کفر ہے

(الجمعیۃ مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۱ء)

(سوال) موجودہ زمانے میں داڑھی منڈانے کا عام رواج ہو گیا ہے خود مسلمان اپنی داڑھی والے بھائیوں کا مذاق اڑاتے ہیں اور توہین کرتے ہیں اب اس بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

(جواب ۲۲۹) اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہمارے مولیٰ اور آقا جناب محمد ﷺ کی داڑھی تھی حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہم اجمعین اور تمام صحابہ کرام تابعین عظام ائمہ و علمائے دین داڑھیاں رکھتے تھے حضور انور ﷺ نے داڑھی رکھنے کے تاکیدی احکام ارشاد فرمائے ہیں اور اسی بناء پر تمام مسلمان داڑھی رکھنے کو ایک اسلامی شعار سمجھتے اور اس پر عمل کرتے رہے اگرچہ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ داڑھی منڈانے والے اسلام سے خارج ہیں کیونکہ اسلام صرف داڑھی رکھنے کا نام نہیں ہے لیکن یہ ضرور کہا جا سکتا ہے کہ داڑھی منڈانے والوں کی صورت اور وضع اپنے مولیٰ اور آقا رحمۃ للعالمین ﷺ اور سلف صالحین اور ہادیان دین متین کی صورت اور وضع کے خلاف ہے اور جو لوگ کہ اس سنت نبویہ کی ہنسی اڑائیں تمسخر کریں آوازیں کسیں ان کے ایمان کی خیر نہیں کیونکہ داڑھی رکھنا تو ایک مؤکد سنت ہے لونی سی سنت کے ساتھ تمسخر کرنا کفر ہے (۲) آپ ہی انصاف کریں کہ جو شخص داڑھی رکھنے والے کو بکرا کہے اور ہنسی اڑائے اس کے دل میں آنحضرت ﷺ کی توقیر اور تکریم کیسے ہو سکتی ہے اور جس کے دل میں حضور اکرم ﷺ کی توقیر و تکریم نہ ہو وہ مومن کیسے ہو سکتا ہے؟ ایک ایماندار محب سنت کو چاہئے کہ لوگوں کے تمسخر اور افسروں کی توبیخ کی پروا کئے بغیر اس یقینی متوارث سنت پر عمل کرے اور رحمت الٰہیہ کا استحقاق حاصل کرے۔ (۳) محمد کفایت اللہ

سیاہ خضاب لگانے کا حکم

(الجمعیۃ مورخہ ۲۴ جون ۱۹۳۴ء)

(سوال) سیاہ خضاب کرنا شرعاً کیسا ہے؟

(جواب ۲۳۰) سیاہ خضاب لگانا مکروہ ہے ایسا خضاب لگانے والے مکروہ کے مرتکب ہیں۔(۴) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ

---

(۱) قال رسول الله ﷺ: ليس منا من تشبه بغيرنا لا تشبهوا باليهود ولا بالنصارى ... ترمذى ۹۹/۲)

(۲) لو لم ير السنة حقا يكفر لانه استخفاف (رد المحتار مع الدر: ۴۷۴/۱)

(۳) قال الله تعالىٰ: النبى اولىٰ بالمؤمنين من انفسهم وازواجه الخ (سورة الاحزاب: ۶)

(۴) واما الخضاب بالسواد فمن فعل ذالك من الغزاة ليكون اهيب فى عين العدو فهو محمود منه اتفق عليه المشائخ ومن فعل ذالك ليزيد نفسه للنساء او لحبب نفسه اليهن فذالك مكروه و عليه عامة المشائخ و بعضهم جوز ذالك من غير كراهة (هندية ۳۵۹/۵)

Maktaba Tul Ishaat.com

سیاہ خضاب لگانا مکروہ ہے

(الجمعیۃ مورخہ یکم فروری ۱۹۳۵ء)

(سوال) چالیس سال کی عمر میں سیاہ خضاب لگانا کیسا ہے؟

(جواب ۲۳۱) سیاہ خضاب کسی شرعی مصلحت سے لگانا مثلاً جہاد میں شرکت کے لئے یا بوڑھے شوہر کو جوان بیوی کی خوشنودی کے لئے جائز ہے اور اگر کوئی شرعی ضرورت نہ ہو تو خالص سیاہ خضاب مکروہ ہے(۱) البتہ اول مہندی لگا کر بعد میں بال بھورے کر لئے جائیں یا مہندی اور وسمہ ملا کر لگایا جائے جس سے خالص سیاہی نہیں آتی تو یہ جائز ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

میندھی اور نیل ملا کر بالوں کو رنگ دے سکتے ہیں

(سوال) نزلہ کی وجہ سے داڑھی سفید ہو جائے تو میندھی و نیل وغیرہ لگا سکتا ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۶۵۔ ۷ رمضان ۱۳۵۲ھ م ۲۵ دسمبر ۱۹۳۲ء

(جواب ۲۳۲) مہندی اور نیل ملا کر سفید بالوں میں لگانا جائز ہے۔(۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

ایسا خضاب جس سے بال بالکل کالے ہو جائیں..... مکروہ ہے

(سوال) مہندی کا ایسا خصاب جس سے بال بالکل کالے ہو جاتے ہیں اور دس بارہ روز کے بعد سرخی ظاہر ہو جاتی ہے لگانا جائز ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۲۱۴ کریم اللہ خان (ضلع بلاسپور) ۷ ارجب ۱۳۵۵ھ م ۱۴ اکتوبر ۱۹۳۶ء

(جواب ۲۳۳) میندھی کا خضاب جس سے بال بالکل سیاہ ہو جائیں مکروہ ہے(۳) میندھی اور وسمہ ملا کر لگانے سے خالص سیاہی نہیں آتی وہ جائز ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

سیاہ خضاب لگانا مکروہ ہے

(سوال) سر اور داڑھی کے سفید بالوں کو خضاب سے سیاہ کرنا کیسا ہے؟ اور کیا حدیث و فقہ میں خضاب کی سرخ و سیاہ قسمیں اور ان کا جواز و عدم جواز مذکور ہے؟ المستفتی نمبر ۲۶۸۵ قاری محمد عمر (غازی پور) ۲۹ رجب ۱۳۶۰ھ م ۲۴ اگست ۱۹۴۱ء

(جواب ۲۳۴) فتاویٰ عالمگیری میں ہے(۴) اتفق المشائخ رحمهم الله تعالیٰ ان الخضاب فی حق الرجال بالحمرة سنة وانه من سيماء المسلمين و علاماتهم- یعنی مشائخ اس امر پر متفق ہیں کہ

---

(۱) (حوالہ گزشتہ بالا)
(۲) و عن الامام ان الخضاب حسن لكن بالحناء والكتم والوسمة (هنديه: ۳۵۹/۵)
(۳) (حوالہ گزشتہ هندية كتاب الكراهية ۳۵۹/۵)
(۴) (حوالہ گزشتہ بالا)

مردوں کے لئے سرخ خضاب (میندھی لگانا) سنت ہے اور مسلمانوں کی پہچان اور علامت ہے' سیاہ رنگ کے خضاب کو مجاہدین کے لئے محمود اور مستحسن فرمایا ہے مگر زینت کے قصد سے خالص سیاہ رنگ کے خضاب کو مکروہ بتایا ہے ومن فعل ذالك (ای الخضاب بالسواد) ليزين نفسه للنساء و ليحبب نفسه اليهن فذلك مكروه و عليه عامة المشائخ و بعضهم جوز ذلك من غير كراهة (عالمگیری) (۱) البتہ میندھی اور وسمہ ملا کر لگانا جس میں خالص سیاہ رنگ نہیں ہوتا جائز ہے بلکہ حدیث شریف میں اس کو حضور ﷺ نے بہترین خضاب فرمایا ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

بارھواں باب
زیورات

نو سال سے کم عمر لڑکی کو زیور پہنا سکتے ہیں۔

(سوال) نو سال کی عمر سے کم عمر والی لڑکی کو زیور پہنانا مکروہ ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۲۶۶ مولوی محمد ابراہیم صاحب نیو سلیم (مدراس) ۱۱ شوال ۱۳۵۵ھ م ۲۷ دسمبر ۱۹۳۶ء

(جواب ۲۳۵) نو سال کی عمر سے کم عمر والی لڑکی کو زیور پہنانا مکروہ نہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

انگوٹھی کی مقدار کیا ہونی چاہئیے؟

(سوال) متعلقہ انگوٹھی

(جواب ۲۳۶) ڈیڑھ ماشہ سونے اور ۹ ماشہ چاندی کی انگوٹھی مرد کے لئے استعمال کرنا جائز نہیں۔ (۲)
محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

عورت زینت کے لئے زیور اور مسی ہلدی استعمال کر سکتی ہے

(الجمعیۃ مورخہ ۹ جنوری ۱۹۳۷ء)

(سوال) عورت کو اپنی زینت کے لئے لچھا بنگڑی پہننا مسی ہلدی لگانا جائز ہے یا نہیں؟

(جواب ۲۳۷) مسی ہلدی لگانا عورتوں کو جائز ہے اور زیور پہننا بھی جائز ہے (۳) لچھا اور بنگڑی کے معنی ہم نہیں سمجھتے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

---

(۱) (حوالہ بالا گزشتہ)
(۲) و يكره للرجال التختم بما سوى الفضة كذافي الينابع والتختم بالذهب حرام في الصحيح و ينبغي ان تكون فضة الخاتم المثقال ولا يزاد عليه و قيل لا يبلغ به المثقال و به ورد الأثر كذافي المحيط (هندية ۲۳۵/۵)
(۱) ولا باس للنساء بتعليق الحرز في شعورهن من صفر و نحاس او شبه او حديد و نحوها للزينة والسوار منها (هندية : ۳۵۹/۵)

Maktaba Tul Ishaat.com

زیور

زیور کے متعلق ایک تفصیلی مضمون

(منقول از رسالہ القمر ماہنامہ دہلی مارچ ۱۳۳۳ھ ۱۹۱۵ء)

از رشحات قلم حضرت مفتی اعظمؒ

آج کل زیور کے متعلق رسالوں اور اخباروں میں مضامین شائع ہو رہے ہیں اگرچہ مضمون نگاروں کی نیت اور غرض صحیح ہے وہ چاہتے ہیں کہ مسلمان عورتوں میں زیور پوشی کی وجہ سے جو باطنی امراض تکبر، تفاخر، حسد، بخل وغیرہ پیدا ہو گئے ہیں ان کی اصلاح ہو جائے لیکن خواہ بوجہ قصور نظر یا بوجہ تشدد و تو غل بعض مضمون نگار زیور کو بالکل خلاف شرع و خلاف عقل بتاتے ہیں اصلاح کسی چیز کو حد اعتدال پر لانے کا نام ہے اور جب کہ اصلاح سے اعتدال قائم نہ رہتا ہو تو اس کو اصلاح نہیں کہا جا سکتا۔

زیور کی حقیقت کیا ہے؟ صرف یہ کہ بدن کی زینت کے لئے کسی حصہ بدن پر کوئی عمدہ اور خوبصورت چیز استعمال کی جائے خواہ وہ چیز سونے چاندی کی ہو یا جواہرات کی یا پھولوں کی یا کسی اور دھات کی بہر حال اس کے پہننے سے تزیین بدن مقصود ہو شرعی نقطہ نظر سے زیور پوشی نہ قطعاً ممنوع ہے اور نہ بالعموم مستحسن۔ قرآن مجید اور احادیث نبویہ ﷺ زیور پہننے کی اجازت دیتی ہیں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں عورتیں زیور پہنتی تھیں اور ان کو اسلام نے اس سے منع نہیں کیا۔

باری تعالیٰ جل شانہ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔ **قل من حرم زینة الله التی اخرج لعباده** (اعراف) یعنی اے پیغمبر ان جاہلوں سے کہو کہ خدا کی پیدا کی ہوئی زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کی ہے کس نے حرام کی؟ اور تفسیر خازن میں ہے **والقول الثانی ذکره الامام فخر الدین الرازی انه یتناول جمیع انواع الزینة فیدخل تحته جمیع انواع الملبوس والحلی الخ** یعنی اس آیت کی تفسیر میں قول ثانی وہ ہے جو امام فخر الدین رازیؒ نے ذکر کیا ہے کہ آیت میں زینت سے مراد زینت کے تمام اقسام ہیں پس اس میں ہر قسم کا لباس اور زیور داخل ہے اور دوسری جگہ باری تعالیٰ عورتوں کو ارشاد فرماتا ہے **لا یبدین زینتهن** یعنی وہ اپنی زینت ظاہر نہ کریں تفسیر خازن میں ہے **واراد بالزینة الخفیة مثل الخلخال والخضاب فی الرجل والسوار فی المعصم والقرط فی الاذن والقلائد فی العنق فلا یجوز للمراة اظهارها الخ** یعنی زینت سے زینت دینے والی پوشیدہ چیزیں مراد ہیں جیسے پاؤں میں خلخال (پازیب) اور مہندی کا رنگ اور ہاتھ میں کنگن اور کان میں بالیاں اور گلے میں ہار کہ عورت کو ان چیزوں کا نامحرموں پر ظاہر کرنا جائز نہیں۔

اور صحیح بخاری میں آنحضرت ﷺ کے زمانے میں عورتوں کا کان میں بالیاں اور انگلیوں میں انگوٹھیاں پہننا ثابت ہے دیکھو صحیح بخاری جلد اول ص ۴۰ **فجعلت المراة تلقی القرط والخاتم** ترمذی

اور ابوداؤد میں عہد نبوی میں عورتوں کا خلخال اور کنگن پہننا مذکور ہے گلے میں ہار پہننا اکثر کتب حدیث سے ثابت ہے دیکھو صحیح بخاری جلد اول ص ۳۶۳ حدیث افک۔

حاصل یہ کہ کان میں ہاتھوں میں پاؤں میں گلے میں زیور پہننا شرعاً جائز ہے اور عورتوں کو چونکہ قدرتی اور فطری طور پر زینت کی ضرورت ہے اس لئے شریعت نے ان کے لئے چاندی سونے کے زیور کی بھی اجازت دی ہے حالانکہ مردوں کو چاندی سونا پہننے کی اجازت نہیں کانوں میں بالیاں جب کہ عہد نبوی میں پہنی گئیں اور شرعاً اس کو جائز رکھا گیا تو کانوں کو چھیدنے کو مثلہ یا مثلہ کے مشابہ خیال کرنا بھی غلطی ہے (اس سے اگلا رسالہ دستیاب نہیں ہوا)

تیرھواں باب
ظروف

لوہے کے برتنوں کا استعمال جائز ہے

(سوال) خالص لوہے کا برتن بلا قلعی جس میں پانی زنگ آلود ہونے سے متغیر اللون ہو جاتا ہے جائز ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۵۳۳ (دہلی) ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ م ۱۳ جولائی ۱۹۳۵ء

(جواب) (از نائب مفتی صاحب) تانبے اور پیتل کے برتنوں کا جو کہ قلعی شدہ نہ ہوں استعمال کرنا خورد و نوش میں اگرچہ مکروہ ہے بوجہ مضر ہونے ان کے زنگ کے لیکن لوہے کے برتنوں کا استعمال کرنا عموماً جائز ہے۔ وفی الجوهرة واما الانيه من غير الفضة والذهب فلا باس بالا كل والشرب والا نتفاع بها كالحديد والصفر والنحاس والرصاص والخشب والطين اه رد المحتار جلد خامس ص ۲۳۸ (۱) فقط واللہ اعلم حبیب المرسلین عفی عنہ نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی۔

(جواب ۲۳۹) (از مفتی اعظم) برتنوں کا استعمال مکروہ اس وقت ہوتا ہے کہ شریعت میں اس کی ممانعت وارد ہوئی ہو یا وہ مضر اثرات رکھتے ہوں یا کسی کافر قوم کی مشابہت پائی جاتی ہو لوہے کے برتنوں میں کوئی وجہ ممانعت یا کراہت کی نہیں ہے۔ (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

چودھواں باب
قدرتی پیداواریں

خودرو گھاس کا حکم

(سوال) زید نے اپنی زمین محض گھاس کے لئے مقرر کر رکھی ہے اور سرکاری محصول بھی ادا کرتا ہے اور

---

(۱) رد المحتار مع الدر ۶ ۳۴۳ ط سعید

(۲) ولا باس باستعمال آنية الرصاص والزجاج والبلور والعقيق ط کراچی (الهداية : ۳۸٤/٤)

Maktaba Tul Ishaat.com

اس زمین کا احاطہ بھی لکڑی یا خار سے کر رکھا ہے اس زمین پر جو گھاس بارش سے اگ آئی ہے زید اس کا مالک ہے یا نہیں ؟ اور اس گھاس کی بیع وشراء اور اجارہ کر سکتا ہے یا نہیں ؟ ترمذی شریف کی حدیث جو باب فی بیع فضل الماء میں مذکور ہے اس پر شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں و کذلك حکم الکلاء الا ان یحمیه الوالی پس یہ احاطہ افراد حمایت سے ہے یا نہیں ؟ چنانچہ افراد حمایت ہونے پر ابن الہمام کا یہ قول دلالت کرتا ہے و کذا لو حدق حول ارضه وهیأها للانبات حتی نبت القصب صار ملکاله پس کلام محدث اور فتح القدیر سے زید کا مالک ہونا صراحتہ ثابت ہوتا ہے یہ صحیح ہے یا نہیں ؟ بینوا توجروا۔ محمد اسمٰعیل حسن مدرسہ انجمن اسلام اکھورہ ضلع سورت

(جواب ۲۴۰) کلاء یعنی خودرو گھاس مباح الاصل ہے خواہ مملوک زمین میں ہو یا غیر مملوک میں لقوله علیه السلام الناس شرکاء فی الثلث الماء والکلأ والنار (کفایه) وفی روایة الطبرانی المسلمون شرکاء فی الثلث الخ (شامی) (۱) ہاں اگر مملوک زمین میں کوئی پانی دے کر گھاس اگائے اور اس کی پرورش کرے تو اکثر فقہاء کے نزدیک مالک ہو جاتا ہے اور اس کی بیع وشراء جائز ہو جاتی ہے اور بعض فقہاء کے نزدیک پانی دینے اور تربیت کرنے سے بھی مالک نہیں ہوتا وهو مختار القدوری کیونکہ حصول ملک کے لئے حیازۃ یعنی اپنے قبضے میں کر لینا شرط ہے اور پانی دینا ان کے نزدیک حیازۃ نہیں پس ان لوگوں کے قول پر گھاس کاٹ لینے سے مملوک ہوگی لمااذا احرز الماء بالاستقاء فی نیة والکلأ بقطعه جاز حینئذ بیعه لانه بذلك ملکه انتهی (فتح القدیر) (۲) پس صرف باڑہ بندی اور وہ بھی گھاس کے خود بخود اگ آنے کے بعد جیسا کہ متعارف ہے کسی کے نزدیک بھی حصول ملک کے لئے کافی نہیں رہی فتح القدیر کی منقولہ سوال عبارت تو اس میں بھی جملہ وهیا للانبات اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ انبات میں اس کے فعل کو کچھ دخل ہو اور ظاہر ہے کہ صرف باڑہ بندی کا انبات میں کچھ دخل نہیں ہے اور والی یعنی سلطان کا حمی مستثنیٰ ہے کیونکہ وہ بیت المال کے لئے ہے جس میں عامہ مسلمین کا فائدہ مد نظر ہے۔ واللہ اعلم

خودرو گھاس کی بیع وشراء کا حکم

(سوال) حشیش غیر مقطوع زمین سے اٹکل یا اندازہ کر کے فروخت کرنا درست ہے یا نہیں ؟

(جواب ۲۴۱) گھاس زمین میں اگر خود اگی ہو تو اس کی بیع زمین میں لگے ہوئے جائز نہیں ولا یجوز بیع الکلاء واجارته وان کان فی ارض مملوکة الخ (هندیه ص ۱۵۱ ج ۳) (۳)

---

(۱) (رد المحتار مع الدر المختار کتاب احیاء الاموات فصل فی الشرب ۶ ۴۴۰)
(۲) (فتح القدیر مع الهدایة ۶/۵۶ ط کوئٹه)
(۳) (هندیة)

تالاب کا پانی اور مچھلی زمیندار کی مملوک نہیں

(سوال) ایک شخص جو ایک گاؤں کا زمیندار ہے اس کی زمین میں تالاب ہے اس کی مچھلیاں اس کی مملوک ہیں یا نہیں یعنی دوسرے کو مچھلیاں پکڑنے سے روک سکتا ہے یا نہیں خانگی مصارف کے لئے ان تالابوں کا پانی مشترک ہے لیکن اگر وہ رعایا کے لوگ ان تالابوں کے پانی کو اپنے کھیتوں میں پہنچانا چاہتے ہیں تو ان سے اس کا معاوضہ لیا جاتا ہے کیا یہ صحیح ہے اگر زمیندار معاوضہ نہ لے تو گورنمنٹ رعایا پر محصول لگا دیتی ہے جس میں وہ زمیندار بھی شریک ہوتا ہے کیا یہ صحیح ہے بعض اوقات ان تالابوں میں سنگھاڑے کی بیل بھی ڈالتے ہیں آیا وہ اس کی مملوک ہے یا نہیں اور وہ اسے بیچنے کا مجاز ہے یا نہیں۔ المستفتی نمبر ۱۲۱۴ کریم اللہ خان صاحب (ضلع بلاسپور) ۷ ارجب ۱۳۵۵ھ م ۱۴ اکتوبر ۱۹۳۶ء

(جواب ۲۴۲) تالاب کا پانی اور مچھلیاں زمیندار کی مملوک نہیں ہاں پانی تالاب میں سے لے لینے اور مچھلیاں پکڑ لینے کے بعد ملک ہو جاتی ہیں اور سنگھاڑے کی بیل جو ڈالی جائے وہ ڈالنے والے کی ملک ہے اور وہ اسے فروخت کر سکتا ہے(۱)۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

پندرھواں باب

لہو ولعب (گانا بجانا وغیرہ)

شطرنج کھیلنا اور خنزیر کے خون سے ہاتھ رنگنے کا حکم

(سوال) ایک شخص میرا دوست تھا وہ شطرنج کھیلا کرتا تھا چند مرتبہ اسے منع کیا کہ تم اس کھیل کو ختم کرو سخت گناہ ہے ایک روز یکایک اس سے کہا کہ جس وقت تم کھیلتے ہو تو تمہارے ہاتھ خون خنزیر میں ڈوب جاتے ہیں اس لفظ پر وہ مجھ سے نالاں ہو کر مجھ سے دشمنی کر لی اور یہ کہا کہ وہ مسئلہ کون سا ہے جس سے تم نے یہ الفاظ نکالے یا تو علمائے دین اس مسئلے کو تحریر کریں ورنہ تم پر دعویٰ کروں گا آپ مسئلہ تحریر فرمایئے کہ میں سچا ہوں یا جھوٹا؟ بینوا توجروا

(جواب ۲۴۳) شطرنج کے مشابہ ایک کھیل ہے جسے نرد کہتے ہیں اس کے بارے میں حدیث شریف میں یہ الفاظ آئے ہیں کہ جس نے نرد کے ساتھ کھیل کیا گویا اس نے خنزیر کے گوشت و خون میں اپنے ہاتھ رنگ لئے مسلم شریف میں روایت ہے۔ من لعب بالنرد شیر فکانما صبغ یدہ بدم خنزیر(۲) اور دیلمی نے روایت کیا ہے اذا مررتم بھو لاء الذین یلعبون بھذہ الازلام والشطرنج والنرد وما کان من ھذہ

---

(۱) لا یجوز بیع الماء فی برد و بئیرہ ھکذا فی الحاوی فاذا احذہ و جعلہ فی جرۃ او ما اشبھھا من الاوعیۃ فقد احرزہ فصار احق بہ فیجوز بیعہ والتصرف فیہ کالصید الذی یا خذہ کذافی الذخیرۃ واما بیع ما جمعہ الانسان فی حوضہ ذکر شیخ الاسلام المعروف بخواھر زادہ ان الحوض اذا کان مجصصا او کان الحوض من نحاس او صفر جاز البیع علی کل حال و کانہ جعل صاحب الحوض محرز الماء یجعلہ فی حوضہ (ھندیۃ ۳/ ۱۲۱)

(۲) (صحیح مسلم باب تحریم اللعب بالنرد ۲/ ۲۴۰)

Maktaba Tul Ishaat.com

فلا تسلموا علیهم وان سلموا علیکم فلا تردوا یعنی جب تم ان اور شطرنج اور نرد کھیلنے والوں پر گزرو تو انہیں سلام نہ کرو اگر وہ سلام کریں تو جواب نہ دو (کذا فی البصائر) اور حنفیہ کے نزدیک شطرنج کھیلنا حرام ہے درمختار میں ہے وکرہ تحریما اللعب بالنرد و کذا الشطرنج انتهی اور ردالمحتار میں ہے لان من اشتغل به ذهب عناء ہ الدنیوی وجاء ہ العناء الاخروی فهو حرام کذا الشطرنج عناء الخ ... (واللہ تعالیٰ اعلم) کتبہ محمد کفایت اللہ غفرلہ (شائع شدہ اخبار الجمعیۃ مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۳۳ء)

یہ کہنا کہ ہم قرآن وحدیث کو نہیں مانتے کفر ہے۔

(سوال) ایک مقام پر بتقریب شادی منجملہ دیگر اہل اسلام کے چند علما بھی جمع تھے جب دلہن کے مکان پر مولوی صاحبان تشریف لے گئے اور راگ وباجے سے منع فرمانے لگے تو مالک مکان نے کہا کہ ہم برابر راگ و باجا بجوائیں گے علما نے کہا کہ قرآن وحدیث میں راگ وباجہ کی سخت ممانعت آئی ہے یہ فعل ہرگز نہ کرو اس کے جواب میں ان مسلمانوں نے کہا کہ ہم قرآن وحدیث کو نہیں مانتے ہم راگ وباجا برابر بجوائیں گے۔ جدہ وہی شخص دوسرے گاؤں شادی کرنے گیا اور باجا ہمراہ لے کر دولہن کے مکان پر پہنچ کر باجا بجوانے لگا دلہن کے والد نے کہا کہ باجا مت بجواؤ یہ رسم کفار کی ہے تو اس کے جواب میں کہنے لگا کہ ہم کافر ہیں کافر ہیں کافر ہیں تین بار اور جو کوئی ہم سے رشتہ داری اور میل رکھے گا وہ بھی کافر ہے لہذا شریعت میں ایسے اشخاص کے واسطے کیا حکم ہے؟

(جواب ۲۴۴) کسی شخص کا یہ کہنا کہ ہم قرآن وحدیث کو بالکل نہیں مانتے یا کسی ایسی بات کا زبان سے نکالنا جس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول وکتب کی حقارت ہوتی ہو صریح کفر ہے ایسے الفاظ استعمال کرنے سے مسلمان مرتد ہو جاتا ہے ایسے لوگوں سے اہل اسلام جیسا برتاؤ رکھنا درست نہیں فتاویٰ بزازیہ میں ہے اذا وصف الله بما لا یلیق به او سخر باسم من اسمائه او بامر من اوامره او انکر وعدا ووعیدا کفر ولو قال من خدایم یکفر انتهی (۱) واللہ اعلم۔

ولیمہ نکاح یا کسی اور خوشی کے موقع پر دف بجانے کا حکم۔

(سوال) شادی یا ولیمہ کے کھانے میں اور خوشی کی مجلس میں گانا بجانا راگ سے عورتوں کا مثل ڈھول وبربط و نے و شروق و شبابہ رباب و مہ وہوائی و طنبورہ وجعرانہ پر گانا بجانا جائز ہے یا نہیں اور جو لوگ جائز کہتے ہیں ان کے لئے شرع شریف سے کیا سزا ہے؟

(جواب ۲۴۵) ولیمہ یا نکاح یا کسی اور خوشی میں اگر دف بجا کر ایسے لوگ گائیں جو محل شہوت نہیں ہیں تو یہ جائز ہے لیکن دف کے علاوہ نہ کوئی باجہ جائز ہے اور نہ عورتوں کا گانا واما غیر هما من الطنبور والبربط

---

(۱) (رد المحتار مع الدر ۶ ۳۹۴)
(۲) (فتاوی برازیۃ علی هامش هندیہ ۶ ۳۲۳)

والرباب والقانون والمزمار والصنج و سائر المعازف والا و تارفهو حرام (مجموعه فتاوی مولانا لکھنوی ص ۲۵٦ ج ۲)اسی طرح خوش الحان یا خوبصورت لڑکوں کا گانا یا ان لوگوں کا غنا جو قواعد غنا اور اصول موسیقی کے موافق گاتے ہیں سننا حرام ہے ۔وفی السراج و دلت المسئلة ان الملاهی کلها حرام و یدخل علیهم بلااذنهم لا نکارا لمنکر' قال ابن مسعودؓ صوت اللهو والغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء النبات (درمختار ۳) (۱)قلت و فی التاتار خانیة عن العیون ان کان السماع سماع القرآن والموعظة یجوز وان کان سماع غناء فهو حرام با جماع العلماء (رد المحتار(۲) ج۳) و قیل ان تغنی وحده لنفسه لدفع الوحشة لا باس به و به اخذ السرخسی وذکر شیخ الاسلام ان کل ذلك مکروه عند علماء نا (رد المحتار ج ۳) قال فی الملتقط الغلام اذا بلغ مبلغ الرجال ولم یکن صبیحا فحکمه حکم الرجال وان کان صبیحا فحکمه حکم النساء الخ (رد المحتار ص ۲۹۸ ج ۱) ۔

کبوتربازی حرام ہے.

(سوال) ایک امام صاحب نے اپنے وعظ میں کبوتربازی کے بارے میں بہت سخت سست کہا اور زید کا حوالہ دیتے ہوئے یہ کہا کہ وہ مسجد کے نزدیک کبوتربازی کرتا ہے اس کو توبہ کرنی چاہئیے اور اس فعل قبیح کی وجہ سے پہلی قومیں غارت کی گئی ہیں اور دیکھو قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وما کان صلاتهم عند البیت الامکاء و تصدیه فذوقوا العذاب بما کنتم تکفرون (ترجمہ) اور ان کی نماز نہ تھی اللہ کے گھر کے قریب مگر صرف سیٹیاں بجانی اور تالیاں پیٹنی سو ہم ان کو اس کفر کا عذاب دیں گے۔ سوائے مسلمانو! کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے کہ جس قوم پر اللہ کا غصہ ہوا ہے وہ یہی فعل کرتی تھیں۔ کیا تم کبوتربازی میں تالیاں نہیں پیٹتے سیٹیاں نہیں بجاتے ؟اے کبوتربازو! یہ جو تم کلیجے پھاڑ پھاڑ کر چیختے ہو تمہاری اس آواز کو اللہ پاک کیا فرمارہا ہے خدا کے لئے تم اپنے اس فعل سے باز آجاؤ ورنہ خدا کا عذاب تیار ہے خدا کی قسم پہلی قومیں اسی فعل سے عذاب میں ڈالی گئی ہیں۔

کبوتربازوں نے کہا کہ امام نے یہ جھوٹ بولا ہے کہ کبوتربازی سے پہلی قوموں پر عذاب آیا ہے سو کبوتربازوں نے اس امام کے پیچھے نماز پڑھنی چھوڑ دی ہے اور فساد کرنے پر آمادہ ہیں لہذا جو کچھ قرآن وحدیث کا حکم ہے اس سے ہم کو آگاہ کیا جائے۔المستفتی نمبر ۱۸۷ محمد نذیر مؤذن (بازار لال کنواں دہلی) ۱۱ شوال ۱۳۵۲ھ م ۲۷ جنوری ۱۹۳۴ء

(جواب)(از نائب مفتی صاحب) کبوتروں کا اڑانا اور کھیلنا ایسا ناجائز ہے کہ جس کی وجہ سے کبوتربازکی گواہی مقبول نہیں ہوتی اور مسجد کے قریب نماز کے وقت اڑانا بہت ہی سخت گناہ ہے نمازیوں کو چاہئیے کہ کبوتربازوں

---

(۱) (رد المحتار مع الدر ۳٤۸/٦) (۲) (حواله بالا)

Maktaba Tul Ishaat.com

کو منع کردیں کہ مسجد کے قریب ہرگز کبوتر نہ اڑائیں۔ فقط واللہ اعلم۔ حبیب المرسلین نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی

(جواب ۲۴۶) (از مفتی اعظم) کبوتربازی جس طرح کہ آج کل کی جاتی ہے یہ سخت ناجائز اور حرام ہے کہ اس میں کتنی ہی باتیں شریعت کے خلاف ہیں(۱) اول کوٹھوں پر چڑھنا اور پڑوس کی بے پردگی کی پروانہ کرنا دوسرے تالیاں بجانا سیٹیاں بجانا اور شور مچانا کہ یہ سب باتیں لہو ولعب کی غرض سے کرنا سخت گناہ ہے تیسرے دوسروں کے کبوتر پکڑ لینا اور پھر ان کو واپس نہ کرنا بلکہ بیچ کر اپنے کام میں لانا یہ بھی حرام ہے چوتھے اپنے شور وشغب سے جماعت اور نمازیوں کی نماز میں خلل ڈالنا اور ان کے خیالات کو پریشان کرنا یہ بھی سخت معصیت اور گناہ ہے اور ان سب باتوں کا مجموعہ خدا کا عذاب نازل کرنے کے لئے سبب بن سکتا ہے دنیا میں نہ آئے تو آخرت میں مواخذہ ہونا شرعی قاعدہ سے ثابت ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

(۱) گراموفون میں قرآنی آیت اور اشعار سننا جائز نہیں
(۲) گراموفون میں قرآنی آیات بھرنا قرآن کی توہین ہے۔

(سوال) (۱) "وردولی" کے نام سے لیلیٰ مجنوں کے عشق کے متعلق گراموفون کے ریکاردوں میں کچھ ایسے ریکارڈ تیار کئے گئے ہیں جن میں مندرجہ ذیل اشعار گائے گئے ہیں ان اشعار سے تمام انبیائے کرام کی شان میں عموماً حضور اکرم ﷺ کی شان میں خصوصاً گستاخی ہے یا نہیں؟

قبر میں مجنوں سے جب پوچھا گیا
یار تُو قل من ربک ما دینک
سنتے ہی گویا لگا اک دل پہ تیر
بولا بگڑ کر کہ اے منکر نکیر
پاس میرے آپ جو تشریف لائے
میری لیلیٰ کو کہاں پر چھوڑ آئے
آراستہ جب ہوگا دربار عرصہ محشر
لائیں گے جو تشریف وہاں سارے پیمبر
عشاق سے فرمائے گا یوں خالق اکبر
دنیا میں جو کس کے لئے رہتے تھے مضطر
میں عرض کروں گا مرے مالک مرے داور
میں نے دنیا میں بہت کی جستجو

(۱) ولا شهادة من يلعب بالحمام يطيرها (هندية ۳/۴۶۳)

کوئی لیلیٰ سا نہ پایا ماہ رو
پھر فرشتوں نے شبیہ مصطفےٰ
سامنے لاکر کے مجنوں سے کہا
دیکھ ان کو غور سے اے نیک ذات
واسطے ان کے بنی کل کائنات
بولا مجنوں اور کچھ سمجھا نہ میں
ہاں مگر آنکھیں تو لیلیٰ کی سی ہیں

(۲) گراموفون کے ریکارڈوں میں قرآن پاک کی آیتوں اور سورتوں کو بھرنا اور قرأت کرنے والوں کا قرأت کرکے اس کی فیس لینا اور ان ریکارڈوں کا سننا رکھنا خریدنا جائز ہے یا نہیں؟

(۳) کسی واقعہ کو خواہ وہ فرضی ہو یا کچھ اصلیت ہو ڈرامہ بنانا اور سینماؤں اور تھیٹروں میں تماشا کرنا یا گراموفون کے ریکارڈوں میں بھرنا پھر اس قسم کے ڈراموں کا نام "شان اسلام" یا نور وحدت یا اور اسی قسم کے مقدس الفاظ میں ان کا نام رکھنا جن سے مذہبیت کا اظہار ہوتا ہو جائز ہے یا نہیں؟

(۴) گراموفون کی حیثیت ان باجوں کی ہے یا نہیں جن کا شمار آلات غناو سرور میں ہے؟

المستفتی نمبر ۲۸۲ محمد احسان الحق (بہرائچ) ۲۸ محرم ۱۳۵۳ھ م ۱۳ مئی ۱۹۳۴ء (شائع شدہ اخبار سہ روزہ الجمعیۃ مورخہ ۱۳ جون ۱۹۳۴ء

(جواب ۲۴۷) گراموفون میں قرآن مجید کی آیات اور سورتوں کو بھرنا ناجائز ہے کہ اس میں اللہ کی مقدس کتاب کی توہین ہے اور قاری کو اس غرض سے قرأت کرکے اس کی اجرت لینا حرام ہے ان ریکارڈوں کو خریدنا اور استعمال کرنا بھی جائز نہیں گو بظاہر یہ قرآن پاک کی قرأت کو سننا سنانا ہے لیکن یہ طریقہ استماع قرآن کے احترام کے منافی ہے اور چونکہ عام طور پر گراموفون کا استعمال لہو ولعب اور تفریح کے لئے کیا جاتا ہے اور اس کی مجالس غناعام تماشائیوں اور ہر قسم کے بے باک آدمیوں کی مجالس ہوتی ہیں اس لئے اس باجے کا حکم بھی عام آلات غنا کا حکم ہے اس بنا پر واقعہ مذکورہ جو ایک فرضی ڈرامہ کی صورت میں ترتیب دیا گیا ہے توہین مذہب اور توہین انبیاء کا ایک مرقع ہے(۱) اگر واقعی ہوتا تو مجنوں کے جنون کے ماتحت قابل درگزر ہوتا لیکن اب تو بنانے والے کا مقصد یہی ہو سکتا ہے کہ وہ مجنون کے عشق کی آڑ لے کر منکر نکیر، سوال قبر حضرت حق کے محاسبہ محشر وغیرہ معتقدات اسلامی کا مذاق اڑائے اس لئے مسلمانوں کو ایسے ریکارڈوں کے خلاف قوی احتجاج کرنا چاہئے۔ محمد کفایت اللہ

---

(۱) وفی السراج و دلت المسألة ان الملاهی کلها حرام (الدر المختار مع الرد ۳۴۸/۶) قلت و یظهر من هذا ما کان دلیل الاستخفاف یکفر به (رد المحتار مع الدر ۲۲۲/۶) والا ستهزا بشیٍ من الشرائع کفر (الدر المختار مع الرد ۴۷۴/۵)

Maktaba Tul Ishaat.com

ڈھول باجے کے ساتھ قوالی سننا ناجائز ہے۔

(سوال) جو لوگ قوالی گویوں سے مع باجہ ڈھولک وغیرہ سنتے ہیں اور اس کام کے لئے چندہ بھی مانگتے ہیں ان کا کیا حکم ہے؟ المستفتی نمبر ۳۴۵ حاجی عبدالغفور، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ ۱۰ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ م ۲۳ جون ۱۹۳۴ء

(جواب ۲۴۸) ڈھول باجے کے ساتھ قوالی جیسی کہ مروج ہے ناجائز ہے اس میں شریک ہونا اور چندہ دینا اور کسی قسم کی امداد دینا سب ناجائز ہے۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

گراموفون میں قرآنی آیات سننا قرآن کی توہین ہے۔

(سوال) گراموفون باجے میں جو ریکارڈ بھرے جاتے ہیں جس میں قرآن شریف کی آیات اور نعتیہ کلام اور عاشقانہ غزلیں ہوتی ہیں ان کا سننا سنانا جائز ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۵۸۲ حافظ مظفر الدین (میرٹھ) ۱۸ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ م ۱۹ اگست ۱۹۳۵ء

(جواب ۲۴۹) (از حضرت مفتی اعظمؒ) گراموفون میں قرآن مجید کی آیات اور سورتوں کا بھرنا ناجائز ہے کہ اس میں کتاب مقدس کی توہین ہے اور قاری کو اس غرض سے قرأت کر کے اس کی اجرت لینا حرام ہے ان ریکارڈوں کو خریدنا اور استعمال کرنا بھی جائز نہیں گو بظاہر یہ قرآن پاک کی قرأت کو سننا سنانا ہے لیکن یہ طریقہ "استماع" قرآن کے احترام کے منافی ہے اور چونکہ عام طور پر گراموفون کا استعمال لہو ولعب اور تفریح کے لئے کیا جاتا ہے اور اس کی مجالس غنا عام تماشائیوں اور ہر قسم کے بے باک آدمیوں کی مجالس ہوتی ہیں اس لئے اس باجے کا حکم بھی عام آلات غنا کا حکم ہے (۲) مسلمانوں کو ایسے ریکارڈوں کے خلاف قوی احتجاج کرنا چاہئے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

(جواب) (از نائب مفتی صاحب) گراموفون کا سننا سنانا لہو ولعب میں داخل ہے اور لہو ولعب کو فقہا مطلقاً حرام لکھتے ہیں ان الملاهی کلها حرام (شامی) نیز مستورات اور بچوں کے اخلاق پر بھی شرعی حیثیت سے اس کا برا اثر پڑتا ہے اس لئے اس کا استعمال کرنا جائز نہیں۔ فقط واللہ اعلم بندہ محمد یوسف عفی عنہ مدرسہ امینیہ دہلی، الجواب صحیح حبیب المرسلین عفی عنہ، المجیب مصیب نور الدین بہاری عفی عنہ، الجواب صحیح محمد عظمت اللہ کان اللہ لہ، الجواب صواب احقر محمد اسحٰق عفی عنہ بقلم خود میرٹھی ثم الدھلوی

تھیٹر اور سینما دیکھنا کسی حال میں بھی جائز نہیں

(سوال) تھیٹر یا سینما ہر حالت میں دیکھنا جب کہ اس سے خود کو نصیحت حاصل ہو اور وہ کھیل نصیحت آمیز ہو اس کی نصیحت کا اثر قلب پر پڑنے سے وہ شخص راہ راست پر آجانے جائز ہے یا ناجائز؟ اور کس حالت میں

---

(۱) وما يفعله متصوفة زماننا حرام لا يجوز القصد والجلوس اليه ومن قبلهم لم يفعل كذلك والحاصل انه لا رخصة في السماع في زماننا لان الجنيد تاب عن السماع في زمانه (رد المحتار مع الدر ۳۴۹/۶)

(۲) وفي السراج: و دلت المسألة ان الملاهي كلها حرام الخ (الدر المختار مع الرد ۳۴۸/۶)

جائز ہے ؟المستفتی نمبر ۶۱۹ خدا بخش (ضلع جالون) ۱۹ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ م ۱۸ ستمبر ۱۹۳۵ء

(جواب ۲۵۰) ممکن ہے کہ تھیٹر کے بعض قصے اور ڈرامے مفید ہوں اور ان سے کسی کو عبرت اور فائدہ حاصل ہو جائے لیکن عام طور پر تھیٹروں اور تماشوں کے اندر منکرات اور نقصانات زیادہ ہیں اخلاقی حالت زیادہ تر خراب ہو جاتی ہے اور نا معلوم اور غیر محسوس طریق پر انسان کے مکارم نسبی اور مآثر خاندانی اور فضائل مذہبی اور محاسن معاشرتی زائل اور مضمحل ہو جاتے ہیں بعض حالات میں بعض فوائد کا ترتب تسلیم کرتے ہوئے بھی بموجب اصول واثمهما اكبر من نفعهما کے اس کے عدم جواز کا حکم دیا جائے گا (۱) اور مفاسد کبیرہ اکثریہ غالبہ کی بنا پر بعض حالات میں بعض معمولی فوائد کے حصول کو نظر انداز کرنا لازم ہوگا اور توفیق حق وہدایت شامل حال ہو تو اجتناب میں کوئی دشواری اور کوئی مضرت نہیں۔ محمد کفایت اللہ

قماربازی کے لئے کسی کو گھوڑا دینا جائز نہیں.

(سوال) آج کل ایک کھیل ریس کا نکلا ہے اس میں گھوڑوں پر بازی لگائی جاتی ہے گھوڑے کسی دوسرے شخص کے ہوتے ہیں اور بازی لگانے والے دیگر اشخاص ہوتے ہیں اس پر انعام مقرر ہوتا ہے اور بازی لگانے والا شخص پہلے پانچ دس روپے کا ٹکٹ خرید تا ہے اگر اس کا گھوڑا آگے نکل گیا تو اس کو کئی ہزار روپے کی رقم ملتی ہے اور یہ کھیل سرکاری طور سے کھلایا جاتا ہے اب سوال یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اس کھیل کے لئے اپنے گھوڑے رکھے اور اپنے ہی سوار تو وہ شخص آیا گنہگار ہوگا ؟ اور یہ گھوڑے والا شخص بازی نہیں لگاتا صرف اپنے گھوڑے اور سوار اس کام کے لئے دیتا ہے اس کو بھی سرکار انعام دیتی ہے بعض لوگ اس کھیل کو قمار کہتے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ مسابقت خیل ہے حضرت رسول اللہ ﷺ بھی مسابقت خیل پر انعام وغیرہ دیا کرتے تھے گھوڑے والے شخص پر کوئی مواخذہ نہیں ہے جو لوگ بازی کھیلتے ہیں وہ گناہ گار ہیں اس کی مثال ایسی ہے جیسے ولی مسمی کو کرایہ پر مکان دیدے پھر کرایہ دار شخص چاہے اس میں خدا کی عبادت کرے یا اور کوئی کام کرے مکاندار گناہ گار نہیں ہے المستفتی نمبر ۶۵۰ ابو محمد عبد الجبار (رنگون) ۲۳ رجب ۱۳۵۴ھ م ۲۲ اکتوبر ۱۹۳۵ء

(جواب ۲۵۱) ہاں گھوڑے کا مالک جو خود بازی نہیں لگاتا وہ قماربازی کا گناہ گار نہیں ہے مگر اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ ریس محض قماربازی کے لئے کرائی جاتی ہے اور وہ بھی اس کے اندر ایک قسم کی شرکت کرتا ہے پس بحیثیت ولا تعاونو على الاثم والعدوان (۲) وہ اس فعل میں شرکت کی وجہ سے کراہت کا مرتکب ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

---

(۱) (حوالہ گزشتہ رد المحتار مع الدر المختار ۶/۳۴۸)

(۲) (سورۃ المائدۃ: ۲)

Maktaba Tul Ishaat.com

بینڈ باجہ ہارمونیم وغیرہ باجے ہی کے حکم میں ہیں.

(سوال) بینڈ یا مشک کا باجہ یا دیگر ترقی یافتہ باجہ بجانے والے منہ لگا کر جو باجہ بجاتے ہیں تو اندر ہی اندر کچھ راگ بھی گاتے ہیں اس قسم کا گانا جو باجے کے اندر گایا جاتا ہے گانا تصور ہوگا یا محض ناچ گانا جیسا کہ طوائف وغیرہ ناچ گانا کرتے ہیں یہ ناچ گانا تصور ہوگا بعض باجے مثلاً ہارمونیم ستار سارنگی وغیرہ انگلیوں سے بجاتے ہیں اس میں بھی کچھ گانا بجانے والے اشارات انگلیوں سے بجاتے ہیں گو ایسے گانے کو عوام بغیر منہ سے گائے نہیں سمجھ سکتے ممکن ہے ماہر موسیقی سمجھتے ہوں ایسے گانے جو باجے کے اندر ہی اندر گائے جاتے ہیں ناچ گانے کے حکم میں سمجھے جائیں گے یا نہیں اور خوش الحانی گلو سے مرد بغیر باجہ یا جو باجے کے ساتھ نعت مناجات قوالی وغیرہ گائے تو جائز ہے یا نہیں ؟المستفتی نمبر ۷۸۷ حاجی علیم الدین (نارنول) ۵ ذی الحجہ ۱۳۵۴ھ ۲۹ فروری ۱۹۳۶ء

(جواب ۲۵۲) باجے کے اندر جو گانا گایا جاتا ہے وہ دو قسم کا ہے ایک تو گراموفون کے ریکارڈوں کا گانا ہے یا ریڈیو کا یہ تو گانے کا حکم رکھتے ہیں اگرچہ اصل گانے سے ان کی حقیقت مختلف ہے مگر حکم ایک ہے دوسرے وہ گانے جو کسی آواز کے حامل اور ناقل نہیں ہیں بلکہ باجے کی آواز سے الفاظ پیدا کئے جاتے ہیں وہ عام طور پر سمجھے نہیں جاتے موسیقی سے مناسبت رکھنے والے لوگ ہی انہیں سمجھ سکتے ہیں وہ گانے کا حکم نہیں رکھتے بلکہ باجے کا حکم رکھتے ہیں۔ (۱) ہارمونیم ستار سارنگی اس دوسری قسم میں داخل ہیں بڑی عمر کے مرد اگر خوش الحانی سے بغیر رعایت قواعد موسیقی کے جائز و صحیح مضمون کے اشعار پڑھ لیں اور مجلس بھی مجلس لہو و لعب نہ ہو سننے والے بھی اہل دل ہوں تو یہ مباح ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

گراموفون باجہ ہی ہے اس میں قرآن بھرنا جائز نہیں.

(سوال) مونوگراف جو مشہور عام باجہ ہے جس میں ریکارڈ بجائے جاتے ہیں اسکا بجانا اور سننا جائز ہے یا نہیں؟ ریکارڈوں میں نعتیہ نظمیں اور کلام ربانی کے رکوع جو بجائے اور سنائے جاتے ہیں ان کا سننا کہاں تک جائز ہے المستفتی نمبر ۷۹۱ سلامت احمد (علی گڈھ) ۸ ذی الحجہ ۱۳۵۴ھ م ۳ مارچ ۱۹۳۶ء

(جواب ۲۵۳) گراموفون باجا ہی ہے اور اس کو بطور لہو و لعب کے ہی استعمال کیا جاتا ہے اور اس میں قرآن مجید کا بھرنا اور سنانا جائز ہے (۲) بھرنا اس لئے ناجائز ہے کہ ریکارڈ جس پر قرآن مجید بھرا جائے اس پر کوئی کنٹرول نہیں ہو سکتا کہ وہ کہاں اور کس کے قبضے میں جائے گا اور مشین کے بگڑ جانے سے آواز اور قرأت کے بگڑنے کا ہر وقت خطرہ ہے اور بسا اوقات وہ مضحکہ خیز حد تک پہنچ جاتا ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

---

(۱) (حوالہ گزشتہ رد المحتار مع الدر ۳۴۸/۶)
(۲) (حوالہ گزشتہ الدر المختار مع الرد ۳۴۸/۶)

جس شادی میں منکرات ہوں اس میں شرکت نہ کرنا ہی بہتر ہے۔

(سوال) جس شادی میں باجاوغیرہ بجتا ہے اس میں شریک ہونا اور کھانا کھانا جائز ہے یا نہیں ؟ المستفتی نمبر ۸۳۱ مولوی محمد انور (ضلع جالندھر) ۱۳ محرم ۱۳۵۵ھ م ۶ اپریل ۱۹۳۶ء

(جواب ۲۵٤) ایسی شادی میں شریک ہونا نہیں چاہئے جس میں باجا اور ناجائز چیزیں ہوں (۱) محمد کفایت اللہ

گانا بجانا حرام ہے۔

(سوال) گانا بجانا حرام ہے یا حلال اگر حرام ہے تو کیا قطعی حرام ہے ؟ اور کسی علمائے دین و بزرگان دین نے جو اس فعل کو کیا تو کیا ان کے کرنے کی وجہ سے جواز کا ثبوت ہو سکتا ہے ؟ اور بعض حدیثوں سے جو ثبوت ملتا ہے جیسا کہ مروی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے ان چند لڑکیوں کو منع کیا جو عید کے دن گا رہی تھیں اور بجا رہی تھیں جس پر حضرت نے فرمایا کہ چھوڑ دو اور اسی طرح سے اور حدیثیں ہیں۔ مثلاً ایک ضعیفہ نے باجا بجانے کی منت مانی تھی کہ حضور جب فتح مند ہوں گے تو دف بجاؤں گی جس پر حکم ہوا کہ اوفی نذرك تو کیا ان حدیثوں سے جواز کا ثبوت ہو سکتا ہے ؟ المستفتی نمبر ۱۰۰ عبدالستار (گیا) ۲۹ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ م ۲۰ جون ۱۹۳۶ء

(جواب ۲۵۵) گانا اور باجہ بجانا ناجائز اور حرام ہے (۲) البتہ نکاح کے موقع پر یا عید کے روز دف بجانا مباح ہے اور جنگ کے لئے نقارہ یا افطار و سحری کے لئے نقارہ بجانا جائز ہے۔ (۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

سینما دیکھنا ناجائز اور حرام ہے

(سوال) سینما دیکھنا گناہ صغیرہ ہے یا کبیرہ اور اس کے تماشوں میں دلچسپی لینے والا اور اس کی وجہ سے احکام ربانیہ میں تساہل کرنے والا گناہ کے ایسے درجہ میں تو نہیں پہنچ جاتا جس سے اس کا نکاح تک باطل و فاسد ہو جائے۔ المستفتی نمبر ۱۱۹۹ مستری محمد شمس الدین صاحب کریم گنج (گیا) ۶ رجب ۱۳۵۵ھ م ۲۳ ستمبر ۱۹۳۶ء

(جواب ۲۵٦) سینما میں بہت سی باتیں غیر مشروع شامل ہوتی ہیں مثلاً گانا بجانا غیر محرم صورتیں رقص عریاں مناظر اور ان باتوں کے علاوہ اس کی مجموعی کیفیت کہ لہو و لعب اور تہیج جذبات شہوانیہ اس کا ادنیٰ نتیجہ ہے ان وجوہ سے سینما دیکھنا ناجائز ہے (۴) بعض صورتوں میں حرام اور بعض صورتوں میں مکروہ ہے دیکھنے والے کا نکاح تو اس صورت میں باطل ہو گا جب کہ کفر تک نوبت پہنچ جائے اور یہ بات شاذ و نادر ہے۔ محمد کفایت اللہ

---

(۱) ومن دعی الی ولیمة فوجد ثمه لعبا او غنا فلا باس ان یقعد و یاکل فان قدر علی المنع یمنعهم وان لم یقدر یصبر هذا اذالم یکن مقتدی به اما اذا کان ولم یقدر علی منعهم فانه یخرج ولا یقعد ولو کان ذالك علی المائدة لا ینبغی ان یقعد وان لم یکن مقتدی به وهذا کله بعد الحضور واما اذا علم قبل الحضور فلایحضر (هندیة الباب الثانی عشرفی الهدایا والضیافات ۳۴۳/۵)

(۲) (حوالہ گزشتہ رد المحتار مع الدر ۳٤۸/٦)

(۳) ولا باس بضرب الدف یوم العید ... الخ (هندیة کتاب الکراهیة ۳۵۲/۵) ولا باس ان یکون لیلة العرس دف یضرب به لیعلن به النکاح وفی الولوالجیة وان کان للغمز والقافلة یجوز (رد المحتار مع الدر ۵۵/٦)

(٤) (حوالہ گزشتہ بالا ۳٤۸/٦)

Maktaba Tul Ishaat.com

جہاں باجہ بجتا ہو وہاں قرآن پڑھنا جائز نہیں

(سوال) جہاں پر باجہ بجایا جائے وہاں ختم جائز ہے یا نہیں فونوگراف سننا یا کوئی آیت فونوگراف میں پڑھی جائے غزل وغیرہ علمائے ربانی اس کو جائز فرماتے ہیں اگر عالم سنے اور جائز کرے تو کیا حکم ہے؟

المستفتی نمبر ۱۴۲۹ حکیم تجمل حسین صاحب ضلع گوجرانوالہ ۲۸ صفر ۱۳۵۶ھ م ۱۰ مئی ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۵۷) باجے کی جگہ قرآن مجید پڑھنا بھی درست نہیں فونوگراف میں کوئی جائز غزل ہو عورت کی آواز نہ ہو تو اس کا سن لینا مباح ہے۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

(۱) سماع اور غنا میں فرق

(۲) مزاروں پر جو گانا اور ساز ہوتا ہے یہ ناجائز اور حرام ہے!

(سوال) (۱) سماع اور گانے میں کیا فرق ہے اور کون سا جائز ہے؟ اگر جائز نہیں تو کس لئے (۲) اکثر جگہوں اور اولیاء اللہ کے مزاروں پر گانا ہوتا ہے اور پیروں کے گھروں میں پورے سازوں کے ساتھ گانا کرلیا جاتا ہے کیا یہ جائز ہے اگر ہے تو کس لئے؟ المستفتی نمبر ۱۴۴۹ محمد فضل اللہ خان صاحب (بنگلور کینٹ) ۱۲ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ م ۲۳ مئی ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۵۸) (۱) سماع کے معنی سننے کے ہیں عرف میں اس سے مراد گانا سننا ہوتا ہے اور غنا کے معنی گانے کے ہیں پس سماع گانا سننے کو اور غنا گانے کو کہتے ہیں (۲) مزاروں پر اور مشائخ کے گھروں پر جو گانا سازوں کے ساتھ ہوتا ہے یہ ناجائز ہے آلات غنا کی حرمت میں علماء محققین کے اندر اختلاف نہیں ہاں بالا مزامیر بعض علماء مباح قرار دیتے ہیں مگر اباحت کی بہت سے شرائط ہیں جو عام طور پر مجالس غنا میں پائے نہیں جاتے اس لئے عموماً مجالس غنا و محافل سماع ناجائز ہوتی ہیں۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

سینما دیکھنا جائز نہیں

(سوال) سینما فلم آج کل معلومات بہم پہنچانے کا ایک بہترین ذریعہ ہے اس کے ذریعہ آسانی سے تاریخی واقعات دیکھنے میں آتے ہیں جغرافیائی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے دور دراز ممالک کی سیر جن تک ہم پہنچ بھی نہیں سکتے کر سکتے ہیں تو کیا ہم اس کو بحیثیت معلومات ہونے کے دیکھ سکتے ہیں ہماری مراد فحش سینما اور بے تکے واخلاق سوز قصوں سے نہیں ہے۔ المستفتی نمبر ۱۴۴۹ محمد فضل اللہ خاں صاحب (بنگلور کینٹ)

(جواب ۲۵۹) سینما اگر اخلاق سوز اور بے حیائی کے مناظر سے خالی ہو اور اس کے ساتھ گانا بجانا اور ناجائز

---

(۱) قرأ القرآن على ضرب الدف والقصيب يكفر لا ستخفافه وادب القرآن ان لا يقرأ في مثل هذه المجالس والمجلس الذى اجتمعوا فيه للغناء والرقص لا يقرأ فيه القرآن كما لا يقرأ في البيع والكنائس لانه مجمع الشيطان (فتاوى بزازية على هامش هندية ۶: ۳۳۸)

(۲) وما يفعله متصوفة زماننا حرام لا يجوز القصد والجلوس اليه ومن قبلهم لم يفعل كذالك والحاصل انه لا رخصة في زماننا (رد المحتار مع الدر ۶/ ۳۴۹)

امر نہ ہو تو فی حد ذاتہ مباح ہوگا لیکن ہمارے علم میں کوئی فلم کسی نہ کسی ناجائز امر سے خالی نہیں ہوتی۔(۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ ٗ دہلی

معاہدہ کی پاسداری ضروری ہے

(سوال) زید ایک سر کردہ قوم ہے اور وہ سب برادروں کے روبرو سب سے عہد لیتا ہے کہ شادی کے موقعہ پر سب خرافات کو منہدم کردو اور خود بھی سب کے ساتھ اتفاق کرتے ہوئے اقرار کرتا ہے کہ میں اس ناجائز کام کو ایسے موقع پر نہیں کروں گا یا بعد بھی۔ بعض علماء سے فتویٰ طلب کرتا ہے کہ اگر شادی کے موقع پر ڈھول بجالیا جائے تو کوئی گناہ لازم آتا ہے یا نہیں مفتیان بلاد نے فرمایا کہ کیا اور گناہ بھی کرتے ہو کہ نہیں بعد ہی اس نے اپنی شادی پر ڈھول بجایا باوجودیکہ پہلے اقرار کر چکا ہے کہ میں بھی بدعات سے دور رہوں گا آیا ایسے شخص پر کوئی شرعی جرم عائد ہوتا ہے یا نہیں اور اس نے دعا خیر بھی کرلی تھی۔ **المستفتی** نمبر ۱۵۱۹ سراج الدین متعلم مدرسہ نعمانیہ (ملتان) ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ م ۲۲ جون ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۶۰) اگر معاہدہ میں ڈھول نہ بجانے کا صراحۃً ذکر کیا تھا کہ ڈھول نہیں بجاؤں گا تو بیشک ڈھول بجانے سے معاہدہ کی خلاف ورزی ہوئی اور وہ گناہ گار ہوا اور اگر صراحۃً ڈھول نہ بجانے کا ذکر نہیں تھا اور پھر ڈھول اس طور پر بجایا کہ اس کو ناجائز نہیں سمجھا تو معاہدہ شکنی کا الزام عائد نہ ہوگا مثلاً اعلان کے لئے نکاح میں دف بجانے کا ثبوت ہے اور اس نے دف نہ ہونے کی صورت میں ڈھول کو دف کے قائم مقام سمجھ کر بجالیا تو اس کی گنجائش تھی اس صورت میں معاہدہ شکنی کا الزام نہ ہوگا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

فریقین میں سے صرف ایک فریق کو انعام دے سکتے ہیں.

(سوال) فٹ بال کھیلنے والے دو فریقوں میں سے فقط فتح پانے والی جماعت کو بطور انعام کے کوئی چیز کوئی شخص دے تو ایسی صورت میں یہ کھیل کیا شرعاً ممنوع ہے۔ **المستفتی** نمبر ۱۵۲۲ خواجہ عبدالمجید شاہ صاحب (بنگال) ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ ۲۲ جون ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۶۱) صرف ایک فریق کو انعام دینا جائز ہے۔(۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ ٗ دہلی

گانا بجانے سے گھر میں خیر وبرکت اٹھ جاتی ہے.

(سوال) سنا گیا ہے کہ جس گھر میں کثرت سے گانا بجانا بذریعہ انسان اور بذریعہ گراموفون باجہ اور ریڈیو ہو اس گھر کی خیر وبرکت جاتی رہتی ہے۔ **المستفتی** نمبر ۱۵۴۶ محمد یوسف بارہ دری (دہلی) ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ م ۲۸ جون ۱۹۳۷ء

---

(۱) وفی السراج ودلت المسالة ان الملاهي كلها حرام (الدر المختار : ۳۴۸/۶)

(۲) وانما يجوز ذالك اذا كان البدل معلوما فی جانب واحد (هندية : ۳۲۴/۵)

Maktaba Tul Ishaat.com

(جواب ۲۶۲) ہاں یہ صحیح ہے کہ گانا بجانا اور خصوصا ایسے گانے جو شریعت اور اخلاق شریفہ کے خلاف ہوں خیر وبرکت کو زائل کردیتے ہیں۔ فی رد المحتار قال ابن مسعود رواہ فی السنن مرفوعا الی النبی ﷺ بلفظ ان الغناء ینبت النفاق فی القلب یعنی گانا دلوں میں نفاق پیدا کرتا ہے۔(۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(۱) جلوس میں ڈھول باجے وغیرہ جائز نہیں
(۲) رنڈیوں کا ناچ کرانا اور ایسی مجلس میں شرکت حرام ہے۔
(۳) جو امام رنڈیوں کا ناچ دیکھے وہ فاسق ہے اور اس کی امامت مکروہ ہے۔

(سوال) (۱) برات کا وہ جلوس جس میں ڈھول دماکے کے علاوہ ہندوؤں کی طرح جھنڈیاں پر کھے ہوں شریک ہونا کیسا ہے (۲) جس شادی بیاہ میں ایک مسلمان ڈھول دماکے کے علاوہ رنڈیوں کا ناچ بھی کرائے اس شادی میں شریک ہو کر کھانا شرعا کیسا ہے (۳) ایک حافظ جس کو ہمہ دانی کا بھی دعویٰ ہے لیکن مذکورہ بالا قسم کی شادیوں میں شریک ہوتا ہے اس کا یہ فعل شرعاً کیسا ہے (۴) ایک شخص جو مسلمانوں کا امام ہے پنجگانہ نماز کے علاوہ جمعہ وعیدین بھی پڑھاتا ہے اور مذکورہ بالا قسم کی برائیوں میں بے باکانہ شریک ہوتا ہے رنڈیوں کا ناچ دیکھتا ہے ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنی شرعا کیسا ہے (۵) ایک معلم جو مذکورہ بالا صفات رکھتا ہے ایسے معلم سے مسلمانوں کو تعلیم دلوانا اخلاقاً وشرعاً کیسا ہے (۶) کیا ایک معلم کے لئے محض دس بارہ روپے ماہوار نوکری کے دباؤ میں آکر مذکورہ بالا قسم کی رنگ رلیوں میں خود اور اپنے طلبہ کو شریک کرنے کی شرعاً گنجائش ہے (۷) کیا اسلامی مدارس کا کوئی ناظم مذکورہ بالا جلوس میں شرکت کے لئے طلبہ اور اساتذہ کو مجبور کر سکتا ہے اگر کرے تو شرعاً اس کا یہ فعل کیسا ہے (۸) مذکورہ بالا جلوس میں شریک نہ ہونے والے مسلمان کو برا بھلا کہنا اور کسی نہ کسی طرح پریشان کرنا شرعاً کیا حکم رکھتا ہے۔ المستفتی نمبر ۱۶۲۷ مولوی عبدالغنی صاحب ندوی (ضلع چمپارن) ۱۳ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ م ۲۲ جولائی ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۶۳) (۱) برات کے جلوس میں ڈھول باجے بجانا اور ہندوؤں کے مشابہ جلوس نکالنا ناجائز ہے اور ایسے جلوس کی شرکت بھی ناجائز ہے (۲) رنڈیوں کا ناچ کرانا بھی حرام اور اس میں شریک ہونا بھی حرام (۳) ہر مسلمان کے لئے ایسے جلوس اور مجمع کی شرکت ناجائز ہے اور مولوی اور حافظ کے لئے اور زیادہ برا ہے (۴) جو امام اتنا بے باک اور بد عمل ہو کہ رنڈیوں کا ناچ دیکھے اور ایسے مجامع میں شریک ہو وہ فاسق ہے اور اس کی امامت مکروہ ہے (۵) دیکھو نمبر ۳ (۶) محض ملازمت اور روپے کی خاطر خدا کی معصیت

---

(۱) (رد المحتار مع الدر ۶/۳۴۹)
(۲) قال ابن مسعود صوت اللهو والغناء ينبت النفاق في القلب كما ينبت الماء النبات، والبزازية استماع صوت الملاهي كضرب قضيب ونحوه حرام لقوله عليه الصلاة والسلام استماع الملاهي معصية والجلوس عليها فسق والتلذذ بها كفر (الدر المختار مع الرد ۶/۵۵)

کا ارتکاب جائز نہیں نہ معلم کو نہ طلبہ کو (۷) نمبر ۶ کا جواب اس کا بھی جواب ہے (۸) ایسے ناجائز جلوسوں اور جلسوں سے بچنے والے مسلمان پابند شریعت ہیں انکو پریشان کرنا اور تکلیف پہنچانا حرام اور گناہ ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

سماع اور مزامیر کو حلال سمجھنے والا فاسق ہے

(سوال) جو شخص سماع مع المزامیر کو حلال و جائز سمجھتا ہو اس کے متعلق شریعت کا کیا حکم ہے۔ المستفتی نمبر ۱۶۳۹ ابراہیم صاحب (جنوبی افریقہ) ۱۸ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ ۲۷ اگست ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۶۴) مزامیر سننا ناجائز اور حرام ہے اس کو حلال سمجھنے والا فاسق ہے۔(۱) استماع الملاهی معصیۃ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

باجہ

مونوگراف وغیرہ جو لہو ولعب کے لئے استعمال کئے جاتے ہوں حرام ہیں۔

(سوال) باجہ بجانا یا سننا کیسا ہے اور کون سی قسم کا باجا سن سکتے ہیں اور کون سی قسم کا حرام اور منع ہے ایک مولوی صاحب کہتے ہیں کہ مونوگراف باجہ حضور اکرم ﷺ کے زمانہ میں نہ تھا لہذا ہم اس کو حرام نہیں کہہ سکتے۔ المستفتی نمبر ۱۹۲۲ حاجی غلام احمد صاحب (مارواڑ) ۱۹ شعبان ۱۳۵۶ھ م ۲۵ اکتوبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۶۵) تمام باجے جو لہو ولعب کے طور پر استعمال کئے جائیں ناجائز اور حرام ہیں اور کسی صحیح غرض کے لئے دف اور طبل کا استعمال کیا جائے تو وہ جائز ہے مونوگراف بھی کسی قدر صحیح غرض کے لئے استعمال کیا جائے اور اس کے ریکارڈ میں کوئی ناجائز چیز نہ بھری گئی ہو تو جائز ہے مگر اکثری طور پر اس کا استعمال لہو ولعب کے طور پر ہی کیا جاتا ہے۔(۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

ڈھول بجانا کب جائز ہے

(سوال) مٹاری ضلع حیدر آباد میں عید میں رمضان کے دن جانے کا اتفاق ہوا وہاں عید کے دن صبح کو اس طریقے سے جلوس نکلتا ہے سب سے پہلے ڈھول باجہ وغیرہ بجایا جاتا ہے اس کے پیچھے مولود خواں مولود پڑھتے ہیں اس کے پیچھے ایک گھوڑے پر ایک مولوی صاحب کو سوار کر کے شہر کے گلی کوچہ اور بازاروں میں سے پھراتا پھراتا عید گاہ میں پہنچتا ہے عید کی نماز سے پہلے جناب پیر غلام مجدد صاحب سرہندی نے مجھے دو تجویزیں پیش کرنے کو فرمایا ایک فلسطین کے متعلق اور دوسری تجویز فتنہ مرزائی کے متعلق دونوں تجویزیں سنا کر بندہ نے کہا کہ اس شہر کے لوگوں کا تو باوا آدم ہی نرالا ہے حرام و حلال کی تمیز نہیں سب سے پہلے ڈھول

---

(۱) (الدر المختار مع الرد ۶/۳۴۹)

(۲) (حوالہ گزشتہ الدر المختار مع الرد ۶/۳۴۹-۶/۳۴۸)

Maktaba Tul Ishaat.com

اس کے بعد مولود خواں اس کے بعد مولوی گھوڑے پر سوار ہے حالانکہ ڈھول بجانا شرعاً ناجائز ہے اور کسی صورت میں بھی اس کا بجانا جائز نہیں ہے جس کو خدا کے رسول نے حرام کیا ہو جلوس کے آگے آگے بجایا جائے اس پر ایک مولوی اسی شعر کا اٹھا اول تو اس نے حضرت آدم علیہ السلام پر حملہ کیا ہے دوسرا یہ مطلب ہے کہ ہمارا دادا حضرت آدم علیہ السلام نہیں بلکہ اور کوئی ہے لہذا اپنے الفاظ واپس لے بعد اس کے کہنے لگے کہ ڈھول بجانا شرعاً جائز ہے احادیث سے ڈھول کے بجانے کا ثبوت ملتا ہے اور شرعاً کوئی ممانعت نہیں ہے ڈھول وغیرہ بجانے سے کفار پر رعب چھا جاتا ہے اور اس کے بجانے سے اسلام کی شان و شوکت برحق ہے اور یہاں یہ بھی دستور ہے کہ کوئی غیر مسلم مسلمان ہوتا ہے تو اس کا بھی اسی طرح جلوس نکلتا ہے حتی کہ اس دن مسجد کے صحن اور میناروں پر چڑھ کر ڈھول وغیرہ بجایا جاتا ہے اور یہاں بغیر ڈھول باجہ شہنائی کے نکاح ہی نہیں کرتے کیونکہ مولویوں نے اس کا بجانا جائز کیا ہے اب سوال یہ ہے کہ ڈھول وغیرہ بجانا احادیث سے ثابت ہے؟ کیا ڈھول بجانے سے کفار پر رعب چھا جاتا ہے اور اسلام کی شان و شوکت برحق ہے اگر ناجائز ہے تو ایسے فتوے دینے والے پر شرعاً کیا حکم ہے بعض اخباروں اور رسالوں میں دیکھا گیا ہے کہ قادیانیوں یا بریلویوں کا تو باوا آدم ہی نرالا ہے یہ گالی ہے یا کچھ اور ہے ایک اور مولوی نے فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت عمرؓ چند صحابہ کے ساتھ جا رہے تھے تو ڈھول بجنے کی آواز سنی حضرت عمر نے دونوں کانوں میں انگلیاں ڈال دیں تھوڑی دور آگے چل کر صحابہؓ سے پوچھا کہ اب بھی آواز آتی ہے انہوں نے جواب دیا کہ نہیں اس سے معلوم ہوا کہ ڈھول باجہ اگر ناجائز ہوتا تو حضرت عمرؓ ان صحابہؓ کو بھی کہتے کہ تم بھی کانوں میں انگلیاں ڈال دو مگر اور صحابہ برابر ڈھول بجنے کی آواز سنتے رہے اس لئے ڈھول بجانا جائز ہے اور حضرت عمرؓ نے صحابہ کو منع نہیں کیا اور احادیث میں آیا ہے کہ خود حضور اکرم ﷺ کے سامنے بھی ڈھول باجا بجایا جاتا تھا مگر آپ نے کبھی ان کو منع نہیں کیا اور افغانستان جہاں اسلامی حکومت ہے وہاں شادی اور خوشی کے موقع پر جب ڈھول بجایا جاتا ہے تو مولوی اور عالم ڈھول پر ناچتے ہیں اور جب نماز کا وقت آتا ہے تو پھر مسجد میں چلے جاتے ہیں اگر یہ فعل ناجائز اور حرام ہوتا تو وہ مولوی ایسا ناجائز فعل ہرگز نہ کرتے۔ المستفتی نمبر ۲۱۱۱ جناب احمد صدیق صاحب (کراچی) ۹ شوال ۱۳۵۶ھ م ۱۳ دسمبر ۱۹۳۰ء

(جواب ۲۶۶) نکاح کے موقعہ پر دف بجانے کی اجازت ہے یا غزوہ میں یا سحری وافطار کے وقت کے اعلان کے لئے طبل کی اجازت ہے[۱] اگر دف نہ ہو تو ڈھول اس کی جگہ استعمال کر لینے کی گنجائش ہے لیکن عید کے لئے جلوس کی شکل بنا کر لے جانا سلف صالحین کے طرز عمل کے خلاف ہے اسی طرح غیر مسلم کے مسلمان ہونے پر اس طرح جلوس نکالنا بھی درست نہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

---

(۱) ولا باس ان یکون لیلۃ العرس دف یضرب بہ لیعلن بہ النکاح وفی الوالوالجیہ وان کان للغزو والقافلۃ یجوز ورد المحتار مع الدر ۵۵۰۶)

گانا باجہ ڈھول وغیرہ ہر وقت ناجائز ہے

(سوال) آلات لہوولعب ریڈیو باجے وغیرہ سننا و بجانا مطلقاً حرام ہے یا گھر میں بیوی بچوں اور اپنی طبعیت بہلانے کے خیال سے لگانا یا ہوٹل اور دوکان میں کثرت گاہک کے لئے لگانا و بجانا جب کہ گرد و پیش کے ہوٹلوں اور دوکانوں میں آلات مذکورہ ہونے کی وجہ سے لوگ بکثرت ہوٹل میں آئیں جائیں اور ہمارے یہاں نہ ہونے کی وجہ سے لوگ کم ہونے سے تجارت پر برا اثر پڑتا ہو جائز ہے یا نہیں ؟ **المستفتی** نمبر ۲۳۰۳ جناب حاجی سلیمان کریم صاحب (بمبئی) ۹ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ م ۹ جون ۱۹۳۸ء

(جواب) (از نائب مفتی) آلات لہوولعب کا بجانا مطلقاً ناجائز ہے اور ناجائز چیز کے ذریعہ کسی طرح کا مفاد دنیاوی حاصل کرنا بھی جائز نہ ہوگا۔(۱) فقط اجابہ وکتبہ حبیب المرسلین عفی عنہ نائب مفتی مدرسہ امینیہ

(جواب ۲۶۷) (از مفتی اعظمؒ) آلات لہوولعب کا استعمال تجارتی فروغ کے لئے مباح نہیں ہو سکتا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

دف بجانے کی منت والی حدیث شریف کی صحیح تشریح

(سوال) ایک مولوی صاحب نے ایک دن کہا کہ آنحضرت ﷺ نے بھی ناچ دیکھا ہے کہنے لگے ایک عورت آنحضرت ﷺ کے حضور میں آئی اور کہنے لگی میں نے منت مانی تھی کہ آپ صحت یاب ہوں گے تو میں آپ کے سر پر دف بجاؤں گی اور ناچوں گی آپ نے فرمایا تو اپنی منت پوری کر اس نے ویسا کیا یعنی آپ کے سر پر دف بجایا اور ناچی، مولوی صاحب ایک سن رسیدہ آدمی ہیں ۷۰۔۸۰ کے درمیان عمر ہے علم بھی کافی رکھتے ہیں حیدر آباد میں مدرسہ دینیہ میں سال یا دو سال مدرس یا صدر مدرس رہ چکے ہیں ملازمت چھوڑے بھی ایک زمانہ ہو گیا ہے دوسرے دن میں نے مولوی صاحب سے تنہائی میں پوچھا کہ کیا گانے کو آپ شرعاً مباح سمجھتے ہیں کہنے لگے نہیں لیکن اولیاء اللہ کے معاملے میں ہم کچھ نہیں کہہ سکتے (شاید یہ مطلب بھی ہوگا کہ پیغمبروں کے معاملہ میں ہم کچھ نہیں کہہ سکتے) میں نے پوچھا کہ کون سے اولیاء اللہ گانا سنا کرتے تھے کیا حضرت عبدالقادر جیلانیؒ گانا سنا کرتے تھے کہنے لگے حافظ شیرازی سنتے تھے کیا مولوی صاحب کے ذکر کئے ہوئے اس مضمون کی کوئی حدیث ہے مولوی صاحب کا کلام آنحضرت ﷺ کی شان میں بے ادبانہ ہے یا نہیں مولوی صاحب نے جو کچھ کہا اس سے ان پر کفر عائد ہوتا ہے یا نہیں اور ان کو توبہ اور تجدید ایمان کرنے کی ضرورت ہے یا نہیں ان کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں۔

المستفتی نمبر ۲۴۸۵ قاضی سید مظہر علی صاحب (بمبئی) ۲۹ صفر ۱۳۵۸ھ م ۲۰ اپریل ۱۹۳۹ء۔

(جواب ۲۶۸) جس واقعہ کا مولوی صاحب نے ذکر فرمایا ہے وہ حدیث مسند امام احمد ص ۴۵۳ ج ۵ میں اور ترمذی ص ۲۱۰ ج ۲ میں اور ابوداؤد میں مروی ہے مگر ان سب روایات میں صرف یہ ذکر ہے کہ اس نے

---

(۱) ودلت المسالة ان الملاهی کلها حرام (الدر المختار مع الرد ۳۴۸/۶)

Maktaba Tul Ishaat.com

صرف دف بجانے کی منت ماننے کا ذکر کر کے دف بجانے کی اجازت مانگی ناچنے کا ذکر کسی روایت میں نہیں ہے مولوی صاحب سے ناچنے کے ذکر کا حوالہ دریافت کرنا چاہئے۔

بہر حال اس واقعہ کے بیان کرنے میں طرز بیان غیر محتاط ہو جائے تو ہو جائے مگر اس قدر واقعہ صحیح ہے کہ دف بجانے کی اجازت مانگی اور حضور ﷺ نے اجازت دی اور اس نے دف بجایا اور جب حضرت عمرؓ تشریف لائے تو انہیں دیکھ کر اس نے دف سرین کے نیچے رکھ لیا اور اس پر بیٹھ گئی اور حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے عمرؓ تم سے شیطان ڈرتا ہے۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

شادی کے موقع پر عورتوں کا گیت گانا

(سوال) عورتیں عورتوں میں گیت گا سکتی ہیں یا نہیں ہمارے یہاں ایک مولوی کہتا ہے کہ عورتوں کا شادی کے موقعہ پر عورتوں میں گیت گانا جائز ہے اب آپ سے عرض ہے کہ شادی میں گیت گانا اور دف بجانا جائز ہے یا ناجائز؟ المستفتی نمبر ۲۷۰۲ عبداللطیف صاحب مدرس (سورت) ۱۸ صفر ۱۳۶۱ھ م ۷ مارچ ۱۹۴۲ء

(جواب ۲۶۹) شادی یعنی نکاح کے موقع پر دف بجانا جائز ہے (۲) اور عورتوں کو عورتوں میں گیت گانا دو شرطوں سے جائز ہے ایک شرط یہ ہے کہ غیر محرم مردوں کے کان میں ان کی آواز نہ پہنچے دوسری شرط یہ کہ گیت میں فحش مضمون اور ناجائز کلام نہ ہو۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

سماع مزامیر کے بغیر بھی ناجائز ہے۔

(اخبار سہ روزہ الجمعیۃ مورخہ ۱۴ دسمبر ۱۹۲۵ء)

(سوال) سماع بلا مزامیر کے یا مزامیر کے ساتھ جائز ہے یا نہیں؟

(جواب ۲۷۰) فقہائے حنفیہ کے نزدیک سماع اگرچہ بغیر مزامیر ہو سننا جائز نہیں اور آلات کے ساتھ تو جمہور کے نزدیک ناجائز ہے درمختار میں ہے۔ قال ابن مسعودؓ صوت اللهو والغناء ينبت النفاق في القلب كما ينبت الماء النبات قلت وفي البزازية استماع صوت الملاهي كضرب قصب و نحوه حرام لقوله عليه الصلوة والسلام استماع الملاهي معصية والجلوس عليها فسق والتلذذ بها كفر اى بالنعمة (الى قوله) فالواجب كل الواجب ان يجتنب كيلا يسمع انتهى (۳) (كتاب

---

(۱) عن بريدةؓ يقول خرج رسول الله ﷺ في مغازيه فلما انصرف جاءت جارية سوداء فقالت يا رسول الله ﷺ اني كنت نذرت ان ردك الله سالما ان اضرب بين يديك بالدف واغني فقال لها رسول الله ﷺ ان كنت نذرت فاضربي والا فلا فجعلت تضرب ثم دخل عمر فالقت الدف تحت استها ثم قعدت عليه فقال رسول الله ﷺ ان الشيطان يخاف منك (ترمذی ۲: ۲۱۰)

(۲) واذا كان الطبل غير اللهو فلا باس به كطبل الغزاة والعرس (رد المحتار مع الدر ۶: ۵۵۰)

(۳) (الدر المختار مع الرد ۶: ۳۴۹)

الحظر والاباحة) یعنی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا ہے کہ گانے باجے کی آواز دل میں اس طرح نفاق پیدا کرتی ہے جیسے پانی سے گھاس پیدا ہوتی ہے اور فتاویٰ بزازیہ میں ہے کہ باجوں کی آواز مثلاً ڈھول تاشے سننا حرام ہے اور اس کی دلیل حضور ﷺ کا یہ ارشاد ہے "باجوں کا سننا گناہ ہے اور ایسی جگہ بیٹھنا فسق ہے اور اس سے لذت لینا خدا کی ناشکری ہے" پس لازم ہے کہ پورا پورا اجتناب کرے تاکہ گانا بجانا سنے ہی نہیں۔ اور فتاویٰ عالمگیری میں ہے اختلفوا فی التغنی المجرد قال بعضهم انه حرام مطلقا والا ستماع اليه معصية وهو اختيار شيخ الاسلام ولو سمع بغتة فلا اثم عليه (۱) یعنی فقہا کا اس میں اختلاف ہے کہ صرف گانا "یعنی بغیر ساز و آلات کے" سننا بھی جائز ہے یا نہیں تو بعض فقہا تو فرماتے ہیں کہ غنا مطلقاً حرام ہے اور قصداً اس کی طرف کان لگانا گناہ ہے اور شیخ الاسلام نے یہی قول اختیار کیا ہے ہاں اگر اچانک گانے کی آواز سن لے تو گناہ گار نہ ہوگا اور اسی فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔ السماع والقول والرقص الذی يفعله المتصوفة فی زماننا حرام لا يجوز القصد اليه والجلوس عليه وهو والغناء والمزامير سواء (۲) یعنی سماع اور قوالی اور حال کھیلنا جو ہمارے زمانے کے نام نہاد صوفی کرتے ہیں حرام ہے۔ اس میں جانا اور بیٹھنا جائز نہیں اور یہ قوالی اور غنا اور مزامیر حکم میں ایک سے ہیں۔ واللہ اعلم محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

مسلمان میراثی ہندوؤں کی تقریب میں شرکت نہیں کر سکتے۔

(اتحاد مورخہ ۲۲ نومبر ۱۹۲۷ء)

(سوال) مشرکوں کی شادیوں تیواروں پر اگر مسلمان میراثی پڑھائیں ڈھول باجے بجائیں اور ان کو رسومات شرکیہ ادا کرائیں تو ان کا ایمان کیسا ہے؟

(جواب ۲۷۱) مسلمان میراثیوں کو ہندوؤں کے یہاں ان کی مشرکانہ تقریبات میں جانا ناجائز اور حرام ہے اور گانا بجانا تو مطلقاً خواہ شادی بیاہ کی تقریب میں ہو یا مذہبی تقریب میں ناجائز ہے (۳) تاہم یہ لوگ چونکہ مزدوری کی نیت سے جاتے اور گاتے بجاتے ہیں اس لئے ان کی تکفیر نہیں کی جا سکتی۔ محمد کفایت اللہ

سینما (بائیسکوپ) دیکھنا حرام ہے

(اتحاد مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۱ء)

(سوال) سینما (بائسکوپ) اور سرکس وغیرہ دیکھنا کیسا ہے؟

(جواب ۲۷۲) بائسکوپ محض لہو و لعب ہے سرکس میں آدمیوں اور جانوروں کے ورزش کرتب دکھائے جاتے ہیں بائسکوپ ناجائز اور سرکس اگر باجے وغیرہ منہیات سے خالی ہو تو مباح ہے۔ محمد کفایت اللہ

---

(۱) (فتاوی هندية ۵/۳۵۱)

(۲) (فتاوی هندية ۵/۳۵۱)

(۳) ومن السحت مايوخذ على كل مباح كملح وكلأوماء و معادن و مايأخذه غاز لغزو وشاعر لشعره و مسخرة و حكواتی قال الله تعالى . ومن الناس من يشترى لهو الحديث الخ واصحاب معازف و قوال و كاهن . (قال فی الشامية) لكن فی المواهب و يحرم على المغنى و النائحة والقوال اخذ المال المشروط دون غيره و كذا صاحب الطبل والمزمار كما فدمناه عن الهندية (ردالمحتار مع الدر ۶/۴۲۴ ط سعيد)

Maktaba Tul Ishaat.com

قیام مولود اور اس میں دف بجانا جائز نہیں۔

(الجمعیۃ مورخہ ۶ مارچ ۱۹۳۲ء)

(سوال) مولود شریف میں قصائد وغیرہ پڑھتے وقت دف بجانا اور قیام وغیرہ کرنا کیسا ہے؟

(جواب ۲۷۳) دف بجانا نکاح جہاد عید میں جائز ہے وہ بھی جبکہ دف میں جھانجھ نہ ہو(۱) قیام مولود بے اصل ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

بائیسکوپ دیکھنا ہر حال میں ناجائز ہے

(الجمعیۃ مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

(سوال) (۱) بائسکوپ میں جو تصاویر دکھائی جاتی ہیں جنکا اکثر حصہ برہنہ یا نیم برہنہ ہوتا ہے نیز عورتوں اور مردوں کے فحش مذاق اور اختلاط دکھائے جاتے ہیں ایسے تماشوں کو دیکھنا کیسا ہے؟ (۲) بائسکوپ کو اس خیال سے دیکھنا کہ اس میں سابقہ قوموں کے تاریخی واقعات ہوتے ہیں کیسا ہے؟ (۳) گراموفون کا بجانا اس میں نعتیہ غزلیں بجا کر سننا یا کلام مجید کے رکوع کا بجانا ان کو سننا کیسا ہے؟

(جواب ۲۷۴) (۱) بائسکوپ کا تماشا محض لہو ولعب ہے اور برہنہ یا نیم برہنہ تصاویر کا دیکھنا دکھانا حرام ہے یہ منظر اخلاق کو تباہ کرتے اور جذبات شہوانیہ کو برانگیختہ کر کے طرح طرح کے جرائم کے سبب بن جاتے ہیں اور ان کی عادت اور کثرت مالی تباہی پیدا کرتی ہے اس لئے ان تمام وجوہ سے بائسکوپ میں جانا حرام ہے(۲) (۲) اس خیال کی کوئی اہمیت شرعاً نہیں ہو سکتی جب کہ کھلے کھلے وجوہ حرمت کے موجود ہیں تو یہ حیلہ وجہ جواز نہیں ہو سکتا اس کے علاوہ اگر فائدہ بھی ہوتا ہم مضرتیں غالب ہونے کی وجہ سے واثمهما اكبر من نفعهما کے ماتحت ناجائز ہے تاریخی واقعات اگر معلوم ہوتے ہوں تو اس کے ساتھ چوری کی گھاتیں ڈکیتی کے طریقے عشق بازی اور آوارگی کی راہیں بھی لوگ سیکھ کر آتے ہیں اور اپنی قومی مذہبی اخلاقی اقتصادی بربادی اپنے ہاتھوں مول لیتے ہیں اور اس کی حرمت میں کسی متدین مسلمان کو شبہ نہیں ہو سکتا (۳) گراموفون بجانا اور سننا عام طور پر لہو ولعب اور تفریح کے طور پر ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ اس صورت سے بجانا سننا اور اس پر روپیہ صرف کرنا ناجائز ہے قرآن مجید کے رکوع ریکارڈوں میں بھرنا اور پھر ان کو سننا سنانا دوسری وجہ سے بھی ناجائز ہے کہ اس میں قرآن مجید کی ہتک بھی لازم آتی ہے۔ واللہ اعلم۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ الجواب صحیح خادم العلماء سلطان محمود (صدر مدرس مدرسہ فتح پوری دہلی) (حضرت مولانا) اشرف علی تھانوی بندہ محمد الیاس (مدرسہ کاشف العلوم بستی حضرت نظام الدین دہلی) محمد زکریا عفی عنہ (شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور) محمد شفیع عفی عنہ (صدر مدرس مدرسہ عبدالرب دہلی) فقیر احمد سعید (ناظم جمعیۃ علمائے ہند) سید حمید (امام جامع مسجد دہلی) محمد مظہر اللہ غفرلہ (امام مسجد فتح پوری دہلی) وغیرہم۔

---

(۱) (حوالہ گزشتہ رد المحتار مع الدر ۶/۵۵)

(۲) و دلت المسألة ان الملاهی کلها حرام (الدر المختار مع الدر ۶/۳۴۸ ط سعید)

لہوولعب کو امداد کا ذریعہ بنانا موجب شرم ہے

(اجمعیۃ مورخہ ۵ مئی ۱۹۳۴ء)

(سوال) آج کل امداد بہار کے لئے بعض اسکولوں میں گیدھیرنگ کئے جاتے ہیں اور لڑکے تماشا بتلاتے ہیں اس میں مسلمانوں کے لڑکے بھی ہوتے ہیں اس طرح کے تماشے میں بطور ایکٹر مسلمان لڑکوں کو کام کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(جواب ۲۷۵) یہ طریقہ امداد کا درست نہیں ہے لہوولعب اور کھیل تماشوں کو امداد کا ذریعہ بنانا موجب شرم ہونا چاہئے۔(۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

گراموفون میں قرآن وحدیث بھرنا جائز نہیں

(اجمعیۃ مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۳۴ء)

(سوال) گراموفون کے ریکارڈ میں قرآن شریف وحدیث شریف اور وعظ وتقریر میلاد وغیرہ بھر کر تبلیغ کا کام کیا جائے تو جائز ہے یا نہیں؟

(جواب ۲۷۶) گراموفون ان آلات غنا میں سے ہے جو اکثری طور پر اور عام حالات میں لہوولعب اور تفریح کے طور پر استعمال کئے جاتے ہیں اگرچہ نفس آلہ بعض مفید کاموں میں استعمال ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس کا عام رواج اور اکثری استعمال محض لہوولعب کے طور پر کیا جاتا ہے اور اس کی مجالس میں ہر قسم کے لوگ حظ سماع اٹھانے کے لئے شریک ہوتے ہیں لہذا اس کے ریکارڈوں میں کوئی متبرک چیز بھرنا اور ان کو بیع وشراء کے ذریعے سے عام کردینا اور ہر قسم کی مجالس میں ریکارڈوں پر قرآن مجید یا حدیث شریف یا وعظ وتقریر کو گانے میں شامل کردینا اس مقدس چیز کی توہین کرنا ہے (۲) ریکارڈ پر جو چیز سنی جاتی ہے اس کی وقعت سننے والے کے قلب میں ایک راگ اور گانے سے زیادہ نہیں ہوتی اگر مان لیا جائے کہ اس میں تبلیغ کا فائدہ ہوتا ہے تو اس فائدہ کی وجہ سے ان دینی مضرتوں کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا جو ایمان کو سلب کرنے والی ہیں فائدے تو شراب اور قمار میں بھی تھے لیکن حضرت حق نے ان فائدوں کو واثمهما اكبر من نفعهما فرما کر کالعدم کردیا تبلیغ بیشک اسلام میں ایک اہم فریضہ ہے لیکن اہم سے اہم فرائض کی ادائیگی کے لئے ناجائز ذرائع استعمال نہیں کئے جاسکتے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کچھ روز قبل طوائفوں کے ذریعے سے اسلامی تبلیغ کرانے کے مسئلے میں پیش آچکی ہے آنحضرت ﷺ کی پاک اور مقدس سیرت مبارک کی شان اس سے بہت ارفع واعلی ہے کہ وہ ریکارڈوں میں بھری جائے اور وہ ریکارڈ ایک مشین میں لگا کر ایسے مقامات اور ایسے مجامع میں استعمال کئے جائیں جو اس مقدس ذکر کے لائق نہ

---

(۱) (حوالہ گزشتہ رد المحتار مع الدر ۶ ۴۲۴ و من السحت الخ)

(۲) (حوالہ گزشتہ الدر المختار مع الرد ۶ ۳۴۸)

Maktaba Tul Ishaat.com

ہوں بلکہ وہاں اس ذکر کی توہین ہوتی ہو اس لئے مسلمانوں کو لازم ہے کہ وہ قرآن پاک اور احادیث مقدسہ اور متبرک مواعظ واذکار کے ریکارڈ ہرگز نہ خریدیں اور نہ سنیں اور عموماً گراموفون کو ہی خریدنے اور سننے سے احتراز کریں کہ اس میں لہو ولعب کے سوا اور کوئی مقصد نہیں اور اس کے ذریعے سے سنی ہوئی بات کی دل میں کوئی عزت اور وقعت نہیں ہوتی ۔ وقتی طور پر ایک حظ سماع حاصل ہو جاتا ہے وہ بھی جب کہ مشین اور ریکارڈ درست رہیں اور جو چلتے چلتے درمیان میں مشین بگڑ گئی یا ریکارڈ خراب ہو گیا تو سامعین کے دل متنفر اور دماغ پریشان ہو جاتے ہیں اور اس پر استہزاء اور ہنسی مذاق سب کچھ پیش آجاتا ہے۔ (۱) معاد الله منها ۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

تاش ،چوسر اور شطرنج کھیلنا جائز نہیں

(الجمعیۃ مورخہ ۱۶ نومبر ۱۹۳۴ء)

(سوال) تاش ،چوسر شطرنج کی بازی کھیلنا جائز ہے یا نہیں ؟ ایک مولوی صاحب شطرنج کو جائز کہتے ہیں ؟

(جواب ۲۷۷) تاش چوسر شطرنج لہو ولعب کے طور پر کھیلنا مکروہ تحریمی ہے اور عام طور پر کھیلنے والوں کی غرض یہی ہوتی ہے نیز ان کھیلوں میں مشغول اکثر ی طور پر فرائض وواجبات کی تفویت کا سبب بن جاتی ہے اور اس صورت میں اس کی کراہت حد حرمت تک پہنچ جاتی ہے۔ (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ ، دہلی

کیرم بورڈ کے بارے میں ایک خاص فتویٰ

(الجمعیۃ مورخہ ۵ فروری ۱۹۳۵ء)

(سوال) خاکسار کی عمر اس وقت اٹھارہ سال کی ہے اور الحمد للہ کسی کھیل کا شوق نہیں ہے تاش شطرنج سینما تھیٹر وغیرہ نئے نئے کھیل جو رائج ہیں ان سب سے محفوظ ہوں پڑھنے لکھنے اور گھر کے کام کاج میں مصروف رہتا ہوں میرے استاد صاحبان کہتے ہیں کہ جاؤ دماغ کی تفریح کرو لہذا دو چار روز سے محلہ میں کیرم کھیلنے چلا جاتا ہوں اور کچھ ورزش کر لیتا ہوں کیرم کے متعلق بعض لوگوں کا خیال ہے کہ تاش شطرنج سے بہتر ہے تاش شطرنج سے مجھے خود نفرت ہے۔

(جواب ۲۷۸) اگر کیرم میں بازی (یعنی ہار جیت کی کوئی قیمت) نہ لگائی جائے محض تفریح کی غرض سے تھوڑی دیر کھیل لیا جائے اور اس کی وجہ سے کسی ضروری اور مذہبی کام میں خلل نہ آئے تو آپ کے حالات کے لحاظ سے مباح ہوگا۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

---

(۱) والا ستهزاء بشيء من الشرائع كفر (الدر المختار مع الرد ۵: ۴۷۴)

(۲) و كره تحريما اللعب بالنرد و كذا الشطرنج (قال في الشامية) وانما كره لان من اشتغل به ذهب عنه وقته الدنيوي و جاء العناء الاخروي فهو حرام و كبيرة عندنا الخ (رد المحتار مع الدر ۶: ۳۹۴ ط سعيد)

دف بجاتے وقت درود پڑھنا جائز نہیں

(اجتمعیۃ مورخہ ۱۳ جولائی ۱۹۳۵ء)

(سوال) دف بجاتے وقت دف بجانے والے کو درود پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

(جواب ۲۷۹) نہیں۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

بینڈ سننا جائز نہیں

(اجتمعیۃ مورخہ یکم اپریل ۱۹۳۶ء)

(سوال) ایک باغ ہے اس میں موسم گرما میں ہر جمعہ کو سرکاری بینڈ شام کو بجتا ہے اور اکثر لوگ تفریحاً وہاں جاکر سنتے ہیں تو نماز عصر پڑھ کر وہاں جاکر بینڈ سننا کیسا ہے؟

(جواب ۲۸۰) مکروہ ہے۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

فلم دیکھنا خواہ حج کا منظر کا ہو جائز نہیں

(اجتمعیۃ مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۳۹ء)

(سوال) ایک فلم "حج فلم" کے نام سے تیار کی گئی ہے جس میں خانہ کعبہ کے گرد حاجیوں کو طواف کرتے دکھایا گیا ہے یہ فلم دیکھنا دکھانا کیسا ہے؟ المستفتی شبیر حسن عبدالوہاب محمد رفیق

(جواب ۲۸۱) چلتی پھرتی تصویریں فلم پر دیکھنا محض لہو ولعب کے طور پر ہوتا ہے تصویر سازی حرام ہے اور تصویر بینی اور تصویر نمائی اعانت علی الحرام اس لئے فلم خواہ حج کے منظر کی ہو یا نہ دیکھنی دکھانی سب ناجائز ہے۔ (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

پنوں کا باجہ سیٹی وغیرہ بیچنے کا حکم

(سوال) پنوں کا باجہ سیٹی سیفٹی ریزر بلیڈ یا کاغذ پر چھپی ہوئی تصویریں جو بچے پانی میں بھگو کر اپنے ہاتھوں یا کتابوں پر اتار لیتے ہیں اور شیشے کی گولیاں وغیرہ ان چیزوں کی خرید و فروخت جائز ہے یا نہیں؟ (شیخ رشید احمد سوداگر صدر بازار دہلی)

(جواب ۲۸۲) پنوں کا باجہ سیٹی سیفٹی ریزر بلیڈ گولیاں یہ چیزیں بیچنی جائز ہیں تصویریں بیچنی جائز نہیں ہیں۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

---

(۱) قرأ القرآن على ضرب الدف والقضيب يكفر لا ستخفافه وادب القرآن ان لا يقرأ فى مثل هذه المجالس الخ فتاوى برازيه على هامش هندية ۳۳۸.۶ ط كوئته)

(۲) ودلت المسالة ان الملاهي كلها حرام (الدر المختار مع الرد ۳۴۸.۶ ط سعيد)

(۱) وهذه الكراهة تحريمية و ظاهر كلام النووى فى شرح مسلم الاجماع على تحريم تصوير الحيوان وقال و سواء صنعه لما يمتهن او لغيره فصنعته حرام بكل حال لان فيه مضاهاة لخلق الله تعالى و سواء كان فى ثوب او بساط او دراهم واناء وحائط و غيرها (رد المحتار مع الدر ۶۴۷/۱ ب سعيد)

(۲) عن جابر انه سمع رسول الله ﷺ يقول عام الفتح بمكة ان الله و رسوله حرم بيع الخمر والخنزير والاصنام (صحيح بخارى ۲۹۸.۱)

Maktaba Tul Ishaat.com

سولھواں باب
ریڈیو اور لاؤڈ اسپیکر

نماز عید میں لاؤڈ اسپیکر کا حکم.

(سوال) عید کی نماز میں مقتدیوں کو امام کی آواز پہنچانے کے لئے لاؤڈ اسپیکر (یعنی وہ آلہ جس کے ذریعہ سے آواز دور تک پہنچ جاتی ہے) لگانا جائز ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۹۵ حاجی یوسف حاجی مکی کیمپ کراچی ۱۵ شوال ۱۳۵۲ھ م ۳۱ جنوری ۱۹۳۴ء

(جواب ۲۸۳) امام کے پیچھے دوسری تیسری صف میں جو مبلغ کھڑے کئے جاتے ہیں کہ وہ زور سے تکبیرات کہتے رہیں تاکہ لوگوں کو تکبیرات زوائد اور تکبیرات رکوع و سجود پہنچانے میں آسانی ہو ان کے سامنے لاؤڈ اسپیکر لگا دیا جائے تو جائز ہے جس سے صرف تکبیرات لوگوں کو پہنچ جائیں اور نماز صحیح طور پر ادا ہو جائے امام کی قرأت لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ سے نہ پہنچائی جائے نماز کے بعد امام لاؤڈ اسپیکر کے سامنے کھڑے ہو کر خطبہ پڑھ دے تو جائز ہے۔(۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

عیدگاہ کی آمدنی سے لاؤڈ اسپیکر خریدنا.

(سوال) عیدگاہ واقع رنگون کے وسیع رقبہ میں بوجہ ہجوم و کثرت نمازیان عید دور والے خطبہ عید سننے سے محروم رہتے ہیں اور بجز معدودے چند اکثر حاضرین چلے جاتے ہیں لہذا ارسٹیان عیدگاہ مذکور کا ارادہ ہوا ہے کہ اگر شرعاً گنجائش ہو تو کلکتہ بمبئی کی طرح لاؤڈ اسپیکر لگا دیں تو عیدگاہ مذکور کی آمدنی سے لاؤڈ اسپیکر لگانا جائز ہے یا نہیں؟ اور اگر دوسرے اصحاب ہمت اپنے پاس سے خرچ کر کے لگا دیں تو درست ہو گا یا نہیں؟ بینوا توجروا۔ المستفتی نمبر ۴۲۹ مولوی عبدالخالق رنگون ۳ رمضان ۱۳۵۳ھ م ۱۱ دسمبر ۱۹۳۴ء

(جواب ۲۸۴) خطبہ عید کے لئے لاؤڈ اسپیکر لگا کر خطبہ پڑھنے میں کوئی وجہ مانع جواز نہیں ہے اس کے ذریعے سے دور و قریب کے تمام حاضرین خطبہ سن سکیں گے لیکن شرعی طور پر کوئی لازمی بات نہیں ہے کہ تمام حاضرین کو خطبہ سنانے کا انتظام ضرور کیا جائے اگر کوئی شخص اپنی طرف سے لگوا دے تو اس میں تو کوئی سوال باقی نہیں رہتا مسجد کے مال میں سے ایک غیر ضروری چیز پر صرف کرنے میں شبہ ہو سکتا ہے لیکن

---

(۱) چونکہ اس آلہ کے ذریعے ابلاغ صوت کا مقصد بہت پر سکون طریقے سے حاصل ہو جاتا ہے جیسا کہ مجالس وعظ اذان وغیرہ میں اس کا مشاہدہ ہے اور حضرت مفتی اعظم نے جو تحقیق فرمائی ہے اس وقت اس آلہ کا اتنا عموم نہیں تھا بہت سے ماہرین کو اس وقت تک اس آلے کے متعلق شاید مکمل تحقیق نہیں تھی اور اب جدید تحقیق یہ ہے کہ یہ آلہ صرف مرتفع الصوت ہے اور اس کی آواز امام ہی کی آواز ہے صدا نہیں اور اس کے علاوہ چونکہ آج کل اس آلے کا استعمال بہت عام ہو گیا ہے خصوصاً حرمین شریفین اور دیگر بڑے اجتماعات میں اس کا استعمال ضروری تصور کیا جاتا ہے اور اس سے بچنے کی کوئی صورت نہیں لہذا اگر لاؤڈ اسپیکر کو نماز سے قبل ٹھیک کیا جائے اور اس بات کا اطمینان پیدا کر لیا جائے کہ اب نماز میں آواز کو بڑھا کر بعد نما نہیں بنائے گا اور اس کی وجہ سے نمازیوں کے خشوع و خضوع میں فرق نہیں آئے گا اور کچھ اس قسم کا انتظام بھی کیا جائے کہ بجلی فیل ہونے یا مشین خراب ہونے کی صورت میں لوگوں کی نماز خراب نہ ہو تو بلا کراہت نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال جائز ہے۔ آلات جدیدہ میں مفتی شفیع صاحبؒ نے مولانا شبیر احمد عثمانی اور مولانا ظفر احمد عثمانی، علامہ زاہد الکوثری المصری کی رائے بھی یہی لکھی ہے۔

اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر وہ مسجد یعنی عیدگاہ مالدار ہو اور اس کی رقم اس کے ضروری مصارف سے فاضل بچی رہتی ہو اور اس خرچ سے اس کے کسی ضروری انصرام میں نقصان نہ پہنچے تو یہ خرچ اس میں سے بھی کیا جاسکتا ہے جس طرح برقی پنکھے اور فرش وغیرہ کے مصارف کئے جاتے ہیں اور اگر عیدگاہ کی رقم ضروری مصارف سے زائد نہ ہو تو یہ خرچ اس کی رقم میں سے نہیں کیا جاسکتا۔ (۱) واللہ اعلم۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

ریڈیو اور ٹیلی فون وغیرہ میں قرآن کی تلاوت جائز ہے

(سوال) قاری کو اس مشین کے سامنے جس کے ذریعہ سے آواز غیر ممالک تک بلا کسی تار وغیرہ کے ہوائی موجوں کے ذریعہ پہنچ جاتی ہے تلاوت قرآن مجید یا اس کا ترجمہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۸۲ مولوی محمد یوسف صاحب ناظم جمعیۃ القراء والحفاظ دہلی ۲۹ شعبان ۱۳۵۴ھ م ۲۷ نومبر ۱۹۳۵ء

(جواب ۲۸۵) اگر مشین کے سامنے بیٹھ کر پڑھتا ہو اور اس کے ساتھ اور کوئی لہو ولعب نہ ہو اور قرآن پاک کی کوئی بے حرمتی نہ ہو تو جائز ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

ریڈیو پر معاوضہ لیکر تلاوت کرنا۔

(سوال) ریڈیو پر کلام الٰہی کی تلاوت کرنا معاوضہ لیکر یا بلا معاوضہ جائز ہے یا نہیں۔ المستفتی نمبر ۲۸۷ حافظ اظہار الحق دیوبندی ۲ ذی الحجہ ۱۳۵۴ھ م ۲۶ فروری ۱۹۳۶ء

(جواب ۲۸۶) فی حد ذاتہ تو جائز ہے لیکن اگر اس کے کسی مرحلے میں قرآن پاک کی توہین کا شائبہ ہو تو پھر ناجائز ہوگی۔ معاوضہ کے جواز میں تامل ہے۔ محمد کفایت اللہ

(۱) لاؤڈ اسپیکر میں نماز و خطبہ کا حکم

(۲) لاؤڈ اسپیکر ریڈیو وغیرہ سے آیت سجدہ سننے پر سجدہ تلاوت لازم ہو جاتا ہے

(۳) گراموفون سے آیت سجدہ سننے پر سجدہ تلاوت لازم نہیں ہوگا

(سوال) (۱) لاؤڈ اسپیکر یا ریڈیو آلہ جدید ہے اس میں خطبہ جمعہ و عیدین کی نماز پڑھائی جائے تو کیسی ہوگی؟ اس کے ذریعے سے امام کی آواز مقتدیوں تک پہنچایا جاتا قرأت وغیرہ اور اس آواز کی سماعت پر نماز کا ادا کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(۲) بذریعہ ریڈیو آیت سجدہ تلاوت کی جائے تو سامعین پر سجدہ فرض ہوگا یا نہیں؟

(۳) گراموفون میں قرآن مجید و دیگر کلام مشروع بہ نیت ثواب سننا جائز ہے یا نہیں؟ گراموفون میں آیت

---

(۲) ولا باس بنقشه خلا محرابه بحصر وماء ذهب لو بساله الحلال لامن مال الوقف فانه حرام وضمن متوليه لو فعل النقش او البياض الا اذا خيف طمع الظلمة فلا باس به ؛ قال فى الشامية ، اى بان اجتمعت غلته اموال المسجد وهو مستغن عن العمارة والا فيضمنها كما فى القهستانى عن النهاية ، (ردالمحتار مع الدر ۱/۶۵۸ ط سعيد) آج کل عموماً مساجد اور عیدگاہوں کی آمدنی ضروری انصرام سے زائد ہوتی ہے نیز آج کل لاؤڈ اسپیکر بھی ضروریات مساجد میں شمار ہوتا ہے اس لئے اگر مسجد اور عیدگاہ کی آمدنی سے لاؤڈ اسپیکر خرید لیا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

Maktaba Tul Ishaat.com

سجدہ پڑھنے سے سامعین پر سجدہ تلاوت فرض ہوتا ہے یا نہیں۔المستفتی نمبر ۸۵۵ محبت حسین شاہ (ضلع راولپنڈی)۲۰ محرم ۱۳۵۵ھ م ۱۳ اپریل ۱۹۳۶ء

(جواب ۲۸۷) (۱) لاؤڈ اسپیکر (آلہ مکبر الصوت) کا استعمال تکبیرات اور خطبہ کی آواز بلند کرنے کے لئے جائز ہے قرأت قرآن مجید کو اس سے محفوظ رکھنا چاہئے۔

(۲) لاؤڈ اسپیکر اور ریڈیو کے ذریعہ سے آیت سجدہ سننے سے تلاوت کا سجدہ لازم ہوگا فونوگراف کے ریکارڈ کے ذریعہ سے آیت سجدہ سنی جائے تو سجدہ تلاوت لازم نہ ہوگا۔

(۳) گراموفون میں قرآن مجید بھرنا اور سننا جائز نہیں اور اس میں آیت سجدہ سننے سے سجدہ تلاوت بھی لازم نہیں ہوتا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

لاؤڈ اسپیکر ریڈیو وغیرہ پر سجدہ تلاوت سننے کا حکم

(سوال) جناب مفتی صاحب کا فتوی نمبر ۸۵۵ نظر سے گزرا اس میں مفتی صاحب نے مطلب واضح بیان نہیں فرمایا چند وجوہ۔

(۱) دلیل عقلی و نقلی تحریر نہیں فرمائی کوئی جزئی رقم نہیں فرمائی نہ حوالہ کتب تحریر فرمایا۔

(۲) آلہ مکبر الصوت کی حقیقت تحریر نہیں فرمائی اس سے کیا مراد ہے اگر در حقیقت یہ قرأت ہے اور عبارت ہے تلفظ سے دونوں کا حکم ایک ہونا چاہئے اگر لاؤڈ اسپیکر میں خطبہ اور تکبیر جائز ہے تو قرأت بھی جائز ہونی چاہئے ایک ہی صورت کا آواز ہے جیسے تلفظ قرأت کے ویسے تلفظ خطبہ اور تکبیر کے۔

(۳) ریڈیو کے ذریعے سے آیت سجدہ سننے سے تلاوت کا سجدہ کیوں لازم ہوگا اگر سجدہ معتبر اور لازم ہو تو ریڈیو کو آلہ قرأت ماننا صحیح ہوا اگر ہم اس کو صحیح مان لیں تو کئی قباحتیں لازم آتی ہیں مثلاً یہ کہ آلہ استعمال کرنا شرعاً مذموم ہے جیسا کہ مدینہ منورہ میں واقعہ پیش آیا۔ وذالك انه ﷺ لما قدم المدينة وكان يؤخر الصلوٰة تارة و يعجلها تارة اخرى فتشاوروا فى انه ينصبوا علامة يعرفون بها وقت الصلوات فقال بعضهم نقرة الناقوس فقال ﷺ هو للنصارى وقال بعضهم البور وهوالبوق فقال ﷺ هو لليهود انتهى

(۴) صوت کی تعریف فرمائیں؟ شرعاً کون سا صوت معتبر ہے آیا مطلق صوت یا وہ صوت جس سے تلفظ ادا ہو الحاصل ان المراتب ثلثة حرف و صوت ونفس لا يتحقق الكلام الا بالحرف ولا يتحقق الحروف الا بالصوت والنفس والمخارج – پھر فرماتے ہیں مصنف علام الحروف كيفية تعرض للصوت المعتمد على المخارج فالكيفية هى اعتماد الصوت على المخارج – پس قرأت مطلق صوت سے حاصل نہیں ہوتی اور نہ مطلق نفس سے اس لئے کہ نفس ہوائے مطلق چنانچہ فرماتے ہیں فان النفس المعروض بالقرع اى هو الهواء الذى عرض عليه القرع یعنی ان القرع

بالعضلات یعرض علی النفس اور صوت اور مخارج میں فرق ہے محض صوت سے مخارج ادا نہیں ہوتے بدوں تلفظ کے کیونکہ صوت کا محل ریہ ہے نہ مخارج چنانچہ فرماتے ہیں والصوت عرض یقوم بمحل یخرج عن داخل الریة الی خارجها مع النفس مستطیلا ممتدا مستقلا غرض کہ ریڈیو کی آواز کو کلام سے تعبیر نہیں کر سکتے اس لئے کہ ریڈیو کی آواز صدیٰ (گونج) ہے اور گونج کا آواز درباره قرأت غیر معتبر ہے چنانچہ مصنف تحریر فرماتے ہیں ولا تجب سجدة التلاوة بسماعها عن الغیر علی الصحیح ولا تجب بسماعها من الصدیٰ وهو ما یجیبك مثل صوتك فی الجبال والصحاریٰ و نحوها اس کی شرح میں فرماتے ہیں الصوت الذی یسمعه المصوت عقیب صیاحه راجعا الیه من جبل او بناء مرتفع فانه لا اجابة فی الصدیٰ وانما هو محاکاة پھر مصنف علام فرماتے ہیں ومن المعلوم ان المعروضْ قد یتحقق بدون عارضه کتحقق الانسان بدون صفة الکتابة والعارض اخص من المعروض حاصل کلام یہ ہے کہ ریڈیو کا آواز کلام نہیں اس لئے کہ تلفظ میں تین چیز کا ہونا لازمی ہے صوت' نفس' مخارج اگر یہ نہ پائے جائیں تو کلام حقیقی نہ پائی جائے گی مصنف علام فرماتے ہیں لاحروف شارح فرماتے ہیں عطف علی ایماء بای لا حروف حقیقة فلا کلام اذا ستت الحروف

(۵) دوسرا فتویٰ گراموفون کے عدم جواز کا ہے یہ بھی قابل غور ہے قاعدہ ہے جو اصلا کلام کا حکم ہوتا ہے وہی نقل کا چونکہ قرآن کریم دراصل جائز ہے تو نقل گراموفون میں اسی کی آواز ہے اس عدم جواز کی کیا وجہ ہے؟ المستفتی نمبر ۸۸۹ مولوی شیر محمد نئی دہلی ۵ صفر المظفر ۱۳۵۵ھ م ۷ ۱۲ اپریل ۱۹۳۶ء

(جواب ۲۸۸) اگر فاضل مستفسر میرے جواب کی عبارت کو بنظر امعان ملاحظہ فرماتے تو ان کے اکثر استفسارات کا جواب اسی عبارت سے حاصل ہو جاتا' میں نے اپنے جواب میں لاؤڈ اسپیکر (آلہ مکبر الصوت) کو متکلم کی آواز کو بڑھانے والا قرار دیا ہے اور میرے خیال میں اس آلہ کے عمل کی حقیقت یہی ہے کہ وہ آواز یعنی کیفیت تموج ہوا کو وسیع کر دیتا ہے یعنی جو آواز کہ متکلم کے منہ سے نکلتی ہے اس کی حقیقت یہ ہے کہ وہ ہوا میں مخصوص تموج یعنی لہریں پیدا کرتی ہے اور قریب میں وہ لہریں قوی ہوتی ہیں اس لئے آواز سنی جاتی ہے اور جتنا بعد ہوتا جاتا ہے وہ لہریں ضعیف اور کمزور ہوتی جاتی ہیں اور ضعف کی وجہ سے مسموع ہونے کی صلاحیت مفقود ہوتی جاتی ہے اس آلہ کا کام یہ ہے کہ جب اس کے سامنے کلام کیا جائے تو وہ تموج اس کے اندر بھی جاتا ہے اور اس کے اندر کی برقی قوت کے ذریعے سے وہ تموج دور دور تک اپنی پوری قوت کے ساتھ پہنچتا ہے اور اس لئے وہی آواز جو قریب میں مسموع ہوتی رہتی دور دور تک مسموع ہوتی ہے پس لاؤڈ اسپیکر کے ذریعے سے جو آواز سنی جاتی ہے وہ درحقیقت اسی کلام کرنے والے کی آواز ہے جو آلہ کے سامنے کلام کر رہا ہے نہ کوئی دوسری آواز' خطبہ اور تکبیر کا جواز اور قراۃ قرآن کے عدم جواز کا مبنی صرف یہ ہے کہ قرآن پاک کی قراءۃ کو اس آلہ کے ذریعے سے بڑھانا مستحسن نہیں کیونکہ بسا اوقات مشین خراب ہو جانے کی وجہ سے آواز خراب ہو جاتی ہے اور اس میں قرآن پاک کی توہین کی صورت پیدا ہو جاتی ہے اگرچہ وہ توہین

Maktaba Tul Ishaat.com

قصدی نہیں ہوتی تاہم قرآن پاک کو اس احتمال سے بھی بچنا چاہئے اگر یہ لحاظ مد نظر نہ ہو تو لاؤڈ اسپیکر کے اندر خطبہ اور قرأۃ کا حکم جدا نہیں۔

صدیٰ اور فونوگراف کا حکم بالکل جدا ہے وہ آواز بڑھانے کی چیز نہیں بلکہ صدیٰ تو جبل کی مصادمت اور فونوگراف میں ریکارڈ میں سے ایک جدید آواز نکلتی ہے جس وقت قاری یا متکلم کا کہیں پتہ نہیں ہوتا صدیٰ میں بھی اصل آواز اور پلٹتی ہوئی آواز سے زمانی فاصلہ ہوتا ہے بخلاف لاؤڈ اسپیکر کے کہ اس میں کوئی زمانی تفاوت نہیں ہوتا۔

گراموفون میں قرآن مجید بھرنا اور سننا اس لئے ناجائز نہیں کہ وہ قرآن مجید کی نقل نہیں بلکہ اور کوئی شے ہے عدم جواز کی وجہ یہ ہے کہ گراموفون آلہ لہو ولعب کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور بسا اوقات مشین کی خرابی سے ریکارڈوں کی آواز نہایت خراب اور مضحکہ خیز ہو جاتی ہے اس لئے قرآن مجید کا احترام اس کا مقتضی ہے کہ قرآن پاک کو لہو ولعب اور شائبہ توہین سے محفوظ رکھا جائے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

نماز اور خطبہ کے لئے لاؤڈ اسپیکر کا حکم

(سوال) مسجد جامع وعیدگاہ وغیرہ میں نماز وخطبہ ووعظ کے لئے لاؤڈ اسپیکر کا لگانا جائز ہے یا نہیں؟ جواب مسکت عطا فرمایا جاوے کیونکہ بعض بزرگ یہ خیال فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے۔ المستفتی نمبر ۱۲۴۴ حکیم محمد حیات خان دہلوی (حیات منزل 'کوچہ حکیماں' آگرہ) ۷ رمضان ۱۳۵۵ھ م ۲۳ نومبر ۱۹۳۶ء

(جواب ۲۸۹) خطبہ اور وعظ کے لئے اس کا استعمال جائز ہے لیکن نماز کی قرأت کے لئے استعمال نہ کیا جائے تو یہی احوط ہے ہاں مکبرین جو صفوف میں کھڑے ہوتے ہیں ان کی آواز بلند کرنے کے لئے اس سے کام لیا جائے تو مضائقہ نہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

لاؤڈ اسپیکر مسجد کے مینارے پر لگانا۔

(سوال) اذان کی آواز دور تک پہنچانے کے لئے مینارے پر آلہ مکبر الصوت یعنی لاؤڈ اسپیکر کا استعمال عند الشرع جائز ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۴۴۶ امام عبد الصمد صاحب (جنوبی افریقہ) ۹ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ م ۲۰ مئی ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۹۰) اذان کی آواز دور تک پہنچانے کے لئے مینارے پر لاؤڈ اسپیکر لگانا مباح ہے فقط۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

ریڈیو سننا

(سوال) یہ تو آج کل بچے بچے کو معلوم ہے کہ ریڈیو کی ترقی دن دونی رات چوگنی ہو رہی ہے اور یہ بھی معلوم ہے کہ اس میں قریب قریب ہر طرح کے کام ہوتے ہیں مثلاً گانے بجانے ڈھول ڈھپے ناچ تقریریں ڈرامے قرآن مجید مع ترجمہ کے وغیرہ وغیرہ مختصر یہ کہ مجھ کو اس میں آپ سے صرف یہ دریافت کرنا ہے کہ اس میں کیا چیز سننی جائز ہے اور کیا چیز ناجائز ہے؟ **المستفتی** نمبر ۲۱۰۴ ایم تقی اللہ والا، دہلی ۸ شوال ۱۳۵۶ھ م ۱۲ دسمبر ۱۹۳۶ء

(جواب ۲۹۱) ریڈیو میں گانا بجانا قوالی، فحش ڈرامے وغیرہ سننا جائز نہیں کوئی مفید تقریر ہو تو اس کے سننے کا مضائقہ نہیں قرآن مجید سننا بھی مباح ہے۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

عید کی نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال

(سوال) نماز عیدین یا جمعہ کے موقعہ پر امام کی آواز دور تک کے تمام مقتدیوں تک پہنچانے کے لئے آلہ مکبر الصوت امام کے سامنے رکھنا کیا شرعاً حرام اور ناجائز ہے؟ **المستفتی** نمبر ۲۵۶۰ غلام دستگیر خان (بنگلور جنوبی ہند) ۷ ذی الحجہ ۱۳۵۸ھ م ۱۷ جنوری ۱۹۴۰ء

(جواب ۲۹۲) میں کئی مرتبہ اس آلہ کے نماز میں استعمال کا حکم لکھ چکا ہوں اور اخبارات میں شائع کرا چکا ہوں وہ یہ کہ فی حد ذاتہ اس آلہ کے عدم جواز کی کوئی وجہ نہیں اس لئے خطبۂ جمعہ و عیدین اور وعظ و تقریر کی مجالس میں اس کا استعمال مباح ہے نماز کے بڑے مجمعوں میں جو لوگ تبلیغ تکبیر کرتے ہیں ان کی آواز کو بلند کرنے کے لئے بھی استعمال کیا جائے تو بھی مضائقہ نہیں مگر قرأۃ قرآن کی آواز کو بلند کرنے کے لئے استعمال نہ کیا جائے کیونکہ اس آلہ کا رفع صوت بجلی کی رو کے ذریعے انجام پاتا ہے اور بعض اوقات کنکشن کی بے قاعدگی اور بجلی کے مرکز کی خرابی سے بجلی کی رو کا نظام بگڑ جاتا ہے اور اس صورت میں آواز بگڑ کر ایسی کریہہ ہو جاتی ہے کہ سننے والے کو نفرت پیدا ہوتی ہے یا ایسی عجیب ہو جاتی ہے کہ سننے والے بے اختیار ہنس پڑتے ہیں تو اگر خدانخواستہ اثناء قرأت میں الفاظ قرآنی ادا کرتے وقت یہ بات پیش آجائے تو اس سے توہین قرآن لازم آجائے گی اس سے احتیاط لازم ہے بس یہ وجہ اثنائے قرأت میں استعمال سے ممانعت کرنے کی ہے اثناء خطبہ و وعظ میں بھی یہ امکان موجود ہے مگر اس میں اور نماز میں فرق ظاہر ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

جواب بالا پر مستفتی کا شبہ۔ اولاً یہ کہ آپ نے فرمایا ہے "کہ ممکن ہے کہ کنکشن میں بے قاعدگی یا بجلی کے مرکز میں خرابی پیدا ہو اس سے آواز بگڑ کر کریہہ ہو جائے اور سننے والے کو نفرت پیدا ہو اس لئے نماز کے موقعہ پر احتیاط لازمی ہے ورنہ توہین قرآن کا اندیشہ ہے" جناب عالی یہاں گزشتہ سال عید الفطر و عید الاضحی کے موقع پر آلہ مکبر الصوت لگایا گیا تھا نہ تو کنکشن میں بے قاعدگی آئی تھی اور نہ ہی بجلی کا مرکز خراب ہوا

Maktaba Tul Ishaat.com

تھا بلکہ تمام مقتدیوں نے انتہائی تنظیم اور ترتیب سے اور بہ حد سکون و وقار کے ساتھ نماز ادا کی تھی اب صرف کنکشن کی بے قاعدگی یا مرکز کی خرابی کے امکانی یا وہمی خوف سے ایسی عمدہ چیز کو روکنا طبع سلیم گوارا نہیں کرتی جب کہ آپ فرماتے ہیں کہ فی حد ذاتہ اس آلہ میں عدم جواز کی کوئی وجہ نہیں نیز جب کہ واضح طور پر معلوم ہے اور بار بار مشاہدہ کیا گیا ہے کہ اس آلہ کے عدم استعمال کے وقت ہزاروں بندگان خدا عید جیسے بڑے بڑے مجمعوں میں اپنی نمازوں کو ٹھیک طریقہ سے ادا نہیں کر سکتے یعنی امام و مقتدی کے افعال و حرکات میں سخت تضاد واقع ہو جاتا ہے اور عام طور پر مقتدی ادھر ادھر منہ پھیر کر یا ترچھی نظروں سے دوسرے مقتدیوں کے افعال و حرکات معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو سب سے بڑھکر یہ کہ کھانسی ونزلہ وغیرہ سے خود امام کی آواز بگڑ کر موجب نفرت ہو سکتی ہے کیا کھانسی نزلہ کے وہمی یا امکانی خوف سے احتیاط کی کوئی صورت ہو سکتی ہے کہ آئندہ سے انسان امامت نہ کیا کریں۔

البتہ جب فی حد ذاتہ اس آلہ میں عدم جواز کی کوئی وجہ نہیں ہے تو آپ یہ فتویٰ دے سکتے ہیں کہ کنکشن و مرکز کی خرابی کی طرف سے اطمینان حاصل کر لینا چاہئے اور نماز کے دس پندرہ منٹ کے لئے اس قسم کی احتیاط کچھ مشکل نہیں۔

ثانیاً یہ کہ خطبہ عیدین میں اس کا استعمال مباح ہے باوجودیکہ خطبہ و وعظ میں بھی قرآن مجید کی آیتیں لائی جاتی ہیں کیا قرأت کلام اللہ کی آواز خطبہ و وعظ وغیرہ میں بگڑ کر موجب نفرت بنے تو مضائقہ نہیں اور اس سے توہین قرآن لازم نہیں آتی مگر نماز ہی میں قرأۃ کلام اللہ کی آواز بگڑنے سے توہین قرآن لازم آتی ہے؟ یہ تضاد کیوں جب کہ ایک ہی کلام اللہ کی آیتیں دونوں مواقع پر پڑھی جاتی ہیں اور جب کہ نماز کی تکبیروں کی تبلیغ کے لئے نماز ہی میں آلہ مکبر الصوت استعمال کرنا مباح ہے تو ان حیثیتوں سے نماز و خطبہ میں کیا فرق ہے۔ المستفتی نمبر ۲۵۶۰ غلام دستگیر خان (معسکر بنگلور) ۷ ذی الحجہ ۱۳۵۸ھ م ۱۷ جنوری ۱۹۴۰ء

(جواب ۲۹۳) ھو الموفق میں نے جناب کی دوسری تحریر پڑھی جس میں جناب نے میرے جواب مذکور الصدور پر شبہات وارد فرمائے ہیں پہلا شبہ یہ ہے کہ کنکشن یا برقی لہر سے خراب ہو جانے کا شبہ ایک وہم ہے اس وہم کی بناء پر قرأۃ کی آواز کو لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ اونچا کرنے کے عمل کو چھوڑا نہیں جا سکتا اس کے متعلق عرض ہے کہ یہ بات محض وہمی اور فرضی نہیں ہے بسا اوقات پیش آجاتی ہے اور پیش آچکی ہے اس لئے قرآن اور نماز جیسی اہم عبادت میں اس سے اجتناب کرنا ہی اقرب الی الصواب ہے اور قرأۃ کی آواز تمام جماعت کو نہ پہنچے تو نماز میں کوئی نقصان نہیں آتا دوسرا شبہ یہ ہے کہ خطبات میں بھی تو قرآن پڑھا جاتا ہے تو اگر خوف توہین قرآن موجب ممانعت ہے تو یہ خوف خطبات میں بھی موجود ہے اس کا جواب میں نے جواب سابق میں اشارۃً دیدیا تھا کہ نماز اور خطبہ کا فرق ظاہر ہے مگر جناب نے اس پر غور نہیں فرمایا اس کے متعلق توضیحاً گزارش ہے کہ خطبہ میں قرأۃ قرآن اس معنی کے لحاظ سے اختیاری ہے کہ خطیب چاہے تو

لاؤڈ اسپیکر سے ہٹ کر قرأۃ کرلے اور اگر لاؤڈ اسپیکر کی آواز بگڑتی دیکھے تو فوراً قرأۃ بند کردے جب آواز درست ہوجائے تو پھر پڑھ لے اور اگر لاؤڈ اسپیکر خراب ہونے سے بے اختیار لوگوں کو ہنسی آجائے تو نماز تو فاسد ہوجاتی ہے مگر خطبہ کے فاسد ہونے کا خطرہ نہیں اس کے علاوہ بعض علماء کا یہ بھی نظریہ ہے کہ لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ سے جو آواز دور دور سنائی دیتی ہے وہ امام کی اصل آواز نہیں ہے بلکہ اس کی حکایت ہوتی ہے اور بعض ماہرین علم البرق وعلم الصوت کی رائے بھی اسی کے قریب قریب ہے تو اگرچہ میرے نزدیک یہ نظریہ راجح نہیں ہے مگر قرأۃ قرآن اور صحت نماز کے بارے میں اس کا لحاظ رکھنا بہر حال راجح ہے خلاصہ یہ کہ قرأۃ نماز کے لئے اس کے استعمال کی اجازت ابھی میرے ذہن میں نہیں آئی دوسرے علماء کی طرف رجوع فرمائیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(۱) لاؤڈ اسپیکر کے ذریعے سے آیت سجدہ سنی تو سجدہ لازم ہوگا

(۲) وعظ خطبہ اور نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال

(سوال) (۱) نماز کے علاوہ اگر کوئی شخص لاؤڈ اسپیکر میں آیت سجدہ تلاوت کرے تو سامعین پر سجدہ تلاوت واجب ہے یا نہیں؟

(۲) لاؤڈ اسپیکر کا خطبہ اور نماز عیدین میں لگانا جائز ہے یا نہیں؟

ضروری نوٹ: (۱) مجالس اسلامیہ، محافل دینیہ میں علماء کرام کا لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ تقاریر کرنا اور تقریر میں قرآن کریم احادیث نبویہ کی تلاوت کرنا مسائل دین کی تعلیم دینا اس امر کی دلیل صریح ہے کہ لاؤڈ اسپیکر کوئی آلہ لہو ولعب نہیں بلکہ ایک شئ مباح ہے۔

(۲) ماہرین فن برقیات سے تحقیق کی گئی کہ یہ آلہ خالق الصوت ہے یا رافع الصوت امام کی پست آواز کو بلند کرتا ہے جس طرح بولنے والا خود ہی ہلکی اور باریک آواز سے گفتگو کرتے ہوئے گلے کی زیادہ طاقت صرف کرتے ہوئے بلند آواز سے بولے اس کی نظیر غالباً ضعیف البصر کے لئے چشمہ، بہرے کے لئے آلہ مسماع الصوت ہوسکتے ہیں۔

(۳) لاؤڈ اسپیکر کی آواز امام ہی کی آواز ہے امام کی آواز کے مد وادغام، غنہ، سرعت، بطو، مخارج حروف وصفات کسی میں کوئی فرق نہیں آتا صرف پستی وبلندی میں اعتبار ہوتا ہے اور یہ بلندی وپستی خود امام کی آواز میں موجود ہے۔

(۴) جماعت کثیر میں اواخر صفوف تک امام صاحب کی آواز نہ پہنچنے کی شکل میں مکبرین کا انتظام کیا جاتا ہے لیکن اگر امام خود جہیر الصوت ہے اور آواز آخری صف تک پہنچتی ہے تو مکبرین کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی تو پھر لاؤڈ اسپیکر سے جب امام کی آواز بلند ہوجاتی ہے تو مکبرین کی ضرورت پیش ہی نہ آئے گی اس صورت میں سنت کے خلاف بھی نہ ہوگا سنت کے خلاف اس وقت ہوسکتا ہے کہ مکبرین بھی

Maktaba Tul Ishaat.com

قائم نہ کئے جائیں اور امام کی آواز کے علاوہ کسی اور چیز سے آواز پہنچائی جائے اور وہ آواز امام کی آواز کے بالکل تابع نہ ہو۔

(۵) آلہ کے استعمال کے واسطے نماز میں امام کو اپنے ہاتھ پاؤں میں حرکت دینا نہیں وضع قطع میں تغیر و تبدل نہیں جس طرح بجلی کے پنکھوں سے ہوا لینے میں نمازی کو کوئی دخل نہیں اگرچہ اپنے ہاتھ سے پنکھا ہلانا جائز نہیں۔

(۶) جب نماز میں مریض لاٹھی ٹیک کے کھڑا ہو سکتا ہے اس کے بھروسہ رفع خفض ہو سکتی ہے اور یہ محض اس کے ضعف معذوری سے تو آلہ کے ذریعہ سے آواز کا پہنچانا کیونکر منع ہو سکتا ہے حالانکہ لاٹھی نمازی کے ہاتھ میں رہتی ہے اور یہ آلہ نمازی سے دور امید کہ امور مذکورہ پر غور فرماتے ہوئے لاؤڈ اسپیکر کے متعلق تسلی بخش جواب مرحمت فرمائیں گے اگر جواب جواز میں ہے تو اختصار کافی ہے دلائل کی ضرورت نہیں اور اگر عدم جواز ہے تو مدلل و محقق درکار ہے المستفتی نمبر ۲۶۳۹ محمد خان صاحب (آگرہ ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۵۹ھ م ۳۰ جولائی ۱۹۴۰ء)

(جواب ۲۹۴) (۱) لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ سے آیت سجدہ سننے والے پر سجدہ تلاوت لازم ہے (۲) لاؤڈ اسپیکر کا خطبہ جمعہ و عیدین اور ہر قسم کے وعظ و تذکیر کے جلسہ میں استعمال جائز ہے صرف نماز میں امام کی قرأت کو اونچا کرنے کے لئے لاؤڈ اسپیکر کی اجازت نہیں دی جا سکتی اس کی یہ وجہ نہیں کہ لاؤڈ اسپیکر کوئی نئی آواز پیدا کرتا ہے بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ بسا اوقات کرنٹ کے غائب ہو جانے سے یا آواز پھینکنے والے آلہ کی خرابی سے آواز غائب یا بند نما ہو جاتی ہے اور ان صورتوں میں قاری اور سامع دونوں کو کراہت و تنفر پیدا ہو جاتا ہے اس لئے احتراماً للقرآن وصیانۃ للصلوٰۃ قرأت امام کو اس خطرہ سے محفوظ رکھنا ضروری ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

ریڈیو اور ہارمونیم اور گراموفون میں فرق۔

(سوال) زید و بکر کے درمیان ریڈیو کے جواز و عدم جواز کے بارے میں اختلاف ہے زید کہتا ہے کہ ریڈیو سننا رکھنا مطلقاً حرام و ناجائز ہے ہارمونیم و گراموفون کے مانند اس کا بھی حال ہے بکر یہ کہتا ہے کہ ریڈیو کوئی باجہ نہیں ہے بلکہ آلہ نشر الصوت ہے اگر اس سے تقریریں خبریں قرآن سنا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں البتہ گانا وغیرہ نہ سننا چاہئے پس اس صورت میں زید کا قول صحیح ہے یا بکر کا آیا ریڈیو کا سننا اور رکھنا مطلقاً ناجائز ہے یا صحیح اور جائز طریقہ استعمال سے شرعاً اجازت ہے المستفتی نمبر ۲۶۷۶ نجم الحسن رضوی (سیتاپور) ۱۳ جمادی الثانی ۱۳۶۰ھ م ۹ جولائی ۱۹۴۱ء

(جواب ۲۹۵) ریڈیو کا حکم گراموفون اور ہارمونیم سے مختلف ہے ریڈیو پر خبریں اور مضامین سننا جائز ہے البتہ گانا بجانا اور ایسی چیزیں سننا جو شرع کے خلاف ہوں ناجائز ہے۔ خلاصہ یہ کہ بکر کا قول صحیح

ہے محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال

(سوال) یہاں بنگالی مسجد میں لاؤڈ اسپیکر (آلہ مکبر الصوت) کا استعمال بہت دنوں سے تھا اس کے بعد دو تین سال سے عیدگاہ میں بھی جاری ہو گیا گزشتہ سال غالباً سوا بحالت نماز عید بھی لگا رہ گیا بند نہیں کیا گیا اس لئے بعض لوگوں نے اعتراضات بھی کئے جناب حاجی داؤد ہاشم صاحب مرحوم نے اپنی زندگی میں بہت سے فتوے اس کے عدم جواز کے متعلق جمع کئے تھے لیکن ان کی زندگی نے وفا نہ کی اب مولوی محمود حاجی داؤد سلمہ نے اس سال ان پر کچھ زور دیا اور سورتی جامع مسجد میں بسلسلہ وعظ اس کے متعلق تقریر بھی کی جس کی بنا پر عوام میں باہم موافق و مخالف بہت کچھ چہ میگوئیاں ہونے لگیں موافقین نے خطبہ و نماز میں آلہ مذکور کے عدم جواز پر جناب مولانا تھانوی و جناب مولانا حسین احمد صاحب وغیرہ کے فتووں سے استفادہ کیا اور مخالفین میں سے بعض نے بیان کیا کہ جناب مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب جواز کا فتویٰ دیتے ہیں یہ خیال ہوا کہ شاید جناب کو اس کی پوری تحقیق ہو چکی ہو کہ آلہ مذکورہ سے جو آواز سنائی دیتی ہے وہ بعینہ امام کی آواز ہے صدائے بازگشت نہیں ہے بہر حال جناب تکلیف فرما کر اس کا جواب ارسال فرمادیں تاکہ اصل حال معلوم ہو جائے کہ خطبہ جمعہ و عیدین اور نماز میں آلہ مذکورہ کا استعمال شرعاً جائز ہے یا نہیں۔ المستفتی نمبر ۲۶۸۹ مولانا عبد الخالق صاحب رنگون (برما) ۲۴ شوال ۱۳۶۰ھ م ۱۵ نومبر ۱۹۴۱ء

(جواب ۳۹۶) لاؤڈ اسپیکر کا خطبہ جمعہ و عیدین میں استعمال کرنا جائز ہے مگر امام کی قرأت کو بلند کرنے کے لئے اس کا استعمال جائز نہیں یہ عدم جواز کا حکم دو وجہ سے ہے اول تو اس احتیاط کی بنا پر کہ اس کی آواز بعینہ امام کی آواز ہے یا صدا ہے اس کی پوری تحقیق اب تک نہیں ہو سکی دوم اس احتیاط کی بنا پر کہ اگر اثناء قرأت میں کرنٹ کا تسلسل جاتا رہے یا مشین بگڑ جائے تو آواز نہایت کریہ اور بھیانک ہو جاتی ہے اور وہ قرأۃ کی توہین و استہزاء کی موجب ہو جاتی ہے مگر خطبہ میں یہ بات اختیار میں ہوتی ہے کہ خطیب اس کی طرف سے منہ پھیر لے اور نماز میں یہ بات مشکل ہے اس لئے اس میں نے اب تک صرف خطبہ میں یا زیادہ سے زیادہ مبلغین تکبیرات انتقال کے لئے استعمال کی اجازت دی ہے امام کی قرأۃ کے لئے نہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

گراموفون سننے اور اس کے ذریعے آیت سجدہ اور سلام کے جواب کا حکم!

(سوال) ماقولکم دام فضلکم فی جراموفون هل یجوز سماع الاصوات الخارجة منهاام لا فان قلتم نعم فهل الحکم فی رد السلام و سجود التلاوة و نحو هما کما هو عند السماع من القاری ام لا ؟

Maktaba Tul Ishaat.com

(ترجمہ) گراموفون سننا جائز ہے یا نہیں ؟اور اس میں آیت سجدہ پڑھی جائے تو سجدہ تلاوت اور سلام ہو تو اس کا جواب دینے کا کیا حکم ہے ؟ المستفتی نمبر ۲۵۶۲ حاجی گل محمد منگلوری الیس کے ۱۸ ذی الحجہ ۱۳۵۸ھ م ۲۸ جنوری ۱۹۴۰ء

(جواب ۲۹۷) لا یجوز سماء الاصوات الخارجة من جراموفون ولا یجب علی السامع رد السلام و سجود التلاوة (قوله من الصدی) هو ما یجیب مثل صوتك فی الجبال والصحاری ونحو هما کما فی الصحاح (رد المحتار ج ۱ ص ۵۶۸) فقط والله اعلم

(ترجمہ) گراموفون سننا جائز نہیں ہے اور اس میں آیت سجدہ پر سجدہ تلاوت اور سلام پر جواب سلام واجب نہیں ہوتا رد المحتار میں ہے کہ صدی پر سجدہ تلاوت واجب نہیں اور صدی وہ آواز ہے جو بولنے والے کی آواز پہاڑوں اور جنگلوں سے ٹکرا کر واپس آتی ہے اور گراموفون بھی اسی کے حکم میں ہے۔

اجابہ وکتبہ حبیب المرسلین عفی عنہ نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی الجواب صحیح محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی۔

نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال

(سوال) بموقعہ جمعۃ الوداع و عیدین ازدحام کثیر کی وجہ سے تمام نمازیوں کو امام و مکبرین کی آواز نہ پہنچنے کی وجہ سے نماز میں خلل واقع ہو رہا ہے اس کی اصلاح کے لئے اگر آلہ مکبر الصوت استعمال کیا جائے تو شرعاً جائز ہے یا نہیں المستفتی مرزا غلام محمد بی اے کوچہ رانمان چاندنی چوک دہلی

(جواب ۲۹۸) لاؤڈ اسپیکر کے متعلق جہاں تک مجھے معلوم ہوا ہے وہ آواز کو دور تک پہنچانے کا آلہ ہے خود اپنی آواز نہیں رکھتا اس لئے جو آواز کہ اس کے ذریعہ سے بلند ہو کر دور کے مقتدیوں کو پہنچے گی وہ امام یا مکبر ہی کی آواز ہو گی اور اس پر انتقالات نماز کی بنا صحیح ہو گی لیکن چونکہ مشین میں نقصان پیدا ہو جانے سے بعض اوقات آواز نہایت خراب بھدی غیر مفہم مضحک آفریں ہو جاتی ہے نیز آواز کی اپنی اصلی مقدار سے بلندی اس میں ایک جدید کیفیت پیدا کر دیتی ہے جو سننے والے کو اپنی طرف متوجہ رکھتی ہے اور خشوع و توجہ الی اللہ میں نقصان واقع ہوتا ہے اس لئے امام کی قرأت بلند کرنے کے لئے لاؤڈ اسپیکر کا استعمال کرنا ٹھیک نہیں ہے کہ اول تو وہ روح نماز (خشوع) کے منافی ہے دوم احتمال ہے کہ دفعتہً آواز ایسی خراب ہو جائے کہ لوگ بے اختیار ہنس پڑیں یا اس کے سننے سے نفرت کرنے لگیں یا اکتا جائیں ہاں امام کے پیچھے لوگ کہ تکبیرات انتقالات زور سے کہتے ہیں کہ جماعت کو انتقالات معلوم ہوتے رہیں اور رکوع و سجدہ وغیرہ ٹھیک طریقے سے ادا ہوتے رہیں ان کے سامنے لاؤڈ اسپیکر لگا دیا جائے تو مضائقہ نہیں ہے اسی طرح خطیب کے سامنے خطبہ کے وقت لگا ہو تو اس میں بھی مضائقہ نہیں ہے واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم محمد کفایت اللہ عفا عنہ مولاہ نیو سینٹرل جیل ملتان ۲۱ صفر ۱۳۵۱ھ ۲۷ جون ۱۹۳۲ء

اناؤنسا سپیکر کے ذریعے نماز اور خطبے کا حکم

(الجمعیۃ مورخہ ۵ فروری ۱۹۳۴ء)

(سوال) و بعد فان مسلمی بلدتنا کلمبو یرون ان قراء ۃ خطبۃ الجمعۃ بالراد یو من متممات اشاعۃ الدین لا سیما فی ھذا الزمان الذی یشتاق فیہ طالبوا الحق من غیر المسلمین ان یتعلموا حقیقۃ الاسلام و تعلیماتہ الصادقۃ

(ترجمہ) ہمارے شہر کولمبو کے مسلمانوں کا خیال ہے کہ ریڈیو میں خطبہ جمعہ کا پڑھنا دینی تبلیغ کی غرض سے ضروری ہے اور خاص کر اس زمانے میں جب کہ غیر مسلم لوگوں کو حق کی تلاش اور اسلامی تعلیمات حاصل کرنے اور اسلام کی حقیقت معلوم کرنے کا اشتیاق ہے۔ المستفتی حبیب محمد سکریٹری شعبہ کولمبو

(جواب ۲۹۹) نعم یجوز سماع الخطبۃ للجمعۃ و العیدین بالۃ تسمی لاؤد اسپیکر لکنہ لا یجوز سماع قراء ۃ الامام فی الصلوٰۃ بھذہ الآلۃ فان امر القراء ۃ الصلوتیۃ مما یحتاط فیھا غایۃ الاحتیاط

(ترجمہ) ہاں جمعہ و عیدین کا خطبہ اناؤنسا سپیکر میں سننا جائز ہے لیکن نماز میں امام کی قرأۃ سننے کے لئے اناؤنسا سپیکر لگانا جائز نہیں ہے کیونکہ نماز کی قرأۃ ان امور میں سے ہے جن میں انتہائی احتیاط کی ضرورت ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

خطبہ عجمی زبان میں پڑھنے اور خطبے میں اناؤنسا سپیکر کا حکم

(سوال) جمعہ و عیدین کے خطبے صرف اردو یا عربی خطبہ کامل ترجمہ یا بعض عربی و بعض اردو پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو بکراہت یا بلا کراہت نیز کیا شرعی مصالح پر نظر رکھتے ہوئے ان خطب میں آلہ مکبر الصوت استعمال کیا جا سکتا ہے؟ المستفتی حافظ مستری انعام الٰہی صاحب محلہ فراشخانہ دہلی

(جواب ۳۰۰) خطبہ جمعہ و عیدین میں سنت قدیمہ متوارثہ یہی ہے کہ عربی زبان میں ہو صحابہ کرامؓ کے زمانے میں عجمی ملک فتح ہو گئے تھے اور اسلام کے حدیث العہد ہونے کی بناء پر اسوقت زیادہ ضرورت تھی کہ ان کی زبانوں میں احکام اسلام کی تبلیغ کی جائے تمام صحابہ کرام اور تابعین عظام اور ائمہ مجتہدین نے جمعہ اور عیدین کے خطبات کو خالص عربی زبان میں رکھا اور کسی غیر عربی زبان میں خطبہ نہیں پڑھا گیا اناؤنسا سپیکر کا خطبہ جمعہ و عیدین میں استعمال کرنا فی نفسہ مباح ہے کیونکہ یہ صرف ترفیع الصوت یعنی آواز کو بلند کرنے کا آلہ ہے لیکن اگر اس آلہ کے استعمال کو اس امر کا ذریعہ بنا لیا جائے کہ خطبہ کی بھی زبان بدل کر عجمی زبان میں خطبہ پڑھا جائے تو پھر اس آلہ کا استعمال بھی اس تسبیب کی وجہ سے خلاف سنت کی مد میں داخل ہو جائے گا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

Maktaba Tul Ishaat.com

لہو ولعب کی مجلس کی ابتدا تلاوت قرآن سے کرنا جائز نہیں

(سوال) جس آلہ میں قرآن شریف سے تلاوت ہو اور اسی اسٹیج پر اس کے چند منٹ بعد لہو ولعب شروع ہو جاتا ہے یہ فعل سنت کے خلاف ہے یا نہیں ؟ کیا اسی صورت سے لوگ ناچ گانے کی ابتدا میں تلاوت کر کے شروع کر سکتے ہیں یا نہیں کیونکہ وہ لوگ کہتے ہیں کہ جب ریڈیو کی ابتدا قرآن شریف سے ہوتی ہے تو ناچ گانے میں شروع میں تلاوت قرآن ہو جائے تو کیا حرج ہے وہ آلہ کے ذریعہ محفل ہوتی ہے یہ بغیر آلہ کے ہے۔ المستفتی مستری حافظ انعام الٰہی محلہ فراش خانہ دہلی

(جواب ۳۰۱) ناچ گانے کی محفل کو ریڈیو اسٹیشن سے قیاس کرنا صحیح نہیں محفل میں جو کچھ گایا جاتا ہے اس کا تعلق ایک جماعت اور ایک مجلس سے ہوتا ہے اس لئے ناچ گانے کی مجلس کی ابتدا قرآن مجید سے کرنا اس کا مطلب یہ ہے کہ نعوذ باللہ ایک حرام مجلس کی ابتدا قرآن مجید سے کی جائے جو حرام ہے ریڈیو ایک تبلیغ صوت کا آلہ ہے اس کی کوئی خاص مجلس نہیں ہے سننے والے اپنے اپنے مکانوں میں سنتے ہیں کوئی مجلس اور کوئی ہیئت اجتماعیہ نہیں بنتی اور جس کا جی چاہے وہ مشین کھولے اور جس کا جی نہ چاہے وہ نہ کھولے اور نہ سنے اس لئے مجلس رقص و سرور اور ریڈیو اسٹیشن کے احکام جدا جدا ہیں۔ فقط کفایت اللہ کان اللہ لہ

(۱) ریڈیو کا استعمال کب جائز ہے؟

(۲) ریڈیو پر تلاوت قرآن کرنا اور سننا اور ثواب وغیرہ

(۳) عورتوں کا تقریبات میں گانا

(۴) گانے کے کسب کا حکم

(۵) عرس کی مروجہ رسم بدعت ہے

(سوال) (۱) ریڈیو کا گھر میں لگانا جائز ہے یا نہیں ؟ کیونکہ اس میں گانا بجانا بہت کثرت سے ہوتا ہے (۲) ریڈیو میں قرآن شریف پڑھنا جائز ہے یا نہیں ؟ کیونکہ اسی اسٹیج پر گانا بجانا بھی ہوتا ہے (۳) ریڈیو میں قرآن پڑھنے والا سننے والا ثواب کا مستحق ہے یا نہیں (۴) عورتیں اکثر تقریب کے موقع پر جو گاتی ہیں شریعت اس فعل کے متعلق کیا کہتی ہے (۵) جو لوگ گانے کا کسب کرتے ہیں یا کرتی ہیں یا سنتے ہیں شریعت اس فعل کے کرنے والوں کے بارے میں کیا کہتی ہے (۶) مزاروں پر عرس کرنا اور ختم کرانا منا جاتوں کا پڑھنا اور کھانے کی چیزوں پر ہاتھ اٹھا کر ایصال ثواب کرنا اور قوالی کرنا کیسا ہے؟ المستفتی مستری حافظ انعام الٰہی دہلی

(جواب ۳۰۲) (۱) ریڈیو کی مشین گھر میں لگانا اس شرط سے جائز ہے کہ اس میں صرف خبریں اور مباح تقریریں سنی جائیں گانا بجانا اور ناجائز تقریریں نہ سنی جائیں (۲) ریڈیو پر قرآن مجید پڑھنا اور ریڈیو کے ذریعہ سے قرآن کریم سننا مباح ہے (۳) اگر پڑھنے والا مفت بقصد تبلیغ پڑھے تو ثواب کا مستحق ہوگا اور اگر

اجرت لے کر پڑھے تو کوئی اجر و ثواب نہیں ہے (۴) اگر اجنبی مردوں کو آواز پہنچتی ہے تب تو ممنوع ہے ورنہ مضائقہ نہیں اور آلات لہو کے ساتھ بہر حال ممنوع ہے (۵) گانے کا کسب تو بہر صورت ممنوع ہے اور اگر اشعار کے مضامین خلاف شرع ہوں یا آلات لہو کا بھی اس کے ساتھ استعمال ہو تو سننا بھی جائز نہیں (۶) عرس کی رسم جس طرح مروج ہے یہ مکروہ و بدعت ہے بلا قصد تعین کوئی عبادت مثلاً تلاوت قرآن مجید صدقات و خیرات کر کے ایصال ثواب کرنا جائز ہے فاتحہ مروجہ یعنی شیرینی کھانا وغیرہ سامنے رکھ کر فاتحہ پڑھنا بے اصل ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' مدرسہ امینیہ دہلی

نمازیوں کو لاؤڈ اسپیکر پر بولنے سے تشویش ہو تو.....

(سوال) بعد اذان جمعہ جب کہ نمازی مسجد جامع میں جمع ہو کر سنتیں وغیرہ ادا کر رہے ہوں اس وقت لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ سے کوئی تقریر کرنا جس کا اثر نمازیوں پر پڑتا ہو اور باعث پریشانی ہو جائز ہے یا نہیں اور کسی مسلمان کو یہ حق پہنچتا ہے کہ ایسی تقریر کرنے والے کو منع کر سکے سنا جاتا ہے کہ جہاں نمازی نماز پڑھ رہے ہوں قرآن شریف بھی بآواز بلند پڑھنا جائز نہیں ہے۔ المستفتی محمد ظہیر الدین طبیب میرٹھ ۲ شعبان ۱۳۷۰ھ

(جواب ۳۰۳) جب کہ مسجد میں لوگ نماز پڑھ رہے ہوں لاؤڈ اسپیکر پر بولنا درست نہیں کیونکہ نمازیوں کی نماز میں خلل واقع ہو کہاں اگر کوئی ضروری بات بتانی ہو تو پہلے سے اعلان کر دیا جائے مثلاً "ایک بجے سے سوا بجے تک اعلان کیا جائے گا اس کے بعد لوگ سنتیں شروع کریں" تو اس میں مضائقہ نہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

سترھواں باب
جادو' رمل' فال' قرعہ' نجوم وغیرہ

رمل سیکھنا بہر صورت حرام ہے

(سوال) مجھ کو علم رمل کا شوق ہے مگر اعتقاد اس آیت پر ہے وعندہ مفاتیح الغیب لا یعلمھا الا ھو اور یہ میرا پیشہ نہیں ہے اور نہ میں اس کے ذریعہ سے کچھ حکم احکام لگاتا ہوں اور نہ مجھ میں اتنی قدرت ہے مگر شوق ضرور ہے لیکن مطابق اس حدیث کے آیات یہ حدیث صحیح ہے یا غلط (نعوذ باللہ من ذلک) اور میں نماز پڑھاتا ہوں آیا میرے پیچھے نماز جائز ہے یا ناجائز؟ عن معاویۃ بن حکم قال قلت یا رسول اللہ امور اکنا نصنعھما فی الجاھلیۃ کنا ناتی الکھان قال فلا تا توا الکھان قال قلت کنا نتطیر قال ذلک شی یجدہ احد کم فی نفسہ فلا یصدنکم قال قلت ومنا رجال یخطون قال کان نبی من

Maktaba Tul Ishaat.com

الانبياء يخط فمن وافق خطه فذالك رواه مسلم — حضرت معاویہؓ اس کے راوی ہیں اور صحیح مسلم میں یہ حدیث شریف ہے اور وہ یہ خط ہیں جن پر میں صرف اپنا شوق رکھتا ہوں۔

اس کو دائرہ دانیال جو حضرت دانیال کا وضع کیا ہوا ہے اور دوائر بدح بھی کہتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ اپنے کلام میں ارشاد فرماتا ہے واذکر فی الکتاب ادریس

(جواب ۳۰۴) حدیث مذکور فی السوال تو صحیح ہے لیکن اس سے علم رمل کے جواز تعلیم و تعلم پر استدلال نہیں ہو سکتا علامہ نووی نے فرمایا اختلف العلماء فی معناه والصحیح ان معناه من وافق خطه فهو مباح والطریق لنا الی معرفة ذلك والعلم الیقینی بالموافقة فلا یباح وقال عیاض معناه من وافق خطه فذاك الذی تجدونه اصابة مما یقول لا انه اباح ذلك لفاعله قال و یحتمل ان هذا نسخ من شرعنا وقال الخطابی هذا الحدیث یحتمل النهی عن هذا الخط وان کان علما لنبوة ذالك النبی وقد انقطعت فنهی عن تعاطی ذلك قال النووی فحصل من مجموع کلام العلماء الاتفاق علی النهی عنه الان (۱) انتهی (کذافی مجموعة الفتاوی نقلا عن مرقاة الصعود) فقہائے حنفیہ نے بھی اس کی تعلیم و تعلم سے منع فرمایا ہے — هو علم بضروب اشکال من الخطوط والنقطة بقواعد معلومة تخرج حروفا تجمع و تستخرج جملة دالة علی عواقب الامور وقد علمت انه حرام قطعا واصله لادریس علیه السلام انتهی (۲) کذافی رد المحتار نقلا عن الطحطاوی وفی الدر المختار و حراما وهو علم الفلسفة و الشعبدة والتنجیم والرمل و علوم الطبائعین والسحر والکهانة الخ انتهی وفی ردالمحتار فهو شریعة منسوخة وفی فتاوی ابن حجران تعلیمه و تعلمه حرام اشد التحریم لما فیه من ایهام العوام ان فاعله یشارك الله تعالی فی غیبه — (۳) انتهی پس جو شخص کہ اسے حق سمجھے اور اس کے ذریعہ سے غیب دانی کا دعویٰ کرے اور واقعات ماضیہ یا آئندہ کی خبر دے اس کے لئے حرام بلکہ موجب کفر ہونے میں شبہ نہیں اور جو ایسا نہ سمجھے اس کے حق میں بھی فقہاء نے سدا للباب اسے ناجائز قرار دیا ہے۔

(۱) قرآن مجید سے فال نکالنا جائز نہیں
(۲) قرآن مجید اور مولوی کی گستاخی کرنے والا کافر ہے

(سوال) ایک لڑکے کے کچھ زیورات کسی نے اتار لئے لوگوں کا خیال ایک شخص کی طرف گیا اور فال کلام مجید سے نکالی گئی اور اسی شخص کا نام نکلا جس کی طرف خیال تھا اس کو جب معلوم ہوا تو اس نے مسجد میں جا کر قرآن مجید کے چند ورق پھاڑ لئے اور ان پر پیشاب کر دیا (نعوذ باللہ) اور کہنے لگا کہ قرآن مجید بھی جھوٹا اور

---

(۱) (نووی شرح مسلم ۱/۲۲۳)
(۲) (مقدمہ رد المحتار مع الدر ۱/۴۴)
(۳) (مقدمہ رد المحتار مع الدر ۱/۴۳، ۴۴، ۴۵)

مولوی سالا بھی جھوٹا آیا یہ شخص اسلام میں داخل ہو سکتا ہے یا نہیں ؟اور ہو سکتا ہے تو کیسے ؟
(جواب ۳۰۵) شریعت میں فال نکالنا منع ہے اور اس کے منع ہونے کی دو وجہیں ہیں اول تو یہ کہ علم غیب خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا ممکن ہے کہ نام غلط نکلے اور پھر جس کا نام نکلے خدانخواستہ کہیں وہ ایسی حرکت نہ کر بیٹھے جیسی کہ اس شخص نے کی شریعت کے احکام کی خلاف ورزی کا یہی نتیجہ ہوتا ہے جو آپ نے دیکھا جس شخص نے کلام مجید اور مولویوں کے ساتھ ایسی گستاخیاں کی ہیں وہ کافر ہے لیکن نہ ایسا کافر کہ کبھی اسلام میں داخل نہ ہو سکے بلکہ جدید توبہ سے وہ اسلام میں داخل ہو سکتا ہے آئندہ فال نکالنے سے احتراز کرنا چاہئے (۱) تاکہ فال نکال کر نام نکالنے والے اس شخص کی طرح خود بھی اور جس کا نام نکلا تھا اسے بھی گناہ گار نہ کریں اس شخص سے توبہ کرانے کے بعد اس کی بیوی سے تجدید نکاح لازم ہے۔

(۱) جادو کیا ہے۔
(۲) حضور ﷺ پر جادو کا اثر کتنا ہوا تھا۔
(سوال) (۱) جادو کیا چیز ہے اور اس کا قرآن وحدیث سے ثبوت ملتا ہے یا نہیں ؟(۲) حضرت نبی کریم ﷺ پر جادو کرایا گیا تھا یا نہیں (۳) زید کہتا ہے کہ جادو کی حقیقت سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ فریق مخالف کو وہم کے اندر مبتلا کیا جائے جیسے مریض سے کوئی کہہ دے کہ تمہاری زندگی کی کوئی امید باقی نہیں رہی امید کہ جواب سے مستفید فرمائیں گے المستفتی نمبر ۳۸۰ محمد سعید (دہلی) ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۵۳ھ مطابق ۶ اگست ۱۹۳۴ء

(جواب ۳۰۶) (۱) اگرچہ سحر کے معنی میں اختلاف ہے اور اس کی تحدید و تعین میں کئی قول ہیں لیکن اس میں شبہ نہیں کہ اس سے عام طور پر جو معنی مراد لئے جاتے ہیں وہ یہ ہیں کہ جو کام شیاطین کی مدد سے ہوتے ہیں ان میں شیاطین کا تقرب حاصل کرنے کے لئے ان کی بھینٹ چڑھائی جاتی ہے اور ان کاموں کے آثار بھی ظاہر ہوتے ہیں وہ کام جادو کہلاتے ہیں،(۲) (۲) حضور اکرم ﷺ پر جادو کیا گیا تھا اور اس کا اس قدر اثر بھی ہوا تھا کہ حضور ﷺ کے خیالات میں ایک قسم کی پریشانی لاحق ہو گئی تھی اور جو کام نہیں کئے تھے ان کے متعلق ایسا خیال ہوتا تھا کہ کئے ہیں،(۳) (۳) جادو کی مختلف قسمیں ہیں ان میں شعبدہ بازی اور نظر بندی بھی داخل ہے بلکہ نجوم کا ایک شعبہ بھی سحر کہلاتا ہے معوذتین کا نزول جادو کے علاج کی غرض سے ہوا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے سے حضور ﷺ کو شفا عطا فرمائی تھی وہم کا پیدا ہونا اور دماغ کا مشوش

---

(۱) وفی فتاوی ابن حجر ان تعلمه و تعلیمه حرام شدید التحریم لما فیه من ایهام العوام ان فاعله یشارك الله تعالی فی غیبه (مقدمه رد المحتار مع الدر ۱/ ۴۳، ۴۴)
(۲) و حاصله ان السحر اسم جنس لثلاثة انواع (مقدمه رد المحتار مع الدر ۱/ ۴۳) فان السحر حق عندنا وجوزه و تصوره و تکون اثره کما فی المحیط (ردالمحتار مع الدر ۳/ ۴۹۴)
(۳) وفی روایة ان الذی تولی السحر لبید بن الاعصم و بناته فمرض النبی ﷺ فنزل جبرئیل بالمعوذتین واخبره بموضع السحر و بمن سحره و بم سحره و کل ماجاء فی الروایات من انه علیه الصلاة والسلام یخیل الیه فعل شی ولم یفعله و نحوه محمول علی التخیل بالبصر لا لخلل تطرق الی العقل (روح المعانی ۱۵/ ۳۲۶، ۳۲۷ مکتبه امدادیه ملتان)

Maktaba Tul Ishaat.com

ہو جانا بھی اس کے آثار میں سے ہے پس اس قدر اس کی حقیقت ہے قلب ماہیت اسکے ذریعہ سے نہیں ہوتا حضرت موسیٰ کے مقابلے میں ساحروں نے اپنی لاٹھیوں اور رسیوں کو سانپ کی شکل میں کر کے دکھایا تھا وہ حقیقۃً جاندار سانپ نہیں بن گئے تھے بلکہ ایک قسم کی نظر بندی تھی اور ان کے جادو کا اتنا ہی اثر تھا۔ قرآن مجید کی آیت سحروا اعین الناس اس کی دلیل ہے۔ محمد کفایت اللہ

(۱) ابجد حساب کے ذریعے نام نکال کر ستارہ دیکھنا
(۲) فال نکالنا جائز نہیں ہے

(سوال) (۱) اپنے نام کا ابجد حساب کا عدد نکال کر ستارہ دیکھا کرتے ہیں اور ابجد کا حساب وغیرہ کرنا یا دیکھنا یہ جائز ہے یا نہیں (۲) دیگر کتابوں کے لکھے ہوئے کے موافق انگلیاں رکھ کر فال دیکھا کرتے ہیں۔ المستفتی نمبر ۱۱۴۴ عبدالغفور صاحب (ضلع رتناگری) ۶ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ م ۲۵ اگست ۱۹۳۶ء

(جواب ۳۰۷) (۱) ابجد کے موافق اعداد کا شمار اور اعتبار کرنا بعض چیزوں میں جائز ہے مگر اس سے کوئی ایسا کام لینا جیسا کہ نجوم کے علم میں لیا جاتا ہے جائز نہیں ہے(۱) (۲) فال دیکھنا اور اس کے موافق عمل کرنا جائز نہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

قرآن مجید سے فال نکالنا سخت گناہ ہے

(سوال) قرآن مجید میں سے کسی قسم کی بھی فال نکالنا کیا جائز ہے المستفتی نمبر ۱۱۹۱ محمد دانیال (۔۔۔) ۲۸ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ م ۱۶ ستمبر ۱۹۳۶ء

(جواب ۳۰۸) قرآن مجید سے فال نکالنا جائز ہے فال نکالنا اور اس پر عقیدہ کرنا کسی اور کتاب (مثلاً دیوان حافظ یا گلستان وغیرہ) سے بھی ناجائز ہے مگر قرآن مجید سے نکالنا تو سخت گناہ ہے کہ اس سے بسا اوقات قرآن مجید کی توہین یا اس کی جانب سے بد عقیدگی پیدا ہو جاتی ہے۔(۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

پتلا بنانا اور بارش نہ ہونے کے لئے اس کو درخت پر لٹکانا جائز نہیں

(سوال) زید کی زوجہ ہندہ نے ایک پتلا بنا کر اس کا منہ کالا کر کے اپنے صحن کے کسی درخت میں لٹکایا اور اس

---

(۱) ان علم النجوم فی نفسہ حسن غیر مذموم اذ ھو قسمان حسابی وانہ حق واستدلالی بسیر النجوم و حرکۃ الافلاک علی الحوادث بقضاء اللہ تعالی و قدرہ وھو جائز کاستدلال الطبیب بالنبض من الصحۃ والمرض ولو لم یعتقد بقضاء اللہ تعالی وادعی الغیب بنفسہ یکفر (مقدمہ رد المحتار مع الدر ۱/ ۴۴)

(۲) والحاصل ان الکاھن من یدعی معرفۃ الغیب باسباب وھی مختلفۃ والکل مذموم شرعا محکوم علیہ و علی مصدقھم بالکفر (رد المحتار مع الدر ۴/ ۲۴۲)

سے اس کا مقصد یہ تھا کہ بارش ہو اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس کے متعلق کیا حکم ہے نیز یہ کہ اس کا نکاح باقی رہا یا نہیں ؟المستفتی نمبر ۱۲۱۴ کریم اللہ خان صاحب (ضلع بلاسپور) ۱۷ رجب ۱۳۵۵ھ م ۴ اکتوبر ۱۹۳۶ء

(جواب ۳۰۹) پتلا بنانا اور بارش نہ ہونے کے لئے کسی درخت میں لٹکانا دونوں فعل ناجائز اور حرام ہیں لیکن ان کی وجہ سے زوجہ نکاح سے باہر نہیں ہوئی اور تجدید نکاح لازم نہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

قرعہ اندازی کے ذریعے تقسیم جائیداد جائز ہے۔

(سوال) مسمی حافظ محمد حسین برادر کلاں اور مسمی حافظ عبدالخالق برادر حقیقی خورد میں بوجہ تنازعات شدید تقسیم جائیداد میں جھگڑا واقع ہوا اور طرفین نے برضامندی بذریعہ اقرار نامہ اسٹامپ قیمتی ایک روپیہ پر پنچایت کو مجاز فیصلہ ٹھہرایا چنانچہ سب سے پہلے فیصلہ مکان تجویز ہوا چونکہ دو بھائی ہیں اور مکان بھی دو ہیں ایک دوکان پختہ بازار میں ہے اور مکان بازار سے علیحدہ ہے اگر مکان و دکان دونوں کا نصف نصف حصہ کیا جاتا تو صرفہ بھی زیادہ ہوتا اور مکان کی حیثیت بھی خراب ہو جاتی اور رفع نزاع بھی نہ ہوتا دونوں کو بوجہ تنگ ہو جانے کے تکلیف ہوتی اس لئے پنچایت نے حیثیت مکان پندرہ سو روپے کی اور دوکان پچیس سو روپے کی ٹھہرائی یعنی دوکان جس کے حصے میں آئے وہ پانچ سو روپے نقد مکان والے حصہ میں شامل کرے یہ رائے باتفاق پاس ہوئی پنچوں نے دونوں سے دریافت کیا دونوں نے مکان ہی پر رضامندی دی دوکان کو دونوں نے ناپسند کیا اس لئے پنچوں نے یہ تجویز کیا کہ چٹھی ڈالی جائے جس کے نام وہ نکلے وہ لے لیوے دونوں نے یہ بات منظور کیا اس منظوری کے بعد دو چٹھیاں دونوں کے نام سے پوشیدہ طور پر ایک چھوٹا لڑکا جس کی عمر تخمیناً دس سال کی ہوگی اسی کے ہاتھوں سے یہ چٹھیاں ڈلوائی گئیں لہذا مکان حافظ محمد حسین کے نام سے نکلا اور دوکان حافظ عبدالخالق برادر حقیقی خورد کے نام سے نکلی اب اس فیصلہ کی حافظ عبدالخالق نے سخت مخالفت کی اور کہتے ہیں کہ یہ فیصلہ ہم کو منظور نہیں ہے یہ طریقہ شریعت کے خلاف ہے یعنی جوا ہے میں اس کو ہرگز منظور نہ کروں گا اب امیدوار ہوں کہ آگاہ فرمایا جائے کہ کیا یہ طریقہ خلاف شریعت ہے اگر خلاف شریعت ہے تو یہ فیصلہ رد کر دیا جائے اور جو طریقہ تقسیم بالقرعہ کا مطابق شریعت محمدیہ ﷺ ہو مطلع فرمائیں تاکہ اسی طریقہ پر عمل کیا جاوے المستفتی نمبر ۱۲۶۷ حافظ محمد حسین صاحب (ضلع بہرائچ) ۱۳ شوال ۱۳۵۵ھ م ۲۸ دسمبر ۱۹۳۶ء

(جواب ۳۱۰) یہ فیصلہ شریعت کے خلاف نہیں اور نہ جوا ہے بلکہ جائز ہے اور دونوں پر لازم ہے کہ اسے تسلیم کریں۔(۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

---

(۱) و یکتب اسامیهم و یقرع لتطیب القلوب فمن خرج اسمه فله السهم الاول ومن خرج ثانیا فله السهم الثانی الی ان ینتهی الی الاخیر (قال المحقق) اذا قسم القاضی او نائبه بالقرعة فلیس لبعضهم الاباء بعد خروج بعض السهام (رد المحتار مع الدر ۶/۲۶۳)

Maktaba Tul Ishaat.com

غیب کی باتیں بتانے والا فاسق اور اسکی امامت مکروہ ہے

(سوال) زید امام مسجد ہوتے ہوئے لوگوں کو خبریں غائبہ آتیہ بتاتا ہے اور کاہن بنا ہوا ہے ایسے شخص کے متعلق شریعت مصطفویہ کیا حکم فرماتی ہے براہ کرم دلائل نقلیہ سے اس مسئلہ کی توضیح فرمادیں۔ المستفتی نمبر ۱۵۲۰ سراج الدین ملتانی ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ م ۲۲ جون ۱۹۳۷ء

(جواب ۳۱۱) آئندہ کی خبریں لوگوں کو بتانا کہانت میں داخل ہے اور کہانت حرام ہے اور اس کا مرتکب فاسق (۱) اس کی امامت مکروہ ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

فال نکالنے کے متعلق ایک سوال

(سوال) متعلقہ فال وغیرہ المستفتی نمبر ۱۶۷۴ مولوی امین الدین (ضلع چھپارن) ۷ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ م ۱۵ اگست ۱۹۳۷ء

(جواب ۳۱۲) چور کا نام نکالنے کے لئے قرآن مجید سے فال لینا ناجائز ہے (۲) اور اس کو یہ سمجھنا کہ یہ قرآن مجید کو مانتا یا نہ مانتا ہے غلط ہے اس لئے حافظ صاحب کا یہ کہنا کہ تم قرآن مجید کو مانتے ہو تو زید کے دس روپے دیدو کیونکہ قرآن مجید نے تمہیں چور بتایا ہے یہ بھی صحیح نہیں تھا اور بکر اور اس کے باپ کا یہ کہنا کہ ہم قرآن وران کو نہیں مانتے اگر یہ ایک بیباکی کے لہجے میں کہنے کی وجہ سے موجب الزام ہے مگر کفر کا حکم نہیں دیا جاسکتا اور ان سے توبہ کرا کے ان کو کھانے پینے میں شریک کیا جاسکتا ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

ماہ صفر کو منحوس سمجھنا غلط ہے

(الجمعیۃ مورخہ ۱۸ اگست ۱۹۲۷ء)

(سوال) مشہور ہے کہ ماہ صفر کے کم از کم تیرہ دن کے اندر سفر کرنا یا کوئی نیا معاملہ بیوپار وغیرہ کرنا اچھا نہیں ہے ضرور کسی نہ کسی آفت میں انسان مبتلا ہوتا ہے کیا یہ صحیح ہے؟

(جواب ۳۱۳) یہ خیال کہ ماہ صفر میں اور بالخصوص تیرہ دن کے اندر سفر کرنا یا کوئی جدید کاروبار کھولنا منع ہے یا موجب مضرت ہے بالکل بے اصل اور غلط ہے شریعت مقدسہ میں اس کی کوئی دلیل نہیں اور اصل نہیں ہے۔ (۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

---

(۱) الحاصل ان الکاهن من یدعی معرفة الغیب بالاسباب وهی مختلفة فلذا انقسم الی انواع والکل مذموم شرعا محکوم علیهم و علی مصدقهم بالکفر (رد المحتار مع الدر ٤: ٢٤٢)

(۲) والکاهن کما فی مختصر النهایة للسیوطی من یتعاطی الخبر عن الکائنات فی المستقبل ویدعی معرفة الاسرار وقال الخطابی هو الذی یتعاطی معرفة مکان المسروق والضالة ونحو هما والکل مذموم شرعا (رد المحتار مع الدر ٤ ٢٤٢)

(۳) عن ابی هریرة قال رسول الله ﷺ لا عدوی ولا صفر ولا هامة (صحیح مسلم: ٢/ ٢٣٠)

اٹھارھواں باب
قمار' لاٹری' معما

انعامی ٹکٹ خریدنا قمار ہے

(سوال) اخبار الجمعیۃ مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۳ء میں نائب مفتی صاحب کا فتویٰ بابت عدم جواز خرید و فروخت انعامی ٹکٹ شائع ہوا ہے براہ کرم تحقیق سے تحریر فرمائیں کہ آپ کی رائے میں یہ قمار ہے یا بیع یا اجارہ اور بیع و اجارہ فاسد ہے یا باطل؟ اور بعض حضرات کی رائے میں یہ بیع فاسد ہے اور نائب مفتی صاحب کے فتویٰ سے اس کا قمار ہونا مترشح ہوتا ہے۔ المستفتی نمبر ۱۱۶ سعد اللہ خاں ضلع جھنگ ۲۸ رجب ۱۳۵۲ھ م ۸ نومبر ۱۹۳۳ء

(جواب ۳۱۴) یہ معاملہ نہ بیع ہے نہ اجارہ بلکہ حقیقۃ قمار ہے(۱) اگرچہ اس میں بیچنے خریدنے کے الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں مگر حقیقۃ وہ ٹکٹ جو پہلا شخص خریدتا ہے بحیثیت مبیع اور مال ہونے کے نہیں خریدتا بلکہ وہ قمار کے پانسے کے طور پر خریدتے ہیں کہ ان کے ذریعہ سے وہ اور چار آدمیوں کو اس دام میں پھانس کر ان سے دام وصول کر سکیں و علی ہذا پس یہ معاملہ بیع فاسد کا نہیں بلکہ قمار کا ہے اور جواب جو الجمعیۃ میں شائع ہوا وہ صحیح ہے بیچنے خریدنے کا لفظ آج کل عام طور پر استعمال کیا جاتا ہے جیسے ریل کا ٹکٹ ڈاک کا ٹکٹ خریدا جاتا ہے حالانکہ ریل و ڈاک کے ٹکٹ نہ خود مبیع ہیں نہ مال مقصود بالبیع بلکہ وہ کرایہ ریل اور کرایہ ڈاک کی سندیں ہیں خریدنے والے نے ریل کا کرایہ ادا کیا ہے اور خط بھیجنے کا محصول ادا کیا ہے نہ یہ کہ کاغذ کے پرزے خریدے ہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

قمار کی ایک صورت اور اس کا شرعی حکم.

(سوال) چند شخصوں نے اللہ واسطے یہ ارادہ کیا ہے کہ اس (مرسلہ) فارم کے قانون کے موافق فارم خریدنا اور کوشش کر کے لوگوں کو فروخت کرنا جو رقم بڑھے یا کمپنی سے ملے اس رقم کو مسجد یا مسجد کے مکانوں میں خرچ کرنا تو یہ درست اور جائز ہے یا نہیں براہ کرم یہ فارم بھی واپس کر دیں۔ المستفتی نمبر ۱۰۵ حافظ رفیع الدین صاحب (مشرقی خاندیس) ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ م ۱۶ جولائی ۱۹۳۶ء

(جواب ۳۱۵) یہ فعل اور عمل بھی لاٹری اور قمار میں داخل ہے اور ناجائز ہے۔(۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

---

(۱) القمار کله المیسر وهو السهام التي يجيلونها فمن خرج سهمه استحق منه ما توجبه علامة السهم وهو في الاصل تمليك المال على المخاطرة وهو اصل في بطلان عقود التمليكات الواقعة على الاخطاء (احكام القرآن للجصاص ۲/۴۶۵ ط ب)

(۲) (حوالہ گزشتہ احکام القرآن للجصاص تفسیر سورۃ المائدۃ ۲/۴۶۵)

Maktaba Tul Ishaat.com

معمہ حل کرکے انعام لینا قمار ہے

(سوال) معمہ حل کرکے انعام لینا کیسا ہے آج کل اشتہارات میں عموماً معمات شائع ہوتے رہتے ہیں جن میں ایک کثیر رقم بطور انعام صحیح حل کرنے والوں کو دینے جانے کا وعدہ ہوتا ہے لیکن عملاً تقسیم انعام کی صورت یہ ہوتی ہے کہ کل حل کرنے والوں کا جو روپیہ بطور فیس داخلہ آتا ہے وہی صحیح حل کرنے والوں میں حد وضع اخراجات ومصارف مشتہری وغیرہ کمپنی تقسیم کردیتی ہے ایسی حالت میں شرعاً اس انعام کا لینا اور معمہ حل کرنا جائز ہے یا ناجائز اور اگر کسی کو ایسا روپیہ مل چکا ہو تو کیا کرے اور فیس داخلہ بھی مقرر کی جاتی ہے۔ المستفتی نمبر ۱۰۸۹ سید محمود حسن (بجنور) ۱۲ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ م یکم اگست ۱۹۳۶ء

(جواب ۳۱۶) قمار اور لاٹری کا یہ بھی ایک طریقہ ہے اور اس حیثیت سے کہ یہ بھی جوا ہے ناجائز ہے جو روپیہ وصول ہو چکا ہے وہ اصلی مالکوں کو پہنچانا ممکن ہو تو پہنچا دیا جائے اور یہ بات ممکن نہ ہو تو بہ نیت رفع وبال صدقہ کردیا جائے۔(۲) فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

لاٹری ٹکٹ خریدنا قمار اور حرام ہے

(سوال) گوورنمنٹ کلکتہ وغیرہ کا لاٹری کا ٹکٹ لیا کرتے ہیں یہ جائز ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۱۴۴ عبدالغفور صاحب (ضلع رتناگری) ۶ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ م ۲۵ اگست ۱۹۳۶ء

(جواب ۳۱۷) لاٹری ٹکٹ خریدنا جائز نہیں ہے وہ قمار ہے اور قمار حرام ہے۔(۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

کمپنی کی انعامی لاٹری قمار ہے

(سوال) کلکتہ میں ایک کمپنی بنام انڈین نیشنل پولیسی کمپنی قریب چھ ماہ سے شروع ہوئی ہے جسکا دستور یہ ہے کہ جو آدمی مثلاً عبدالحیٔ اس کا ممبر ہونا چاہتا ہے تو اس کو اس کمپنی کا ایک فارم مفت لینا پڑتا ہے جس میں سلسلہ وار پانچ آدمی کا نام مثلاً زید، عمر، بکر، خالد، اصغر لکھا ہوتا ہے عبدالحیٔ کو فارم لینے کے بعد ایک روپیہ بذریعہ منی آرڈر اس آدمی کے نام بھیجنا پڑتا ہے جس کا نام اس فارم میں درجہ اولی میں ہوگا یعنی زید کے نام بھیجنا پڑے گا اب اس منی آرڈر کی رسید اور اس فارم کو بذریعہ رجسٹری کلکتہ کمپنی میں بھیجنا پڑتا ہے اس کے بعد کمپنی والا چار عدد نیا فارم عبدالحیٔ کے نام بقیمت چار آنہ علاوہ محصول ڈاک وغیرہ وی پی کرکے بھیج دیتا ہے ان چاروں فارموں میں اب زید کا نام نہیں رہتا بلکہ درجہ اول میں عمر کا نام درجہ دوم میں بکر کا درجہ سوم میں خالد کا درجہ چہارم میں اصغر کا اور درجہ پنجم میں عبدالحیٔ کا نام رہتا ہے اب عبدالحیٔ ان چاروں فارموں کو چار احباب کو

---

(۱) (حوالہ صفحہ گزشتہ)

(۲) والحاصل انه ان علم ارباب الاموال وجب رده عليهم والا فان علم عين الحرام لا يحل له ويتصدق به بنية صاحبه (ردالمحتار مع الدر ۵/۹۹)

(۳) (حوالہ گزشتہ بالا احکام القرآن للجصاص ۲/۴۶۵)

مفت تقسیم کر دیتا ہے اب یہ چاروں صاحب ایک ایک روپیہ کا منی آرڈر اس آدمی کے نام روانہ کرتے ہیں جس کا نام درجہ اولیٰ میں ہے یعنی عمر کے نام اور رسید کو مع اس فارم کے پھر کمپنی میں بھیج دیتے ہیں اب کمپنی چار چار فارم ہر ایک کے نام بذریعہ وی پی چار چار آنے کے علاوہ محصول ڈاک وغیرہ ان چاروں کے پاس روانہ کرتی ہے اب ان فارموں میں درجہ اولیٰ میں عمر کا نام نہیں رہتا بلکہ درجہ اولیٰ میں بکر کا نام درجہ دویم میں خالد کا نام درجہ سویم میں اصغر کا نام درجہ چہارم میں عبداللہ کا نام اور درجہ پنجم میں ان نئے خریداروں کا نام ہوگا یعنی جس کے پاس جو فارم آئے گا اس میں درجہ پنجم میں اس کا نام ہوگا غرض یہ کہ جتنا سلسلہ فارم کا چلے گا اسی قدر درجہ پنجم والا آدمی ترقی کرتا رہے گا یعنی پنجم سے چہارم میں پھر سویم میں پھر دویم میں پھر درجہ اولیٰ میں اس کا نام آجائے گا اب جس کا نام درجہ اولیٰ میں آگیا اس کو بذریعہ منی آرڈر روپیہ ملنا شروع ہو جاتا ہے انتہا اس کی یہ ہے کہ ۱۰۲۴ روپیہ ملے گا ہاں اگر کوئی فارم درمیان میں نہیں چلایا گیا یعنی اس کے چلانے کی کوشش نہیں کی گئی تو اس فارم کا روپیہ نہیں ملے گا باقی فارموں کا روپیہ ملے گا غرض یہ کہ ہر شخص کو جو اس کا ممبر ہوگا ضرور روپیہ ملے گا بشرطیکہ فارم چلانے کی کوشش کی جائے کسی صورت سے دھوکا نہیں ہو سکتا ہے جس کی خاص وجہ یہ ہے کہ جو آدمی ایک بار ممبر ہو گیا ہے وہ دوبارہ سہ بارہ بھی ہو سکتا ہے اور ہوتا ہے اور یہ دور آپس میں ہی چلتا رہتا ہے منقطع نہیں ہو سکتا ہے اس میں کسی صورت سے بے ایمانی بھی نہیں ہو سکتی ہے کمپنی کی غرض اپنے فائدہ کے علاوہ ضمناً یہ بھی ہے کہ آپس میں ایک دوسرے کی امداد اس صورت سے کیا کریں اس میں ایک ہی آدمی چند بار جب چاہے ممبر ہو سکتا ہے یہاں تک کہ مثلاً عمر نے زید سے فارم لیا ہے اب کمپنی سے چار عدد فارم عمر کے نام آیا اب اگر زید چاہے تو عمر سے فارم لے کر دوبارہ ممبر ہو سکتا ہے اس میں کوئی قباحت تو معلوم نہیں ہوتی اگر کوئی بات عدم جواز کی نظر آئے تو مدلل بیان فرمایا جائے۔

(۲) شرعاً قمار کس کو کہتے ہیں اس میں قمار ہونے کی وجہ کیا ہے۔ المستفتی نمبر ۱۱۷۲ مولوی محمد ابراہیم صاحب (ضلع ہزاری باغ) ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ ۸ ستمبر ۱۹۳۶ء

(جواب ۳۱۸) ہاں یہ صورت قمار میں داخل ہے یورپ نے لاٹری کے ہزاروں طریقے ایجاد کئے ہیں جو اصولاً قمار ہی کے ماتحت داخل ہو سکتے ہیں کیونکہ عقود شرعیہ میں سے وہ کسی عقد میں نہیں آتے (۱) جو شخص ایک روپیہ کا منی آرڈر پہلے شخص کے پاس بھیجتا ہے اور پھر اس کی رسید اور فارموں کی قیمت کمپنی کو بھیج کر فارم منگاتا ہے اس کا قصد ایک روپیہ سے بہت روپیہ حاصل کرنا ہوتا ہے یہ تو یوں ہے پھر ان روپوں کا حصول فارم جاری ہونے پر موقوف ہے خدا جانے وہ جاری ہوں یا نہ ہوں جاری ہو گئے تو روپیہ ملا ورنہ نہیں

---

(۱) لان القمار من القمر الذی یزداد تارة و ینقص اخری و سمی القمار قماراً لان کل واحد من المقامرین ممن یجوز ان یذهب ماله الی صاحبه و یجوز ان یستفید مال صاحبه وهو حرام بالنص (رد المحتار مع الدر ۴۰۲/۶ وایضا حوالہ گزشتہ احکام القرآن ۴۶۵/۲)

Maktaba Tul Ishaat.com

یہ قمار ہے اس لئے یہ معاملہ اور اس کی شرکت ناجائز ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

معمہ جات کے حل پر انعام لینا ناجائز ہے

(سوال) معمہ جات کا حل جائز ہے یا نہیں اس پر جو انعام ملے اس کا لینا جائز ہے یا نہیں اگر یہ سب کچھ ناجائز ہے تو اخبار اجمعیۃ کیوں چھاپتا ہے المستفتی عزیز احمد مدرس مکتب عبداللہ پور (ضلع میرٹھ)

(جواب ۳۱۹) معموں کا حل کرنا تو جائز ہے مگر اس کا انعام حاصل کرنا ناجائز ہے(۱) اخبار الجمعیۃ کیوں چھاپتا ہے یہ بات اخبار کی کمیٹی سے دریافت کی جاسکتی ہے میں اس کمیٹی کا رکن نہیں ہوں۔ محمد کفایت اللہ

(۱) کمپنی کی انعامی لاٹری قمار ہے
(۲) لاٹری میں کاغذ کا ٹکٹ مقصود نہیں ہوتا
(۳) حربی کافر کے ساتھ قمار کا معاملہ جائز ہے
(۴) کیا ہندوستان کا غیر مسلم حربی ہے؟

(سوال) ناچیز نے لاٹری کے ٹکٹ کے بارے میں جناب سے دریافت کیا جناب نے تحریر فرمایا یہ معاملہ قمار میں داخل ہے اور مسلمانوں کے درمیان ناجائز ہے کافی حربی کے ساتھ ہو تو گنجائش ہے؟

عرض خدمت یہ ہے کہ ناچیز کو اس کے بارے میں چند شبہات ہیں۔

(۱) جانبین سے اگر شرط ہو تو وہ قمار ہے اور اگر ایک جانب سے ہو تو قمار نہیں یہاں صرف کمپنی والا انعام دینے کی شرط کرتا ہے جس کے نام قرعہ نکلے گا اس کو انعام دے گا۔ اور جانبین میں بھی اگر ثالث محلل داخل ہو جائے تو وہ قمار نہیں رہتا لہذا یہ لاٹری کا معاملہ قمار میں کس طرح شمار ہوا۔

(۲) کاغذ کا ٹکٹ مال متقوم ہے یا نہیں ایک روپیہ اس کی قیمت گنی جاسکتی ہے یا نہیں یہ ٹکٹ اس کی مدت مقررہ میں بک سکتا ہے پھر اس کے بعد نہیں بک سکتا اگر یہ ٹکٹ مال متقوم ہے تو اس کو ایک روپیہ میں خرید لیا گیا پھر کمپنی جس کو چاہے بذریعہ قرعہ انعام دے اس کو اختیار ہے لہذا اس معاملہ کو قمار کس طرح کہہ سکتے ہیں۔

(۳) اگر اس معاملہ کو قمار سمجھا جائے تو پھر کافر حربی کے ساتھ کیونکر اس کا جواز ہو سکتا ہے اس لئے کہ اس ٹکٹ کے خریدنے میں یہ احتمال رہتا ہے کہ خریدنے والے کو انعام ملے یا نہ ملے شامی جلد ۴ باب الربا میں ہے (لان ماله ثمه مباح)قال فی فتح القدیر لا یخفی ان هذا التعلیل انما یقتضی حل مباشرة العقد اذا کانت الزیادة ینالہ المسلم قد الزم الاصحاب فی الدرس ان مرادهم من حل الربا و القمار مااذا حصلت الزیادة للمسلم نظراً الی العلة و ان کان اطلاق الجواب خلافه

---

(۱) ومن السحت مایوخذ علی کل مباح واصاب معازف وقوال و کاهن و مقامر (الدرالمختار مع الرد ۶ ۴۲۴)

(۴) یہاں کے ہنود و نصاریٰ وغیرہ کفار حربی ہیں یا نہیں چاہے ہندوستان دارالاسلام ہو یا دارالحرب کیا یہاں کے کفار نے مسلمانوں سے امن لیا ہے یا جزیہ دیتے ہیں پھر انہیں کفار حربی کہہ سکتے ہیں یا نہیں۔ المستفتی نمبر ۱۶۱۴ مولوی محمد ابراہیم صاحب (احمد آباد گجرات) ۱۱ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ ۲۰ جولائی ۱۹۳۷ء

(جواب ۳۲۰) (۱) یہاں بھی جائزین سے شرط ہے ہر شریک ہونے والے کو ایک روپیہ دینا لازم ہے بغیر روپیہ دیئے کوئی انعام کا مستحق نہیں ہو سکتا۔(۱)

(۲) یہ ٹکٹ مال متقوم (فی حد ذاتہ اگرچہ ہو) اس معاملہ میں نہیں۔ نہ اس کی بیع و شرا مقصود ہوتی ہے نہ یہ کسی کام میں سوائے اشتراک فی استحقاق الانعام کے کار آمد ہے۔ والعبرۃ للمقاصد

(۳) کافر حربی کے ساتھ جواز قمار کی تصریح ہے حتی لو باعهم درهما بدرهمين او باعهم مئة بدارهم او اخذ ما لا منهم بطريق القمار فذلك كله طيب له اه (شامی)(۲) اور ظاہر ہے کہ قمار میں کچھ رقم مقامر کو لگانی پڑتی ہے تو یہ ایک روپیہ اس نے بازی کے طور پر لگایا ہے اس کی طرف سے یہ بذل بامید نفع ہے اگر اس کا نام نکل آیا تو اخذ رقم جائز اور نہ نکلا تو یہ بذل ہی رہا اور اگر ٹکٹ کو مال متقوم قرار دیا جائے تو قمار کا تحقق اور جواز اور زیادہ مؤکد ہو گیا۔

(۴) ہندوستان کے مسلمانوں اور ہندوستانی غیر مسلموں کی حیثیت ایک ہے ہاں مستولی طاقت یعنی انگریز حربی ہو سکتے ہیں اور دوسری غیر ملکی غیر مسلم قومیں (جرمنی اٹالین وغیرہ) بھی حربی قرار دی جا سکتی ہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

اخباری معمہ جات پر انعام مہذب زمانے کا مہذب قمار ہے۔

(سوال) بمبئی سے ایک جگہ اکثر پندرھویں روزستہ وسوالات کا ایک پرچہ شائع ہوتا ہے ان میں سے ہر ایک سوال کے دو جواب بھی درج ہوتے ہیں اور ان میں سے ایک جواب منتخب کرنا ہوتا ہے اس کی مثال آخر میں لکھوں گا داخلہ بذریعہ فیس ہوتا ہے جس کی مقدار چار آنہ ہے کل انعامات کی مقدار تقریباً آٹھ ہزار روپیہ ہوتی ہے اور پہلا انعام صحیح جواب کے لئے چار ہزار روپیہ ہوتا ہے اگر متعدد آدمیوں کے جوابات صحیح ہوں تو یہ رقم ان میں برابر تقسیم کی جاتی ہے بقیہ چار ہزار روپیہ ان لوگوں میں تقسیم کر دیئے جاتے ہیں جن کی ایک سے چار تک غلطیاں ہوتی ہیں اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ ایسے معموں کی فیس داخل کر کے انعام پانے کے لئے جوابات بھیجنا اور اگر کچھ رقم مل جائے تو خود لے لینا جائز ہے یا حرام ہے صورت مسئولہ میں یا تو اپنی ذاتی رقم جاتی رہتی ہے یا کم و بیش رقم مل جاتی ہے اگر سوال کا کوئی حصہ تفصیل طلب ہو تو حاضر ہوں اسے

---

(۱) (حوالہ گزشتہ احکام القرآن للجصاص ۲ ۴۶۵)

(۲) (ردالمحتار مع الدر ۵ ۱۸۶)

Maktaba Tul Ishaat.com

زبانی دریافت فرمالیں سوالات انگریزی زبان میں ہوتے ہیں نمونہ اردو زبان میں پیش کرتا ہوں۔

(۱) اس چیز کو حفاظت سے رکھنا چاہیئے ..... بندوق یا صندوق

(۲) بغیر اس کے سیر کا لطف نہیں ..... یار یا کار (غالباً موٹر کار مراد ہے)

(۳) ہندوستان آزادی کے لئے بے چین ہے ..... تمام یا غلام

(۴) اکثر جھگڑے اسکی وجہ سے ہوتے ہیں ..... زن یا زر

(۵) جسم کے ایک حصہ کا نام ہے ..... ناک یا ناف ..... وغیرہ وغیرہ

المستفتی نمبر ۲۵۵۸ سعید صاحب دہلی ۳۰ ذی قعدہ ۱۳۵۸ھ م ۱۱ جنوری ۱۹۴۰ء

(جواب ۳۲۱) مہذب زمانے کے قمار کے مہذب طریقوں میں سے یہ بھی ایک طریقہ ہے کہ چار چار آنے کی فیس کے ذریعہ سے بیس ہزار روپیہ حاصل کر لیا اور اس میں سے آٹھ ہزار انعاموں کی شکل میں تقسیم کر دیا۔

کروڑوں کی آبادی میں سے ستر اسی ہزار ایسے آدمی نکل آنے دشوار نہیں جو چار آنے دے کر یہ توقع قائم کر لیں کہ کوئی بیش قدر انعامی رقم ہاتھ آجائیگی اور اگر بالفرض قسمت نے مدد نہ کی تو صرف چار آنے ہی کا تو نقصان ہوگا بہر حال یہ قمار ہے اور قمار بنص قرآنی حرام ہے (۱) اگر کسی کو انعامی رقم حاصل ہو جائے تو اس بنا پر کہ وہ اصل مالکوں کو واپس نہیں کر سکتا (کیونکہ اس کی کوئی سبیل نہیں) اس رقم کو محتاجوں پر تقسیم کر دے (۲) اگر کوئی ادارہ ایسے انعامی مقابلہ میں شریک ہونے والوں پر کوئی فیس داخلہ مقرر نہ کرے اور پھر بھی انعام تقسیم کر لے تو یہ قمار نہ ہوگا اور اس میں شرکت جائز ہوگی اور حاصل شدہ رقم کو اپنے صرف میں لانا جائز ہوگا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

(جواب دیگر ۳۲۲) معموں کے حل کا یہ طریقہ ایک قسم کا قمار ہے اور اس میں شرکت ناجائز ہے۔ (۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

انیسواں باب
تعمیرات

مسجد کی محض نقش و نگاری کرنے کا کوئی ثواب نہیں۔

(سوال) ایک شخص نے زید کے انتقال کی خبر سن کر پچاس اشرفیاں مرحوم کے ثواب کے لئے مسجد میں

---

(۱) قال اللہ تعالیٰ انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون وحوالہ گزشتہ احکام القرآن للجصاص ۲ ۴۶۵ ؛ (۲) والحاصل ان علم ارباب الاموال وجب ردہ علیہم والا فان علم عین الحرام لا یحل لہ ویتصدق بہ بنیۃ صاحبہ رد المحتار مع الدر ۵ ۹۹

(۳) (حوالہ گزشتہ احکام القرآن للجصاص ۲ ۴۶۵)

زینت کے لئے بھیجیں تو کیا اس پیسہ سے مسجد کی زینت کرنا جائز ہے یا نہیں اور اس کے کرنے سے ثواب ہوگا یا نہیں؟

(جواب ۳۲۳) صورت مسئولہ میں اگر تزئین سے مراد اس کے نقش و نگار اور اس کی وہ آرائشیں ہوں جن کی کوئی ضرورت نہیں تو یہ خود خلاف اولیٰ ہے اس میں کسی ثواب کی امید نہیں بلکہ اس روپے کا فقراء پر صرف کرنا افضل ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔ ولاباس بنقشه حالا محرابه (درمختار)، قوله لا باس الخ فی هذا التعبیر کما قال شمس الائمه اشارة الی انه لایؤجر و یکفیه ان یؤجر رأسا برأس ولهذا قال فی الهندیة عن المضمرات والصرف الی الفقراء فضل وعلیه الفتویٰ اه(ردالمحتار ملخصا) (۱) ہاں اگر تزئین سے مراد ایسی تزئین ہو جس سے استحکام یعنی تعمیر کی پختگی بھی ہوتی ہو تو وہ جائز ہے اور اس روپے کو ایسی چیزوں میں خرچ کرنا جو باعث زینت ہونے کے ساتھ موجب پختگی تعمیر بھی ہو جائز ہے واللہ اعلم۔

کتبہ ایسی جگہ لگانا جہاں حروف کی بے حرمتی ہو جائز نہیں

(سوال) ایک تاریخ کا پتھر جماعت خانہ کے پتھر کے نیچے کھڑا کیا گیا ہے اور اس پر دوسرا پتھر بچھایا گیا ہے اور یہ پتھر اس سے دو انچ باہر کو نکلا ہوا ہے جس کی وجہ سے اس نیچے والے پتھر پر قدم نہیں پڑتے کھڑے پتھر پر ماہ رمضان المبارک ۱۳۳۴ھ کندہ ہے آیا اس میں کوئی حرج ہے لوگوں کا خیال ہے کہ چونکہ رمضان المبارک قرآن کا لفظ ہے اس لئے اس کی بے ادبی ہوتی ہے لہذا سوال ہے کہ ایسا کرنا جائز ہے کہ نہیں؟

(جواب ۳۲۴) اس موقع پر یہ پتھر لگانا جس میں مذکورہ سوال حروف کندہ ہیں بیشک نامناسب ہے کیونکہ اس میں حروف والفاظ کی توہین ہے اگرچہ ان حروف پر پاؤں نہیں پڑتا لیکن ان کی وضع ایسی واقع ہوئی ہے کہ اس سے ان کی اہانت ہوتی ہے اور حروف، الفاظ محترمہ کی اہانت ممنوع ہے پاؤں اس کے اوپر والے پتھر پر تو پڑتے ہیں اور پاؤں رکھنے والا پاؤں اٹھاتے وقت اور رکھتے وقت ان حروف کو دیکھتا ہے اور ان کے اوپر پاؤں لے جاتا ہے اس لئے اس حالت میں ضرور ایک قسم کی اہانت ہوتی ہے(۲) اس سے بہتر جگہ جماعت خانہ کی دیوار پیشین کی پیشانی ہے وہاں لگانے سے صورۃ تو تعظیم سمجھی جاتی ہے۔ واللہ اعلم

پڑوسی سے اپنی کھڑکی بند کرانے کی قیمت لینا جائز نہیں

(سوال) ایک شخص نے ایک زمین خریدی پڑوس میں ایک مکان ہے جسکی دیوار میں کھڑکیاں ہیں کھڑکیاں

---

(۱) (رد المحتار مع الدر ۱ ۶۵۸)

(۲) (رد المحتار مع الدر ۱ ۶۵۸)

(۳) کتابة القرآن علی ما یفترش و بسطه مکروهة کذافی الغرائب بساط او مصلی کتب علیه الملك لله یکره بسطه والقعود علیه واستعماله (هندیة ۵ ۳۲۳)

Maktaba Tul Ishaat.com

طے رہتے ہوئے بیس سال کا عرصہ ہوا جس نے زمین خریدی ہے وہ مکان بنانا چاہتا ہے پڑوسی کہتا ہے کہ تم ہماری کھڑکیاں بند نہیں کر سکتے کیونکہ سرکاری قاعدہ کے موافق کوئی حق بند کرنے کا تمہیں نہیں ہے اگر بند کرنا چاہتے ہو تو ہم کو اس قدر روپیہ دو چنانچہ وہ شخص جس نے زمین خریدی ہے آپس میں طے شدہ روپیہ دیتا ہے اور پختہ لکھا پڑھی ہوتی ہے پھر صاحب زمین مکان بنا سکتا ہے سوال یہ ہے کہ یہ روپیہ کس چیز کی قیمت پیدا کرتا ہے اور پڑوسی کو لینا جائز ہے یا نہیں؟

(جواب ۳۲۵) یہ معاملہ ناجائز ہے جس نے زمین خریدی ہے اسے اپنی زمین اور ملک پر مکان بنانے کا حق حاصل ہے اور پڑوسی کا روکنا ظلم ہے اور اس کے عوض میں روپیہ لینا باطل ہے۔ رجل له باب او كوة فحاصمه جاره فصالحه على دراهم معلومة يد فعها الى الجار ليترك الكوة ولا يسدها كان ذلك باطلا وكذا لو كان الصلح بينهما على ان ياخذ صاحب الكوة دراهم معلومة ليسد الكوة والباب كان باطلا كذافي الظهيريه (فتاوی عالمگیری)(۱) کوہ روشندان کھڑکی دریچہ کو کہتے ہیں واللہ اعلم۔ محمد کفایت اللہ غفرلہ

یہ بیع ہوا نے میں کوئی حرج نہیں

(سوال) آج کل ہندوستان میں عام رواج ہو رہا ہے کہ پاخانہ نئی طرز کا بنایا جاتا ہے جو پانی میں بہایا جاتا ہے اور وہ سرکاری نالی میں جا کر تا ہے انسان سے فارغ ہونے کے بعد فوراً ہی بذریعہ پانی پاخانہ صاف ہو جاتا ہے سوال دریافت طلب یہ ہے کہ اس قسم کے پاخانے گھر میں بنوانا کیسا ہے۔ المستفتی نمبر ۱۵۴۵ محمد یوسف ابن محمد فاروق (دہلی) ۸ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ ۱۷ جون سنہ ۱۹۳۷ء

(جواب ۳۲۶) اس قسم کا پاخانہ بنوانے میں کچھ مضائقہ نہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

قبر پر تعمیر بنانے کا جواب قابل عمل نہیں

(سوال) حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی جو اکابر اولیائے کرام میں سے دہلی میں گزرے ہیں ان کا مزار آج تک خام چلا آرہا ہے ایک شخص کہتا ہے کہ مجھ کو بشارت ہوئی ہے کہ میرا مزار پکا بنا کر اس پر گنبد پختہ بنا دو چنانچہ ایک شخص مستعد ہو گیا ہے کہ ان کے مزار پر گنبد بنا دے لہذا علمائے کرام سے سوال ہے کہ کیا شرعاً اس بشارت پر عمل کرنا اور نیز اس قبر پر عمارت و گنبد وغیرہ پختہ بنانا درست ہے یا نہیں؟ مطابق کتاب و سنت و مذہب حنفیہ سے جواب مرحمت فرمایا جائے۔ بینوا توجروا المستفتی نمبر ۲۷۳۵ احقر محمد صدیق ولد صدیق احمد قوم شیخ ساکن چھتہ بیش خان دہلی

(جواب ۳۲۷) قبر پر عمارت گنبد بنانا یا قبر کو پختہ بنانا ناجائز ہے صحیح طور پر حدیث شریف میں اس کی

---

(۱) (فتاوی هندية ٤ ٣٥٧)

ممانعت آئی ہے ایسی بشارت (یعنی خواب) جو کسی نامشروع فعل کے ارتکاب کی ترغیب دے قابل التفات و قابل عمل نہیں ہے(۱) اس کا جب خیال آئے تو لا حول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھنا چاہئے حتی کہ یہ خیال جاتا رہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

بیسواں باب
فوٹو، مصوری اور تصویر

تصویر سازی اور تصویر کے استعمال کا حکم الگ الگ ہے.

(سوال) ایک شخص نے اپنی تصویر کھنچوائی اور وہ تصویر اعضائے باطنہ سے خالی ہے اور اس قدر اعضائے ظاہری پر شامل ہے جس سے حیات متصور ہے اور اتنی چھوٹی ہے کہ ناظر کو بلا غور و خوض تفصیل اعضا کی تعیین نہیں ہوتی اور وہ اسکو جائز جانتا ہے لہذا یہ استفسار کیا جاتا ہے کہ شرعاً یہ جائز ہے یا حرام اس کو جائز کہنا کیسا ہے؟ بینوا توجروا

(جواب ۳۲۸) تصویر بنانے کا حکم جداگانہ ہے اور تصویر رکھنے اور استعمال کرنے کا حکم جداگانہ ہے تصویر بنانے اور بنوانے کا حکم تو یہ ہے کہ وہ مطلقاً حرام ہے خواہ تصویر چھوٹی بنائی جائے یا بڑی کیونکہ علت ممانعت دونوں حالتوں میں یکساں پائی جاتی ہے اور علت ممانعت مضاہات لخلق اللہ ہے اور تصویر رکھنے اور استعمال کرنے کا حکم یہ ہے کہ اگر تصویر چھوٹی ہو اور غیر مستبین(۱) اعضاء ہو تو اس کو ایسے طور پر رکھنا کہ تعظیم کا شبہ نہ ہو جائز ہے یا ضرورت کی وجہ سے استعمال کی جائے جیسے سکہ کی تصویر تو جائز ہے باقی بڑی تصویریں بلا ضرورت استعمال کرنا یا ایسی صورت سے رکھنا کہ تعظیم کا شبہ ہو ناجائز ہے۔ اما فعل التصویر فھو غیر جائز مطلقا لانہ مضاھاۃ لخلق اللہ تعالی (رد المحتار) فصنعتہ حرام بکل حال لانہ فیہ مضاھاۃ لخلق اللہ تعالی و سواء کان فی ثوب او بساط او درھم اوانا ء اوحائط او غیر ھا (رد المحتار) وقد صرح فی الفتح بان الصورۃ الصغیرۃ لاتکرہ فی البیت (رد المحتار)(۲) واللہ اعلم

جاندار کی تصویر کھینچنا اور کھنچوانا حرام ہے

(سوال) عکسی تصویر کھنچوانا کیا حکم رکھتا ہے اور انسان اور جانور کی تصویر میں کیا فرق ہے انکشافات جدیدہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ درخت بھی جاندار ہیں تو کیا اسکا حکم بھی انسان اور جانوروں کے حکم کے مساوی ہے؟

---

(۱) عن جابر نھی رسول اللہ ﷺ ان یجصص القبر وان یقعد علیہ وان یبنی علیہ (صحیح مسلم ۱: ۳۱۲) عن ابی قتادۃ عن النبی ﷺ قال الرویا الصالحۃ من اللہ والحلم من الشیطان فاذا حلم فلیتعوذ منہ ولیتفل عن شمالہ فانھا لا تضرہ (صحیح بخاری ۲: ۱۰۳۴)

(۲) (رد المحتار مع الدر ۱: ۶۵۰-۶۴۷)

Maktaba Tul Ishaat.com

(جواب ۳۲۹) تصویر کھینچنا اور کھنچوانا ناجائز ہے خواہ دستی ہو یا عکسی دونوں تصویریں ہیں اور تصویر کا حکم رکھتی ہیں تصویر سے مراد جاندار کی تصویر ہے خواہ انسان (۱) ہو یا حیوان مکانات کے نقشے درختوں کی تصویریں ناجائز نہیں ہیں تحقیقات جدیدہ سے درختوں میں جس قسم کی حیات دریافت ہوئی ہے وہ انسان و حیوان کی حیات سے مختلف ہے دونوں زندگیوں کا تفاوت بدیہی اور مشاہد ہے پس حکم کا اختلاف کچھ مستبعد نہیں ہے۔ (۲) محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرسہ امینیہ دہلی

(۱) تصویروں پر پھول چڑھانا جائز نہیں
(۲) غیر مذہبی ترانہ مسلمان سے کہلوانا جائز نہیں

(سوال) اگر کسی مذہبی مدرسے میں جہاں مسائل دینیہ اسلامیہ کی مکمل تعلیم ہوتی ہو تصویروں یا مجسموں کی نقاب کشائی کی جائے اور ان پر پھول چڑھایا جائے یا تصویر کو اس مدرسے کے کسی حصے میں لٹکایا جائے تو یہ از روئے شریعت اسلامیہ جائز ہوگا یا نہیں؟

(۲) اگر کسی مذہبی مدرسے میں جہاں مسائل دینیہ اسلامیہ کی مکمل تعلیم ہوتی ہو مدرس اعلیٰ طلبہ اور اساتذہ کو جمع کر کے "جن من گن" قومی ترانہ پڑھوائے اور اساتذہ و طلبہ کو مجبور کرے کہ اس قومی ترانہ کے احترام میں کھڑے ہوں تو از روئے شریعت اسلامیہ یہ مجبور کرنا جائز ہوگا یا نہیں؟

(جواب ۳۳۰) اسلام نے تصویر بنانا تصویر گھر میں لانا اور رکھنا ہی ناجائز قرار دیا ہے پھر اس کی تعظیم کرنا پھول چڑھانا مکان یا مدرسے کے کسی حصے میں لٹکانا کیسے جائز ہو سکتا ہے یہ سب ممنوع اور خلاف احکام اسلام ہے (۲) کوئی غیر مذہبی ترانہ مسلمانوں سے نہ گوایا جائے نہ اس میں شرکت کو کہا جائے اگر کوئی مسلمان شریک نہ ہو تو وہ ماخوذ نہ ہوگا فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ (منقول از اخبار نقیب پھلواری ضلع پٹنہ مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۹۵۰ء)

بچوں کے کھلونوں کی تجارت کا حکم

(سوال) بچوں کے کھلونے تصویر والے چھوٹا ہو یا بڑا خواہ کسی شئی کا بنا ہوا ہو اس کی خرید و فروخت کا کیا حکم ہے؟ بچوں کا باجہ یا بانسری بچوں کی جس میں دو سر یعنی باریک اور موٹے ان کی خرید و فروخت کا کیا حکم ہے

---

(۱) وظاهر كلام النووي في شرح مسلم الاجماع على تحريم تصوير الحيوان وقال رسول الله ﷺ صنعه لما يمتهن او غيره فصنعته حرام بكل حال لان فيه مضاهاة لخلق الله تعالى (رد المحتار مع الدر ۱/ ٦٤٧)

(۲) لغير ذي روح القول ابن عباس للسائل فان كنت لا بد فاعلا فاصنع الشجر وما لا نفس له رواه الشيخان ولا فرق في الشجر بين المثمر وغيره (رد المحتار مع الدر ۱/ ٦٤٩)

(۳) ان التصوير يحرم ولو كانت الصورة الصغيرة لان علة حرمة التصوير المضاهاة لخلق الله وقد ظهر من هذا ان علة الكراهة في المسائل كلها اما التعظيم او التشبيه (رد المحتار مع الدر ۱/ ٦٤٧)

؟المستفتی نمبر ۲۶۳ شیخ شمس الحق صاحب سوداگر کلکتہ ۷ محرم ۱۳۵۳ھ م ۲۲ اپریل ۱۹۳۴ء

(جواب ۳۳۱) تصویروں کا خرید نا چنا ناجائز ہے خواہ وہ چھوٹی ہوں یا بڑی اور بچوں کے کھیلنے کی ہوں یا اور کسی غرض کے لئے(۱) البتہ ایسی اشیاء جن میں تصویر کا چنا خریدنا مقصود نہ ہو جیسے دیا سلائی کے بکس کہ ان پر تصویر بنی ہوتی ہے مگر تصویر کی بیع وشرا مقصود نہیں ہوتی تو ایسی چیزوں کا خرید نا چنا مباح ہو سکتا ہے باجے وغیرہ جن میں تصویر نہ ہو بچوں کے کھیلنے کے لئے خرید نا اور ان کا چنا مباح ہے۔ محمد کفایت اللہ۔

تصویر کے متعلق ایک سوال کا جواب۔

(سوال) بسم الله الرحمن الرحيم حضرت مولانا الجليل وقدوة العلماء النبيل مولوى محمد كفاية الله دام فيوضه السلام عليكم ورحمة الله و بركاته' انى رأيت فى الاخبار الشائع من بلد مدراس المسمى بدر الاسلام الصورتين النصفيين مرقومة فيه من الفوتو غراف و جدت اسمين تحت هذين التصويرين احد هما اسمكم الشريف و ثانيهما اسم مولانا احمدسعيد دام مجده و مع ذلك قد حرر جامع الاخبار فوق هذين التصويرين على سبيل الاستفتاء اماقصد الجامع و ايراد هما فيه فظاهر ومذهبه عندالناس باهر فالامل منكم بهذا التسطير طلب الجواب متعلقا عن هذا التصوير ان هذا الفوتو غراف هل يوخذ منكم مع ان تكون راضيا عليه ام لا و هل يجوز نصف الصورة الا علىٰ من الفوتوغراف ام لا؟ بينوا توجروا المستفتی نمبر ۱۴۱۷ مولوی عبدالعلی لاہور ۱۰ رجب ۱۳۵۳ھ م ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۴ء

(ترجمہ) حضرت مولانا کفایت اللہ دام فیضہ السلام علیکم ایک اخبار بدر الاسلام نام جو مدراس سے شائع ہوتا ہے اس میں میں نے دو نصف تصویریں فوٹو کی دیکھیں ایک تصویر کے نیچے آپ کا اسم مبارک لکھا ہوا تھا اور دوسری کے نیچے مولانا احمد سعید صاحب کا اور ساتھ ہی اس کے ایک نوٹ بھی لکھا ہوا تھا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ ایڈیٹر نے ان دونوں تصویروں کی اشاعت سے جواز تصویر پر استدلال کیا ہے۔

ایڈیٹر کا ریمارک اور ان تصویروں کے شائع کرنے سے اس کا مقصد اور پھر لوگوں تک ان تصویروں کا پہنچنا تو ظاہر ہے مگر آپ سے دریافت طلب یہ امر ہے کہ کیا یہ فوٹو آپ کے علم اور رضامندی کے ساتھ لیا گیا ہے؟ اور کیا اوپر کے نصف حصے کا فوٹو لینا جائز ہے؟

(جواب ۳۳۲) التصوير (بمعنى المفعول لا المعنى المصدرى) والصورة والمثال والتمثال

---

(۱) عن جابر انه سمع رسول الله ... يقول عام الفتح وهو بمكة ان الله ورسوله حرم بيع الخمر والاصنام (صحيح بخارى ۱: ۲۹۸)

Maktaba Tul Ishaat.com

كلها بمعنىً واحد و المراد ما يقع به المعرفة وهو الوجه والراس ففعل الصورة هو رسم الوجه والراس و يتعلق به حكم المنع و التحريم و تجويز بعض العلماء نصف الصورة لا يساعده دليل يعتمد عليه وانا لم نحكم بجواز اتخاذ الصورة مطلقا لا تامة ولا منصفة اما اشاعة بعض الجراند تمثال فوتو غراف بصورنا فنحن لاندرى من اخذها واين اخذها و متى اخذها ولايخفى ان اخذر سم الفوتو غراف لا يحتاج الى علم صاحب الصورة فان الاخذ يتمكن من اخذها مع غفلة صاحب الصورة وكذلك اخذ مثالنا من اخذها —

(ترجمہ) تصویر بمعنی مصور اور صورت اور شبیہ اور مجسمہ سب ایک معنی رکھتے ہیں اور اس سے مراد اس قدر حصہ ہے جس سے پہچان اور تعارف حاصل ہو جائے وہ چہرہ اور سر ہے اور تصویر کشی سے مراد چہرے اور سر کا منقوش کرنا ہے ممانعت و حرمت کا حکم اسی کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور بعض علماء نے جو نصف تصویر بنانے کو جائز قرار دیا ہے اس کے لئے کوئی مضبوط اور قابل اعتماد دلیل نہیں ہے مطلقاً تصویر کشی خواہ نصف تصویر ہو یا پوری ہمارے نزدیک حرام ہے (۱) بعض رسائل نے جو ہمارا فوٹو شائع کیا ہے ہمیں نہیں معلوم کہ ہمارا فوٹو کس نے لیا اور کہاں لیا اور کب لیا اور ظاہر ہے کہ فوٹو لینے کے لئے صاحب تصویر کا علم ضروری نہیں ہے کسی آدمی کا فوٹو اس کی بے خبری میں لیا جا سکتا ہے اور ہمارا فوٹو بھی جس نے لیا ہے ہماری بے خبری میں ہی لیا ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

بت بنانا اور نذر و نیاز چڑھانا احکام شرع کے خلاف ورزی اور بت پرستی ہے

(سوال) ضلع مظفر گڑھ پنجاب قصبہ خان گڑھ کے قریب ایک مشہور بزرگ جناب میراں حیات کی خانقاہ شریف کے احاطہ میں مزار شریف سے ۵۔۶ فٹ کے فاصلے پر ایک مجسمہ اونٹنی کا بنا رکھا تھا اس بت کی کرامات بیان کرتے تھے ہار سنگھار تیل پھلیل نذر نیاز چومنا اور کئی قسم کے چڑھاوے چڑھانا جائز سمجھتے تھے وہ بت میاں میلو کے نام سے متبرک مشہور ہو گیا تھا ایک غیرت مند مسلمان نے جا کر دیکھا کہ بہت سے لوگ گھاوہو رہے تھے اس نے اللہ اکبر کہہ کر اسکو مسمار کر دیا اور زمین صاف کر دی اس کا یہ فعل جائز ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۴۳۹ محمد حبیب خان گڑھ ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۵۳ھ م ۳ اپریل ۱۹۳۵ء

(جواب ۳۳۳) یہ بت بنانا اور اس کی پوجا کرنا نذر نیاز چڑھانا شریعت اسلامیہ کے احکام کی صریح خلاف ورزی اور شرک و بت پرستی کی ترویج ہے ایک بزرگ کے مزار کے پاس یہ مشرکانہ افعال کرنا اور اس بزرگ کے نام کے ساتھ اس کو منسوب کرنا اس مزار اور صاحب مزار کی بھی اسلامی عقیدے کے موجب توہین ہے اسلامی احکام کے ماتحت وہ بت واجب الہدم (۲) اور اس کو بنانے والے مستحق ملامت و تعزیر تھے اگر اسلامی

---

(۱) (حوالہ گزشتہ رد المحتار مع الدر ۱/ ۶۴۷) (۲) عن ابی هياج الاسدی قال بعثنی علی قال لی ابعثك علی ما بعثنی عليه رسول الله ﷺ ان لا ادع قبرا مشرفا الا سويته ولا تمثالا الا طمسته (سنن ابی داؤد ۲/ ۱۰۳) عن عبدالله قال دخل النبی ﷺ مكة وحول الكعبة ثلثمائة و ستون نصبا فجعل يطعنها بعود كان بيده و يقول جاء الحق و زهق الباطل ان الباطل كان زهوقا (صحيح مسلم ۲ ۱۰۴)

حکومت ہوتی توڑھانے والے کو انعام اور بنانے والے کو سزا دی جاتی محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ الجواب صحیح حبیب المرسلین عفی عنہ

نماز کی تعلیم کے لئے کتاب میں تصویریں شائع کرنا جائز نہیں

(سوال) ہمارے ملک کا نام کرناٹک ہے احاطہ بمبئی کا جنوبی حصہ ہے ملکی زبان کنڑی ہے بڑے شہروں کی قلت ہے میں نے قریوں کے غریب مسلمانوں کو دینی تعلیم سے سرفرازی حاصل کرنے کے لئے کنڑی زبان ہی میں ترتیب الصلوٰۃ معہ ترکیب الصلوٰۃ لکھی ہے اس میں قیام رکوع سجود جماعت وغیرہ کی تصویریں لے کر شائع کرنا چاہتا ہوں تاکہ نماز کی ترکیب اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے۔ المستفتی نمبر ۲۲ے چمن صاحب ہیڈ ماسٹر اردو مدرسہ (ضلع دھارواڑ) ۲۹ شوال ۱۳۵۴ھ م ۲۵ جنوری ۱۹۳۶ء

(جواب ۳۳۴) تصویریں اور وہ بھی مذہبی تعلیم کی کتاب میں ہرگز نہ ہونی چاہئیں اول تو قیام رکوع وغیرہ سمجھانے کے لئے تصویروں کی ضرورت نہیں دوسرے یہ کہ اگر اس کو لازمی سمجھا جائے تو تصویر بغیر سر کی صرف گردن تک بنائی جائیں سر نہ ہو تو وہ تصویر کے حکم میں نہ ہوگی۔(۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

بلا ضرورت تصویر کھنچوانا حرام ہے

(سوال) مسلمان خواہ عالم ہو یا جاہل امیر ہو یا غریب اپنی تصویر کھنچوا سکتا ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۷۳۹ وجاہت حسین صاحب (ضلع پورنیہ) ۱۴ ذیقعدہ ۱۳۵۴ھ م ۸ فروری ۱۹۳۶ء

(جواب ۳۳۵) تصویر کھینچنا اور کھنچوانا منع ہے(۲) کھنچوانا اگر کسی ضرورت پر مبنی ہو مثلاً پاسپورٹ کے لئے تو مباح ہے نیز فوٹو کی تصویر تو صاحب تصویر کے علم وارادہ کے بغیر بھی کھنچ جاتی ہے اس میں صاحب تصویر پر کوئی مواخذہ نہیں ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

مسلمان کو تصویر رکھنا اور اسکا احترام ہرگز جائز نہیں ہے۔

(سوال) زید میونسپلٹی کے ایک اسکول میں بحیثیت مدرس ملازم ہے میونسپلٹی کے آفیسران گاندھی کے مجسمہ یا تصویر پر پھولوں کا ہار پہنانے کیلئے زید کو حکم دیتے ہیں مسلمانوں کے لئے مجسمہ یا تصویر پر ہار ڈالنا یا پہنانا جائز ہے یا نہیں اگر ملازم حکم عدولی کرتا ہے تو ملازمت سے برطرف کر دیئے جانے کا خطرہ ہے۔

---

(۱) لا یکرہ لو کانت تحت قدمیہ او کانت صغیرۃ او مقطوعۃ الراس (قال المحقق) ای سواء کان من الاصل او کان لہا راس و محی لانہا لا تعبد بدون الراس عادۃ (رد المحتار مع الدر ۱/ ۶۵۰)

(۲) واما فعل التصریر فہو غیر جائز مطلقا لانہ مضاہاۃ لخلق اللہ (ردا لمحتار مع الدر ۱/ ۶۵۰)

Maktaba Tul Ishaat.com

(جواب ۳۳۶) مسلمان کے لئے تصویر رکھنا اس کا احترام کرنا اس پر پھول ڈالنا جائز نہیں (۱) زید کو عذر کر دینا چاہئے کہ مجھے اپنے مذہب کے لحاظ سے یہ فعل جائز نہیں ہے اگر اس پر اس کے آفیسر ناراض ہو کر اسے ملازمت سے نکال کر علیحدہ کر دیں تو صبر کرے خدا مسبب الاسباب ہے وہ رزق رسانی کی کوئی اور صورت کر دے گا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

تصویر کو مسجد یا مسجد کے متعلقہ عمارت میں رکھنے کا حکم

(سوال) شہر بمبئی کی چند مسجدوں میں میونسپلٹی کی طرف سے مدارس قائم ہیں میونسپلٹی مسجد کے متولیوں یا ترسیئوں کو کمروں کا کرایہ ادا کرتی ہے ایسی حالت میں جب کہ مسجد کی عمارت حرم مسجد میں داخل ہے ایک منزلہ عمارت کے اوپر کی منزل میں مدرسہ اور نیچے کے چند کمروں میں امام مسجد اور متعلقین مسجد رہتے ہیں اور چند کمرے خالی ہیں مسجد کے دالان اور مدرسے کے نیچے کے خالی کمروں میں لوگ نماز ادا کرتے ہیں ایسی حالت میں مدرسے میں کسی مجسمہ کا رکھنا اور اس پر پھولوں کا ہار ڈالنا جائز ہے یا نہیں؟

(جواب ۳۳۷) مجسمہ یعنی انسان یا کسی جاندار کی تصویر تو شرع اسلامی میں جائز نہیں اور اس کو مسجد یا مسجد کی متعلقہ عمارت میں رکھنا اور بھی برا ہے۔ (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

اخبار کی تصاویر کا حکم

(سوال) اخباروں کے اندر جو فوٹو ہوتے ہیں اور مکان میں وہ اخبار رکھے رہتے ہیں ایسے فوٹو کا مکان کے اندر رہنا کیسا ہے؟ المستفتی نمبر ۹۵۱ عبدالرزاق پیش امام (لوجین) ۴ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ م ۲۶ مئی ۱۹۳۶ء

(جواب ۳۳۸) فوٹو اور تصویریں قصداً مکان میں رکھنا حرام ہے اور بلا قصد کسی اخبار یا کتاب میں رہ جائے تو یہ حرام نہیں مگر مکروہ یہ بھی ہے۔ (۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

اوپر کے آدھے جسم کی تصویر بالکل جائز نہیں

(سوال) تصویر جاندار چیزوں کی بنانی جائز ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۰۰۷ عبدالستار (گیا) ۲۹ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ م ۲۰ جون ۱۹۳۶ء

---

(۱) عن ابی هیاج الاسدی قال بعثنی علی قال لی ابعثك علی ما بعثنی علیه رسول الله ﷺ ان لاادع قبرا مشرفا الاسویته ولا تمثالا الا طمسته (سنن ابی داؤد ۲/ ۱۰۳)

(۲) وظاهر کلام النووی فی شرح مسلم الاجماع علی تحریم تصویر الحیوان وفی البحر قالوا واشد ها کراهة ما یکون علی القبلة امام المصلی ثم ما یکون فوق راسه (رد المحتار مع الدر: ۱/ ۶۴۸)

(۳) عن عائشة ان النبی ﷺ لم یکن یترك فی بیته شیئاً فیه تصاویر الا نقضه (صحیح بخاری ۲/ ۸۸۰)

(جواب ۳۳۹) اوپر کے نصف جسم کی جس میں چہرہ اور سر ہو تصویر جائز نہیں۔ (۱) محمد کفایت اللہ

تصویر کے متعلق چند سوالوں کے جوابات.

(سوال) ایک رسالہ میں حضرت والا کا اور حضرت مولانا احمد سعید صاحب کا فوٹو دیکھا بعض حضرات معترض ہیں جواب شافی عنایت فرمائیں المستفتی نمبر ۱۰۱۴ جعفر حسین امروہی (کوئٹہ بلوچستان) ۲ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ م ۲۳ جون ۱۹۳۶ء

(جواب ۳۴۰) فوٹو اور تصویر کا حکم ایک ہے تصویر کھنچوانی اور فوٹو کھنچوانا ناجائز ہے میرا یا مولانا احمد سعید کا فوٹو ہمارے علم و رضامندی کے بغیر کسی نے کھینچ لیا ہوگا اور شائع کر دیا ہوگا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

(جواب دیگر ۳۴۱) (۱۰۴۵) جاندار کی تصویر کے متعلق آنحضرت ﷺ نے بہت سخت ممانعت فرمائی ہے صحیح حدیثیں موجود ہیں (۲) اس میں کوئی شبہ نہیں فوٹو بھی تصویر ہی ہے (۲) یہ قول غلط ہے کہ احادیث متعلقہ حرمت تصویر موضوع یا ضعیف ہیں (۳) کربلائے معلیٰ، نجف اشرف، بغداد، شام وغیرہ کے سفر کے لئے فوٹو کھنچوانا لازم ہے تو ان مقامات کا سفر بھی لازم و فرض نہیں ان زیارات کو ترک کر دینا لازم ہے (۴) جاندار کی تصویر بنانا اور بنوانا ناجائز اور حرام ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

جاندار کے علاوہ دوسری چیزوں کی پرنٹنگ کو ذریعہ معاش بنا سکتے ہیں

(سوال) آیا شرعاً پینٹنگ یعنی ہاتھ سے کاغذ یا تختہ یا کسی اور مسطح شئے یا جگہ پر نقش و نگار بنانا مثلاً طلوع آفتاب غروب آفتاب یا قدرتی نظاروں، درختوں، پہاڑوں، آبشاروں جانوروں کے نقشے بنانے جائز ہیں اور آیا کوئی شخص جو اس فن کا ماہر ہو اس کو ذریعہ اپنی معاش کا بنا سکتا ہے یا کوئی شخص اپنی لاگت سے اس کام کے لئے کوئی مخصوص درسگاہ قائم کر سکتا ہے اور اس کے مصارف کے واسطے زر نقد یا جائیداد وقف کر سکتا ہے۔ المستفتی نمبر ۱۲۲۶، ۲۳ رجب ۱۳۵۵ھ م ۱۰ اکتوبر ۱۹۳۶ء

(جواب ۳۴۲) طلوع آفتاب، غروب آفتاب، قدرتی نظاروں، درختوں، پہاڑوں، آبشاروں کی پینٹنگ جائز ہے صرف جانداروں کی تصویر بنانی ناجائز ہے ماہر فن صرف جانداروں کو چھوڑ کر ہر چیز کی پینٹنگ کو ذریعہ معاش بنا سکتا ہے درسگاہ قائم کر سکتا ہے اس کے لئے وقف کر سکتا ہے۔ (۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

---

(۱) واما فعل التصوير فهو غير جائز مطلقا لانه مضاهاة لخلق الله تعالى (رد المحتار مع الدر ۱/ ۶۵۰)

(۲) (حوالہ گزشتہ رد المحتار مع الدر ۱/ ۶۴۷)

(۳) عن سعيد بن ابى الحسن قال كنت عند ابن عباس اذا اتاه رجل فقال يا ابن عباس انى انسان انما معيشتى من صنعة يدى و انى اصنع هذه التصاوير فقال ابن عباس لا احدثك الا ما سمعت رسول الله ﷺ يقول من صور صورة فان الله معذبه حتى ينفخ فيها الروح و ليس بنافخ ابدا فربا الرجل ربوة شديدة واصفر وجهه فقال ويحك ان ابيت الا ان تصنع فعليك بهذا الشجر وكل شئ ليس فيه روح (صحيح بخارى ۱/ ۲۹۶)

Maktaba Tul Ishaat.com

تصویر خواہ کسی نے بھی کھنچوائی ہو جائز نہیں

(سوال) مذہب اسلام میں تصویر اتارنا جائز ہے یا نہیں اگر ناجائز ہے تو مشہور علماء دین مثلاً مولانا شبلی، مولانا حالی نے کیوں اپنی تصویریں اتاریں اور آپ کی تصویر بھی موجود ہے۔ المستفتی نمبر ۱۴۴۹ محمد فضل اللہ خاں صاحب (بنگلور کینٹ) ۱۲ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ م ۲۳ مئی ۱۹۳۷ء

(جواب ۳۴۳) تصویر اتارنی اور اتروانی ناجائز ہے،، جن علماء نے تصویر خود قصداً اتروائی ہو ان کے نزدیک اتروانا مباح ہوگا مگر میں تو مباح نہیں سمجھتا اور نہ میں نے کبھی اپنی تصویر اتروائی میں نے بعض اخبارات میں اپنی تصویر دیکھی ہے مگر مجھے خبر نہیں کہ میری تصویر کب اور کہاں اور کس نے بے خبری میں اتار لی۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

تصویر خواہ کسی بھی ذریعہ سے بنائی جائے ناجائز ہے۔

(سوال) جدید طریقہ فوٹوگرافی سے جو تصویریں کھینچی جاتی ہیں ان میں آئینہ کی طرح عکس آتا ہے البتہ مستقل اور غیر مستقل طور پر صورت قائم ہو جانے کا فرق ہے پس ارشاد ہو کہ بلا ضرورت شدیدہ مثلاً لازمی پاسپورٹ وغیرہ میں جدید طریقہ فوٹوگرافی سے جاندار کے پورے قد کی تصویر کھینچنا اور کھنچوانا شرعاً جائز ہے یا نہیں پس اگر جائز ہے تو کیوں اور اس میں کیا مصلحت ہے اور اگر ناجائز ہے تو اس طرح سے تصویر کھینچنے اور کھنچوانے والوں کے متعلق شرعاً کیا حکم ہے آیا ایسے اشخاص کے پیچھے نماز میں اقتداء درست ہے اور کیا یہ لوگ فاسق کے حکم میں داخل ہیں اور اس قسم کی تصویریں اپنے پاس رکھنا درست ہے یا نہیں المستفتی نمبر ۱۸۴۰ حاجی ولی محمد ہاشم یوسف صاحب رنگون ۲۷ رجب ۱۳۵۶ھ م ۳ اکتوبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۳۴۴) تصویر بنانے اور بنوانے کی جو ممانعت ہے وہ ہاتھ سے تصویر بنانے اور بنوانے یا فوٹو کے ذریعہ سے تصویر اتارنے اور اتروانے کو شامل ہے جاندار کی تصویر خواہ کسی طریقہ سے بنائی جائے تصویر کا حکم رکھتی ہے اس کو گھر میں رکھنا ممنوع ہے تصویر سے مراد چہرہ یعنی سر کی تصویر ہے خواہ ہاف (نصف بدن کی ہو یا پورے قد کی بال سر اور چہرہ نہ ہو تو باقی بدن کی تصویر مباح ہے۔ بعض علماء مصر فوٹو کی تصویر کو مباح قرار دیتے ہیں بعض نصف بدن کی تصویر کو مباح بتاتے ہیں مگر ہمارے خیال میں یہ دونوں قول مرجوح اور بے دلیل ہیں لازمی سفر کے لئے پاسپورٹ کے واسطے فوٹو مباح قرار دیا جا سکتا ہے(۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

---

(۱) عن عبداللہ قال سمعت النبی ﷺ یقول ان اشد الناس عذابا عند اللہ المصورون (صحیح بخاری ۲ ۸۸۵، رد المحتار مع الدر ۱ ۶۴۷)

(۲) وان تحققت الحاجۃ الی استعمال الصلاح الذی فیہ تمثال فلا باس باستعمالہ لان موضع الضرورۃ مستثناۃ من الحرمۃ کما فی تناول المیتۃ (جواہر التصویر فی شرعی احکام، مفتی محمد شفیع)

بسم اللہ کی کتابت تصویر کی شکل میں گناہ ہے

(سوال) بعض حضرات کتابت میں بسم اللہ کو مرغ وشیر کی تصویر میں لکھتے ہیں یہ جائز ہے یا نہیں اگر جائز نہیں تو کاتب کے لئے کیا حکم ہے المستفتی نمبر ۲۱۳۰۔امیر علی چترالی متعلم مدرسہ امینیہ دہلی ۱۵ شوال ۱۳۵۶ھ م ۱۹ دسمبر ۱۹۳۶ء

(جواب ۳۴۵) کتابت میں تصویروں کی شکل بنانا ناجائز ہے اور خصوصاً بسم اللہ شریف جو قرآن پاک کی آیت ہے اس کی تصویر کی شکل بنانا بہت زیادہ مذموم ہے۔(۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

تصویر حرام ہے

(سوال) اپنی تصویر کھنچوانا شریعت میں جائز ہے یا نہیں اگر جائز نہیں تو کھنچوانے والے کے لئے کیا سزا ہے المستفتی نمبر ۲۲۰۳ فرزند علی جنرل مرچنٹ (برما) ۷ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ م ۲۰ جنوری ۱۹۳۸ء

(جواب ۳۴۶) تصویر کھینچنا کھنچوانا حرام ہے(۲) اس کی تعزیر قاضی شرع کی رائے پر ہے کوئی حد شرعی مقرر نہیں ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(۱) مسلمانوں کے لئے تصویروں کی تجارت جائز نہیں
(۲) کپڑے کے تھان میں لیبل پر تصویر کا حکم
(۳) اخبار وغیرہ کی تصویر کا حکم.

(سوال) (۱) کارخانے کے بنے ہوئے کھلونے جو جاندار کی شکل کے تصویر دار ہوں جیسے گڑیا تو اس کی تجارت جائز ہے یا نہیں اور دار الحرب میں کفار کے ساتھ تجارت اور مسلمانوں کے ساتھ تجارت کا ایک حکم ہے یا جدا حکم ہے اور پاسپورٹ کے لئے نصف فوٹو لازمی اس کا کرانا جائز ہے یا نہیں۔

(۲) کپڑے کے تھان کہ جس پر کارخانہ کے رجسٹرڈ چھاپ کا لیبل چسپاں ہوتا ہے جو جاندار کی تصویر ہو یا جس کہ جس پر تصویر جاندار ہو اور اس میں اشیائے فروخت بند ہوتی ہیں اس کا دوکان میں رکھنا تصویر رکھنے کے حکم میں ہوگا یا نہیں عام طور پر لوگ اس میں مبتلا ہیں چونکہ یورپ کی بنی ہوئی اشیاء پر اکثر تصویر دار لیبل چسپاں ہوتے ہیں اس سے احتراز دشوار امر ہے تو اس کے لئے شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

(۳) انگریزی اخبار کی جن میں جابجا تصویریں ہوتی ہیں اور اس دیار میں عام طور پر تاجروں کو اخبار بینی لازم ہوتی ہے کہ اس سے نرخ اشیاء معلوم ہوتی ہے اسی طرح کیلنڈر تاریخ دیکھنے کے جو یورپین تاجروں کے یہاں سے جدید سال کی تقریب میں اپنے گاہکوں کو تقسیم ہوتے ہیں اور اس پر جاندار کی تصویر نصف یا

---

(۱) واما فعل التصوير فهو غير جائز مطلقاً لأنه مضاهاة لخلق الله (ردالمحتار مع الدر : ۱/ ۶۵۰)
(۲) (حواله گزشته : رد المحتار مع الدر : ۱/ ۶۴۷)

Maktaba Tul Ishaat.com

پوری ہو تو اس کو مکان میں رکھنے کا کیا حکم ہے۔ المستفتی نمبر ۲۲۳۶ فخر الدین ڈابھیلی (جوہانسبرگ)
۲ صفر ۱۳۵۷ھ م ۲۸ اپریل ۱۹۳۸ء

(جواب ۳۴۷) (۱) مسلمان کو تصاویر کی بیع وشرا جائز نہیں اس میں دار الحرب اور دار الاسلام کا بھی کوئی فرق نہیں(۱) اور ضرورت کے موقع پر فوٹو کھنچوانا تاکہ پاسپورٹ مل سکے مباح ہے(۲) (۲) اس میں چونکہ تصویر کی بیع وشرا مقصود نہیں ہوتی اس لئے ضرورۃً گنجائش ہے (۳) اس کا حکم بھی نمبر ۲ کا ہے کہ ضرورۃً ان اخبارات کا خریدنا جائز ہے کیونکہ تصاویر کی بیع وشرا مقصود نہیں ہوتی۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

ضرورت اور مجبوری کے وقت تصویر بنوانا مباح ہے

(سوال) واسطے لائسنس موٹر ڈرائیوری کے تصویر کھنچوانا جائز ہے یا نہیں اور سکہ بھی جس پر تصویر ہو پاس رکھنا جائز ہے یا نہیں حدیث نبوی اور قرآن کی رو سے فتویٰ عطا فرمائیں المستفتی نمبر ۲۳۸۰ شیخ محمد قاسم صاحب (بلند شہر) ۲۵ جمادی الاول ۱۳۵۷ھ م ۲۴ جولائی ۱۹۳۸ء

(جواب ۳۴۸) کسب معاش کی ضرورت اور مجبوری سے فوٹو کھنچوانا مباح ہے جیسے کہ سکہ کی تصویر سے کام لے لینا مباح ہے۔(۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

تجارتی نشان میں بھی تصویر بنانا حرام ہے۔

(سوال) ایک مسلمان نے بیڑی جاری کی اور اس کے لیبل پر ایک عرب کی تصویر بنائی جس کو دیکھ کر مسلمان اپنی دل آزاری سمجھتے ہیں چنانچہ اس مسلمان بیڑی بنانے والے سے کہا گیا کہ ہمارے مذہب میں تصویر منع ہے اگر تیرا مقصد بیڑی کی تجارت ہی ہے تو اس دل آزار لیبل کو بند کر کے اور کوئی دوسرا لیبل نکال لے اور لیبل کے بند کرنے پر جو بقیہ لیبل کی لاگت کا نقصان ہے وہ ہم ادا کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن باوجود اس کے وہ لیبل بند نہیں کرتا اور بدستور جاری رکھتا ہے ایسی صورت میں اس لیبل کے بنانے والے بیچنے والے اور خریدنے والوں کے متعلق شریعت مقدسہ کیا حکم رکھتی ہے المستفتی نمبر ۲۵۲۳ محمد ضیاء الحق صاحب خلف شیخ امان الحق (دہلی) ۸ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ م ۲۷ جولائی ۱۹۳۹ء

(جواب ۳۴۹) تصویر بنانا حرام ہے مگر افسوس کے ساتھ دیکھا جاتا ہے کہ ہزاروں مسلمانوں نے اپنے تجارتی نشانات میں تصویریں بنائی ہیں اور ان تصویروں کو ٹریڈ مارک کے طور پر استعمال کرتے ہیں اگر کوئی مسلمان ان ٹریڈ مارکوں کی تصویروں کو موقوف کرانے کے لئے کوئی اقدام خلوص کے ساتھ کرے تو

---

(۱) لا یحل عمل شیء من هذه الصور ولا یجوز بیعها ولا التجارة لها والواجب ان یمنعوا من ذالك (بلوغ القصد والمرام ص ۲۰ بحوالہ التصویر فی شریعۃ الاسلام)
(۲) الضرورات تبیح المحظورات (الاشباہ والنظائر ۸۵ ط بیروت)
(۳) (حوالہ گذشتہ بالا)

اس کے لئے موجب اجر ہوگا (۱) مگر اس میں کسی ایک مارکہ کو اعتراض کے لئے خاص کرلینا خلوص کی دلیل نہیں بنے ایسے مارکے جن پر تصویریں بنی ہوئی ہوتی ہیں سینکڑوں روزمرہ کی استعمالی اشیاء پر موجود ہیں باقی مارکہ کاغذ دیاسلائی کی ڈبیاں اور کپڑے کے تھان چینی کے برتن اخبارات ورسائل اور بڑے بڑے پیمانے پر ان کی خریداری کا حکم یہ ہے کہ اگر تصویر کی خریداری مقصود نہ ہو اور تصویر کو اس چیز کی قیمت میں دخل نہ ہو یعنی خود تصویر کی کوئی قیمت اس میں شامل نہ ہو تو ایسی چیزوں کا خریدنا مباح ہے۔ محمد کفایت اللہ

ضرورت کے موقع پر تصویر مباح ہے

(سوال) ما تقولون فی تصویر فوتو غرافی ؟ هل هو جائز ام لا؟ ان قلتم بالمنع فماتقولون عندضرورة التصویر علی قاعدة الحکومة الانجلیزیة لنحو سفر البلا دو نحوه

(ترجمہ) فوٹوگرافی تصویر کے متعلق کیا فرماتے ہیں جائز ہے یا نہیں اگر نہیں تو انگریزی قوانین کے لحاظ سے پاسپورٹ وغیرہ میں فوٹو ضروری ہے اس کے متعلق کیا حکم ہے؟ المستفتی حاجی گل محمد منگوری مورخہ ۱۸ ذی الحجہ ۱۳۵۷ھ م ۲۸ فروری ۱۹۳۹ء

جواب ۳۵۰) التصویر لا یجوز مطلقا بالقلم وغیره ولکن عند شدة الضرورة جائز لان الضرورات تبیح المحظورات قاعدة الشریعة مسلمة عند الفقهاء العظام (۲)

(ترجمہ) قلم سے یا کسی دوسرے طریقے سے تصویر بنانا یا بنوانا بہر حال جائز نہیں لیکن سخت ضرورت یا قانونی مجبوری کے وقت جائز ہوگا کیونکہ شریعت کا ایک مسلمہ قاعدہ ہے۔ الضرورات تبیح المحظورات حبیب المرسلین عفی عنہ نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی۔ الجواب صحیح محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

فوٹوگرافی کا پیشہ حرام ہے

(الجمعیۃ مورخہ ۱۸ جون ۱۹۲۷ء)

(سوال) فی زمانہ بذریعہ مشین فوٹو لینا یا فوٹو اتروانا فوٹوگرافی پیشہ اختیار کرنا اور اس کو ذریعہ معاش بنانا جائز ہے یا نہیں؟

(جواب ۳۵۱) فوٹوگراف کے ذریعہ سے جانداروں کی تصویریں بنانا بنوانا اس کا پیشہ کرنا جائز ہے کیونکہ فوٹوگراف کی تصویر بھی تصویر ہی ہے بلکہ اعلیٰ درجہ کی کامل تصویر ہے (۳) اس لئے تصویر کے احکام اس پر جاری ہوں گے۔ محمد کفایت اللہ غفرلہ

---

(۱) واما فعل التصویر فهو غیر جائز مطلقا الخ (رد المحتار مع الدر ۱: ۶۵۰)
(۲) الاشباہ والنظائر ۸۵ ط بیروت)
(۳) (حوالہ گزشتہ صحیح بخاری شریف : ۲۹۶/۱)

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱) ضروری سفر کے لئے تصویر بنانا مباح ہے
(۲) تجارت اور حصول علم کے لئے سمندر پار جانا جائز ہے
(الجمعیۃ مورخہ ۶ نومبر ۱۹۲۷ء)

(سوال) (۱) تجارت کرنے کی غرض سے یا کوئی علم حاصل کرنے کے لئے سمندر پار کسی غیر ملک مثلاً جرمنی مصر یا ولایت میں جانا شرعاً جائز ہے یا نہیں ؟ (۲) اگر غیر ممالک میں جانا درست ہو تو وہاں جانے کے لئے پاسپورٹ بھی لینا پڑتا ہے جس کے لئے اپنی تصویر کھنچوانی پڑتی ہے کیا وہ تصویر کھنچوانی جائز ہے ؟
(جواب ۳۵۲) (۱) جائز ہے (۲) اگر سفر ضروری ہو تو تصویر کھنچوانی بھی مباح ہو گی ورنہ نہیں(۱)
محمد کفایت اللہ غفرلہ

تصویر کے متعلق ایک ذاتی سوال

(الجمعیۃ مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۱ء)

(سوال) ۱۶ اگست ۱۹۳۱ء کے بمبئی کرانیکل میں آپ کی اور مولانا احمد سعید صاحب وغیرہ کی جو کانگریس ورکنگ کمیٹی میں شرکت کے لئے بمبئی گئے تھے تصویر شائع ہوئی ہے کیا یہ آپکے علم میں شائع ہوئی ہے ؟ کیا آپ اس کو جائز سمجھتے ہیں ؟
(جواب ۳۵۳) میں فوٹو لینے اور فوٹو ہوانے کو ناجائز سمجھتا ہوں میں نے خود اپنا فوٹو کسی کو بنانے دیا ہو تو یہ ممکن ہی نہیں مجھے اس کا علم بھی نہیں کہ میرا فوٹو کس نے اور کس وقت لے لیا ہے کسی کا فوٹو شائع ہو جانے سے یہ خیال کر لینا کہ جس کا فوٹو ہے اس نے اپنے علم و اختیار سے دیا ہو گا یا اس کے نزدیک فوٹو کی تصویر جائز ہے ناواقفیت یا تعصب کا نتیجہ ہے آج کل فوٹو کے دستی کیمروں سے ہر شخص کا فوٹو اس طرح لیا جا سکتا ہے کہ اس کو خبر بھی نہ ہو میرا فوٹو بھی اسی طرح لے لیا گیا ہو گا۔ محمد کفایت اللہ غفرلہ

تصویر اور فوٹو کیوں حرام ہے

(سوال) فوٹو کھینچنا اور کھنچوانا شرعی نقطہ نظر سے کیوں حرام ہے ؟ زید کہتا ہے کہ متحرک کو ہم مستقل کر دیتے ہیں یعنی شیشے میں دیکھنے سے جو ہماری صورت نظر آتی ہے اسے ہم مستقل کر دیتے ہیں تو وہ فوٹو کہلاتا ہے پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ حرام کیوں ہے ؟ اور اس سے ایک یادگار بھی قائم رہتی ہے۔ المستفتی حکیم جمیل الدین دہلوی
(جواب ۳۵۴) تصویر بنانا اور اس کو استعمال کرنا شریعت مقدسہ نے ناجائز قرار دیا ہے فوٹو لینا بھی تصویر بنانے کا ایک طریقہ ہے پس وہ ناجائز ہے جب کہ اس سے جاندار کی تصویر بنائی جائے ہاں مکانات اور غیر

---

(۱) (حوالہ گزشتہ : الاشباہ والنظائر ۸۵)

ذی روح مناظر کا فوٹو لینا جائز ہے جیسے کہ ان کی ہاتھ سے تصویریں بنانی جائز ہیں شریعت مقدسہ نے جانداروں کی تصویریں بنانا اور فوٹو لینا اس مصلحت سے حرام فرمایا ہے کہ غیر اللہ کی تعظیم اور توقیر کا شائبہ بھی مسلمانوں میں نہ رہے۔(۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

اکیسواں باب
متفرقات

کرایہ دار سے کرایہ کی رقم کے علاوہ زائد رقم لینا جائز نہیں

(سوال) ملک بنگال میں یہ صورت مروج ہے کہ مثلاً عمر زمیندار نے اپنی رعیت زید کو پچاس بیگہ زمین بندوبست کر دیا اور ہر سال فی بیگہ زمین کا خراج مبلغ پانچ روپے مقرر کیا اور یہ بھی شرط لگادی کہ تم کو تقریب شادی اپنی بیٹی کے مبلغ چار یا پانچ روپے رسمی طور پر دینے ہوں گے اور بعض جگہ یہ شرط نہیں کرتے بلکہ جب ایا رضاء ایا کرتے ہیں زید بوقت شادی اپنی بیٹی کے وہ رقم اس کی سسرال سے وصول کرے اور زمیندار کو ادا کرے صورت مذکورہ موافق شریعت کے جائز ہے یا نہیں؟

(جواب ۳۵۵) یہ صورت دونوں کے لئے ناجائز ہے یعنی زید کے لئے تو یہ ناجائز ہے کہ وہ بیٹی کے سسرال والوں سے یہ رقم وصول کرے کیونکہ یہ صورت رشوت کی ہے اور زمیندار کے لئے یہ ناجائز ہے کہ زید سے علاوہ زر کرایہ زمین کے پانچ روپے فی شادی لینا مقرر کرے کیونکہ اس صورت میں زمین کی اجرت مجہول ہو جائے گی کیا خبر ہے کہ زید جب تک زمیندار مذکور کی زمین کی کاشت کرے گا اس کی کسی بیٹی کی شادی ہوگی بھی یا نہیں۔ پس یہ صورت ناجائز ہے۔ واللہ اعلم

سراج الدولہ نام رکھنا مناسب نہیں

(سوال) سراج الدولہ نام رکھنا درست ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

(جواب ۳۵۶) اس قسم کے نام رکھنا مناسب نہیں۔ فی الفتاوی والتسمیۃ باسم لم یذکرہ اللہ تعالیٰ فی عبادہ ولا ذکرہ رسول اللہ ﷺ ولا استعملہ المسلمون تکلموا فیہ والا ولی ان لا یفعل (کذافی المحیط) انتہی (ھندیہ)(۲)

---

(۱) حوالہ گزشتہ رد المحتار مع الدر ۱ ۶۵۰

(۲) ومن السحت مایاخذہ الصہر من الختن بسبب بنتہ بطیب نفسہ حتی لو کان بطلبہ یرجع الختن بہ (رد المحتار مع الدر ۳ ۳۶۲) اخذ اھل المرأۃ شیئا عند التسلیم فللزوج ان یستردہ لانہ رشوۃ (الدر المختار مع الرد ۳ ۳۶۲) (۳) فی ھندیہ ۵ ۳۶۲

Maktaba Tul Ishaat.com

"مجھے پروحی آتی ہے" کہنے والے کا حکم۔

(سوال) اگر کسی آدمی سے نماز یا سوا کلام کرنے میں یہ الفاظ زبان سے نکل گیا کہ میرے اوپر وحی آتی تھی ایسے شخص کو شریعت کیا حکم دیتی ہے اور اگر یہ کہا تو گناہ کس طرح معاف کرائے؟

(جواب ۳۵۷) اگر کسی شخص کی زبان سے یہ الفاظ سوا نکل گئے ہیں تو کچھ گناہ نہیں اور اگر قصداً ان الفاظ کو ادا کیا ہے اور مراد وحی نبوۃ ہے تو وہ کافر ہے اور اگر مراد وحی الہام ہے تو کافر نہ ہوگا تاہم ایسے الفاظ سے احتراز کرنا واجب ہے۔

(۱) کسی مسلمان کو کافر کہنے والا سخت فاسق ہے

(۲) عبدالنبی، نبی بخش، حسین بخش کسی کا نام رکھنا جائز نہیں

(سوال) ایک شخص مسمی نور محمد مولانا جامی و رومی و شیخ فریدالدین عطار و مولانا عبدالعزیز دہلوی و خواجہ سلیمان صاحب تونسوی ان سب کو کافر کہتا ہے چنانچہ انکی کتب تصنیف شدہ میں یہ شعر موجود ہے۔

عطار تے جامی رومی ممی با ہو بلہا مارے

فیکٹ بجھاں ندے کافر مسئلہ من پیارے

یعنی عطار و رومی و جامی و محمد رمضان ممی والے اور حضرت بلھے شاہ قصوری نصاریٰ اور یہود یوں سے بدتر کافر ہیں معاذ اللہ! اور ایک جگہ جامی و رومی کی نسبت کہا جامی کتا بھونکیا اندر تخمہ کفر ان والے۔ جامی و رومی دے پچھ لگ جو دوزخ سدان مکالے یعنی جامی کتے کی طرح اپنے تخمہ اشرار میں بھونکتا ہے اور جو ان کے معتقد ہیں سب دوزخ میں جائیں گے۔ علی ہذا القیاس اکثر مشائخ کو کافر کہا آیا وہ شخص کافر ہے یا فاسق ہے اس کی کتب تصنیف شدہ قابل اعتماد ہیں یا نہیں؟

(۲) عبدالنبی، عبدالرسول، محمد بخش، نبی بخش، حسین بخش نام رکھنا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

(جواب ۳۵۸) ان مسلم بزرگان عظام کو کافر کہنے والا سخت ترین فاسق ہے یہ جتنے کے جتنے بزرگ ہیں سب کے سب محترم بزرگ ہیں ان کی بزرگی میں کلام نہیں ان کو جو کافر کہے وہ پہلے درجے کا فاسق ہے۔ ان کی توہین پر مصر اور ایسا کام جس سے اس کی عظمت ظاہر ہو کرنا جائز نہیں ایسے لوگوں سے مسلمانوں کو اجتناب واجب ہے ان کی محفلوں میں شرکت ان کے ساتھ اتحاد کسی مسلمان کو جائز نہیں

---

(۱) ومن السخت مایاخذہ الصبیر من الکبیر سب بہ یطلب نفسہ حتی لو کان یطلبہ یرجع الحق بہ رد المحتار مع الدر ۳ ۳۶۲) اخذاھل المرأۃ ثیابہ عندالتسلیم للزوج ان یسرد ہ لانہ رشوۃ، الدر المختار مع الرد ۳ ۳۶۲،

(۲) فتاوی ھندیۃ ۵ ۳۶۲،

(۳) وعزر الشاتم یا کافر وھل یکفر ان اعتقد المسلم کافرا نعم والا لا بہ یفتی قال فی البھر وفی الذخیرۃ والمحیط للفتوی انہ ان اراد لشتم ولایعتقدہ کفرا لا یکفر وان اعتقدہ کفرا فحاطبہ بیدا بناء علی اعتقادہ انہ کافر یکفر لانہ لم یعتقد المسلم کافرا فقد اعتقد دین الاسلام کفرا، رد المحتار مع الدر ۴ ۶۹،

(۲) اس قسم کے ناموں کی شریعت میں ممانعت ہے کیونکہ اگر عبدالنبی سے مراد بندہ اور مخلوق ہو جب تو صریح شرک ہے اور اگر اس کے مجازی معنی یعنی خادم اور غلام وغیرہ مراد ہوں تو اگرچہ شرک نہیں لیکن شرک کا وہم پیدا کرتے ہیں اور جو چیز شرک کا وہم پیدا کرے وہ بھی ناجائز ہے اس لئے ایسے ناموں سے احتراز کرنا چاہئے۔ (۱) فقط

کسی مسلمان کو فرعون کہنا گناہ ہے

(سوال) کسی مسلمان کو فرعون کہنا کیسا ہے؟ نیاز مند محمد سلیمان داؤدزئی۔

(جواب ۳۵۹) مسلمان کو فرعون جیسے الفاظ سخت گناہ اور موجب فسق ہے۔ (۲) محمد کفایت اللہ

طاعون کی جگہ سے بھاگنا جائز نہیں

(سوال) ایک جگہ طاعون ہے اور اس جگہ کے باشندے اس جگہ کو چھوڑ کر اس کے مردوں میں سے سوئت اختیار کریں اور کسی جگہ چلے جائیں تو اس کے متعلق کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا

(جواب ۳۶۰) جس جگہ طاعون ہو وہاں سے نکلنا اور وہاں جانا دونوں ممنوع ہیں۔ وہاں جانے کی ممانعت تو اس وجہ سے ہے کہ خدانخواستہ وہاں جاکر اگر بتقدیر الٰہی مبتلائے مرض ہو گیا تو اندیشہ ہے کہ اس کا عقیدہ بگڑ جائے اور خیال کرے کہ یہاں آنے سے یہ مرض لاحق ہو گیا اگر نہ آتا تو بچ جاتا حالانکہ مرض اس کے لئے بہر حال مقدر تھا خواہ یہاں آتا خواہ نہ آتا نیز چونکہ اس مقام کی آب و ہوا خراب ہے اور اسباب مرض منتشر ہو رہے ہیں تو وہاں جانا گویا آگ لگے ہوئے مکان میں گھسنے اور جل جانے کے مشابہ ہے اگرچہ حقیقۃ دونوں میں فرق ہے اور وہاں سے نکلنا اس لئے ممنوع ہے کہ اول تو تقدیر الٰہی سے بھاگنا ہے چنانچہ حدیث شریف میں ہے فلا تخرجوا فرارا منہ یعنی طاعون سے بھاگنے کے ارادے سے وہاں نہ نکلو (۳) دوسرے یہ کہ اجازت دینے میں دوسرے مسلمانوں اور مریضوں کو جو اسکی امداد و اعانت کے محتاج ہیں نقصان پہنچے گا اور انہیں تکلیف ہوگی ان کی دوا علاج اور خدمت میں فتور آئے گا (۴) لیکن اگر یہ دونوں باتیں نہ ہوں یعنی نکلنے میں طاعون سے بھاگنے کا خیال نہ ہو بلکہ محض اسباب مرض سے بچنے اور آب و ہوا بدلنے کا

---

(۱) ولا یسمیہ حکما وابا لحکم وابا عیسی ولا عبد فلان الاول ویوخذ من قولہ ولا عبد فلان منع التسمیۃ بعبد النبی ونقل الدمیری اللہ قبل بالجواز لقصد التشریف بالنسبۃ والاکثر علی المنع خشیۃ اعتقاد حقیقۃ العبودیۃ کما لا یخفی عبدالغفار (رد المحتار مع الدر ۶ ۴۱۸)

(۲) (حوالہ گزشتہ رد المحتار مع الدر ۴ ۶۹)

(۳) یعنی یہ نہ سمجھو کہ بھاگ کر موت سے بچ جائے گا موت مقدر ہے تو وہ جگہ آئے گی اور اگر سلامتی مقدر ہے تو ہر جگہ محفوظ رہے گا ۱۲ منہ

(۴) عن سعد عن النبی ﷺ انہ قال اذا سمعتم بالطاعون بارض فلا تدخلوھا واذا وقع بارض وانتم بھا فلا تخرجوا منہ (صحیح بخاری ۲ ۸۵۳)

Maktaba Tul Ishaat.com

خیال ہو اور اس کے نکلنے سے ساکنان قریہ کو کوئی تکلیف نہ پہنچے اور وہ اس طرح کہ نکلنے والے اس بستی سے باہر رہ کر ان سے قریب رہیں اور اہل قریہ کی خبر رکھیں تو ایسے نکلنے میں مضائقہ نہیں کیونکہ اس صورت میں علت ممانعت پائی نہیں جاتی لیکن اسی قریہ میں صبر واستقامت کے ساتھ رہنے میں بہر حال زیادہ ثواب ہے۔ واللہ اعلم

تفخید بلاضرورت حرام ہے

(سوال) تفخید یعنی عضو مخصوص کو رانوں میں دینا باشہوۃ اور انزال کرنا جائز ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۵۳ شیخ بھائی جی خاندیس ۱۹ جمادی الاخری ۱۳۵۲ھ م ۱۰ اکتوبر ۱۹۳۳ء

(جواب ۳۶۱) تفخید بلاضرورت حرام ہے اور اضطرار میں ہو تو مباح ہے۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

رشوت خور، سود خور کے ہاں کچھ نہ کھانا ہی بہتر ہے

(سوال) رشوت خور، سود خور، چوری پیشہ اور جس کے گھر میں بے نکاحی عورت ہو اس کے گھر کا کھانا جائز ہے یا ناجائز؟ المستفتی نمبر ۲۴۹ شہباز خاں سب انسپکٹر ضلع کرنال ۴ ذی الحجہ ۱۳۵۲ھ م ۲۰ مارچ ۱۹۳۴ء

(جواب ۳۶۲) اگر ان لوگوں کے گھر اور بھی کوئی حلال آمدنی ہے تو کھانا جائز ہے اور اگر حرام ہی کمائی ہے تو کھانا ناجائز ہے اور ہر صورت نہ کھانا بہتر ہے۔ (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

ضرورت کے وقت سونے کا دانت لگوا سکتے ہیں

(سوال) کیا مرد کے لئے سونے کا ایک دانت یا ایک سے زیادہ لگوانا جائز ہے؟ اور اگر سونے کا دانت لگوا لیا ہو تو کیونکر اس کے اندرونی حصے اور برابروں میں غسل جنابت کے وقت پانی پہنچایا جا سکتا ہے اور نہ پہنچنے کی صورت میں غسل ہو جاتا ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۹۶۔ ۱۵ صفر ۱۳۵۳ھ م ۳۰ مئی ۱۹۳۴ء

(جواب ۳۶۳) جائز ہے کہ وہ در حقیقت دانت پر سونا چڑھانا ہوتا ہے اور ضرورت کے وقت یہ جائز ہے جیسے کہ سونے کی ناک لگانا یا سونے کا پورا انگلی میں لگوانا جب کہ ناک یا پورا کٹ جائے اندرونی حصے

---

(۱) وفی السراج ان اراد بدالت (ای الاستمناء بالکف) تسکین الشهوة المفروطة الشاغلة للقلب (کان حراما لانه لا روحة له ولا امة او کان الا انه لا یقدر الوصول الیها لعذر قال ابو اللیث ارجو ان لا وبال علیه واما اذا فعله لا ستحلاب الشهوة فهو آثم و یلحق به مالو ادخل ذکره بین فخذیه (رد المحتار مع الدر ۲/۹۹)

(۲) اکل الربا و کاسب الحرام اهدی الیه او اضافه و غالب ماله حرام لا یقبل ولا یاکل مالم یخبره ان ذالك المال اصله حلال ورثه او استقرضه وان کان غالب ماله حلالا لا باس بقبول هدیته والاکل منها (فتاوی هندیة کتاب الکراهیة ۵/۳۴۳)

میں پانی پہنچنا اس لئے ضروری نہیں کہ اب وہ دانت بوجہ لازم وثابت ہونے کے اصل دانت کے حکم میں ہو جاتا ہے۔ قال محمدو یشدها بالذهب ایضاً قطعت انملته یجوزا ن یتخذها من ذهب او فضة ذکر الحاکم فی المنتقی لو تحرکت سن رجل و خاف سقوطها فشدها بالذهب او بالفضة لم یکن به باس عند ابی حنیفة و ابی یوسف (هذا کله فی الهندیه) (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

مخلوط آمدنی سے بنی ہوئی مسجد کا حکم۔

(سوال) ہمارے ملک میں جو مسجدیں بنائی جاتی ہیں ان میں مندرجہ ذیل اشخاص بالعموم حصہ دار ہوتے ہیں دھوکہ سے پیسے کمانے والے، چوری کرنے والے، زکوۃ نہ دینے والے، حج فرض ادا نہ کرنے والے، عرائض نویس جو جھوٹ لکھ کر پیسہ کماتے ہیں، سپاہی جو دشمنان اسلام کی طرف سے اہل اسلام کے ساتھ جنگ کرتے ہیں، زمین گروی لینے والے، لڑکیوں کا حصہ نہ دینے والے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں پاک چیز قبول کرتا ہوں جب خدا قبول نہیں کرتا تو علمائے دین کیوں قبول کرتے ہیں اور ان مسجدوں میں نمازیں ادا کرتے ہیں، جواب دیں کہ آیا ان مسجدوں میں نماز ادا کرنا جائز ہے یا نہیں یہ شہری علما کا طریقہ ہے دیہاتی علماء کا طریقہ یہ ہے کہ وہ روٹیاں لے کر امامت کا کام کرتے ہیں اور مندرجہ بالا اشخاص کے گھر سے فاتحہ پر کھانا بھی کھاتے ہیں کیا ان کے پیچھے نماز جائز ہے؟ المستفتی نمبر ۵۶۹ مستری محمد عالم (ضلع جہلم) ۱۰ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ م ۱۱ اگست ۱۹۳۵ء

(جواب ۳۶۴) جس شخص کی تمام کمائی حرام کی ہو وہ اس حرام مال سے مسجد بنائے تو وہ مسجد صحیح مسجد نہیں ہوتی نماز اس میں بھی ہو جاتی ہے مگر مسجد کا ثواب نہیں ملتا اور جس شخص کی کمائی حلال بھی ہو اور حرام بھی اور وہ مخلوط کمائی سے مسجد بنائے تو اگرچہ حرام مال خرچ کرنے کا اسے کچھ ثواب نہیں ملے گا لیکن احکام اور فتویٰ کی رو سے یہ مسجد مسجد ہو جائے گی اور وقف صحیح ہونے کا حکم دیا جائے گا اور مسلمانوں کو حق ہوگا کہ وہ اس کو بحیثیت مسجد کے استعمال کریں اور اس کی حفاظت کریں۔ (۲)

یہی حکم دعوت قبول کرنے کا ہے کہ جس کی کمائی خالص حرام ہو اس کے یہاں دعوت قبول کرنا جائز نہیں اور جس کی کمائی مخلوط ہو اس کے یہاں دعوت قبول کرنا مباح ہے مگر مقتدا کیلئے بہتر اور تقویٰ کی بات یہ ہے کہ قبول نہ کرے (۳) امامت کی تنخواہ لینا جائز ہے یعنی اگر تنخواہ مقرر کر کے کسی کو نماز پڑھانے کے لئے مقرر کیا جائے تو یہ بات جائز ہے اور تنخواہ اور امام کی امامت مکروہ نہیں ہے۔ (۴) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

---

(۱) (فتاوی هندیة الباب العاشر فی استعمال الذهب والفضة ۳۳۶۰۵)
(۲) (کل الربا و کاسب الحرام اهدی الیه (حواله گزشته فتاوی هندیة ۳۴۳۰۵)
(۳) (حواله گزشته بالا فتاوی هندیة ۳۴۳۰۵)
(۴) انما اجازوه فی محل الضرورة کالا ستیجار لتعلیم القرآن اوالفقه اوالاذان اوالامامة ان الذی افتی به المتاخرون انما هو التعلیم والاذان والامامة الخ (رد المحتار مع الدر ۶ ۶۹۱)

Maktaba Tul Ishaat.com

گھوڑے اور گدھی کی جفتی مکروہ ہے

(سوال) گھوڑے کو گدھی سے ملانا جائز ہے یا نہیں ؟المستفتی نمبر ۷۹۱ محمد نور (ضلع جالندھر) ۷ ذی الحجہ ۱۳۵۴ھ م ۲ مارچ ۱۹۳۶ء

(جواب ۳۶۵) مکروہ ہے۔ ۱۲ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

مشتبہ لفظ کا نر یڈ مارک اختیار نہ کیا جائے

(سوال) زید اپنا بیوپاری نشان (نر یڈ مارک) لکھی اور ہرن رکھے ہوئے ہے زبان تامل میں لکھی کو "ای" اور ہرن کو "مان" کہتے ہیں اور یہ زبان اس علاقہ میں بکثرت رائج ہے اسی زبان کے حرفوں میں نام مذکور کندہ ہے بکر کہتا ہے کہ اس نام سے اسلام کی توہین ہوتی ہے اس کی بیڑی ایمان بیڑی کے نام سے مشہور ہو رہی ہے المستفتی نمبر ۱۸۴۱ این ایس اسمٰعیل شریف بیڑی فیکٹری دھرنام پیٹ ۱۶ محرم ۱۳۵۵ھ م ۹ اپریل ۱۹۳۶ء

(جواب ۳۶۶) ہاں اگر بیڑی بنانے والے کی نیت یہی تھی جو اس نے سوال میں ذکر کی ہے تو اس نیت کے لحاظ سے اس نے کوئی گناہ نہیں کیا لیکن لوگوں کی سمجھ کے لحاظ سے اس میں ایک اشتباہ ضرور ہے اس لئے اگر یہ شخص اس مارکہ کو بدل نہیں سکتا تو کم از کم اس لفظ کی ترکیب بدل دے یعنی نام کو جائے ای مان سے مان ای بیڑی کر دے یعنی وہی مارکہ وہی دونوں نام رہیں گے ترکیب اور ترتیب بدل دینے سے وہ اشتباہ جاتا رہے گا اور یہ حکم شرعی کہ تصویر کو مارکہ نہ بنانا چاہئے بجائے خود اس پر عائد ہے۔ ۱۲ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

جس کپڑے پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہو اس کو کمرے میں لٹکانا

(سوال) اگر کلمہ طیبہ کسی کپڑے پر یا کاغذ پر لکھا ہو یا مثلاً غلاف کعبہ کے پارچہ جات جن پر کلمہ طیبہ لکھا ہوتا ہے کانچ کے چوکھٹے میں لگا کر مکان میں یا مسجد میں لٹکا دیا جائے جس طرح کہ دیگر آیات قرآنی کے ٹکڑے مساجد میں لٹکائے جاتے ہیں شرعاً جائز ہے یا نہیں ؟المستفتی نمبر ۱۳۹ حکیم عبدالغفور صاحب (ملتانی) ۲۶ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ م ۱۵ اگست ۱۹۳۶ء

(جواب ۳۶۷) آویزاں کرنے سے اگر مراد یہ ہے کہ جس طرح اور کتبے مکان میں لگائے جاتے ہیں اسی طرح غلاف کعبہ کا کوئی ٹکڑا بھی چوکھٹے میں لگا کر آویزاں کر لیا جائے تو مضائقہ نہیں لیکن آویزاں کرنے سے اگر غرض یہ ہو کہ کسی ایسے طریق پر آویزاں کیا جائے کہ لوگ اس کی تعظیم و تکریم کرتے رہیں اور اس کو

---

۱ عن ابن عباس قال کان رسول اللہ ﷺ عهدا عهدا ما عهدنا خصنا دون الناس بشیء الا بثلاث امرنا ان نسبغ الوضوء ولا ناکل الصدقة وان لا ننزع حمارا علی فرس (ترمذی شریف ۱ ۲۹۹)

۲ ولو فعل التصویر فیہ غیر حرم وعلیہ لانه مضاهاة لخلق الله (ردالمحتار ۱ ۶۵۰)

نماز میں اہمیت دیں تو یہ اچھی بات نہیں ہے۔(۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

حضور اکرم ﷺ کا نام سن کر انگوٹھے چومنا

(سوال) جناب محمد رسول ﷺ کے نام مبارک پر اکثر و بیشتر عوام الناس اپنے ہاتھوں کی انگلیاں چومتے اور آنکھوں سے لگاتے ہیں بعض لوگ اس پر اعتراض کرتے ہیں کہ بجائے انگلیاں چومنے کے درود شریف پڑھنا افضل ہے آیا ان دونوں صورتوں میں کون سی صورت افضل ہے اور انگلیاں چومنا کیسا ہے بدعت ہے یا کسی کی کتاب سے کچھ سند ہے یا یوں ہی رسم نکال لی ہے۔ المستفتی نمبر ۱۲۶۸ حافظ محمد حسین ضلع بہرائچ ۱۲ شوال ۱۳۵۵ھ م ۲۸ دسمبر ۱۹۳۶ء

(جواب ۳۶۸) انگوٹھے چومنے اور آنکھوں سے لگانے کی کوئی صحیح دلیل نہیں ہے اس لئے اس کو شرعی حکم سمجھ کر کرنا نہیں چاہئے بعض لوگ اس کو بطور عمل کے کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اس عمل سے آنکھیں دکھنے سے محفوظ رہتی ہیں تو اس نیت سے کرنا مباح ہے مگر نہ کرنے والے پر کوئی ملامت نہیں اور الزام بھی نہیں۔ ۱۲ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

خنزیر کے بالوں والے برش کا استعمال جائز نہیں

(سوال) انگلستان کا بنا ہوا دانت صاف کرنے کا برش جس پر انگریزی لفظ برسٹل (Bristles) لکھا ہوا ہوتا ہے اور جس کے متعلق خنزیر کے بال بھی ہو سکتے ہیں اس سے دانت صاف کرنا کیا جائز ہے قرآن شریف میں صاف تم الخنزیر کی حرمت کا ذکر ہے کیا اس کے بالوں کا استعمال جائز ہو سکتا ہے۔ المستفتی نمبر ۱۳۲۸ ملک منظور احمد صاحب اے ڈی آئی (ضلع لائل پور) ۱۹ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ م ۲ فروری ۱۹۳۷ء

(جواب ۳۶۹) خنزیر کے بالوں کا برش استعمال کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ خنزیر نجس العین ہے اور اس کے تمام اجزاء ناپاک ہیں تم خنزیر کا ذکر قرآن پاک میں کھانے کے سلسلہ میں آیا ہے اور بال ماکول نہیں ہوتے اس لئے اس موقعہ میں بالوں کا ذکر نہ ہونا بالوں کا استعمال جائز ہونے کی دلیل نہیں۔ ۱۲ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

نام بدل کر اچھا نام رکھنا جائز ہے

(سوال) میرا نام والدین نے محمد خاں رکھا تھا میرا خیال ہے کہ اس نام کی بجائے کرامت حسین نام میرا

---

۱ فی کتب القرآن علی الحیطان والحمدان یعظمهم قالوا ینبغی ان یحترز عن تعظیمهم کما هو دأب الجهلة لشروط بحث الجهلة الخاص وهندیة ۵ ۳۲۳،

۲ وفی کتاب الفردوس عن ابی ظفری انها اذا عند سماع الشهادة ان محمدا رسول الله فی الاذان لا فائدة وصحیحه فی مخزون الجنة وذکر ذالک الخوارجی واصل ما قال انه لم یصح فی المرفوع من کل هذا شیء ردالمحتار مع الدر ۱ ۳۹۳، ۳ وسعر الحریر نجس مغلظ فیطل بعد الغسل ردالمحتار مع الدر ۵ ۱۷۱،

Maktaba Tul Ishaat.com

تبدیل ہو جائے تو بہتر ہے اس تبدیل نام میں کوئی شرعی حرج تو نہیں ہے نیز احمد حسن نام نامناسب تو نہیں ہے۔ المستفتی نمبر ۱۳۲۹ احمد حسن عرف جمعہ خان ماسٹر اسکول موئد الاسلام (دہلی) ۲۱ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ م ۴ فروری ۱۹۳۷ء

(جواب ۳۷۰) اپنا نام بدل کر کوئی اچھا نام رکھ لینا جائز ہے آنحضرت ﷺ نے بھی کئی صحابیوں کے نام بدل کر دوسرے اچھے نام رکھ دیئے تھے۔ (۱) جمعہ خان کی جگہ احمد حسن خاں نام رکھ لینا مناسب ہے محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(۱) سود کی رقم بینک سے نکال کر خیرات کر سکتے ہیں
(۲) شادی فنڈ اور ختنہ فنڈ میں شرکت جائز نہیں

(سوال) (۱) بینک یا ڈاکخانہ سے سود لے کر خیرات کرنا جائز ہے یا نہیں (۲) شادی فنڈ یا ختنہ فنڈ میں شرکت درست ہے یا نہیں المستفتی نمبر ۱۴۷۶ حکیم سید اکبر علی صاحب صادق (ضلع گجرات) ۲۸ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ م ۸ جون ۱۹۳۷ء

(جواب ۳۷۱) (۱) بینک یا ڈاکخانہ سے سود لے کر خیرات کر دینا جائز ہے (۲) (۲) شادی فنڈ یا ختنہ فنڈ میں شرکت درست نہیں محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

کفار سے رشوت لینا جائز نہیں

(سوال) کفار کا مال کھانا جائز نہیں خواہ بطور رشوت ہو یا وہ اپنی مرضی سے دیں۔ المستفتی نمبر ۱۶۸۲ محمد مظہر الدین صاحب (امبا) ۱۵ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ م ۲۳ اگست ۱۹۳۷ء

(جواب ۳۷۲) کفار کا مال بطور رشوت لینا جائز نہیں وہ اپنی خوشی سے بطور ہدیہ دیں تو لینا جائز ہے۔ (۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

"۷۸۶" عدد کے بارے میں ایک مہم سوال

(سوال) قلم متکلم ہو یا غیر متکلم حیثیت اس کے کہ وہ شریعت و سنت اسلام کے قوانین کے ماتحت

---

(۱) وکان رسول اللہ ﷺ یغیر الاسم القبیح الی الحسن جاء ہ رجل یسمی اجرہ فسماہ زرعۃ وجاء ہ آخر اسمہ المضطجع فسماہ المنبعث وکانت لعمر بنت تسمی عاصیۃ فسماھا جمیلۃ (ردالمحتار مع الدر ۶ ۴۱۸)

(۲) یہ صرف دارالحرب میں جائز ہے اس لئے کہ وہاں سود کی رقم بینک سے نہ نکالی گئی تو غیر ملی اشاعت اور مسلمانوں سے خالف بازشوں میں صرف ہوگی ورنہ دارالاسلام میں تو سود کی رقم لینا جائز ہے اور نہ اس کو خیرات کرنا جائز ہے۔

(۳) اقول وعلی ھذا فلا یحل اخذ مالہ بعقدفاسدبخلاف المسلم المستامن فی دارالحرب فان لہ اخذ مالھم برضا ھم ولو بربوا اوقمار لان مالھم مباح لنا الا ان الغدر حرام وما آخذ برضاھم لیس غدرا من المستا من بخلاف المستامن منھم فی دارنالان دارنا محل اجراء الا حکام الشرعیۃ فلا یحل لمسلم فی دارنا ان یعقد مع المستامن الاما یحل من العقود مع المسلمین ولایجوز ان یاخذمنہ شیئ لا یلزمہ شرعا وان جرت بہ العادۃ (ردالمحتار مع الدر ۴ ۱۶۹)

لہو ولعب قرار دی گئی ہے جس میں موسیقی کا ہونا بھی لازمی ہے اس کو اعداد بسم اللہ شریف ۷۸۶ سے موسوم ومشتہر کیا جاسکتا ہے آیا ایسا کرنے سے کلام الٰہی اور شریعت وسنت اسلام کی توہین اور بے حرمتی نہیں ہوتی براہ کرم جواب باصواب سے مطلع فرمایئے **المستفتی** نمبر ۱۸۳۵ آغا محشر صاحب چشتی پرنٹنگ پریس وزیر بلڈنگ (بمبئی) ۲۶ رجب ۱۳۵۶ھ م ۲ اکتوبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۳۷۳) فلم کو ۷۸۶ سے موسوم کرنے کا مطلب سمجھ میں نہیں آیا اگر اس کا نمبر ۷۸۶ ہے مثلاً فلم نمبر ۷۸۶ تو اس سے بسم اللہ کے اعداد کا توافق ہے مگر اس نمبر کو آخر کس طرح ظاہر کیا جائے مثلاً ۹۲ آنحضرت ﷺ کے اسم گرامی کے عدد ہیں تو اگر کوئی چیز نمبر ۹۲ کی ظاہر کرنا ہو تو اسکو کس طرح ظاہر کیا جائے بہر حال سوال کی پوری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

دباغت کے بعد تمام جانوروں کا چمڑا فروخت کیا جاسکتا ہے

(سوال) ماکول اللحم وغیر ماکول اللحم مردار کا چمڑا سوائے خنزیر وآدمی کے بعد الدباغت فروخت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ **المستفتی** نمبر ۱۹۶۱ محمد انصار الدین صاحب (آسام) ۲۵ شعبان ۱۳۵۶ھ م ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۳۷۴) ماکول اللحم وغیر ماکول اللحم جانوروں کا مردار چمڑا دباغت کر کے فروخت کرنا جائز ہے (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

نامحرم عورتوں کو لڑائی کے وقت زبان سے منع کر سکتے ہیں

(سوال) (۱) دو عورتوں میں آپس میں لڑائی ہو گئی اور کوئی لڑنے والوں میں تفریق کرنے والا نہیں تو اجنبی انسان دونوں میں کس طرح تفریق کرے کیونکہ اگر وہ تفریق کرے تو شریعت اسلام کا قانون ٹوٹتا ہے (۲) دو عورتیں پردے والی ہوں مرد دو چار روز کے لئے گیا ہو اور اس دوران دونوں آپس میں لڑنے لگیں اور کوئی محرم آدمی جدائی کرنے والا موجود نہیں تو اجنبی آدمی کس طرح ان دونوں میں جدائی کرے۔ **المستفتی** نمبر ۱۹۷۳ ماسٹر مرزا احمد حسین صاحب گجرات کاٹھیاواڑ ۲۷ شعبان ۱۳۵۶ھ م ۲ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۳۷۵) (۱) زبان سے منع کرے ہاتھ نہ لگائے (ب) یہاں بھی زبانی افہام وتفہیم کر سکتا ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

---

(۱) ولا باس ببیعها والانتفاع بها بعد الدباغة لانها طهرت بالدباغة (هداية ۳/۵۵، ملتان)

Maktaba Tul Ishaat.com

مخلوط آمدنی سے خریدی گئی مشین کو خریدنا مکروہ ہے

(سوال) ایک آٹے کی مشین ہے وہ حلال و حرام مال سے خریدی ہوئی ہے یعنی اس مشین والے کی لڑکی طوائف کا کام کرتی ہے اور مشین والا زمینداری کا بھی کام کرتا تھا مشترکہ مال سے وہ مشین خریدی گئی اب اس مشین کو ایک دوسرا شخص خریدنا چاہتا ہے آیا اس کی بیع درست ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۹۸۸ مولوی محمد سعید صاحب (روہتک) یکم رمضان ۱۳۵۶ھ م ۶ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۳۷۶) اس مشین کو خریدنا حرام تو نہیں مگر مکروہ ہے بیع تو ہو جائے گی مگر کراہت ہوگی۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

مردار ہڈیوں کو اٹھا کر گاڑی میں بھرنا ناجائز ہے

(سوال) مسلمانوں کے لئے مردار ہڈی کو اٹھا کر گاڑیوں میں بھرنا اور چاہے خشک ہوں یا تر ریشہ دار ہاتھوں میں اٹھانا جائز ہے یا ناجائز؟ المستفتی نمبر ۲۰۴۵ شیخ قمر الدین صاحب (راجستان) ۱۲ رمضان ۱۳۵۶ھ ۱۸ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۳۷۷) مردار خشک ہڈیاں اٹھانا اور ان کی بیع شرعاً جائز ہے۔(۱) جب تک تر ہوں اس وقت تک ناپاک ہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

ظالم اور کسی کا حق مارنے والا قوم کے سرداری کے لائق نہیں

(سوال) رسومات کافرہ کی پابندی کرنا مثلاً لڑکے کے کان کسی بزرگ کے نام پر چھدوانا حقوق العباد کو تلف کرنا اور کھا جانا بطلب حقوق شدت اور سختی سے پیش آکر مخلف انکار کرنا یہ تمام فاسد عادتیں ایک سردار قوم کے اندر پائی جائیں تو ایسے شخص کو سردار از روئے شریعت تصور کرنا چاہئے یا نہیں اور ایسے شخص سے مسلمانوں کو کیسا برتاؤ کرنا چاہئے۔ المستفتی نمبر ۲۰۸۸ مولانا عبدالرحیم صاحب (چھاؤنی نیمچ) ۲۶ رمضان ۱۳۵۶ھ م ۴ دسمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۳۷۸) کسی بزرگ کے نام پر بچوں کے کان چھیدنا حرام ہے کسی کا حق مارنا اور کھا جانا بھی حرام ہے ایسا شخص سرداری کے لائق نہیں جو لوگوں پر ظلم کرے اور ان کے مال مارے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(۱) مہتمم کا مدرس اور طلبہ سے مدرسہ کے اوقات میں ذاتی کام لینا جائز نہیں

(۲) اہتمام کے دباؤ پر طلبہ سے کام لینا ظلم ہے

---

(۱) عن رافع بن خدیج ان رسول اللہ ﷺ قال کسب الحجام خبیث ومهر البغی خبیث وثمن الکلب خبیث (ترمذی ۱/۲۴۰)

(۲) ویجوز بیع عظم الفیل والانتفاع به فی الحمل والرکوب والمقاتله (ردالمحتار مع الدر ۵/۷۳)

(۳) مدرسہ کے اوقات میں تعویذ لکھنا جائز نہیں

(سوال) (۱) مہتمم مدرسہ عربیہ نے ایک اپنا مکان ذاتی بنوایا اور ایک مدرس کو معماروں سے کام لینے کے لئے وہاں مقرر کر دیا اور طلباء سے مزدوروں کا کام لیا گیا اور وہ مدرس مدرسہ کے وقت میں معماروں سے کام لیتے رہے مکان دو مہینہ یا کچھ زائد میں تیار ہوا اور مہتمم صاحب نے مدرس مذکور کو دو مہینوں کی تنخواہ مدرسہ سے دی کیا یہ عندالشرع جائز ہے یا ناجائز اور اس صورت میں مہتمم صاحب خائن ہوں گے یا نہیں (۲) اگر مہتمم صاحب کی خیانت ثابت ہو جائے تو معزول کرنے کے قابل ہیں یا نہیں اور ایسے خائن مہتمم صاحب کے ہاتھ میں صدقات و زکوۃ کا روپیہ دیا جا سکتا ہے یا نہیں ؟ (۳) اگر خائن مہتمم اہتمام سے علیحدہ نہ ہو تو عامۃ المسلمین کو ان کے معزول کرنے کا حق ہے یا نہیں ؟ (۴) اگر خائن مہتمم کو ان کے رعب کی وجہ سے عامۃ المسلمین علیحدہ نہ کر سکیں تو کیا صورت اختیار کی جائے (۵) طلباء کو مجبور کر کے اور اپنا رعب ڈال کر اپنا ذاتی کام لینا جائز ہے یا نہیں ؟ (۶) تعویذ گنڈا دینی کام ہے یا دنیوی اگر کوئی مدرس مدرسہ کے وقت میں تعویذ گنڈا کرے تو جائز ہے یا ناجائز اور مدرسہ کی تنخواہ اس کے لئے حلال ہے یا حرام ؟ المستفتی نمبر ۲۱۲۳ محمد عبدالحکیم لدھیانوی ۱۴ شوال ۱۳۵۶ھ م ۱۸ دسمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۳۷۹) مدرسہ کے مدرس اور طلبہ سے مہتمم کو اپنا ذاتی کام مدرسہ کے اوقات میں لینا جائز نہیں اور یہ صریح خیانت ہے اور مدرسہ کے اوقات کے علاوہ اپنے عہدہ اہتمام کے دباؤ میں مدرس یا طلبہ سے کام لینا جائز نہیں۔

مہتمم سے اس خطا کا اعتراف اور توبہ کرائی جائے تو آئندہ وہ مہتمم رہ سکتا ہے ورنہ اس کو علیحدہ کر دینا لازم ہے تعویذ گنڈا مدرس مدرسہ کے اوقات میں نہیں کر سکتا اور کرے تو لائق معزولی ہے۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

شرعی اصولوں کے خلاف انجمن میں شرکت سخت گناہ ہے

(سوال) اگر نوجوان ہندو مسلمان کی سوسائٹی یا انجمن حسب ذیل قوانین سے مرتب ہووے تو ایسی سوسائٹی اور انجمن میں مسلمانوں کو داخل ہو کر ممبر بننا چاہئے یا نہیں ؟

(۱) سر ڈھانکنے کے لئے مشرقی ٹوپی یا عمامہ وغیرہ نہ پہننا چاہئے مگر مسجد وغیرہ میں جاتے وقت مشرقی ٹوپی یا عمامہ کے لئے اجازت ہوگی۔

(۲) موڈرن لباس جس میں کوٹ پتلون ٹائی کولر وغیرہ ہوتا ہے وہ پہننا چاہئے

(۳) اپنے گھر میں سے شرعی پردہ نکال دینے کی کوشش کرنا چاہئے۔

(۴) بچوں کی شادی کے لئے لڑکے کی عمر اکیس برس کی اور لڑکی سولہ برس کی ہو تو شادی کرے ورنہ

---

(۱) فان اشتغل بکتابۃ علم شرعی فھو عفو والا جاز عزلہ ایضا

Maktaba Tul Ishaat.com

کوشش کر کے شادی روک دینی چاہئیے۔
(۵) قومی اور مذہبی جھگڑوں میں کسی طرح کا حصہ نہ لینا چاہئیے۔
سوسوال یہ ہے کہ ایسی قوانین والی سوسائٹی میں داخل ہونے کا شرعاً کیا حکم ہے؟ المستفتی نمبر ۲۱۷۸ موسیٰ یعقوب جی (جوہانسبرگ) ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ م ۱۵ جنوری ۱۹۳۸ء
(جواب ۳۸۰) اس سوسائٹی کے اصول شریعت کے خلاف ہیں اس لئے ایسی مجلس اور سوسائٹی میں شریک ہونا سخت گناہ ہے۔(۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(۱) خاکسار تحریک بہت خطرناک ہے
(۲) ہیلو پیتھک اور ہومیو پیتھک ادویہ کا استعمال مباح ہے
(۳) افیون بھنگ وغیرہ کی دوا میں جب تک نشہ نہ ہو تو مباح ہے
(سوال) (۱) فیروزپور چھاؤنی میں خاکسار تحریک جاری ہے بعض اس کے مؤید اور بعض مخالف ہیں کیا یہ تحریک ناقص شریعت ہے؟ (۲) جہاں تک میں نے تحقیق کیا ہے ایلو پیتھک اور ہومیو پیتھک ادویات شراب کی آمیزش سے تیار کی جاتی ہیں کیا اس کا استعمال شرعاً جائز ہے؟ (۳) یونانی ادویات میں بعض مسکرات مثلاً افیون، پوست، بھنگ وغیرہم مستعمل ہیں ان کے استعمال کی کیا شرعاً اجازت ہے؟ المستفتی نمبر ۲۲۱۲ ڈاکٹر بارک اللہ ایل، او، ایچ (فیروزپور) ۲۹ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ م ۲۲ جنوری ۱۹۳۸ء
(جواب ۳۸۱) (۱) خاکسار تحریک بہت خطرناک اور مضر ہے (۲) ایلو پیتھک اور ہومیو پیتھک ادویہ کا استعمال مباح ہے جب کہ مسکر نہ ہوں (۳) جس حد تک مسکر نہ ہوں ادویہ مباح ہیں۔(۲) محمد کفایت اللہ

نوزائیدہ بچے کا نام رکھنے کے موقع پر خرافات ترک کرنے چاہئیں

(سوال) ایک شخص اپنے بچے کا نام رکھتے وقت بہت سے لوگوں کو دعوت طعام دیتا ہے معزز حاضرین جلسہ کے روبرو اپنے بچے کو اٹھا کر لاتا ہے اور امام مسجد اس بچے کا نام لے کر پکارتے ہیں بچے کا باپ لبیک کہتا ہے پھر سب لوگ اس بچے کے لئے دعا مانگتے ہیں کیا یہ عمل ناروا یا بدعت ہے یا نہیں اگر بدعت ہے تو حسنہ یا سیئہ المستفتی نمبر ۲۲۰۳ فرزند علی جنرل مرچنٹ (برما) ۷ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ م ۲۰ جنوری ۱۹۳۸ء
(جواب ۳۸۲) یہ طریقہ تو شریعت میں وارد نہیں بے اصل ہے کسی بزرگ سے بچے کا نام رکھوانا تو اچھا

---

(۱) عن عبداللہ بن مسعودؓ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول من کثر سواد قوم فھو منھم ومن رضی عمل قوم کان شریکاً لمن عملہ (المطالب العالیہ بزوائد المسانید الثمانیۃ ۲/۴۲)
(۲) والثالث السکر وھو التی من ماء الرطب اذا اشتدو قذف بالزبد ولکل حرام اذا غلیٰ واشتد والا لا یحرم اتفاقاً (رد المحتار مع الدر ۶/۴۴۹)

ہے مگر یہ تمام کارروائی جو سوال میں مذکور ہے ترک کر دینی چاہیئے۔(۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

(۱) جھوٹا' خائن' دھوکہ باز بے شک فاسق ہے
(۲) مرتد ہو جانے کے بعد تمام اعمال صالحہ ضائع ہو جاتے ہیں
(۳) غاصب کے حکم کے متعلق ایک حدیث
(۴) حدیث لیس منی کا مطلب
(۵) جماعت سے الگ کھڑا ہونا مکروہ ہے
(۶) فرائض کو ضروری نہ سمجھنے والے کا حکم
(۷) ہندو جلد ساز سے قرآن مجید کی جلد سازی کرانا
(۸) تجدید نکاح کے وقت تجدید مہر بھی ضروری ہے
(۹) خشوع اور یکسوئی کی خاطر نماز میں آنکھیں بند کرنا جائز ہے

(سوال) جب کوئی مسلمان جھوٹ' وعدہ خلافی' خیانت' بیہودہ گوئی' فریب دہی کا عادۃً عامل ہو اور جناب رسول اللہ ﷺ نے ان علامات کو علامات منافقت فرمایا ہے مگر فقہ نے اسے فاسق کہنے کی اجازت دی ہے اور جب ایسا شخص ایسے کلمات بھی کہے جو باعث خارج اسلام ہوں اور نماز روزہ کا بھی پابند ہو لیکن طریقہ تجدید ایمان مجوزہ فقہ کو غیر ضروری سمجھے اور اعمال متذکرہ میں بھی مبتلا رہے تحقیق طلب یہ امر ہے کہ

(۱) موجب ارشاد اللہ تعالیٰ سورہ زخرف رکوع ۴ آیت اول ومن یعش عن ذکر الرحمن نقیض له شیطانا فهو له قرین کا یہ شخص مذکور مستوجب ہے یا نہیں اور اگر نہیں تو کیسا شخص مصداق ہو سکتا ہے؟

(۲) بموجب ارشاد اللہ تعالیٰ سورہ الزمر رکوع ۷۔ لقد اوحی الیك والی الذین من قبلك لئن اشرکت لیحبطن عملك ولتکونن من الخاسرین جس سے فقہ نے تمام عملیات صالح ضائع اور قتل تک کی صراحت فرمائی ہے اب مزید صراحت کی یہ ضرورت ہے کہ از زمانہ وجوب تا توبہ نماز روزہ حج زکوٰۃ زکاح جو ثواب آخرت ضائع ہوا اب حصول ثواب آخرت ان تمام کو دہرانا چاہیئے اور بیعت کی بھی تجدید ضروری ہے یا نہیں جب کہ وہ کسی کا پیر واب بھی ہے۔

(۳) سورہ آل عمران میں ارشاد ہے ومن یغلل یات بما غل یوم القیمة اور کتب اردو میں بحوالہ قول جناب رسول اللہ ﷺ تحریر ہے کہ آنحضرت ﷺ حشر میں غاصب کی امداد سے صاف انکار فرما کر فرمائیں گے کہ میں اب کچھ نہیں کر سکتا حکم پہنچا چکا اس فرمان حضور کی صحت فرمائی جائے۔

(۴) سنا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دھوکہ دینے والا مجھ سے نہیں اس ارشاد کا منشا اخراج امت ہے یا کیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام سے کنعان کے متعلق فرمایا ہے کہ تم میں سے نہیں ہے۔

---

(۱) بدعة وهی اعتقاد خلاف المعروف عن الرسول ﷺ لا بمعاندة بل بنوع شبهة الخ (رد المحتار مع الدر ۱/ ۵۶۰)

Maktaba Tul Ishaat.com

(۵) جو شخص باعث تنفر نفسی نماز جماعت میں مل کر نہ کھڑا ہو اور رکوع وقیام وقعود میں تساہل کرے اور سجدہ میں بدیر جاوے اور باوجود علم کرانے کے باز نہ آوے ایسے آدمی کے متعلق کیا حکم ہے۔

(۶) جو شخص زبان سے توحید اور رسول اللہ ﷺ کا اقرار کرے مگر فرائض وسنن وغیرہ کو ضروری نہ سمجھ کر مطلق ادا نہ کرے اور بلکہ مشیت کے انتظام پر نفسی خواہشات کے موافق نامناسب ہونے کا اعتراض کرے ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے؟

(۷) جلد ساز مسلمان نہ ہو وہاں ہندو جلد ساز سے کلام مجید مترجم کی جلد ہوانا چاہئے یا نہیں؟

(۸) جس عورت کا بوجہ اقوال کفر نکاح ساقط ہو جائے تو اب اسے شوہر سے تجدید نکاح کے لئے تعین مہر کی ضرورت ہے یا نہیں اور یہ کہ جب عورت کے قصور سے نکاح ساقط ہوا ہے تو مہر مقررہ بصورت علیحدگی عورت کو واجب الادا ہے یا نہیں؟

(۹) بعض لوگ بخیال یکسوئی منہ اور آنکھیں بند کر لیتے ہیں اور فرائض نماز ادا کرتے ہیں یہ عمل درست ہے کہ نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۲۵۱ شجاعت حسین (آگرہ) ۱۵ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ م ۱۶ مئی ۱۹۳۸ء

(جواب ۳۸۳) (۱) جھوٹ بولنے والا فریب دینے والا وعدہ خلافی کرنے والا خیانت کرنے والا لعان وسباب بے شک فاسق ہے اور اگر کوئی کام ایسے کرے اور ایسی بات کہے جو موجب کفر ہو اور تجدید ایمان سے بھی انکار کرے تو بے شک وہ آیت کریمہ ومن یعش الخ کا مصداق ہے۔(۱)

(۲) مرتد ہو جانے کے بعد اعمال صالحہ سابقہ ضائع ہو جاتے ہیں لیکن توبہ وتجدید کے بعد پہلے کے عمل یعنی فرائض جن کے اسباب وجوب ختم ہو چکے ہیں واجب الادا نہیں ہیں ہاں حج (۲) اگر ارتداد کے بعد غنی ہو تو دوبارہ کرنا پڑے گا نکاح کی تجدید بھی ضروری ہے۔(۳)

(۳) زکوٰۃ نہ دینے والوں کے متعلق یہ حدیث شریف تو دیکھی ہے ولا یاتی احدکم یوم القیامۃ بشاۃ یحملها علی رقبة لها یعار فیقول یا محمد فاقول لا املك لك شیئاً قد بلغت الخ (بخاری ص ۱۸۸ ج ۱) خیانت اور غلول کے متعلق بھی اسی طرح کے مضمون کی حدیث آئی ہے اس میں بھی یہ الفاظ ہیں فیقول یا رسول اللہ اغثنی فاقول لا املك لك من اللہ شیئاً قد بلغتك اور غصب اور خیانت کا حکم قریب قریب ہے۔

---

(۱) عن ابی هریرةؓ ان رسول اللہ ﷺ قال آیة المنافق ثلث اذا حدث کذب واذا وعد اخلف واذا اتمن خان (صحیح مسلم ۱/۵۶)

(۲) وفی شرح الوهبانیة للشرنبلالی ما یکون کفرا اتفاقا یبطل العمل والنکاح واولاده اولاد الزنا وما فیه خلاف یؤمر بالاستغفار والتوبة وتجدید النکاح

(۳) وما ادی فیه یبطل ولا یقضی من العبادات الا الحج لانه بالردة صار کالکافر الا صلی فاذا اسلم وهو غنی فعلیه الحج (رد المحتار مع الدر ۴ ۲۵۲)

(۴) یہ ارشاد لیس منی جہاں بھی فرمایا گیا ہے اس سے غرض اس بات کا اظہار ہے کہ وہ کام اسلام کا نہیں اور کرنے والا مسلمان نہیں اب اگر فی الحقیقت وہ کام کفر کا ہے تو یہ کلام حقیقت پر محمول ہے اور اگر کفر کے درجے کا نہیں تو پھر یہ کلام زجر و تغلیظ کے لئے ہے۔(۱)

(۵) اس کی نماز مکروہ ہو گی اور نماز کی روح سے خالی رہے گی۔(۲)

(۶) ایسا شخص فاسق ہے اور اگر فرائض کی فرضیت کا یقین نہ ہو تو ایمان بھی نہیں۔

(۷) ہندو جلد ساز سے حتی الامکان قرآن مجید کی جلد نہ بنوائی جائے۔

(۸) ہاں تجدید نکاح کی صورت میں مہر بھی جدید مقرر کرنا ہو گا خواہ تھوڑا ہی ہو مثلاً تین چار روپے اور پہلا مہر بھی واجب الادا ہو گا۔(۳)

(۹) آنکھیں بخیال خشوع بند کرنا جائز ہے(۴) منہ بند کرنے سے قرأت کا تلفظ زبان سے نہ ہو سکے گا اس لئے یہ نہیں کرنا چاہئے۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(۱) عالم دین کی توہین کرنے والے کا حکم

(۲) مسجد میں قرآن پڑھنے والوں کو گالی دینا اور مار پیٹ کر اٹھا دینا فسق ہے

(سوال) (۱) کسی عالم صحیح العقائد اور با عمل کی شان میں گستاخی و بے ادبی کرنا کیسا ہے اور کسی شخص کو عالم کی بے ادبی و گستاخی کرنے کے لئے بھیجنا کیسا ہے اور گستاخی کرنے والے اور کروانے والے کے لئے شرعی حکم کیا ہے ؟(۲) جو بچے کہ مسجد میں بیٹھ کر قرآن کریم پڑھتے ہوں اور با آواز بلند قرأت کی مشق کرتے ہوں جیسا کہ بہت سے مدارس میں ہوتا ہے اور وہ کوئی نماز کا بھی وقت نہ ہو اور نہ کوئی مکان قریب ہو ایسے قرآن کریم پڑھتے ہوئے بچوں کو مار پیٹ کر اٹھا دینا اور گالی دینا کیسا ہے ؟(۳) قرآن کریم کی مشق کرنے والے بچوں کو یہ کہنا کہ کتوں کی طرح بھونکتے ہیں یہ کیسا ہے ؟المستفتی نمبر ۱۲۲۸۸ احمد میاں صاحب امام مسجد (کاٹھیا واڑ) ۵ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ م ۵ جون ۱۹۳۸ء

(جواب ۳۸٤) ایک مسلمان کی توہین کرنا اور اس کو سب و شتم کرنا بھی موجب فسق ہے پھر ایک صحیح العقیدہ اور با عمل عالم کی توہین تو بہت بڑا گناہ ہے اور اگر توہین عالم ہونے کی جہت سے ہو تو توہین کرنے

---

(۱) واما تاویل الحدیث فقیل هو محمول علی المستحیل علیه بغیر تاویل فیکفر و یخرج عن الملة و قیل معناه لیس علی سیرتنا الکاملة وهدینا و کان سفیان بن عیینة رحمة الله یکره قول من یفسر بلیس علی هدینا و یقول بئس هذا القول یعنی بل بمسك عن تاویله لیکون او قع فی النفوس وابلغ فی الزجر شرح النووی ۱/٦۹)

(۲) ولو صلی علی رفوف المسجد ان وجد فی صحنه مکانا کره کقیامه فی صف خلف صف فیه فرجة (قال المحقق) هل الکراهة فیه تنزیهة او تحریمیة ویر شدالی الثانی قوله علیه السلام ومن قطعه قطع الله (رد المحتار مع الدر ۱/۵۷۰)

(۳) وفی الخانیة المهر یتکرر بالعقد مرة و بالوطی اخری (فتاوی هندیة ۱/۳۹۲)

(٤) قال فی الدرالمختار فی مکروهات الصلاة :و تغمیض عینه للنهی الا لکمال الخشوع (رد المحتار مع الدر ۱/٦٤۵)

Maktaba Tul Ishaat.com

والے کا ایمان بھی سلامت نہیں رہتا۔(۱)

(۲) مسجد میں خالی وقتوں میں قرآن پاک کی مشق کرنا جائز ہے اور بچوں کو مار پیٹ کر اٹھا دینا گناہ ہے اور اس کا مرتکب فاسق ہے۔

(۳) یہ الفاظ بہت سخت اور بڑے گناہ کا موجب ہیں ایسے الفاظ کہنے والا فاسق ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

عورت کو اپنے پالے ہوئے ملازم سے پردہ کرنا ضروری ہے

(سوال) (۱) کیا ایک عورت بالغہ کا ایک بالغ ملازم ہے جو اس کا اپنا بچوں کی طرح پالا ہوا ہے اپنے جسم کے سوائے پستان اور شرمگاہ کے تمام جسم کے حصے پر بالغ ملازم کا ہاتھ لگوا سکتی ہے یعنی بالغ ملازم اپنی بالغہ مالکہ کی ٹانگیں، رانیں، بازو اور سر کو دبا سکتا ہے اور ایسی عورت کی عبادت عبادت ہو سکتی ہے اور اس میں خدا کی ناراضگی تو نہیں ہے؟

(۲) کیا ایک بالغ ملازم اپنی بالغہ مالکہ کے پاس تنہائی میں اس کے تمام جسم پر سوائے چھاتیوں اور شرمگاہ کے ہاتھ لگا سکتا ہے اور اس کے پاس نزدیک والی چارپائی پر سو سکتا ہے؟

(۳) کیا ایک بالغہ مالکہ اپنے بالغ ملازم کو اپنے سینہ سے لگا سکتی ہے اور اسکا یہ فعل احکام خداوندی کے خلاف تو نہیں اور ایسی عورت کی عبادت عبادت کہی جا سکتی ہے اس کا سینہ سے لگانا شہوت کی صورت میں ہے یا اس کی غیر موجودگی میں ہے یہ اللہ کو معلوم ہے المستفتی نمبر ۲۳۹۸ گل محمد خاں صاحب (لدھیانہ) ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ م ۲۰ اگست ۱۹۳۸ء

(جواب ۳۸۵) یہ سب صورتیں ناجائز اور حرام ہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

کاشتکار سے زمین کا لگان وصول کرنا جائز ہے

(سوال) (۱) جو شخص گورنمنٹ کو ۴ فی بیگہ مالگذاری دیتا ہے اور للعہ روپیہ مالگذاری کاشتکار سے وصول کرتا ہے تو جس قدر زائد وصول کرتا ہے وہ سود میں داخل ہے یا نہیں؟

(۲) دریاؤں میں گھاٹ کا ٹھیکہ لینا درست ہے یا نادرست؟ المستفتی نمبر ۲۴۰۴ نبی یار خاں صاحب (فیض آباد) ۳ رجب ۱۳۵۷ھ م ۳۰ اگست ۱۹۳۸ء

(جواب ۳۸۶) (۱) یہ سود نہیں ہے کیونکہ زمین کے مالک کو کاشتکار سے لگان معین کر کے وصول کرنا جائز ہے ہاں کاشتکار کے ساتھ ہمدردی اور رحم کا برتاؤ کرنا چاہئے۔

(۲) اگر پل کی اجرت وصول کرنے کے لئے گھاٹ کا ٹھیکہ لیا جائے تو مباح ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

---

(۱) و یخاف علیه الکفر اذا شتم عالما او فقیها من غیر سبب (البحر الرائق ۱۳۲/۵ بیروت)

حرام رقم کو ثواب کے کام میں خرچ کرنے کا حیلہ

(سوال) کیا شریعت کا کوئی ایسا مسئلہ ہے کہ ناجائز اور حرام رقم کسی حیلہ شرعی سے طاہر اور جواز کی صورت میں آسکے مجھے کتاب کا نام یاد نہیں ہے کسی کتاب میں غالباً فتاویٰ عزیزیہ میں دیکھا ہے کہ حرام رقم کسی غیر مسلم سے بدل لینے سے وہ روپیہ پاک ہو جاتا ہے اور اس کو کار خیر میں استعمال کر سکتے ہیں کیا یہ صحیح ہے ؟ المستفتی نمبر ۲۴۷۸ حافظ یار محمد صاحب (بنگال) ۲۰ صفر ۱۳۵۸ھ م ۱۱ اپریل ۱۹۳۹ء

(جواب ۳۸۷) حرام رقم تو پاک نہیں ہوتی یعنی حلال نہیں ہو جاتی وہ حیلہ یہ ہے کہ کسی نیک کام میں خرچ کرنے کے لئے کسی غیر مسلم سے قرض کے طور پر رقم حاصل کر کے خرچ کر دی جائے یہ قرض لی ہوئی رقم نیک کام میں لگانا جائز ہے پھر اس غیر مسلم کو قرضہ ادا کرنے کے لئے حرام رقم دیدی جائے تو اس کا اثر اس نیک کام میں خرچ کی ہوئی رقم پر نہ پڑے گا۔(۱)

مگر یہ واضح رہے کہ حرام رقم کا یہ استعمال جو اس نے اپنے قرضہ ادا کرنے میں کیا ہے اس شخص کو استعمال حرام کے مواخذہ سے نہیں بچا سکے گا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(۱) شوقیہ کتا پالنا ناجائز اور حرام ہے
(۲) کتے کا خشک جسم اور پاک پانی سے بھیگا ہوا جسم پاک ہے

(سوال) کتے کو علاوہ شکار یا حفاظتی اغراض کے شوقیہ پالنے کے بارے میں جب کہ (۱) کتے سے بالکل اسی طرح کھیلا جائے جیسے بیلوں سے یا دوسرے پاک پرندوں مثل مرغی کبوتر سے (۲) کتے کا خشک جسم پالنے والے کے کپڑوں اور جسم سے مس ہو (۳) کتے کا گیلا جسم پالنے والے کے کپڑوں ور جسم سے مس ہو (۴) کتے کا لعاب دہن پالنے والے کے جسم یا کپڑوں پر لگے (۵) کتا فرش اور بستر اور کرسی وغیرہ پر بیٹھے (۶) کتے کے ساتھ کھیلنے کے بعد خواہ اس کا جسم گیلا ہو یا خشک نماز پڑھی جائے یا قرآن مجید کو ہاتھ لگایا جائے مذکورہ بالا چھ صورتوں کو ذہن میں رکھ کر کتے کے شوقیہ پالنے کے بارے میں فتویٰ اس صورت سے تحریر فرمائیے کہ نمبر وار ان صورتوں کے جواز و عدم جواز یا طاہر و غیر طاہر ہونے کا ذکر ہو اور قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کا حوالہ ضرور تحریر فرمائیے المستفتی نمبر ۲۵۲۵ احمد حسنی صاحب کاٹھیاواڑ ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ م ۳۱ جولائی ۱۹۳۹ء

(جواب ۳۸۸) کتا پالنا ناجائز ہے اور اس کے لئے یہ صاف و صریح حدیث صحیح دلیل ہے من اتخذ کلبًا

---

(۱) واذا اراد الرجل ان یحج بمال ولم یکن معه الامال الحرام او فیه شبهة فستدین للحج و یحج به ثم یقضی دینه من ماله (ارشادی الساری ص ۳ مصر)

Maktaba Tul Ishaat.com

الا كلب ما شية او صيد اوزراع انتقص من اجره كل يوم قيراط (ترمذی) (۱)

البتہ شکار اور حفاظت گلہ وکاشت کے لئے کتا پالنے کی اجازت ہے کتے کا خشک جسم پاک ہے اس کے بدن پر اور کوئی خارجی نجاست نہ ہو اور پاک پانی سے بھیگ جائے جب بھی پاک ہے مگر اس کا لعاب دہن ناپاک ہے (۲) اگر انسان کے بدن یا کپڑے پر لگ جائے تو بدن اور کپڑا ناپاک ہو جائے گا کتا اگر فرش بستر کرسی پر بیٹھے تو ممکن ہے کہ اس کا لعاب دہن ان چیزوں کو لگ جائے اور یہ ناپاک ہو جائیں پھر ان پر آدمی بیٹھے تو اس کا بدن اور کپڑے ناپاک ہو جائیں ان حالات میں قرآن مجید چھونا یا نماز پڑھنا ناجائز ہوگا کتوں سے کھیلنے والے اس کے لعاب دہن سے اپنے جسم یا کپڑوں کو محفوظ نہیں رکھ سکتے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

عبد النبی، عبد الرسول نام نہیں رکھنا چاہئے

(سوال) عبد النبی، عبد الرسول، عبد المصطفیٰ نام رکھنا یہ سمجھ کر کہ ہم ان کے غلام ہیں یا مملوک ہیں شرعاً جائز ہے یا نہیں کیونکہ قرآن مجید و فرقان حمید میں قل یعبادی الذین اسرفوا الآیہ وارد ہے المستفتی نمبر ۲۵۲۹ سید ابراہیم صاحب قادری رتناگری بمبئی ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ م ۱۲ اگست ۱۹۳۹ء

(جواب ۳۸۹) یہ نام رکھنا احتیاط اور تورع کے خلاف ہے کیونکہ عبد کی اضافت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونی چاہئے یعبادی میں یائے متکلم سے ذات حق مراد ہے نہ کہ آنحضرت ﷺ کہ غلام بمعنی خادم و مطیع تو بیشک ہیں لیکن غلام بمعنی مملوک نہیں ہیں۔ (۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

حرام افعال کے مرتکب لوگ رسول شاہی نہیں ہو سکتے

(سوال) (۱) کیا اسلام میں یا قانون الٰہی میں کوئی ایسا ذکر ہے جس میں شراب پینا، چار ابرو کی صفائی کرانا یعنی تمام چہرے کے بالوں کو چٹ کرانا اور تمام بدن پر بھبھوت یعنی خاک ملنا یعنی خاک آلودہ ہو کر مانند سادھوؤں کے رہنا، قوالی، باجہ، طبلہ، سارنگی وغیرہ، چرس بھنگ وغیرہ پینا اور شادی نہ کرنا، داڑھی مونچھ وغیرہ منڈوانا اور رواج کو شریعت پر ترجیح دینا اور ان افعال مذکورہ کو ثواب سمجھ کر عمداً کرنا درست یعنی جائز قرار دیا گیا ہو۔

(۲) شرع محمدی ایسے فعل عمداً کرنے والوں کی نسبت کیا حکم دیتی ہے اور ایسے فعل کرنے والا جیسا کہ سوال نمبر ۱ میں بیان کئے گئے ہیں دائرہ اسلام سے خارج عاصی اور فاسق و فاجر ہے یا نہیں؟

(۳) اگر کوئی اہل اسلام یا کوئی مولوی ایسے فعل کرنے والے کا ساتھ دیوے یعنی جو شخص ایسے گناہوں میں ممد و معاون ہوگا وہ بھی شرعاً عاصی و فاسق ہے اور متبع شیطان ہے اور ایسے مولوی کے پیچھے نماز ہو سکتی ہے؟

---

(۱) (ترمذی شریف ۱/: ۲۷)

(۲) فسؤر خنزير و كلب و سباع بهائم نجس مغلظ الخ (رد المحتار مع الدر ۱/ ۲۲۲، ۲۲۳)

(۳) (حوالہ گزشتہ رد المحتار مع الدر ۶/ ۴۱۸)

(۴) ایسے فعل کرنے والا رسول شاہی کہلا سکتا ہے جیسا کہ سوال نمبر ۱ میں بیان کئے گئے ہیں المستفتی نمبر ۲۵۸۱ سید عبدالقدیر شاہ رسول شاہی (لاہور) ۱۴ صفر ۱۳۵۹ھ م ۲۴ مارچ ۱۹۴۰ء

(جواب ۳۹۰) شراب کی حرمت قرآن مجید میں موجود ہے اور امت محمدیہ کا اس پر اتفاق ہے بغیر بیوی کے رہنا یعنی تجرد کی زندگی بسر کرنا بھی اسلام کے اندر مستحسن نہیں ہے' ڈاڑھی منڈانا بھی حرام ہے بھبھوت مل کر جوگیوں کی صورت بنانا بھی اسلام کے خلاف ہے سارنگی ستار اور دیگر آلات لہو استعمال کرنا بھی ناجائز ہے چرس بھنگ وغیرہ سے نشہ کرنا بھی حرام ہے اور رواج کو شریعت پر مقدم کرنا اور ترجیح دینا کفر ہے اسلام میں رہ کر ان محرمات کی اجازت کوئی مسلمان نہیں دے سکتا نہ ان کا ارتکاب کسی کے لئے جائز اور مباح قرار دیا جا سکتا ہے۔

ان حرام افعال کا ارتکاب فسق تو یقیناً ہے اور بعض حالات میں مفضی الی الکفر ہے یہ لوگ رسول شاہی نہیں ہیں بلکہ اپنے مذموم افعال اور فسق و فجور کو طریقہ رسول شاہی کے پردے میں چھپانا چاہتے ہیں۔(۱)

جو لوگ کہ ان افعال کو جائز قرار دیں یا ان اعمال شنیعہ کے مرتکبین کی حمایت کریں وہ بھی فاسق و فاجر ہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

(۱) ریڈیو خرید کر گھر میں رکھنا

(۲) ریڈیو میں قرآن مجید پڑھنا اور اس میں تلاوت سننا

(۳) عورتوں کا گانا اور گانے کا کسب اختیار کرنا

(۴) مروجہ عرس بدعت ہے

(سوال) (۱) ریڈیو کا گھر میں لگانا جائز ہے یا نہیں کیونکہ اس میں گانا بجانا کثرت سے ہوتا ہے

(۲) ریڈیو میں قرآن شریف پڑھنا جائز ہے یا نہیں کیونکہ اسی اسٹیج پر گانا بجانا بھی ہوتا ہے۔

(۳) ریڈیو میں قرآن پڑھنے والا' سننے والا ثواب کا مستحق ہے یا نہیں ریکارڈ میں قرآن سننا جائز ہے یا نہیں؟

(۴) عورتیں اکثر تقریب کے موقعہ پر جو گاتی ہیں شریعت اس کے لئے کیا حکم دیتی ہے؟

(۵) جو لوگ گانے کا کسب کرتے ہیں یا سنتے ہیں شریعت اس فعل کے کرنے والوں کو کیا حکم دیتی ہے؟

(۶) مزاروں پر عرس کا کرنا اور ختم قرآن کرنا' مناجات پڑھنا اور کھانے کی چیزوں پر ہاتھ اٹھانا ایصال ثواب کے لئے جائز ہے یا نہیں اور قوالی کرنا کیسا ہے؟ المستفتی نمبر ۲۵۸۲ محمد عثمان روہتکی طالب علم مدرسہ

---

(۱) قال الله تعالى يا ايها الذين آمنوا انما الخمر والميسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشيطان (سورة المائدة: ۹۰) والفسق في اللغة الخروج والمراد به في الشرع الخروج عن الطاعة (شرح نووي لمسلم: ۵۸/۱)

Maktaba Tul Ishaat.com

امینیہ دہلی ۱۴صفر ۱۳۵۹ھ م ۲۴مارچ ۱۹۴۱ء

(جواب)(از مفتی مظہر اللہ صاحب) (۴)اگر اجنبی مردوں کو آواز پہنچتی ہے تب تو ممنوع ہے ورنہ مضائقہ نہیں اور آلات لہو کے ساتھ بہر حال ممنوع ہے۔

(۵) گانے کا کسب تو بہر صورت ممنوع ہے اور اگر اشعار کے مضامین خلاف شرع ہوں یا آلات لہو کا بھی اس کے ساتھ استعمال ہو تو سننا بھی جائز نہیں حررہ محمد مظہر اللہ غفرلہ امام مسجد فتح پوری دہلی

(جواب ۳۹۱) (از حضرت مفتی اعظمؒ) (۱) ریڈیو کی مشین گھر میں لگانا اس شرط سے جائز ہے کہ اس میں صرف خبریں اور مباح تقریریں سنی جائیں گانا بجانا اور ناجائز تقریریں نہ سنی جائیں۔

(۲) ریڈیو میں قرآن مجید پڑھنا اور ریڈیو کے ذریعہ سے قرآن کریم سننا مباح ہے۔

(۳) اگر پڑھنے والا مفت بقصد تبلیغ پڑھے تو ثواب کا مستحق ہوگا اور اگر اجرت لے کر پڑھے تو کوئی اجر و ثواب نہیں ہے۔ نمبر ۴ و ۵ کے جواب صحیح ہیں۔

(۶) عرس کی رسم جس طرح مروج ہے یہ مکروہ و بدعت ہے بلا قصد تعین کوئی عبادت (مثلاً تلاوت قرآن مجید صدقات و خیرات) کر کے ایصال ثواب کرنا جائز ہے فاتحہ مروجہ یعنی شیرینی کھانا وغیرہ سامنے رکھ کر ہاتھ اٹھانا فاتحہ پڑھنا بے اصل ہے۔(۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(۱) رنڈی کا حرام ذریعہ سے کمایا ہوا مال حرام ہے

(۲) رنڈی سے مکان خریدنا

(سوال) (۱) رنڈی کا مال خریدنا اور تصرف میں لانا عندالشرع جائز ہے یا نہیں؟

(۲) رنڈی کا مکان خرید کر کے مکان بنانا اور اس مکان میں نماز و تلاوت قرآن مجید وغیرہ کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۵۸۶ عبدالغفور صاحب مدرسہ نعمانیہ دہلی ۴ ربیع الاول ۱۳۵۹ھ م ۱۳اپریل ۱۹۴۰ء

(جواب ۳۹۲) (۱) جو مال کہ رنڈی نے حرام کرا کے کمایا ہے وہ مغضوب واجب الرد کا حکم رکھتا ہے اس کا لینا کسی کو جائز نہیں۔(۲)

(۲) رنڈی کا مکان اگر موروثی ہو یا اس کا خریدا ہوا ہو تو اس کو خریدنا اور تصرف میں لانا مباح ہو سکتا ہے موروثی ہونے میں شرط یہ ہے کہ اس کے مورث نے حرام کے ذریعہ سے حاصل نہ کیا ہو اور خریدنے کی

---

(۱) لا یجوز ما یفعله الجهال من امور الاولیاء و الشهداء من السجود و الطواف حولها و اتخاذ السراج و المساجد علیها و من الاجتماع بعد الحول کالعید و ... سمونه عرسا (تفسیر مظهری ۲ ۶۵ کوئٹه)

(۲) عن رافع بن خدیج ان رسول الله ﷺ قال کسب الحجام خبیث و مهر البغی خبیث و ثمن الکلب خبیث (ترمذی ۱/ ۲۴۰)

صورت میں شرط یہ ہے کہ ثمن معین معلوم حرام کی رقم نہ ہو چونکہ بیع میں ثمن معین ہونا شرط نہیں اس لئے بیع صحیح ہو جاتی ہے اگرچہ اس کے بعد مشتری حرام رقم سے ثمن ادا کردے البتہ ایسا مکان جو رنڈی نے زنا کے مقابلہ میں حاصل کیا ہو اس کو رنڈی سے خریدنا جائز نہیں ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

لفظ محمد پر "ؐ" لکھنا صرف آپ ﷺ ہی کے ساتھ خاص ہے

(سوال) میرے ایک بزرگ نے مجھے ہدایت کی کہ جہاں تم اپنا نام (سردار محمد) تحریر کیا کرو وہاں لفظ محمد پر "ؐ" لکھ دیا کرو میں نے عرض کیا کہ لفظ محمد پر "ؐ" کا استعمال اسی حالت میں درست ہے جب کہ ہمارا اشارہ رسول کریم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی طرف ہو کیونکہ (ؐ) ﷺ کا مخفف ہے لیکن وہ فرماتے ہیں کہ یہ نام مثلاً سردار محمد، غلام محمد وغیرہ تو غیر شخصیت کے لئے رکھے گئے ہیں اور ان کے ساتھ لفظ محمد کا اضافہ صرف یہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ لوگ محمد کی امت ہے تعلق رکھتے ہیں ورنہ نام تو صرف سردار، غلام وغیرہ ہی کافی تھے سوالتماس ہے کہ برائے مہربانی جلد از جلد اس مسئلہ پر روشنی ڈال کر حقیقت سے آگاہ فرمائیں۔ المستفتی نمبر ۲۵۹۱ چودھری محمد رمضان (لدھیانہ) ۹ ربیع الاول ۱۳۵۹ھ م ۱۸ اپریل ۱۹۴۰ء

(جواب ۳۹۳) جس مقام پر لفظ محمد سے آنحضرت ﷺ مراد ہوں وہاں "ؐ" لکھنا درست ہے اور جہاں اس لفظ سے حضور مراد نہ ہوں جیسے سردار محمد میں یا حضور مراد نہ ہو سکیں جیسے اس وقت کہ صرف محمد کسی شخص کا نام رکھا جائے اور اس کے لئے استعمال کیا جائے وہاں "ؐ" لکھنا درست نہیں ہے۔ (۱)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

ڈاکٹر کو اعضائے مستورہ کا معائنہ کرانا

(سوال) مسلمانوں کو ملازمت کے لئے ملاحظہ ڈاکٹری کرانا جب کہ وہ شخص مریض بھی نہیں ہے خصوصاً جب کہ وہ شخص عالم دین بھی ہے اور تجوید قرآن شریف وضروریات دین کی تعلیم کے لئے ملازم ہے ملاحظہ ڈاکٹری کی صورت یہ ہے کہ ڈاکٹر تمام بدن کو ننگا کر کے دیکھتا ہے اور ہاتھ سے جس جگہ چاہے ٹٹولتا بھی ہے کیا شرعاً ڈاکٹری مذکورہ مسلمان کے لئے جائز ہے۔ المستفتی نمبر ۲۵۹۶ انجمن خیر امۃ (بمبئی ۴) ۲۳ ربیع الاول ۱۳۵۹ھ م ۲ مئی ۱۹۴۰ء

(جواب ۳۹۴) ستر کھولنا بلا ضرورت شدیدہ کے حرام ہے پس ڈاکٹری معائنہ جس میں ستر کھول کر دکھانا پڑے بلکہ ڈاکٹر ہاتھ لگا کر دیکھے اس وقت تک جائز نہیں جب تک قرائن سے ملازم کا کسی شدید مرض میں

---

(۱) وکذا لا یصلی احد علی احدالا علی النبی ﷺ (قال المحقق) وفی شرح البیری فمن صلی علی غیرھم اثم ویکرہ وھو التصحیح (الدر المختار مع الرد ۶ ۳۹۶)

Maktaba Tul Ishaat.com

بتلایا ہونا ثابت نہ ہو جائے۔(۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

شادی شدہ عورت کے ساتھ محبت حرام کاری ہے

(سوال) زید کو فاطمہ سے محبت ہو گئی فاطمہ شادی شدہ ہے زید سے ناجائز تعلقات پیدا ہو گئے ہیں زید ناکتخدا ہے زید رنجیدگی یا غصہ کی حالت میں فاطمہ کو ماں سے خطاب کر کے قسم کھائی اور چند دن بعد پھر وہی تعلقات پیدا ہو گئے طرفین میں گہری محبت پیدا ہو گئی جدائی ناممکن ہے اب دریافت طلب یہ ہے کہ ازروئے شرع شریف ایسے وقت میں کیا کرنا چاہئے المستفتی نمبر ۱۲۶۳۹ ایم عبداللطیف صاحب ویلوری (بنگلور کینٹ) ۱۸ جمادی الثانی ۱۳۵۹ھ م ۲۵ جولائی ۱۹۴۰ء

(جواب ۳۹۵) سوال سے ظاہر ہے کہ زید ناکتخدا ایک شادی شدہ عورت کے ساتھ حرام کاری میں مبتلا ہے اور محبت کا بہانہ کر کے جدائی کو ناممکن ظاہر کرتا ہے اس کا حکم شرعی یہ ہے کہ اگر اسلامی حکومت ہوتی تو زید کو زنا کی سزا دی جاتی اور عورت کو بھی اگر وہ اقرار کرتی یا شہادت سے زنا کا ثبوت ہو جاتا اور محصنہ ہو تو سنگسار کیا جاتا لیکن انگریزی حکومت میں شرعی سزا جاری کرنی ناممکن ہے اس لئے زید کو کہا جائے کہ وہ اس عورت سے قطعی علیحدگی اختیار کرے اور گزشتہ گناہ کے لئے اخلاص و تضرع کے ساتھ توبہ کرے اور آئندہ اس عورت کا تصور بھی دل میں نہ لائے فقط۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(۱) گاڑھے کی کشتی نماز ٹوپی کانگریسی نہیں
(۲) نماز میں اللہ کے سوا کسی کا تصور دل میں لانا جائز نہیں
(۳) مرد کے لئے رنگین اور ریشمی لباس کا استعمال
(۴) حضور ﷺ کی شان میں شبہ پیدا کرنے والے لفظ کا استعمال حرام ہے
(۵) علمائے دیوبند کو کافر کہنے والا فاسق ہے

(سوال) (۱) زید ہمیشہ کانگریسی ٹوپی اوڑھتا ہے اور اسی ٹوپی کو اوڑھ کر امامت بھی کرتا ہے تو کیا اس کے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے یا ناجائز اگر جائز ہے تو مع الکراہت یا بلا کراہت۔

(۲) نماز میں یا کسی دوسری عبادت میں اپنے پیر یا استاد کا تصور کرنا ان کو حاضر و ناظر سمجھنا جائز ہے یا ناجائز؟

(۳) اگر کوئی مسلمان نبی اکرم ﷺ کو (نعوذ باللہ من ذالک) رنگیلا رسول کہے تو اس کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہئے

(۴) مرد کو رنگین لباس پہننا جائز ہے یا ناجائز کیا نبی کریم ﷺ نے رنگین یا ریشمی لباس کبھی زیب تن کیا ہے

---

(۱) و مثله نظر القابلة، و الخافضة، والختان والطبيب وزاد في الخلاصة من مواضع حل النظر للعورة عند الحاجة الاحتقان والبكارة في العنة والرد بالعيب (رد المختار مع الدر ٤: ٣٦)

(۵) اگر کوئی پیر علمائے دیوبند کو کافر کہے تو کیا ایسے پیر سے مرید ہونا جائز ہے یا ناجائز؟

(۶) مسجد کے آگے یعنی قبلہ کی جانب پائخانہ بنانا کیسا ہے المستفتی نمبر ۲۶۴۸ محمد آدم پٹیل صاحب (گجرات) ۱۶ رجب ۱۳۵۹ھ ۲۱ اگست ۱۹۴۰ء

(جواب ۳۹۷) (۱) ٹوپی کوئی کانگریسی نہیں ہے گاڑھے کی کشتی نماز ٹوپی ہندوستان کی متعدد وضع کی ٹوپیوں میں سے ایک پرانی وضع کی ٹوپی ہے جو سادی اور کم قیمت ہونے کی وجہ سے اختیار کی گئی ہے اسے پہننا جائز ہے اور اسے پہن کر امامت کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

(۲) نماز میں تو صرف حضرت حق جل شانہ کے سامنے حضوری کا تصور چاہئے کسی دوسرے کا تصور اس طرح سے کہ وہ سامنے موجود ہے ناروا درست نہیں ہے۔(۱)

(۳) یہ لفظ عرف میں ایک قسم کا چھچھورا پن اپنے مفہوم میں رکھتا ہے اس لئے اس کو آنحضرت ﷺ کی شان میں استعمال کرنا موہم توہین ہے اور توہین کا اشتباہ پیدا کرنے والے لفظ حضور ﷺ کی شان میں استعمال کرنا حرام ہے۔(۲)

(۴) رنگین لباس جو عورتوں یا ہیجڑوں یا فساق فجار کے لباس کے مشابہ ہو پہننا ناجائز ہے اس کے علاوہ سیاہ، بادامی، سبز وغیرہ رنگ کے کپڑے مرد کے لئے مباح ہیں خالص یا غالب ریشم کے کپڑے مرد کے لئے حرام ہیں جس کپڑے کا تانا ریشم اور بانا سوت ہو وہ مرد کے لئے بھی حلال ہے۔(۳)

(۵) علماء دیوبند کو کافر کہنے والا فاسق ہے اس کی بیعت جائز نہیں۔(۴)

(۶) مسجد کے قبلہ کی جانب مسجد کی زمین نہ ہو کسی دوسرے شخص کی ہو اور وہ اپنی زمین میں پائخانہ بنائے اور مسجد اور اس کے پائخانہ کے درمیان پردہ ہو اور اس کی بدبو مسجد میں نہ آتی ہو تو مضائقہ نہیں ہے۔(۵) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

بیل کو بیکار بنا کر چھوڑ دینا جائز نہیں

(سوال) زید کے پاس ایک بیل ہے جو کہ اب بوڑھا ہو گیا ہے اس بیل سے زید نے آٹھ نو سال خوب کمایا مگر اب مزدوری کے قابل نہیں رہا زید کا خیال ہے کہ جس طرح اس بیل نے مجھ کو آرام پہنچایا ہے میں بھی اس کو آخری وقت میں آرام پہنچاؤں اور اچھا کھلاؤں لوگوں کا خیال ہے کہ اس بیل کو مسجد میں ملا کو دیدو وہ اس کو بیچ

---

(۱) (حدیث جبریل قال مالا حسان قال ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک (صحیح البخاری ۱ ۱۲)

(۲) قال اللہ تعالی یا ایہا الذین امنوا لا تقولوا راعنا وقولوا انظرنا واسمعوا وللکافرین عذاب الیم (سورۃ البقرۃ ۱۰۴)

(۳) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ ﷺ من تشبہ بقوم فہو منہم (سنن ابی داؤد ۲ ۵۴۹)

(۴) (حوالہ گزشتہ رد المحتار مع الدر ۴/۶۹)

(۵) قال محمد کرہ ان تکون قبلۃ المسجد الی المخرج والی الحمام وابقرتہ تعلم المشائخ فاما ان استقبل حائط الحمام فلم یستقبل الانجاس وانما استقبل الحجر والمدر فلا یکرہ (ہندیۃ ۵/۳۱۹)

Maktaba Tul Ishaat.com

کرا پنی ضرورت پوری کرے گا اب بتایا جائے کہ اس کا تھان پر کھڑا رہنا بہتر ہے یا ملا کو دیدیا جائے کہ وہ اس کو بیچ کر فائدہ اٹھائے یا بجار بنا کر چھوڑ دیا جائے **المستفتی** نمبر ۲۶۶۰ شہاب الدین صاحب (دریا گنج دہلی) ۴ صفر ۱۳۶۰ھ م ۳ مارچ ۱۹۴۱ء

(جواب ۳۹۷) بجار (۱) بنا کر چھوڑ دینا تو ناجائز ہے (۲) باقی اس کو باندھ کر کھلانا یا فروخت کر دینا یا ذبح کر کے کھالینا یا کسی کو بطور صدقہ کے دیدینا یہ سب جائز ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(۱) مولانا انور شاہ کشمیری کیا یورپ گئے تھے؟
(۲) تعلیمی تاش بچوں کی تعلیم کے لئے استعمال کرنا

(سوال) (۱) حضرت انور شاہ صاحبؒ صرف ممالک اسلامیہ حرمین شریفین اور قسطنطنیہ و مصر وغیرہ ہی تشریف لے گئے تھے یا یورپ بھی؟

(۲) تعلیمی تاش کا عام رواج ہے اہل علم اس کو اس وجہ سے حلال بتاتے ہیں کہ اس سے ذہنی ارتقا اور علم کی تحریص ہوتی ہے لغت معلوم ہوتا ہے کیا یہ متعارف ناجائز تاش نہیں ہے **المستفتی** نمبر ۲۶۸۵ قاری محمد عمر صاحب غازی پور ۲۹ رجب ۱۳۶۰ھ م ۲۴ اگست ۱۹۴۱ء

(جواب ۳۹۸) (۱) مولانا انور شاہؒ کا یورپ تشریف لے جانا مجھے معلوم نہیں ہے۔ (۲) تعلیمی تاش بچوں کی تعلیم کے لئے استعمال کرنا مباح ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

تعزیہ بنانا جائز نہیں

(سوال) تعزیہ داری اور تعزیہ بنانا جائز ہے یا نہیں شیخ اعظم شیخ معظم (دھولیہ ضلع مغربی خاندیس) ۸ صفر ۱۳۵۸ھ م ۳۰ مارچ ۱۹۳۹ء

(جواب ۳۹۹) تعزیہ بنانا تعزیہ داری کرنا ناجائز ہے۔ (۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

فٹ بال اور کرکٹ وغیرہ کھیلنے کا حکم

(سوال) ہم لوگ اکثر اوقات تفریحاً اور صرف ورزش کے خیال سے بغرض صحت جسمانی کرکٹ فٹبال وغیرہ میں مشغول ہو جاتے ہیں اور وقت نماز پر برابر حاضر ہو کر نماز میں شریک ہوتے ہیں چونکہ ہم کو یہاں کچھ کام مطلق نہیں ہے محنت و کام کر کے سفروں سے آتے ہیں سال دو سال گھر پر قیام کر کے

---

(۱) مویشی جس کو بندھ لوگ داغ دے کر کسی مردے کے نام پر چھوڑتے ہیں

(۲) ما جعل الله من بحيرة ولا سائبة ولا وصيلة ولا حام الخ (سورة المائدة ۱۰۳)

(۳) وتكره التعزية ثانيا و عند القبر وما يصنع في بلاد العجم من فرش البسط والقيام على قوارع الطريق من اقبح القبائح (رد المحتار مع الدر ۲/ ۲۴۱)

واپس سفر پر جانا ہوتا ہے اگر اس شغل میں نہ رہیں تو سوائے واہیات خرافات جھوٹ غیبت کے بیٹھے اور کیا کر سکتے ہیں ہمارا مقصد صرف ورزش اور تفریح ہے اور پابندی سے نماز باجماعت ادا کرتے ہیں۔

(جواب ۴۰۰) جسمانی ورزش جس میں کوئی بات خلاف شریعت نہ ہو جائز ہے ورزش کے بہت سے طریقے ہیں جن میں سے بعض طریقے ایسے ہیں کہ وہ کسی خاص قوم کفار کے ساتھ مخصوص ہیں مثلاً کرکٹ فٹ بال ہاکی وغیرہ کہ ان میں یورپین کفار کی مشابہت کی وجہ سے کراہت ہے تاہم اگر ان چیزوں میں مشغولی کی وجہ سے نماز یا اور کسی امر شرعی میں نقصان نہ آئے تو صرف تشبہ کی وجہ سے کراہت ہوگی حرمت کا حکم لگانا صحیح نہیں ہے اور یہ بات کہ ان چیزوں کو ہاتھ لگانا مثل خنزیر کے گوشت کے ہاتھ لگانے کے ہے افراط و اعتداء فی الحکم ہے جس سے احتراز واجب ہے۔ محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

حرام چیز حرام ہی رہے گی کسی کے کہنے سے حلال نہیں ہوگی

(سوال) جو امام عالم ہونے کا مدعی ہو اور ایک چیز کو بار بار حرام کہہ چکا ہو پھر وہ چیز بلا عذر شرعی اس کے واسطے حلال ہو سکتی ہے یا نہیں المستفتی نمبر ۱۲۸۸ محمد اسمٰعیل امرتسر ۲۳ شوال ۱۳۵۵ھ م ۷ جنوری ۱۹۳۶ء

(جواب ۴۰۱) جس چیز کو امام نے بار بار حرام کہا ہے اس کو پھر خود استعمال کرنا اس کے لغو گو ہونے کی دلیل ہے اگر وہ چیز فی الواقع حرام ہے تو استعمال کرنے سے وہ حرام کا مرتکب ہوا اور اگر فی الواقع حرام نہیں ہے تو اس کی لغو گوئی ثابت ہوگئی محمد کفایت اللہ

چولھے میں اسپرٹ جلانا جائز ہے

(الجمعیۃ مورخہ ۶ نومبر ۱۹۲۷ء)

(سوال) ولایتی چولھے میں اسپرٹ جلا کر وضو کے لئے پانی گرم کرنا یا چائے پکانا جائز ہے یا نہیں

(جواب ۴۰۲) اسپرٹ چولھے میں جلا کر اس سے پانی گرم کرنا یا کچھ پکا لینا جائز ہے۔(۱) محمد کفایت اللہ

فرینیمسن ادارے کا ممبر بننا کیسا ہے؟

(الجمعیۃ مورخہ ۲۰ جون ۱۹۳۵ء)

(سوال) (۱) کوئی مسلم میسونک لاج (فرینیمسن) کا ممبر ہو تو وہ مسلم رہ سکتا ہے یا نہیں ایک (۲) مسلم فرینیمسن مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟ (۳) ایک مسلم فرینیمسن کے ہاں کھانا پینا جائز ہے یا نہیں؟ (۴) ایک مسلم فرینیمسن اسلامی اوقاف کا ٹرسٹی ہو سکتا ہے یا نہیں؟ (۵) ایک مسلم فرینیمسن

---

(۱) اس کے بارے میں تحقیق پہلے گزر چکی ہے وہاں مراجعت کی جائے

Maktaba Tul Ishaat.com

کو لڑکی دینا جائز ہے یا نہیں؟

(جواب ۴۰۳) فرمیشن کی اصل حقیقت تو معلوم نہیں لیکن جہاں تک اس کے متعلق ہمیں معلوم ہے اس میں بعض مشرکانہ اعمال کرائے جاتے ہیں اور کرنے پڑتے ہیں پس اگر یہ صحیح ہو تو فرمیشن میں داخل ہونا حرام ہوگا۔ اور اگر وہ واقعی حد شرک و کفر تک پہنچتا ہو تو اس کے ممبروں کے ساتھ اسلامی تعلقات رکھنا جائز نہ ہوگا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

حکومت اگر ظلماً کسی کے جائیداد کو نیلام کردے تو اس میں بولی دینا حرام ہے

(الجمعیۃ مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۲۸ء)

(سوال) باردولی کے علاقہ میں گورنمنٹ اضافہ کردہ لگان کی وصولی کے لئے غریب کاشتکاروں کے ساتھ بہت تشدد کر رہی ہے ان کے مویشی اور سامان قرق کر کے کوڑیوں کے مول نیلام کر رہی ہے کیا ایسے اموال جو مالکوں کی مرضی کے خلاف جبراً اور کوڑیوں کے مول نیلام کر دیئے جائیں مسلمانوں کو خریدنا جائز ہے (المستفتی سید اکبر علی قادری)

(جواب ۴۰۴) اسلام تعاون علی الخیر کا حکم دیتا ہے اور تعاون علی الاثم والعدوان سے منع کرتا ہے (۱) اگر گورنمنٹ کا یہ متشددانہ رویہ ظلم اور عدوان ہے تو نیلام میں بولی دیکر اس کی اعانت کرنا یقیناً تعاون علی الاثم والعدوان ہے جو بنص قرآنی ممنوع اور حرام ہے مسلمانوں کو باہمی اتحاد و اتفاق کے مظاہرہ میں دوسری اقوام سے پیچھے رہنا اسلامی قومیت کے لئے موجب ننگ و عار ہے محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرسہ امینیہ دہلی۔

کتاب السیاسیات

پہلا باب

حقوق مذہبی

فصل اول : شریعت بل

شریعت بل کمیٹی میں ایک تقریر کا خاکہ

(سوال) افضل العلما حضرت صدر جمعیۃ علمائے ہند دام فیضکم -السلام علیکم

حسب فیصلہ سلیکٹ کمیٹی دربارہ شریعت بل خاکسار رادعوت دادہ- مضمون دعوت نامہ حسب ذیل نوشتہ شدہ-

"سلیکٹ کمیٹی صوبہ سرحد کا ایک جلسہ جو کہ شریعت بل پر زیر صدارت آنریبل سر جارج کنگھم ممبر ایگزیکٹو کونسل ہوا اس میں طے پایا کہ لیجسلیٹو کونسل کے آرڈر سے جو اختیارات کمیٹی کو تفویض ہوئے ہیں اس کی رُو سے چند ماہرین نمایندگان سے جن کو اس بل میں خاص مہارت ہو کمیٹی کے آئندہ اجلاس میں افادہ حاصل کیا جائے اس لئے آپ ان چند ماہرین میں سے ہیں الخ"

ازآں صاحب مشورہ طلب کردہ شود چراکہ آں صاحب راید طولانی است درین میدان در آں جاروبروئے اجلاس چہ قسم بیان دادن خوب است چراکہ پیش ایں قسم کمیٹی گاہے بیان نہ دادم -لہذا آں صاحب راعرض کردہ شود کہ از خیالات مفیدہ خود بندہ رااطلاع بخشید- المستفتی نمبر ۵۰۷ مولانا شاکر اللہ صدر جمعیۃ علمائے صوبہ سرحد ۲۸ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ م یکم جولائی ۱۹۳۵ء

(جواب ۴۰۵) مولانا المحترم اس کمیٹی کے سامنے آپ شہادت میں یہ بیان دیں کہ قرآن مجید کی رو سے ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ خدا کے احکام کے سامنے سر تسلیم خم کرے ورنہ وہ مسلمان نہیں اس کے لئے آیت فلا وربك لا یؤمنون حتی یحکموك - الایہ اور آیت الم تر الی الذین اٰمنوا - الی قولہ - ثم یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت الخ اور دیگر آیات پیش کریں پھر یہ بتائیں کہ جو رواج شریعت اسلامیہ کے صریح خلاف ہو اس کو بمقابلہ شریعت کے اختیار کرنا مسلمان کو اسلام سے خارج کر دیتا ہے اس لئے مسلمانوں کا یہ مطالبہ بالکل صحیح ہے کہ مسلمانوں کے درمیان اسلامی احکام کے موافق وراثت نکاح طلاق وغیرہ معاملات میں مقدمات فیصل کئے جائیں اور چونکہ حکومت برطانیہ کا وعدہ اور اس کی حکومت کا اصول بھی یہی ہے کہ وہ کسی مذہب میں دست اندازی نہ کرے گی بلکہ رعایا کے ہر طبقہ کو اس کے مذہب پر عمل کرنے میں آزاد رکھے گی اس لئے حکومت ہند کو اس میں ایک منٹ کیلئے تامل نہ ہونا چاہئیے کہ وہ مجوزہ بل پاس کردے پس خلاصہ یہ ہے کہ اس کو بسط دے کر آپ بیان کریں امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا مولوی عبدالقیوم

Maktaba Tul Ishaat.com

صاحب اور دیگر واقفین سے سلام فرمادیں۔ محمد کفایت اللہ۔

شریعت بل کے ذریعے بعض اسلامی احکامات بھی غنیمت ہیں

(سوال) ہمارے شہر کے بعض خواتین نے شریعت بل مجوزہ کے بارے میں یہ درخواست تحریر کر کے کونسل کی طرف بھیج دی ہے۔

(۱) اگر گورنمنٹ عالیہ کی منشا ہم مسلمانان سرحد کو شریعت دینے کی ہے تو ہم استدعا کرتے ہیں کہ ہم مسلمانوں کی روحانی و دنیاوی زندگی کا جہاں تک تعلق ہے وہ تمام قرآن پاک واحادیث نبوی کے عین مطابق ہو یعنی اقامت دین تجدید واصلاح و تعزیرہ حدود وصیغہ محاصل وصیغہ عدالت غرضیکہ کیا عبادات کیا عقائد کیا اخلاق کیا عشر وزکوۃ کیا دیوان کیا دفتر بیت المال ہر ایک چیز اسلامی صورت پر ہو قتل کے بدلے قتل آنکھ کے بدلے آنکھ زنا میں سنگساری مرتد کے لئے قتل مرتدہ کے لئے عمر قید و جائیداد سے محرومی اگر یہ تمام باتیں عنایت فرماویں تو ہم لوگ گورنمنٹ عالیہ کے شکر گزار ہوں گے۔

(۲) اگر شریعت بل کے نام سے بعض مسلمان اراکین مجلس واضع قوانین وآئین بعض سیاسی مصلحتوں کو ملحوظ رکھ کر اس کا نفاذ چاہتے ہیں تو ہم کو معاف رکھیں کیونکہ ہمارے مذہب پاک کی تذلیل ہوگی موجودہ قانون رواج کے ماتحت اس وقت بھی اگر کوئی مسلمان شرع محمدی پر اناث کو حصہ دے تو کوئی قانونی ممانعت نہیں اگر تمام شرع شریف جیسا کہ اوپر عرض کر چکے ہیں گورنمنٹ عالیہ عطا نہیں کرتی تو پھر ہمارا قانون رواج ہے مسلم شخصی قانون ہرگز نہیں بالفرض اگر مجوزہ شریعت بل کونسل میں کثرت رائے سے بھی منظور ہو جائے تو ہم کو اس سے مستثنیٰ رکھا جائے۔ فقط

اور زبانی شریعت بل کے یہ نقائص بیان کرتے ہیں۔

چونکہ موجودہ شریعت بل ذکور کو جائیداد دینے کا پابند کرتا ہے اور اناث کو اسی حالت میں چھوڑتا ہے اور ان کے لئے تعزیرات ہند ہے اس لئے اس کے بدنتائج سے ہم تمام خائف ہیں بالفرض اگر کسی کنواری بیوہ یا بالغہ ناکتخدا کسی سے ملوث ہو جائے اور پھر اس کے ساتھ اغوا کر کے شادی کرلے تو شریعت بل اس کو حصہ دے گا حالانکہ فطرت انسانی وافغانی اس سے بغاوت کرتی ہے اور یہ چاہتی ہے کہ زناکار کے لئے سنگساری ہو کیا مرد کیا عورت جو دو پر یہ حکم جاری ہو۔ تمت کلامہم

گزارش ہے کہ ایسے لوگوں کے حق میں جو حکم شرعاً وارد ہوتا ہو تحریر فرما کر اطمینان بخشیں زیادہ حد ادب۔ المستفتی نمبر ۶۹۶ قاضی محمد جان (ضلع ڈیرہ اسماعیل خان) ۱۰ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ م یکم جون ۱۹۳۶ء

(جواب ۴۰۶) مسلمان پر لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کے احکام کی اطاعت کرے اور شریعت کے سامنے گردن جھکادے اور اپنے اختیار اور ارادہ سے کسی ایک ادنی سے ادنی حکم میں سرتابی نہ کرے

تنفیذ احکام شریعت اسلامی سلطنت کے فرائض میں سے ہے اور سلطنت ہی اس پر قادر ہو سکتی ہے اگرچہ مسلم مقتدر کے لئے کسی منفذ کی حاجت نہ ہونا چاہئے اس کی سعادت اسی میں ہے کہ بغیر کسی جبر و قوت کے خود ہی تسلیم و انقیاد کا راستہ اختیار کرے ظاہر ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں کی بد قسمتی سے ان پر ایک حکومت غیر مسلمہ مسلط ہے اور اسے تنفیذ احکام شریعت سے مطلقاً کوئی غرض نہیں لیکن اس کا وعدہ یہ ہے کہ وہ رعایا کے کسی فرقہ کے مذہب میں مداخلت نہیں کرے گی اور افراد رعایا میں سے ہر فرد کو اپنے اپنے مذہب کے موافق عمل کرنے سے نہیں روکے گی اس لئے مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اپنے مذہب کے موافق عمل کرنے کی کوشش کریں جن مسائل میں کہ حکومت مانع نہ ہو اس میں تو کوئی عذر باقی نہیں رہتا اور جن احکام میں حکومت مانع آئے ان میں اسوقت تک وہ مجبور و معذور ہوں گے جب تک کہ حکومت کو رفع ممانعت پر آمادہ نہ کرلیں اور اس کی سعی ان پر لازم ہوگی پس بحالت موجودہ اگر حکومت مسلطہ سیاسیات اور فوجداری مقدمات میں مسلمانوں کو یہ آزادی نہیں دیتی کہ وہ اسلامی احکام کے مطابق عمل کریں تو اس میں تو ایک درجہ تک مسلمان معذور ہو سکتے ہیں لیکن جن مقدمات میں وہ مسلمانوں کو مذہب کے موافق عمل کرنے میں آزادی دیتی ہے یا دے سکتی ہے ان میں مسلمانوں کے لئے کوئی عذر نہیں کہ وہ اسلامی احکام سے سرتابی کرکے مشرکانہ اور کفریہ رسوم و رواج کے پابند رہیں اگر ایسا کریں گے تو گویا اپنے ارادہ و اختیار سے وہ آسمانی اور الٰہی شریعت کو چھوڑ کر طاغوت و شیطان کے متبع ہوں گے اور اس صورت میں ان پر کفر کے احکام جاری ہوں گے یہ درخواست یقیناً اسلامی احکام کے ماتحت موجب کفر ہے اور اگر ایک مسئلے میں بھی حکومت مسلطہ مسلمانوں کو اسلامی شریعت کے مطابق عمل کرنے کا موقع بہم پہنچاتی ہو یا پہنچانے کو تیار ہو اور مسلمان اپنے ارادہ و اختیار سے اس سے سرتابی کریں تو وہ یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہو کر حزب الشیطان میں داخل ہو جائیں گے اور یہ کفر بھی کفر عنادو جحود ہوگا اعاذنا اللہ منہ یہ عذر کہ تمام احکام میں شریعت ملے تو لیں گے ورنہ نہیں مہمل ہے اور ناقابل اعتبار۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ جن احکام میں مسلمان مجبوری کی وجہ سے شریعت پر عمل نہیں کر سکتے ان کی وجہ سے وہ ان احکام کو بھی چھوڑ بیٹھیں جن پر عمل کرنے میں وہ قادر و آزاد ہیں اور یہ صریح جہالت ہے کیا اس وجہ سے کہ ہندوستانی مسلمان سیاسی اور فوجداری معاملات میں مجبور ہیں نماز روزہ حج زکوٰۃ کو چھوڑ سکتے ہیں؟ اور یہ عذر کر سکتے ہیں؟ کہ جب ہم کو ساری شریعت نہیں ملی تو ہم جزوی شریعت بھی اختیار نہیں کرتے۔

الحاصل یہ درخواست شریعت سے بھاگنے اور رواج پر قائم رہنے کا ایک حیلہ ہے اور حیلہ بھی ایسا جس کا بطلان آفتاب سے زیادہ روشن ہے اس کے مرتکب فاسق تو یقیناً ہیں اور ان کے اسلام میں بھی شبہ شدید لاحق ہے ان کو فوراً اس سے توبہ کرنی چاہئے اور خدا اور رسول کے دین کے سامنے سر اطاعت جھکا دینا چاہئے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

Maktaba Tul Ishaat.com

مکتوب متعلقہ جواب مذکورہ-از قاضی محمد جان صاحب ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

جناب عالی! کی خدمت میں بصد عجز و نیاز کے عرض پرداز ہوں کہ جناب کے فتویٰ مذکور الصدر کے مضمون میں ہم کو قصور فہمی و کم علمی سے کچھ شبہ ہے وہ یہ کہ ابتدائے کلام میں درخواست کو موجب کفر تحریر کیا ہے اور آخر میں فسق و خطاء شدید یعنی عدم کفر اب بصورت مذکورہ ایک حکم کفر یا فسق کو معین کرنا محال ہوا لہذا بار ثانی تکلیف دیکر تشفی چاہتے ہیں یہاں کے علماء درخواست بالا پر مختلف ہیں-

فریق اول علماء بھی شریعت بل کو باعث تذلیل مذہب کہتے ہیں اس لئے مضمون درخواست کو جو کہ مبنی رد شریعت بل پر ہے صحیح جانتے ہیں اور اہل درخواست کو مصیب و مثاب کہتے ہیں اور فریق دوم علماء مضمون درخواست کو رد شریعت جزوی کہتے ہیں اور درخواست کنندگان کو جو قصداً اس فعل کے مرتکب ہیں اور اب تک مضمون بالا پر مصر ہیں کافر کہتے ہیں-

(۱) اہل درخواست پر شرعاً حکم کفر یا فسق عائد ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(۲) علماء فریق اول جو کہ منکرین شریعت بل کو صحیح و مثاب کہتے ہیں شرعاً کس درجہ کے مجرم ہیں

(۳) علمائے معاون شریعت بل جو کہ فریق دوم ہیں حکم لگاتے ہیں کہ علماء فریق اول کے پیچھے اقتداء نماز خمسہ و نماز جنازہ ہرگز جائز نہیں- یہ حکم شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

(جواب ۴۰۷) (۱) درخواست کا مضمون اور درخواست دہندوں کا یہ فعل تو بے شک کافرانہ ہے لیکن افراد اور اشخاص کی شخصی تکفیر کرنے میں احتیاط لازم ہے کیونکہ شخصی طور پر کوئی ایسی تاویل جو کفر سے بچالے ممکن ہے

(۲) یہ ان کی غلطی ہے اور ان کی رائے ناقابل قبول ہے-

(۳) یہ حکم لگانا کہ درخواست دہندگان اور علمائے فریق اول سب مرتد ہو گئے اور ان کی امامت ناجائز ہے تشدد ہے اور خلاف احتیاط ہے-

کسی عمل کو عموماً کفر کا عمل بتانا اور بات ہے اور اس کے مرتکب کو شخصی طور پر کافر قرار دینا اور بات ہے شخصی طور پر احتمال تاویل قائم ہو کر کفر سے بچا سکتا ہے اور احوط یہی ہے کہ تکفیر نہ کی جائے- محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

شریعت بل کی حمایت کرنی چاہئیے.

(الجمعیۃ مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۳۵ء)

(سوال) شریعت بل جو صوبہ سرحد کے کونسل میں بہت سے مشکلات کے مدارج طے کرتا ہوا اب برائے رائے عامہ مشتہر ہو چکا ہے ایک گروہ مسلمانوں کا اس شریعت بل سے انکار کرتا ہے دلیل یہ پیش کرتا ہے کہ یہ مکمل شریعت نہیں دوسرے یہ کہ غیر مذہب سے شریعت کو مانگا ہے آپ اپنی رائے سے مطلع فرمائیں؟

(جواب ۴۰۸) شریعت بل کا مسودہ اگرچہ ضرورت سے بہت کم ہے لیکن اس کو بطور توطیئہ و تمہید کے پیش کر کے منظور کرانے کی سعی کرنا ناجائز نہیں ہے اس کی منظوری کے بعد بقیہ ضروریات کی تحصیل کے لئے کوشش کرنے کا راستہ نکل آئے گا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

فصل دوم
مسجد شہید گنج

سیاہ لباس پہن کر احتجاج کرنا جائز نہیں

(سوال) (۱) مندرجہ ذیل اشتہار یوم مسجد شہید گنج کیلئے شائع ہوا ہے اس پر عمل کرنا جائز ہے یا نہیں؟

"یوم مسجد شہید گنج شہدائے لاہور کا ماتم"

۲۰ ستمبر ۱۹۳۵ء بروز جمعہ کو ہر مسلمان اپنے گھر دکان ٹانگہ موٹر وغیرہ پر سیاہ جھنڈے لگادے نیز سیاہ لباس پہنے یا سینے پر سیاہ نشان لگاوے اور جملہ مسلمان نماز جمعہ صرف جامع مسجد میں ادا کریں اور کسی مسجد میں نماز جمعہ ادا نہ کی جائے عد نماز جمعہ جلوس میں شامل ہوں اور نصف دن کی چھٹی منائی جائے"

(۲) اگر جائز ہے تو محرم کے دنوں میں اہل شیعہ جو سیاہ لباس پہن کر سیاہ جھنڈا لہراتے ہیں یہ جائز ہے یا نہیں

(۳) اگر شیعہ لوگ پیٹنا چھوڑ دیں اور باقی کام کریں مثلاً سیاہ لباس پہنیں یا سیاہ جھنڈے لہرائیں یا سینے پر سیاہ نشان لگائیں اور جلوس نکالیں تو جائز ہے یا ناجائز؟

(۴) اگر مسلمان ماتم کا لفظ چھوڑ کر مسجد شہید گنج کے افسوس میں سیاہ لباس پہنیں یا سیاہ جھنڈے لہرائیں یا سینوں پر سیاہ داغ لگا کر بازاروں میں جلوس نکالیں تو جائز ہے یا نہیں؟

(۵) آج کل جیسا کہ بعض مسلمان لیڈر یوم مسجد شہید گنج منانے پر زور دے رہے ہیں یہ منانا جائز ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۶۱۲ شیخ ظہور الدین (ہوشیار پور)

(جواب ۴۰۹) ماتم یا اظہار افسوس دونوں کا ایک ہی مطلب ہے شریعت مقدسہ اسلامیہ نے سیاہ لباس یا سیاہ نشان کے ساتھ ماتم کرنا یا اظہار افسوس کرنا جائز نہیں کیا اسی طرح تین دن سے آگے ماتم شرعی (یعنی ترک زینت) کی کسی قرابت دار کی موت پر بھی عورت کو اجازت نہیں دی صرف خاوند کے لئے چار مہینے دس روز یعنی مدت عدت تک ماتم شرعی کی عورت مامور ہے اس میں بھی سیاہ پوشی بنیت ماتم منع ہے - وظاهره منعها من السواد تا سفا على موت زوجها فوق الثلاثة (درمختار) و في التتارخانيه سئل ابو الفضل عن المرأة يموت زوجها وابوها او غيرهما من الا قارب فتصبغ ثوبها اسود فتلبسه شهرين او ثلاثة اواربعة تاسفا على الميت اتعذر في ذلك فقال لا - وسئل عنها على بن احمد فقال لا تعذر وهي ثمة الا الزوجة في حق

Maktaba Tul Ishaat.com

زوجها فانها تعذر الی ثلاثة ایام اھ (رد المحتار) اسی بناء پر اہلسنت والجماعت قدیماً و حدیثاً شیعوں کی ماتمی کاروائیوں کا انکار کرتے چلے آئے ہیں۔

ہاں اس سیاہ پوشی کو ماتم یا اظہار تاسف کے لئے نہ قرار دیا جائے نہ اس کو شرعی حکم سمجھا جائے بلکہ مسلمانوں کے اتحاد کے اظہار کے لئے ایک نشان کے طور پر کام میں لایا جائے تو اباحت کے درجہ میں آجائے گا مگر اس کے لئے لازم تھا کہ سیاہ رنگ چھوڑ کر کوئی اور رنگ اختیار کیا جاتا تاکہ التباس اور غلط فہمی کا موقع پیدا نہ ہوتا۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

مسجد شہید گنج کی تحریک میں آئینی طریقے سے حصہ لینا ہر مسلمان پر لازم ہے۔

(سوال) مسجد شہید گنج لاہور کی تحریک میں حصہ لینا کیسا ہے رضاکاروں کو لیڈران قوم کا یہ تعلیم دینا کہ مقابل پر دست اندازی نہ کرو لاٹھیاں کو لے گولیاں وغیرہ کھا کر شہید ہو جاؤ کیا اس طور کی شہادت کا ثبوت شرعاً اولہ اربعہ سے پایا جاتا ہے؟ المستفتی نمبر ۶۱۷ حکیم عطا حسین جالندھر ۱۹ جمادی الثانی ۱۳۹۴ھ ۱۸ ستمبر ۱۹۳۵ء

(جواب ۴۱۰) مسجد شہید گنج کی واپسی کے سلسلے میں آئینی طریق پر حصہ لینا ہر مسلمان کے لئے لازم ہے یہ صورت بھی بسا اوقات اختیار کرنی ہوتی ہے اس کے لئے رہبر و رہنما موقعہ شناسی سے حکم دیتا ہے اور اس کا اتباع کرنا ہی اصلح و انفع ہوتا ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

مسجد شہید گنج کے واپس لینے کا واحد طریقہ مسلمانوں کا متحد ہو کر کوشش کرنا ہے۔

(سوال) تحریک مسجد شہید گنج کے حالات حاضرہ سے آپ بخوبی واقف ہیں مولانا ظفر علی خاں مدظلہ کے پروگرام یعنی تمام اسلامیان ہند کے نیلی پوش ہو جانے کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں چونکہ ہمیں آپ کے اوپر مکمل اعتماد ہے امید ہے کہ آپ کے اظہار خیال سے اہل اسلام کافی سے زیادہ متاثر ہو سکتے ہیں مسجد شہید گنج خانہ خدا ہے جس کے گر جانے سے ہمیں از حد صدمہ ہے اور آپ کے فتوے کے مطابق مسجد کو سکھوں کے حوالہ کر دینا جبری مداخلت فی الدین ہے کیا مسجد شہید گنج کو حاصل کرنے کے لئے نیلی پوش ہونا موزوں نہیں ہے؟ المستفتی نمبر ۹۹۳ صدر انجمن اشاعت اسلام سیالکوٹ ۲۴ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ م ۱۵ جون ۱۹۳۶ء

(جواب ۴۱۱) مسجد شہید گنج کی شرعی حیثیت کے متعلق میں نے اخبارات کو جو بیان دیا ہے وہ بالکل واضح اور غیر مشتبہ ہے مسجد کی واپسی کے ذرائع اور جد و جہد کے متعلق میں صرف اسی قدر عرض کر سکتا ہوں کہ جو افراد اور جماعتیں خلوص کے ساتھ مسجد کی واگزاری کے لئے سعی کریں گی وہ عند اللہ ماجور ہوں گی بظاہر اسباب کامیابی کی سبیل ایک ہی ہے کہ مسلمان متحد ہو کر کام کریں جب تک آپس میں نفاق و شقاق اور ایک

دوسرے پر سب وشتم کا سلسلہ جاری ہے کامیابی مشکل ہے میں کسی خاص جماعت اور خاص پروگرام کے متعلق اظہار رائے میں کوئی فائدہ نہیں دیکھتا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

(۱) مسجد کی واپسی کے لئے قانون شکنی میں شریک ہونا
(۲) مسجد شہید گنج کی تحریک میں شریک ہونے والے پر اہل وعیال کا نفقہ فرض ہے
(۳) مسجد شہید گنج کی تحریک میں شرکت کے لئے والدین کی اجازت ضروری ہے

(سوال) (۱) اپنے اہل و عیال کو چھوڑ کر بے خرچ باوجود تنگدستی کے مسجد شہید گنج کے لئے نماز پڑھنے جانا اور ان کے خرچ کا انتظام نہ کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟
(۲) والدین کو ناراض کر کے مسجد شہید گنج کو جانا جائز ہے یا نہیں؟
(۳) موجودہ حالت میں جو مسجد شہید گنج کے لئے سرکاری دفعات لگے ہوئے ہیں نماز پڑھنے کے لئے مسجد شہید گنج کو جانا جائز ہے یا نہیں اور ثواب ہے یا نہیں یا یہ کہ ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکہ میں داخل ہوتا ہے۔ المستفتی نمبر ۲۲۱۰ قاضی محمد یٰسین صاحب (ملتان) ۱۹ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ م ۲۲ جنوری ۱۹۳۸ء

(جواب ۴۱۲) مسجد شہید گنج کی واگزاری کی غرض سے قانون شکنی میں شریک ہونا لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ میں داخل نہیں کیونکہ جائز شرعی حق کے مطالبے کے سلسلہ میں جو تکلیف پہنچنے والی ہو اسے اختیار کرنا جائز ہے ہاں لوگوں کو اپنے اہل و عیال کا انتظام کر کے جانا ضروری ہے اور اگر والدین ناراض ہوں اور وہ اجازت نہ دیں تو ایسی صورت میں بھی نہ جانا چاہئے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(۱) مسجد کی واپسی کے لئے مسلمانوں پر اپنی استطاعت کے مطابق کوشش فرض ہے
(۲) مسجد شہید گنج میں ثواب ہر ایک کو اپنی نیت کے مطابق ملے گا
(۳) سول نافرمانی کب کی جائے؟
(۴) مسجد شہید گنج کے حصول کا کیا طریق مفید ہے؟
(۵) مسجد کے حصول کے لئے قید وبند کی تحریک
(۶) کس مسئلے میں خاموشی اختیار کرنی چاہئے؟
(۷) مسجد کے تنازع کا شرعی طریقہ سے حل مسلمانوں کو منظور ہے

(سوال) (۱) مسجد شہید گنج لاہور جو اب سکھوں کے قبضے میں ہے اور عدالتیں (سیشن جج وہائی کورٹ) بھی مسلمانوں کو مسجد واپس دینے سے انکار کر چکی ہیں انگریزی قانون بھی حصول مسجد کے راستہ میں حائل ہے اور جس جگہ سے صدائے اللہ اکبر بلند ہوتی تھی اب وہاں سکھ باجے طبلے بج رہے ہیں اور جس کی واپسی کے لئے تمام مسلمان عرصہ سے مضطر وبیقرار ہیں نیز کثیر تعداد مسلمانوں کی اس کے حصول کے لئے شہید و

Maktaba Tul Ishaat.com

زخمی ہو چکے ہیں اس کے علاوہ مالی نقصان بھی بے اندازہ برداشت کر چکے ہیں مسلمانوں کو حاصل کرنی چاہئے یا نہیں شرع محمدی اس بارے میں کیا حکم دیتی ہے؟

(۲) گزشتہ تین سال کے عرصہ سے مسلمان حصول مسجد شہید گنج کے لئے تو قربانیاں دے رہے ہیں وہ قربانیاں شرع کے نزدیک کیا درجہ رکھتی ہیں نیز جو مسلمان گولی چلنے سے شہید ہوئے تھے ان کی موت کیسی ہے اور اسی سلسلہ میں مجروح مسلمان کس درجہ میں ہیں۔

(۳) مجلس احرار و مجلس اتحاد ملت حصول مسجد شہید گنج کے لئے کچھ عرصہ سے سول نافرمانی کئے ہوئے ہیں نائبین رسول (علماء کرام) کی جماعت (جمعیۃ العلماء) اس مسئلے میں خاموش ہے مسلم لیگ کا اجلاس اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے ۱۷ اپریل کو کلکتہ میں منعقد ہو رہا ہے اب سوال یہ درپیش ہے کہ مسلمان اس مسئلہ کے متعلق کس جماعت کا ساتھ دیں اول الذکر والوں کا یا ثانی الذکر کا نیز مجلس احرار و مجلس اتحاد ملت کی سول نافرمانی کے متعلق شرع محمدی کا کیا حکم ہے آیا تینوں کی نافرمانی جائز ہے یا ناجائز؟

(۴) اور اگر سول نافرمانی ناجائز ہے تو مسلمانوں کو حصول مسجد شہید گنج کے لئے کون سا راستہ اختیار کرنا چاہئے یا علماء اسلام بتائیں گے کہ وہ کون سا راستہ ہے اور کیا وہ خود (علماء) میدان عمل میں آکر مسلمانوں کی اس مسئلہ میں صحیح رہنمائی کریں گے اور اگر نہیں تو کیوں اس کے متعلق شریعت غرا کا کیا حکم ہے آیا علماء کو ایسے نازک دور میں مسلمانوں کی رہنمائی کرنی چاہئے یا نہیں؟

(۵) اگر مسلم لیگ حصول مسجد شہید گنج کے لئے کوئی ایسا راستہ اختیار کرے جس میں سول نافرمانی پلٹنگ یا اسی قسم کا کوئی اقدام شامل ہو اور جو تشدد پر بھی مبنی ہو نیز اس اقدام میں مسلمانوں کی موت کا خطرہ بھی قوی طور پر احتمال ہو تو کیا علماء اسلام اس فیصلہ کی تائید کریں گے اور اس کے ساتھ ہی خود اس پر عمل پیرا ہونے کی سعی کریں گے اور ساتھ ہی عامۃ المسلمین کو بھی ہدایت یا تلقین کریں گے کہ وہ بھی اس پر عمل کریں اور یہ کہ کیا ایسا اقدام احکام شرع کے موافق ہے یا خلاف (شریعت اسے جائز قرار دیتی ہے یا ناجائز) اور اگر اس اقدام پر عمل کرنے سے مسلمان مر جائیں تو ان کی موت از روئے شریعت کیسی ہے؟

(۶) کیا اس مسئلہ کے متعلق مسلمانوں کا خاموش رہنا بہتر ہے اور اگر نہیں تو علماء اسلام کیوں خاموش ہیں ان کی خاموشی کے متعلق شرع کے کیا احکام ہیں؟

(۷) حکومت پنجاب اس کوشش میں ہے کہ مسئلہ شہید گنج کو حل کر دیا جائے کیا مسلمانوں کو حکومت کا ساتھ دینا چاہئے یا نہیں اور اگر حکومت یہ فیصلہ کرے کہ جائے متنازعہ (مسجد شہید گنج) سکھوں سے لے کر آثار قدیمہ میں شامل کر لی جائے اور کسی فرد بشر کو وہاں جانے کی اجازت نہ دی جائے تو یہ فیصلہ شرع کے مطابق ہے یا خلاف اور اگر خلاف ہے تو مسلمانوں کو اس کے متعلق کیا کرنا چاہئے؟ المستفتی نمبر ۲۴۲۲ محمد اشرف خان رضا سرحدی (مقیم دہلی) ۲۱ شعبان ۱۳۵۷ھ م ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۸ء

(جواب ۴۱۳) (۱) اس سوال کا تو ایک ہی جواب ہے کہ مسجد قیامت تک مسجد ہے اور مسلمانوں کی

استطاعت کے موافق اس کی تحصیل کے لئے کوشش کرنی چاہیئے اور استطاعت کے مدارج مختلف ہیں قانونی استطاعت تو تقریباً ختم ہو چکی ہے اگر پریوی کونسل میں مقدمہ جا سکتا ہو یا فیڈرل کورٹ میں سماعت ہو سکتی ہو اسے بھی ختم کر لینا چاہیئے۔

(۲) مسلمانوں نے مسجد شہید گنج کے لئے گزشتہ زمانہ میں جو قربانیاں دی ہیں وہ بقدر اپنی نیت و خلوص کے اجر و ثواب کے مستحق ہیں جو مر گئے وہ شہید ہوئے اور جو زخمی ہوئے وہ بھی ماجور ہوں گے اور ہر ایک کو اپنے خلوص کے موافق ثواب ملے گا۔

(۳) مجلس احرار۔اتحاد ملت اگر اپنے غلبہ ظن یا یقین کی بنا پر کہ اس ذریعہ سے مسجد حاصل ہو سکتی ہے سول نافرمانی کر رہی ہیں تو وہ مستحق اجر ہوں گی اور جمعیۃ علماء ہر اس شخص کو جو اس یقین کا حامل ہو سول نافرمانی کرنے میں حق بجانب سمجھتی ہے مگر یہ لازم نہیں کہ مسلمانوں کی تمام جماعتیں اس بات کا یقین کرنے میں بھی شریک ہوں جو جماعت کہ اس ذریعہ سے حصول مسجد کا یقین نہیں رکھتی وہ اگر عمل میں شریک نہ ہو تو اسے نہ مجبور کیا جا سکتا ہے اور نہ اسے ملامت کی جا سکتی ہے

(۴) مسجد کے حصول کا قانونی راستہ تو بظاہر بند ہے اور سول نافرمانی کا راستہ موجب تیقن نہیں باہمی افہام و تفہیم کا راستہ مفید ہو سکتا ہے اگر اس کے لئے کوئی معقول جدوجہد کی جائے اور جب ہر طرح استطاعت سے باہر ہو جائے تو اس وقت شریعت مقدسہ کا فرمان "کہ وسعت سے باہر کا مرتبہ تکلیف کے دائرہ سے باہر ہے" صاف و صریح موجود ہے۔

(۵) ہاں اگر مسلم لیگ کوئی ایسا ذریعہ تجویز کرے کہ اس میں قید و بند یا جان جاتے رہنے کا بھی خطرہ ہو اور وہ اسے حصول مسجد کے لئے ظن غالب یا بدرجہ یقین مفید سمجھے تو مسلم لیگ کی اس رائے سے اتفاق رکھنے والوں کے لئے اس پر عمل کرنا جائز اور ان کے لئے موجب اجر ہوگا اور اگر اس سلسلہ میں وہ مر جائیں گے تو شہید ہوں گے لیکن انہیں یہ حق نہ ہوگا کہ جو مسلمان اس ذریعہ کو حصول مسجد کے لئے مفید نہیں سمجھتے ان کو بھی شرکت پر مجبور کریں یا عدم شرکت کی بنا پر لعن طعن کریں

(۶) عدم استطاعت کی حد تک پہنچ جانے کے بعد خاموش رہنے کی رخصت ہے اور عدم استطاعت کی حد تک مسئلہ پہنچا یا نہیں اس میں اختلاف رائے ممکن ہے اور اختلاف رائے پر طرق عمل کا اختلاف بھی لازم ہے

(۷) حکومت پنجاب اگر کوئی قابل قبول حل نکال سکے تو چشم ما روشن دل ما شاد اور اگر کوئی ایسا حل نکالے جو مسجد کے احکام شرعیہ کے موافق نہ ہو تو مسلمان اسے بطوع خاطر منظور نہیں کر سکتے پھر اگر اس کی مخالفت سے کسی بہتر حل کا حصول ممکن ہو تو اس کی مخالفت کرنے میں حق بجانب ہوں گے اور اگر کسی بہتر حل سے مایوسی ہو تو عدم استطاعت کے مرتبہ میں پہنچ کر سکوت کی رخصت ہوگی۔واللہ اعلم محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

Maktaba Tul Ishaat.com

مسجد شہید گنج کے متعلق حضرت مفتی صاحب کی رائے

(سوال) متعلقہ مسجد شہید گنج

(جواب ٤١٤) (١) جناب مکرم و ام مجدہم - السلام علیکم ورحمۃ اللہ - عنایت نامہ نے ممنون فرمایا جناب نے تحریر فرمایا ہے کہ "بعض اخبارات (اکثر غیر مسلم) اور بعض افراد یہ پرچار کرتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ جناب اعلیٰ حضرت امیر ملت سے مسئلہ شہید گنج کے بارے میں اختلاف رائے رکھتے ہیں چونکہ اس کے متعلق کوئی مصدقہ اطلاع نہیں اس لئے ازراہ کرم بدیدن خط ارشاد فرمائیں کہ ان بیانات میں کہاں تک صداقت ہے"

جواباً گزارش ہے کہ مسجد شہید گنج کے متعلق میرا واضح اور غیر مشتبہ بیان اخبارات میں شائع ہو چکا ہے اور اس کا خلاصہ جناب کی مزید توجہ کے لئے درج ذیل ہے۔

(١) جو مسجد کہ ایک مرتبہ باقاعدہ شرعی طور پر مسجد ہو جائے وہ قیامت تک مسجد ہی رہتی ہے کسی غاصب کے غاصبانہ قبضے اور کسی جابر کی جابرانہ دستبرد سے اس کی مسجدیت باطل نہیں ہو سکتی

(٢) سکھوں کو باوجود اس کے کہ عدالتی فیصلے ان کے قبضے کے حق میں تھے مسجد کو منہدم کرنے کا حق ہرگز حاصل نہیں تھا انہوں نے مسجد کو شہید کر کے ایک شدید اخلاقی جرم کا اور قانونی حیثیت سے نقض امن عامہ کی بنایت کا ارتکاب کیا ہے

(٣) حکومت نے بلوائیوں اور سنگینوں کی حمایت میں سکھوں کو مسجد منہدم کرنے کا موقع بہم پہنچا کر عدالتی فیصلوں کی منزلوں کی حدود سے تجاوز کیا اور حفظ امن عامہ کے فرائض ادا کرنے سے تغافل اور تساہل کی ذمہ داری سے وہ سبکدوش نہیں ہو سکتی۔

(٤) مسجد شہید گنج کا انہدام یقیناً مسلمانوں کے لئے دل آزار اشتعال انگیز اور ناقابل برداشت تھا

(٥) مسجد کی واگزاری کے لئے جدوجہد کرنا اور قابل عمل متحدہ نتیجہ بخش ذرائع سے اسے واگزار کرانا مسلمانوں کا مذہبی اور شرعی وظیفہ ہے۔

جہاں تک مسجد شہید گنج کے معاملے کا تعلق ہے اس کے بارے میں اس بیان سے میری رائے ظاہر ہے رہا اس کی واگزاری کے سلسلے میں پیر سید جماعت علی شاہ صاحب کے طریقہ کار سے میرا اتفاق یا اختلاف کرنا تو جہاں تک واقعات کا تعلق ہے وہ یہ ہیں کہ راولپنڈی کانفرنس نے مسجد کی واگزاری کے لئے پروگرام تجویز کرنے کی غرض سے ایک مجلس شوریٰ مقرر کر دی تھی اور مجلس کے پروگرام پر عمل کرنے اور مسلمانوں سے عمل کرانے کے لئے پیر سید جماعت علی شاہ صاحب کو پہلا ڈکٹیٹر مقرر کر دیا تھا اگرچہ یہ بات میرے علم میں نہیں آئی کہ اس مجلس شوریٰ کا کوئی جلسہ منعقد ہوا اور اس نے کوئی پروگرام تجویز کیا یا نہیں؟ مگر یہ واقعہ ہے کہ راولپنڈی کانفرنس کے انعقاد پر دو ماہ سے زیادہ عرصہ گزر جانے کے باوجود پیر صاحب نے مسجد کی واگزاری کے سلسلے میں کوئی عملی اقدام اس وقت تک نہیں کیا اور نہ کوئی پروگرام شائع فرمایا۔

رجب سے پہلے لاہور میں پیر صاحب نے اپنی تقریروں میں کہا تھا کہ "چونکہ مسجد شہید گنج کا معاملہ تمام مسلمانوں کا معاملہ ہے اس کے لئے کوئی اقدام تمام مسلمانوں کے مشورے سے ہونا چاہئے اس لئے میں نے اس کو اجمیر شریف کے عرس تک ملتوی کر دیا ہے کیونکہ عرس کے موقع پر صوفیاء سجادہ نشینان ہندوستان اور ہر طبقے کے مسلمانوں کا اجتماع عظیم اجمیر شریف میں ہوتا ہے اس لئے سب کے مشورے سے کوئی پروگرام تجویز کیا جائے گا اجمیر شریف کے عرس میں پیر صاحب تشریف بھی لے گئے اور عرس کو کامل ایک مہینے کا عرصہ بھی گزر گیا مگر کوئی پروگرام شائع نہیں ہوا۔

اس کے بعد بدایوں میں جمعیۃ علماء کانپور رجسٹرڈ کے جلسے پر محول کیا گیا تھا وہ جلسہ بھی پیر صاحب کی صدارت میں ہو چکا اس کے بعد بھی مجلس شوریٰ یا مجلس اتحاد ملت کا کوئی مؤثر پروگرام شائع نہیں ہوا۔

الحاصل مسجد کی واگزاری کے لئے اس وقت تک پیر صاحب کی کوئی عملی سرگرمی ہونے کا رنگ نہیں آئی جس سے اتفاق یا اختلاف کرنے کا سوال بھی پیدا ہو سکے۔

آخر میں یہ عرض کر دینا بھی نامناسب نہ ہوگا کہ مسجد شہید گنج کا معاملہ ایسا معاملہ نہیں ہے کہ اس میں مسلمانوں کی دو رائیں ہو سکیں مسجد کی واگذاری کا مسئلہ متفق علیہ اور مسلمانوں کا شرعی وظیفہ ہے اس میں تو اختلاف کی گنجائش ہی نہیں یہ ممکن ہے کہ کوئی شخص یا استبدادی طرز عمل یا غیر متعلق سرگرمیاں موجب اختلاف ہو جائیں اگر ایسا ہوا تو یہ مسلمانوں کی انتہائی بدقسمتی ہوگی

مجلس اتحاد ملت کی کانفرنس منعقدہ راولپنڈی نے بجا طور پر مجلس شوریٰ کے ہاتھ میں یہ کام دیدیا تھا کہ وہ اہل الرائے کے مشورے سے کوئی متحدہ اور قابل عمل اور نتیجہ بخش پروگرام تجویز کرے اور مجلس شوریٰ کے تجویز کردہ پروگرام کو عمل میں لانے اور مسلمانوں سے عمل کرانے کے لئے ڈکٹیٹر مقرر کرنا بھی ضروری تھا مگر اس مسئلے کو امارت شرعیہ کے مسئلے کے ساتھ (جو فی حد ذاتہ نہایت اہم اور غور طلب مسئلہ ہے) خلط کر دینا موقع شناسی اور اصابت رائے کی حد سے متجاوز ہے

ڈکٹیٹر کو بھی اپنی تمام تر توجہ مسجد کی واگزاری کے معاملہ پر مرکوز کر دینی چاہئے اور ایسی تمام باتوں سے قطعاً مجتنب رہنا چاہئے جو اتحاد بین المسلمین کے منافی ہوں یا جن کا نتیجہ یہ ہو کہ مسجد کی واگزاری جیسا اہم اور متفق علیہ مسئلہ بھی خدانخواستہ اختلاف کا آماجگاہ بن جائے مجلس اتحاد ملت کو اس نازک ترین موقع پر ان امور کی نگہداشت لازم ہے۔

جناب کے عنایت نامے سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض اخبارات کچھ غلط فہمی پھیلا رہے ہیں تو اگر آپ اجازت دیں تو میں اس خط کی نقل اخبارات میں بغرض اشاعت بھیج دوں میں نے اس کی نقل رکھ لی ہے۔

محمد عنایت اللہ کان اللہ لہ دہلی ۲ نومبر ۱۹۳۷ء

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱)مسجد شہید گنج کی تحریک میں جاتے ہوئے اہل وعیال کا نفقہ چھوڑنا فرض ہے
(۲)مسجد کے حصول کے لئے قانون شکنی جائز ہے
(۳)اس تحریک میں شرکت کے لئے والدین کی اجازت ضروری ہے۔

(سوال) (۱) اپنے اہل و عیال کو چھوڑ کر باوجود تنگ دستی کے مسجد شہید گنج کے لئے نماز پڑھنے جانا اور اہل وعیال کے خرچ کا انتظام نہ کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں ؟(۲)والدین کو ناراض کر کے مسجد شہید گنج کو جانا جائز ہے یا نہیں ؟(۳) مسجد شہید گنج میں نماز پڑھنے پر پابندی لگی ہوئی ہے ایسی صورت میں قانون شکنی کے لئے جانا لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ میں داخل ہے یا نہیں ؟المستفتی نمبر ۲۲۱۰ قاضی محمد حسین صاحب شجاع آباد (ضلع ملتان) ۱۹ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ م ۲۲ جنوری ۱۹۳۸ء

(جواب ٤١٥) مسجد شہید گنج کی واگذاری کی غرض سے قانون شکنی میں شریک ہونا جانا لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ میں داخل نہیں کیونکہ جائز شرعی حق کے مطالبہ کے سلسلے میں جو تکلیف پہنچنے والی ہو اسے اختیار کرنا جائز ہے ہاں لوگوں کو اپنے اہل وعیال کا انتظام کر کے جانا ضروری ہے اور اگر والدین ناراض ہوں اور اجازت نہ دیں تو ایسی صورت میں بھی جانا نہیں چاہئے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

فصل سوم

مدح صحابہ

مدح صحابہ میں طلبہ دارالعلوم کو حصہ نہ لینے اور تعلیم میں مشغول رہنے کا حکم.....

(سوال) حکومت ہند نے مدح صحابہؓ کی ممانعت اور انسداد کا ایک دل آزار قانون بنایا ہے جس کا نفاذ لکھنؤ میں بالکل جابرانہ طور پر ہو رہا ہے اہل سنت والجماعۃ کے بعض علماء کی نہ صرف رائے بلکہ فتویٰ ہے کہ مدح صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ممانعت درحقیقت مداخلت فی الدین ہے اس موقعہ پر نطق پر سکوت کو ترجیح دینا حمایت دین پر اہانت دین کو ترجیح دینا ہے جو قطعاً حرام ہے لہذا ہر مسلمان اہل سنت والجماعت کا فرض اولین ہے کہ اس کار خیر میں اقدام کرے اور ایثار سے کام لے کر کبھی نہ فنا ہونے والا توشہ عقبیٰ تیار کرلے تو اب چند امور مذکورہ ذیل دریافت طلب ہیں

(۱) علمائے کرام کی مذکورہ بالا رائے یعنی ممانعت مدح صحابہ مداخلت فی الدین ہے یا نہیں ؟

(۲) یہ مسلمان اہل سنت والجماعت کو بلا امتیاز تذکیر و تانیث و بلا تفاوت سن و سال اس میں حصہ لینا چاہئے یا نہیں ؟

(۳) ہم طلبہ دارالعلوم دیوبند وغیرہ کا اس موقعہ پر کیا فرض ہے ایثار کریں یا سکوت ؟ بالخصوص ایسی حالت میں کہ ادھر تعلیم کا خیال اور ادھر قانون شکنی کا عزم۔ ہاں اتنا خیال رہے کہ اگر اہل علم طبقہ خصوصاً علماء، طلبہ نوجوان متفقہ طور پر کھڑے ہو گئے تو بتوفیق الٰہی وہ دن کچھ دور نہیں کہ حکومت ہی اپنے ہاتھوں اس قانون

پارہ پارہ کردے گی- المستفتی نمبر ۱۱۹۶ خواجہ محمد احمد غازی پور متعلم دار العلوم دیوبند ۶ رجب ۱۳۵۵ھ م ۲۳ ستمبر ۱۹۳۶ء

(جواب ٤١٦) مداخلت فی الدین کا مفہوم بہت عام ہے اور عموم کے لحاظ سے ہر آن میں سینکڑوں بلکہ ہزاروں مداخلتیں ہندوستان میں ہو رہی ہیں امتناع مدح صحابہ کا قانون جہاں تک مجھے معلوم ہے نہ حکومت ہند کا ہے نہ حکومت صوبہ کا وہ صرف ایک مقامی کمیٹی کا جو اس کام کے لئے مقرر کی گئی تھی فیصلہ تھا جسے مقامی حکومت نے انتظاماً نافذ کر دیا ہے میرے خیال میں دار العلوم کے طلبہ مذہباً ابھی تک شرکت پر مجبور نہیں ہیں مسلمان تحریک کو چلا رہے ہیں طلبہ کو تعلیمی ضروریات میں مشغول رہنا چاہئے- محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

شرعی حق کے حصول کے لئے جیل جانا اور لڑنا.

(سوال) شیعہ سے مدح صحابہ کی بناء کے لئے لڑنا یا اسی سلسلہ میں حکومت کے قانون کی خلاف ورزی کرنا خواہ جان دیدینا جیل چلا جانا تحصیل علم دین کے زمانہ میں جہاد کے مترادف ہو گا یا نہیں اور پڑھنے والے پر اولین فرض کون ہو گا اور باجا مسجد کے سامنے جانے پر ہندو سے لڑنا خوشنودی خدا کا باعث ہو گا یا نہیں-

المستفتی نمبر ۲۴۸۴ حافظ محمد رفیق الدین صاحب بہار شریف (پٹنہ) ۲۵ صفر ۱۳۵۸ھ م ۱۶ اپریل ۱۹۳۹ء

(جواب ٤١٧) اپنے شرعی حق کے لئے جیل جانا مباح ہے اس میں اگر مارا جائے تو شہید ہوتا ہے-
محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(۱) مدح صحابہ پڑھنے کا قانونی حق حاصل کرنے کے لئے قانون شکنی جائز ہے
(۲) شیعوں کی تبرا گوئی کے ذمہ دار شیعہ خود ہیں.
(۳) اپنا حق حاصل کرتے ہوئے گولی سے مار دیا جائے تو شہید ہوں گے
(۴) مدح صحابہ کا قانونی حق حاصل کر کے امن کی خاطر اس کے استعمال کو ترک کرنا.

(سوال) حکومت صوبہ متحدہ نے ۳۱ مارچ ۱۹۳۹ء کو حسب ذیل بیان قضیہ مدح صحابہ لکھنؤ سے متعلق شائع کیا ہے حکومت نے اپنے گزشتہ نومبر کے بیان میں بتایا تھا کہ سنی اپنے مکانوں میں مسجدوں میں اور معاوہ شریف کے موقعہ پر بغیر کسی مداخلت کے مدح صحابہ پڑھ سکتے ہیں اس کے بعد جو کچھ فیصلہ رہ گیا تھا وہ یہ تھا کہ حکومت سنیوں کو پبلک جلسہ میں یا جلوس میں مدح صحابہ پڑھنے کا موقع کب دے گی-

پبلک جلسہ یا جلوس میں مدح صحابہ پڑھنے کا موقع دینے کا مسئلہ حکومت کے زیر غور رہی تھا کہ مجلس تحفظ ناموس صحابہ لکھنؤ نے بیانات مولانا مہدی الشکور صاحب اور جماعت احرار نے سیادت مولانا حسین احمد

Maktaba Tul Ishaat.com

صاحب عام جلوس میں بطور سول نافرمانی مدح صحابہ نظم میں یک آواز ہو کر پڑھنا شروع کیا مولانا حسین احمد صاحب کی ہدایت پر احراری و کانگریسی مسلمانوں نے بیرون لکھنؤ سے مدح صحابہ پڑھنے کے لئے جتھے روانہ کئے اس حالت کو دیکھ کر حکومت نے اپنے مذکورہ بالا بیان کے سلسلہ میں پھر حسب ذیل بیان شائع کیا۔

گزشتہ نومبر کے پریس میں دیئے ہوئے بیان کے سلسلہ میں حکومت یہاں یہ اعلان کرتی ہے کہ سنیوں کو ہر حالت میں ہر سال بارہ وفات کے دن ایک پبلک جلسہ اور ایک جلوس میں مدح صحابہ پڑھنے کا موقع دیا جائے گا اس شرط سے کہ اس کا وقت اور راستہ حکام مقرر کریں گے حکومت کے اس اعلان یا تصفیہ پر سنیوں نے قانون شکنی بند کر دی۔

(۱) جب کہ سنیوں کو یہ علم ہوا کہ شیعہ صاحبان کے جذبات اس طور سے مدح صحابہ پڑھنے سے مجروح ہوتے ہیں (اگرچہ سنیوں کے نقطہ نظر سے شیعہ صاحبان غلطی پر ہیں) تو کیوں نظم میں عام راستوں پر پانچ یا سات آدمیوں کا ایک آواز ہو کر مدح صحابہ پڑھنا اعمال حسنہ میں سے قرار دیتے ہو تو کیا مدح صحابہ اس حالت سے پڑھنا بدعت نہیں ہے؟

(۲) اب جو بلوا اور ضد میں شیعہ صاحبان علانیہ تبرا گوئی کر رہے ہیں صحابہ کی توہین کی ذمہ داری آیا حکومت پر ہے یا ان سنی مسلمانوں پر ہے جنہوں نے یہ جانتے ہوئے کہ شیعہ صاحبان کی جانب سے صحابہ کی توہین کا اندیشہ ہے مدح صحابہ مذکورہ بالا طریقہ پر پڑھتے ہیں۔

(۳) اگر کوئی سنی مسلمان اس طور پر مدح صحابہ پڑھتے ہوئے پولیس کی گولی سے ہلاک ہو جاتا تو کیا وہ درجہ شہادت پانے کا مستحق ہوتا یا اس کی موت حرام موت ہوتی (۳۱ مارچ ۱۹۳۹ء کو شیعہ سنی تصادم کی بنا پر پولیس کو گولی چلانی پڑی تھی)

(۴) ایسی شکل میں سنی مسلمانوں کا تبرا گوئی کو روکنے کے لئے جس سے شیعہ سنی میں تصادم کا بھی احتمال ہو اجتماعی یا انفرادی جدوجہد کرنا فرض ہے یا نہیں؟ اگر جواب اثبات میں ہے اور کسی مسلمان کی موت اس جدوجہد میں ہو گئی تو کیا وہ شہادت کا مستحق ہو گا یا حرام موت مرے گا۔

المستفتی نمبر ۲۴۹۰ محی الدین احمد صاحب (مظفر نگر) ۱۱ ربیع الاول ۱۳۵۸ھ م ۲ مئی ۱۹۳۹ء

(جواب ۴۱۸) سنیوں کے لئے حکومت نے یہ قید عائد کر رکھی تھی کہ سنی رہگزر عام پر صحابہ کرام کا ذکر اور مدح نہیں کر سکتے یعنی کسی سنی کا صرف حضرت عمرؓ کہنا بھی ممنوع اور جرم تھا اور یہ بات یقیناً ایک خطرہ سے مذہبی مداخلت تھی سنیوں نے اس قانونی بندش کو رفع کرنے کے لئے جدوجہد کی اور مدح صحابہ پڑھنے کا حق حاصل کر لیا۔

اب شیعوں نے ضد اور ہٹ دھرمی کے طور پر سربازار تبرا گوئی اختیار کی ہے جو قانوناً اخلاقاً اور شرعاً ہر طرح ناجائز ہے اور اس کی ذمہ داری خود شیعہ حضرات پر ہے۔

سنی اپنے حق کے حصول کی خاطر یا استعمال حق کی خاطر گولی کا نشانہ بنائے جائیں تو یقیناً مظلوم

ہوں گے اور شہید قرار پائیں گے۔

ہاں انہیں یہ حق ہے۔ کہ وہ قانونی حق حاصل کرنے کے بعد اپنی خوشی سے امن کی خاطر استعمال حق کو ترک کردیں اگر وہ ایسا کریں تو ان پر کوئی شرعی مواخذہ نہ ہوگا بشرطیکہ ان کے ترک سے قانونی حق زائل نہ ہوتا ہو۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

مدح صحابہ پڑھنا ہر مسلمان کا قانونی اور شہری حق ہے۔

(سوال) اگر مدح صحابہ کہنے سے ملک میں یا شہر میں بدامنی پھیلنے کا اندیشہ ہو اور مسلمانوں کو جانی اور مالی نقصان پہنچنے کا ڈر ہو اور مدح صحابہ صرف بحث و تکرار کے لئے کی جائے تو کیا حکم ہے۔

المستفتی نمبر ۲۵۲۷ محمد عاقل صاحب ۱۸ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ م ۶ اگست ۱۹۳۹ء

(جواب ۴۱۹) مدح صحابہ کہنے سے بدامنی پھیلنے کی کوئی صحیح اور معقول وجہ نہیں ہر شخص کو اپنے بزرگوں کی مدح و ثنا کرنے کا شرعی اور قانونی اور شہری حق ہے اگر کوئی شخص اپنا شرعی اور قانونی اور شہری حق استعمال کرے تو اس پر کوئی مواخذہ اور گرفت نہیں ہے اس کی مثال گائے کی قربانی کا حق استعمال کرنے کی ہے کہ مسلمان اپنا ایک شرعی اور قانونی حق استعمال کرنے میں حق بجانب ہوتے ہیں اور اس میں مزاحمت کرنے والے مجرم قرار دیئے جاتے ہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

فصل چہارم
قومی ترانہ اور قومی نعرہ

مسلمان بچوں سے ہندوؤں کا گیت گانے پر احتجاج کیا جائے۔

(سوال) یہاں پر ڈسٹرکٹ بورڈ کا اردو اسکول ہے جس میں تمام مسلم بچے تعلیم پاتے ہیں اور مدرسین بھی مسلم ہیں گزشتہ ماہ ڈسٹرکٹ کمیٹی نے ایک سرکلر اس مضمون کا تمام اسکولوں کے نام جاری کیا کہ اسکول کا کام شروع کرنے سے پہلے روزانہ بندے ماترم کا گیت گایا جائے اردو اسکول ہیڈ ماسٹر نے اس سرکلر کو سکول کمیٹی کے روبرو رکھا کمیٹی نے یہ رائے دی کہ کورس کی کتابوں میں خدا کی بندگی کے گیت ہیں وہی بہتر ہیں اس کی چنداں ضرورت نہیں ہے کمیٹی نے یہ نرم جواب اس لئے دیا کہ کمیٹی مذکورہ میں تمام ہندو ممبران ہیں وہ کانگریسی حکومت کے زعم میں فرعون بے سامان ہو رہے ہیں اس کی اطلاع دفتر کو کردی گئی ہے اس کے جواب میں لوکل بورڈ سے حکم آیا ہے کہ۔

ہیڈ ماسٹر اردو سکول۔ آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ڈسٹرکٹ کونسل کے حکم کے انوسار (مطابق) ہی اسکول میں بندے ماترم کا گاین شروع میں گایا جائے۔ خدا کی بندگی کے گیت کورس بک سے نہ گائے جائیں۔ یہ راشٹریہ گاین پاٹھ شالاؤں کیلئے انی واری (لازمی) ہے کیا خط کشیدہ جملہ سے خدا کی توہین ہوتی ہے

Maktaba Tul Ishaat.com

اگر ہوتی ہے تو اس کے لئے کیا کارروائی کی جائے -المفتی نمبر ۲۱۵۳ حاجی ابراہیم جی صاحب (بمبئی) ۳۰ دسمبر ۱۹۳۷ء م ۲۶ شوال ۱۳۵۶ھ

(جواب ۴۲۰) اگرچہ اس فقرہ میں "خدا کی بندگی کے گیت اس بک سے نہ گائے جائیں" خدا کی توہین کا الزام قائم کرنے کے لئے حجت نہیں ہے تاہم ڈسٹرکٹ کمیٹی کا سرکلر کہ بندے ماترم کا گیت ضرور گایا جائے اور یہ حکم کہ کورس بک سے خدا کی بندگی کی نظم نہ گائی جائے دونوں قابل احتجاج ہیں ان احکام کے خلاف قوی احتجاج کیا جائے اور آئینی کاروائی کو آخر تک یعنی وزیر تعلیم تک معاملہ پہنچے اور اس کے فیصلے کے صادر ہونے تک جاری رکھا جائے- محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

قومی نعرہ ہندوستان زندہ باد اور آزاد ہونا چاہئیے.

(سوال) مسلمان بچوں کی ایک جماعت کانگریسی وردی پہن کر سہ رنگی جھنڈی لئے ہوئے شاہراہ اور گلی کوچہ میں ایک تعلیم یافتہ نوجوان کی زیر قیادت یہ صدا لگاتی ہے- قومی نعرہ! بندے ماترم! یہ نعرہ لگانا کیسا ہے المستفتی نمبر ۱۷۵۶ حکیم عبدالغفور صاحب (ضلع بھاگلپور) ۸ رجب ۱۳۵۶ھ م ۱۴ ستمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۴۲۱) قومی نعرہ ہندوستان زندہ باد- ہندوستان آزاد ہونا چاہئیے- بندے ماترم کے معنی ہمیں معلوم نہیں ہیں- محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

فصل پنجم
زمینداری و کاشتکاری

ایسے قوانین جن سے مالکان زمین کے حقوق تلف ہو جائیں ناجائز اور ان کی حمایت بھی ناجائز ہے

(سوال) (۱) ایسے قوانین جن کی رو سے مالک زمین یعنی زمیندار کو اپنی زمین کاشتکار سے چھڑانے یا دوسرے کاشتکار کے پاس تبدیل کرنے اور لگان کو اپنی مرضی سے طے کرنے کا اختیار نہ رہے شرعاً ماننے جائز ہیں یا نہیں؟

(۲) اگر جائز نہیں تو ایسے قوانین بنانے میں مسلم ممبروں کو تائید کرنی جائز ہے یا نہیں؟

(۳) اور ایسی جماعت جو ان قوانین کی مؤید ہو اس میں مسلمان علماء صلحا اور عام مسلمانوں نیز اسلامی جماعتوں کو شریک ہونا جائز ہے یا نہیں؟

(۴) اگر ایسے ناجائز قوانین جبراً نافذ کئے جائیں تو ان کے خلاف احتجاج کرنا یا اور کوئی عملی قدم اٹھانا جس کا نتیجہ جنگ و جدل اور قتل و غارت ہو جائز ہے یا نہیں؟

(۵) ایسے قوانین کی مخالفت میں علماء پر عوام کی نسبت کچھ زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے یا ان پر کوئی خاص

ذمہ داری عائد نہیں ہوتی ؟المستفتی نمبر ۲۴۴۷ چودھری محمد شریف خاں صاحب (سہارنپور) ۸ ذی الحجہ ۱۳۵۷ھ م ۳۰ جنوری ۱۹۳۹ء

(جواب ۴۲۲) ایسے قوانین جن سے مالکان زمین کے مالکانہ حقوق تلف ہوتے ہوں ناجائز ہیں ایسے قوانین وضع کرنا بھی ناجائز اور ان کی تائید کرنا بھی ناجائز اور اس عمل میں اس جماعت کی حمایت بھی ناجائز۔ اور جبراً نافذ کرنے کی صورت میں مسلمانوں پر بقدر استطاعت مدافعت بھی لازم ہے موجودہ قوانین میں بھی سینکڑوں دفعات اسلام کے خلاف موجود ہیں جو انگریزی حکومت نے نافذ کر رکھے ہیں شاردا ایکٹ بھی بعض مسلمانوں کی تائید سے نافذ ہو چکا ہے اور آج بھی نافذ ہے قانون شہادت کا بیشتر حصہ شریعت اسلامیہ کے خلاف ہے خود زمین کے موروثی ہو جانے کا قانون بھی انگریزی حکومت کا موجود اور نافذ ہے انگریزی حکومت نے سینکڑوں مرتبہ مداخلت فی الدین کا ارتکاب کیا ہے اور کر رہی ہے آج بھی اس کی حرکتیں مرکز اسلام کو تباہ کرنے کے لئے مصروف عمل ہیں یہ تمام باتیں پیش نظر رکھ کر کوئی اقدام کیا جائے تو صحیح ہوگا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

فصل ششم
تبلیغ

(۱) قرآن مجید کو ہندی رسم الخط میں لکھنا جائز نہیں
(۲) تبلیغ اور اشاعت اسلام ہر دور میں ضروری ہے
(۳) تبلیغ کی مخالفت اسلام کی مخالفت ہے
(۴) تبلیغ اور سیاست الگ الگ محاذ اور دونوں ضروری ہیں
(۵) تبلیغ کو سیاست کے لئے چھوڑنا جائز نہیں

(سوال) (۱) غیر مسلموں میں خصوصاً ہندوؤں میں قرآنی تعلیمات کی نشر واشاعت اور انکی ہدایت کے لئے ہندی ترجمہ کے ساتھ اگر ہندی رسم الخط میں متن بھی درج کیا جائے تو کیسا ہے؟

(۲) ملک کے ان حالات میں جب کہ ہر چہار جانب سے اسلام کی توقیر اس کی عظمت اور اس کی برائی کو گھٹانے کے لئے طرح طرح کی کوششیں ہو رہی ہیں اور اسلامی عقائد واصول اور اس کی تعلیمات کے متعلق طرح طرح کی غلط فہمیاں پھیلائی جا رہی ہیں تو جواباً ان کی مدافعت اور اسلام کی اشاعت کس درجہ ضروری ہے اور شرعاً اس کی کیا حیثیت ہے؟

(۳) اس کام کی مخالفت کرنے والوں یا اس کو غیر ضروری سمجھنے والوں کے متعلق شرعی حکم کیا ہے اور اس کام میں امداد واعانت کرنے والوں کو کس درجہ کا ثواب حاصل ہوگا؟

(۴) کیا ملک کی موجودہ سیاسی جدوجہد کو اس کام پر مقدم کیا جا سکتا ہے اور اس کام کو کچھ عرصہ کے لئے

Maktaba Tul Ishaat.com

حیثیت جماعت مؤخر کیا جاسکتا ہے؟

(۵) مسلمانوں کی عام بے حسی اور بے توجہی کی وجہ سے اگر تبلیغی جماعت کے ذمہ دار کارکن اس کام سے دست کش ہو جائیں خاموش اور علیحدہ ہو کر سیاسی جدوجہد میں یا کسی دوسرے کام میں مصروف ہو جائیں تو ان کا یہ عمل شرعاً کیسا ہوگا۔ المستفتی نمبر ۲۵۶۸ محمد عبدالحی صاحب (کانپور) ۲۰ محرم ۱۳۵۹ھ م ۲۹ فروری ۱۹۴۰ء

(جواب ۴۲۳) (۱) چونکہ ہندی رسم الخط میں عربی کے کئی حرف نہیں ہیں اور نہ ان کو ظاہر کرنے کے لئے کوئی قطعی علامات ہیں اس لئے متن قرآن اور نظم فرقان کو ہندی رسم الخط میں شائع کرنا جائز نہیں۔ ہندی ترجمہ ہندی رسم الخط میں شائع کر دیا جائے مگر نظم قرآنی کو عربی رسم الخط میں ہی لکھا جائے

(۲) تبلیغ اور اشاعت اسلام اور مدافعت اہم مقاصد اسلامیہ میں سے ہیں ان کی ہمیشہ اور ہر وقت ضرورت ہے خصوصاً جب کہ مخالفانہ مساعی ہو رہے کار ہوں تو اشاعت حق اور مدافعت کی ضرورت بہت شدید ہو جاتی ہے۔

(۳) اس کی مخالفت کرنے والے درحقیقت اسلام کے مخالف اور معاند ہیں اور اس کی معاونت اور امداد کرنے والے مجاہدین اسلام ہیں

(۴) سیاسی جدوجہد کا محاذ دوسرا ہے اور تبلیغی مساعی کا میدان علیحدہ ہے دونوں ضروری ہیں اور اپنی اپنی حدود میں بیک وقت کام کر سکتی ہیں۔

(۵) یہ صحیح نہ ہوگا بلکہ ان کو اس کی اہمیت کے لحاظ سے جاری رکھنا لازم ہوگا۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

فصل
اسمبلیوں میں نمائندگی

مسلمانوں کا نمائندہ مسلمان اور اسلامی احکام پر عمل کرنے والا ہی ہو سکتا ہے۔

(سوال) ایک شخص جو نماز روزہ کے علاوہ تمام احکام شرعیہ کا عملاً مخالف ہے غیر مسلمین کے ساتھ مسلمانوں کی جماعت کو چھوڑ کر میل جول رکھتا ہو شکل و صورت انداز رفتار گفتار کسی چیز سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ یہ شخص مسلمان ہے بلکہ اس پر غیر مسلم ہونے کا شبہ ہوتا ہو علاوہ ان باتوں کے اس نے مسلم کہلا اپنے گھر میں ایک غیر مسلم (ہندو) عورت بغیر مسلمان کئے اور بغیر نکاح کئے ہوئے ایک مدت سے ڈال رکھی ہو اور اس سے ازدواجی تعلق قائم ہو ایسے شخص کو مسلمانوں کا جماعتی نمائندہ ماننا چاہئے یا نہیں نیز یہ کہ اگر کوئی مسلمان کسی مسلمان کے مقابلے میں کسی مندرجہ بالا صفات کے آدمی کا ساتھ دیتا ہے اس کے لئے امامت و نیابت کی کوشش کرتا ہے یا اس کی تائید کرتا ہے تو یہ تائید کرنے والا اور ساتھ دینے والا از روئے

شریعت گناہ گار ہوگا یا نہیں ؟المستفتی نمبر ۲۵۷۲ نذر علی (دہلی) ۳۰ محرم ۱۳۵۹ھ م ۱۰ مارچ ۱۹۴۰ء

(جواب ۴۲۴) سوال میں اس قدر ابہام اور اجمال ہے کہ سائل کا مطلب واضح نہیں ہوتا۔ بہر حال یہ بات ظاہر ہے کہ دینی اور اسلامی معاملات میں مسلمانوں کا جماعتی نمائندہ یا ایک بڑی اسلامی آبادی کا قائم مقام یا زعیم وہی ہو سکتا ہے جو اسلام سے واقف اور اسلامی احکام پر عامل ہو ہندو پارسی مجوسی یعنی غیر اہل کتاب عورتوں سے مسلمان کا نکاح درست نہیں اگر ان میں سے کوئی عورت مسلمان ہو جائے تو اسلامی احکام کے ماتحت اس سے نکاح ہو سکتا ہے اور اگر کسی مسلمان نے غیر مسلم عورت کو گھر میں ڈال لیا ہو تو یہ موجب فسق ہے اور اس کی حیثیت ان فاسقوں کی طرح ہے جو شراب نوشی قمار بازی۔ سود خواری۔ رنڈی بازی۔ ترک نماز و روزہ کی بناء پر فاسق ہوں بہر حال سائل کو یہ بتانا چاہئے تھا کہ نمائندگی کس امر میں ہے اور اس کا دینی معاملات سے کچھ تعلق ہے یا خالص سیاسی یا اقتصادی معاملہ ہے اور پھر یہ بھی کہ مسلم اور غیر مسلم کا معاملہ ہے یا مسلم صالح یا مسلم فاسق کا اور دونوں میں سے غرض نیابت کے لئے کون زیادہ مفید ہے اور مسلمانوں کے لئے کس کا وجود انفع ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

فصل

فرقہ وارانہ معاملات

کیا نماز مغرب کے لئے ۲۰ منٹ کا وقت کافی ہے؟

(سوال) ایک حکم کے ماتحت نماز پر حسب ذیل پابندی عائد کی گئی ہے

مسلمانوں کی نماز مغرب کے لئے جس میں اذان بھی شامل ہے بیس منٹ کا وقت دیا جائے گا۔ کیا یہ حکم عبادت کی شرعی آزادی پر پابندی کے مترادف نہیں ؟ کیا اس حکم کو مداخلت فی الدین قرار نہیں دیا جا سکتا؟ کیا مسلمانوں کو اس غیر شرعی حکم کے خلاف احتجاج کرنا چاہئے ؟۔ شرعی جواب سے مطلع فرمائیں۔ المستفتی نمبر ۲۶۱۸ وی۔ کے صدیقی صاحب (مالیر کوٹلہ اسٹیٹ) ۱۱ جمادی الاول ۱۳۵۹ھ م ۱۸ جون ۱۹۴۰ء

(جواب ۴۲۵) یہ شاید کسی جھگڑے فساد کے موقع پر رفع فساد کی صورت تجویز کی گئی ہوگی اس کی مفصل کیفیت تحریر کرنی چاہئے تھی۔ مغرب کی اذان اور ادائے فرض و سنت کے لئے ۲۰ منٹ کافی ہو سکتے ہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

ہندوؤں کی ارتی اور مسلمانوں کی نماز مغرب کے لئے وقت مقرر و متعین کرنا

(سوال) ریاست ہذا پر پولیٹکل ڈپارٹمنٹ نے اپنا تسلط حاصل کرنے اور حضور نواب صاحب بہادر کو بے اختیار کرنے کی غرض سے کچھ عرصہ ہوا یہاں کی پر امن فضا کو مکدر کیا اور اپنے خاص ایجنٹوں کے ذریعہ اول

Maktaba Tul Ishaat.com

ایک مقام پر آرتی اور نماز کا جھگڑا پیدا کیا اور پھر ایک انگریز کے ذریعہ یہ فیصلہ کرادیا جس کو بہ نظر تعمق ملاحظہ فرما کر آپ اندازہ لگائیں گے کہ اس میں کس قدر شرارت موجود ہے کہ ہر وقت اس کی بنا پر دو قوموں کو لڑایا جاسکتا ہے پیشتر ازیں ہر دو اقوام کو لڑا کر تباہ کردیا گیا اور نواب صاحب بے دخل کردیئے گئے اب جب بھی دو اقوام کے افراد ملنا چاہتے ہیں یہ شوشہ چھوڑ دیا جاتا ہے فی الحقیقت اس فیصلے نے فساد کی ایک مستقل بنیاد رکھ دی ہے اور رائے ناقص میں وقت کی یہ پابندی بلاشبہ مذہبی عبادت کی آزادی میں ایک ناجائز دخل اندازی ہے اب ایک طبقہ باہمی مفاہمت سے اس فیصلے کو منسوخ کرانا چاہتا ہے اور اس فیصلہ کی تنسیخ ہندو مسلم اتحاد کا سنگ بنیاد ثابت ہوگا بلاشبہ تیس منٹ اس نماز کے لئے کافی ہیں لیکن اگر کوئی شخص سوئے اتفاق سے جماعت حاصل نہ کرسکے اور محدود وقت صرف پانچ منٹ باقی ہوں تو اس کے لئے مشکلات درپیش ہوں گی کیونکہ اس حکم کے مطابق اسے وقت مقررہ کے بعد نماز پڑھنے کا حق باقی نہیں رہتا۔(۱) اگر وہ نماز جاری رکھتا ہے تو ایک طرف تو وہ قانون شکنی کا مرتکب ہو رہا ہے (۲) دوسری طرف آرتی شروع ہوجانے سے پھر فساد کا اندیشہ ہوسکتا ہے مختصر یہ کہ رفع شر کے پردہ میں شر کی تخم ریزی کی گئی ہے یہ وقت کافی ہے یا نہیں سوال صرف اسی قدر ہے کہ آیا عبادت کی آزادی اس حکم سے خط دیں پڑتی ہے یا نہیں ہمارا ایکٹ کے خلاف تھی ہم نے اسی لئے احتجاج کیا تھا کہ ایک شہری حق پر ناجائز دست اندازی کی گئی تھی ورنہ منشا تو اس قانون کا بھی مداخلت فی الدین نہ تھا۔ان تشریحات کے پیش نظر آنجناب اپنے فتوی پر نظر ثانی فرما کر مطلع فرمائیں۔

المستفتی نمبر ۲۶۱۸ وی۔ کے صدیقی (مالیر کوٹلہ اسٹیٹ) ۱۱ جمادی الاول ۱۳۵۹ھ م ۱۸ جون ۱۹۴۰ء

(جواب ۴۲۶) مکرمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔اگر یہ فیصلہ باہمی رضامندی سے منسوخ کرنا ممکن ہو تو بہت مبارک ہے اور کوئی طاقت پھر اس کو قائم نہیں رکھ سکتی لیکن اگر بد قسمتی سے باہمی رضامندی نہ ہوسکے تو پھر تعیین وقت کو مذہبی مداخلت قرار دیکر زور اس کو منسوخ کرانے کی کوئی سبیل میری سمجھ میں نہیں آتی کیونکہ آپ کے یہاں حالات پتہ بھی ہوں یہ جھگڑا تو ہندوستان کے طول و عرض میں ہزاروں جگہ ہو چکا ہے اور آئندہ بھی ہوگا کہ آرتی اور نماز مغرب کا ایک وقت ہے اور ایسی صورت میں رفع تنازع کی صورت تقسیم وقت سے کردینا بھی ایک صورت ہے غروب آفتاب کے بعد ۲۰ منٹ کم ہیں اس کو ۳۰ یا ۴۰ منٹ تک بڑھانے کے لئے آپ جدوجہد کریں تو مناسب ہے لیکن مغرب کا پورا وقت یعنی تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک آرتی موقوف کرنے پر اصرار کرنا اس لئے قابل پذیرائی نہیں کہ مغرب کے بعد فوراً عشا کا وقت شروع ہوجاتا ہے اور اس میں بھی آپ کی آزادی قائم رکھی جائے تو گویا صبح تک آپ کے لئے عبادت کا وقت ہے اور اسے آزاد رہنا چاہئے تو تمام رات آرتی نہ ہونی چاہئے لیکن یہ بات ایسی جگہ جہاں دونوں قومیں آباد ہوں کس طرح ہوسکتی ہے اور یہ مطالبہ کس طرح کیا جاسکتا ہے بہر صورت آپ کی نماز کیلئے کوئی وقت آرتی سے فارغ چھوڑ کر دوسرا وقت کے بعد آرتی کی اجازت دی جائے گی یہ دارالاسلام اور اسلامی سلطنت تو نہیں

(۱) یہ تو اس حکم کا نتیجہ نہیں ہے۔محمد کفایت اللہ (۲) یہ بھی میری سمجھ میں نہیں آیا۔محمد کفایت اللہ

ہے اور اسلامی سلطنت میں بھی ہندو آباد ہوں تو ان کو عبادت اور مراسم عبادت کے لئے بادشاہ اسلام مناسب موقع دے گا بہر حال تعیین وقت کو مذہب مداخلت قرار دے کر ایجی ٹیشن کرنا صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ تو ناحق اختیار کرنا پڑے گا یہ دوسری بات ہے کہ وقت کو ۲۰ منٹ سے وسیع کرالیا جائے یہ سب اس صورت میں ہے کہ وہاں آرتی پہلے سے ہوتی چلی آتی ہو اور اگر پہلے نہیں ہوتی تھی تو دستور قدیم کو بحال رکھنا اور نئی چیز جاری نہ کرنے کا مطالبہ کرنا آپ کا ایک معقول مطالبہ ہے اس کو قوت سے پیش کر سکتے ہیں۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی ۱۴ جون ۱۹۴۰ء

نماز مغرب اور آرتی کے وقت پر باہمی سمجھوتے کا صحیح فارمولا.....

(سوال) مخدوم و مطاع دام اللہ برکاتہ۔

گرامی نامہ شرف صدور لایا۔ ممنون فرمایا۔ جو لکھا عرض ہے کہ غالباً میں مقامی حالات اور اپنے مفہوم کو واضح کرنے سے قاصر رہا ہوں مقامی طور پر جو سیاسی پیچیدگیاں ہیں وہ میں عرض کر چکا ہوں فی الوقت یہ کیفیت ہے کہ نواب صاحب جو ریاست کے حقیقی حکمراں ہیں بے اختیار ہیں اور وزیر اعظم سیاہ و سفید کے مالک ہیں اور یہ صورت نماز اور آرتی کا تنازع اور دیگر فرقہ وارانہ تلخیاں پیدا کر کے نواب صاحب کو امن و انتظام بحال نہ رکھنے کے ناقابل قرار دیکر حاصل کی گئی تھی گویا موجودہ قوت حاکمہ کے اقتدار کا انحصار اس پر ہے کہ ہندو مسلم کشیدگی باقی رہے اور تیسری طاقت کی ضرورت ثابت ہو جس فریق کے خیالات کا میں ترجمان ہوں اسے سیاسی تبدیلیوں یا ریاست کے انتظامی معاملات سے کوئی براہ راست دلچسپی نہیں خواہ نواب صاحب با اقتدار ہوں یا وزیر اعظم گو میں ذاتی طور پر نواب صاحب کو مظلوم سمجھتا ہوں بہر حال چونکہ تنازعہ معلومہ حقیقی نہیں بلکہ ایک اصلیت تو یہ ہے کہ مندر ۱۸۸۱ء سے قبل کا تعمیر کردہ ہے اور مسجد جنگ عظیم کے بعد غالباً ۲۰ء یا ۲۱ء میں تعمیر ہوئی ہے اور اس سے قبل یہ جگہ محض ایک تکیہ تھا آرتی ہمیشہ ہوتی تھی لیکن ۲۳ء میں ایک باہمی سمجھوتہ کی بنا پر ہندوؤں نے خود ہی آرتی کو مؤخر کر دیا تھا لیکن کبھی آرتی اور اذان ساتھ ہو جائیں تو مسلمان بھی معترض نہ ہوتے تھے جب اقتداء کی کشمکش شروع ہوئی تو اول ایک اور مندر پر جھگڑا پیدا کیا گیا مگر وہاں مسجد اتنے زیادہ فاصلے پر تھی کہ جھگڑا پیدا نہ ہو سکا اس کے دو ہفتہ کے بعد موجودہ مسجد و مندر کو اس کام کے لئے منتخب کیا گیا چونکہ کمزور ضمیر کے آدمی ہر قوم میں ہوتے ہیں اس لئے ہر دو قوم کے کچھ افراد کو آلہ کار بنا کر یہ تنازعہ شروع کرا دیا گیا اور اس کے بعد ایک انگریز کو باہر سے بلا کر یہ فیصلہ کرا دیا گیا کہ آرتی نماز کے بعد ہو اور نماز مغرب جس میں اذان بھی شامل ہے اس کے لئے بیس (۲۰) منٹ دیئے جائیں گے جب کہ میں اس حکم مضرات اور مفاسد پر روشنی ڈال چکا ہوں نتیجہ یہی ہوا کہ ہندو مسلم کشیدگی کا آفتاب نصف النہار پر پہنچ گیا جس میں مجلسی سیاسی اور اقتصادی طور پر مسلمان بالکل تباہ و برباد کر دیا گیا تماشہ یہ کہ جس طاقت نے مسلمانوں کو آرتی کے خلاف ابھار کر کھڑا کیا اسی نے وقتی طور پر مندرجہ

Maktaba Tul Ishaat.com

بالا حکم سے گو عارضی طور پر مسلمان کو خوش کر دیا مگر بعد میں چن چن کر مسلمانوں کو اپنے انتقام کا نشانہ بنایا اب کہ ہندوؤں نے مذہبی حقوق کیلئے تحریک شروع کی انہوں نے اپنے پلیٹ فارم سے مسلمانوں کو دعوت اتحاد دی اور دے رہے ہیں میں ان کا یک اعلان علیحدہ لفافہ میں ارسال خدمت کر رہا ہوں اس وقت عام فضا یہ ہے کہ باہمی مفاہمت کے لئے ہندو مسلم عوام تیار ہیں اور فارمولا یہ بنایا گیا ہے کہ مسلمان اعلان کر دیں کہ ہمیں آرتی پر کوئی اعتراض نہیں خواہ وہ کسی وقت بھی کی جائے اور ہندو اس کے بعد اپنی رواداری کا ثبوت دیکر اعلان کر دیں کہ ہم نماز کا احترام کرتے ہوئے آرتی کو مؤخر کر دیتے ہیں اور عملی پہلو سے یہ بہترین فیصلہ ہے اس کے بعد سرکاری فیصلہ خود بخود منسوخ ہو جاتا ہے حالات موجودہ حکومت اپنے فیصلہ کے نفاذ اور تعمیل کرانے کی ذمہ دار ہے گو آپ نے مجھ سے اس میں اتفاق نہیں فرمایا کہ معینہ بیس منٹ کے بعد نماز پڑھنا جرم ہے لیکن ہندو تو بیس منٹ کے بعد آرتی شروع کر دے گا اگر کوئی مسلمان اواہین پڑھ رہا ہے اور بیس منٹ کا محدود وقت منقضی ہو چکا ہے تو آرتی اور نماز کا تصادم ہونا لازمی ہے یہ اور اسی قسم کے خطرات تو وہ ہیں ہیں مگر جہاں ایک طاقت محض لڑانے کے لئے بیٹھی ہو وہاں ہر وقت بداعتمادی اور کشیدگی کی فضا باقی رہے گی۔

مذکورہ بالا فارمولا پر مسلم اور ہندو عوام متفق ہیں بلکہ ہندو تو عوام و خواص اس پر آمادہ ہیں مگر وہی تیسری طاقت مسلمانوں کو پھر گمراہ کر کے وہیں لے جا رہی ہے اور انہیں مشتعل کر کے کہہ رہی ہے کہ موجودہ سرکاری فیصلے ہی میں تمہاری جیت اور کامیابی ہے ہمیں بیس منٹ یا اس سے کم و بیش پر ضد نہیں بلکہ ہم تو محض ہندو مسلم اعتماد اور باہم رواداری کی اسپرٹ کو پیدا کرنے کے لئے مسلمان کے سامنے یہ حقیقت لانا چاہتے ہیں کہ مذکورہ فیصلہ تنسیخ کے اعتبار سے ہی نہیں بلکہ یہ پابندی مذہبا بھی درست نہیں اس کو لڑانے والی طاقت کے جال سے نکالنا چاہتے ہیں میرا اپنا خیال تو یہ ہے کہ اگر مسلمان اس فارمولا کے پیش نظر کوئی باہم مفاہمت کر لیتے ہیں تو ادھر نماز سے یہ تعین وقت کی پابندی ٹوٹ جائے گی اور ممکن ہے کہ ہندو اپنی مرضی سے اس پابندی کو اپنے لئے زیادہ سخت کریں مسلمان کی اخلاقی فتح یہی ہے۔

مختصر یہ کہ جو فیصلہ تنسیخ طلب ہے وہ ہندو مسلم فضا کو درست کرنے اور شر کی بنیاد کرانے کے لئے ہے نہ کہ ہندو کی عداوت یا ضد کی وجہ سے چونکہ اس فیصلہ کی آڑ میں کئی مرتبہ ہندو مسلم عوام کو لڑایا جا چکا ہے اس لئے ہم حکومت وقت کے ہاتھ سے اس جڑ ہی کو کھود دینا چاہتے ہیں اس میں صرف رائے عامہ کو بتانا مد نظر ہے مجھے امید ہے کہ میں اپنے نفس مدعا کو کافی واضح کر سکا ہوں گا۔ آنجناب کی تکلیف فرمائی کا شکریہ۔ بلاشبہ آپ کا بیش قیمت وقت لیا جا رہا ہے لیکن اگر یہ تصفیہ ہو گیا تو یہ بنی نوع انسان کی ایک بہت بڑی خدمت ہو گی۔ المستفتی نمبر ۲۶۲۰ وی کے صدیقی مالیر کوٹلہ اسٹیٹ ۱۸ جمادی الاول ۱۳۵۹ھ م ۲۵ جون ۱۹۴۰ء

(جواب ۴۲۷) مکرمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کی متعدد تحریروں سے میں جہاں تک سمجھ سکا ہوں وہ یہ ہے کہ مالیر کوٹلہ میں ایک تیسری لڑانے والی طاقت نے ہندو مسلمانوں میں فساد کرانے کے

لئے اذان و آرتی کا جھگڑا پیدا کرایا اس جھگڑے کی صورت تو یہی ہوئی ہوگی کہ مغرب کی اذان و نماز کے ساتھ ساتھ ہندو آرتی کرتے ہوں گے مسلمان اس پر اعتراض کرتے ہوں گے کہ ہماری نماز میں آرتی کے شور و شغب سے نقصان آتا ہے اور ہندو اصرار کرتے ہوں گے کہ یہ آرتی ہماری عبادت ہے اور اس کا یہی وقت ہے لہذا ہمیں آزادی ہونی چاہئیے کہ ہم اپنے وقت پر اپنی عبادت بجالائیں اور آپس میں رواداری سے کوئی سمجھوتہ نہ ہو اور تیسری طاقت کو فیصلہ دینے کا موقعہ ملا اس نے یہ فیصلہ کیا کہ مسلمانوں کو پہلے بیس منٹ کا وقت دیا جائے کہ وہ اس میں اذان اور نماز ادا کرلیں اس کے بعد ہندو آرتی کریں۔

اس فیصلہ کا مطلب صرف یہ ہے کہ غروب آفتاب کے بعد ہندو فوراً آرتی نہیں کریں گے بیس منٹ کا وقت مسلمانوں کی اذان و نماز کے لئے فارغ رہے گا اس کے بعد ہندو آرتی کے لئے آزاد ہوں گے یعنی ہندوؤں پر یہ پابندی عائد کی گئی ہے کہ وہ بیس منٹ تک آرتی نہ کریں اگر وہ بیس منٹ کے اندر آرتی کریں گے تو مجرم ہوں گے اور قانون شکنی کے مرتکب ہو کر سزا کے مستحق ہوں گے۔

مگر اس فیصلہ کا مطلب یہ نہیں ہے کہ بیس منٹ کے بعد مسلمان نماز نہ پڑھ سکیں گے اور اگر پڑھیں گے تو مجرم قرار پائیں گے اور سزا کے مستحق ہوں گے اس فیصلے کے بعد بھی مسلمان آزاد ہیں کہ بیس منٹ کے بعد اذان کہیں نماز پڑھیں ان کے ذمہ کوئی قانونی جرم نہ ہوگا نہ کسی سزا کے مستحق ہوں گے البتہ بیس منٹ کے بعد کا وقت آرتی سے فارغ نہ ہوگا آرتی ہوتی رہے گی اور مسلمان فیصلہ مذکورہ کے تحت نماز اور آرتی کے تصادم کی شکایت کرنے کے مجاز نہ ہوں گے پس اس فیصلے سے درحقیقت مسلمانوں پر یعنی انکی اذان و نماز جماعت پر کوئی پابندی عائد نہیں ہوئی یہ پابندی صرف آرتی سے فارغ وقت مقرر کرنے کے لئے ہے کہ آرتی سے فارغ وقت صرف بیس منٹ ملے گا البتہ ہندوؤں پر یہ پابندی ضرور ہوگئی کہ وہ بیس منٹ تک آرتی نہیں کر سکتے اگر کریں گے تو مجرم اور سزا کے مستحق قرار پائیں گے۔

پس ہندوؤں کے لئے یہ فیصلہ اس بنا پر کہ ان سے ایک معین وقت چھین لیا گیا اور اس میں ان کی عبادت کو جرم قرار دیا گیا وجہ ناراضگی اور موجب مخاصمت ہو سکتا ہے مسلمانوں کے لئے اگر اس میں ناراضگی کی کوئی صورت نکل سکتی ہے تو صرف یہ کہ وہ فارغ یعنی آرتی سے خالی وقت کی معینہ مقدار بیس منٹ کو اپنی اذان و جماعت نماز کے لئے ناکافی سمجھیں پس اس کے سوا اور کوئی وجہ ناراضگی اور مخاصمت کی نہیں ہو سکتی کیونکہ اس فیصلے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بیس منٹ کے بعد وہ اذان نہیں کہہ سکتے یا نماز نہیں پڑھ سکتے یا یہ چیزیں ان کے لئے قانونی جرم یا قانون شکنی ہیں۔

یہ صحیح ہے کہ اس فیصلے کا چونکہ ہندوؤں پر ایک مخالفانہ اثر پڑا اور ان کی عبادت پر ایک ایسی پابندی عائد کردی گئی جس کی بنا پر ان کی عبادت آرتی بیس منٹ کے اندر ان کے لئے قانونی جرم بن گئی اس لئے وہ اس کو منسوخ کرانے کے لئے میدان میں نکل آئے اور اب انہوں نے تنسیخ فیصلہ کا آسان راستہ یہی دیکھا کہ باہمی سمجھوتہ کرکے اسے منسوخ کرائیں یہ صحیح ہے کہ باہمی سمجھوتہ سے بہتر اور کوئی سبیل اس قسم کے

Maktaba Tul Ishaat.com

جھگڑوں کے ختم ہونے کی نہیں ہو سکتی جیسا کہ میں نے اپنے دوسرے جواب میں لکھا تھا۔

لیکن باہمی سمجھوتے کے لئے فریقین کی طرف سے رواداری ضروری ہے یعنی اگر فرضاً ہندو غروب آفتاب کے بعد فوراً آرتی کرنے لگیں تو مسلمان اس سے اغماض کریں یہ نہ ہو کہ مسلمان لڑنے کے لئے آمادہ ہو جائیں اور اگر مسلمان معینہ وقت کے بعد اتفاق سے کبھی اذان و جماعت و نماز ادا کریں تو ہندو آرتی بند کر دیں اگر دونوں طرف ایک بڑے مقصد (یعنی اتفاق اور صلح سے زندگی بسر کرنے) کی خاطر اتنی رواداری پیدا ہو جاتی تو یہ جھگڑا تیسری طاقت کے سامنے جاتا ہی کیوں اور کیوں ایسا فیصلہ ہوتا جس کو ہندو آج اس ضد کے ساتھ محسوس کر رہے ہیں۔

پس میری رائے یہ ہے کہ باہمی سمجھوتہ کا وہ فارمولا صحیح نہیں ہے جو آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ اس میں جھگڑے کا دروازہ بند نہیں ہوتا صرف مسلمانوں کے ہاتھ کٹ جاتے ہیں بلکہ فارمولا صحیح یہ ہے کہ دونوں قوموں کے زعمایا ہندو سبھا اور مسلم جماعت کے ذمہ دار مل کر مشترکہ اعلان کریں آگے پیچھے نہ ہو مشترکہ اعلان کا مطلب یہ ہو کہ

"ہم دونوں فریق اس فیصلہ کی تلخی اور اس کے برے نتائج کو بخوبی محسوس کرتے ہیں جس کے ذریعہ سے ہمیں مدت تک آرتی کو بند کر دیا اور قانونی جرم قرار دیا گیا ہے اور نماز جماعت و اذان کو مدت تک محدود کر دیا ہے اس لئے ہم دونوں فریق باہمی رضامندی سے باہمی فیصلہ کرتے ہیں جو ہماری باہمی رواداری اور حسن سلوک اور بھائی چارہ پر مبنی ہے کہ ہندوؤں کو آرتی کرنے اور مسلمانوں کو اذان و جماعت ادا کرنے کا مساوی حق ہے مگر چونکہ ایک وقت میں دونوں کے ساتھ ہونے سے نماز میں خلل آتا ہے اس لئے ہم ہندو نماز کے احترام اور مسلمان بھائیوں کے ساتھ رواداری اور حسن سلوک کی خاطر آرتی کو اذان و نماز سے مؤخر کرتے ہیں اور ہم مسلمان ہندوؤں پہلے آرتی کے حق کا اعتراف کرتے ہوئے ان کی رواداری کے شکر گزار ہیں تاخیر کا وقت معین کرنے کے لئے دونوں فریق سے تین تین ممبر مل کر ہر موقع نزاع پر فیصلہ کر دیا کریں سے غروب آفتاب سے تیس منٹ بعد آرتی شروع ہوا کرے یا کم و بیش۔ ہم فریقین کے اس باہمی فیصلے کے بعد سرکاری فیصلہ کالعدم ہو جاتا ہے اور اس کا کوئی اثر باقی نہیں رہتا۔"

خط شدہ عبارت میں فیصلہ تحریر کیا جائے اور اس پر ہندوؤں اور مسلمانوں کے دستخط ہوں تو یہ تجویز کامیاب ہو سکتی ہے ورنہ آپ نے جو فارمولا تحریر کیا ہے وہ صرف یہی نہیں کہ مفید نہیں بلکہ مضر ہو گا مجھے امید ہے کہ جناب اب اس معاملے کو آپس میں طے کر لیا جائے گا اور آئندہ کارروائی بصیرت کے ساتھ کریں گے۔

ہندوؤں کی آرتی اور مسلمانوں کی نماز مغرب کے وقت کے تعین کے بارے میں ایک مشورہ

(سوال) شہر مالیر کوٹلہ میں عرصہ پانچ سال سے آرتی کتھا اور نماز کا ایک ناگوار تنازع چلا آرہا ہے اجمالاً اس کی کیفیت یہ ہے کہ مسجد بافندگان اور مندر چودھریاں باہم متصل ہیں یہاں آرتی اور نماز مغرب میں تصادم پیدا ہو کر نزاع کی صورت اختیار کر گیا اور مسجد اوباراں کے متعلق نماز عشا اور کتھا میں تصادم کی یہی صورت وقوع میں آئی دربار ریاست نے وقتی طور پر ایک فیصلہ کے ذریعہ نماز مغرب کے وقت آرتی کو بیس منٹ مؤخر کر دیا اور نماز عشا کے وقت کتھا پر کوئی پابندی نہیں رکھی گئی گویا یہ فیصلہ بھی فریقین کے لئے ایک مستقل نزاع کا پیش خیمہ بن گیا ہے

اب ہر دو اقوام باہمی رضامندی کے ساتھ مفاہمت کر رہی ہیں اور حسب ذیل فارمولا بنیاد مصالحت کے طور پر تحریر کیا گیا ہے جس میں مسلمانوں نے آرتی پر عائد کردہ قانونی پابندی رفع کرادی ہے اور ہندوؤں نے ازراہ رواداری نماز میں خلل نہ ڈالنے کا اطمینان دلایا ہے فارمولا مذکور استصواب رائے کے لئے ارسال خدمت ہے چونکہ اسی ہفتہ صلح کانفرنس ہو رہی ہے اور اس میں یہ مسودہ آخری بحث کے لئے پیش ہوگا براہ کرم بواپسی ڈاک اپنی رائے گرامی سے مطلع فرما کر مسلمانوں کی رہنمائی فرمائیں۔

"ہم اہل ہنود اور مسلمانان شہر مالیر کوٹلہ اس ناگوار نزاع کے تلخ اثرات کا خوبی احساس کرتے ہیں جو موتی بازار میں کتھا اور مندر چودھریاں و مسجد بافندگان میں آرتی و نماز کے تصادم اوقات سے پیدا ہو گیا تھا اور جس پر دربار ریاست سے حکم ایک فیصلہ صادر فرمایا گیا لیکن یہ فیصلہ بھی فریقین کو مطمئن اور باہمی مناقشت کو رفع نہ کر سکا اندریں حالات ہم فریقین اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ ہماری قومی و شہری زندگی کی آسائش کا تقاضا ہے کہ اس قسم کے حالات کا اعادہ نہ ہونے دیا جائے اور موجودہ جمود کو ختم کرنے کے لئے فریقین کی عبادات کے مساویانہ احترام کے پیش نظر آرتی اور نماز پر عائد کردہ پابندی رفع کر دی جائے۔

بنابریں ہم مسلمانان و اہل ہنود نے اپنے قدیم روابط اتحاد اور خوش اعتقادی کی روایات کو زندہ کرنے اور خوشگوار تعلقات کو بحال و برقرار رکھنے کی غرض سے باہمی رضامندی کے ساتھ یہ مفاہمت کر لی ہے کہ

"ہر دو اقوام کی باہمی رواداری اور فراخ دلی کے پیش نظر ہم اہل اسلام اس پر رضامند ہیں کہ آرتی پر حکومت کی طرف سے عائد کردہ پابندی رفع کر دی جائے اور ہم اہل ہنود آرتی و کتھا کی ادائیگی کا کوئی ایسا موقعہ نہ آنے دیں گے جس سے مسلمان بھائیوں کی عبادت شاقہ میں خلل پیدا ہونے کا احتمال ہو"

المستفتی نمبر ۲۲۵۳ محمد صدیق (مالیر کوٹلہ) ۵ شعبان ۱۳۵۹ھ م ۸ ستمبر ۱۹۴۰ء

(جواب ۴۲۸) جناب محترم السلام علیکم ورحمۃ اللہ میں نے باہمی مصالحت کا مسودہ دیکھا اس میں چند ضروری ترمیم کی ضرورت ہے اگر اس کے موافق ترمیم کر دی جائے تو پھر میرے خیال میں اس پر مصالحت کر لینے میں کوئی مضائقہ نہیں تاہم احتیاطاً دوسرے اہل الرائے حضرات سے بھی مشورہ فرمالیں

محمد عنایت اللہ کان اللہ لہ

Maktaba Tul Ishaat.com

"ستیار تھ پرکاش" نامی کتاب کا انسداد لازم ہے

(سوال) ڈاکٹر سید محمود صاحب ممبر ورکنگ کمیٹی آل انڈیا کانگریس کمیٹی جو مسلمان ہیں اور باوجود علمائے حق کے فتویٰ کے جو ستیار تھ پرکاش کے خلاف شائع ہو چکا ہے بیان دیتے ہیں کہ:

"حکومت سندھ نے ستیار تھ پرکاش پر پابندی لگا کر سخت غلطی کی ہے اور اس سے ہندو مسلم اتحاد میں رکاوٹ پڑے گی میں نے گاندھی جی سے ایک جلد ستیار تھ پرکاش کی حاصل کی اور میں چودھویں باب کا مطالعہ کر رہا ہوں میں نے اس سلسلے میں گاندھی جی سے بہت دیر تک بات چیت کی اور ان کو سندھ گورنمنٹ کے اس فعل سے بہت بڑا دکھ ہوا ہم پوری کوشش کر رہے ہیں کہ حکومت سندھ یہ حکم واپس لے لے"

منقول از اخبار تیج مورخہ ۲۵ دسمبر ۱۹۴۴ء ص ۴

ڈاکٹر صاحب موصوف رسول کریم ﷺ کی توہین کے مقابلے میں ایک مشرک کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے اپنے ہم مذہبوں اور گورنمنٹ سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ ان تمام پابندیوں کو اس کتاب پر سے اٹھالے کیونکہ ایک مشرک کے جذبات کو ٹھیس پہنچتی ہے تو اس صورت میں ڈاکٹر محمود صاحب کا یہ فعل کس حد تک جائز ہے؟ المستفتی نمبر ۲۷۸۷

(جواب ۴۲۹) اول تو یہ بیان جو اخبارات میں ڈاکٹر سید محمود کی طرف منسوب کیا گیا ہے تصدیق طلب ہے کہ آیا یہ حرفاً حرفاً صحیح ہے یا کمی بیشی کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ دوم اس میں تصریح ہے کہ انہوں نے ستیار تھ پرکاش دیکھنے سے پہلے بیان دیا ہے۔ سوم یہ بات بھی محقق نہیں کہ انہوں نے ستیار تھ پرکاش کے متعلق شائع شدہ فتویٰ دیکھا ہے یا نہیں؟

لہٰذا ڈاکٹر سید محمود کی شخصیت اور ذات سے قطع نظر کرتے ہوئے ہمیں یہ بات ذہن نشین کرنی چاہیئے کہ ستیار تھ پرکاش میں دوسرے مذاہب پر تنقید کا جو طریقہ اختیار کیا گیا ہے وہ دقیانوسیانہ غیر مہذب اور اشتعال انگیز ہے اور انسانیت و شرافت اور حفظ امن کی خاطر اس کی اشاعت کا انسداد لازم ہے چونکہ ہندوستان میں ہماری شامت اعمال اور بدقسمتی سے ایک غیر اسلامی حکومت مسلط ہے اس لئے توہین انبیاء علیہم السلام کے اسلامی قانون کا اجراء ہماری وسعت سے باہر ہے یہ یقینی ہے کہ یہ کیس ان کیسوں سے بدرجہا شدید ہے جن میں حکومت نے اپنے مفاد کے پیش نظر ملک معظم کی رعایا کے مختلف طبقات میں منافرت پھیلانے کی تعزیری دفعات کے ماتحت مقدمے چلائے ہیں۔

اگر ڈاکٹر سید محمود صاحب یا اور کوئی مسلمان اس کتاب کو دیکھنے کے بعد بھی کتاب کی ضبطی یا انسداد اشاعت کے احکام کو غلط اور نامناسب قرار دیں تو یہ ان کی ذاتی رائے غلط ہوگی مسلمانوں کو علماء کے فتویٰ اور جمہور مسلمانان کے فیصلے کے موافق کام کرنا چاہیئے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

ہندوستان سے ہجرت واجب نہیں تاہم اگر کوئی ہندوؤں کی دل آزاریوں کی وجہ سے اقدام کرے تو قابل منع ہے

(سوال) حکومت ہند جو ایک جمہوری حکومت ہونے کی دعویدار ہے قانوناً ہر مذہب کا احترام حکومت پر لازمی ہے لیکن آئے دن اکثریت کے افراد اسلام بانی اسلام اور قرآن پاک کے متعلق نہایت رکیک دل آزار اور شرمناک پروپیگنڈہ کرتے رہتے ہیں مگر مسلمانوں کے احتجاج کے باوجود حکومت ان شر انگیز افراد کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرتی چنانچہ ایک ہندو اخبار نے حال ہی میں آنحضرت ﷺ کی شان میں مندرجہ ذیل گستاخی کی (بعنوان ہم گپی ریڈیو سے بول رہے ہیں) "عرب کی بندرگاہ عدن کے سماچار ہیں کہ نگر نواسیوں نے ایک کھجور کے درخت پر ایک گدھے کو نماز پڑھتے دیکھ کر لوگ حیرت میں پڑ گئے اور ان کا خیال ہے کہ محمد دوبارہ دنیا میں گدھے کے روپ میں آئے ہیں"

فطرتاً اس تحریر کو پڑھ کر مسلمانوں میں ہیجان پیدا ہوا اور انہوں نے حکومت اور ذمہ داران حکومت کو توجہ دلائی لیکن سوائے زبانی ہمدردی کے حکومت کوئی اقدام اس اخبار کے خلاف عملاً کرنے کو تیار نہیں ہے بلکہ کئی جگہ مسلمانوں کے جلسوں اور جلوسوں پر جو صرف اپنا اظہار ناراضگی کرنا چاہتے تھے لاٹھی چارج کیا گیا اور متعدد مسلمانوں کو گرفتار کر کے فوراً سزا دی گئی اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ ان حالات میں ہمیں کیا کرنا چاہئے اگر مسلمانان ہند کی کمزوری یا کسی دیگر شرعی وجوہ کی بنا پر جہاد کا حکم نہیں دیا جا سکتا تو کیا مسلمان کو ہجرت کر کے کسی ایسے ملک کو چلے جانا چاہئے جو نصرت کے لئے تیار ہو۔ المستفتی حاجی محمد یونس محمد ہارون اعجاز الدین وغیرہ اگست ۱۹۵۲ء

(جواب ۴۳۰) اخبار مذکور کا یہ مضمون مسلمانوں کے لئے انتہائی دل آزار ہے اور اس کے علاوہ بعض دوسرے مضامین بھی جو اس سے پہلے شائع ہو چکے ہیں دل آزار اور قابل نفرت ہیں مسلمان ہندوستان میں اگرچہ اکثریت ایک اقلیت کے رہتے ہیں اور اکثریت کی حکومت کا یہ فرض ہے کہ وہ اقلیتوں کے مذہب اور مذہبی شعائر کا احترام کرے اور ان کے خلاف کسی بدباطن کو اس قسم کی تحریر یا تقریر کی اجازت نہ دے۔

اگرچہ بہت سے نیک دل ہندوؤں نے بھی ان حرکات کو مذموم سمجھا اور ان کی مذمت کی تاہم یہ سلسلہ جاری ہے اور اس کی وجہ حکومت کی طرف سے اس کے انسداد میں کوتاہی ہے

بہرحال بعض بدباطن افراد کی اس قسم کی ناہنجار حرکتوں سے مسلمانوں پر ہجرت فرض نہیں ہوتی وہ آئینی کاروائی کا مطالبہ کرتے رہیں اور حکومت کو اس خلاف قانون اور خلاف تہذیب اور خلاف انسانیت کاروائیوں کے خلاف قانونی کاروائی کرنے پر زور دیتے رہیں

بعض اخبارات سے معلوم ہوا کہ پتریکا کے اس مضمون پر اس سے مواخذہ کرنے کی حکومت نے تجویز منظور کر لی ہے اور اس پر مقدمہ قائم ہونے والا ہے اس لئے اس کا انتظار کرنا مناسب ہے اور کوئی مسلمان اگر بخود ہو کر ہجرت کر جائے تو وہ قابل ستائش ہوگا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

Maktaba Tul Ishaat.com

سوال میں مذکور مظالم کے بعد ہجرت تو ایک ادنی فعل ہے۔

(سوال) ریاست مالیر کوٹلہ ایک مسلمان فرماں روا کے ماتحت ہے فرمانروا کی طرف سے حکام ریاست ہر قوم اور مذہب کے مقرر ہیں عرصہ تین سال سے مسلمانان ریاست اہل ہنود اور حکومت کی طرف سے مظالم کا تختہ مشق بنے ہوئے ہیں جو واقعات ذیل سے ثابت ہیں یہ وہ واقعات ہیں جن کا ذکر اخباروں میں بھی آتا رہا ہے اور جن سے دنیا واقف ہے۔

(۱) ہندوؤں نے چند مسلمانوں کو شہید کیا مسلمان حکومت سے داد خواہ ہوئے لیکن ان کی داد رسی نہ کی گئی (۲) ایک ہندو کو کسی نے قتل کر دیا جس کی پاداش میں پانچ مسلمان گرفتار کیے گئے چند ماہ کی تکلیف کے بعد تین کو رہا کر دیا گیا اور دو کو پھانسی کی سزا اپیل پر سزا تبدیل کر کے حبس دوام کر دی گئی (۳) ایک خادم ہندو نے ایک مسلمان کمسن بچی کو جب کہ وہ قرآن کریم لیکر پڑھنے جا رہی تھی زبردستی پکڑ کر زنا بالجبر کیا اور بعد قتل کر کے اس کی لاش غائب کر دی مسلمانوں کے بار بار احتجاج والی ریاست کی خدمت میں عرض داشت اور حکام کو توجہ دلانے کے باوجود مسلمانوں کی داد رسی نہ کی گئی اور نہ ظالم کو کیفر کردار تک پہنچایا گیا بلکہ مسلمانوں کو طفل تسلیاں دیتے ہوئے زائد از ایک سال کا عرصہ گزار دیا بالآخر خدائے قدوس کے منصف اور زبردست ہاتھ نے اس راز سربستہ کو آشکارا کیا یعنی مندو کے گھر کی وہ دیوار جس کے ساتھ مظلومہ بچی کو مع قرآن کریم دفن کیا گیا تھا گرگئی اس کی تعمیر کے لئے ہندو نے معمار لگایا جس نے بنیاد کھودی اور دیوار کی نئی کو (جو پہلے تھی) درست کرنے کے لئے بنیاد سیدھی کی تو اس جگہ لڑکی کی لاش برآمد ہوئی جس کے سینے پر قرآن کریم رکھا ہوا تھا قرآن کریم پر لڑکی کا نام اور اس کے اندر لڑکی کے نام کی عیدیاں موجود تھیں حکام متوجہ کیا گیا لیکن پھر بھی ظالم کو سزا نہ دی گئی بلکہ اس کو فرار ہونے کا موقع دیدیا اور مظلومہ بچی کا خون ہدر ہو کر رہ گیا (۴) ایک مسلمان بچے کو ایک ظالم ہندو نے اینٹوں سے کچل کچل کر شہید کر دیا مسلمانوں کی فریاد کے باوجود ظالم کو سزا نہ دی گئی بلکہ ظالم کو روپوش ہونے دیا گیا (۵) احتجاجی جلسے و جلوس کے وقت دو مسلمان عورتوں پر ہندوؤں نے اس قدر خشت باری کی کہ ایک شہید اور ایک کا حمل ساقط ہو گیا لیکن حکومت کی طرف سے باوجود توجہ دلانے کے ظالموں کو سزا نہیں دی گئی (۶) ایک مسلمان موچی کے بچے کی لاش ایک تالاب سے برآمد ہوئی جس کے قریب ہندو سادھو رہتا ہے ڈاکٹری معائنہ سے ثابت ہوا کہ کار جنون کر مارا گیا ہے لیکن حکومت نے کوئی خاص تحقیقات نہ کی بلکہ مظلوم بچے کے ورثاء سے (مجبور کر کے) تحریر حاصل کر لی کہ ہمارا کوئی استغاثہ نہیں ہے۔ (۷) ہندوؤں نے دو مسجدوں کے قریب نماز مغرب و عشاء کے وقت شرارت سے گھنٹہ آرتی شروع کر دی مسلمانوں نے احتجاج کیا حکومت کو توجہ دلائی لیکن مسلمانوں کی کوئی شنوائی نہ ہوئی بلکہ اہل ہنود کی آرتی اور گھنٹہ پولیس اور فوج کی مدد سے کرائی گئی اور مسلمانوں کو مسجدوں میں نماز سے روک دیا حتی کہ پچیس روز تک مسجدیں مقفل رہیں (۸) عید میلاد النبی کے جلسے میں چند غنڈے شراب پی کر آئے اور فواحشات بکنے لگے (جن کے متعلق عام خیال یہ ہے کہ

بعض حکام کے اشارے سے آئے تھے) ان کو روکا تو وہ آمادہ فساد ہوئے صبح کو ان کے خلاف استغاثہ دائر کیا گیا مگر مسلمانوں کی کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ بلکہ ان شرلیوں سے مسلمانوں پر مقدمہ دائر کرا کے مسلمانوں کی دھڑا دھڑ گرفتاریاں جاری کر دیں (۹) مسجد میں اجتماع تھا کہ پولیس انسپکٹر نے مع دیگر کانسٹبلوں کے جوتیوں سمیت مسجد میں داخل ہو کر لیڈروں کو گرفتار کیا اور مسجد کی بے حرمتی کی کچھ لیڈروں اور لیڈروں کو ان کے گھروں سے گرفتار کیا غرض چالیس پچاس گرفتاریاں عمل میں آئیں (۱۰) چند مسلمان بچے شارع عام پر نعرہ توحید لگا رہے تھے انگریز سپرنٹنڈنٹ پولیس نے ان کو گلے سے پکڑ پکڑ کر دھکے دیئے اور مارا ایک مسلمان نوجوان نے عرض کیا کہ خدا سے ڈرو معصوم بچوں پر ظلم نہ کرو اس پر اس مسلمان کو لاٹھیوں سے اس قدر مارا کہ مدہوش ہو گیا اور کہا کہ بلاؤ اپنے خدا کو جس کے نعرے لگاتے ہو کہ آکر مجھ سے چھڑا لے اور مسلمان بچوں کو گرفتار کر لیا گیا (۱۱) راستے میں متعدد جگہ مسلمان مردوں عورتوں بچوں پر بلا تخصیص لاٹھی چارج کیا گیا (۱۲) کوتوالی کے سامنے مسلمان گرفتار شدگان کو شارع عام پر مادرزاد ننگا کھڑا کیا اور انکے ہاتھ باندھ دیئے ساتھ ہی ایک عورت کو بھی جو گرفتار کی گئی تھی اور ننگا مادرزاد کر کے ان کے پاس کھڑا کیا عورت نے شرم سے ہاتھ شرمگاہ پر رکھے تو اس کی ٹانگوں اور ہاتھوں پر بے دردی سے لاٹھیاں ماری گئیں سولہ گھنٹے اس طرح مظلوم مسلمانوں کو کھڑا رکھا گیا کسی کو پینے کا پانی تک نہ دیا گیا دھوپ سخت تھی پانی مانگنے پر کہا گیا کہ یہاں میری خدائی ہے اپنے خدا سے مانگو شام کو بارش ہوئی اس وقت بھی ان کو اسی طرح کھڑا رکھا گیا اگر کوئی سونا چاہتا تھا تو اس کو ضربات پہنچائی جاتی تھیں (۱۳) گرفتار شدگان کو قبلہ رو ہو کر نماز نہ پڑھنے دی بلکہ مجبور کیا کہ جس حالت میں جس طرف منہ کئے ہوئے ناپاک اور غلیظ جگہ کھڑے ہو اسی طرح نماز پڑھو (۱۴) گرفتار شدگان کو انگریز سپرنٹنڈنٹ نے مجبور کیا کہ تم کو اور ہمارے ماتحتوں کو سجدے کرو تعمیل نہ کرنے پر ضربات پہنچائیں اور زبردستی سر پکڑ کر گروائے جس سے ناکیں اور ماتھے تک چھل گئے (۱۵) گرفتار شدگان کے سجدہ کرنے سے انکار پر سزا دی جاتی تھی اور کہا جاتا تھا کہ بلاؤ اپنے خدا کو کہ تم کو آکر میرے عذاب سے چھڑائے آج میں خدا ہوں (۱۶) بلواؤ اپنے کملی والے کو جس کو کملی والا کملی والا کہہ کر پکارتے ہو (۱۷) سپرنٹنڈنٹ کے کملی والے کی نسبت نمبر ۱۶ کے جواب میں پولیس والے کا کہنا کہ یہ کرنے کیا ہے۔ (نعوذ باللہ)

ان مظالم کے ہوتے ہوئے جب کہ والی ریاست نے بھی تدارک نہیں کیا مسلمان اپنی جان و مال و عزت و آبرو خواتین کی عصمتیں مساجد اللہ کی حرمتیں خدائے دو جہاں کی توحید حضور آقائے دو جہاں کی ذات والا صفات ذات اطہر کی عظمت ہر ایک چیز کو خطرے میں دیکھتے ہوئے سخت مشتعل ہو کر جہاد کا مطالبہ کرنے پر جس کی اجازت نہ ملی ہو ایسی ریاست سے جہاں اس قسم کے ظلم و ستم مسلمانوں پر توڑے جا رہے ہوں مسلمانوں کا ہجرت کرنا از روئے شرع شریف کیسا ہے؟ یعنی فرض یا واجب ہے کہ نہیں؟

المستفتی خاکسار بشیر احمد عفا اللہ عنہ مولوی حسن محمد مولوی رشید احمد (منقول از پوسٹر شائع کردہ سکریٹری انجمن

Maktaba Tul Ishaat.com

مہاجرین مایہ کوئلہ مطبوعہ اسلامیہ کمپنی جالندھر شہر)

(جواب ۴۳۱) اگر یہ واقعات جو نمبر ۱ سے نمبر ۷ تک مفصل و شرح بیان کئے گئے ہیں صحیح ہیں تو ان کو کوئی متنفس جس میں ذرہ بھر بھی انسانیت اور اسلامیت کا احساس موجود ہو اپنے ہوش و حواس اور توازن دماغی کو قائم نہیں رکھ سکتا ان میں سے بعض واقعات ایسے ہولناک ہیں کہ ان کے پیش آنے پر اپنی جان دینے اور جو کچھ اس وقت دماغ میں یا دل میں آجائے کر گزرنے پر بے اختیار اور مجبور ہو جاتا ہے ہجرت کرنے نہ کرنے کا یا ہجرت کے جائز یا فرض ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا یہ کہا جا سکتا ہے کہ جن مسلمانوں نے ان واقعات پر صبر کیا اور صرف ہجرت کر گئے یہ انکے انتہائی تحمل اور قوت برداشت کا نتیجہ تھا ورنہ ایسے ہولناک واقعات پر بے قابو اور از خود رفتہ ہو کر جو کچھ کر گزرتے وہ تعجب خیز نہ ہوتا اور اس بے کسی اور انتہائی مظلومیت کی حالت میں ان کا یہ اختیاری فعل موجب معذوری تھا آج بیسویں صدی میں اور اس تہذیب و تمدن کی روشنی میں بھی ایسے ہزاروں مظالم ہو رہے ہیں اور وہ بھی ایک مسلمان والی ریاست کی مسلم رعایا پر کہ خدا کی پناہ! مسلمانوں کی ایمانی غیرت اور مذہبی حمیت ایسے مواقع پر جانیں قربان کرنے پر محفوظ طریقہ سے ہجرت کر جانا تو ایک ادنیٰ سے ادنیٰ فعل تھا جو انہوں نے کیا جان، عزت، عصمت، مذہب کی بربادی خدا اور رسول اور دین کی توہین و تذلیل سے بعد بھی وہ مراسم ہجرت نہ کرتے تو اس سے زیادہ نہ صرف بے غیرتی اور بے حمیتی بلکہ مذہبی موت کا اور کونسا موقع ہو سکتا تھا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

الجواب صحیح محمد علی مدرس مدرسہ خیر المدارس جالندھر محمد رسول عثمانی عفی عنہ مفتی اعظم دار العلوم دیوبند۔ نصر الاسلام حسین احمد غفرلہ شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند۔ مسعود احمد عفی عنہ نائب مفتی دار العلوم دیوبند۔ عبد اللطیف ناظم مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور۔ اور شاہ محمد حبیب اللہ عفا عنہ صدر مدرس مدرسہ حیات العلوم تلون ضلع جالندھر۔ خیر محمد عفی عنہ مہتمم مدرسہ خیر المدارس جالندھر۔

فصل نہم

سلطان حجاز ونجد

سلطان ابن سعود اور ان کے صاحبزادوں کی تعریف کرنے والا امام

(سوال) امام زکریا مسجد مسمی شیخ احمد یوسف نے بعد نماز جمعہ حجازی شہزادوں کے سامنے ان کی حکومت اور خود ان کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم امام احمد بن حنبل کے مقلد ہیں اس وقت میں ہمیں اپنے فروعی اختلافات کو ختم کر کے متحد ہو جانا چاہئے اس کے بعد آپ نے آیت کریمہ قل یا اہل الکتاب الخ کی تلاوت کی علماء کرام اور مفتیان عظام سے گزارش ہے کہ:

(۱) کیا حکومت نجد کی سلطان ابن سعود اور اس کے شہزادوں کی تعریف کرنا اور ان کی تعظیم کرنا نیز فروعی اختلافات ختم کر کے متحد ہونے کی نصیحت کرنا کیسا ہے؟

(۲)اگر گناہ ہے تو امام مذکور شرعاً امامت کے اہل ہیں یا نہیں ؟ نیز امام مذکور اپنی غلطی کا احساس کر کے توبہ کریں تو کیا توبہ کا اعلان ضروری ہے ؟

(۳)اگر گناہ نہیں تو پھر جو لوگ اس فعل کو گناہ سے تعبیر کرتے ہیں اور امام مذکور پر کفر کا فتویٰ جاری کرتے ہیں ان کی شرعی کیا حیثیت ہے ؟ **المستفتی** نمبر ۲۶۴۰ سیٹھ غلام حسین صاحب بمبئی نمبر ۳-۲۳ جمادی الثانی ۱۳۵۹ھ م ۳۰ جولائی ۱۹۴۰ء

(جواب ۴۳۲) (۱) سلطان ابن سعود اور ان کے صاحبزادوں یا ان کی حکومت کی واقعی خوبیوں کی تعریف کرنا-(۲)یا ان کی (شرعی حدود کے اندر) تعظیم و تکریم کرنا اور احترام کرنا (۳) یا فروعی اختلافات کو نظر انداز کر کے متحد ہو جانے کی نصیحت کرنا ان باتوں میں سے کوئی بات گناہ نہیں بلکہ حجاز مقدس میں امن کا قیام ابن سعود اور ان کی حکومت کا ایسا کارنامہ ہے جس کی نظیر شرفاء مکہ کی حکومت کے طویل زمانے میں نہیں ملتی- اس کی تعریف نہ کرنا کتمان حق اور ناشکری ہے اسی طرح سلطان ابن سعود اور ان کے صاحبزادوں کا شریعت کے احکام نماز روزہ وغیرہ کا پابند ہونا جماعت میں شریک ہونا محاکم شرعیہ کا قیام ایسی خوبیاں ہیں جن سے اکثر سلاطین و امراء اس زمانے میں خالی ہیں ان خوبیوں کا اعتراف کرنا اظہار حق ہے جو شرعاً ممنوع نہیں

اگر سلطان ابن سعود اور ان کے صاحبزادوں یا ان کی حکومت میں بعض کوتاہیاں بھی ہوں تو یہ انصاف کی بات نہیں ہے کہ بعض کوتاہیوں کی وجہ سے ان کی قابل قدر خوبیاں بھی کالعدم کر دی جائیں-

(۲)امام مذکور کا کوئی گناہ ہی ثابت نہیں ہوا-

(۳) جن لوگوں نے امام کو گناہ گار اور مجرم قرار دیا ہے اور یہ پوسٹر شائع کئے ہیں جو اس استفتاء کے ساتھ ہمرشتہ ہیں انہوں نے سخت ظلم کیا ہے بلاوجہ شرعی مجتہدوں اور امام کو کافر ٹھیرا کر **فقدباء به احدهما** کی وعید میں داخل ہوئے مسلمانوں کی تکفیر بڑا خطرناک اقدام ہے کافر کی تکریم بھی اگر بوجہ کفر نہ ہو تو وہ بھی موجب کفر نہیں چہ جائیکہ یہاں تکریم احترام ضعیف کے طور پر ہے تعجب ہے کہ یہ مفتی ان لوگوں پر کبھی کفر کا فتویٰ نہیں لگاتے جو انگریز یا ہندو ڈپٹی کلکٹر ڈپٹی کمشنر کی اس سے زیادہ تعریف و تکریم کرتے ہیں جتنی امام نے سلطان ابن سعود کے شہزادوں کی کی-الغرض یہ پوسٹر اور تکفیر کا حکم قطعاً غلط اور ظلم عظیم ہے-

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(۱)ولی عہد ابن سعود کا خیر مقدم کرنا

(۲)ولی عہد ابن سعود کا خیر مقدم کرنے والے خطیب پر اسی وجہ سے کفر کا فتویٰ لگانا ظلم اور بڑا گناہ ہے

(۳)غیر عالم کو فتویٰ دینے کا کوئی حق نہیں.

(سوال) ایک عالم باعمل صحیح العقائد اہل سنت والجماعۃ (مدینہ منورہ کے رہنے والے) جنکو سالہا سال سے

Maktaba Tul Ishaat.com

سب مسلمان پکا سنی جانتے ہیں اور پہچانتے ہیں اور وہ ایک مسجد میں امام و خطیب ہیں ولی عہد ان علاقہ سے آنے پر جب وہ اس مسجد میں آیا اور اس نے خطیب صاحب کے پیچھے نماز پڑھی تو نماز دعا اور فاتحہ (رسم بسملی کے مطابق) پڑھنے کے بعد کھڑے ہو کر انہوں نے عام رواج کے ماتحت خیر مقدم کے طور پر کچھ اشعار پڑھے اگرچہ وہ اردو زبان سے بخوبی واقف نہیں تاہم ٹوٹی پھوٹی اردو میں باہمی اتحاد و اتفاق پر کچھ تقریر کی

خطیب صاحب کا بیان ہے کہ میں نے رائی و رعیت کے تعلقات مدنظر رکھ کر یہ خیر مقدم کیا ورنہ میرے معتقدات سے اس کا کوئی تعلق نہیں اسی لئے میں نے ان کے مذہب کے متعلق اپنی طرف سے کوئی اظہار خیال نہیں کیا اس واقعہ کے بہت دن بعد انجمن تبلیغ صداقت کی طرف سے ایک طویل اشتہار شائع ہوا جس میں خطیب صاحب کے متعلق یہ ظاہر کیا گیا کہ ان کے پیچھے نماز پڑھنا اور ان سے سلام و کلام کرنا شرعاً قطعاً حرام ہے (اس انجمن میں کوئی عالم یا متقی شریک و شامل نہیں ہے) سوال یہ ہے کہ کیا (۱) خیر مقدم کی یہ رسم ادا کرنے سے خطیب صاحب کے پیچھے نماز پڑھنا اور سلام و کلام کرنا نصوص شرعیہ سے حرام ہے؟

(۲) ایک مقامی عالم یا مفتی خطیب صاحب کے خلاف کفر کا فتویٰ لکھنے کو بھی مستعد اور آمادہ ہیں تو کیا خطیب صاحب کا یہ خیر مقدم نصوص شرعیہ کے مطابق انکو کافر بنا سکتا ہے خطیب صاحب کی عربی اور اردو عبارت ذیل میں درج کی جاتی ہے اس کو ملاحظہ فرما کر بیان کیا جائے کہ خطیب صاحب کے کون سے کلمات ایسے ہیں جن پر کفر کا فتویٰ دیا جا سکتا ہے اور اگر کفر کا فتویٰ لکھا جائے تو ایسا فتویٰ لکھنے والے کے لئے کیا حکم ہے؟

(خطیب صاحب کی تقریر)

اما بالعربیۃ فلا اطول علی سموا لا میر واخوانہ فقد اختصر بثلاث کلمات فاقول:

ای التحیات تتلی عندنا لکم وسورۃ الفتح تتلی عند کم سحرا

یا طالع السعد کم للحب من عجب ادنی النفوس وادنی للسھی نظرا

ان قلت یوما ھلموا للوغی سحرا ناتی فرادی و ناتی للعلا زمرا

بھائیو! عزیزو! باعث مسرت ہے کہ الحمد للہ کہ ہمارے امرا ہماری نماز میں شریک ہیں دیگر باعث خوشی یہ ہے کہ اس حکومت کے جھنڈے پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے یہ لوگ ہوتے ہیں کہ ہم حنبلی المذہب ہیں امام احمد بن حنبل بھی ایک بڑا امام ہے میری یہ عرض ہے بھائیوں سے کہ کوئی بات کا خیال نہیں کرنا چاہئے اختلافات فروعات میں یا اور چیز میں آج کل نہیں کرنا چاہئے اتحاد و اتفاق کا مسلک اختیار کرے قل یا ھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم اسی کلمہ کے ماتحت لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے ماتحت آنا چاہئے۔

(۳) کیا کسی غیر متشرع اور غیر متقی جماعت کو ایک عالم اور متقی کے خلاف ایسا فتویٰ دینے کا حق ہے جس میں نماز پڑھنے اور سلام و کلام کرنے سے روکا جائے اور کیا یہ اتحاد بالدین اور علماء کی توہین نہیں ہے کہ غیر عالم

مناسب شرعی کے نام سے اعلان عام کرے اور علماء کی کوئی پروانہ کرے حالانکہ اس مقام پر بیشتر علماء اہل سنت والجماعت موجود ہیں۔المستفتی نمبر ۲۶۴۱ وزیر احمد خجندی لال باغ بمبئی نمبر ۱۲، ۲۵ جمادی الثانی ۱۳۵۹ھ م یکم اگست ۱۹۴۰ء

(جواب ۴۳۳) (۱) خیر مقدم کا یہ عمل جو خطیب صاحب نے کیا اور جو عبارت انہوں نے عربی اور اردو میں ادا کی اس میں کوئی ایسی بات نہیں جس پر خطیب صاحب کے ساتھ سلام و کلام حرام ہونے کا حکم دیا جائے مہمان کی تکریم واحترام شریعت میں منع نہیں بلکہ اکرام ضعیف مندوب الیہ و مستحسن ہے۔ من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیکرم ضیفہ جائزۃ الحدیث (رواہ ترمذی) یعنی آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ مہمان کی اس کے حق ضیافت بہتر خاطر مدارات کرے

(۲) خطیب صاحب کے اوپر کفر کا حکم لگانا سخت گناہ اور ظلم عظیم ہے ان کی تقریر منقولہ فی السوال میں تو کوئی لفظ ایسا نہیں جس پر تکفیر کی جاسکتی ہو شریعت مقدسہ اور فقہ حنفی کا حکم یہ ہے کہ کسی مسلمان کے کلام میں اگر ۹۹ وجوہ کفر کی ہوں اور ایک وجہ اسلام کی ہو تو اس کے کلام کو اس وجہ پر محمول کیا جائے جو اسلام کی ہو اور ہرگز تکفیر نہ کی جائے۔

واعلم انہ لا یفتی بکفر مسلم امکن حمل کلامہ علی محمل حسن او کان فی کفرہ خلاف ولو کان ذلک روایۃ ضعیفۃ کما حررہ فی البحر و عزاہ فی الاشباہ الی الصغری و فی الدرر وغیرہا اذا کان فی المسئلۃ وجوہ توجب الکفر وواحد یمنعہ فعلی المفتی المیل لما یمنعہ

(درمختار علی حاشیہ ردالمحتار جلد ۳ باب المرتد ص ۳۱۴)

یعنی جب تک کسی مسلمان کے کلام کو کسی اچھے محمل پر حمل کرنا ممکن ہو یا اس کے کفر ہونے میں اختلاف ہو ہرگز کفر کا فتویٰ نہ دیا جائے خواہ یہ اختلاف کسی ضعیف روایت پر ہی مبنی ہو جیسا کہ بحر میں اس کو صاف کر دیا ہے اور اشباہ میں اس مضمون کی نسبت صغریٰ کی طرف ہے اور درر وغیرہ میں ہے کہ اگر کسی مسئلہ میں بہت سی وجوہ موجب کفر ہوں اور صرف ایک وجہ کفر سے بچانے والی ہو تو مفتی کو اسی ایک وجہ مانع کفر کی طرف جھکانا (یعنی تکفیر سے باز رہنا) لازم ہے اور صورت مسئلہ میں تو خطیب صاحب کے کلام میں کفر کی ایک وجہ بھی نہیں ہے نہ ان کے عمل میں تکفیر کی کوئی وجہ پائی گئی ایسی حالت میں انکے اوپر کفر کا حکم لگانے والے اس حدیث شریف کے ماتحت ملزم ہیں جو مشکوٰۃ میں بخاری شریف سے منقول ہے وہ یہ ہے لا یرمی رجل رجلا بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک۔ یعنی جب کوئی شخص کسی شخص کو فاسق کہے یا کافر کہے اور جس شخص کو کہا ہے وہ ایسا نہ ہو تو یہ کلمہ خود کہنے والے پر لوٹ آتا ہے۔ (نعوذ باللہ)

Maktaba Tul Ishaat.com

(۳) کسی غیر عالم کو فتویٰ دینے کا کوئی حق نہیں اگر ایسا شخص جو علم دین سے واقف نہ ہو شرعی احکام اکمل سے بتائے اور فتوے دے یہ مجازفت اور ممازحت فی الشرع ہے اور موجب تعزیر ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

فصل دہم
متفرقات

دین وسیاست لازم ملزوم ہیں

(سوال) (۱) کیا مسلمانوں کا مذہب ان کی سیاست سے علیحدہ نہیں (۲) کیا مذہب اسلام مسلمانوں کی زندگی کے ہر ایک پہلو پر حاوی نہیں ہے۔ المستفتی نمبر ۲۱۹۶ محمد حنیف گندہ نالہ (دہلی) ۱۶ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ م ۱۹ جنوری ۱۹۳۸ء

(جواب ۴۳۴) انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام دین اور سیاست دونوں کے حامل ہوتے ہیں اور خود بھی سیاسی امور میں شریک اور عامل رہتے ہیں اسلام اس معاملہ میں خصوصی امتیاز رکھتا ہے اس کی ابتدائی منزل ہی سیاست سے شروع ہوتی ہے اور اس کی تعلیم مسلمانوں کی دینی اور سیاسی زندگی کے ہر پہلو پر حاوی اور کفیل ہے

قرآن پاک میں جنگ و صلح کے قوانین و احکام موجود ہیں کتب احادیث و فقہ میں عبادات و معاملات کے پہلو بہ پہلو ملکی سیاست کے مستقل ابواب موجود ہیں دین کے ماہر شرعی سیاست کے بھی ماہر ہوتے ہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(۱) مسلم کا صدر۔
(۲) مشرقی کی تحریک خاکسار کے ہم عقیدہ لوگ خارج از اسلام ہیں

(سوال) (۱) مسٹر محمد علی جناح و قائداعظم و قائد ملت کہنا یا لکھنا یا سمجھنا جائز ہے یا نہیں؟
(۲) عنایت اللہ مشرقی کو اور خاکسار ان کو جو اس کی قائم کردہ پارٹی کے لوگ ہیں اہل سنت والجماعت مسلمان سمجھنا چاہیئے یا نہیں۔ المستفتی نمبر ۲۵۲۸ نسیم احمد سکریٹری (مظفر نگر) ۱۹ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ م ۷ اگست ۱۹۳۹ء

(جواب ۴۳۵) مسٹر محمد علی جناح مسلم لیگ کے صدر ہیں اور مسلم لیگ سیاسی جماعت ہے اگر مسلم لیگ کی سیاسی پالیسی صحیح ہو جائے تو اس کی صدارت کوئی شخص بھی ہو کر سکتا ہے مگر مشرقی کی تحریک مذہبی تحریک کے نام سے ہے اور ان کا اصول یہ ہے کہ امیر اور ادارہ عالیہ کے ہر حکم کی اطاعت ہر خاکسار پر فرض ہے اور یہ کہ حقیقی اسلام وہی ہے جو مشرقی نے پیش کیا ہے اور مولویوں کا پیش کیا ہوا اسلام غلط ہے۔

حالانکہ مشرقی صاحب نے جو اسلام تذکرہ میں ذکر کیا ہے وہ الحاد زندقہ ہے ڈارون تھیوری کے وہ قائل ہیں اور اہل یورپ کو حقیقی مسلمان اور زمین کی بادشاہت کا مستحق اور صحیح وارث قرار دیتے ہیں ان کی اطاعت اور فرماں برداری کا حکم دیتے ہیں سنن نبویہ کا استہزا کرتے ہیں اس لئے مشرقی اور ان کے ہم عقیدہ لوگوں کو خارج از اسلام اور ان کی جماعت کے ایسے لوگ جو مشرقی کے عقائد کے قائل نہ ہوں حلف بالا طاعۃ کی وجہ سے غلط کار اور علی خطر الارتداد سمجھنا چاہئے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(۱) جیل میں اگر جابر حکام اذان کی اجازت نہ دیں تو؟
(۲) جیل میں اگر پانی پر قدرت نہ ہو تو تیمم کرے
(۳) جیل میں اگر باجماعت نماز کی اجازت نہ ملے تو؟
(۴) بھوک ہڑتال کب تک جائز ہے؟

(سوال) (۱) جیل میں اگر اذان سے روک دیا جائے تو پھر کیا کرنا چاہئے؟ (۲) جیل میں اگر پانی نہ ملے یا جیل والے عمداً پانی نہ لینے دیں تو نماز کی ادائیگی کے لئے کیا کرنا چاہئے؟ (۳) جیل میں اگر وہ باجماعت نماز نہ پڑھنے دیں تو کیا صورت ہوگی؟ (۴) مقاطعہ جو عی بطور احتجاج بر خلاف بد سلوکی کے کیا جائے تو کیا حکم ہے؟
المستفتی دفتر مجلس خلاف پنجاب (لاہور)

(جواب ٤٣٦) (۱) اذان دینے کی کوشش کرنی چاہئے اور جب کہ کسی طرح جابر حکام اجازت نہ دیں تو بغیر اذان نماز پڑھ لی جائے (۲) جیل میں اگر جابر حکام وضو کے لئے پانی نہ دیں اور کسی طرح پانی دستیاب نہ ہو یا اس کے استعمال پر قدرت نہ ہو تو تیمم سے نماز پڑھ لیں (۳) جماعت سے نماز پڑھنے کی اجازت کے لئے کوشش کی جائے اور اگر کسی طرح بھی اجازت نہ ملے تو فرداً فرداً نماز پڑھ لی جائے (۴) مقاطعہ جو عی اس حد تک کہ ہلاکت کا گمان غالب نہ ہو جائے جائز ہے۔ محمد کفایت اللہ غفرلہ

(۱) مسلمانوں کو مذہبی تعلیم سے روکنے کا مجاز غیر مسلم ریاست نہیں
(۲) جو مدرس ریاست کے اس حکم کو تسلیم کرے اسکی امامت جائز نہیں
(۳) مسلمانوں کو مذہبی تعلیم حاصل کرنے کے لئے کسی قسم کی اجازت ضروری نہیں۔

(الجمعیۃ مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۳۲ء)

(سوال) (۱) کسی غیر مسلم سلطنت یا ریاست میں قرآن مجید اور مذہبی تعلیم دینے والوں کے مچلکے لئے جاویں کہ بلا اجازت سرکار وہ ہرگز تعلیم قرآن و تعلیم مذہبی نہ دیں اگر دیں گے تو مچلکے ضبط کر لئے جائیں گے ایسی حالت میں وہ ریاست دار الامن ہے یا دار الحرب؟ اور وہاں نماز جمعہ ہو سکتی ہے یا نہیں (۲) کوئی معلم حکومت

Maktaba Tul Ishaat.com

سے خائف ہو کر یا مرعوب ہو کر تعلیم قرآن مجید دینے سے انکار کرے اور حکومت سے اقرار کرے کہ وہ آئندہ تعلیم قرآن و مذہب نہیں دے گا تو وہ شخص قابل امامت ہے یا نہیں (۳) جس سلطنت یا ریاست میں آزادی کے ساتھ تعلیم کلام مجید و دینیات جاری ہو اور اب حکم دیا جائے کہ تعلیم اجازت لیکر دی جائے تو وہاں کے مسلمانوں کو اجازت حاصل کرنا چاہئے یا کیا؟

(جواب ۴۳۷) (۱) تعلیم قرآن مجید و دینیات پر کوئی بندش برداشت نہیں کی جاسکتی غیر مسلم حکومت کو یہ مجاز نہیں کہ مسلمانوں کو مذہبی تعلیم سے روک سکے نماز جمعہ تو وہاں جائز ہے لیکن اس حکم تعمیل میں قرآن مجید اور دینیات کی تعلیم کو بند کر دینا جائز نہیں۔

(۲) جو مدرس اس حکم کو تسلیم کرے اور اس کے خلاف اظہار ناراضگی نہ کرے وہ بھی مسلمانوں کی امامت اور قیادت کا اہل نہیں

(۳) اجازت مانگنا ادائے فرائض کے لئے بے اصول چیز ہے اس کا مطلب یہ ہوگا کہ کل کو نماز کے لئے بھی اجازت طلب کرنے کا حکم دیا جائے گا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

ستیارتھ پرکاش نامی کتاب بہتان طرازی تمسخر اور استہزا کا معجون مرکب ہے۔

(سوال) جناب کے ملاحظہ کے واسطے ایک کتاب "ستیارتھ پرکاش" ارسال ہے کیا اس کتاب کا چودھواں باب مسلمانوں کے مذہب پر بدترین حملہ نہیں ہے کیا اس سے مسلمانوں کی دل آزاری نہیں ہوتی؟ کیا اس کے خلاف آواز اٹھانا مسلمانوں پر فرض نہیں ہے؟ المستفتی سیٹھ احمد میمن ۵ ستمبر ۱۹۴۴ء

(جواب ۴۳۸) ستیارتھ پرکاش میں دوسرے مذاہب کے خلاف جو تنقید کی گئی ہے وہ علمی حدود سے قطعاً باہر ہے وہ تو بازاری پھکڑ بازی بہتان طرازی تمسخر و استہزا تبدیل و تحریف کا معجون مرکب ہے وہ دل آزار و اشتعال انگیز ہونے میں محتاج کسی دلیل و ثبوت کی نہیں ہے اس کو ممنوع الاشاعت قرار دینے کے لئے جس قدر جدوجہد کی جائے حق بجانب ہے جو مسلمان اور دوسرے مذاہب والے اس میں سعی کریں گے وہ انسانیت تہذیب و شرافت کی خدمت کریں گے اور مذہبی حیثیت سے مسلمان انبیاء علیہم السلام کی توقیر و تکریم کی حفاظت کا اجر و ثواب پائیں گے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ۔ الجواب صحیح محمد مظہر اللہ غفرلہ

مولوی عبدالکریم سورلی کے ایک طویل خط کے اقتباسات و تلخیص اور حضرت مفتی اعظمؒ کا جواب

(الجمعیۃ سہ روزہ مورخہ یکم نومبر ۱۹۳۳ء)

حضرت مخدوم محترم مجاہد الاسلام فخر ملت علامہ مفتی محمد کفایت صاحب دام فیضھم۔ سلام مسنون کے بعد عرض ہے کہ حضور والا اور مولانا حافظ احمد سعید صاحب کے مضامین میں نے پڑھے جو اخبار

تیج دہلی مورخہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۳ء میں پنڈت دیانند سرسوتی کے متعلق شائع ہوئے ہیں ان مضامین میں ایک حرف بھی ایسا نہیں ہے جس سے کسی قسم کی مداہنت کی بو آتی ہو مگر بعض بند گانِ اغراض نے خصوصاً لاہور کے اخبار انقلاب نے ان مضامین کو اپنی اغراض مشئومہ کا آلہ کار بنالیا ہے آپ کے مضامین اس عام اصول صحافت پر لکھے گئے ہیں جس کے ماتحت مسلم اخبارات ورسائل کے خاص نمبروں میں غیر مسلم حضرات کے مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں جن میں وہ باہمی رواداری اور صلح وآشتی کی فضا پیدا کرنے کے لئے مسلم پیشواؤں کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں آپ حضرات کے مضامین میں اس سے زیادہ کچھ نہیں ہے کہ پنڈت دیانند نے جو کچھ کیا ہندو دھرم کے لئے کیا اگر انقلاب کے ایڈیٹر کو آپ کی مجاہدانہ سرگرمیوں کی بنا پر آپ سے بغض نہ ہوتا تو سب سے زیادہ وہی داد دیتا کیونکہ پنڈت دیانند کے متعلق اس سے زیادہ سلجھے ہوئے اور بہتر مضامین لکھنا محال ہے لہذا میری مخلصانہ گزارش ہے کہ میرے مندرجہ ذیل سوال کا جواب عنایت فرمائیں تاکہ میں اس کو عوام کے اطمینان کے لئے شائع کردوں۔

ستیار تھ پرکاش کا طرز بیان قابل مذمت ہے

(سوال) پنڈت دیانند سرسوتی نے ستیار تھ پرکاش کے چودھویں باب میں خدا تعالیٰ اور حضور خاتم المرسلین ﷺ اور قرآن مجید کے بارے میں جو دل آزار حملے کئے ہیں ان کے متعلق جناب کا کیا خیال ہے؟

بندہ عبدالکریم از سورت

برادر! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - آپ کا عنایت نامہ موصول ہوا میرے بعض کرم فرما عرصہ سے میرے اور مولانا احمد سعید صاحب اور جمعیۃ علما کے خلاف ہر قسم کی زہر چکانی کررہے ہیں وہ مسلمانوں کو ہم سے بدظن کرنے کے لئے افترا اور بہتان طرازی سے بھی نہیں چوکتے میں ان تمام باتوں کو دیکھتا اور صبر کرکے معاملے کو خدا کے حوالے کردیتا ہوں آپ کے سوال کا جواب دینے میں مجھے تامل نہیں مگر کیا آپ یہ امید کررہے ہیں کہ اس جواب کی اشاعت سے ان کرم فرماؤں کے قلم ہمارے خلاف سرگرمی دکھانے سے رک جائیں گے میرا خیال یہ ہے کہ یہ حضرات جو کچھ ہمارے خلاف لکھتے ہیں وہ ان کے بھی ضمیر کے خلاف ہوتا ہے مگر وہ اپنے مشن (جمعیۃ کی مخالفت) کی تکمیل پر مجبور ہیں اور ان حالات میں ان سے قلم روکنے کی توقع نہیں کی جاسکتی ہاں جیسا کہ آپ نے لکھا ہے کہ بعض مسلمان ان کی اشتعال انگیز اور جوشیلی تحریروں سے غلط فہمی میں مبتلا ہوتے ہیں ممکن ہے کہ ان کے لئے ہمارا جواب مفید ہو اس بنا پر آپ کے سوال کا جواب ارسال کررہا ہوں۔

(جواب ۴۳۹) ستیار تھ پرکاش میں خدائے برتر جل شانہ اور خاتم المرسلین رحمۃ للعالمین ﷺ اور قرآن مجید کے بارے میں جو الفاظ استعمال کئے گئے ہیں وہ یقیناً سلامت روی اور رواداری کے خلاف اور سخت دلآزار اور اشتعال انگیز ہیں یہ طرز تحریر اور فحاشی نہ صرف مسلمانوں بلکہ تمام انصاف پسند انسانوں کے نزدیک

Maktaba Tul Ishaat.com

قابل مذمت ہے اسی قسم کے لٹریچر سے مختلف مذاہب کے درمیان آتش جنگ وفساد مشتعل ہوتی ہے اور اسی فحاشی کی بنا پر ستیارتھ پرکاش کے مصنف سے مسلمان اور دوسرے اہل مذاہب ناراض ہیں مگر اس نجاست کی پوٹ کو جو تقریباً ساٹھ ستر برس سے ستیارتھ پرکاش کے حلقہ اشاعت میں محدود تھی بلاضرورت کرید کر اپنے ہاتھوں سے اچھالنا اور اپنے اخباروں میں چھاپ کر ہزاروں کی تعداد میں شائع کرنا اور ہزارہا مسلمانوں کی نظر وزبان کو اس گندگی سے ملوث کرنا نہ دانشمندی ہے نہ مذہبی خدمت - حق تعالیٰ مسلمانوں کو دینی بصیرت عطا فرمائے اور موقع ومحل کی شناخت نصیب کرے - آمین - محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

دوسرا باب
غیر مسلموں کے ساتھ معاملات

ماتھے پر چندن یا قشقہ لگانا

(سوال) جب کہ ایک جلوس متفقہ ہندو مسلمان کا گزر رہا تھا اور جس میں دونوں شریک تھے محض ہندو اصحاب نے اہل جلوس کے ماتھے پر چندن لگایا جن کے ماتھے پر چندن لگایا گیا تھا ان میں بعض مسلمان بھی تھے آیا بحالت مندرجہ بالا وہ مسلمان جن کے ماتھے پر چندن لگا وہ کفر کے مرتکب ہوئے اور کیا ان کی عورتیں ان کے نکاح سے خارج ہو گئیں؟

(جواب ۴۴۰) انسان کو کسی حالت میں خواہ وہ طبعی ہو یا اخلاقی یا قانونی یا مذہبی حد اعتدال سے تجاوز نہ کرنا چاہئے اتفاق بہت اچھی چیز ہے اور اس کے ثمرات یقیناً خوشگوار ہیں لیکن اپنی وضع اپنی اخلاقی اسپرٹ اپنے قومی شعار اپنے مذہبی وقار کو تباہ کرنا اور اسے اتفاق سمجھنا حد اعتدال سے تجاوز ہے ماتھے پر قشقہ اور چندن لگانا اہل ہنود کا خاص قومی اور مذہبی شعار ہے اہل اسلام پر اس سے احتراز لازم تھا افراط وتفریط ہمیشہ مذموم ہے باقی جن مسلمانوں پر چندن ہندوؤں نے لگادیا ان کی تکفیر اور ارتداد اور انفساخ نکاح کا حکم نہیں کیا جاسکتا کیونکہ ان کی رضامندی یا شعار کفر پر خوش ہونے کا علم نہیں تاہم انہیں توبہ کر لینی چاہئے اور آئندہ ایسے افعال سے احتراز کرنا چاہئے -

ہندوؤں کے ساتھ معاملات کا حکم

(سوال) اہل ہنود کی مسلمہ کتب مذہبیہ سے یہ ثابت ہے کہ اشیائے خوردنی مثلاً مٹھائی - شربت - پانی وغیرہ ملیچھ (مسلمان) کے پرچھاوین سے اہل ہنود کے نزدیک ناپاک اور نجس ہو جاتی ہیں اس پرچھاوین سے محفوظ رکھنے اور ناپاک چیز کو پاک کرنے کے لئے ان اشیا پر گؤ موتر یعنی گائے کے پیشاب کے چھینٹے ڈالے جاتے ہیں پرچھاوین سے محفوظ رکھنے اور ناپاک کو پاک کرنے کے لئے اہل ہنود کے ہاں سوائے گائے موتر کے کوئی دوسری چیز نہیں ہے اگر کوئی ہندو کسی مسلمان کے گھر کا پکا ہوا کھانا کھالے تو وہ شخص اس وقت تک کبھی مشدہ

یعنی پاک نہیں ہو سکتا جب تک پنج گو یعنی گائے کی پانچ چیزیں ملا کر نہ پی لے یعنی گوبر' پیشاب' گھی' دودھ' دہی' مشاہدہ سے یہ ثابت ہو گیا کہ صبح کو جب اہل ہنود دکانیں کھولتے ہیں یا خوانچہ والے اشیائے خوردنی فروخت کرنے کے لئے لیکر گھر سے نکلتے ہیں یا برہمن پیاؤ پر پانی پلانے کے لئے بیٹھتا ہے تو لازمی ہوتا ہے کہ پہلے ہر چیز پر اور پانی کے مٹکوں میں گوموتر کے چھینٹے ڈال دے تاکہ ملیچھ کا پرچھاواں پڑ کر ناپاک نہ ہو جائے اس شکل میں ہندوؤں کے ہاتھ کا کھانا ان کی دکانوں سے مٹھائی وغیرہ خریدنا یا ان کے پیاؤ سے پانی پینا مسلمانوں کے لئے حرام ہے یا نہیں؟

(جواب ٤٤١) اسلام ایک مستحکم اصول رکھنے والا دین ہے اس کے مسائل منصوصہ صاف اور روشن ہیں اس میں کسی کی خاطر یا کسی کی ضد سے حکم میں تبدیلی نہیں کی جا سکتی اسلام کا صاف و صریح مسئلہ ہے کہ انسان کا بدن جب کہ اس پر کوئی نجاست نہ لگی ہوئی ہو وہ پاک ہے خواہ وہ مسلمان ہو یا کفر مرد ہو یا عورت۔ جنبی ہو یا حائضہ۔ اس کے ہاتھ کا چھوا ہوا پانی یا منہ کا جھوٹا پاک ہے پس عیسائی' یہودی' مجوسی' ہندو اور تمام غیر مسلم افراد کا اس بارے میں ایک ہی حکم ہے اور ان میں سے کسی کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا یا چھوئی ہوئی کوئی چیز ناپاک نہیں بشرطیکہ کسی نجاست کی آمیزش نہ ہونے کا ظن غالب ہو اور جب کہ نجاست کی آمیزش کا گمان غالب ہو تو وہ شے بوجہ آمیزش نجاست کے ناپاک سمجھی جائے گی نہ اس وجہ سے کہ وہ کسی خاص غیر مسلم کے ہاتھ کی چھوئی ہوئی ہے بلکہ اس حکم میں مسلم اور غیر مسلم کا فرق نہیں ہے اگر مسلمان کی کسی چیز میں بھی آمیزش نجاست کا ظن غالب ہو جائے تو اس کی ناپاکی کا حکم دیا جائے گا ممکن ہے کہ ہندوؤں کا مذہبی حکم وہی ہو جو سوال میں بیان کیا گیا ہے لیکن کتنے ہندو اپنے مذہبی حکم پر عمل کرتے ہیں یہ بات محل نظر ہے اور بالخصوص بازار میں بیچنے والے جن سے مسلمان اور ہر مذہب کے لوگ چیزیں خریدتے ہیں وہ ایسا کرتے ہوں اس میں اور بھی زیادہ تامل ہے پس جب تک کہ یہ بات یقینی یا مظنون بظن غالب نہ ہو جائے اس وقت تک ناپاکی کا حکم دینا درست نہیں ہاں مسلمانوں کے ساتھ ہندوؤں کا جو برتاؤ ہے کہ دور سے ان کے ہاتھ میں سودا ڈال دیتے ہیں اور ان کا ہاتھ تراوٹ کی ہوئی چیزوں کو لگ جائے تو انہیں ناپاک سمجھتے ہیں اس کا تقاضا یہ ہے کہ مسلمان بھی اپنی قومی غیرت سے کام لیں اور اپنی خودداری کو محفوظ رکھنے اور اپنے نفس کو ایک ذلیل ننگ سے بچانے کے لئے ان کی دکان پر نہ جائیں اور اپنی قوم کو فائدہ پہنچانے کے ارادہ سے مسلمان ہی سے خریدیں اور ہر قسم کی تجارت میں گھس جائیں ورنہ علاوہ بے غیرتی اور ذلت کے قومی ہلاکت کے گڑھے میں جا گریں گے اور پھر کوئی چارہ کار نہ ہوگا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

مہورت اور مورتیوں کا جلوس

(سوال) کھولی میں ایک سناتن دھرمی ہندو صاحب مندر بنوا رہے ہیں جس کی تکمیل ابھی نہیں ہوئی مگر مہورت کے لحاظ سے مندر کے افتتاح کا دن اور ساعت ۱۰ ذی الحجہ مطابق ۱۲ جون ۱۹۲۷ء پڑ گئی اور ان کو

Maktaba Tul Ishaat.com

مجبوراً اس روز مورتیوں کا جلوس بازار میں سے گزار کر مندر میں پوجا کا کام شروع کر دینا تھا تاکہ مہورت کے مطابق رسم افتتاح ادا ہو جائے اگر اس روز رسم افتتاح نہ ہوتی تو پھر مہورت دو سال بعد پڑتا تھا حکام نے ان کو کہا کہ بقرہ عید کے بعد وہ کوئی تاریخ مقرر کریں مگر مہورت کی ساعت کی وجہ سے وہ مجبور تھے چنانچہ ہندو صاحب نے چند مسلمانوں کو اپنے مکان پر بلایا اور استدعا کی کہ آپ لوگ میری درخواست پر دستخط کر دیں کہ چونکہ یہاں ہندو مسلمانوں کے تعلقات خوشگوار ہیں فساد کا اندیشہ نہیں ہے ہمیں جلوس کے نکالے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے مسلمانوں نے اسلامی رواداری کو مد نظر رکھتے ہوئے ہندو صاحب کی استدعا قبول کی اور دستخط کر دیئے اور اس امر کو ثابت کر دیا کہ اسلام ایک صلح کل مذہب ہے۔

جن مسلمانوں نے جلوس نکالنے پر اعتراض نہ کرتے ہوئے درخواست پر دستخط کئے تھے ان میں معززین اہل اسلام۔ متولی مسجد۔ صدر انجمن اسلامیہ۔ وائس پریزیڈنٹ انجمن اسلامیہ۔ سکریٹری انجمن اسلامیہ وغیرہ شامل تھے عید ۱۱ جون کی تھی مندر کا جلوس ۱۲ جون کی شام کو نکلنے والا تھا ایک شخص نے جو دستخط کرنے والوں میں سے نہ تھا مسلمانوں میں غلط فہمی پھیلانی شروع کر دی اور ایک دو دستخط کرنے والوں کو بھی ساتھ ملا لیا اور بجائے سب دستخط کرنے والوں کے ساتھ تبادلہ خیالات کرکے کوئی سمجھوتہ کرنے کے ایک علیحدہ فریق بنا کر حکام کو تاریں دیکر جلوس کے نکلنے میں مزاحمت کی حکام نے کافی انتظام کرنے کے بعد جلوس کی اجازت دے دی اور جلوس ۱۲ جون کی شام کو دو گھنٹے کے لئے سرکاری سڑک پر سے گزرا اور کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا دستخط کرنے والے مسلمانوں میں سے کوئی شخص جلوس میں شامل نہیں ہوا تاہم ان مسلمانوں کو عامۃ الناس میں مطعون کیا جاتا ہے انہیں مشرک اور گناہ گار کہا جاتا ہے کوئی کہتا ہے کہ یہ مسلمان آریہ ہو گئے کوئی ان سے مقاطعہ کرنے کے لئے فتویٰ منگوا رہا ہے کیا واقعی یہ مسلمان گردن زدنی ہیں؟ کیا ان دستخط کرنے والوں کا یہ صلح جویانہ فعل قابل اعتراض ہے؟ جو لوگ ان مسلمانوں کو مطعون کر رہے ہیں ان کے لئے کیا حکم ہے؟

(جواب ۴۴۲) مہورت اور مورتیوں کا جلوس یہ سب مشرکانہ افعال و خیالات ہیں مسلمانوں کو کسی ایسے معاملے میں جس سے اسلام کی عزت پر دھبہ نہ آتا ہو سمجھوتہ کرنے یا دستخط کرنے کا اختیار ہے عام اس سے کہ مہورت ہوتی یا نہ ہوتی وہ باہمی صلح و آشتی کے طریقے اسلام اور مسلمانوں کی عزت برقرار رکھتے ہوئے اختیار کر سکتے ہیں۔ محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرسہ امینیہ دہلی

کسی غیر مسلم کی درازی عمر کی دعا مانگنا

(سوال) مسٹر گاندھی ۲۱ روز کا برت رکھتے ہیں تاکہ ہندو مسلم اتحاد ہو ان کے برت کے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہونے پر ہندو تمام ہندوستان میں اظہار مسرت کے جلسے منعقد کرتے ہیں جس میں مسٹر گاندھی کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کی دعائیں مانگی جاتی ہیں مسلمان شرکت سے محترز رہتے ہیں مگر کسولی کی واحد

مسجد کے پیش امام صاحب اس جلسے میں شریک ہوتے ہیں اس کی صدارت فرماتے ہیں اور جلسے کے مقاصد کی تکمیل فرماتے ہیں کیا امام صاحب کا یہ فعل کفر و شرک کی حمایت نہیں ہے؟

(جواب ٤٤٣) کسی غیر مسلم کی درازی عمر کے لئے دعا مانگنا اس نیت سے کہ شاید خدا تعالیٰ اس کو ہدایت فرمادے اور وہ آئندہ عمر میں نور اسلام سے منور و مستنیر ہو جائے جائز ہے پس جلسہ مذکور کی شرکت و صدارت کے لئے ایک جائز محمل ہو سکتا ہے اور لوگوں کو زیبا نہیں کہ وہ اس بنا پر امام صاحب کو محل طعن و تشنیع بنائیں۔ واللہ اعلم۔ محمد کفایت اللہ غفرلہ

اسلام کی توہین آمیز کلمات سے احتراز لازم ہے۔

(سوال) زید پر کیدو مطلق بے قید نے اپنی تقریر میں جو مسلم ہندو اتحاد پر کی تھی یہ الفاظ کہے کہ میں نے اپنی ذات سے ارادہ کر لیا ہے کہ میں کسی ہندو بھائی سے نہیں لڑوں گا چاہے وہ میری بزرگ ماں تک کو بے حرمت کرے میری بیٹی اور بہو کو بے حرمت کرے میرے قرآن شریف کو پھاڑ ڈالے میری مسجد کو شہید کر دے یہ میں نے اپنی والدہ سے مشورہ کرنے کے بعد ان کی عین اجازت کے بعد ارادہ کر لیا ہے۔ اب دریافت طلب یہ چار امر ہیں۔

(۱) زید نے جو قرآن عظیم کے لئے یہ بے ادبی کے الفاظ بکے اور لکھے ہیں اور قرآن عظیم کی توہین کو گوارا رکھا یہ کفر ہے یا نہیں؟ (۲) اور زید کافر و مرتد ہوا یا نہیں؟ (۳) کافر و مرتد کا کیا حکم ہے؟ (۴) جو شخص زید کو باوجود ایسے کلمے بکنے کے مؤمن جانے وہ مومن رہا یا نہیں؟ بینوا توجروا

(جواب ٤٤٤) اول تو ان الفاظ کی تحقیق ضروری ہے کہ آیا یہی الفاظ ہیں جو سوال میں نقل کئے گئے ہیں یا نہیں؟ دوم یہ بھی لحاظ رکھنا چاہئے کہ ہندو مسلم اتحاد سے مقصود سیاسی اور معاشرتی اور اقتصادی اتحاد ہے نہ کہ مذہبی۔ کیونکہ مذہبی اتحاد ہندو اور مسلم میں ناممکن ہے سوم یہ بھی نظر انداز نہ کرنا چاہئے کہ حامیان اتحاد مسلمانوں کا مقصد اور مطمح نظر کیا ہے جہاں تک میرا خیال ہے ان کا مقصد مسلمانوں کی قلیل التعداد اور مالی و تعلیمی لحاظ سے کمزور قومیت کو نقصان سے بچانا اور ترقی کے لئے مواقع بہم پہنچانا اور ہندوستان کی ہندو مسلم متفقہ قوت سے ایک اجنبی جابر عیسائی طاقت کی چیرہ دستی کا مقابلہ کرنا اور مقامات مقدسہ اسلامیہ کے وقار و احترام کو قائم رکھنا اور اس کی حفاظت کرنا ہے۔ چہارم یہ ضروری ہے کہ مسلمان کو ایسے الفاظ کا استعمال کرنا سخت مذموم ہے جن کے مفہوم ظاہر سے توہین شعائر اسلام کا شبہ بھی پیدا ہوتا ہو یا پیدا ہو سکے پنجم کسی مسلمان قائل کے کلام کو حتی الامکان ایسے معنوں پر محمول نہ کرنا چاہئے جو موجب کفر ہوں بلکہ اگر کوئی صحیح معنی ہو سکتے ہوں تو ان پر حمل کرنا واجب ہے کیونکہ۔ **الاسلام یعلو ولا یعلی**۔

تمہید امور پنجگانہ کے بعد سوال کا جواب یہ ہے کہ کلام مذکور (اگر نقل صحیح ہے) اپنے ظاہر مفہوم کے لحاظ سے سخت مذموم ہے کیونکہ اس سے شبہ ہو سکتا ہے کہ قائل اپنی ماں بیٹی بہن کی بے حرمتی اور قرآن

Maktaba Tul Ishaat.com

مجید اور مساجد اللہ کی توہین گوارا کر رہا ہے مگر قائل پر کفر کا حکم کر دینا نہیں چاہئے کیونکہ توہین اور بے حرمتی کا مقصود نہ ہونا تو ظاہر ہے اور کلام کا بے حرمتی اور توہین گوارا کرنے پر دلالت کرنے کے لئے متعین ہونا لازم نہیں کیونکہ ماں بہن کی بے حرمتی کرنا قرآن شریف کو پھاڑنا مسجد کو شہید کرنا بطور اپنے فعل کے اس نے ذکر نہیں کیا بلکہ یہ افعال تو ہندو کے ذکر کئے کہ اگر ہندو یہ کام کرے اپنا جو فعل ذکر کیا ہے وہ نہ لڑنا ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ جب کہ ماں بہن کا بے عزت ہونا اور قرآن پاک کا پھاڑا جانا اور مساجد کا شہید کیا جانا مشاہدہ کیا جائے اور پھر بھی قائل نہ لڑنے کا تہیہ ظاہر کرے تو اس تہیہ کا منشا کیا ہے؟ آیا وہ ان افعال کو کچھ وقعت نہیں دیتا اور ماں بہن کی بے عزتی اور قرآن پاک و مساجد کی توہین کی اسے کچھ پرواہ نہیں یا پرواتو ہے اور ان باتوں کو سخت سے سخت جرائم سمجھتا ہے مگر نہ لڑنے کا تہیہ اس لئے ہے کہ مرتکب جرائم ست مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتا یا نہ رکھنے کا اس کو خیال غالب ہے یا وہ دیکھ رہا ہے کہ ایک دوسرا قوی دشمن بجائے ایک شخص کی ماں بہن کے سینکڑوں فرزندان توحید کی ماں بہنوں کی بے عزتی کر رہا ہے بجائے ایک قرآن مجید کے سینکڑوں قرآن پاک پھاڑ رہا اور جلا رہا ہے اور بجائے ایک مسجد کے سینکڑوں ہزاروں مسجدیں منہدم کر رہا ہے بلکہ افضل المساجد حرم محترم کعبہ مکرمہ کی توہین کا مقصد رکھتا ہے اور اسے یہ خیال ہوا کہ اگر میں نے اس چھوٹی سی مصیبت پر صبر کر کے اس بڑے دشمن کی مدافعت کر لی تو کر سکوں گا اور نہ صرف اپنے کو یا ایک قرآن پاک کو یا ایک مسجد کو بلکہ ہزاروں عفت مآب خواتین کو اور سینکڑوں ہزاروں قرآن مجیدوں کو اور ہزاروں مسجدوں کو بچانے کی صورت کو ترجیح دیکر بحکم اذا ابتلی ببلیتین فلیختر اھو نھما اس نے لڑنے کا ارادہ ترک کر دیا یہ تین احتمال ہیں جو نہ لڑنے کا تہیہ کرنے کی وجہ ہو سکتے ہیں اگر پہلا احتمال لیا جائے جب تو شبہ نہیں کہ قائل پر بے غیرت بے حمیت ملحد ہونے کا حکم ہوگا اور اگر دوسرا احتمال لیا جائے تو اس پر کوئی مواخذہ نہیں کیونکہ استطاعت شرعیہ لڑنے کے لئے شرط ہے اور ان جیسے امور پر مسلمانان ہند کا نہ صرف ارادہ بلکہ عملی نہ لڑنا واقعات سے ہویدا ہے بیسیوں مسجدیں ریلوے لائنوں سڑکوں سرکاری عمارتوں میں آگئیں اور منہدم کی گئیں اور آئے دن رہتی ہیں بہت سے واقعات قرآن مجید کی توہین کے پیش آئے اور مسلمان مجبوری اور کمزوری کی وجہ سے خون کے گھونٹ پی کر خاموش ہو رہے اور اگر تیسرا احتمال لیا جائے جب بھی قائل پر کوئی الزام توہین کا نہیں آتا کیونکہ شر عظیم کے دفعیہ کے لئے شر صغیر کو نظر انداز کر دینا مذموم نہیں۔

احتمالات ثلثہ کے احکام شرعیہ یہ تھے اور جب کہ کلام مذکور کے وہ محمل ایسے ہیں جن میں تکفیر نہیں ہو سکتی اور ایک محمل ایسا ہے جو موجب کفر ہے تو مفتی کا فرض ہے کہ وہ قائل کی تکفیر نہ کرے اور مسلمانوں پر بھی فرض ہے کہ وہ قائل کو کافر و مرتد نہ سمجھیں مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ قائل کا یہ کلام یا اسی قسم کا کوئی اور کلام قابل اعتراض بھی نہیں یہ کلام قابل اعتراض ضرور ہے اور اس سے توہین کا شبہ پیدا ہو سکتا ہے اس لئے ایسے کلمات و اقوال سے احتراز لازم ہے واللہ ولی التوفیق۔ کتبہ العاجز المفتقر الی

مولاہ محمد کفایت اللہ عفا عنہ ربہ و کفاہ مدرس مدرسہ امینیہ دھلی ۸ صفر ۱۳۴۳ھ

ہندوؤں کی ارتی کی رسم کو قانونی طریق سے روکنے کی کوشش کرنی چاہئیے

(سوال) آگرہ میں چند ہفتوں سے ہنود نے یہ مشغلہ نکالا ہے کہ جب نماز مغرب کی اذان ہوتی ہے تو یہ لوگ جمع ہو کر ناقوس و گھنٹہ اور بے کارے مسجد کے قریب ایسے زور و شور سے لگاتے اور بجاتے اور چلاتے ہیں کہ مسلمانوں کو نماز پڑھنا دشوار ہو جاتا ہے اور سوائے شور کے کچھ آواز نہیں آتی امام کو بھی اپنی آواز نہیں سنائی دیتی تو ایسی صورت میں کیا کیا جائے؟ یا مسجدوں میں نماز نہ پڑھی جائے؟ المستفتی نمبر ۳۸۸ فضل احمد (آگرہ) ۱۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۳ھ م ۲۹ اگست ۱۹۳۴ء

(جواب ۴۴۵) نماز مسجدوں میں ضرور پڑھنی چاہئیے اور ہندوؤں کے اس فعل کو آئینی طریقے سے روکنے کی کوشش کی جائے مسلمان اپنی طرف سے جھگڑے کی ابتدا نہ کریں اور اپنے اسلامی فریضے کی ادائیگی اور معاملے کو امنشتی سے سلجھانے کی کوشش کرتے رہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

مسلمان مسجد میں نماز ہرگز نہ چھوڑیں

(سوال) مثل بالا

(جواب ۴۴۶) (۳۹۰) ہنود کا یہ فعل کہ مسلمانوں کی نماز کے وقت مسجد کے قریب بالکہ اس کے دروازے پر اس قدر شور و شغب کریں کہ اپنی نماز ادا نہ کر سکیں اخلاقاً اور قانوناً اور معاشرتی ہر طرح جرم ہے اور مسلمانوں کو اپنی نماز کی صحت و درستی اور عبادت کی سلامتی کے لئے اس حرکت کی مدافعت قانونی اور پرامن مقاومت سے کرنی لازم ہے۔ مساجد کو بند کر دینا جائز نہیں اور نہ اس سے کوئی معتدبہ فائدہ ہو سکتا ہے اگر مسجد کی نماز شور و شغب کی وجہ سے صحیح طور پر ادا نہ ہو سکے تو گھر میں جا کر نماز اعادہ کریں مگر مسجد کو نہ چھوڑیں اس حالت میں مسلمان مظلوم ہیں اور مظلوم کو مدافعت کا حق قانوناً و شرعاً و اخلاقاً حاصل ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی (۱۸ جمادی الاول ۱۳۵۳ھ م ۳ اگست ۱۹۳۴ء

(جواب ۴۴۷) (۳۹۱) ایسی نماز یقیناً خراب ہوگی اور مسلمانوں کو لازم ہے کہ اس کا اطمینان کی جگہ اعادہ کر لیا کریں مگر اس فتنہ کی وجہ سے مساجد میں نمازوں کو ہرگز ترک نہ کریں مسجد میں باقاعدہ اذان و نماز جماعت قائم رکھیں۔

ہندوؤں کی اشتعال انگیزی سے صبر و سکون با تحمل سے نہ دیں اور تمام ممکن تدابیر اور آئینی ذرائع سے اس فتنہ کو رفع کرنے کی کوشش کرتے رہیں اپنی طرف سے جھگڑے کی ابتدا نہ کریں ہندوؤں کے ظالمانہ رویہ کی مدافعت میں مسلمان معذور ہوں گے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ (۲۰ جمادی الاول ۱۳۵۳ھ م یکم ستمبر ۱۹۳۴ء)

Maktaba Tul Ishaat.com

ہندوؤں کا مسلمانوں کی نماز میں شور و شغب کی وجہ سے خلل ڈالنا

(سوال) مشرکین عین نماز کے وقت شرارۃً گھنٹہ باجانا قوس اور تھالی وغیرہ بجاتے ہیں ان کی عورتیں گاتی بجاتی ہیں اور بڑے زور سے جے کارے وغیرہ لگاتے ہیں جس سے ہماری نماز کا جو اصلی راز خشوع و خضوع ہے وہ جاتا رہتا ہے ایسی صورت میں ہماری نماز ہوگی یا نہیں؟ بر تقدیر ثانی موجودہ حکومت سے استغاثہ غیر مفید ثابت ہو جائے تو مسلمانوں کو اس کے انسداد میں کیا کرنا چاہئے اور اس کی روک تھام میں اگر کوئی مسلمان مارا جائے گا تو وہ شہید ہوگا یا نہیں؟ **المستفتی** نمبر ۳۹۳ نذر محمد (آگرہ) ۲۳ جمادی الاول ۱۳۵۳ھ م ۴ ستمبر ۱۹۳۴ء

(جواب ۴۴۸) ہندوؤں کا یہ فعل سخت مذموم اور اشتعال انگیز اور بنیاد فساد ہے مسلمانوں کو آئینی طریقوں سے کام لینا چاہئے اور باہمی سمجھوتے سے اس فتنے کو رفع کرنے کی کوشش کریں اپنی طرف سے امن شکنی کی کوئی کارروائی نہ کریں باوجود اس کے اگر ہندو فساد کی ابتدا کر کے ان پر مظالم توڑیں تو پھر مظلوم کو مدافعت کا حق ہے اور اس میں وہ معذور ہے اور اگر کسی ظالم کی خوں آشامی کا شکار ہو کر مارا جائے تو یقیناً شہید ہوگا مگر یہ بات پوری طرح ذہن نشین رکھنا چاہئے کہ خود اپنی طرف سے جھگڑا کھڑا نہ کیا جائے مسجدوں میں اذان و نماز ترک نہ کی جائے اگر اثنائے نماز میں ہندوؤں کے باجوں اور شور و شغب کی وجہ سے نماز خراب ہو جائے تو گھروں پر جا کر نماز کا اعادہ کر لیں لیکن مسجدوں کو ہرگز بند نہ کریں۔ محمد کفایت اللہ

تبلیغ کی خاطر غیر مسلم سے حسن سلوک ضروری ہے

(سوال) تبلیغ اسلام و تالیف قلوب کی نیت سے ہر مسلمان کو غیر مسلم پست اقوام کے ساتھ رواداری خیر طلبی اور جاذبانہ حسن سلوک کا کیا حکم ہے؟ **المستفتی** نمبر ۱۶۷ محمد زکریا صاحب ناظم جمعیۃ تبلیغ اسلام بمبئی ۲۵ شوال ۱۳۵۴ھ م ۲۱ جنوری ۱۹۳۶ء

(جواب ۴۴۹) نہایت مناسب بلکہ ضروری اور موجب اجر ہے کیونکہ حسن سلوک بھی ایک طرح سے فریضہ تبلیغ کی ادائیگی ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

بلا ضرورت غیر مسلم یہود و نصاریٰ سے تعلقات قائم رکھنا درست نہیں

(سوال) موجودہ یہود اور نصاریٰ کے ساتھ میل جول پیدا کرنا اور ان کے پاس خود جا کر بیٹھنا اور ساتھ مل کر کھانا کھانا اور دیگر مسلمانوں کو ترغیب دینا کہ ان کے ساتھ کھانا کھانا اور محبت کرنا جائز ہے اور ان کی صحبت کے اثر سے اسلام پر اعتراض کرنا کہ اسلام بزور تلوار پھیلا ہے۔ **المستفتی** نمبر ۱۵۳۸ حکیم عبدالمجید صاحب (ضلع لائل پور) ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ م ۲۶ جون ۱۹۳۷ء

(جواب ۴۵۰) یہود و نصاریٰ اہل کتاب تو ضرور ہیں مگر بلا ضرورت ان سے میل جول رکھنا اور ان کے

ساتھ کھانے پینے کے تعلقات قائم کرنا درست نہیں کہ اس سے دین کو ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہے اتفاقاً کہیں ساتھ کھانے کا اتفاق ہو جائے تو مضائقہ نہیں اسلام پر یہ اعتراض کہ بزور شمشیر پھیلا ہے جہالت پر مبنی ہے اسلام اپنی تعلیمات کی صداقت اور نورانیت سے پھیلا ہے اور آج کل بھی کہ مسلمانوں کی تلوار کام نہیں کر رہی ہے پھیل رہا ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

سیدنا نہرو کہنا۔

(سوال) ایک شخص مسلمان ہے اور کانگریسی خیال کا ہے اس نے پنڈت جواہر لال نہرو کو سیدنا کہا اس کا چرچا مسلمانوں میں ہوا کہ فلاں شخص جواہر لعل نہرو کو سیدنا کہتا ہے تو اس سے چند آدمیوں یعنی مسلمانوں نے جمع ہو کر دریافت کیا اس نے کہا کہ ہاں اور اگر پہلے نہیں کہا تو میں اب کہتا ہوں لہذا دریافت ہے کہ کسی مسلمان کا کسی غیر مسلم کو سیدنا کہنا جائز ہے؟ اور ایسا کہنے والے کے متعلق شرع شریف کا کیا حکم ہے؟ المستفتی نمبر ۱۶۸۵ سیٹھ احمد میمن (دہلی) ۱۳ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ م ۲۱ اگست ۱۹۳۷ء

(جواب ۴۵۱) لفظ سیدنا کے معنی ہیں ہمارا سردار اور سردار دینی حیثیت کا ہو یا دنیاوی کا لغت عرب یعنی عربی زبان کی جہت سے اس پر سیدنا کا لفظ بولا جا سکتا ہے جیسے کہ صاحب نخبۃ الیمن نے اپنے یورپین پرنسپل عیسائی کے لئے لغوی معنی کے لحاظ سے لفظ علامہ شیخ بجاء اہل الفضل اور لفظ غوث کا اطلاق کر دیا ہے پس اسی طرح اگر کسی مسلمان نے کسی غیر مسلم کو کسی دنیوی سرداری کے لحاظ سے سیدنا کہہ دیا تو لغت کے اور زبان عرب کے لحاظ سے کوئی غلطی نہیں ہے مگر چونکہ مسلمانوں میں لفظ سیدنا کا استعمال دینی سرداروں اور بزرگوں کے لئے معروف ہو گیا ہے اس لئے اس لفظ کو غیر مسلم کے لئے استعمال کرنے سے بچنا چاہئے۔
محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

ہندوؤں کی ہاتھ کی روٹی کھانا مباح ہے۔

(سوال) ہندوؤں کی روٹی کھانا اور ہندوؤں کی چیزیں مٹھائیاں وغیرہ کھانا کیسا ہے اور ہندوؤں سے دوستی وغیرہ رکھنا کیسا ہے میں اسکول میں نائب مدرس ہوں اسکول کا ہیڈ ماسٹر ہندو ہے وہ عموماً مجھے اپنی روٹی کھانے کو دیتا ہے میں ہر بار کترا جاتا ہوں دیوالی کے موقعہ پر اس نے مٹھائی دینی چاہی مگر میں نے ٹال دیا مفصل معلومات سے اطلاع بخشیں۔ المستفتی نمبر ۲۰۴۸ مولوی محمد بخش صاحب (ضلع ملتان) ۱۵ رمضان ۱۳۵۶ھ ۲۰ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۴۵۲) ہندوؤں کے ہاتھ کی روٹی اور مٹھائی کھانا مباح ہے ہاں ان کے مذہبی تہواروں کی تقریب میں ہدیہ لینا درست نہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

Maktaba Tul Ishaat.com

غیر مسلم حکومت میں غیر مسلم سے مسلمان کا سود لینا

(سوال) سیلون جیسے ملک میں آیا ہندوؤں سے زمانہ کے مطابق سود لینا جائز ہے یا کہ ناجائز یہاں کئی عالموں نے جائز قرار رکھا ہے اور عالم لوگوں کا حکم ہے کہ موجودہ زمانے میں ہندوؤں سے سود لے کر کھانا بالکل حلال ہے لیکن ہمارا ان عالموں کے حکم پر یقین نہیں آتا آپ صاحبان برائے نوازش اس مسئلے کے بارے میں جواب دیں تاکہ تسلی رہے کہ آیا آپ کے مطابق اس زمانہ حال میں ہندو دھرم لوگوں سے سود لینا جائز ہے یا کہ نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۲۲۱ ایم اے عبدالستار (سیلون) ۹ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ م ۱۵ جنوری ۱۹۳۸ء

(جواب ۴۵۳) سیلون میں حکومت اگر غیر مسلم ہے تو وہاں کے مسلمان غیر مسلموں سے سود لے سکتے ہیں لیکن مسلمانوں کو یہ کاروبار اختیار کرنا مناسب نہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(۱) کسی ہندو پیشوا کا خیر مقدم کرنا

(۲) وارنش یکمشت سے فلم کرنا سینما دیکھنا فوٹو کھچوانا حرام ہے

(سوال) (۱) ہندوؤں کے مذہبی پیشوا (جگت گرو) کی آمد پر مسلمانوں کی جانب سے اخلاقاً اور حیثیت اسلامی رواداری وہ سعت قلبی اور اس قوم کا ایک فرد ہونے کی وجہ سے ان کا خیر مقدم کرنا خوش آمدید کہنا اور انہیں پتاول کا ہار پیش کرنا اسلامی نقطۂ نظر سے آیا درست ہے یا نہیں؟

(۲) کیا مسلمانوں کا کسی قوم کے امیر سردار اور پیشوا کی اخلاقاً عزت کرنا مذہباً جرم ہے؟

(۳) کیا آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں حضور انور ﷺ نے کسی غیر مسلم پیشوا کا خیر مقدم فرمایا ہے یا غیر مسلم پیشواؤں کے ساتھ مسلمانوں کو کسی قسم کا برتاؤ کرنے کی اجازت دی گئی ہے؟

(۴) کیا خلفاء راشدین کے زمانہ میں کوئی ایسا واقعہ گزرا ہے؟

(۵) اگر چند مسلمان کسی غیر مسلم پیشوا کا اخلاقی حیثیت سے خیر مقدم کرتے خوش آمدید کہتے ہوئے انہیں پتاول کا ہار پیش کریں تو کیا یہ مسلمان مشرک کافر ہندوؤں کے غلام اور دائرہ اسلام سے خارج ہو سکتے ہیں؟

(۶) اخلاقی حیثیت اور اسلامی رواداری سے ساتھ کسی غیر مسلم پیشوا کا خیر مقدم کرنے والے مسلمانوں و مشرک کافر ریاکار ایمان فروش مفاد پرست منافق وغیرہ خطابات سے موسوم کرنے والا شخص مذہباً کس درجہ کا مستحق ہے اور مسلمان اس شخص سے ساتھ مذہباً کس قسم کا برتاؤ کریں۔

(۷) ایک شخص کسی مسجد کا امام و خطیب ہے علانیہ تصویر اور سینما جاکر تماشا دیکھتا ہے اور علانیہ پارٹی میں شریک ہوتا ہے قرآن رسول کے برخلاف اپنا فوٹو کھچواتا ہے اور شرائط امامت کے برخلاف داڑھی محض ایک مشت سے کم رکھ کر امامت کرتا رہتا ہے تو کیا ایسا شخص جو مسلمانوں کا مذہبی پیشوا اور امام ہے اس کے یہ افعال آیا مذہباً جائز ہیں یا ناجائز؟

(۸) ایسے شخص کے متعلق مذہبا کیا احکامات صادر ہیں؟ المستفتی نمبر ۲۴۸۰ حکیم نور الحق صاحب (میسور) ۲۴ صفر ۱۳۵۸ھ م ۱۵ اپریل ۱۹۳۹ء

(جواب ٤٥٤) (۱تا٦) کسی ہندو پیشوا کی آمد پر بتقاضائے رواداری اس کے خیر مقدم میں شریک ہونا اور اس کے گلے میں ہار ڈالنا کفر نہیں ہے۔

اگر ہندو مسلمانوں کے مذہبی پیشواؤں کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک کرتے ہوں تو مسلمانوں کے لئے بھی مکافات کے طور پر ایسا کرنا مباح ہے اس میں کوئی شعائر شرک و کفر کا احترام نہیں ہے بلکہ مکارم اخلاق اور تہذیب کا مقتضا ہے۔

(۷) ڈاڑھی ایک مشت سے کم کرانا سینما میں جاکر تصویروں کا تماشا دیکھنا۔ فوٹو قصداً کھنچوانا ناجائز ہے۔

(۸) ان امور کا مرتکب امامت کے قابل نہیں ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

ہندوستان کے کفار کے ساتھ معاملات اور ان سے ملنا جلنا جائز ہے

(سوال) ایک پوسٹر میں قرآن مجید سے ثبوت دیا ہے کہ کافروں سے ملنا ناجائز ہے اور پوسٹر آپ کی خدمت میں ارسال ہے دریافت یہ ہے کہ قرآن شریف سے ثبوت کافروں سے ملنے کا ہے یا نہیں اگر ملنے کا ثبوت ہے تو آپ آیات قرآن معہ ترجمہ کے تحریر فرمایئے کیونکہ ہم مسلمان کافروں سے لین دین شادی غمی میں شریک رہتے ہیں اور ہم ان کے ہاتھ کی بنی ہوئی مٹھائی وغیرہ دوغیرہ کھاتے پیتے ہیں فقط المستفتی نمبر ۲۵۴۰ احمد سعید سکریٹری ہندو مسلم مشترکہ بورڈ دریبہ کلاں دہلی ۳۰ اگست ۱۹۳۹ء م ۱۳ رجب ۱۳۵۸ھ

(جواب ٤٥٥) اشتہار میں جو آیات قرآنیہ لکھی ہیں ان کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کو کفار سے محبت اور دوستی پیدا کرنا اور مسلمانوں کے خلاف کفار کے ساتھ میل جول محبت کرنا ناجائز اور حرام ہے ان آیات کریمہ کا یہ مطلب نہیں کہ مطلقاً کافروں سے معاملہ کرنا حرام ہے شریعت مقدسہ اسلامیہ کا یہ حکم نہیں ہے کہ کافر سے کوئی معاملہ نہ کرو بیع و شرا اور دوستدار کفار کے ساتھ جائز ہے بلکہ کافر پڑوسی کو حق ہمسائگی کے طور پر ہدیہ بھیجنا اور کافر کا ہدیہ قبول کرنا بھی جائز ہے آنحضرت ﷺ کے مکان میں ایک بکری ذبح کی گئی اور اس کا گوشت پڑوس میں تقسیم کیا گیا جب حضور ﷺ مکان میں تشریف لائے تو دریافت فرمایا اھد یتم لجارنا الیھودی اھدیتم لجارنا الیھودی یعنی گھر کے لوگوں سے پوچھا تم نے ہمارے یہودی پڑوسی کو ہدیہ بھیجا تم نے ہمارے یہودی پڑوسی کو ہدیہ بھیجا خود حضور ﷺ یہودی پڑوسی کی بیماری میں مزاج پرسی یعنی عیادت کے لئے تشریف لے گئے تھے ذمی کافر تو دارالاسلام میں رہتے ہیں اور انکے قانونی حقوق مسلمانوں جیسے ہوتے ہیں حتی کہ ہمارے امام اعظم امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک مسلمان اگر ذمی کافر کو قتل کردے تو مسلمان اس کے قصاص میں قتل کیا جائے گا آنحضرت ﷺ نے حربی کافر سے بھی بیع و شرا کی ہے حربی کفار کے ہدایا قبول فرمائے ہیں حربی کافروں کو صحابہ کرامؓ نے ہدایا دیئے ہیں حضرت فاروق اعظمؓ نے اپنے ایک

Maktaba Tul Ishaat.com

مشرک بھائی کو جو مکہ معظمہ میں تھا ہدیہ بھیجا حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے امیہ بن خلف کو اپنی مکہ کی جائیداد کا نگران مقرر کیا اور اس کے عوض میں اس کی مدینہ کی جائیداد کی نگرانی اپنے ذمہ لی یہ تمام باتیں بخاری شریف و دیگر کتب احادیث میں موجود اور ثابت ہیں۔

بہر حال کفار کے ساتھ معاملات رکھنا ناجائز نہیں ہے نہ ممنوع ہے اور ہندوستان جیسے ملک میں رہ کر تو اس سے بچنے کی کوئی صورت ممکن نہیں قرآن پاک میں بھی ہم کو حضرت حق جل شانہ نے اجازت عطا فرمائی ہے۔ **لا ینھکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین الخ** — یعنی اللہ تعالیٰ تم (مسلمانوں) کو اس سے منع نہیں کرتا کہ جو کافر تم سے دین کے بارے میں نہیں لڑتے اور تم کو تمہارے گھروں سے نہیں نکالا ان کے ساتھ تم نیکی اور سلوک کا معاملہ اور انصاف کا برتاؤ کرو۔

خلاصہ یہ ہے کہ کفار کے ساتھ ان کے مذہب کی پسندیدگی کے لحاظ سے دوستی اور محبت رکھنا تو حرام ہے اور محض یکجائی سکونت اور ہم سائیگی کے طور پر یا تمدنی اور معاشرتی ضرورتوں کی وجہ سے ان سے ملنا اور بات چیت کرنا ان کے ساتھ بیع و شرا کرنا ہدیہ دینا ہدیہ قبول کرنا یہ سب جائز اور مباح ہے باقی اور تہمتیں جو پوسٹر میں مذکور ہیں کہ مسلمانوں کو کافروں کی غلامی میں دے رہے ہیں یا ان کے دین کو اختیار کر رہے ہیں یا ان کے وظیفہ خوار اور تنخواہ دار ہیں اس کا جواب صرف یہی ہو سکتا ہے کہ ان تہمتوں کا فیصلہ رب العزت کے دربار میں قیامت کے دن ہوگا — **واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم**۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

بھنگی، چمار وغیرہ کے ہاتھوں کا تیار کیا ہوا کھانا حلال ہے

(سوال) چند مسلمانوں نے ایک بھنگی کی تقریب میں جس کے یہاں سور کا فروخت کرنا اور اس کا کھانا حرام نہیں ہے اس کے ہاں ان مسلمان کانگریسیوں نے کہ جو گاندھی جی کی تعلیمی سیاسیات پر چلتے ہیں اور ان کو اپنا رہبر یا پیشوا سمجھ کر ان کے حکم کی تعمیل کرتے ہوں جیسا کہ آج کل چھوت چھات سے پرہیز نہ کرنا بھنگی اور چمار کو اپنا بھائی مثل برادری کے ان سے طریقہ عمل رکھ کر ان کی دعوت کو قبول کر کے بھنگیوں کے مکانوں پر جا کر ان کے بستروں پر بیٹھ کر ان کے ہاتھوں سے حلوائی کے یہاں کا پکا ہوا سامان بھنگیوں کے برتنوں میں کہ جو بھنگی ہمیشہ اپنے استعمال میں لایا کرتے تھے ان کے اندر کھانا اور بھنگیوں کا پانی پینا اس امر کی شہادت کے لئے چشم دید بہت سے نیک مسلمانوں اور بہت سے ہندو جو کہ ان کی ہمراہ دعوت کھانے گئے تھے اور خود بھنگی جنہوں نے کھانا کھلایا ہے وہ سب شاہد ہیں ایسے مسلمانوں کے ساتھ میل جول کھانے اور بیٹھنے لینے دینے کا کیا جائے کہ نہیں ایسے مسلمان جامع مسجد میں کھڑے ہو کر **قال اللہ قال الرسول** کی تعلیم دیتے ہوں یا یہ کہہ کر ہم تم کو سیاست کا سیدھا راستہ بتاتے ہیں تم سب ایک ہی آدم کی اولاد ہو ایک ہو ایک ہی جگہ بیٹھو اٹھو ایک ہی جگہ ایک دوسرے کے ہاتھ کا کھاؤ چمار چوڑھے سے کوئی پرہیز نہیں ایسے

اشخاص مساجد کے اندر کھڑے ہو کر لیکچر دیتے ہوں اور مہتمم مساجد اور مہتمم مدارس اسلامیہ ہوں امامت مسجد کی کرتے ہوں ان کے پیچھے نماز کا پڑھنا اور مہتمم مساجد رکھنا جائز ہے یا کہ نہیں اور وہ مسلمان کس حیثیت کے مسلمان کہلانے کے مستحق ہیں- المستفتی نمبر ۲۵۹۷ جناب حکیم ضیاء الدین صاحب دہلوی سبزی منڈی (مظفر نگر (۲ ربیع الثانی ۱۳۵۹ھ م ۱۱ مئی ۱۹۴۰ء

(جواب ٤٥٦) اسلام کا اصول یہ ہے کہ آدمی کا بدن (جب کہ بیرونی ظاہری نجاست سے پاک صاف ہو) پاک ہے خواہ وہ آدمی مسلمان ہو یا کافر بھنگی ہو یا چمار اگر بھنگیوں کے ہاتھ پاک صاف ہوں اور پانی اور برتن پاک ہو اور بھنگی اپنے ہاتھ سے کھانا تیار کریں اور پاک و حلال اشیاء اس کھانے میں استعمال کی گئی ہوں تو یہ کھانا مسلمان کے لئے کھانا حلال ہے صرف اس وجہ سے کہ بھنگی کا ہاتھ لگا ہے ناپاک یا حرام نہیں ہو جاتیں کتب شرعیہ میں اس مسئلہ کو صراحۃ ذکر کیا گیا ہے کہ انسان کا جھوٹا پانی پاک ہے خواہ وہ مسلم ہو یا کافر جنبی ہو یا حائضہ-

پس اگر ان دعوت کھانے والے مسلمانوں کو اس امر کا یقین تھا کہ جو کھانا ان کو کھلایا گیا وہ پاک اور حلال چیزوں سے تیار کیا گیا تھا اور پانی اور برتن بھی پاک تھا اور پکانے اور کھلانے والوں کے ہاتھ بھی بیرونی نجاست سے پاک تھے تو ان کا بھنگیوں کے یہاں دعوت کھانا جائز تھا اور اسلامی اصول سے انہوں نے کوئی گناہ نہیں کیا-

اگرچہ عرف عام میں ان کا یہ فعل قابل اعتراض ہو مگر خدا اور رسول کے نزدیک یہ لوگ گناہ گار نہیں ہیں یہ مسلمانوں کی ناواقفیت ہے کہ وہ اس تعلیم کو گاندھی جی کی تعلیم قرار دیتے ہیں حالانکہ گاندھی جی ہندو ہیں اور چھوت چھات کا مسئلہ ہندو دھرم والوں کی خصوصی ایجاد ہے گاندھی جی نے ہندوؤں کے عقائد کے خلاف اسلامی تعلیم کو اختیار کر کے چھوت چھات کی مخالفت کی اور انسانی بدن کی پاکی اور صفائی کے قائل ہو گئے اور اسلامی تعلیم کو ہندوؤں میں پھیلا کر چھوت چھات کی بنیاد ڈھا دینا چاہتے ہیں خواہ وہ اس میں کامیاب ہوں یا نہ ہوں مگر یہ کیا غضب ہے کہ خود مسلمان اس اسلامی تعلیم کو گاندھی جی کی تعلیم سمجھ کر اس کی مخالفت کرنے پر آمادہ ہو گئے یہ واضح رہے کہ بھنگیوں یا چماروں کے عام طور پر مستعمل برتنوں میں کھانے کا یا ان کے ایسے کھانوں کا جن کی پاکی اور حلت کا یقین نہ ہو کھا لینے کا یہ حکم نہیں ہے اور اس میں کافر یا بھنگی کی تخصیص نہیں ہے اگر کوئی مسلمان بھی ایسا ہو کہ اس کے گھر حرام چیزیں مثلاً گردن مروڑی مرغیاں یا شراب عام طور پر مستعمل ہوں تو اس کے گھر کا کھانا بھی اس وقت تک حلال نہیں جب تک کھانے کی پاکی اور حلت برتنوں کی پاکی اور پکانے اور کھلانے والوں کے ہاتھوں کی پاکی کا یقین نہ ہو-

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ ' دہلی- الجواب حق صحیح- فقیر محمد یوسف دہلوی مدرسہ امینیہ ' دہلی

Maktaba Tul Ishaat.com

مسلمان مقتول شہید ہے چاہے اس کا قاتل مسلمان ہو یا کافر

(سوال) جہانگیر کے توپخانہ کا افسر اعلیٰ راجہ بکرماجیت تھا اور مرہٹوں کا توپخانہ مسلمانوں کے زیر کمان تھا حالانکہ احمد شاہ ابدالی سے لڑائی ہو رہی تھی احمد شاہ ابدالی نے ان کو اپنے ہاں بلایا تو انہوں نے جواب دیا کہ نمک حلالی کے خلاف ہے خطبہ صدارت مولانا حسین احمد مدنی باجلاس جمعیۃ العلماء ہند لاہور ۴۲-۳-۲۱ صفحہ ۳۵۔

(۱) مرہٹہ لشکر کے مسلمان توپچیوں کی نمک حلالی جس کا ذکر مولانا حسین احمد صاحب نے کیا ہے شریعت اسلامی کی رو سے جائز تھی یا ناجائز اور اس کی صحیح شرعی حیثیت کیا ہے (۲) احمد شاہ ابدالی کے اسلامی لشکر کے جو افراد ان مسلمان توپچیوں کے گولوں سے ہلاک ہوئے آیا ان کو شہید کہنا درست ہے یا نہیں اور ان مسلمان توپچیوں کا یہ فعل مومن کے قتل عمد کے تحت آتا ہے یا نہیں (۳) آیا ایسے مسلمان کے لئے جو کسی کافر مشرک یا غیر مسلم کا نوکر ہو جائز ہے؟ کہ وہ آقا کا نمک حلال کرنے کے لئے مسلمانوں کو قتل کرے۔

المستفتی نمبر ۲۱۳۷ قاضی محمد نور عالم صاحب ۱۲ ربیع الاول ۱۳۶۱ھ م ۳۰ مارچ ۱۹۴۲ء

(جواب ۴۵۷) مولانا مدظلہ نے ایک تاریخی واقعہ ذکر کیا ہے اگر یہ واقعہ تاریخ میں ہے تو مولانا کی ذمہ داری ختم ہو جاتی ہے مگر انہوں نے اس پر بھی تنقید کر دی ہے کہ گزشتہ دور میں مسلمانوں کی رواداری بعض صورتوں میں شرعی حدود سے بھی متجاوز ہو جاتی تھی مگر وہ تاریخی واقعہ کی حیثیت سے اوراق تاریخ میں موجود ہے اس واقعہ میں صرف اتنا مذکور ہے کہ وہ مسلمان توپچی احمد شاہ ابدالی کے بلانے سے احمد شاہ کے لشکر میں نہیں آئے اور اس کو انہوں نے نمک حلالی کے خلاف سمجھا کہ احمد شاہ کی طرف ہو کر مرہٹوں پر گولہ باری کریں مولانا نے آگے یہ ذکر نہیں کیا کہ ان توپچیوں نے پھر کیا کیا تین احتمال ہیں اول یہ کہ خود اپنا لشکر اور توپخانہ چھوڑ کر روپوش ہو گئے ہوں۔ دوم یہ کہ مسلمانوں پر گولہ باری نہ کرنے کی کوئی صورت نکال لی ہو یعنی اپنے لشکر کے ساتھ رہتے ہوئے بھی قتل مومن سے بچنے کی کوئی راہ پیدا کر لی ہو سوم یہ کہ مسلمانوں پر گولہ باری کی ہو چونکہ تیسرا احتمال ضعیف اور کمزور ہے اس لئے کہ جو شخص اسلامی نقطہ نظر سے نمک حرامی کو برا سمجھتا ہو وہ مسلمانوں پر گولے برسانے کو کیسے گوارا کر سکتا ہے اس لئے ان کے متعلق قتل مومن کا فتویٰ اور ان کے مقتولین کے متعلق شہید ہونے کا استفسار کچھ برمحل نہیں ہے۔

ان توپچیوں سے قطع نظر کر کے اس حکم شرعی کے بیان کرنے میں مجھے کوئی تامل نہیں کہ جو مسلمان قتال فی سبیل اللہ کے معرکہ میں یا مظلومیت کی حالت میں قتل ہو جائے وہ یقیناً شہید ہے خواہ اس کا قاتل مسلم ہو یا غیر مسلم اور جو مسلمان کسی کافر کی حمایت میں مسلمان کو قتل کرے وہ یقیناً من قتل مؤمنا متعمداً الخ۔ کی وعید میں داخل ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

ہندو مسلم اتفاق کے لئے گوشت نہ کھانے کی شرط

(سوال) ہندو مسلم اتحاد کے سلسلہ میں بعض ہندو دوستوں سے ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ مسلمان اگر گوشت کھانا چھوڑ دے تو ہم اس کو اپنے اتحاد میں رکاوٹ ہٹ جانا سمجھیں گے اور سوسائٹی کی چھوٹ سے ہندو مسلمان ایک ہو سکے گا اس پر چند آدمی ایک جماعت قائم کرنا چاہتے ہیں کیا اس صورت میں مسلمان بہ حیثیت مسلمان کے گوشت کو چھوڑ سکتا ہے کیا مسلم کلچر تمدن وغیرہ اس کی اجازت دے سکتا ہے؟

المستفتی نمبر ۲۷۳۴ محمد عنایت اللہ ضلع حصار یکم رجب ۱۳۶۱ھ م ۱۶ جولائی ۱۹۴۲ء

(جواب ۴۵۸) ہندو مسلم اتفاق کے لئے یہ شرط نامعقول اور ناقابل عمل ہے مسلمان اس سمجھوتہ کو منظور نہیں کر سکتے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

غیر مسلموں کے مذہبی اجتماعات میں شرکت اور مشرکانہ رسومات کا ارتکاب حرام ہے

(سوال) کیا فرماتے ہیں علمائے دین سوالات ذیل کے بارے میں:

(۱) غیر مسلموں کے ان مذہبی اجتماعات مثلاً رام لیلا، دسہرہ، دیوالی، جنم دن گرو گوبند سنگھ، جنم دن گرو بابا نانک وغیرہ کے جلوس میں مسلمانوں کی شرکت کفار کے اجتماعات کی زینت بننے کے مترادف ہے یا نہیں؟ ان اجتماعات میں مذہبی شعار متعلقہ اقوام کے انجام دیئے جاتے ہیں اگر کوئی مسلمان ان شعاروں میں سے کوئی انجام دے تو کیا یہ فعل جائز ہوگا اور کیا یہ فعل شرک فی العبادۃ میں داخل ہوگا یا نہیں؟

(۲) کیا اس قسم کے اجتماعات میں شریک ہونے کے بعد "سروپا" وغیرہ لینا جو ایک قسم کا معاوضہ یا عطیہ ہے مسلمانوں کے لئے جائز ہے؟ اور اس کو اپنے صرف میں لانا جائز ہے؟

(۳) پوجا پاٹ کی اس چیز کا کھانا یا حاصل کرنا جو غیر مسلم نے اپنے مذہبی اصول کے تحت چڑھاوا قرار دیا ہو اس کو لینا اور اپنے صرف میں لانا جائز ہے یا نہیں؟

(۴) مختلف اقوام میں اتحاد عمل کرانا احسن فعل ہے لیکن کیا اس کا یہی طریقہ ہے کہ مسلمان اقوام متعلقہ کی خوش دلی کے لئے اس چیز پر پھول وغیرہ چڑھائیں جو غیر مسلم فرقہ کے نزدیک قابل عبادت ہو۔

(۵) مثال کے طور پر سکھ گورو گرنتھ صاحب کو جو ان کی مذہبی مقدس کتاب سجدہ تعظیمی ادا کرتے ہیں تو کسی مسلمان خصوصاً کسی عالم دین کے لئے یہ جائز ہے کہ اتحاد کے نام پر سکھوں کی طرح اس پر پھول چڑھائے پھولوں کا چڑھاوا حاصل کرے اور اس اجتماع میں شرکت کرنے کے لئے مسلمانوں کو آمادہ کرے؟

(۶) اسلام نے دوسرے مذاہب کے پیشواؤں کی عزت کرنے کا حکم دیا ہے کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ ہم دوسرے مذاہب کے پیشواؤں کو اپنا پیشوا سمجھیں؟ المستفتی نمبر ۲۷۳۸ سلیم الدین احمد کشمیری گیٹ دہلی معرفت خالد رشیدی ۲۸ ذیقعدہ ۱۳۶۱ھ م ۸ دسمبر ۱۹۴۲ء

(جواب ۴۵۹) ان تمام سوالوں کے جواب میں ایک شرعی اصول ذکر کر دیا جاتا ہے جس سے ان افعال کا

Maktaba Tul Ishaat.com

شرعی حکم معلوم ہو جانے کا وہ یہ کہ شریعت مقدسہ نے مسلمانوں کو ایسے مجمع میں شریک ہونے اور بیٹھنے سے منع کیا ہے جہاں ایات اللہ (یعنی اسلامی احکام) کے ساتھ استہزا یا توہین یا ان کی تکذیب کی جاتی ہو قرآن پاک میں ہے-**اذا سمعتم ایات اللہ یکفر بھا و یستھزا بھا فلا تقعدوا معھم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ انکم اذا مثلھم** (سورہ نساء ع ۲۰) مجمع خواہ کافروں کا ہو یا برائے نام مسلمانوں کا-

اور یہ کہ کفار کے ان میلوں اور اجتماعات میں شرکت ناجائز ہے جو مشرکانہ رسوم پر مبنی ہوں اور ایسے افعال و اعمال جو مشرکانہ ہوں کرنا مسلمانوں کے لئے حرام ہے حدیث شریف میں ہے **من کثر سواد قوم فھو منھم** غیر اللہ کی پوجا کرنا شرک ہے غیر اللہ پر چڑھایا ہوا چڑھاوا حرام ہے-

لیکن غیر مسلموں کے اجتماع کا یہ حکم نہیں ہے ان کی شادی بیاہ کی تقریب میں شرکت مباح ہے اسی طرح شادی بیاہ کی تقریبات میں دعوت کھانا یا ہدیہ قبول کرنا مباح ہے اسی طرح غیر مسلم اجتماعات میں انتظام و قیام امن کی غرض سے مسلم رضاکاروں کی شرکت بھی مباح ہے بشرطیکہ ان کی کسی مشرکانہ رسم میں شرکت نہ ہو گرنتھ صاحب کو سجدہ کرنا یا پھول چڑھانا مسلمانوں کے لئے حرام ہے-

اسلام نے دوسرے مذاہب کے پیشواؤں کی توہین کرنے اور ان کو برا کہنے سے منع کیا ہے ان کی تعظیم کرنے کا حکم دیا خصوصاً ایسی تعظیم جو عبادت کے درجے تک پہنچتی ہو کسی طرح جائز اور مباح نہیں ہو سکتی-

مصالحت اور آشتی کے ساتھ زندگی گزارنا اور تجارت 'زراعت 'صنعت' اور سیاست میں اشتراک عمل کرنا جائز اور بعض حالات میں واجب بھی ہو جاتا ہے خصوصاً ایسے مقامات میں جہاں مسلم اور غیر مسلم آبادی مشترک ہو یا غیر مسلم آبادی کی کثرت ہو بہر حال یہ لازم ہے کہ مسلمان اپنے مذہبی احکام کے پابند رہیں اور مذہبی شعائر کی عزت و حرمت محفوظ رہے ورنہ پھر مسلمان پر مذہب کے تحفظ اور اس کا احترام قائم رکھنے کے فرائض عائد ہوں گے-

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

علم کے بقدر تبلیغ کرنا جائز ہے

(سوال) ایک ذی علم آدمی مہینہ یا ہفتے میں مسلمانوں کے مجمع میں **قال اللہ وقال الرسول** کی تبلیغ کرے اور تبلیغ کے ضمن میں نازی قوم کی مذمت اور قباحت کنایۃً یا صراحتہً بیان کرے اس تقریر پر انگریزوں کی طرف سے تنخواہ بھی پائے تو یہ تنخواہ لینا کیسا ہے؟ اور یہ تبلیغ کرنا کیسا ہے؟ **المستفتی نمبر ۲۷۶۲** عثمان پیش امام مسجد نعمت اللہ موضع وڈاکخانہ شہباز گڈھ ضلع مردان ۱۸ ربیع الاول ۱۳۶۲ھ م ۲۵ مارچ ۱۹۴۳ء

(جواب ۴۶۰) دینی احکام کی تبلیغ بقدر علم کے جائز ہے اور تنخواہ لے کر کسی جماعت کی مذمت کرنا دینی تبلیغ نہیں ہے اگر نیت میں اخلاص ہو تو برائیوں کی برائی ظاہر کرنا خواہ کسی قوم کی ہوں نسبت کئے بغیر

درست ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

ہندوؤں کے مذہبی تقریبات میں شرکت کا حکم.....

(سوال) اکثر مسلمان ہندوؤں کے مذہبی تہواروں اور میلوں اور رسمیات میں شریک ہوتے ہیں مثلاً ہولی، دیوالی، جنم اشٹمی، رام نومی، رام لیلا وغیرہ اور بعض جگہ بعض مسلمان پانی شربت پان وغیرہ کا اپنی طرف سے انتظام کرتے ہیں کہ جب ان کا مذہبی جلوس نکلے تو ان کی خاطر تواضع کی جائے آیا مسلمان کا یہ فعل شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ جو شرع شریف کا حکم ہو تحریر کیا جائے کیا ذیل کا یہ فتویٰ صحیح ہے؟

"جس طرح مسلمان پر یہ واجب ہے کہ معلوم کرے کہ وہ کونسی چیزیں ہیں جن سے ایمان کا تعلق ہے اسی طرح یہ بھی واجب ہے کہ کون سی چیزیں کفر ہیں تاکہ ایمان کو کفر اور کفر کو ایمان نہ سمجھ لے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کفر سے بچتا رہے بعض چیزیں ایسی ہیں جن کو شریعت نے علامت کفر ٹھیرایا ہے یہ وہ چیزیں ہیں جو مذہب کا شعار یا علامتیں ہیں زنار پہننا، قشقہ لگانا، ہولی کے زمانے میں رنگ کھیلنا، رنگ لگانا، اور خوشی کے ساتھ رنگ لگوانا جن چیزوں کو علامت کفر بتایا گیا ہے ان کو برضا و رغبت اختیار کرنا کفر ہے اگرچہ لا الہ الا اللہ پڑھتا رہے زمانہ حال کے کفار نے اپنا مذہبی شعار ہولی دیوالی رام لیلا رام نومی جنم اشمٹی وغیرہ مقرر کر لیا ہے اور اس پر سختی سے قائم ہیں اگر کوئی مزاحمت کرے تو مرنے مارنے پر تیار ہو جاتے ہیں تو یہ سب چیزیں علامت کفر ہیں علماء نے تصریح فرمائی ہے کہ جو علامت کفر اختیار کرے یا اس میں شریک ہو یا اس کا انتظام برضا و رغبت خود کرے وہ کافر ہے اسی طرح رام لیلا ہولی دیوالی وغیرہ کے جلوسوں اور میلوں میں اور رام لیلا کی براتوں میں شریک ہونا انتظام کرنا رونق دینا اور ان کے جلوس کے لئے جو ان کے مذہبی جلوس ہیں پان پانی شربت وغیرہ کا انتظام کرنا کفر ہے مسلمانوں کو چاہیئے کہ ان سب کفریات و لغویات سے پرہیز کریں اور کفر سے بچیں اگر اس نے ایسا کیا تو وہ کافر ہو جائے گا اور اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل جائے گی۔ عالمگیری میں ہے یکفر بوضع قلنسوة المجوسی علی رأسه وهو الصحیح الا لضرورة دفع الحر والبر دو بشد الزنا ر فی وسطه الا اذا فعل ذلك خدیعة فی الحرب و طلیعة للمسلمین آگے فرمایا وبخروجه الی نیروز المجوس لموافقة لهم فیما یفعلون فی ذلك الیوم حکم بیان فرمایا ما کان فی کونه کفراً اختلاف فان قائله یؤمر بتجدید النکاح وبالتوبة والرجوع عن ذلك بطریق الاحتیاط ۱۲ – المستفتی نمبر ۷۹۸ اعبدالرشید اکبر آبادی ۷ اذیقعدہ ۱۳۶۴ھ

(جواب ٤٦١) یہ جواب صاف اور منقح نہیں ہے اس سے شبہ ہو سکتا ہے کہ جو لوگ ان چیزوں میں شریک ہو جائیں جن کی شرکت کافروں جیسی شرکت ہے وہ کافر ہو جائیں گے حالانکہ شرکت کے اغراض متفاوت ہیں کبھی تو کسی کام میں شرکت اس لئے ہوتی ہے کہ شریک ہونے والے کے نزدیک اس کام کی عزت و

Maktaba Tul Ishaat.com

وقعت بڑھے اور وہ بھی اس کام کے پسند کرنے والوں میں شمار ہو یہ شرکت تو افعال کفر میں کفر اور افعال فسق میں فسق ہے اور کبھی شرکت اس لئے ہوتی ہے کہ نفس فعل خواہ اس کے نزدیک گناہ اور عبث ہو مگر شریک ہونے والا اس کام کے کرنے والوں سے دوسرے وجوہ سے ملاپ رکھنا چاہتا ہے تو وہ ایسے کام میں شریک ہو جاتا ہے حالانکہ اس کام کو غلط اور مہمل سمجھتا ہے تو ایسی شرکت اس کے لئے موجب کفر و فسق نہیں ہوتی اب اگر اس کی مصلحت مقدم اور اعلیٰ ہے تو شرکت مباح ہو جاتی ہے اور اگر یہ نہیں تو مکروہ رہتی ہے ہندوؤں کے مذہبی میلوں میں مسلمان اس طرح شریک ہوں کہ ان کے کاموں کو مقدس سمجھیں ایسی شرکت غیر متصور ہے ہاں ایسی شرکت کہ مسلمانوں کا ہندوؤں سے اختلاف نہ ثابت ہو دونوں ایک ملک کے رہنے والے ہیں ان کی باہمی لڑائی مضر ہے تو بشرطیکہ ان کے کسی مذہبی فعل کی طرفداری یا تعظیم نہ کریں مباح ہے اور بعض صورتوں میں جبکہ شریک کا مقصد کوئی اعلیٰ ہو اباحت سے بڑھ کر وہ مستحب بھی ہو سکتی ہے کسی جلوس کے راستے میں پان دینا یا پانی پلانا باہمی ارتباط کے لئے ہو تو مباح ہوگا اور اگر شعائر کفر کی تعظیم کے لئے ہو تو کفر ہے مگر کسی مسلمان سے یہ توقع نہیں کہ وہ یہ کام تعظیم شعائر کفر کی نیت سے کرے بہر حال جواب مذکور میں اس کی تفصیل اور تشریح نہیں کی گئی ہے۔

پس جواب کا خلاصہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کا ہندوؤں کے مذہبی تہواروں میں سبیل لگانا پان وغیرہ تقسیم کرنا اگر ان کے تہواروں کی تعظیم و تکریم کے لئے ہو تو یہ کفر ہے اور قیام امن و باہمی رواداری کی نیت سے ہو اور ان کے مذہبی اعمال کی تحسین مقصود نہ ہو اور یہ کام ان کے خاص موقع سے علیحدہ راستے میں ہو تو مباح ہے اور اگر خاص موقع پر ہو تو مکروہ تحریمی یا حرام ہے مگر کفر نہیں ہے کفر تو اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ وہ اسے اچھا سمجھیں اور ان کے طرز عمل سے ان اعمال کی تصدیق اور تحسین ہوتی ہو۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

ہندوستان میں ہندوؤں سے ترک معاملات واجب نہیں

(سوال) ہندوستان کے اکثر حصوں میں ہندو مسلمانوں میں قومی مجادلہ و مقاتلہ ہو رہا ہے اور ہم کو یہ خبر بھی پہنچی ہے کہ بڑے بڑے تجار ہنود نے مسلمانوں سے خرید و فروخت بند کر دیا اب اسی حالت میں جہاں مسلمانوں کی کثرت ہے وہاں کے مسلمانوں پر ہندوؤں سے ترک معاملات واجب ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

المستفتی نمبر ۲۸۰۵ مولوی سراج الاسلام نواکھالی ۱۵ ذی الحجہ ۱۳۶۵ھ

(جواب ۴۶۲) ترک معاملات واجب نہیں اور ہندوستان میں یہ مفید بھی نہیں کیونکہ ایسے دیہات و مقامات کی کثرت ہے جہاں غیر مسلم آبادی زیادہ اور مسلم آبادی کم ہے مسلمانوں کو قومی مفاد و ضرر کا خیال رکھنا چاہئے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

مجرم ہندو کے علاوہ کسی بے گناہ ہندو کو مارنا جائز نہیں

(سوال) موجودہ حالات میں ہندوستان جس میں غیر اسلامی حکومت ہے ہندو قوم کے افراد اگر نہتے اور پرامن مسلمانوں کو محض اس بنا پر کہ وہ مسلمان ہے قتل کردے اور قتل کرنے والوں کی گرفتاری بھی قوانین انگلشیہ کی وجہ سے یا پولیس اور ملٹری کے جانبدارانہ رویہ سے عمل میں نہ آسکے تو ایسی حالت میں جو اب مسلمان قوم کے افراد بھی اگر مجبوراً اپنے موقع کے مطابق نہتے ہندوؤں کو جہاں پائیں قتل کردیں تو ہندوؤں کو قتل کرنے میں ثواب یا گناہ کی کیا کیفیت ہوگی؟ المستفتی نمبر ۲۸۰۶ فیروزالدین دہلی ۱۵ ذی الحجہ ۱۳۶۵ھ

(جواب ۴۶۳) مجرموں کو گرفتار کرانا یا ان سے انتقام لینا تو صحیح ہے مگر اصل مجرم گرفتار نہ ہوسکیں تو ان کے عوض میں دوسرے بے گناہوں پر حملہ کرنا اور انہیں مارنا صحیح نہیں ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

ہولی کے متعلق

(سوال) متعلقہ ہولی

(جواب ۴۶۴) یہ بات کہ ہندوؤں کی ہولی بلی ہاجرہ کے واقعہ سے نکلی ہوئی ہے اس کا کوئی معتبر ثبوت نہیں ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

کیا چندن لگانا ہندوؤں کا شعار ہے

(سوال) ایک جلوس چند مسلم لیڈروں کے اعزاز میں نکل رہا تھا اس میں ہندو مسلمان سب ہی شریک تھے ہندوؤں نے لوگوں کے ہاتھوں پر چندن وغیرہ لگایا مسلمانوں کے بھی لگایا بعض مسلمانوں نے تو انکار کردیا بعض نے لگوالیا مگر فوراً صاف کردیا بعض مسلمان لگائے رہے اور اپنے گھر واپس آنے تک صاف نہیں کیا مہاتما گاندھی کی جے کے نعرے جلوس میں لگائے جارہے تھے مسلمانوں نے بھی لگائے شرعی حکم سے مطلع فرمائیں۔ المستفتی حافظ رحیم بخش عفی عنہ از مدرسہ امداد الاسلام صدر بازار میرٹھ

(جواب ۴۶۵) جلوس کی غرض مسلمان لیڈروں کی عزت و تکریم کا اظہار تھا تو نفس جلوس نکالنا اور اس میں شریک ہونا جائز ہے رہا یہ کہ جلوس میں کچھ باتیں ناجائز بھی تھیں اور حد اعتدال سے تجاوز بھی کیا گیا تھا تو وہ جائز باتیں اور حد اعتدال سے تجاوز یقیناً ممنوع اور ناجائز ہیں ان امور نامشروعہ کے مرتکب بھی گناہ گار ہیں لیکن تکفیر کرنی جب تک کہ موجب کفر وارتداد متحقق نہ ہو صحیح نہیں۔

جن لوگوں نے چندن لگوانے سے انکار کیا ان کے جلوس میں شرکت نفس جلوس کے لحاظ سے جائز اور اگر امور غیر مشروعہ کا ارتکاب ہو تو ناجائز جن لوگوں نے چندن لگوالیا مگر فوراً صاف کردیا وہ لگوانے کے گناہ گار ہیں لیکن ان کی تکفیر بھی نہیں کی جاسکتی کیونکہ ظاہر ہے کہ انہوں نے اس کو پسند نہیں کیا اور اس سے راضی نہ تھے جن لوگوں نے چندن لگوایا اور پھر اسے صاف بھی نہیں کیا لگائے رہے ان کی رضا ضرور سمجھی جاتی ہے لیکن چندن کا قشقہ لگانا اگرچہ ہندوؤں کا قومی اور مذہبی شعار ہے لیکن اس میں شبہ ضرور ہے کہ

Maktaba Tul Ishaat.com

آیا یہ فعل ان کا ایسا مذہبی شعار ہے جو مستلزم کفر ہو یا نہیں جو لوگ کہ اسے شعار کفر قرار دیں وہ ان لوگوں کی تکفیر کریں گے لیکن مجھے تامل ہے میرے خیال میں یہ شعار کفر نہیں اگرچہ کافروں کا شعار ہے اس کی مثال داڑھی منڈانا انگریزوں کی طرف گریبان بنانا یا انگریزی ٹوپی پہن لینا ہے کہ یہ قوم کفار کے قومی شعار ہیں لیکن شعار کفر نہیں ہیں اسی طرح میں چندن کو خیال کرتا ہوں ورنہ کم از کم اس میں شبہ ضرور ہے اور شبہ کی حالت میں تکفیر کی جرات نہیں کر سکتا کیونکہ الفاظ جب کے معنی معلوم نہیں ہیں اس لئے میں کوئی حکم نہیں لگا سکتا۔

محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرس مدرسہ امینیہ، دہلی

نماز کے اوقات کے علاوہ غیر مسلموں کا مسجد کے سامنے باجہ بجانا

(سوال) گزشتہ ۷ اجولائی کو یہاں ایک ہندو مسلم فساد ہو گیا عام مسلمان اور علماء پر دو سو گرفتار ہو چکے ہیں ابھی گرفتاریوں کا سلسلہ جاری ہے جانبین سے متعدد مقدمات دائر ہیں مسجد کے سامنے باجا وغیرہ بجا کر جانے کے سلسلے میں یہ فساد ہوا ہے سلسلہ گفتگو کے صلح ہندوؤں نے ایک تحریر اس مضمون کی دستخط کر کے حکام کے سامنے پیش کی ہے کہ اگر شریعت اسلام اس کو منع کرے تو ہم چھوڑ دیں گے اب مع دلائل اور حوالجات کے ایک فتوے کی ضرورت ہے ورنہ کم از کم مسلمانوں کی عزت و آبرو خاک میں مل جائے گی ہندو غیر اوقات صلوۃ میں بجانا چاہتے ہیں اور مسلمان یہ کہتے ہیں کہ مسجد عبادت گاہ ہے اور کوئی وقت عبادت سے خالی نہیں ہے اس لئے کسی وقت بھی مسجد کے سامنے سے باجا بجا کر نہیں گزرنے دیں گے۔ المستفتی نمبر ۲۲۳۹۲ مولوی عبداللطیف مدرسہ اسلامیہ (ضلع کچھار) مورخہ ۱۱ جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ م ۹ اگست ۱۹۳۸ء

(جواب ۴۶۶) اوقات صلوۃ میں تو باجے وغیرہ سے نماز میں خلل واقع ہونے کی بناء پر باجے وغیرہ کا روکنا درست ہے لیکن غیر اوقات صلوۃ میں تو یہ وجہ نہیں اس میں تو صرف مسجد کا احترام پیش کیا جا سکتا ہے لیکن یہ احترام ایک اسلامی حکم ہے غیر مسلم اپنے مذہبی نقطہ نظر سے احترام کا پابند نہیں لہذا اس معاملے میں روادار کی اور قابل عمل قدیم و متداول میں پیش رہنا قرین صواب ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

کافر کے لئے دعائے مغفرت اور ایصال ثواب جائز نہیں

(الجمعیۃ مورخہ یکم اپریل ۱۹۳۶ء)

(سوال) جب ہمارے بادشاہ کا انتقال ہو جائے اور وہ غیر مسلم ہو تو کیا ہم اس کے واسطے کچھ کلام الٰہی پڑھ کر اس کی روح کو ثواب پہنچا سکتے ہیں؟ یا اس کے گناہوں کی معافی کے لئے دعا بھی کر سکتے ہیں یا نہیں؟

(جواب ۴۶۷) کافر کے لئے ایصال ثواب و دعائے مغفرت مفید اور جائز نہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

غیر مسلم کو قرآن سنانا

(روزنامہ الجمعیۃ مورخہ ۲۰ جون ۱۹۳۳ء)

(سوال) مسٹر گاندھی کے یوم فاقہ کشی کے موقع پر اختتام پر جب مراسم تہنیت و پرسش ادا ہو رہے تھے

کتب مذہبی کے انتخابات بھی پڑھے گئے ڈاکٹر مختار احمد انصاری نے قرآن پاک کی آیات کریمہ متعلق روزہ ماہ صیام تلاوت کیں جس کے بعد گاناشروع ہوا گاندھی چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے عامۃ المسلمین نے اس سے نہایت خراب اثر لیا اور ان کے حسیات مذہبی کو صدمہ پہنچا یعنی یہ کہ معاذ اللہ ڈاکٹر انصاری نے گاندھی کے نیم فاقہ کشی یا مقاطعہ جوعی کو روزہ ماہ صیام کے برابر تصور کیا اور قرآن کریم کی بھی عزت ان کے خیال میں ایسی ہی ہے جیسی گیتا ژند اوستا وغیرہ کی ورنہ اس کی تلاوت ایک مشرک کے سامنے جب کہ وہ لیٹا ہوا ہو کیوں کرتے ہیں میں نے ڈاکٹر صاحب کے پاس بھی خط لکھا ہے اور آپ کی خدمت میں بھی عریضہ ارسال ہے کہ جناب اپنی مذہبی رائے سے اس بارے میں میری رہنمائی فرمائیں فقط۔ شاہ حفظ عالم جنیدی (دائرہ حضرت شاہ محمد اجملؒ الہ آباد) ۳ جون ۱۹۳۳ء

(جواب ۴۶۸) گاندھی جی نے برت کھولنے کے وقت قرآن مجید' انجیل' وید' ژند اوستا وغیرہ کے اقتباسات پڑھوائے ایک غیر مسلم کی طرف سے دوسری کتب مذہبیہ کے اقتباسات بغرض برکت حاصل کرنے کے پڑھوانے کی خواہش اگر سزاوار تحسین نہ سمجھی جائے تو محل اعتراض بھی نہیں ہے زیادہ سے زیادہ یوں کہا جائے کہ وہ ابھی تک حق کو متعین کرنے میں یکسوئی حاصل نہیں کر سکا ہے اور تمام کتب مذہبیہ کو ایک درجے میں قابل تبرک سمجھتا ہے تو ایک غیر مسلم کی طرف سے یہ بات قابل گرفت نہیں ہے ڈاکٹر صاحب نے گاندھی جی کی درخواست کو قبول کر کے ایک رکوع تلاوت کرنے میں کوئی توہین کلام پاک نہیں کی بلکہ اگر ان کی نیت تبلیغ حق ہو تو وہ ماجور ہو سکتے ہیں کہ بجائے اکیس روزہ برت کے قرآن پاک کے احکام متعلق صیام پہنچا دیئے گاندھی کا لیے لیے سننا تو مجبوری و معذوری کی وجہ سے تھا جس میں کوئی شبہ اور خفا نہیں ہے بہر حال یہ واقعہ اپنی نوعیت و خصوصیت کے لحاظ سے قابل گرفت و مواخذہ نہیں ہے اگر کوئی غیر مسلم قرآن پاک کو اس کے احترام کے لحاظ سے اور برکت حاصل کرنے کے خیال سے سننا چاہے تو مسلمان کو سنانے میں باک نہ ہونا چاہئے اور یہ بات قرآن پاک کی آیات تعویذوں میں لکھ کر غیر مسلموں کو دینے سے بدرجہا سالم تر الانطباق ہے۔ محمد کفایت اللہ غفرلہٗ

اتحاد کانفرنس ۱۹۲۴ء میں

حضرت مفتی اعظمؒ کا اعلان حق

قتل مرتد کے بارے میں مولانا عبد الباری اور دوسرے اکابر کے چند خطوط

۱۹۲۲ء میں جب ایک مشہور کانگریسی لیڈر سوامی شردھانند نے شدھی کی تحریک جاری کی اور ہزاروں ملکانوں کو مرتد بنایا اور اس کے نتیجے میں تمام ہندوستان میں فرقہ وارانہ بلوے شروع ہو گئے تو ۱۷ ستمبر ۱۹۲۴ء کو گاندھی جی نے ہندو مسلم اتحاد کے لئے اکیس دن کا برت شروع کیا ۲۶ ستمبر ۱۹۲۴ء کو سنگم

Maktaba Tul Ishaat.com

تھیٹر (حال جیت ٹاکیز) مقابل ایڈورڈ پارک دہلی میں پنڈت موتی لال نہرو کی صدارت میں ایک عظیم الشان اتحاد کانفرنس منعقد کی گئی مولانا محمد علی صدر استقبالیہ تھے اس میں مسلم زعماء میں سے حضرت مفتی اعظم کے علاوہ شیخ الاسلام مولانا حسین احمد، مولانا سید سلیمان ندوی مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد، حکیم محمد اجمل خان، مولانا احمد سعید بھی شریک تھے ہندو لیڈروں نے اپنی تقریروں میں اتحاد کی ضرورت ظاہر کرتے ہوئے مسلمانوں کو توجہ دلائی کہ وہ اپنے مذہب میں سے سزائے مرتد اور تبلیغ کو نکال ڈالیں تاکہ امن واتحاد قائم ہو۔

قرارداد اتحاد کانفرنس منعقدہ دہلی

مورخہ ۲۶ ستمبر تا ۲ اکتوبر ۱۹۲۴ء

مطبوعہ آئی ایم ایچ پریس دہلی

تحریک نمبر ۱

یہ کانفرنس مہاتما جی کے روزہ پر اپنی دلی تشویش اور فکر کا اظہار کرتی ہے یہ کانفرنس زور کے ساتھ اس خیال کا اظہار کرتی ہے کہ ضمیر اور مذہب کی پوری پوری آزادی از حد ضروری ہے یہ کانفرنس عبادت گاہوں کی بے حرمتی کو خواہ وہ کسی مذہب یا ملت کی کیوں نہ ہوں نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور کسی شخص کو اس کی تبدیلی مذہب پر سزا دینے یا تکلیف پہنچانے کو برا سمجھتی ہے یہ کانفرنس کسی مذہب کو جبراً تبدیل کرانے کی کوشش یا غیر مذہب والوں کے حقوق کا خیال کرتے ہوئے اپنے مذہبی رسموں کو دوسرے کے حقوق کو پامال کرتے ہوئے برتنے کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔

کانفرنس کے ممبر مہاتما گاندھی کو یقین دلاتے ہیں اور اقرار کرتے ہیں کہ وہ اصول مذکورہ بالا کو عمل میں لانے کی حتی المقدور کوشش کریں گے اور اشتعال کی حالت میں بھی ان اصولوں سے ہٹنے کو برا سمجھیں گے یہ کانفرنس پریسیڈنٹ کو اختیار دیتی ہے کہ وہ خود جاکر مہاتما جی سے کانفرنس کی یہ مخلصانہ خواہش ظاہر کریں کہ مہاتما جی اپنا روزہ فوراً ختم کردیں تاکہ یہ کانفرنس ان کی صلاح رہنمائی اور امداد سے فائدہ حاصل کرکے ان ذرائع کو طے کرسکے جس سے وہ برائی جو ملک میں تیزی سے بڑھ رہی ہے پورے

طریقہ پر روکی جاسکے۔

تحریک نمبر ۲

یہ کانفرنس ان جھگڑوں اور فسادوں پر جو ہندو اور مسلمانوں میں مختلف جگہوں پر ہندوستان میں ہو رہے ہیں اور جن میں جانیں ضائع ہوتی ہیں جائیداد تباہ کی گئی اور جلائی گئی ہے اور مندروں کی بے حرمتی ہوئی ہے افسوس ظاہر کرتی ہے کانفرنس کے خیال میں یہ حرکتیں وحشیانہ اور مذہب کے خلاف ہیں کانفرنس ان لوگوں سے جن کا ان فسادات میں نقصان ہوا ہے اظہار ہمدردی کرتی ہے اس کانفرنس کی یہ رائے ہے کہ انتقام یا سزا کی غرض سے قانون کو اپنے ہاتھ میں لینا مذہب اور قانون کے خلاف ہے اس کانفرنس کی رائے ہے کہ تمام متنازعہ فیہ امور خواہ کسی قسم کے کیوں نہ ہوں پنچایت کے سامنے پیش کئے جائیں اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو عدالتوں کے ذریعہ سے ان کا فیصلہ کرایا جائے۔

تحریک نمبر ۳

یہ کانفرنس ایک مرکزی قومی پنچایت مقرر کرتی ہے جس کے ممبروں کی تعداد پندرہ آدمیوں سے زیادہ نہ ہوگی تاکہ وہ مختلف جگہوں پر مختلف اقوام کے مقامی نمائندوں کی صلاح سے لوکل پنچایت قائم کرے تمام جھگڑوں اور اختلافات کا معہ ان جھگڑوں کے جو حال میں ہوئے ہیں اور جن کا تصفیہ پنچایت ضروری اور مناسب خیال کرتی ہے تحقیقات کے بعد تصفیہ کردے اس قومی پنچایت کو اس تحریک پر عمل درآمد کرنے کے لئے قواعد اور قوانین بنانے کا اختیار ہوگا۔

یہ کانفرنس حسب ذیل اصحاب کو مرکزی قومی پنچایت کا ممبر مقرر کرتی ہے اور انہیں اختیار دیتی ہے کہ ۱۵ ممبر کی تعداد پوری کرنے کے لئے اور ممبر اپنے میں شامل کرلیں یہ ممبر ان لوکل نمائندے بھی بطور ایڈیشنل ممبروں کے شامل کرسکتے ہیں۔

(۱) مہاتما گاندھی سرپنچ (۲) حکیم اجمل خاں (۳) لالہ لاجپت رائے (۴) مسٹر جی۔ کے۔ نریمان (۵) ڈاکٹر انیس کے۔ دت (۶) مانہ سندر سنگھ لائل پوری

تحریک نمبر ۴

ہندوستان کی مختلف قوموں کے درمیان بہتر تعلقات کو ترقی دینے کے عام اصولوں کو جن کا اعادہ تحریک نمبر ۱ میں کیا گیا ہے دائرہ عمل میں لانے کی غرض کو مدنظر رکھتے ہوئے اور تمام مذاہب اور عقائد و مذہبی رسومات میں باہمی رواداری پیدا کرنے کے لئے یہ کانفرنس اپنی یہ رائے ظاہر کرتی ہے۔

(۱) ہر ایک فرد و فرقہ کو پوری آزادی حاصل ہے کہ جس عقیدے کو چاہے اختیار کرے اور دوسروں کے احساسات و حقوق کا مناسب احترام کرتے ہوئے اپنے عقائد کا اظہار اور مذہبی رسوم کا اتباع کرے لیکن کسی

Maktaba Tul Ishaat.com

حالت میں کوئی فرد یا فرقہ کسی دوسرے مذہب کے بانیوں یا مقدس ہستیوں یا مذہبی اصولوں کو برا کہنے کا مجاز نہ ہوگا۔

(ب) تمام معاہدہ خواہ وہ کسی مذہب یا عقیدہ سے تعلق رکھتے ہوں متبرک اور ناقابل تخریب تصور کئے جائیں گے اور کسی وجہ سے خواہ وہ اشتعال یا اسی قسم کی مذہبی توہین کا بدلہ کیوں نہ ہوں ان پر حملہ یا ان کی توہین نہ کی جاسکے گی ہر ایک شہری کا خواہ وہ کسی مذہب یا عقیدہ سے تعلق رکھتا ہو فرض ہوگا کہ اس قسم کے حملہ یا توہین کو جہاں تک ہو سکے روکے اور جہاں اس قسم کا حملہ کیا جاچکا ہے یا معاہدہ کی توہین ہو چکی ہے تو اس پر بلا تامل اظہار نفرت کرے۔

(ج)(۱) ہندوؤں کو یہ توقع نہ رکھنی چاہئے کہ باہمی معاہدہ کے علاوہ مسلمانوں کو ان کے حق گاؤکشی کے استعمال سے جبراً یا مقامی بورڈوں کو قرارداد یا قانون جماعت ساز کے قانون یا عدالت کے حکم سے روکا جاسکتا ہے ہندوؤں کو اس کے لئے مسلمانوں کے نیک احساس اور دونوں قوموں میں بہتر تعلقات کے قائم ہو جانے پر بھروسہ کرنا چاہئے جس کی وجہ سے ہندوؤں کے جذبات کا مسلمانوں کے دلوں میں زیادہ احترام پیدا ہوگا۔

(۲) مذکورہ بالا دفعہ میں جو کچھ کہا گیا ہے وہ کسی مقامی رواج یا دونوں قوموں کے باہمی معاہدہ پر جو پہلے ہو چکا ہے کوئی اثر نہ ڈالے گا اور نہ اس کو مستزد کرے گا اور نہ اس کی وجہ سے کسی ایسی جگہ گاؤکشی کو اجازت ہوگی جہاں پہلے گاؤکشی نہیں ہوئی ہے اس بارے میں واقعات کے متعلق تمام جھگڑے قومی پنچایت جس کا ذکر تحریک نمبر ۳ میں ہو چکا ہے طے کرے گی۔

(۳) ذبیحہ گاؤ اس طرح ہوگا جس سے ہندوؤں کے مذہبی احساسات کو صدمہ نہ پہنچے۔

(۴) اس کانفرنس کے مسلمان ممبران اپنے ہم مذہبوں سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ گائے کے ذبیحہ کو کم کرنے کی حتی الوسع کوشش کریں۔

(د)(۱) مسلمانوں کو یہ توقع نہ رکھنی چاہئے کہ باہمی معاہدہ کے علاوہ وہ مسجدوں کے قریب یا ان کے سامنے ہندوؤں کے باجہ بجانے کو جبراً یا عدالت کے حکم سے یا جماعت قانون ساز کے قانون سے یا مقامی بورڈوں کی تحریک سے روک سکتے ہیں مسلمانوں کو ہندوؤں کے نیک احساس پر بھروسہ کرنا چاہئے کہ وہ ان کے جذبات کا اس معاملہ میں لحاظ رکھیں۔

(۲) مذکورہ بالا دفعہ میں جو کچھ کہا گیا ہے وہ کسی مقامی رواج یا دونوں قوموں کے باہمی معاہدہ پر جو پہلے ہو چکا ہے کوئی اثر نہ ڈالے گا اور نہ اس کو مستزد کرے گا اور نہ اس کی وجہ سے کسی ایسی مسجد کے سامنے باجہ بجانے کا حق ہوگا جہاں اب تک باجا نہیں بجایا گیا ہے اس مؤخر الذکر مسئلہ کے بارے میں اگر کوئی واقعات سے متعلق جھگڑا ہوگا تو اس کا تصفیہ قومی پنچایت کرے گی جس کا ذکر تحریک نمبر ۳ میں گزر چکا ہے۔

(۳) اس کانفرنس کے ہندو ممبران اپنے مذہبوں سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ مسجدوں کے نزدیک اس طرح باجہ بجانے سے احتراز کریں جس سے جماعت کی نماز میں خلل واقع ہو۔

(ہ) (۱) مسلمانوں کو یہ توقع نہ رکھنی چاہئیے کہ باہمی رضامندی کے علاوہ وہ پوجا کے وقت یا دوسرے موقعوں پر ہندوؤں کو اپنے مکانوں یا مندروں یا دیگر عام جگہوں پر کسی وقت آرتی کرنے یا باجہ بجانے سے جس میں سنکھ کا بجانا شامل ہے جبراً یا عدالت کے حکم یا جماعت قانون ساز کے قانون یا مقامی بورڈوں کے قرارداد کے ذریعہ سے روک سکتے ہیں چاہے ایسا مکان مندر یا عام جگہ کسی مسجد کے نزدیک ہی کیوں نہ ہو بلکہ ان کو ہندوؤں کے نیک احساس پر بھروسہ رکھنا چاہئیے کہ وہ ان کے اوقات کا لحاظ رکھیں گے۔

(۲) مذکورہ بالا دفعہ میں جو کچھ کہا گیا ہے وہ کسی مقامی رواج یا دونوں قوموں کے آپس کے معاہدہ پر جو پہلے ہو چکا ہے کوئی اثر نہ ڈالے گا اور نہ اس کو منسوخ کرے گا اگر اس بارے میں واقعات کے متعلق کسی قسم کا جھگڑا ہو تو اس کا تصفیہ قومی پنچایت متذکرہ دفعہ ۳ کرے گی۔

(و) مسلمانوں کو آزادی ہے کہ وہ اپنے مکانوں میں یا کسی مسجد میں یا کسی عام جگہ پر جو کہ قوم کے مذہبی رسوم کے واسطے مخصوص نہ کی گئی ہو اذان دے سکتے ہیں یا نماز ادا کر سکتے ہیں۔

(ز) (۱) جب کہ کسی جانور کے جان لینے اور اس کے گوشت فروخت کرنے کی اور اس بناء پر اجازت ہو تو اس کے جان لینے کے طریقہ پر خواہ جھٹکا ہو یا بسمل ہو یا ذبح ہو کوئی اعتراض نہ ہوگا۔

(۲) جہاں کہیں کسی محلہ یا جگہ میں کسی قسم کے گوشت کے فروخت کرنے کے بارے میں کوئی جھگڑا ہو تو وہ جھگڑا اس قومی پنچایت کے ذریعے سے طے ہوگا جس کا ذکر تحریک نمبر ۳ میں ہو چکا ہے۔

(ح) ہر شخص کو اس امر کی آزادی ہے کہ وہ جو مذہب چاہے اختیار کرے اور جب چاہے اسے ترک کر دے ترک مذہب کی وجہ متروک مذہب کے ماننے والوں کو اس کی سزا دینے یا کسی طرح سے تکلیف پہنچانے کا کوئی حق حاصل نہیں ہوگا۔

(ط) ہر شخص اور ہر گروہ کو آزادی ہے کہ وہ دوسرے کو دلائل یا سمجھانے سے اپنے مذہب میں داخل کرے یا اپنے مذہب سے دوسرے مذہب میں گئے ہوئے لوگوں کو پھر اپنے مذہب میں واپس لے لے لیکن اس کے لئے یہ جائز نہ ہوگا کہ ایسا کرنے یا اس کے روکنے کے لئے دغابازی یا ناجائز ذریعہ مثلاً مادی لالچ سے کام لے لڑکے یا لڑکیوں کو اپنے والدین جائز یا ولی کے ساتھ تبدیل مذہب کرنے کے علاوہ ۱۶ برس سے کم عمر کے لڑکے یا لڑکیوں کا مذہب تبدیل نہ کرایا جائے اگر غیر مذہب کا آدمی کسی ۱۶ برس سے کم عمر کے لڑکے یا لڑکی کو اپنے والدین یا ولی سے الگ بھٹکتا ہوا پاوے تو لے فوراً اس کے ہم مذہبوں کے حوالے کر دے کسی مذہب کی تبدیلی یا سابق مذہب میں واپس آنے کے معاملہ میں کسی قسم کی خفیہ کاروائی سے کام نہیں لینا چاہئیے۔

(ی) کوئی قوم دوسری قوم کے کسی فرد کو اپنی زمین پر جو کہ اس کی ملکیت ہے کسی نئے عبادت گاہ کے بنانے سے جبر نہ روکے گی لیکن یہ عبادت گاہ دوسری قوم کی موجودہ عبادت گاہ سے مناسب فاصلہ پر ہونی چاہئیے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

تحریک نمبر ۵

اس کانفرنس کی رائے میں مبالغہ آمیز واقعات چھاپ کر ایک دوسرے کے مذہب کو برا بھلا کہہ کر اور ہر ایک طریقہ سے تعصب کو بڑھا کر مختلف قوموں میں کشیدگی زیادہ کرنے کی ذمہ داری ایک طبقہ اخبارات پر ہے جو بالخصوص شمالی ہند میں موجود ہیں یہ کانفرنس ایسی تحریروں پر اظہار نفرت کرتی ہے اور پبلک سے اپیل کرتی ہے کہ ایسے اخباروں اور پمفلٹوں کو مدد نہ دیں یہ کانفرنس مرکزی اور مقامی پنچایتوں کو صلاح دیتی ہے کہ ایسی تحریروں کی نگرانی کریں اور وقتاً فوقتاً صحیح خبریں بغرض اطلاع عام شائع کیا کریں۔

تحریک نمبر ۶

چونکہ اس کانفرنس کو بتایا گیا ہے کہ اکثر جگہوں پر مسجدوں کے متعلق نامناسب حرکتیں عمل میں آئی ہیں اس لئے اس کانفرنس کے ہندو ممبر ان ایسے افعال کو جہاں کہیں بھی وہ سرزد ہوئے ہوں بہ نظر نفرت دیکھتی ہے۔

تحریک نمبر ۷

اس کانفرنس کے ہندو اور مسلمان ممبران اپنے ہم مذہبوں سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ ہندوستان کی دوسری چھوٹی چھوٹی قوموں کے ساتھ پوری رواداری کا برتاؤ کریں اور قومی تعلقات کے ہر ایک سوال میں انصاف اور فیاضی سے کام لیں۔

تحریک نمبر ۸

اس کانفرنس کی یہ رائے ہے کہ ایک قوم کے لوگوں کی طرف سے دوسری قوم کے لوگوں کا بائیکاٹ کرنا یا ان سے سوشل یا تجارتی تعلقات کا منقطع کر لینا جیسا کہ ملک کے چند حصوں میں ہوا ہے قابل ملامت ہے اور اس سے ہندوستان کی مختلف قوموں میں اچھے تعلقات کی ترقی پانے میں زبردست رکاوٹ ہوتی ہے یہ کانفرنس اس لئے تمام قوموں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ اس قسم کے بائیکاٹ یا منافرت سے اجتناب کریں۔

تحریک نمبر ۹

یہ کانفرنس ہندوستان کی تمام قوموں کے مرد اور عورتوں سے درخواست کرتی ہے کہ وہ ۱۸ تا کندھی کے روزہ کے آخری ناز ک ہفتہ میں روزانہ دعا کریں اور ہر ایک گاؤں اور قصبہ میں ۱۸ اکتوبر ۱۹۲۴ء کو عام جلسہ کر کے قوم کی طرف سے قادر مطلق کا شکریہ ادا کریں اور اس کی جناب میں دعا کریں کہ ہندوستان کی تمام قوموں میں محبت اور اخوت کے جذبات پیدا ہوں اور اتحاد پیدا ہو اور جن مکمل مذہبی آزادی اور باہمی محبت کے اصولوں کا اظہار اس کانفرنس میں کیا گیا ہے اس پر ہندوستان کی تمام قومیں کاربند ہوں۔

سیکریٹریان

جواہر لال نہرو ، شعیب قریشی

قتل مرتد کا مسئلہ اگرچہ غیر مسلموں کی نظر میں ہمیشہ کھٹکتا رہا ہے لیکن چونکہ افغانستان میں نعمت اللہ خاں کو جو قادیانی ہو گیا تھا سنگسار کیا جا چکا تھا اس وجہ سے ذہنوں پر پھر مسلط ہو گیا اور منظم تبلیغ اگرچہ شدھی کے جواب میں ارتداد کے سدباب کے طور پر تھی مگر ناگوار ہو رہی تھی۔

جب قرارداد کی پہلی تجویز حضرت مولانا عبدالباری فرنگی محلیؒ کے علم میں آئی تو ان کا دل تڑپ اٹھا اور مولانا نے فوراً پے در پے مندرجہ ذیل مسلم اور غیر مسلم زعما کو تار اور خطوط بھیجے۔(۱) مدیر اخبار شوکت بمبئی (۲) مہاتما گاندھی (۳) پنڈت موتی لال نہرو (۴) مولانا محمد علی، مولانا کفایت اللہ، مولانا شوکت علی، مولانا حسین احمد، مولانا حفیظ اللہ مہتمم دارالعلوم ندوۃ العلماء

یہ تمام مفصل خط و کتابت ایک رسالہ کی صورت میں بنام سراپا اصلاح منشی مظفر علی نے مرتب کر کے شائع کر دی تھی یہاں صرف چند خطوط درج کئے جاتے ہیں۔

خط از مولانا عبدالباریؒ بنام مولانا حسین احمدؒ (دہلی)

مکرمی دام مجدہ۔ السلام علیکم آپ کا تار آیا۔ مجھے تعجب ہے کہ میرا مقصد صاف و واضح غالباً آپ حضرات تک نہیں پہنچا میں ابھی تک یہ نہ سمجھ سکا کہ کس سبب سے مبحث عنہ تحریک مذہب کے خلاف نہیں ہے اگر اس کے الفاظ کا مفہوم غلط ہے تو یہ بات مانی جا سکتی ہے اگر شائع شدہ الفاظ صحیح ہیں تو کیا وجہ ہے کہ اس کو ہم مذہب کے احکام کے خلاف نہ سمجھیں۔

مولانا! نفس مسئلہ حکم قتل مرتد میں موجودہ حالت کو ملحوظ رکھتے ہوئے کلام نہیں ہے اگر کوئی سزا دے مرتد کو تو اس پر نفرت کی جائے یہ مابہ النزاع ہے اس میں تو تمام افعال و اقوال و احکام اگلے پچھلے اندرون ہند بیرون ہند سب داخل ہیں اور فرض کیا جائے کہ اندرون ہند اور وہ بھی برٹش انڈیا کے ساتھ تحریک مخصوص ہے تو اس میں بھی ایسی صورت داخل ہے کہ جس میں کسی کا لڑکا مرتد ہو جائے (العیاذ باللہ) اور وہ اس پر قدرت رکھتا ہے کہ اس کو چند دن اپنے گھر میں باندھ رکھے اور فہمائش کرے اس کو گمان غالب ہے کہ اگر ایسا کیا جائے وہ دین میں پھر واپس آ جائے گا جیسا کہ خود موتی لال صاحب کی لڑکی کے بارے میں گاندھی صاحب نے کیا تھا اب یہ صورت بھی اس ریزولیشن میں قابل نفرت و ملامت ہے لیکن اس پر خاک ڈالئے اور اس تاویل سے مان بھی لیجئے تو میں اس پر کد نہ کروں گا اگر قدمائے مقدسین کے افعال کو کسی طرح مستثنیٰ کر دیا جاتا مجھے بھائی محمد علی و شوکت علی صاحبان سے فروگذاشت پر تعجب نہیں ہے مگر آپ ایسے علمائے متبحرین سے اس فروگذاشت کو سخت قابل تعجب سمجھتا ہوں پھر اگر مان بھی لیا جائے کہ ہم قتل مرتد بلکہ کوئی سزا مرتد کو ہم نہیں دے سکتے غور فرمایئے کہ اگر کوئی اوئی سزا دے اور سمجھے کہ اس سزا کو دینا

Maktaba Tul Ishaat.com

مرتد کی اصلاح کا باعث ہو گا تو اس پر بھی آپ کی نفرت و ملامت موجود ہے میری سمجھ میں نہیں آیا کہ کسی نصرانی حربی مثل دھوبی کے قاتل پر اگر کسی نے نفرت کی حالانکہ ہندوستان میں اس قسم کے قتل کی فرضیت کا کوئی قائل نہیں اور اصول ترک موالات بلا تشدد و مجوزہ گاندھی جی کے بھی خلاف ہے اس پر اظہار نفرت کرنا برا ہوا اور اس قسم کی سزا مرتد کو دینا جس سے اصلاح کی امید ہے قابل نفرت سمجھا جائے بلکہ اس پر مجمع میں نفرت کی جائے صاف اور واضح بات کو چھوڑ کر کہ "ہم ہندوستان میں نہ قبل سوراج نہ بعد سوراج قتل مرتد کرنے کا حکم نہیں دیتے" ایسی اغوا ور بے معنی عام تحریک کرنا کیا ضروری تھا اور اس سے کیا فائدہ ہو گا مانا کہ اس پر ریزولیشن سے فتنہ ارتداد دفع ہوتا ہے گو اس کی امید نہیں لیکن مقصود اس کا یہی سمجھا جائے تو بھی جملہ مابہ النزاع سے جو مذہبی خرابی اب پیش ہے اس سے تو فتنہ ارتداد بڑھا جاتا ہے۔

شادم کہ از رقیباں دامن کشاں گزشتی
کو مشت خاک ما ہم برباد رفتہ باشد

ایک فتویٰ جو علمائے ندوہ نے آج بھیجا ہے اس کی نقل مرسل ہے۔

فقیر محمد عبدالباری - ۲ ربیع الاول ۱۳۴۳ھ

خط از مولانا شوکت علیؒ بنام مولانا عبدالباریؒ

دہلی یکم اکتوبر ۱۹۲۴ء - حضور والا - السلام علیکم کل ایک تار پنڈت موتی لال نہرو محمد علی اور مولانا کفایت اللہ صاحب کے نام آیا جب میں لکھنؤ حاضر ہوا تھا تو عرض کیا تھا کہ اس وقت لکھنؤ حاضر ہونے کی ایک غرض یہ بھی ہے کہ موجودہ کانفرنس میں پیش ہونے والے مسائل کے بارے میں شرعی احکام کے متعلق حضور کی یا کم از کم مولوی عنایت اللہ صاحب کی اعانت حاصل کروں ابتدائے تحریک سے بار بار اور مسلسل عرض کرتا رہا ہوں کہ میں فقہ سے اور احکام شرعیہ کی باریکیوں سے واقف نہیں ہوں اس لئے ہمیشہ ہر مسئلے میں حضور کی رائے دریافت کرلیا کرتا ہوں یہ ایک نازک موقع تھا جس میں اکثر مذہبی امور پر بحث ہونے والی تھی اس لئے میں نے چاہا تھا کہ مولوی عنایت صاحب ضرور شریک ہوں مگر وہ تشریف نہیں لا سکے اب مجبوراً ہم کو یہاں ان علماء کی رائے پر اعتماد کرنا پڑا جو کانفرنس میں تشریف رکھتے ہیں مولانا کفایت اللہ صاحب، مولانا حسین احمد صاحب، مولانا احمد سعید صاحب وغیرہ اس لئے ہم لوگوں پر کوئی ذمہ داری نہیں ہے جیسا علماء نے یہاں فتویٰ دیا اس پر عمل کر کے تحریک پیش کی گئی پاس کی گئی جس وقت یہ تحریک پیش کی گئی تو سب سے پہلے علماء کی رائے اس مسئلہ میں دریافت کی گئی مولانا کفایت اللہ صاحب نے بلا کسی شرط یا مشتبہ الفاظ کے صاف اور واضح طور پر بیان کیا کہ مرتد کی سزا یقیناً از روئے شرع شریف قتل ہے مگر اس سزا کا نفاذ ہندوستان میں اب یا بعد حصول سوراج نہیں کیا جا سکتا اس لئے کہ اس کے نفاذ کے لئے سلطان کی موجودگی قانون اسلام کا نفاذ اور محکمہ قضاء وغیرہ وغیرہ کا موجود ہونا ضروری ہے جو یہاں نہ اب ہے اور نہ

آئندہ ہو سکتا ہے پھر ان سے سوال کیا گیا کہ کوئی سزا علاوہ قتل کے دی جا سکتی ہے یا نہیں اس کا بھی انہوں نے یہی جواب دیا کہ اب انہیں کے الفاظ رزولیشن میں رکھ دیئے گئے جہاں تک میں سمجھتا ہوں حضور کو شاید یہ غلط فہمی ہوئی کہ اس رزولیشن کا کسی طرح کا بھی تعلق اس قانون مرتد سے ہے جس کا اس وقت نفاذ ریاست بھوپال میں ہے اس کے متعلق شبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے کیونکہ ریاستوں میں سے ہم کو کوئی تعلق نہیں ہے ہمارے کسی ریزولیشن کا کوئی اثر ریاست کے قوانین پر نہ اب پڑ سکتا ہے اور نہ آئندہ کبھی پڑنے کا اندیشہ ہو سکتا ہے مثلاً اگر ریاستی نظام میں اس وقت چور کا ہاتھ کاٹنے یا مرتد کے قتل کا حکم جاری کر دیا جائے تو ہم کو اس سے کوئی تعلق نہ ہوگا اسی طرح ریاست جیپور میں گاؤکشی پر پھانسی کی سزا کا حکم ہے مگر ہم کو اس سے کوئی غرض نہیں ہوتی اس وقت مسئلے کی نوعیت صرف اس قدر ہے کہ ہندوؤں کی طرف سے ایک سوال قتل مرتد یا سزائے مرتد کے بارے میں کیا جاتا ہے ہم اس کے جواب میں جو صحیح حکم شریعت ہے اس کو بیان کر دیتے ہیں نہ ہندوؤں کو اس وقت اس سوال سے زائد کا حق تھا اور نہ ہم کو حق تھا کہ کوئی قانون بنانے کانفرنس کا کوئی فیصلہ ناطق نہیں ہے سزائے مرتد یا قتل مرتد کے بارے میں اگر کوئی سوال پیدا بھی ہو سکتا ہے تو بعد سوراج۔ مسلمانوں کو پورا حق ہے کہ جس وقت چاہیں گے پارلیمنٹ میں جو قانون چاہیں پاس کرائیں اس کانفرنس میں صاف صاف برابر اعلان کیا جاتا رہا ہے کہ اس کا مقصد سوائے اس کے اور کچھ نہ تھا کہ موجودہ فسادات کے رفع کرنے اور ان کے اسباب کے دریافت پر غور کیا جائے ہندو مسلمانوں میں کوئی دوامی شرائط صلح نہیں طے کئے جا رہے ہیں قتل مرتد کے بارے میں اس وقت ایک جماعت کو فکر تھی کہ اس کے متعلق مسئلے کو واضح کیا جائے میں نے عرض کیا تھا کہ لکھنؤ کی حاضری کا ایک سبب اس مسئلہ کو دریافت کرنا بھی ہے مجھ کو یاد ہے اور اسی بناء پر میں نے یہاں حضور کے مشورہ کا حوالہ دے کر اعلان کیا کہ مسئلہ یوں ہی ہے جس طرح مولانا کفایت اللہ صاحب نے بیان کیا آخر میں نہایت عاجزی کے ساتھ عرض کروں گا کہ حضور اس وقت تک سکوت فرمائیں جب تک یہاں کے حالات مولانا کفایت اللہ صاحب اور دیگر حاضرین سے سن نہ لیں اور صحیح حالات معلوم نہ کر لیں دو چار روز کی تاخیر میں کوئی نقصان نہ ہوگا اور حضور ہم پر کم سے کم یہ تو بھروسہ کر لیں کہ ہم اپنی موجودگی میں شریعت کی تحقیر نہ ہونے دیں گے میں جانتا ہوں کہ حضور کو کس درجہ ہندو مسلمان کے اتحاد کا خیال ہے اس لئے ہم کو تو اس کے خلاف گمان کرنا بھی اب نادانی اور جہالت ہے واقعات صحیح آپ کو سب معلوم ہو جائیں گے اور اس وقت باقی ماندہ شکوک اور دقتیں باہمی حالت رواداری کے ساتھ فیصلہ پا جاویں گی از حد مصروف ہوں اور تھکا ہوا حضور کا خادم۔

خادم کعبہ شوکت علی

خط مولانا حسین احمدؒ بنام مولانا عبدالباریؒ

شب تاریک و بیم موج و گر دابے چنیں ہائل
کجا دانند حال ما سبکسا راں ساحلہا

Maktaba Tul Ishaat.com

مولانا المحترم زیدت معالیکم- السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ- والا نامہ مع تار باعث سرفرازی ہوا مولانا! ایک دو امر ہوں تو ان کو ذکر کیا جائے- دل ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم- صنف علما کی خود پسندی' تشتت' خودرائی' حب جاہ ومال' خوف اغیار' کی تاریک گھٹاؤں نے عرصہ دراز سے جو کچھ نہ دیکھا تھا وہ دکھا ہی رکھا تھا مگر اس زمانہ پر آشوب میں اس صنف کے استغنا اور غفلت نے تو اساس اسلام کے کھود ڈالنے کی تیاری کرلی ہے اس مؤتمر اتحاد نے ہر طبقے اور ہر صنف اور ہر فریق کے لوگوں کو دعوت دی قریب اور بعید کے تقریباً چار سو ستر یا زیادہ آدمیوں کو بلایا مگر لول تو مسلمان بہت کم آئے پھر ان میں علما کی جماعت اقل قلیل تھی علماء دیوبند کو متعدد تار گئے کوئی نہیں آیا علماء بدایوں میں سے کوئی نہیں آیا اور علی ہذا القیاس دوسرے مقامات سے بھی کوئی نہیں آیا فقط سید سلیمان ندوی تشریف لائے تھے جو فقط دو تین دن ٹھہر کر چلے گئے کوئی معتدبہ دلچسپی انہوں نے نہیں لی- مولانا! مجمع اغیار تھا- ہندو' سکھ' پارسی' عیسائی مجتمع تھے مسلمانوں میں سے قادیانی' روشن خیالی کے مدعی انگریزی خوان حضرات جو بزعم خود اپنے سامنے ابو حنیفہؒ اور شافعی ومالک واحمد حنبل وغیرہم کو نہ صرف طفل مکتب بلکہ مضر للدین والاسلام سمجھتے اور کہتے ہیں موجود تھے ہر فریق نے اپنے چیدہ چیدہ متکلم اشخاص کو بھیجا اور جمع کیا تھا مگر کیا اسلام کے مذہبی اور علمی طبقے کو اس کی کوئی پرواہوئی تھی اس کا جواب سوائے نفی کے اور کچھ نہیں-

مولانا! اس مجمع میں جو کچھ مشکلات ہم کو پیش آئیں اس کو ہم ہی اندازہ کرسکتے ہیں اور آپ اتنی دور بیٹھے ہوئے اندازہ نہیں کرسکتے ہر ہر لفظ اور ہر ہر مسئلے پر دشواریوں کے پہاڑ اڑ جاتے تھے جن کا اٹھانا بھی دشوار اور ہٹانا بھی دشوار تر ہوتا تھا نہ کوئی صحیح مشورہ دینے والا ہوتا تھا نہ کوئی ہمدردی اور اعانت کرنے والا خود ہمارے معزز لیڈروں کے بات بات پر حملے اور سخت حملے ہوتے رہے اگر مجمع اغیار میں ان کا جواب دیں تو اسلام' مسلمانوں' علماء کی توہین ہوتی ہے اور اگر چپ رہیں تو مداہنت کا دھبہ- عجب کشمکش کا عالم تھا شیر نری کا دعویٰ کرنے والے اغیار کے سامنے بزا تحفش بنے ہوئے نظر آتے تھے آپ خود خیال فرما سکتے ہیں کہ مخالف فریق اور مدعیان اجتہاد وعلمیت پر جماعت کا جو اثر پڑ سکتا ہے وہ ایک دو کا نہیں ہو سکتا پھر چند دماغ جو چیز پیدا کرسکتے ہیں ان کے لئے ایک یا دو دماغ کافی نہیں ہو سکتے اور جب کہ اپنوں ہی میں ایسے حضرات ہوں جو کہ دوسروں کے سیلاب میں اپنے آپ اور اپنی قوم کو بہا دینے کے لئے تیار ہوں تو اس کا کیا حشر ہوگا-

قومی ہم' قتلوا امیم اخی فلئن رمیت یصیبنی سہمی
ولئن عفوت لا عفون جللا ولئن کسرت لا وہنن عظمی

مولائی المحترم- پہلے ہی دن فریق غیر کی طرف سے مجھ سے کہا گیا کہ یہ صلح کس طرح ہو سکتی ہے جب کہ تمہارے مذہب میں مرتد کے لئے سزا قتل ہے میں نے جواب دیا کہ بیشک یہ حکم مذہب کا ہے مگر ہم ہندوستان کے لئے مستقبل کا فیصلہ کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں بصورت برٹش راج یا سوراج اس مسئلے کا ہندوستان سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا کہا گیا کہ بصورت سوراج خالص اسلامی ریاستیں ممکن ہے کہ

اس پر عمل کریں میں نے جواب دیا کہ یہ ریاستیں غالباً اس وقت بھی اسی قسم کی خود مختار ہوں گی جیسی کہ اب ہیں یا جمہوریت کے اعضاء میں سے ہو کر خالص اسلامی خود مختار کامل نہ ہوں گی اس لئے وہ بھی ہمارے مسئلے سے خارج ہیں۔

تھوڑی دیر کے بعد اجلاس شروع ہوا تمہیدی تقاریر شروع ہوئیں چند انگریزی تقریروں کے بعد پنڈت مالویہ جی نے تقریر کیا اور اشتراک مذہب اتحاد و عمل کی ضرورت اور فوائد وغیرہ بیان کرتے ہوئے مسلمانوں کو توجہ دلائی کہ وہ اپنے مذہب میں سے سزائے مرتد اور تبلیغ کو نکال ڈالیں تاکہ امن و اتحاد قائم ہو یہ تقریر غالباً آدھ گھنٹے ہوئی تھی۔

مجھ کو کہا گیا کہ تو اس کے بعد تقریر کر۔ مگر مولانا کفایت اللہ کے موجود ہوتے ہوئے ان کی قوت تقریر و تحریر ذکاوت و فطانت علمی بلند پائیگی وغیرہ مجھ کو ہر طرح مجبور کرتی تھی کہ میں اس کی اپیل ان کی خدمت میں کروں چنانچہ مولانائے موصوف کھڑے ہوئے اور نہایت واضح اور روشن طریقے پر ثابت کیا کہ مختلف المذاہب اور متبائن الاعتقاد اقوام و ادیان ایک سرزمین میں کس طرح بسر کر سکتے ہیں اور ان کے لئے طرز عمل کیا کیا اختیار کرنا ضروری ہے آخر میں مولانائے موصوف نے فرمایا کہ بے شک شریعت اسلامیہ میں یہ مسئلہ مسلم ہے کہ مرتد کو سزائے قتل دی جائے مگر اس کا تعلق ہندوستان سے نہیں اس سزا کا اختیار سلطان اسلام کو ہے وہ اپنی قلمرو میں اس کو جاری کر سکتا ہے موجودہ حالت میں اور بعد از سوراج ہندوستان اس سے خارج ہے اس بیان کو وضاحت کے ساتھ مولانا نے روشن فرمایا جس پر تمام حاضرین کی کامل توجہ منعطف تھی۔

اس پر پنڈت رام چندر نے یہ کہا کہ جہاں سلطان اسلام نہ ہو یا حکم نہ دے وہاں کوئی مسلمان فرد یا جماعت خود کسی مرتد کو قتل کر سکتے ہیں یا نہیں۔ مولانا نے فرمایا نہیں اس نے کہا کہ اگر کسی نے ایسا کیا تو اس کی کیا سزا ہے۔ مولانا نے کہا کہ یہ امر مفوض الی رای السلطان ہے یہ گفتگو جب ہو رہی تھی اس پر مالویہ جی اور دوسرے لیڈر ہنود بار بار یہ کہہ رہے تھے کہ اس کی تنقیح کی اب ہم کو ضرورت نہیں جب کہ ہم کو یہ معلوم ہو گیا کہ اس مسئلے کا تعلق ہندوستان کی موجودہ اور مستقبلہ حالت سے نہیں تو ہم کو کافی ہے۔ مولانا کفایت اللہ نے اس وقت کہا بھی کہ اگر اس مسئلے کے متعلق اور کچھ کسی کو پوچھنا یا کہنا ہو تو پوچھے میں جواب کے لئے تیار ہوں اس پر ان کے عام لیڈروں نے خصوصاً بڑوں نے کہا کہ نہیں یہ قدر ہم کو کافی ہے مسئلہ تبلیغ کے متعلق مولانا نے فرمایا کہ مذہب اسلام ابتدا ہی سے تبلیغی مذہب ہے اور ہمیشہ سے وہ تبلیغ کا کام کرتا رہا اور یہی اس کی تعلیم ہے مگر نہایت حکیمانہ اور عادلانہ طریقے پر بلا اکراہ و اجبار وغیرہ۔

غرضکہ اس مفصل تقریر پر سبھوں کو اطمینان ہوا اس میں مولانا آزاد نے فرمایا کہ مولانا! یہ تفصیل کر دیجئے کہ یہ حکم قضاء ہے یا تشریعاً۔ مگر مولانا موصوف کی گزشتہ تقریر پر سبھوں نے کہا کہ اب اس کی کوئی حاجت نہیں مولوی محمد علی صاحب بولے کہ مسئلہ مختلف فیہ ہے اس کے بعد مفتی محمد صادق

Maktaba Tul Ishaat.com

صاحب قادیانی کھڑے ہوئے اور انہوں نے اپنی تقریر میں بھی یہ کہا کہ حقیقت میں مسئلہ مرتد ہندوستان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھتا یہاں کوئی سزا انہیں نہیں دی جاسکتی۔

بلکہ میں تو یہ کہتا ہوں کہ ہندوستان کے باہر بھی اس کو کوئی سزا نہیں دی جاسکتی اور نہ سلطان اسلام کو اس کا اختیار ہے اس پر میں نے چلا کر کہا کہ یہ محض آپ کی رائے ہے مذہب اسلام میں یہ نہیں ہے۔ سید سلیمان ندوی صاحب نے مجھے روکا اور یہ کہا کہ یہ بھی تو یہی کہہ رہے ہیں کہ میں کہتا ہوں۔

خلاصہ یہ کہ ان مباحث پر جن میں یہ تسلیم کر لیا گیا تھا کہ مذہب اسلام میں یہ سزا مقرر ہے مگر یہاں بوجہ مانع اس کا اجرا نہیں ہو سکتا جملہ حضار جلسہ کو اطمینان ہو گیا اس کے بعد مختلف اشخاص کی تقریریں ہوئیں۔

صدر جلسہ اور دیگر مقررین نے بار بار اپنے الفاظ کہے کہ اس جلسے میں گزشتہ اعمال و افعال کی تحقیق تفتیش کرنی مطلوب نہیں اور نہ ان کی نسبت کوئی فیصلہ ظاہر کرنا ہے بلکہ آئندہ کے متعلق ایک نظام عمل تیار کرنا ہے تاکہ وہ امور جن کی وجہ سے فضاء ہندوستان مکدر ہو گئی ہے ظاہر نہ ہوں اسی بناء پر متعدد اوقات میں جب کہ سوامی شردھانند نے اپنی کتاب اور اخبار لے کر جناب کے فتوئ قتل مرتد پر اظہار رائے کرنا اور اپیل دینا چاہا صدر جلسہ نے روک دیا ہم سب تیار تھے کہ اگر سوامی جی نے تقریر کی تو انشاء اللہ پوری وضاحت کے ساتھ جواب دیں گے مگر چونکہ صدر جلسہ نے یہ بھی کہا تھا کہ عنقریب اس کے متعلق خاص طور سے رزولیشن آنے والا ہے اس وقت آپ کو جو کچھ فرمانا ہے فیصلہ کے بعد آپ فرمائیں تو ہم نے بھی یہ مناسب سمجھا کہ اب اس وقت ہم کو اجلاس نہ چاہیئے ورنہ ہم بھی روک دیئے جائیں گے۔

اور ہم بعد ممانعت صدر گزشتہ امور پر تبصرہ کرنا بھی غیر ضروری خیال کرتے تھے اسی طرح جب کہ رزولیشن نمبر ۱ میں مناور کے متعلق اظہار افسوس کا جملہ آیا اور اس میں ترمیم زیادت لفظ مساجد یا ابدال لفظ معابد کی احقر نے پیش کی اور بحث جاری ہوئی تو میں نے مساجد بھرت پور کا ذکر کیا اس پر کہا گیا کہ وہ معاملہ اسٹیٹ کا ہے ہم اسٹیٹ کے افعال میں حسب اصول کانگریس کوئی مداخلت نہیں کر سکتے۔

الحاصل اس کانفرنس کے اصول و قواعد میں سے جن کا بار بار تذکرہ آچکا تھا یہ چند امور تھے امور استقبالیہ کے متعلق فیصلہ اور غور۔ جو امور باعث فساد و فتنہ ہیں ان کا تصفیہ۔ امور متعلقہ برٹش ہند پر اتفاق۔ گزشتہ امور پر نہ تبصرہ و تنقید تھی اور نہ ممالک خارجہ از ہند یا ریاستیں ان میں داخل ہیں اس لئے ذبیحہ گاؤ و دیگر حیوانات یا آرتھی اور اذان وغیرہ کے متعلق تصفیہ جات ریاستوں سے کچھ بھی تعلق نہیں رکھتے جہاں پر کہ یہ اعمال جبرا روکے جاتے ہیں اور ریواں راج وغیرہ میں تبدیل مذاہب پر سزائیں مقرر ہیں۔"

مولانا محترم! رزولیشن نمبر ۴ کے تمہید کے ان الفاظ کو بھی مد نظر رکھیں جن کا تعلق خاص رزولیشن نمبر ۱ سے ہے اور وہ اس پر پوری روشنی ڈالتے ہیں "رزولیشن نمبر ۱ میں ہندوستان کی مختلف قوموں کے تعلقات کو بہتر بنانے کے لئے جو عام اصول قرار دیئے گئے ہیں ان کو مد نظر رکھ کر اور تمام مذاہب عقائد

واعمال مذہبی کے لئے کامل رواداری حاصل کرنے کی غرض سے یہ کانفرنس اپنی یہ رائے قائم کرتی ہے کہ :"

مولانا المحترم ! جب آن جناب ان الفاظ پر غور فرمائیں گے تو کسی طرح بھی زمانہ اسلاف کرامؒ پر زویشن نمبر ا کے الفاظ کو اگرچہ وہ کسی درجہ میں موہم یا صریح بھی ہوں صادق نہ فرما سکیں گے اور نہ بیرون ہند کسی کو اس کا مصداق بنا سکیں گے بلکہ اندرون ہند بھی ریاستیں بالاتفاق اس سے خارج ماننی پڑیں گی۔

مولانا المحترم ! ہم نے حتی الوسع جہاں تک بھی ممکن ہوا اپنی پوری سعی اصلاح میں صرف کی ہے اور اس کی پوری رعایت کی ہے کہ اپنے حقوق شرعیہ اور ارکانات مذہبیہ محفوظ ہیں جس میں ہم کو احباب سے بہ نسبت اغیار زیادہ دقتوں کا سامنا کرنا پڑا خصوصاً مولانا کفایت اللہ نے اس میں نہایت زیادہ جانفشانی کی (فشکر اللہ مسعاہ) ہم یقیناً کہتے ہیں کہ اگر ان کی ذات اس میں سعی بلیغ نہ کرتی یا موجود نہ ہوتی تو خدا جانے کیا ہو جاتا۔

مولانا ! ضروری ہے کہ علماء کرام ذرا توجہ کریں اور اسلام کے سنبھالنے کی کوشش اور اتحاد صفی میں پورا اجتہاد صرف کریں ورنہ یہ ایک یا دو باہمت حضرات بھی تھک کر بیٹھ جائیں گے کہاں تک گالیوں اور الزامات لایعنی کا بوجھ اٹھاویں گے گورنمنٹ کے نمک خوار علیحدہ انکے بدنام کرنے کی کوششیں عمل میں لا رہے ہیں پبلک کے کج فہم کج رائے اشخاص علیحدہ ان پر بوچھاڑ کر رہے ہیں انگریزی تعلیم یافتہ حضرات علیحدہ طرح طرح کی لسانی تحریر عملی کارروائیاں پیش کر رہے ہیں پھر بھی ہمارا شیرازہ بکھرا ہوا ہے ایک دوسرے کی نہ رواداری کرتا ہے نہ ہمدردی اور خبر گیری کے لئے تیار ہے دشمن ہر طرح نور اسلام کو بجھانے پر تلا ہوا ہے اور ہم اپنے زاویہ میں آرام کر رہے ہیں اگر آپ جیسی مقدم ہستیاں جنہوں نے جمعیت کی بنیاد ڈالنے کی کوشش کی تھی وہ بالکل علیحدہ رہا کیں تو کیونکر نتیجہ نکل سکتا ہے اور اس کے قائم رکھنے کی کوشش کرنی نہیں ہے تو بند کر دیجئے اس کے کہ اغیار و احباب اس کی کونچیں کاٹ کر اس کو ہباءً منثورا کر دیں۔فان کنت ماکولا فکن خیرا کل – والا فادر .کنی ولما امزق پھر میں عرض کرتا ہوں کہ رزولیشنوں میں اس کا بھی بہت زیادہ لحاظ رکھا گیا ہے کہ اسلام کی تبلیغ واشاعت اور افزونی میں موجودہ کشمکش کو لحاظ رکھتے ہوئے کون سی صورت مفید ہو سکتی ہے اپنے فہم و تجربہ کے مقدار پر کوشش کی گئی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والماب– وما ابرئ نفسی ان النفس لا مارۃ بالسوء– والسلام خیر ختام–

دستخط حسین احمد

جواب خط مذکور از مولانا عبد الباری بنام مولانا حسین احمد

مولانا المحترم ! السلام علیکم مکرمت نامہ صادر ہوا میں تاسف کرتا ہوں کہ میرے پہلے تار کا جواب مختصر دینے کے بجائے تھوڑی بات طویل کر دی گئی یہی جواب تھا اس کا جو بعد کو موتی لال صاحب نے اور

Maktaba Tul Ishaat.com

مولانا کفایت اللہ صاحب نے دیا جب اطراف جناب کے اس کی وضاحت کے بعد رزولیوشنوں میں کردی گئی لیکن اس وقت صدر کانپور رزولیوشن کانگریس صاحب کی فاقہ شکنی کی استدعا میں شائع ہوا تھا اس وقت کسی قسم کی کوئی وضاحت نہیں کی گئی تھی اور اس وقت تک وہ مباحث ہی نہیں ہوئے تھے جو بعد ہوئے اس وقت تو علماء کی موجودگی بھی شائع نہیں ہوئی تھی اس واسطے یہ تو خیال بھی نہیں آسکتا کہ آپ حضرات اس کے ذمہ دار ہوں گے میں مولانا کفایت اللہ صاحب کی مشکلات کو اچھی طرح احساس کرتا ہوں ان کو جیسا کہ میں نے ظیہ سمجھتا ہوں اس کے ظاہر کرنے میں مجھے کبھی کوئی تامل نہیں ہوا مجھے یقین ہے اور ایمانی مجھے صحیح اخبارات سے بھی معلوم ہوا کہ مولانا کفایت اللہ صاحب نے جو خدمات اسلام کی اس کانفرنس میں انجام دیئے وہ تمام تر جماعت علماء کے مبہات وافتخار کا باعث ہے سوائے اس کے کہ ہم عرض کریں کہ اللہ انکو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کو ہمیشہ امت محمدی کی اعانت کے لئے زندہ وسلامت رکھے انہیں کی ایک ذات جمعیۃ علماء سے مراد ہو سکتی ہے اور کیا کہا جائے۔

مولانا! جلسہ دہلی کی وہ واقعت جو اس کے بانیین نے سمجھی تھی ہمارے ذہنوں میں نہ تھی اس میں ہمارے علماء نے اگر شرکت نہیں کی تو الزام کے قابل نہیں ہیں اور جو شریک ہوئے وہ خود اس شرکت سے دشواریوں میں گرفتار ہوئے اور امتحان ہو گیا کہ کون علماء باعمل ہیں۔

بہر حال معاملہ بہت تھوڑا تھا مولوی بلال صاحب کے تار میں تاخیر ہوئی بروقت گیا مگر تار آجانے سے اطمینان ہو گیا مولانا کفایت اللہ صاحب نے قتل مرتد کے بارے میں جو کچھ خیال ظاہر فرمایا وہ بالکل صحیح ہے اس میں مجھے کوئی کلام نہیں مجھے اس عام اور بے قید رزولیوشن پر اعتراض تھا اور ان الفاظ کے ساتھ اب بھی میں قابل اعتراض سمجھتا ہوں لیکن وضاحت کے بعد مجھے اطمینان ہو گیا والسلام

فقیر محمد عبدالباری عفا عنہ

خط از مولانا کفایت اللہ بنام مولانا عبدالباری فرنگی محلی

دہلی ۱۱ ربیع الاول ۱۳۴۳ھ

مولانا المحترم۔ دامت فیوضکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ مجھے سخت ندامت اور افسوس ہے کہ میں مفصل طور پر جناب کے تاروں کا جواب اس سے قبل نہ دے سکا ایک اجمالی تار ارسال خدمت اقدس کر دیا تھا جناب کے تاروں سے جناب والا کا تیقظ اور اسلامی غیرت اس پایہ کا ثابت ہو گیا کہ اس کی نظیر ملنی مشکل ہے۔

مولانا! واقعہ یہ ہے کہ پہلے دن کے اجلاس مؤتمر میں خاکسار اگرچہ شریک تھا مگر پہلا رزولیوشن انگریزی میں پڑھایا گیا اور اس کا اردو ترجمہ یا حاصل مطلب بیان کیا گیا مگر میں حلفاً عرض کرتا ہوں کہ مجھے اس فقرے کا جو سزائے ارتداد کے متعلق ہے اس وقت بالکل علم اور احساس نہیں ہوا واللہ اعلم کہ اردو میں وہ

بیان سے رہ گیا یا میں نے نہیں سنا تجویز پاس ہو گئی۔

دوسرے روز جناب کا تار ملا اس سے مجھے فوری خیال ہوا اور میں نے پہلی تجویز کو تلاش کر کے دیکھا تو اس میں وہ الفاظ موجود تھے سخت افسوس ہوا اگرچہ معاملہ سب کا سب ہندوستان کے متعلق تھا تاہم الفاظ میں عموم ضرور تھا میں سخت کشمکش میں پڑ گیا بالآخر سوائے اس کے کوئی تدبیر نہ کر سکا کہ رزولیوشن نمبر ۴ کی تمہید میں میں نے اپنی ترمیم بایں الفاظ پیش کی اور صدر صاحب کو معاملہ سمجھا کر اور ہاؤس اور اپنے بعض مہربانوں سے بحث مباحثہ کر کے یہ الفاظ بڑھوائے کہ "رزولیوشن نمبر ۱ میں ہندوستان کی مختلف قوموں کے تعلقات کو بہتر بنانے کے لئے جو عام اصول قرار دیئے گئے ہیں الخ" اب رزولیوشن نمبر ۴ بتاتا ہے کہ رزولیوشن نمبر ۱ کا عموم مطلقاً نہیں ہے بلکہ وہ ہندوستان کے ساتھ مقید ہے اور ہندوستان سے بھی برٹش انڈیا مراد ہے ہندوستانی ریاستیں بھی اس میں داخل نہیں ہیں نیز جب کہ بعض ہندو مقررین کی طرف سے یہ مضمون بیان کیا گیا کہ جب تک مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ وہ مرتد کو واجب القتل سمجھتے رہیں گے اور گویا قتل کرتے رہیں گے اس وقت تک ہندو مسلمانوں میں بناہ نہیں ہو سکتا میں نے بھرے مجمع میں اس کا جواب دیا کہ بیشک اسلام میں مرتد کی سزا قتل ہے اور ارتداد اسلام کے نزدیک ہولناک گناہ اور بدترین جرم ہے اور یہ اسلام کا ایک مستحکم اصول ہے میں اس کے ظاہر کرنے اور بیان کرنے میں کسی قسم کا تامل نہیں مگر یہ کہنا کہ ہندوستان کے فسادات اس عقیدے کے نتائج ہیں اور مسلمان اس لئے ہندوؤں سے لڑتے ہیں کہ ان کو ارتداد یا اشاعت ارتداد کی سزا دینی غلط ہے اس لئے کہ جیسا یہ اسلام کا مستحکم اصول ہے کہ ارتداد کی سزا قتل ہے اسی طرح یہ بھی اسلام کا اصول ہے کہ اس سزا کو جاری کرنے کا اختیار سلطان اسلام کو ہے پس موجودہ حالت میں ہندوستان میں مرتد کی سزا قتل ہونے سے کوئی تعلق نہیں جس طرح تمام حدود اور قصاص یہاں جاری نہیں اسی طرح مرتد کی سزا بھی جاری نہیں اور نہ مسلمان اس پر قادر ہیں۔

اس پر مولانا ابوالکلام صاحب نے فرمایا کہ مولانا یہ تو فرمائیے کہ بعد سوراج کیا ہوگا میں نے کہا کہ سوراج کے بعد واضعان قانون سے اختیارات کی جو نوعیت ہو اس کے مطابق فیصلہ ہوگا اگر سوراج کے بعد اسلامی قانون کی ترویج کا کوئی موقع ہوا تو یقیناً اس کے موافق احکام جاری ہوں گے ورنہ ہوا تو حالات جس کی مقتضی ہوں گی وہ ہوگا۔

تبلیغ کے متعلق میں نے صاف کہہ دیا کہ اسلام کی بنیاد تبلیغ پر ہے اور اس کے خمیر میں تبلیغ داخل ہے وہ ایک کھلا ہوا تبلیغی مذہب ہے اس کا دروازہ تمام دنیا کے لئے کھلا ہوا ہے اور اس کے دامن کے نیچے تمام بنی آدم آ سکتے ہیں اس کو حق تبلیغ سے کوئی نہیں روک سکتا اور ہندوستان کی موجودہ فضاء میں مسلمانوں کو بھی یہ موقع نہیں کہ وہ کسی کو تبلیغ مذہب سے روکیں ہاں جس طرح اسلام کی تبلیغ جبر و اکراہ اطمینان و خداع وغیرہ سے پاک ہے اسی طرح دوسرے بھی ان ذمائم سے علیحدہ رہ کر صرف تبلیغ کر سکتے ہیں یہ ذمائم درحقیقت تبلیغ مذہب کے نہیں بلکہ اغراض نفسانی کے لئے کام میں لائے جاتے ہیں۔

Maktaba Tul Ishaat.com

ان مضامین کو میں نے بھرے مجمع میں پوری بلند آہنگی اور وضاحت کے ساتھ بیان کر دیا حتی کہ سوامی شردھانند اور پنڈت مدن موہن مالویہ وغیرہ بڑے بڑے ہندوؤں نے بھی کہہ دیا کہ اب ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہاں پنڈت رام چندر جی نے کہا کہ کیوں صاحب اگر سلطان اسلام کے حکم کے بغیر کوئی مسلمان مرتد کو قتل کر دے تو اس کی کوئی سزا ہے؟ میں نے کہا ہاں وہ اقتیات علی السلطان کے جریمہ کا مرتکب ہے اور اس کی سزا بادشاہ کی رائے پر ہے۔

ہاں! مفتی محمد صادق قادیانی نے کہا کہ اسلام میں مرتد کی سزا قتل نہیں ہے بلکہ اسلام ہر شخص کو ضمیر کی آزادی دیتا ہے تو اس پر مولانا حسین احمد صاحب نے نہایت بلند آہنگی سے اور میں نے بھی کہہ دیا کہ یہ آپ کی رائے ہے اسلامی اصول نہیں ہے اسلام میں بے شک مرتد کی سزا قتل ہے۔

مولانا! ایک ہفتے تک رات دن معاملات کو سلجھانے اور حقوق اسلامیہ و قومیہ کی حفاظت کی غرض سے کام کرنے میں جن دقتوں کا سامنا ہوا اس کا بیان مشکل ہے جن حضرات نے دیکھا ہے وہی اندازہ کر سکتے ہیں میں صرف اس قدر عرض کر سکتا ہوں کہ میری شرکت شخصی حیثیت سے تھی اور اس کی تصریح بھی کر دی گئی تھی اور میں نے اپنی مقل فاتر و فہم قاصر اور اپنی بساط کے موافق مذہبی اور قومی حقوق کی حفاظت میں کوئی فروگزاشت نہیں کی اپنوں سے بھی اور غیروں سے بھی پوری نبرد آزمائی ہوئی بالآخر میں نے برادرانہ طرح حقوق کی حفاظت کی پیش نظر صرف یہ تھا کہ ہندوستان میں آپس کا نفاق اور جنگ و جدل بند ہو اور ہر فریق اپنی جگہ اپنے فرائض مذہبی میں آزاد ہو اور دوسروں کے لئے رکاوٹ نہ ڈالے ہندوستان کی موجودہ حالت میں یہی ہماری پوزیشن ہے اور اسی کو پیش نظر رکھ کر تجاویز مرتب کی گئی ہیں باوجود اس کے اگر مجھ سے کوئی غلطی یا فروگزاشت ہوئی ہو تو میں اس کے اعتراف کے لئے تیار ہوں امید کہ جناب والا دعا سے فراموش نہ فرمائیں گے۔ خاکسار محمد کفایت اللہ غفرلہ

جواب خط از مولانا عبد الباری رحمۃ اللہ علیہ

مولانا المحترم۔ السلام علیکم۔ گرامی نامہ آیا کاش میرے تار کے جواب میں فوراً کوئی اطمینان بخش جواب آجاتا تو مجھے تین چار دن تک بے اطمینانی نہ رہتی اور مزید اصرار کی ضرورت نہ ہوتی اس میں شک نہیں کہ جناب نے پوری سعی فرمائی اور اپنے فرائض کو بہت خوبی سے انجام دیا یہ واقعات جو جناب نے تحریر فرمائے مجھے معتبر ذرائع سے معلوم ہو چکے ہیں میرے نزدیک کوئی ادنیٰ لغزش جناب سے نہیں ہوئی عام الجیب اگر کسی غلطی سے واقف ہو تو اس کے رقم کا مقتضا ہے کہ معاف فرمائے مسلمانوں کو تو آپ کا شکریہ ادا کرنا واجب ہے۔ والسلام۔ فقط مولانا عبد الباری

تیسرا باب

سیاسیات ملکی و ملی

نفلی قربانی یا ترکی مجروحین اور یتیموں کی امداد

(سوال) اکثر مسلمان نفلی قربانیاں کرتے ہیں تو ان کو ایسی قربانی کی قیمت ترکی مجروحین بلقان کی اعانت میں دے دینا جائز ہے یا نہیں؟ نیز فرض قربانی کی قیمت یا اس کی کھال اس مد میں دینا جائز ہے یا نہیں؟ استفتاء از جانب طلبہ مدرسہ امینیہ دہلی مورخہ ۱۳ نومبر ۱۹۱۲ء

(جواب ۴۶۹) جن مسلمانوں پر قربانی واجب ہے ان کو تو قربانی ہی کرنا ضروری ہے قیمت دیدینا جائز نہیں اور قربانی کی کھالیں اور نفلی قربانیوں کی قیمت وہ اس مصیبت زدہ قوم کی اعانت میں دے سکتے ہیں جو اسلام اور مسلمانوں کی عزت بچانے کے لئے اپنی جانیں دے رہے ہیں بلکہ بہتر یہی ہے کہ نفلی قربانیاں اس سال ملتوی کریں اور اس کی مقدار نقد ترکی مجروحین و یتامیٰ کے لئے بھیج دیں واضح ہو کہ مردہ عزیزوں کی طرف سے جس قدر قربانیاں بغیر وصیت کی جاتی ہیں وہ سب نفلی ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ کتبہ محمد کفایت اللہ عفا عنہ مولانا مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔ الجواب صحیح بندہ ضیاء الحق عفی عنہ (دیوبندی) مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔ بندہ محمد امین الدین عفی عنہ مہتمم مدرسہ امینیہ دہلی۔ احمد سعید واعظ دہلوی۔ حافظ عبداللہ محمد ابراہیم واعظ دہلوی۔ محمد ثناء اللہ امرتسری۔ محمد کرامت اللہ خان دہلوی محمد عبدالوہاب ملتانی سیف الرحمن۔ محمد تلطاف حسین (نواب مولانا) محمد ضمیر مرزا (دہلوی آف اوہارو)

حجاز مقدس کا سفر کس کمپنی کے جہاز میں کرے

(سوال) "جی لین" پر جو جہاز چلتے ہیں وہ سندھیا کمپنی کے ہیں یہ ایک ہندو کمپنی ہے اور اس نے جدہ میں اپنا دفتر قائم کیا ہے زمانہ حج میں اس کے دفتر مکہ مکرمہ اور منیٰ وغیرہ میں بھی ہوتے ہیں ہندوؤں کی اسلام دشمنی جس حد پر پہنچ چکی ہے وہ ظاہر ہے کہ انہیں مسلمانوں کی کسی تباہی پر بھی صبر نہیں اور وہ ہر دم مسلمانوں کو برباد کرنے کی سرگرمی کوششوں میں مشغول ہیں ان کی زبانوں سے ان کے ناپاک ارادوں کا اظہار بھی ہو چکا ہے وہ یہ بھی کہہ چکے ہیں کہ معاذ اللہ کعبہ معظمہ پر لوم کا جھنڈا گاڑیں گے اور اپنے دین باطل کی تبلیغ کریں گے "عدن" میں ہندو پہنچ چکے ہیں اور ان کی ساہوکاری وہاں کے مسلمانوں کا اسی طرح شکار کر رہی ہے جس طرح کہ ہندوستان کے مسلمانوں کو برباد کر چکی ہے عراق میں بھی ہندو پہنچ گئے ہیں اور اپنے دین باطل کی تبلیغ کی فکر میں ہیں ان حالات میں اندیشہ ہے کہ اگر سندھیا کمپنی کے جہازوں میں حاجی سفر کرتے رہے اور جدہ ان کا مستقر بن گیا تو غریب عرب ان کی ساہوکاری سے بہت جلد تباہ ہو جائیں گے اور ان کی املاک و اراضی اور بلاد مقدسہ کی زمین ان کے قبضہ میں آجائے گی اور جس طرح فلسطین میں یہودیوں کی آبادی عربوں کے لئے تباہ کن ثابت ہوئی ہے اس سے بدرجہا زیادہ مصیبت حجاز پاک کی سرزمین میں رونما ہوگی ان خطرات کے پیش نظر مسلمانوں کو امدادیہ والہندو وغیرہ وسندھیا کمپنی کے جہازوں میں سفر کرنے کا کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا

Maktaba Tul Ishaat.com

(جواب ۴۷۰) (از مولوی احمد یار خاں) بلاد عرب خصوصاً حجاز مقدس کی سرزمین پاک زادها الله تعالی عزا و عظمة و صانها من کل فتنة و حفظ اهلها من شر کل ماکدو کائد بجاه حبیبه ﷺ کو کفار مشرکین سے محفوظ رکھنا اور ان کی دست برد سے بچانا اشد ضروری اور اہم واجبات میں سے ہے کہ مشرکین اور کفار نجس ہیں قرآن کریم میں ارشاد ہوا انما المشرکون نجس اور ملک عرب خصوصاً حجاز مقدس اور مرکز اسلام کو ان نجس مشرکین کے خطرہ تسلط سے بچانا بہت اہم ہے نیز حضور اکرم ﷺ نے اپنے آخری عہد مبارک میں خطہ عرب کو کفار و مشرکین سے پاک کرنے کی وصیت فرمائی چنانچہ صحیح مسلم اور صحیح بخاری میں سیدنا ابن عباسؓ سے روایت ہے لما اشتد بر سول الله ﷺ وجعه قال اخرجوا المشرکین من جزیرة العرب اسحاق بن راہویہ نے اپنے مسند میں سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت کیا- ان النبی ﷺ قال فی مرضه الذی مات فیه لا یجتمع دینان فی جزیرة العرب (فتح) اسی طرح سیدنا امام محمدؒ نے اپنے موطا میں حضرت عمر بن عبدالعزیز سے روایت کی بلغنی ان النبی ﷺ قال لا یبقی دینان بجزیرة العرب مسلم نے سیدنا عمر بن الخطابؓ سے روایت کی-انه سمع رسول الله ﷺ یقول لاخرجن الیهود والنصاری من جزیرة العرب حتی لا ادع فیها الا مسلما- ان احادیث سے معلوم ہوا کہ حضور انور ﷺ نے کفار مشرکین سے جزیرہ عرب کو پاک کرنے کا تاکیدی حکم دیا اسی فرمان عالی شان پر عمل کرتے ہوئے امیر المؤمنین فاروق اعظمؓ نے بلاد عرب سے تمام کفار کو نکال دیا حتی کہ ملک عرب میں صرف مسلمان ہی رہنے دیئے امام محمدؒ نے فاخرج عمر من لم یکن مسلما من جزیرة العرب بهذا الحدیث- فتح القدیر میں ہے قال ابن شهاب فتحص عمر ذلك حتی اتاه الیقین عن رسول الله ﷺ قال لا یجتمع دینان فی جزیرة العرب فاجلی یهود خیبر واجلی یهود نجران وفدك یہاں تک کہ فاروق اعظمؓ نے کفار تاجرین کو بھی مدینہ منورہ میں تین رات سے زیادہ ٹھہرنے کی اجازت نہ دی اسی موطا میں سیدنا ابن عمرؓ سے روایت ہے-ان عمر حرز للنصاری والیهود والمجوس اقامة ثلث لیال یتسوقون و یقضون حوائجهم ولم یکن احدمنهم یقیم بعد ذلك درمختار میں ہے-و یمنعون من استیطان مکة والمدینة لانها من ارض العرب قال علیه السلام لا یجتمع فی ارض العرب دینان ولو لدخل تجارة جاز ولا یطیل رد المحتار میں ہے-افاد ان الحکم غیر مقصور علی مکة والمدینة بل جزیرة العرب کلها کذلك بحر الرائق میں ہے-و فی ارض العرب یمنعون من ذلك فی امصارها وقراها لقوله علیه السلام لا یجتمع دینان فی جزیرة العرب وشمل کلامه المواضع کلها الخ بحر میں ہے و فی التتارخانیة یمکنون من المقام فی دار الاسلام ربه روایة عامة الکتب الا ان یکون من امصار العرب وارض الحجاز- ان احادیث صحیحہ و عمل صحابہ کرامؓ و عبارات فقہائے کرام سے کالشمس والقمر یقینی طور پر معلوم ہوا کہ ملک عرب کو کفار مشرکین سے محفوظ رکھنا شرعاً نہایت ضروری ہے اگر وہاں پہلے سے آباد ہوں تو ان کو نکالنا مسلمانوں پر لازم ہے چہ جائیکہ ان کے بسنے کے اسباب

کو تقویت دینا اور اس کا ذریعہ بننا اب چونکہ سندھیا کمپنی کے جہازات سے حاجیوں کے سفر کرنے میں وہ زبردست خطرات موجود ہیں جو مستفتی نے بیان کئے ہیں اس لئے مسلمانوں کو کسی طرح درست نہیں کہ اس میں سفر کر کے اس کمپنی کو تقویت دیں اور مشرکین کے عرب میں قدم جمانے اور مسلمانوں کو تباہ کرنے کے لئے جال بچھانے میں مدد و معاون ثابت ہوں جب کہ ہم اپنی ذاتی جائیداد اور املاک کو ہر طرح خطرات سے محفوظ رکھتے ہیں اور اس کے لئے ہر ممکن کوشش عمل میں لاتے ہیں تو حجاز مقدس کی زمین پاک کی حفاظت اور اس کو خطرات سے بچانا نبی کریم ﷺ کے حکم کی تعمیل کے لئے ہمارے ذمہ اہم فرائض میں سے ہے اس میں کوتاہی کرنا اور تغافل برتنا کس طرح جائز ہو سکتا ہے نہ قرین عقل و دانش ہے سندھیا کمپنی کے جہازات میں جس میں یہ خطرات ہوں سفر قطعاً ترک کر دینا چاہئے اگر ان میں بہ نسبت اور جہازوں کے زیادہ آسائشیں بھی ہوں کیوں کہ اس آسائش کی غرض سے سرزمین مقدس کے لئے خطرات کو گوارا نہیں کیا جا سکتا کہ اگر مسلمانوں نے سندھیا کمپنی کے جہازات میں سفر ترک نہ کیا اور اس کو طاقت پہنچاتے رہے تو اس کے یہ معنی ہوں گے کہ انہوں نے خود سرزمین پاک میں ہندوؤں کے قدم جمائے اور انہیں تبلیغ کفر اور تخریب بقعہ پاک پر مدد دی اللہ پناہ میں رکھے ان حالات میں مناسب تو یہ ہے کہ مسلمان اپنی جہاز کمپنی قائم کر کے اس میں سفر کریں کہ اس عمل سے خطرات سے بھی امن ہو گی اور ایک مفید تجارت بھی مسلمانوں کے ہاتھ آئے گی اور سمندر میں ان کا تجارتی وقار قائم ہو گا اور جس وقت تک اپنی کمپنی قائم نہ ہو اس وقت تک مغل لین سے سفر کریں تاکہ سندھیا کمپنی ناکام ہو اور ہندوؤں کے منصوبوں کو وجود میں آنے کا موقع نہ ملے مارلین کمپنی میں بھی اگرچہ غلبہ نصاریٰ کا ہے اور مسلمانوں کے حصے بہ نسبت ان کے کم ہیں لیکن یہ کمپنی مدت سے کام کر رہی ہے اور ایک زمانے کے تجربے نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ اپنے تجارتی منافع کے علاوہ اس طرف نظر نہیں ڈالتی جو ہندوؤں کا مطمح نظر ہے اور جو خطرات اور اندیشے سندھیا کمپنی سے ہیں اس کے وجوہ مارلین کمپنی میں نہیں پائے جاتے لہٰذا بقاعدہ اذا ابتلی بین بلیتین فلیختر اھو نھما محالت موجودہ سفر حج مارلین کمپنی کے جہاز میں کیا جائے اور مسلمانوں کو سندھیا کمپنی کے جہازوں میں سفر کرنے سے بکوشش روکا جائے سندھیا کمپنی کے پروپیگنڈے بہت زبردست ہیں اور وہ اپنے کھانوں کی اور انتظام کی بہت تعریف کرتے ہیں اگر اس کو سچ بھی مان لیا جائے تو اچھے کھانے یا ایک روز جلد پہنچنے کے شوق میں بلاد اسلامیہ کے لئے خطرہ گوارا کر لینا مسلمانوں کا کام نہیں اگر ارض مقدس کے لئے خطرہ ہر گز گوارا نہ کیا جائے گا تو یہ اس تقدیر پر تھا کہ فرض کر لیا جائے کہ سندھیا کا کھانا بہت ہی عمدہ ہے اور اس کے جہاز بہت ہی جلد پہنچتے ہیں لیکن واقعہ یہ ہے کہ جہازوں کی رفتاریں قریب قریب ملتی جلتی ہیں ایک آدھ روز کا فرق ہو تو کچھ قابل لحاظ نہیں کھانا تمام حالات میں کسی کمپنی کا یکساں نہیں رہتا کبھی اچھا رہتا ہے اور کبھی خراب ہو جاتا ہے یہ بات دونوں کمپنیوں میں پائی جاتی ہے جس مرتبہ کسی کمپنی میں اچھا انتظام ہوا اس مرتبہ کے سفر کرنے والے اس کمپنی کو ترجیح دیتے ہیں اور اس کمپنی میں جس بار ناقص انتظام ہو اس بار کے سفر کرنے والے

Maktaba Tul Ishaat.com

اس کی شکایت کرتے ہیں کہ کھانے کی قیمت دی جاتی ہے خراب کیوں مان لیا جائے ماریشن کمپنی میں اگر کھانے کا انتظام اچھا نہ ہو تو اس کی فوراً کپتان سے شکایت کی جائے اور جہاز سے اتر کر کمپنی کے صدر دفتر کو بھی شکایت لکھی جائے اور پہلے سے بھی تنبیہات کی جائیں کہ وہ کھانے کے متعلق جو شکایتیں ہوں انکو رفع کریں مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ اس وجہ سے ہندوؤں کو قدم جمانے کا موقع دیا جائے یہ مسئلہ میں نے ارض مقدس کی حرمت و حمایت کا فرض ادا کرنے کے لئے لکھا ہے ہر مسلمان کے دل میں اس کا جذبہ ہونا چاہئے میں یہ جانتا ہوں کہ ملک میں ایسے مسلم ہندو نواز بھی موجود ہیں جو ہر بات میں ہندوؤں کے ہمنوا ہو جاتے ہیں اور ہندو پرستی کے جذبے میں مسلم کشی اور اسلام کشی کی حرکات ان سے ظہور میں آتی ہیں اور وہ ہر بیجا اور ظاہر البطلان بات پر بھی ہندوؤں کی تائید کے لئے تیز زبان رہتے ہیں ان کی زبانیں مسلمانوں کی بدگوئی کے لئے ان کے قلم مسلمانوں کے مخالفت کے لئے ان کے ہتھیار مسلمانوں کے خون کے لئے ہمیشہ تیز رہتے ہیں میری تحریر ان کے غصے کا باعث ہو اور مجھ پر ان کا غیظ و غضب جوش میں آئے تو کچھ تعجب نہیں ہے مگر میں اظہار حق اور حمایت اسلام و المکن اسلامیہ کے معاملے میں اس کی پروا کرنے والا نہیں اور یقین ہے کہ عام مسلمان جو مقامات مقدسہ کی حرمت دل میں رکھتے ہیں وہ اپنی غرض کی کج بحثوں کی طرف نظر نہ ڈالیں گے اور میری اس مخلصانہ غرض پر توجہ اور عمل کریں گے اگر مسلمانوں نے سندھیا کمپنی کو ناکام کر دیا اور اس کے جہاز "المدینہ" اور "السند" وغیرہ پر سفر کرنے سے پرہیز کیا تو ہندوؤں کو اسلامی حمیت کا ایک تجربہ ہو جائے گا اور اس کا ہمارے سبب سے دینی معاملات پر اثر پڑے گا۔

وقضا الله تعالى لحماية دينه و صيانة ملته من كل مايسوء امين و صلى الله تعالى على خير خلقه سيدنا محمد وعلى له واصحابه اجمعين كتبه العبد المفتقر الى الغنى احمد يار خان الحنفى كان الله له ۲۶ جمادی الآخر ۱۳۵۸ھ

(جواب دیگر) از مولانا مفتی محمد مظہر اللہ صاحب امام مسجد فتح پوری دہلی۔ ہوالموفق - جواب صحیح ہے سرزمین عرب کو غیر مسلم کے تسلط سے بچانا مسلمانوں کے واجبات میں سے ہے پس ان پر ہر اس شے سے احتراز لازمی ہے جو اس شے کا وسیلہ ہو سکے حالات مندرجہ فی السوال سے ظاہر ہے کہ ہنود کے جہازوں میں سفر ان کے جہازوں کے قیام کو مضبوط کرنا ہے جو سرزمین عرب میں ان کے تسلط کا پیش خیمہ ہے لہذا مسلمانوں کے لئے اس سے احتراز ضروری ہے غیر مسلم سے اگرچہ معاملات میں کچھ گنجائش ہے مگر اس حد تک کہ اسلام کا ضرر اور شریعت حقہ کی مخالفت لازم نہ آئے اور اس میں ہمیں بجز اس کے ساتھ معاملہ کرنے کے کوئی چارہ نظر نہ آئے ورنہ احتراز لازمی ہے ہندوستان کے ہنود تو حربیوں کا حکم رکھتے ہیں فقہاء نے ذمیوں سے بھی فقط اس معاملے کی اجازت دی جو ابدی ہیں چنانچہ عالمگیری میں ہے لا باس بان یکون بین المسلم والذمی معاملة اذا كان مما لا بدمنه كذافي السراجية۔ پس جب بلا ضرورت ذمی سے بھی معاملہ کی اجازت نہ دی گئی تو ایسے معاملے میں کہ اسلامی ضرر ہو حربیوں سے کیا گنجائش ہے

غرض صورت موجودہ میں یہی مناسب ہے کہ مسلمان خاص اپنے جہاز کے قیام کی فکر کریں اور تاوقتیکہ اس میں کامیاب نہ ہوں ایسے جہازوں میں سفر کریں جس میں عرب کی سرزمین پر غیر مسلم کے تسلط کا اندیشہ نہ کیا گیا ہو۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد مظہر اللہ غفرلہ امام مسجد جامع فتح پوری دہلی

(جواب ۴۷۱) از حضرت مفتی اعظم۔ ھوالموفق اس وقت حاج کو لے جانے والی دو کمپنیاں ہیں ایک ٹرنر مارلیسن کمپنی اور دوسری سندھیا نیویگیشن سیٹم کمپنی۔ اول الذکر کمپنی کے جہاز زیادہ ہیں اور ثانی الذکر کمپنی کے جہاز حج لائن پر چلنے والے کم ہیں اول الذکر کمپنی انگریزوں کی ہے اس کے شیئر ہولڈر انگریز ہیں اور سرمایہ غیر ملکی ہے اور ثانی الذکر کے شیئر ہولڈر ہندوستانی ہیں اور اس میں مسلمان بھی شریک ہیں انگریزوں کا اسلام اور مسلمانوں کے خلاف معاندانہ رویہ اور جزیرۃ العرب کو چاروں طرف سے گھیر لینا اور خصوصاً جزیرۃ العرب کے بعض حصص مثلاً شام، فلسطین، شرق اردن، عراق بروا سطہ یا بلاواسطہ قابض ہونا اور وہاں کے باشندوں پر مظالم وحالات روز روشن کی طرح واضح ہے اور حدیث صریح اخرجوا الیھود والنصاری من جزیرۃ العرب کا حکم ہوا حکم یہ ہے کہ یہود و نصاریٰ کو جزیرۃ العرب سے نکال دیا جائے اس کے برخلاف فلسطین کو یہود کا قومی وطن قرار دینا اور ان کی حمایت میں اعراب فلسطین پر مصائب کے پہاڑ توڑنا اظہر من الشمس ہے تو ٹرنر مارلیسن کمپنی اس کی مستحق ہے کہ اس کے جہازوں کا قطعی بائیکاٹ کیا جائے مگر افسوس کہ یہ بات اس لئے ممکن نہیں کہ دوسری کمپنی جو تمام حجاج کو لے جائے موجود نہیں سندھیا کمپنی کے صرف دو جہاز ہیں جو کسی طرح کافی نہیں تاہم اس کے جہازوں کی وجہ سے حجاج کو بڑا فائدہ وقت پر پہنچنا اس کے جہاز آرام دہ ہیں اور مقابلے کی وجہ سے کرایہ میں بھی بہت تخفیف ہو جاتی ہے اس لئے ضروری ہے کہ اس کمپنی کی ہمت افزائی کی جائے ٹرنر مارلیسن کمپنی کی رات دن یہ کوشش ہے کہ وہ سندھیا کمپنی کو میدان مقابلہ سے ہٹا دے پھر حجاج کو لے جانے کی واحد اجارہ دار بنی رہے یہ فتویٰ اگر سندھیا کمپنی کے جہازوں میں سفر کرنے سے اس بنا پر روکتا ہے کہ اس کے شیئر ہولڈر ہندو ہیں تو اس سے بدرجہا زائد یہ فتویٰ ٹرنر مارلیسن کمپنی کے متعلق عائد ہوتا ہے جس کے شیئر ہولڈر انگریز ہیں جن میں ایک جنگی ادارہ کا مقولہ تمام مسلمانوں نے سنا تھا کہ (نعوذ باللہ) مدینہ طیبہ کی پاک سرزمین کو اپنے گھوڑوں کی ٹاپوں سے روندوالوں گا اور ان کا جنگی جال حجاز کے چاروں طرف پھیلا ہوا موجود اور آنکھوں کے سامنے ہے اور ان کی نیتیں اور مقاصد اہل بصیرت سے مخفی نہیں ہیں۔ عرب کی سرزمین کے بہت سے حصوں پر جن لوگوں کا اقتدار اور قبضہ اس وقت موجود ہے ان کو نظر انداز کرنا اور دوسروں کے موہوم اقتدار کو سامنے لاکر اس پر حکم لگانا اپنی بصیرت فکر کا راز فاش کرنا ہے۔ واللہ یھدی وھو المرجع

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی۔ مہر دارالافتاء مدرسہ امینیہ اسلامیہ دہلی

مسلمان کا مسلمان سے لڑنا

(سوال) زید جو ایک عیسائی ریاست میں ملازم ہے وہ ایسے ملک پر قابض ہو جاتا ہے جہاں مسلمان بھی کافی تعداد میں

Maktaba Tul Ishaat.com

آباد ہیں یہ عیسائی بادشاہ اپنی بعض سیاسی مصلحتوں کے پیش نظر ایک جدید نظام ملکی اس جگہ نافذ کرتا ہے جس کو وہاں کے باشندے لفظ آزادی یا سوراج سے تعبیر کرتے ہیں اور یہ عیسائی بادشاہ کی پابند شدہ سورائی پارلیمنٹ ہر بالغ پر فوجی خدمت لازم کرتی ہے بدیں وجہ مسلمان کا بھی جبریہ فوج میں بھرتی ہونا لازم ہو جاتا ہے اس کے بعد اس عیسائی بادشاہ اور ایک مسلمان حکومت سے جنگ شروع ہو جاتی ہے یہ جنگ خواہ آزاد شدہ ملک کے محاذ پر ہو یا کسی دوسرے محاذ پر ہو تو کیا ایسی صورت میں محض لفظ آزادی کے حصول کے معاوضے میں عام طور سے فوج میں جبریہ بھرتی ہو کر مسلمانوں کا سورائی و صلیبی جھنڈے کے نیچے عیسائی بادشاہ کی زیر قیادت مسلمان بادشاہ سے جنگ کرنا جائز ہوگا یا ناجائز؟ بینوا توجروا **المستفتی** نمبر ۴۸ خالد صاحب حمیدی دہلی ۱۸ جمادی الاخری ۱۳۵۲ھ م ۹ اکتوبر ۱۹۳۳ء

(جواب ۴۷۲) سوال صورت حال کے اظہار کے لئے کافی نہیں ہے یعنی اس سے جنگ کی نوعیت اور اس کے مقتضیات و احوال معلوم نہیں ہوتے نہ اس حکومت کی ہیئت کذائی متصور ہوتی ہے جس کو سوال میں سورائی یا آزادی سے تعبیر کیا گیا ہے اس لئے کوئی قطعی حکم دینا مشکل ہے مگر اتنی بات یقینی ہے کہ کسی مسلمان کو مسلمانوں سے ایسی جنگ کرنا جس کا مقابلہ مسلم کو فائدہ پہنچانا ہو یا اس کی شوکت کو بڑھانا ہو قطعی حرام ہے اور کسی صورت میں اس کی اجازت نہیں ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

میونسپلٹی کا ووٹ کس کو دیا جائے؟

(سوال) موجودہ حکومت کے زمانے میں شہر کی میونسپلٹی کمیٹی کے اندر شہری حقوق و مدنظر رکھتے ہوئے شہر کے ہر علاقہ والوں سے ایک نمائندہ بغرض علاقہ کی نمائندگی کے علاقہ کی رائے عامہ سے منتخب کیا جاتا ہے اس نمائندہ پر علاقہ کی پوری ذمہ داری ہوتی ہے میونسپل کمیٹی میں منتخب ہو کر جانے کے بعد علاقہ میں وہ نمائندہ جو کمیٹی میں تین یا چھ سال بغرض نمائندگی رہ چکا ہے اور علاقہ کے کسی باشندے کو اس کی نمائندگی میں کسی طرح کا آرام یا حقوق کی حفاظت نہ ہوئی ہو یہ مرتبہ روپیہ خرچ کر کے نمائندہ بن جانے کے لئے مرتبہ چار امیدوار کھڑے ہوئے ہیں ایک تو مذکورہ شخص ہے اور دوسرا وہ شخص ہے جو پہلے شخص سے کئی دفعہ ہار چکا ہے تیسرا وہ شخص جس کو علاقے والے جانتے بہت کم ہیں مگر لائق اور ذمہ دار شخص ہے چوتھا مخالف شخص اول کے ہیں سوم پر اعتماد رکھتے ہیں چہارم وہ شخص جس کو علاقے والے بہت کم جانتے ہیں اور ذمہ دار شخص بھی نہیں ہے ان تمام باتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے فرمائیے کہ کس کو ووٹ دیا جائے **المستفتی** نمبر ۲۱۹ عبداللہ معرفت شیخ خدا بخش باپر والے بازار بندوراؤ دہلی ۹ ذی قعدہ ۱۳۵۲ھ م ۲۶ فروری ۱۹۳۴ء

(جواب ۴۷۳) میونسپل الیکشن کے سلسلے میں ہر علاقہ کے معتمد اور لوگ خود ہی فیصلہ کر سکتے ہیں کہ ان میں لائق اور قابل اعتماد ہے اور کون نہیں علاقہ والوں کو خود ہی فیصلہ کرنا چاہئے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

جوبلی فنڈ میں شرکت وغیرہ

(سوال) جوبلی کا مقاطعہ کرنا چاہئے یا نہیں ؟جمعیۃ علمائے ہند کا ممبر کس طرح بن سکتا ہے ؟کراچی کے واقعہ بائلہ کے متعلق کیا خیال ہے -المستفتی نمبر ۴۵۸ مولانا فضل احمد صاحب حیدر آباد سندھ ۱۳ محرم ۱۳۵۳ھ م ۱۸ اپریل ۱۹۳۵ء

(جواب ٤٧٤) جوبلی فنڈ میں مسلمانوں کیلئے شرکت مناسب نہیں جمعیۃ علمائے ہند کے رکن آپ فارم کی خانہ پری کر کے بن سکتے ہیں فارم دفتر سے مل سکتے ہیں شہدائے کراچی کے متعلق ضروری تبلیغ کی جارہی ہے آپ بھی دعا کریں کہ تحقیقات کے مسئلے میں خدا تعالیٰ کامیابی عطا فرمائے-

ملک معظم کے سلور یا گولڈن جوبلی میں مسجد کے پیسوں سے چراغاں کرانا

(سوال) ملک معظم کی سلور جوبلی کے سلسلے میں مساجد کو بقعہ نور بنانا جس کا صرفہ خواہ مسجد کی رقوم موقوفہ سے ہو یا عامۃ المسلمین کے چندہ سے ہو یا کسی شخص کی جیب خاص سے ہو جائز ہے یا نہیں اگر ناجائز ہے تو مسجد کے جن متولیوں نے چراغاں کا انتظام کیا وہ شرعاً مجرم ہوئے یا نہیں ؟المستفتی نمبر ۴۸۷ احمد محمد اچھا (رنگون) یکم جون ۱۹۳۵ء ۲۸ صفر ۱۳۵۴ھ

(جواب ٤٧٥) سلور جوبلی یا گولڈن جوبلی یا کسی ایسی تقریب میں جس کا منشا اعلائے کلمہ توحید یا اظہار شوکت اسلام نہیں بلکہ کسی خاص شخص کے بقاء اقتدار و امتداد حکومت کی خوشی میں مظاہرہ کرنا ہو ایسی تقریبات میں مساجد کا روپیہ صرف کرنا جائز نہیں اور نہ مساجد اس قسم کے مظاہرات کے لئے موزوں متولیوں نے مساجد کو اس مظاہرے کے لئے استعمال کرنے میں غلطی کی اور روشنی کے مصارف کے بھی وہ خود ضامن ہوں گے-

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

عورت کا ووٹر بننا اور بطور امیدوار کھڑا ہونا

(سوال) موجودہ دور فتن میں مسلم عورتوں کا ووٹ دینا یا مسلم عورتوں کا کونسل و اسمبلی و میونسپلٹی میں بطور امیدوار کھڑا ہونا از روئے شریعت کیسا ہے ؟المستفتی نمبر ۵۰۵ ملک محمد امین (جالندھر) ۲۷ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ م ۳۰ جون ۱۹۳۵ء

(جواب ٤٧٦) عورتوں کا ووٹر بننا ممنوع نہیں ہے ہاں ووٹ دیتے وقت شرعی پردہ کا لحاظ رکھنا لازم ہوگا اور بطور امیدوار کھڑا ہونا عورتوں کے لئے مستحسن نہیں کیونکہ اس میں ضروریات شرعیہ کی رعایت کے ساتھ کونسل یا اسمبلی کی شرکت عورتوں کے لئے متعذر ہے- محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

Maktaba Tul Ishaat.com

ڈسٹرکٹ بورڈ میں حلف وفاداری کس طرح اٹھائیں؟

(سوال) بندہ ایک پرانا خدائی خدمت کار ہے اور سرخپوشوں کی تحریک میں دو سال قید بھی گزار چکا ہے اب چونکہ کانگریس نے کونسلوں میں شمولیت کرنے کی ٹھان لی ہے اسلئے ہم سرحدی بھی کونسلوں میں شمولیت کی تیاری کر رہے ہیں ہمارے ضلع میں قریباً دو ماہ ہوئے کہ ڈسٹرکٹ بورڈ کا انتخاب ہوا جس میں ہمارے حلقے نے مجھے منتخب کیا چونکہ میں ایک مذہبی خیال کا آدمی ہوں اور تحریک کانگریس میں اجتمعیۃ کو دیکھ کر شامل ہوا تھا اب میرے لئے حلف وفاداری اٹھانا بہت مشکل نظر آرہا ہے برائے خدا مطلع فرمائیں کہ میں کیا کروں تین سو روپے ضمانت بھی داخل کر دیئے نام بھی میر انتخب ہو گیا ہے لیکن حلف کرنا بہت مشکل نظر آرہا ہے آپ صاحب یہ خیال فرمائیں گے کہ یہ تو اس بیوقوف کو پہلے بھی معلوم ہو گا کہ حلف کرنی پڑے گی تو کیوں اپنا نام دیا ہے کسی نے مجبور تو نہیں کیا تحقیق تو یہ ہے کہ اکثریت کے سوال نے مجھے مجبور کیا یعنی تحریک کے اکثر بھائیوں کا اور خاص کر ہمارے صوبہ کے صدر اور میرے دوست خان محمد رمضان خان وکیل ایم اے نے کھڑا ہونے کے لئے مجبور کیا اب اگر حلف نہیں کرتا تو ضمانت بھی ضبط ہو جائے گی برائے مہربانی حلف کے مسئلے پر روشنی ڈالیں مشکور ہوں گا آپ صاحب کو یہ بھی معلوم رہے کہ قید سے پہلے میں ۱۹۳۱ء میں ذیلدار و نمبردار و کرسی نشین واسیسر تھا لیکن خان عبدالغفار خاں کا از حد مشکور ہوں کہ ان کی مہربانی اور دعائے مجھے تمام چیزوں کے چھوڑنے پر آمادہ کیا اور خاص کر اخبار اجتمعیۃ کے جناب مولانا احمد سعید صاحب کے مضامین نے بھی مجھے اغیار سے نفرت دلائی اور میری تمام متذکرہ بالا چیزوں سے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جان چھوٹی آپ میری ضمانت کی پرواہ نہ کریں بلکہ آئندہ کے لئے صحیح راستہ بتائیں لوگ پھر مجھ سے کونسل کے لئے کہہ رہے ہیں اور خاص کر اپنے تحریکی بھائی مجھ سے آئندہ والے انتخاب کے لئے پھر کہہ رہے ہیں مگر میں انشاء اللہ آپ صاحب کے فتویٰ پر عمل کروں گا۔ المستفتی نمبر ۷۸۰ خان عبداللہ خان (ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان) ۲ ذی الحجہ ۱۳۵۴ھ م ۲۶ فروری ۱۹۳۶ء

(جواب ۴۷۷) حلف وفاداری اس شرط اور نیت سے کہ جہاں تک خدا اور رسول اور شریعت کی نافرمانی نہ ہو میں وفاداری کروں گا اٹھا لینے میں کوئی مضائقہ نہیں اور ڈسٹرکٹ بورڈ اور کونسل میں جانے کی نیت بھی یہ ہو کہ میں اپنی قوم اور وطن کے حقوق کی حفاظت کرنے اور حکومت کے ظلم و تشدد کا انسداد کرنے کے لئے جا رہا ہوں۔ محمد کفایت اللہ

مسلمانوں کو نقصان پہنچانے والے سے علیحدگی اختیار کرنا۔

(سوال) (۱) یہاں کمیٹی میں مسلمان ممبروں کی تعداد چار اور اہل ہنود کی چھ تھی ایک سرکاری مسلمان ممبر کے انتقال کے بعد یہ جگہ بھی ہندوؤں کی متفقہ کوشش کے باعث ہندو کو ہی دی گئی گویا اب ان کی تعداد سات

اور مسلمانوں کی تعداد تین ہے اس کے علاوہ سکریٹری کی جگہ خالی ہونے کے بعد یہ جگہ بھی ہندو ہی کو مشورہ ممبران دی گئی بلکہ ایک اور جگہ ماتحت سکریٹری کی تجویز کردہ بھی ہندو ہی کے سپرد کی گئی تمام عملے میں ایک ہی مسلمان ہے انجمن اسلامیہ کے توجہ مبذول کرانے پر انجمن نے اس اہم معاملے کو اپنے ذمہ لے کر کاروائی شروع کردی مسلمان ممبروں کی کوتاہی کے باعث اس میں کامیابی نہ ہوئی مسلمان ممبروں سے باز پرس کرنے پر ہر سہ ممبران نے ایک دوسرے پر الزام لگائے کوئی خاص نتیجہ ظاہر نہ کرسکے جس پر یہ فیصلہ کیا گیا کہ چونکہ ممبروں کا مخلوط انتخاب ہے لہذا ہندو ممبروں سے بھی باز پرس کی جائے انہوں نے باوجود مسلمان ممبران کی واقفیت ہونے کے کیوں کام نہ کیا اسی طرح افسران بالا سے بھی درخواست کی جائے کہ وہ مسلمان ممبروں کی جگہ مسلمان ممبر کا انتخاب کریں اور سکریٹری کی جگہ کے لئے بھی مسلمان حقدار ہیں اگر ہندو ممبران یا افسران انصاف سے کام نہ لیں اور بضد رہیں تو مسلمان ممبروں کو مستعفی ہو جانا چاہئیے دو ممبران اس رائے پر متفق ہو گئے اور تیسرا ممبر جو کہ متمول ہے اس نے انجمن اور تمام مسلمانوں کی متفقہ درخواست کو رد کرتے ہوئے قطعی طور پر انکار کردیا ممبر مذکور سے ہر امر کی نسبت مسلمانوں کو شکایت ہے کہ وہ مسلمان سے خواہ کوئی امر ہو مل جل کر باہمی مشورہ کرکے کسی کام میں رضامند نہیں ہوتے حالانکہ یہ بھی درخواست کی گئی کہ وہ پنچایتی فیصلہ کریں لیکن اس پر بھی وہ رضامند نہ ہوئے جس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ مخالف قوم کو بہ نسبت مسلمانوں کے ہر طرح فوقیت دینے کو تیار ہیں جس سے مسلمانوں کو ہر طرح نقصان پہنچنے کا احتمال ہو جو مسلمان کے ساتھ مل جل کر مشورہ کرنے پر کسی امر پر متفق نہ ہو حالانکہ اسکو ہر طرح موقع دیا جائے کہ وہ بذریعہ پنچایت وغیرہ اپنی اصلاح کرے لیکن وہ بضد کنارہ کشی کرکے قومی نقصان پہنچانے کی سعی کرے ایسے شخص کے ساتھ مسلمانوں کا ربط ضبط رکھنا' کھانا پینا' خوشی غمی' جنازہ میں شریک ہونا قبرستان میں ان کی میت دفنانا ان کو کسی قسم کی امداد دینا جائز ہے یا ناجائز اور جو شخص دیدہ ودانستہ یہ جانتے ہوئے کہ مذکورہ شخص سے قومی نقصان پہنچنے کا احتمال ہے امداد دیتا ہے اس کی نسبت کیا خیال ہے؟ المستفتی نمبر ۱۰۱۷ محمد امیر (انبالہ) ۲۳ جون ۱۹۳۶ء ۲ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ

(جواب ۴۷۸) یہ ظاہر ہے کہ مسلمانوں کو نقصان پہنچانا اور اپنی قوم کے مقابلے پر دوسری قوم کو فائدہ پہنچانا اسلام اور قوم کی دشمنی ہے جس شخص کے حالات اور واقعات ایسے ہوں اس سے مسلمانوں کو علیحدگی کرلینی جائز ہے البتہ اتنا تشدد زیبا نہیں کہ اس کی میت کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہونے دیں ہاں اس کو اپنی تقریبات میں شامل نہ کرنا اور اس کی تقریبات میں شامل نہ ہونا جائز ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

ووٹ کس کو دیں؟

(سوال) ایک شخص نے اپنی عزت حاصل کرنے کے لئے مسلمانوں سے ووٹ لے کر گورنمنٹ سے عہدہ حاصل کیا مگر وہ ایسا شخص ہے جو نصاریٰ و ہنود اور غیر اقوام کے ساتھ ربط و ضبط رکھتا ہے اور ان کو مدد کرتا رہتا

Maktaba Tul Ishaat.com

ہے اور خلاف شرع کھانے میں شراب و دیگر اشیاء نشہ کا استعمال خود بھی کرتا ہے اور مہمانوں کو بھی کراتا ہے پس ایسے شخص کو مسلمان ووٹ دیں تو منعقد الشرع جائز ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۰۵۱ محمد عبدالصمد صاحب (سورت) ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ م ۱۴ جولائی ۱۹۳۶ء

(جواب ۴۷۹) اگر مسلمانوں کے ووٹ سے کسی سیاسی مجلس کا انتخاب کیا جائے تو یہ دیکھنا چاہئے کہ امور سیاسیہ میں جو شخص ماہر اور مسلمانوں کا خیر خواہ اور ان کے حقوق کی حفاظت کا اہل ہو اس کو ووٹ دیں ان اوصاف کے ساتھ اگر شریعت کا بھی پابند اور نیک صالح ہو تو وہی مستحق ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

مسلمانوں کا شرعی اور معاشرتی ضرورتوں کے لئے انجمن بنانا

(سوال) مسلمانوں کو چاہئے کہ ہر صوبہ و ضلع اور شہر و گاؤں میں اور محلہ میں اصلاحی انجمن بنائیں۔ کما قال اللہ تعالیٰ واعتصموا بحبل اللہ المستفتی نمبر ۱۱۷۵ اکرام خاں (صوبہ سرحد) ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ م ۸ ستمبر ۱۹۳۶ء

(جواب ۴۸۰) مسلمانوں کو شرعی اور معاشرتی اور اصلاحی ضرورتوں کو رفع کرنے کے لئے انجمن بنانا اور اس میں مل کر خلوص کے ساتھ کام کرنا بہت اچھی بات ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

روپے لیکر غیر مستحق کو ووٹ دینا حرام ہے۔

(سوال) یہاں پر شہر کرنال میں ممبروں کا انتخاب ہو رہا ہے جو صاحب ممبر بننا چاہتے ہیں ان میں سے ایک صاحب دس روپیہ فی رائے دے رہا ہے اور دوسرا اس کے مقابلہ میں پندرہ روپے فی رائے دے رہا ہے اور ان رائے دہندگان میں سب قسم کے لوگ ہیں غریب بھی اور امیر بھی کیا یہ روپیہ لینا رشوت ہے اور جو لوگ ان میں صاحب نصاب ہیں ان کو یہ روپیہ کس جگہ خرچ کرنا چاہئے اور جو لوگ غریب ہیں ان کو کیا کرنا چاہئے ان غریبوں میں جو لوگ مقروض ہیں وہ اس روپیہ کو اپنے قرض میں دے سکتے ہیں یا نہیں نیز یہ بھی تحریر فرمائیں کہ اس رشوت کا کیسا گناہ ہے صغیرہ یا کبیرہ؟ المستفتی نمبر ۱۲۰۶ رشید احمد خاں و رفیق احمد خاں صاحبان (کرنال) ۱۱ رجب ۱۳۵۵ھ م ۲۸ ستمبر ۱۹۳۶ء

(جواب ۴۸۱) ہندوستان کی حالت بہت نازک ہے انتخاب کا معاملہ بہت سخت ذمہ داری کا ہے رائے دینے والوں پر فرض ہے کہ وہ اس شخص کو رائے دیں جو نیک اور سمجھدار اور ملک و قوم کا خیر خواہ ہو روپیہ لیکر غیر مستحق کو رائے دینا حرام اور ملک و قوم کی خیانت و غداری ہے اور مستحق کو پیسہ لیکر رائے دینا رشوت ہے اگر مستحق کو رائے دینے والا خود پیسہ نہ مانگے اور وہ خود دیدے تو خیر مباح ہو سکتا ہے لیکن غیر مستحق کو رائے کسی طرح بھی حلال نہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

ووٹ کس کو دیں ؟

(سوال) امارت شرعیہ صوبہ بہار کی انڈیپنڈنٹ پارٹی جس کے رکن ابو المحاسن مولوی سجاد صاحب نائب امیر شریعت ہیں یونائیٹڈ پارٹی جس کے رکن آنریبل مسٹر عبدالعزیز بیرسٹر پٹنہ ہیں دونوں پارٹیوں کے کارکن ہم لوگوں کے پاس ووٹ لینے آئے اور ہر طرح کی بات کہتے ہیں مہربانی فرماکر ہم لوگوں کو بتایا جائے کہ کس پارٹی کو ووٹ دیکر ہم لوگ حق بجانب رہیں گے -المستفتی نمبر ۱۲۶۹ شفاعت حسین صاحب (ضلع مونگیر) ۱۳ شوال ۱۳۵۵ھ م ۲۹ دسمبر ۱۹۳۶ء

(جواب ۴۸۲) امارت شرعیہ کی انڈیپنڈنٹ پارٹی یونائیٹڈ پارٹی سے بہتر ہے یونائیٹڈ پارٹی کے امیدواروں کو ووٹ دینا سرکار کی تائید کرنا ہے ان دونوں پارٹیوں کے امیدواروں کا مقابلہ ہو تو انڈیپنڈنٹ پارٹی کے امیدوار کو ووٹ دینا لازم ہے فقط-

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

ایک استفتاء کی تنقیح

(سوال) (۱) زید نے سات مسلمانوں پر کفر کا فتویٰ دیا ہے اور انکو اپنی تقریر میں کہا ہے کہ ان مسلمانوں کو ووٹ دینا کافروں کو ووٹ دینا ہے کیونکہ وہ سات مسلمان کافر ہیں کہ کافروں نے جس مجلس میں غازی عبدالقیوم پر اظہار نفرت کیا مگر وہ سات مسلمان چپ چاپ بیٹھے رہے ان کو کچھ بھی جواب نہیں دیا تو شرعاً فتویٰ کفر کا صحیح ہے یا نہیں اور شرعاً فتویٰ کفر کا دینے والا شخص کس قدر گناہ گار ہے اور اس شخص (زید) کے پیچھے نماز پنجگانہ جائز ہے یا نہیں-

(۲) زید نے بحیثیت امام کے ایک جماعتی کو کہا کہ کافر مرتد- خنزیر کا بیٹا' میری مسجد سے باہر نکل جا تو کیا امام کو ایسا کہنا جائز ہے -المستفتی نمبر ۱۲۷۳ عبدالمحیط خاں صاحب کانٹیبل (سندھ) ۱۴ شوال ۱۳۵۵ھ م ۲۹ دسمبر ۱۹۳۶ء

(جواب ۴۸۳) (۱) کفر کا فتویٰ دینے کی وجہ بیان نہیں کی گئی کہ یہ جانچ ممکن ہوتی کہ فتویٰ صحیح ہے یا غلط غازی عبدالقیوم پر اظہار نفرت کی تفصیل بھی مذکور نہیں کہ اظہار نفرت کس بناء پر کیا گیا تھا اور اظہار کا طریقہ کیا تھا اور الفاظ کیا تھے ان تفصیلات کے بغیر تصویب یا تصحیح کا حکم نہیں دیا جاسکتا-

(۲) کسی شخص کو کافر کہنا کسی صحیح وجہ پر مبنی ہو تو خیر ورنہ سخت گناہ کی بات ہے اس میں بھی وجہ بیان نہیں کی گئی-

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

ووٹ کی قیمت لینا اور اس کو مسجد میں صرف کرنا جائز نہیں

(سوال) زید نے ووٹ دینے کی عوض پیسہ لینا جائز کہتا ہے اور اس سے مسجد کی مرمت کرنا بھی جائز بتایا ہے رشوت کو جائز سمجھنا کفر ہے یا نہیں -المستفتی نمبر ۱۲۷۳ عبدالمحیط خاں کانٹیبل (سندھ) ۱۴ شوال

Maktaba Tul Ishaat.com

۱۳۵۵ھ م ۲۹ دسمبر ۱۹۳۶ء

(جواب ٤٨٤) ووٹ کی قیمت وصول کرنا جائز نہیں اور ایسا روپیہ مسجد میں نہیں لگ سکتا۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(۱) کسی امیدوار کے ساتھ ووٹ کا دعویٰ کر کے پھر دوسرے کو ووٹ دینا؟

(۲) ووٹ کس کو دیں؟

(سوال) (۱) انتخاب کونسل میں ایک امیدوار نے ایک رائے دہندہ سے وعدہ لے لیا لیکن اس کے بعد دوسرا امیدوار اس رائے دہندہ کے سامنے آتا ہے تو کیا ایسی صورت میں وہ رائے دہندہ اپنے وعدہ کو توڑ کر دوسرے امیدوار کو رائے دے سکتا ہے یا نہیں۔

(۲) ہمارے حلقہ سے مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ نے اپنے کسی نمائندہ کو کھڑا نہیں کیا دو شخص زید اور بکر بطور خود کھڑے ہوئے ہیں ان دونوں میں سے زید ایک مذہبی و قومی خدمات کرنے والا اور مسلمانوں پر آئے دن مصائب میں اپنی جان اور مال قربان کرنے والا اور جمعیۃ العلماء ہند و مسلمانوں کی قومی و ملکی جماعتوں کے ساتھ ہمیشہ منسلک رہنے والا اور آئندہ کے واسطے بھی اس کا عہد کرتا ہے کہ وہ کونسل میں جا کر مسلمانوں کی جمعیۃ العلماء ہند کے احکام کے ماتحت پوری خدمات کرے گا۔

مگر ایک سرکاری خیالات رکھنے والا شخص اور مسلمانوں کی مذہبی و قومی جماعتوں کا عملاً ہمیشہ مخالف رہا ہے نہ اس کے اندر ایسی جرأت یا قابلیت موجود ہے جو کونسل کے اندر مسلمانوں کی واقعی رہنمائی کر سکے لہذا مسلمانوں کو ان دونوں میں سے کس کی حمایت کرنی چاہیئے۔ المستفتی نمبر ۱۲۹۰ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب سہوارہ (ضلع بجنور) ۲۳ شوال ۱۳۵۵ھ م ۷ جنوری ۱۹۳۷ء

(جواب ٤٨٥) یہ وعدہ کہ میں تمہارے حق میں بہر صورت ووٹ دوں گا شرعاً و عقلاً اس شرط کے ساتھ مشروط ہوتا ہے کہ موعود لہ سے بہتر کوئی امیدوار موجود نہ ہو اور اسی صورت میں یہ وعدہ صحیح اور واجب الایفا بھی ہے لیکن اگر کسی بہتر نمائندے کے موجود ہوتے ہوئے اس سے اذعان اور غیر مستحق کو رائے دینے کا وعدہ کر لیا جائے تو یہ قومی امانت میں خیانت کرنا ہے اور جو وعدہ ایسا ہو کہ خود وہ وعدہ اور اس کا ایفاء خیانت ہو وہ وعدہ ہی درست نہیں ہوا اور اس کا ایفاء بھی جائز نہیں اگر کوئی شخص اپنے دوست سے وعدہ کرے کہ میں تمہارے ساتھ مل کر عمر مظلوم بے گناہ کو ماروں کا تو یہ وعدہ بھی ناجائز اور اس کا ایفاء بھی ناجائز کونسل یا اسمبلی میں قوم کا نمائندہ بن کر جانا کسی ایسے شخص کا حق نہیں ہے جس کو قوم کے افراد اپنا نمائندہ بنا کر بھیجنا پسند نہ کریں اور ہر رائے دہندہ کو یہ حق ہے کہ اپنی رائے بہتر سے بہتر نمائندہ کی تائید میں دے اگر کسی بہتر نمائندہ کے ہوتے ہوئے کسی دوسرے غیر مستحق امیدوار کو رائے دینے کا کسی خوف یا طمع یا مروت کی بناء پر وعدہ کر لیا تو وہ اس وعدہ کرنے میں خیانت قومی کا مرتکب ہوا اور یہ وعدہ بھی درست نہیں ہوا اور اگر کوئی بہتر نمائندہ موجود نہ تھا اس وقت کسی امیدوار سے وعدہ کر لیا تو یہ وعدہ اگرچہ قومی خیانت نہیں

ہوا لیکن واجب الایفاء بھی نہیں جب کہ کوئی ایسا امیدوار کھڑا ہو جائے جو ملک و قوم و ملت کے لئے مفید ہے تو ووٹر کا فرض ہے کہ وہ بہتر اور مفید تر نمائندہ کو اپنا ووٹ دیں ایفاء وعدہ اور ایفاء عہد وہی لازم اور واجب ہے کہ وہ وعدہ اور عہد بھی فی حد ذاتہ صحیح ہو ورنہ وعدہ اور عہد یا حلف اور یمین بھی اگر ناجائز اور منکر پر کرے تو اس کا پورا نہ کرنا اور حلف کا کفارہ دیدینا جائز بلکہ بعض صورتوں میں (جب کہ محلوف علیہ معصیت ہو) واجب ہے وقیل المراد منه رای من العهد) کل ما یلزمه الانسان باختیاره و یدخل فیه الوعد ایضا لا والوعد من العهد وقیل العهد ههنا الیمین قال القتیبی العهد یمین و کفارته کفارة یمین فعلی هذا یجب الوفاء به اذا کان فیه صلاح اما اذا لم یکن فیه صلاح فلایجب الوفاء به لقوله علیه السلام من حلف یمینا ثم رای غیرها خیرا منها فلیات الذی هو خیر ولیکفر عن یمینه فیکون قوله واوفوا بعهد الله من العلم الذی خصصته السنة انتهی (تفسیر خازن) الوفاء بالعهد عام فدخل تحته الیمین الا انه تعالی خص الیمین بالذکر تنبیها علی انه اولی انواع العهد بوجوب الرعایة— انتهی بمعناه — تفسیر کبیر—

ان عبارتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ وعدہ اور عہد اور قسم واجب الایفاء ہیں مگر جب کہ وعدہ اور عہد اور قسم ایسی چیز سے متعلق ہوں کہ ان کا ایفاء متضمن معصیت یا خیانت کو ہو تو ایفاء لازم نہیں بلکہ وہ کام کرنا واجب ہو جاتا ہے جو طاعت و مصلحت کے ماتحت اس پر لازم تھا—

(۲) اگر اس حلقہ سے مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ نے اپنا نمائندہ کھڑا نہیں کیا تو تمام مسلمانوں کو لازم ہے کہ وہ زید کے حق میں ووٹ دیں اور بکر کو جو سرکاری آدمی ہے ہرگز رائے نہ دیں—

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

ووٹ کا حق جمعیۃ علماء کے فیصلے کے مطابق استعمال کرنا چاہئے۔

(سوال) موجودہ وقت کے انتخاب کے موقعہ پر ہمارے ضلع پشاور میں بہت کشمکش ہے کوئی کہتا ہے کہ کانگریس کی تحریک ناجائز ہے ان کو ووٹ نہیں دینا چاہئے کیونکہ ان کے نمائندگان اکثر ہندو ہیں اور بعض مسلمان نمائندہ کانگریس جو ہے وہ بھی پیروکار ہندو ہیں چنانچہ اکثر قوانین مقتضاء طبع کے مطابق پاس کراتے ہیں مثلاً آریہ بل کے پاس کرانے پر ڈاکٹر خاں صاحب نے ہندو کی رائے کی تائید کی اور موقع بموقع خلاف شرع ہندوؤں کی متابعت کرتے ہیں نیز عبدالغفار خاں کے بعض اقوال و افعال بسبب اختلاط ہندو قوم خلاف شرع سنے جاتے ہیں میرے خیال میں آپ کو بخوبی اس کی صداقت و کذب معلوم ہوگی دیگر اغتراشات قسم قسم کے ان ہر دو نمائندگان پر پبلک کرتی ہے اور چونکہ ماتحت منتخب شدہ ممبران اسمبلی کانگریسی ان کے دامنگیر ہیں اس وجہ سے ووٹ کانگریسی کو نہیں دینا چاہئے براہ کرم موجودہ وقت کے لئے فتویٰ دیجئے کہ ہم لوگوں کو کیا کرنا چاہئے خاموشی یا امداد کانگریس یا مخالفت اور گزارش ہے کہ یکم فروری پر دونوں کا فیصلہ

Maktaba Tul Ishaat.com

ہو جائے گا اس سے قبل فتویٰ مدللہ سے ممنون فرمائیں تاکہ ہم لوگ آپ کے فیصلہ پر عمل پیرا ہو جائیں۔
المستفتی نمبر ۱۳۰۹ مولوی عبدالغفور صاحب ناظم جمعیۃ العلماء ۱۰ ذی قعدہ ۱۳۵۵ھ م ۲۴ جنوری ۱۹۳۷ء

(جواب ۴۸۶) جمعیۃ علماء ہند نے الیکشن کے بارے میں مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ کے ساتھ اشتراک عمل کیا ہے اس لئے جمعیۃ کی طرف سے مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ کے امیدواروں کی حمایت کرنی جمعیۃ علماء کی صحیح پالیسی ہے اور جس حلقے میں مسلم پارلیمنٹری بورڈ کا امیدوار نہ ہو وہاں مسلم امیدواروں میں سے جو امیدوار کہ آزاد خیال ترقی پسند اور جمعیۃ علماء کے مسلک کا حامی ہو اور سرکاری اثر میں نہ ہو اس کی امداد کرنی چاہئے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

ووٹ دینے نہ دینے کے فیصلے کے لئے دونوں مقابل امیدواروں کا سامنے آنا ضروری ہے

(سوال) زید اور اس کی بیوی ایک حد تک تعلیم یافتہ ہیں اب ہر دو کونسل میں جانے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں اور عامۃ المسلمین سے اپیل کی جارہی ہے کہ ان کو ووٹ دیکر اسلام کی عزت برقرار رکھی جائے مخاطبین حسب ذیل ہیں بیوی موسومہ قیصر ہند کا تمغہ حاصل کر چکی ہیں اور خود لاٹھ صاحب بہادر نے اس کو سینہ پر آویزاں فرمایا جس سے خود شوہر اور بیوی ہر دو مسرور ہی نہیں بلکہ فخریہ اس کا اظہار کرتے ہیں انگریز کی پارٹی اور کلب میں بموجودگی شوہر دونوں بلا روک ٹوک شریک ہوتے ہیں اور ان کے ساتھ کھاتے پیتے ہیں اور بیوی صاحبہ ان سے مصافحہ کرتی ہیں ان کے ساتھ کھیلتی ہیں مگر مسلمانوں سے پردہ کرتی ہیں اب کونسل میں جاکر بلا حجاب مردوں کے پہلو بہ پہلو ہر کام میں حصہ لیں گی اور تقریریں کریں گی اور یہ رہا سہا پردہ بھی ختم ہو جائے گا سوال یہ ہے کہ جو شوہر خود ان تمام امور پر راضی ہے اور اس کی کونسل کے لئے امیدواری اسلام کی عزت تصور کی جاتی ہے کیا واقعی ووٹ دینا تاکہ وہ کونسل میں جاکر مردوں کے پہلو بہ پہلو تقریر کر سکے اعانت فی الاسلام ہے شرعاً ایسے کو کیا کہا جائے گا اگر ایسا شوہر بھی امیدوار ہو تو کیا ایسے کو ووٹ دینا شرعاً جائز ہے؟ المستفتی نمبر ۱۳۱۴ عبدالکریم صاحب (ڈھاکہ) ۱۲ ذی قعدہ ۱۳۵۵ھ م ۲۷ جنوری ۱۹۳۷ء

(جواب ۴۸۷) یہ تمام افعال و اعمال اسلام اور اسلامی غیرت کے خلاف ہیں اور انگریزی طرز معاشرت اور یورپین تہذیب کی اندھی تقلید کے نتائج ہیں اسلام کا دامن اس قسم کے حیا سوز اعمال سے پاک ہے مسلمان عورتوں کی یہ حرکتیں مسلمانوں کے لئے موجب حسرت ہیں نہ کہ موجب فخر و مسرت۔

رہا ووٹ دینے نہ دینے کا سوال وہ اور بھی بہت سے وجوہ اور اعتبارات پر مبنی ہے اس لئے ان امیدواروں کے مقابل امیدواروں کی پوزیشن کا بھی سامنے آنا اور پھر کونسل کے اندر ان کی وطنی خدمات کی نوعیت اور صلاحیت کو دیکھنا لازم اور اس پر حکم دینا مناسب ہوگا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

کیا عورت پولنگ اسٹیشن پر ووٹ ڈالنے کے لئے جاسکتی ہے؟

(سوال) دارالسبا میں ممبر ہونے والے ہیں اس میں مسلمانوں کی طرف سے تین امیدوار کھڑے ہوئے ہیں اس میں مسلمانوں کی ایک سیٹ ہے کھڑے ہونے والے کی طرف سے دوسرے کام کرنے والے لوگوں کو دباؤ ڈالتے ہیں ایسے وقت میں ہم مسلمانوں کی عورتوں کو ووٹ ڈالنے کے لئے جانا جائز ہے یا نہیں اور بات ایسی ہے کہ جس جگہ ووٹ ڈالنے کے لئے جاتے ہیں وہاں دوسری قوم کے آدمی بھی موجود ہوتے ہیں ووٹ دینے والوں کی ہاں دستخط لئے جاتے ہیں اور پھر ان کو ووٹ دیا جاتا ہے جو دستخط نہیں کرسکتے ان کا انگوٹھا لگوا لیتے ہیں اور دیگر قوم کے آدمی لگاتے ہیں تو یہ بات شریعت سے جائز ہے یا نہیں؟ **المستفتی** نمبر ۱۳۱۹ محمد [illegible] صاحب (ضلع گیا) ۱۶ ذی قعدہ ۱۳۵۰ھ م ۳۰ مارچ ۱۹۳۲ء

(جواب ۴۸۸) اگر پولنگ اسٹیشن پر عورتوں کے لئے پردے کا انتظام ہو اور غیر محرم مرد منتظم نہ ہوں بلکہ پیپر دینے لینے والی عورتیں کام کرتی ہوں تو عورتوں کو ووٹ دینے کے لئے جانا جائز ہے اور غیر محرم مرد ہوں تو عورتیں نہ جائیں بلکہ مطالبہ کریں کہ ان کے لئے زنانہ منتظم مقرر کئے جائیں۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

ووٹ دینے اور نہ دینے کا معیار صلاحیت و لیاقت ہے ....

(سوال) زید اور بکر آپس میں رشتہ دار ہیں جن میں سے ایک دیوبندی عقائد رکھتا ہے اور دوسرا بریلوی عقائد رکھتا ہے اور یہی اشخاص ممبری یعنی میونسپل الیکشن کے لئے کھڑے ہوئے ہیں اور ایک تیسرا شخص جو ان ہر دو عقائد میں سے ایک عقیدہ رکھتا ہے اس نے ایک امیدوار سے وعدہ کرلیا ہے کہ میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں تیرا ساتھ دوں گا اور تیرے ممبر کرانے کی کوشش کروں گا لیکن دوسرا امیدوار اس پر زور ڈالتا ہے اور مجبور کرتا ہے اب اس شخص کو کیا کرنا چاہئے؟ **المستفتی** نمبر ۱۳۵۶ ممتاز الدین صاحب سبزی منڈی دہلی ۳ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ م ۱۵ فروری ۱۹۳۷ء

(جواب ۴۸۹) ممبر کے لئے رائے دینے کا مطلب یہ ہے کہ اس کو اپنا نمائندہ بنا کر کمیٹی یا کونسل میں بھیجتا ہے کمیٹی یا کونسل میں جاکر جس کام کی حاجت ہوتی ہے اس کی لیاقت اور صلاحیت ممبر میں ہونی لازم ہے اور اسی لیاقت اور صلاحیت کو ووٹ دینے کا معیار قرار دینا چاہئے ووٹ کسی طمع یا خوف یا معاوضہ کی بنا پر دینا درست نہیں نیز مستحق اور ایسے شخص کو جس میں لیاقت اور صلاحیت نہیں ہے ووٹ دینا قومی خیانت ہے۔

وعدہ اگر مستحق اور اہل سے کیا ہو تو اس کو پورا کرنا لازم ہے بلا وعدہ کے بغیر بھی مستحق اور اہل کو ووٹ دینا چاہئے لیکن اگر وعدہ غیر مستحق اور نااہل سے کرلیا ہو تو ایسا وعدہ ہی صحیح وعدہ نہیں اور اس کو پورا کرنا ایسا ہے جیسا کسی سے شراب پلانے کا وعدہ کرکے اس کو شراب پلانا اور اس کو وعدہ کا ایفا قرار دینا ہے خلاصہ یہ کہ ایفاء عہد اسی صورت میں لازم ہے کہ وہ عہد بھی جائز ہو۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب صحیح۔ حبیب الرحمٰن عفی عنہ نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی
کانگریس ہندوستانیوں کی جماعت ہے نہ کہ ہندوؤں کی!

(سوال) زید کہتا ہے کہ مشرک کے ساتھ شرکت عمل کسی طرح بھی ہو بالکل حرام اور کفر ہے خصوصاً موجودہ تحریک کانگریس جو کہ ہندوؤں کی جماعت ہے اس کے ساتھ شرکت کرنا خالص کفر ہے دلیل میں چند آیات اور حدیث پیش کرتا ہے جیسا کہ ان اللہ بری من المشرکین و رسولہ۔ ومن یتولھم منکم فانہ منھم حدیث شریف انا لا نستعین بالمشرک۔ الی اخرہ

عمرو کہتا ہے کہ مطلقاً شرکت عمل حرام نہیں وقت اور مقام کا لحاظ ضروری ہے اکثر جگہ مشرکین سے مشرکین عرب مراد ہیں اور محبت سے محبت فی المذہب والدین مراد ہے وان جنحوا للسلم فاجنح لہا۔ نیز فان اعتزلوکم ولم یقاتلوکم اسی طرح بہت سی آیات اور احادیث سے اور رسول اللہ ﷺ سے اسوۂ حسنہ اور خلفائے راشدین کے طرز خلافت سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ مطلقاً شرکت اور امداد حرام نہیں اب اسی سلسلہ میں تحریک کا بازار زمین سے آسمین میں گرم ہے۔ المستفتی نمبر ۱۴۷۰ مولوی غلام حبیب صاحب (ضلع پشاور) ۲۶ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ ۶ جون ۱۹۳۷ء

(جواب ۴۹۰) عمرو کا قول صحیح ہے اور دلائل شرعیہ کے موافق زید کا قول درست نہیں کانگریس کو ہندوؤں کی جماعت کہنا بھی اصولاً درست نہیں وہ ہندوستانیوں کی جماعت ہے اور ہندوستانیوں میں مسلمان بھی شامل ہیں اور ہندوؤں کی اس میں کثرت ضرور ہے اس کی وجہ ایک تو یہ ہے کہ ہندوستان میں ہندوؤں کی تعداد ہی زیادہ ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ مسلمان شرکت کانگریس میں غفلت اور کوتاہی کرتے ہیں بہر حال اپنے فائدے کے لئے کفار کے ساتھ اشتراک عمل کرنا جائز ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

ہندوستان کی تحریک آزادی میں ہر محب وطن کی شرکت لازمی ہے

(سوال) ہندوستان کی تحریک آزادی میں حصہ لینا اور موجودہ حکومت سے مخالفت کرنا شریعت کی رو سے کیسا ہے؟ المستفتی نمبر ۱۲۳۹ ابراہیم کاویہ پوسٹ کس نمبر ۲۵ (جنوبی افریقہ) ۱۸ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ مطابق ۲۷ جولائی ۱۹۳۷ء

(جواب ۴۹۱) ہندوستان کی تحریک آزادی ایک وطنی تحریک ہے اس میں ہر محب وطن ہندوستانی کو شریک ہونا لازم ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

نعرہ اللہ اکبر پر پابندی کا آرڈیننس تحکمانہ اور غیر معقول ہے

(سوال) ریاست مالیر کوٹلہ میں چیف منسٹر صاحب نے مسلمانان مالیر کوٹلہ کے خلاف یہ حکم جاری کیا ہے جو کہ آرڈیننس ۱۹۳۷ء کے نام سے موسوم ہے۔

(۱) مسلمانان مالیر کوٹلہ بعد نماز عشاء کے اپنے محلوں کی مساجد میں اللہ اکبر کا ورد اپنی مصالح کی نجات کے لئے کررہے تھے اس پر چیف منسٹر صاحب مالیر کوٹلہ نے ایک حکم نافذ کیا ہے جو کہ آرڈیننس کے نام سے موسوم ہے جو نعرہ ہائے شورو شر کے نام سے موسوم رہے گا اور یہ آرڈیننس سردست تین ماہ کے لئے شہر مالیر کوٹلہ کے اندر اور ۳۰ میل کے فاصلے تک وسعت پذیر رہے گا۔

(۲) ہر شخص جو نعرہ زنی مذکور کرتا ہوا یا امداد و اعانت کرتا ہوا پایا جاوے تو سزائے تازیانہ کا مستوجب ہوگا جس کی مقدار تیس تازیانہ تک ہوگی اور آرڈیننس کے خلاف اپیل نہ ہو سکے گی یہ آرڈیننس جاری کرکے مسلمانان مالیر کوٹلہ کو اللہ اکبر کا نعرہ لگانے سے منع کردیا اور نعوذ باللہ من ذلک نعرہ اللہ اکبر کو نعرہ شورو شر کہا گیا ہے یہ آرڈیننس چیف منسٹر صاحب مالیر کوٹلہ نے اپنے حکم سے جاری کیا ہے اور باوجود اس کے کہ ریاست مذکور کا تمیس مسلمان ہے اس حالت میں مسلمانوں کے لئے کیا حکم ہے آیا کہ ان کو نعرہ اللہ اکبر ہمیشہ کرنا چاہیئے یا کہ نہ اور ایسے شخص کے لئے جو کہ مسلمان ہوتے ہوئے اس قسم کا حکم نافذ کرے اور نعرہ اللہ اکبر کو نعرہ شورو شر کے نام سے موسوم کرے اس کے لئے شرعاً کیا حکم ہے۔

المستفتی نمبر ۱۲۸۴ مہ آفتاب صاحب (لدھیانہ) ۱۳ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ م ۲۱ اگست ۱۹۳۷ء

(جواب ۴۹۲) یہ آرڈیننس اور نعرہ اللہ اکبر کے متعلق ہے تو نہایت تحکمانہ اور غیر معقول ہے اور اگر مسلمان چیف منسٹر کے اختیار اور ارادے سے صادر ہوا ہے تو انتہائی مذمت کا مستحق ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

حضرت مفتی صاحب جمعیۃ العلماء کے فتوے بلا معاوضہ لکھتے تھے

(سوال) محلہ میں چند بد معاش آدمی یہ مشہور کررہے ہیں کہ حضرت مفتی صاحب پچاس روپے ماہوار جمعیۃ العلماء ہند سے فتوی نویسی کی تنخواہ لے رہے ہیں اس پر میر اور میرے ہم خیال لوگوں کا ان لوگوں سے قضیہ چل رہا ہے برائے مہربانی آپ تحریر فرمائیں کہ کیا یہ واقعہ صحیح ہے یا لوگ یونہی جھوٹ موٹ افترا کررہے ہیں یہ بھی تحریر فرمائیں کہ اگر آپ کو نہیں تو کیا کسی اور مفتی کو جمعیۃ سے پچاس روپے ماہوار مل رہے ہیں کرم فرما کر صاف صاف تحریر فرمائیں۔ المستفتی نمبر ۱۷۲۰ محمد جلیل کوچہ دکھنی رائے دہلی ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ مطابق ۱۹۳۷ء

(جواب ۴۹۳) اللہ تعالیٰ ان مہربانوں کو جو بے بنیاد باتیں کہتے ہیں اور مفت میں بدنام کرتے ہیں نیک راہ کی توفیق عطا فرمائے میں فتوی نویسی کی تنخواہ جمعیۃ علماء ہند سے ایک پیسہ بھی نہیں لیتا اور جمعیۃ العلماء کسی اور شخص کو بھی فتوی نویسی کی تنخواہ نہیں دیتی ہاں اس کو عرصہ سے ایک مفتی کی تلاش ہے جس کو تنخواہ دیکر فتوی نویسی کے لئے مقرر کرے مگر ابھی تک کوئی لائق مفتی دستیاب نہیں ہوا فتوی نویسی کا تمام بوجھ مجھ جیسے ضعیف آدمی کی گردن پر ہے دفتر کے فتوے بھی میرے پاس بھیج دیئے جاتے ہیں اور میں بلا کسی

Maktaba Tul Ishaat.com

معاوضہ کے لکھ دیتا ہوں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

اخبار کے ایک کارٹون پر تبصرہ....

(سوال) زید اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے توحید و رسالت کا قائل ہے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کو حق مانتا ہے کفر و شرک سے بیزاری کا اعلان کرتا ہے لیکن اس کے باوجود اس کو بعض مسلمانوں سے سیاسی معاملات میں اختلاف ہے وہ انہیں منع کرتا ہے کہ اسلام کے مقدس نام سے ذاتی سیاسی اغراض حاصل نہ کی جائیں اور اسلام کے مقدس نام سے غیر مسلم طاقتوں کو ناجائز فائدہ نہ پہنچایا جائے۔

اپنے اسی نقطہ نظر سے زید اخبار میں ایک کارٹون نکالتا ہے زید اس کارٹون میں اپنی مخالف دوسری سیاسی جماعتوں کی طرح ان مسلمانوں کی ذہنیت بھی دکھاتا ہے جو اسلام کے پاک نام سے زید کے خیال میں ذاتی اغراض حاصل کرتے اور غیر مسلم طاقتوں کی ناجائز خدمت انجام دیتے ہیں چنانچہ اس ذہنیت والے لوگوں کے نعرہ "اسلام" کو وہ شیر کی تصویر پر (انور مدر کامار) کے اندر لکھ دیتا ہے تاکہ مسلمانوں کو معلوم ہو جائے کہ یہ لوگ اسلام کا مقدس نام ناجائز طریقہ پر استعمال کرتے ہیں اب سوال یہ ہے کہ کلمہ گو اور مسلمان ہونے کے باوجود کیا زید محض اس کارٹون کی اشاعت کی وجہ سے کافر ملحد لامذہب سمجھا جائے گا اگر ایسا نہیں سمجھا جائے گا تو ان لوگوں کا شرعی حکم کیا ہے جو محض اس کارٹون کی وجہ سے کلمہ گو مسلمان زید کو کافر ملحد لامذہب کہیں۔ المستفتی نمبر ۴۴۷ ایڈیٹر صاحب۔ اخبار ہند جدید کلکتہ ۶ رجب ۱۳۵۶ھ ۱۲ ستمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۴۹۴) تصویر بنانے اور شائع کرنے کے عدم جواز کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کارٹون سے جو غرض ہے اس کا حکم یہ ہے کہ کارٹون بنانے والے نے یہ دکھانا چاہا ہے کہ برطانوی حکومت ہندوستان سے اپنا مفاد حاصل کرنے کے لئے طرح طرح کی عیاریاں کرتی ہے اور قسم قسم کے حیلے تراشتی ہے جن کے ذریعہ سے خود ہندوستانیوں کو بے وقوف بنا کر ان کی ہی زبان سے ایسی باتیں نکلواتی ہے جو بظاہر ہندوستانیوں کے لئے مفید ہوتی ہیں مگر در حقیقت ان سے برطانوی حکومت کو فائدہ پہنچتا ہے چنانچہ وہ ہندوستان کو آپس میں لڑانے کے لئے (جو در حقیقت برطانوی حکومت کے بقاء و استحکام کے لئے ضروری ہے) کسی فریق کو مذہب کے نام سے کسی کو صوبہ دارانہ پوزیشن کے لحاظ سے کسی کو روٹی کے بہانے سے ابھارتی ہے اور یہ آپس میں لڑ کر برطانوی حکومت کو فائدہ پہنچاتے ہیں پس کارٹون میں لفظ اسلام لکھنے سے صرف یہ مطلب ہے کہ بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں جن کو در حقیقت مذہب کا کوئی درد نہیں ہوتا مگر وہ مذہب اور اسلام کا نام محض اس لئے استعمال کرتے ہیں کہ سادہ لوح مسلمان یہ سمجھ کر کہ انگریزی حکومت کے بقاء میں اسلام محفوظ ہے اور انگریزی حکومت کے زوال سے اسلام خطرے میں ہے انگریزی حکومت کی حمایت کرنے لگیں تو ایسے انگریزی حکومت کے ان خدمتگاروں میں جن کے ذریعہ سے وہ اپنا مفاد حاصل کرتی ہے اسلام کا نام استعمال کرانا بھی ہے پس اس غرض سے کارٹون میں اسلام کا لفظ لکھ دینا نہ کفر ہے نہ الحاد نہ لامذہبی کیونکہ اس سے

ہر اور بنی مصنوعی فرضی اور نام کا اسلام ہے جو برطانوی مداری کے لئے روزی کا ذریعہ ہو سکے ورنہ ظاہر ہے کہ حقیقی اور معنوی صحیح اسلام برطانیہ کی روزی کے ذرائع میں داخل نہیں اور نہ کوئی مسلمان ایسا خیال کر سکتا ہے اور نہ حقیقی اسلام برطانوی حکومت کے وجود پر موقوف ہے۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

قومی نعرہ ہندوستان زندہ باد آزاد ہونا چاہئے

(سوال) مسلمان بچوں کی ایک جماعت کانگریسی وردی پہن کر سہ رنگی جھنڈی لئے ہوئے شاہراہ اور گلی کوچہ میں ایک تعلیم یافتہ نوجوان کے زیر قیادت یہ صدا لگاتی ہے قومی نعرہ ہندے ماترم یہ نعرہ لگانا کیسا ہے اور ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۷۵۶ حکیم عبدالغفور صاحب (ضلع بھاگلپور) ۸ رجب ۱۳۵۶ھ م ۱۴ ستمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۴۹۵) قومی نعرہ ہندوستان زندہ باد ہندوستان آزاد ہونا چاہئے۔ ہندے ماترم کے معنی ہمیں معلوم نہیں ہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

مسلمان جمعیۃ علماء ہند کی نگرانی میں وطنی آزادی اور مذہبی حفاظت کا فریضہ ادا کریں

(سوال) فی الحال جس قسم کی کشمکش عام مسلمین پر کار فرما ہے وہ آپ پر روشن و عیاں ہے ایک طرف لیگ اپنا کام کر رہی ہے تو ایک طرف کانگریس مسلمانوں کو دعوت دے رہی ہے جواہر لال احمد آباد آیا اس وقت بعض مسلمانوں نے اس کے واسطے ایک جلسہ منعقد کیا تھا اس میں ایک مسلمان نے اس کی تعریف کا لیکچر دیا اور مسلمانوں سے کانگریس میں داخل ہونے کی اپیل کی کئی اخبار میں جب میں نے یہ واقعہ پڑھا اور لیکچر دینے والے کا نام نظر سے گزرا تو اس کے ساتھ میری خط و کتابت پہلے سے ہو چکی تھی اب میں نے اس پر خط لکھا کہ تمہاری یہ حرکت میرے خیال سے ٹھیک نہیں ہے اور تم لیاب کی طرف آجاؤ میرا خط پڑھ کر اس نے ایک طویل خط جواب میں لکھا ہے اس میں وہ لکھتا ہے کہ مولانا کفایت اللہ صاحب بھی کانگریس میں داخل ہو چکے ہیں یہ جملہ پڑھنے کے بعد میں حیرت میں آ گیا اور چونکہ میں ہمیشہ اخبارات کو پڑھا نہیں کرتا لہذا امتداد زمانہ کی وجہ میری نظر سے گزری اور اس شخص کی تحریر سے اس بات کا اظہار ہوا تو میں حیران و ششدر رہ گیا شاید یہ تحریر غلط ہو یا یہ ہی وجہ اس کی تحقیق لاحق ہوئی لہذا میں آپ سے باادب ملتجی ہوں کہ آیا آپ کانگریس میں داخل ہیں آیا آپ چاہتے ہیں کہ سب مسلمان کانگریس میں داخل ہو جائیں آیا بروئے شریعت کانگریس مسلمانوں کی سرپرست ہو سکتی ہے۔ میرا منشا صرف تحقیق ہے۔ المستفتی نمبر ۱۸۲۸ منشی آدم خانپور (بیرانچ) ۲۴ رجب ۱۳۵۶ھ م ۳۰ ستمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۴۹۶) ہندوستان میں ایک غیر ملکی حکومت (انگریزی حکومت) قائم ہے اور ہندوستانیوں کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً انگریزی حکومت نے بہت نقصانات پہنچائے ہیں ہندوستان کے باشندے اس

Maktaba Tul Ishaat.com

غیر ملی حکومت سے آزادی حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کرتے ہیں تو یہ فریضہ وطنیہ مسلمانوں پر بھی اسی طرح عائد ہوتا ہے جس طرح غیر مسلموں پر اور تحریک آزادی میں جب تک ہندوستان کی تمام اقوام داخل نہ ہوں کامیابی مشکل ہے اس لئے مسلمانوں کو سیاسی معاملات میں قومی مجلس کانگریس کے ساتھ اشتراک عمل لازمی ہے اور جمعیۃ علماء نے آج تک اسی اصول کے موافق کام کیا ہے مگر اس کے ساتھ مسلمان قوم کی اپنی قومی اور مذہبی زندگی کے لئے اندرونی تنظیم اور اجتماعی قوت بھی لازمی ہے اس کے لئے جمعیۃ علماء ہند کا پلیٹ فارم ہے سب مسلمانوں کو مل کر جمعیۃ علماء ہند کی نگرانی میں وطنی آزادی اور مذہبی حفاظت کا فریضہ ادا کرنا لازم ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

مسلم لیگ کے حق میں ایک مشورہ سے رجوع

(سوال) نہایت ادب سے گزارش ہے کہ پرچہ ہذا کے ساتھ جو اشتہار روانہ کیا جاتا ہے یہ فتویٰ آپ کا دیا ہوا ہے یا غلط ہے۔ المستفتی نمبر ۱۹۱۰ جناب سردار بیگ صاحب (بجنور) ۱۷ شعبان ۱۳۵۶ھ م ۲۳ اکتوبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۴۹۷) یہ فتویٰ نہیں بلکہ مشورہ تھا جو گزشتہ الیکشن کے وقت مسلم لیگ کے ذمہ داروں کے حق میں اس بنا پر دیا گیا تھا کہ مسلم لیگ کے ذمہ دار عہدیداروں نے اطمینان دلایا تھا کہ لیگ کے نمائندے وہی ہوں گے جو ترقی پسند اور آزادی کی تحصیل میں کانگریس سے اشتراک عمل کریں گے لیکن جب لیگ نے مسلم سرکاری آدمیوں کو اپنا نمائندہ بنایا اور ترقی پسندی کی جگہ رجعت پسندی کا عملی ثبوت ہم پہنچایا تو اب اس مشورہ کو لیگ کے امیدواروں کے لئے کام میں لانا درست نہیں ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

مسلمان مسلم لیگ یا کانگریس کس کی پیروی کریں؟

(سوال) اب جب کہ دونوں جماعت سے یعنی مسلم لیگ و کانگریس سے تعلق رکھنے والے علماء کرام مسلم عوام کے سامنے اپنی اپنی جماعت کی تعریف و توصیف کرتے ہیں اور محض اسی پر اکتفا نہیں بلکہ ایک جانب کے علماء کرام دوسری جانب کے علماء کرام کے خلاف نامزد اور الفاظ استعمال کرتے ہیں جس کا یہ نتیجہ ہے کہ سواد اعظم اسلام سے فرد فرد مسلمان بٹتے جاتے ہیں مسلم وقار اور اتحاد بین المسلمین کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ رہا ہے ایسی ہیجانی حالت میں مسلم عوام عموماً اور جاہل دیہاتی مسلمان خصوصاً سخت پریشان ہیں کہ کیا طرز عمل اختیار کریں کس کی پیروی کریں کس کو حق بجانب سمجھیں۔ المستفتی نمبر ۱۹۶۶ محمد نیام الدین۔ عزیز احمد۔ ظہور الحسن۔ عبدالعزیز (کانپور) ۲۶ شعبان ۱۳۵۶ھ م یکم نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۴۹۸) مسلمانوں کی سیاسی جدوجہد میں شرکت تو سب کے نزدیک لازمی ہے مگر طریقہ عمل کے اختیار کرنے میں رائے مختلف ہے کچھ لوگ دیانتداری سے یہ کہتے ہیں کہ ہندوستان کی آزادی اقوام ہند کی مشترکہ جدوجہد سے حاصل ہو سکتی ہے اس لئے مشترک مجلس کانگریس میں شریک ہونا مفید اور لازم ہے

اس کے برخلاف دوسرے حلقہ میں یہ کہا جاتا ہے کہ مسلمانوں کو علیحدہ منظم ہو کر جدوجہد کرنی چاہئے ان میں سے کون صحیح راستے پر ہے اور کون غلط پر اس کا فیصلہ میں ابھی کرنے سے قاصر ہوں مگر ایک فریق کا دوسرے فریق کو برا بھلا کہنا اور مخالف کے حق میں ناسزا اور نامناسب الفاظ کہنا تو کسی حال میں بھی زیبا نہیں آپ اپنے لئے راہ عمل اختیار کرنے میں اس جماعت کے ساتھ رہیں جو ذاتی اغراض سے بالاتر ہو اور ایثار پیشہ اور قربانی پیش کرنے کے لئے تیار اور اس کے ساتھ اسلامی تعلیم سے باخبر اور عمل صالح سے آراستہ ہو۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

مسلم لیگ یا کانگریس، کون سی جماعت مسلمانوں کی رہنمائی کر سکتی ہے؟

(سوال) سیاسی جماعتوں میں سے مسلم لیگ و کانگریس دونوں میں سے مسلمانوں کی رہنمائی کون سی جماعت کر سکتی ہے؟ المستفتی نمبر ۲۱۱۴ شیخ محمد شفیع صاحب (فیروزپور) ۱۱ شوال ۱۳۵۶ھ م ۱۵ دسمبر سنہ ۱۹۳۷ء

(جواب ۴۹۹) نیت مذہب کی حفاظت اور ملک و وطن کی آزادی کی جدوجہد ہو تو کانگریس میں رہ کر بھی ایک پکا مسلمان صحیح خدمت کر سکتا ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(۱) ہندوؤں کے ساتھ تحریک آزادی میں اشتراک عمل
(۲) مشرک سے امداد حاصل کرنا کب جائز ہے؟
(۳) مذہب میں سیاست شرعیہ اور سیاست شرعیہ میں مذہب ہے
(۴) مسلمان کافر بالطاغوت ہیں
(۵) جنگ آزادی خود مسلمانوں پر فرض ہے
(۶) ایک مشترکہ فنڈ
(۷) تنہا مسلم لیگ انگریزوں کو ہندوستان سے نکالدیں یہ نظریہ غلط ہے

(سوال) (۱) قرآن شریف میں آتا ہے (سورہ نساء) بشر المنافقین بان لھم عذابا الیما الخ — اس کی تفسیر مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی دامت برکاتہم نے قرآن مجید مطبوعہ مدینہ پریس بجنور ص ۱۵۹ پر کی ہے تحریر کیا ہے کہ دنیائی عزت حاصل کرنے کے لئے کافروں کو اپنا دوست مت بناؤ لہذا جب وزارت یا ممبری وغیرہ سے صاف معلوم ہے کہ اس میں دنیائی عزت اور وجاہت ضرور ہے تو اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ ہندو جماعت سے اس معاملے میں کیوں تعاون کیا جائے دوسرے یہ بھی صاف ظاہر ہے کہ آزادی حاصل کرنے کے لئے جو جنگ موجودہ وقت میں جاری ہے یہ بھی اگر کامیاب ہوتی ہے تو بہت بڑی عزت ہے جو کہ ظاہر ہے کہ ہندوؤں کے تعاون سے حاصل ہوئی ہے اس کے متعلق بھی صاف صاف فرمایئے گا آیا یہ کہاں تک

Maktaba Tul Ishaat.com

درست ہے۔

(۲) آنحضرت ﷺ نے غزوہ تبوک میں جو لڑائی لڑی ہے اس میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ مشرک سے امداد نہیں لینی چاہیئے خواہ مالی ہو یا جسمانی ہو یا لسانی ہو اسی کو مدنظر رکھتے ہوئے تحریر کیجئے گا کہ اہل ہنود کے ساتھ تعاون کیسا ہے؟

(۳) مذہب میں سیاست ہے اور سیاست میں مذہب ہے اکثر علمائے دین نے جو رکے الیکشن میں اکثر کی ہے لیکن دریافت طلب یہ امر ہے کہ مذہب تو سیاست ہو سکتا ہے لیکن سیاست مذہب نہیں بن سکتا چونکہ سیاست میں تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں مگر مذہب میں نہیں۔

(۴) فمن یکفر آیت اخری کے ختم سے اگلی آیت کے شروع میں درج ہے آیت مذکورہ کا مطلب یا ترجمہ کسی حالت میں مندرجہ ذیل ہو سکتا ہے یا نہیں۔ مسلمان اور ہندو دونوں کافر ہیں لیکن مسلمان ہنود سے کافر ہیں اور ہندو خداوند تعالیٰ کے کافر ہیں لیکن کافر دونوں ہیں کیا مسلمان کسی حالت میں کافر کہلانے کا مستحق ہو سکتا ہے یا نہیں اگر اس ترجمہ یا تفسیر کو کوئی محقق عالم پیش کرے تو کہاں تک درست ہو سکتا ہے اور یہ فعل اگر غلط ہے تو مولوی صاحب کی نسبت کیا حکم ہے؟

(۵) اگر جنگ آزادی جہاد ہے تو یہ فرمایئے کہ ہندو جماعت کو جہاد میں شریک کر سکتے ہیں یا نہیں؟

(۶) اگر جنگ آزادی کا بیڑا ہندو جماعت نے اٹھا رکھا ہے۔ تو اس کے ساتھ تعاون کر کے اس جنگ میں شریک ہونا چاہیئے یا نہیں؟

(۷) اگر ایک فنڈ میں بہت سا روپیہ جمع ہوتا ہے اور اس کے فنڈ میں سود اور رشوت وغیرہ کا روپیہ بھی شامل ہے اور وہ روپیہ تین اقوامی ہے تو اس روپے میں سے ایک دیندار شخص کے لئے سفر خرچ لینا جائز ہے یا نہیں اور اس میں سے کھانا بھی چاہیئے یا نہیں؟

(۸) مسلم لیگ جماعت اگر ہمیں یہ اطمینان دلائے کہ واقعی ہم آزادی حاصل کرنے کے لئے اپنی جان و مال قربان کر دیں گے اور انگریز کو بہت جلد ہندوستان سے نکالنے کی کوشش کریں گے تو ایسی صورت میں ہم مسلم لیگ کے ممبر بن سکتے ہیں یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۱۱۹ محمد فضل الرحمٰن صاحب مالکی الوری (بجنور) ۱۲ شوال ۱۳۵۶ھ م ۱۶ دسمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۵۰۰) (۱) آیت کے مفہوم کی تشریح جو جناب مولانا شبیر احمد صاحب نے کی ہے درست ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیاوی عزت حاصل کرنے کے مقصد کو پیش نظر رکھ کر کفار سے دوستی کرنا درست نہیں لیکن اگر مقصد دین کی حفاظت ہو اور وہ کفار سے اشتراک عمل کر کے (نہ کہ دوستی و محبت کر کے) حاصل ہو سکتی ہو تو ایسا اشتراک عمل اس آیت کے مفہوم کے ماتحت داخل نہیں ہے یہ دوسری بات ہے کہ اس اشتراک عمل سے دنیاوی اقتدار تبعاً حاصل ہو جائے لیکن وہ مقصود بالذات نہ ہو تو وہ ممنوع و محظور نہیں۔

(۲) جب کہ مسلمان کی قوت دشمن کے مقابلے اور مدافعت کے لئے کافی ہو تو بیشک مشرک سے امداد حاصل کرنا درست نہیں لیکن جب کہ ایک کافر قوت مسلمان کو تباہ کر رہی ہو اور مسلمان کسی غیر مسلم طاقت سے اشتراک عمل کر کے اپنے آپ کو بچا سکتے ہوں تو ایسے وقت میں یہ حکم شرعی نہیں ہے کہ اپنے آپ کو ہلاک اور برباد ہو جانے دو مگر غیر مسلم سے اشتراک عمل کر کے اپنی جان نہ بچاؤ۔

(۳) مذہب عین سیاست (شرعیہ) ہے اور سیاست (شرعیہ) عین مذہب ہے یہ مقولہ بالکل صحیح اور مفرد ہے جس قدر تبدیلی سیاست شرعیہ میں ہوتی رہے گی وہ مذہب کے ماتحت ہوگی یعنی اتنی تبدیلی کی مذہب اجازت دے گا جس کے اصول قرآن وحدیث میں موجود ہیں مثلاً آیت کریمہ **الا من اکرہ و قلبہ مطمئن بالایمان** اور **الا مااضطررتم الیہ** اور **من ابتلی ببلیتین فلیختر اھونھما**۔

(۴) یہ بات ایک تفنن پر مبنی ہے کہ مسلمان کو کافر بالصنم یا کافر بالطاغوت کہا جائے قرآن مجید میں مومن کو کافر بالطاغوت فرمایا گیا ہے اور اس اضافت کے ساتھ اطلاق کافر کا مومن پر نہ غلط ہے اور نہ ناجائز ہے تفنن کے طور پر تو بزرگوں کے کلام میں اس سے زیادہ اطلاق موجود ہیں مثلاً کافر عشقم مسلمانی مرا درکار نیست ہر رگ من تار گشتہ حاجت زنار نیست اور اسی ضمن میں یہ بھی ہے کہ رب اللہ تعالیٰ کی صفت اور اس کا خاص نام ہے مگر اضافت کے ساتھ اس لفظ کا اطلاق غیر خدا پر جائز اور مستعمل ہے۔ مثلاً **ربُّ المال**

(۵) جنگ آزادی سعی تخلص من ید الظالم ہے اور اس کے لئے غیر مسلم سے تعاون اور اشتراک عمل کرنے میں کوئی شرعی ممانعت نہیں ہے اگر گاؤں پر ڈاکو حملہ آور ہوں تو گاؤں کی مسلم و غیر مسلم آبادی باہم تعاون و اشتراک عمل کر کے ان کے حملے سے اپنے گاؤں اور اپنی جانوں کو بچا سکتی ہے اور مسلم آبادی پر ایسے وقت پر غیر مسلموں سے اشتراک کرنا کسی درجہ میں ناجائز اور مذموم نہیں ہے۔

(۶) اگر ہندوستان مسلمانوں کا بھی وطن ہے اور اس پر انگریزوں کا تسلط ان کے نزدیک بھی درست نہیں ہے تو جنگ آزادی ان کے ذمے بجائے خود فرض ہے ہندوؤں کا اپنے وطن کو آزاد کرانے کے لئے جدوجہد کرنا اور مسلمانوں کا اپنے وطن کو مقبوضہ غیر رہنے دینا مسلمانوں کے لئے موجب غیرت و شرم ہونا چاہئے۔

(۷) ایسا مشترک فنڈ مختلف حیثیتوں کا ہوتا ہے اور مختلف احکام رکھتا ہے یہ واضح رہے کہ مسلمان اگر سود کا روپیہ حاصل کر کے کسی کو دے اس کا حکم اور ہے اور ہندو اگر سود کا روپیہ حاصل کر کے کسی کو دے اس کا حکم اور ہے اور یہ سوال لیگ کے فنڈ کے ساتھ بھی اسی طرح متعلق ہے جیسا کہ کانگریس کے فنڈ کے ساتھ۔

(۸) اگر لیگ کا بھی یہی مقصد ہے کہ ہندوستان کو آزاد کرانے کے لئے جان و مال کو قربان کر دے گی تو بہت درست اور صحیح مقصد ہے لیکن اگر اہل عقل اور اصحاب الرائے اس نظریئے کو تسلیم کر لیں کہ تنہا لیگ اس مقصد کو حاصل کر سکتی ہے تو بیشک مسلمانوں کو لیگ کا ممبر بننا اور کانگریس سے تعاون نہ کرنا لازم ہے اور پھر یہ نظریہ بھی سامنے آجائے گا کہ اگر آٹھ کروڑ مسلمان جو دولت و تعلیم اور تعداد میں ہندوؤں سے کمزور ہیں اور ایک چوتھائی کی نسبت رکھتے ہیں تنہا انگریزوں کو نکال سکتے ہیں تو ۲۴ کروڑ ہندو جو مسلمانوں سے تعداد میں

Maktaba Tul Ishaat.com

دکنے اور دولت و تعلیم میں اس سے بھی زیادہ طاقتور ہیں تنہا انگریزوں کو نکال کر ہندوستان پر کیوں قابض نہیں ہو سکتے۔

مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ نظریہ نہ آج تک تسلیم کیا گیا ہے اور نہ کوئی اہل الرائے اور ذی عقل اسے تسلیم کرنے کو تیار ہے کہ موجودہ حالات میں مسلمان تنہا انگریزوں کو ہندوستان سے نکال سکتے ہیں کیونکہ انقلاب تدریجی اور آئینی جمہوری اصول سے آرہا ہے اور اس میں جب تک اقوام ہند باہم اشتراک عمل نہ کریں انگریز کا پنجہ تسلط ڈھیلا نہیں ہو سکتا اور موجودہ دستور جدید مسلمانوں نے ہندوؤں سے گول میز کانفرنس میں تعاون کر کے خود مسلط کرایا ہے اور اپنے ہاتھوں ہندوستان کی مجارٹی کے ہاتھ میں حکومت کی باگیں دے دی ہیں اگر ہندوؤں کے ساتھ اشتراک عمل کرنا اور تعاون کرنا منظور نہ تھا یا ناجائز تھا تو گول میز کانفرنس کا بائیکاٹ کر دینا فرض تھا تاکہ ان کی شرکت کے بغیر یہ دستور جدید نہ بنتا اور نہ مجارٹی کے ہاتھ میں حکومت آتی بلکہ انگریز ہی قابض اور حکمران رہتا۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

"یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَۃً مِّنْ دُوْنِکُمْ" کا نص قرآنی اور ہندوؤں کے ساتھ اشتراک عمل

(سوال) سیدی و مولائی۔ سلام مسنون یہ اشتہار جو اس احقر کے نام کے ہمراہ چسپاں ہے اس میں ایک فتویٰ ہے جو مولانا اشرف علی صاحب کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اگر یہ درست ہے جو مولانا نے تحریر فرمایا ہے تو ہم لوگ جو آپ اور مولانا حسین احمد مدنی جیسے بزرگوں کی وجہ سے کانگریس کی حمایت کر رہے ہیں مورد الزام ہیں یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۱۲۹ میر مشتاق احمد صاحب عربک کالج دہلی ۱۰ شوال ۱۳۵۶ھ م ۱۹ دسمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۵۰۱) آیت کریمہ میں کفار کے ساتھ موالات (اتخاذ بطانہ) یعنی دلی دوستی اور محبت کرنے کی ممانعت ہے نہ یہ کہ اس کے ماتحت کفار کے ساتھ کوئی معاملہ کرنا بھی جائز نہیں یا کسی صحیح مقصد میں اشتراک عمل بھی جائز نہیں۔

اگر آیت کا مفہوم اس قدر عام کر لیا جائے کہ ہر ایک اشتراک عمل کو موالات (قلبی دوستی یا اتخاذ بطانہ) قرار دیا جائے اور آیت کریمہ کو اس پر بطور حجت پیش کر کے اس کو حرام کیا جائے تو تجارتی کمپنیوں میں اداروں کی ملازمت میں کونسلوں میں میونسپل بورڈوں میں ڈسٹرکٹ بورڈوں میں غیر مسلموں اور ہندوؤں کے ساتھ تعاون اور اشتراک عمل کو بھی حرام کہنا پڑے گا۔

ہندوستان کو غیر ملکی حکومت کے تسلط سے آزاد کرانا ہندوستانیوں کا فریضہ وطنی ہے یا نہیں اور مسلمانوں پر بھی یہ فریضہ عائد ہوتا ہے یا نہیں۔

اگر جواب اثبات میں ہے اور یقیناً ہے کیونکہ کوئی سمجھدار مسلمان یہ نہیں کہتا کہ ہم انگریزی

حکومت سے خوش ہیں اور اسی کو ہندوستان میں قائم اور مسلط رکھنا چاہتے ہیں اور مسلم لیگ بھی اپنے الکھنؤ کے اجلاس میں آزادی کامل کو اپنا نصب العین قرار دے چکی ہے۔

تو اس حالت میں مسلمانوں کا آزادی کے لئے جدوجہد کرنا خود اپنے نصب العین کے واسطے اور اپنے مقصد کے لئے جدوجہد کرنا ہے اور ہندوستان کی دوسری قومیں بھی ہندوستان کی آزادی کے لئے جدوجہد کرنے میں اپنا وطنی فریضہ ادا کر رہی ہیں اور یہ لازمی ہے کہ جب مقصد ایک ہے تو مختلف قومیں سب اس مقصد کے حصول کی سعی میں فطرتاً اور طبعاً شریک ہوں گی پس یہ ایک مقصد کے حصول میں اشتراک عمل ہے نہ وہ موالات جو آیۂ کریمہ میں ممنوع ہے اور جس کو اتخاذ بطانہ سے تعبیر فرمایا گیا ہے یہ نظریہ بھی مسلم ہے کہ آزادی کامل کا حصول آئینی طور پر تمام اقوام کے اشتراک عمل کے بغیر غیر متصور ہے مسلمان یا مسلم لیگ اپنے نصب العین (کامل آزادی) کو تنہا حاصل نہیں کر سکتے اسی نظریہ کے ماتحت انہوں نے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ جدید کے بنانے میں گول میز کانفرنس میں شرکت کی حالانکہ یہ بات بدیہی تھی کہ جس اصول پر یہ ایکٹ بنایا جا رہا ہے اس کے مطابق حکومت مجارٹی کی ہوگی تو گویا انہوں نے گول میز کانفرنس اور اس کی کمیٹیوں میں شریک ہو کر خود حکومت کی باگیں ہندو مجارٹی کی تحویل میں دیدیں۔

اگر حصول حکومت کے بعد تاسیس اور قانون جدید کی ترتیب میں تعاون اور اشتراک عمل کو حرام کہتے ہیں تو اس گول میز کانفرنس کا مقاطعہ کرتے جس کے ذریعہ سے حکومت ہندوؤں کو دی جا رہی تھی اور آج بھی یہ فرض ہے کہ کونسلوں اور اسمبلیوں کا جن میں غیر مسلم مجارٹی ہے مقاطعہ کریں یہ بات عجیب ہے کہ قانون جدید جو مجارٹی کو حکومت دیتا ہے چلانے اور اس کو مستحکم کرنے کے لئے تو اسمبلیوں میں جائیں اور اشتراک عمل کریں اور اپنا واجبی حصہ حاصل کرنے کے وقت کھڑے ہو کر مخالفت اور عداوت کے مورچے قائم کر لیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(۱) اقتصادیات وسیاسیات میں بامر مجبوری غیر مسلم قیادت تسلیم کرنا منع ہے
(۲) حضور ﷺ اور صحابہ کرامؓ نے یہودیوں کے ساتھ معاہدے کئے ہیں
(۳) ہندوستانی قوم کا مل کر تحریک چلانا جائز ہے

(سوال) (۱) کیا مسلمانوں کو کسی غیر مسلم جماعت کی یا کسی غیر مسلم سرداری قبول کرنا جائز ہے کیا مسلمانوں کو کسی غیر مسلم جماعت یا کسی غیر مسلم رہنما کے حکم پر عمل کرنا جائز ہے؟

(۲) کیا مسلمانوں نے کسی زمانے یعنی رسول اللہ ﷺ یا خلفائے اسلام یا شاہان اسلام جو پابند شرع تھے کے زمانے میں کسی غیر مسلم جماعت یا سرداری میں جب کہ کوئی باعزت شرع شریف کی رو سے شرائط عہد نامہ نہ ہوا ہو کوئی مذہبی یا ملکی کام کیا ہے کسی تاریخ اسلام یا کسی صحیح احادیث نبوی میں کہیں ثبوت ہے کہ غیر مسلم کو غیر کسی عہد کے سردار منتخب کیا ہے اور اس کی ماتحتی میں کوئی مذہبی یا ملکی جنگ کی ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۳) کیا مسلمانوں کو اسلام کی تاریخ واحادیث نبوی سے کنارہ کش ہو کر اپنی ذاتی رائے سے کسی غیر مسلم جماعت میں یا کسی غیر مسلم کی سرداری میں غیر معاہدہ کے شریک ہونا جائز ہے اگر کوئی مسلمان ایسا کرے تو یا حکم ہے؟ المستفتی نمبر ۲۱۳۸ محمد حنیف صاحب معرفت حافظ عبدالوحید صاحب دہلی ۷ شوال ۱۳۵۶ھ م ۱۲ دسمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۵۰۲) (۱) اسلامی امور میں غیر مسلم کی سرداری قبول کرنی درست نہیں ہے سیاسی امور یا اقتصادیات میں غیر مسلموں کی شرکت یا ان کی صدارت میں کام کرنا یا کسی مجبوری سے ان کی قیادت تسلیم کرنا منع نہیں جیسے میونسپلٹیوں میں غیر مسلم کی چیرمینی یا کونسلوں میں غیر مسلم کی پریزیڈنسی یا پولیس کی ملازمت میں غیر مسلم افسر کی قیادت یا فوج میں غیر مسلم افسر کی اطاعت یا دوکان میں غیر مسلم کی شرکت یا انگریزی حکومت اور اس کے قانون کی تعمیل کرنا یا غیر مسلم ڈاکٹر یا طبیب کی ہدایات پر عمل کرنا۔

(۲) آنحضرت ﷺ نے یہود سے ایک دوسرے کی اعانت کا معاہدہ کیا تھا صحابہ کرامؓ کے زمانہ میں بھی معاہدات ہوئے شاہان اسلام کے زمانہ میں بہت سے غیر مسلم افسر اور عہدہ دار ہوتے رہے ہیں۔

(۳) غیر مسلم حکومت کی قوت اور تسلط کو دفع کرنے اور عالم اسلامی کو ان نقصانات عظیمہ سے بچانے کے لئے جو انگریزی طاقت دول اسلامیہ اور اقوام مسلمہ کو پہنچا رہی ہے ہندوستانی قوم کا سیاسی طور پر مل کر کام کرنا من ابتلی ببلیتین فلیختر اھونھما (حدیث) کے ماتحت جائز ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

مسلم لیگ یا کانگریس؟

(سوال) آج کل ہندوستان میں کانگریس مسلم لیگ کو اور مسلم لیگ کانگریس کو برا بتاتی ہے میں حیران ہوں کہ کس زمرہ میں شامل ہو جاؤں کیونکہ دونوں میں علماء ہندوستان شرکت کئے ہوئے ہیں۔ المستفتی نمبر ۲۱۴۳ ایم اے قادر (مدراس) ۲۱ شوال ۱۳۵۶ھ م ۲۵ دسمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۵۰۳) آپ اسلامی حقوق اور مفاد کی حفاظت کی غرض سے کانگریس میں بھی شریک ہو سکتے ہیں کیونکہ وہ وطن کی فعال جماعت ہے اور غیر ملکی حکومت سے آزادی چاہتی ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(۱) مسلم لیگ کا حصول آزادی کے لئے کوئی عملی پروگرام نہیں

(۲) قادیانی کے ساتھ اشتراک عمل مذہبی اور سیاسی لحاظ سے مضر ہے

(سوال) (۱) مسلم لیگ کی موجودہ ہستی آزادی ہند کے لئے کہاں تک مفید ہے؟

(۲) جس مسلم لیگ میں مرزا قادیانی ممبری یا کارپردازی کی حیثیت سے شریک ہوں اس میں ہمارا شریک ہونا شرعی و سیاسی حیثیت سے کہاں تک درست ہے جمعیۃ علماء ہند کے نقطہ نظر سے جواب مرحمت ہو۔

المستفتی نمبر ۲۱۵۴ غلام محمد۔ تاج السلام صدر جمعیۃ علماء (پشاور) ۲۶ شوال ۱۳۵۶ھ م ۳ دسمبر ۱۹۳۷ء (جواب ۵۰۴) (۱) مسلم لیگ کا حصول آزادی کے لئے کوئی عملی پروگرام نہیں ہے۔

(۲) قادیانی پارٹی مذہبی اور سیاسی دونوں حیثیتوں سے اشتراک عمل کے لائق نہیں ہے اس کے ساتھ

اشتراک عمل کرنا مذہب کے لئے بھی مضر اور سیاسی مفاد کے لحاظ سے بھی خطرناک ہے۔ محمد کفایت اللہ

کانگریس کے ساتھ اشتراک عمل کے متعلق

(سوال) (۱) آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے دستور اساسی اور ہندو مسلمانوں کے ملک میں تناسب آبادی کے پیش نظر آپس میں اور اس کی ورکنگ کمیٹی (مجلس عاملہ) میں مسلمان کبھی اکثریت یا برابری میں نہیں ہو سکتے چنانچہ حالات موجودہ صرف دو مسلمان اس کی ورکنگ کمیٹی میں ہیں۔

(۲) آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی ایسی جماعت جس میں غیر مسلموں کی بھاری اکثریت یقینی ہے اور جس کی کھلی ہوئی اعلان کردہ پالیسی سیاسیات میں مذہب سے قطعاً بے تعلقی اور کلیتہً علیحدگی ہے نیز جس میں شرکت کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ تمام معاملات اور مسائل میں خواہ وہ مذہب سے متعلق ہوں یا معاشرتی و اقتصادی تمدنی ہوں اس کے لئے کانگریس کے فیصلوں کی پابندی کرنا ہوگی۔

(۳) آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے منتخبہ صدر کے احکامات اور ہدایات و فیصلوں کی پوری پوری پابندی کرنا اور اس کا اور اس کے فیصلوں کا احترام کرنا ہر کانگریسی پر واجب ہوگا۔

(۴) آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے صدر کبھی کبھی مسلمان ورنہ غیر مسلم ہوتے ہیں جیسے کہ آج کل پنڈت جواہر لال نہرو ایک ہندو اور بقول بعض جو کہ لامذہب انسان ہیں جن کی اسلام دشمنی ان کی خود نوشت سوانح عمری سے ظاہر ہے دیکھو بنام "میری کہانی"

(۵) آل انڈیا کانگریس کمیٹی مسلمانان ہند کے قومی وجود و ملی حیثیت سے منکر ہے مسلمانوں کو انفرادی حیثیت سے اپنے اندر جذب کرنا چاہتی ہے ان سے بحیثیت ایک قوم کے ایک مستقل ملت کے اشتراک عمل کرنے اور اس اشتراک عمل کے لئے باہمی سمجھوتہ کرنے سے منکر ہے کیا آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے متذکرہ بالا صورت حالات کی موجودگی میں مسلمانان ہند کے لئے شرکت کرنا مذہباً و شرعاً جائز ہے اور ضروری ہے یا ناجائز اور ممنوع اور آیا ایسی جماعت کے فیصلے جیسی کہ کانگریس ہے مذہباً مسلمانوں کے لئے قابل قبول اور لائق پابندی ہو سکتے ہیں یا نہیں اور جب کہ مسلمانوں کی سیاسیات اقتصادیات اور معاشرت مذہب سے علیحدہ اور بے تعلق نہیں تو کسی غیر مسلم کی امارت قیادت اور سرداری قبول کرنا مسلمانوں کے لئے مذہباً جائز ہو سکتا ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۱۵۹ محمد حنیف صاحب واچ میکر دہلی ۲۷ شوال ۱۳۵۶ھ م ۳۱ دسمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۵۰۵) کانگریس ایک سیاسی جماعت ہے مذہبی ادارہ نہیں ہے اور ہندوستان میں جو آئین کہ نافذ ہے اور آئندہ بھی جو ترقی پیش نظر ہے وہ جمہوری اصول پر ہے اور ہوگی اور ہر قوم کو اس کی آبادی کے تناسب سے حصہ ملے گا اب یا تو مسلمان ہندوستان کی آزادی کی تحریک میں شرکت نہ کریں اور اعلان کر دیں کہ ہمیں انگریزی حکومت کی ماتحتی یا غلامی منظور ہے یا خود مستقل حکومت اسلامی قائم کرنے کا اعلان کریں یا کانگریس میں بقدر حصہ شرکت اختیار کریں رہی یہ بات کہ شرکت انفرادی ہو یا بحیثیت جماعت کے تو یہ

Maktaba Tul Ishaat.com

دونوں صورتیں ممکن ہیں اور حیثیت جماعت کے ہو تو یہ اعلیٰ ہے بشرطیکہ تحریک آزادی میں دلی خلوص سے عملی حصہ لیا جائے یہ نہ ہو کہ عملی کام کے وقت تو علیحدہ بیٹھے رہیں اور حصہ مانگنے کے لئے ہاتھ پھیلائیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

کیا ترک موالات کے فتویٰ میں تبدیلی ہوئی ہے؟

(سوال) ایک فتویٰ تحریک ترک موالات کے جواز میں جمعیۃ علماء کی طرف سے شائع ہوا تھا جس میں کونسلوں کا بائیکاٹ اور اسمبلیوں کی شرکت حرام قرار دی گئی تھی مجھے یاد نہیں کہ جمعیۃ العلماء ہند کی طرف سے متفقہ طور پر اس فتویٰ کو کبھی تنسیخ کیا گیا یا نہیں اگر یہ فتویٰ جمعیۃ علماء ہند کی جانب سے منسوخ قرار دیا جاچکا ہے تو ازراہ نوازش اس کی ایک نقل روانہ فرمادیں مشکور ہوں گا اور اگر آج تک منسوخ نہیں ہوا تو بھی جواب سے مطلع فرماویں (نوٹ) میرا مدعا یہ ہے کہ جس نوعیت سے ترک موالات کے جواز کا فتویٰ شائع ہوا تھا اسی طرح اس فتویٰ کو منسوخ کرنے کے لئے کوئی فتویٰ جمعیۃ العلماء کی طرف سے شائع ہو چکا ہے یا نہیں

المستفتی نمبر ۲۱۹۱ ایسٹرن کیمیریکل سنڈیکیٹ (دہلی) ۱۵ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ م ۱۸ جنوری ۱۹۳۸ء

(جواب ۵۰۶) ترک موالات کا فتویٰ جن حالات اور وجوہ کی بناء پر دیا گیا تھا ان میں جیسے جیسے تغیرات رونما ہوتے گئے ان کے ماتحت احکام بھی بدلتے رہے اور اس تمام نشیب و فراز میں اصلی شرعی یہ تھی من ابتلی ببلیتین فلیختر اھونھما۔

اس متفقہ فتویٰ کے شائع ہونے کے بعد باقتضائے تغیر حالات جو احکام وقتاً فوقتاً بدلتے رہے ان کے لئے جمعیۃ العلماء کے ریزولیشن ہیں جن کے ماتحت کارکنان جمعیۃ علماء کام کرتے رہے ہیں کوئی ایسا فتویٰ طبع کرا کے شائع نہیں کرایا گیا ان متعدد ریزولیشنوں کی نقول آپ دفتر جمعیۃ علماء سے حاصل کر سکتے ہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

مسلمان کانگریس یا مسلم لیگ۔ کس کا ساتھ دیں؟

(سوال) موجودہ زمانہ میں دو جماعتیں مسلم لیگ اور کانگریس ہندوستان میں مسلمانوں کو اپنے ساتھ ملانے اور اشتراک عمل کی دعوت دے رہی ہیں مسلمانوں کو کونسی جماعت کے ساتھ عملی اشتراک و اتحاد کن امور کے ہونے نہ ہونے کی وجہ سے جائز اور اولیٰ ہے اور کن امور کے ہونے نہ ہونے کی وجہ سے ناجائز و حرام ہوگا۔ المستفتی نمبر ۲۳۰۳ جناب حاجی سلیمان کریم محمد صاحب (بمبئی) ۹ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ م ۹ جون ۱۹۳۸ء

(جواب) از مولوی حبیب المرسلین نائب مفتی۔ ان دونوں جماعتوں میں سے جس جماعت کی کوشش کو آزادی وطن کے لئے زیادہ مفید بظن غالب جانے گا تو اسی جماعت میں شریک ہونا اس کے لئے افضل ہوگا۔ فقط واللہ اعلم۔ حبیب المرسلین عفی عنہ نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی

(جواب ۵۰۷) (از حضرت مفتی اعظمؒ) اپنے حقوق ملیہ کی حفاظت کے ساتھ برطانوی شہنشائیت کے خلاف جنگ کرنے میں جو جماعت عملی اقدام کرتی ہو اس میں شرکت مفید اور مناسب ہے۔
محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

کانگریس منسٹری کی طرف سے مدح صحابہ اور چند دوسری پابندیاں

(سوال) (۱) کانگریس منسٹری نے صوبہ یوپی میں مدح صحابہ بند کر رکھا ہے نیز شاردا بل کو نافذ کر دیا ہے (۲) بہار میں متعدد مقامات پر گائے کی قربانی بند کر دی ہے (۳) صوبہ سرحد میں انجمن حمایت الاسلام لاہور کے خالص دینی رسالوں کی تعلیم موقوف کرادی ہے کیا یہ امور مداخلت فی الدین میں داخل ہیں یا نہیں اگر ہیں تو ایسی حکومت کو تقویت پہنچانا ازروئے شریعت جائز ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اور ایسی صورت میں کانگریس میں شریک ہونا اور اس کا ممبر بننا اور بنانا جائز ہو سکتا ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۳۴۴ محمد مسیح (اعظم گڑھ) ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ م ۲۷ جون ۱۹۳۸ء

(جواب ۵۰۸) اگر یہ واقعات صحیح ہوں تو کانگریس کی حکومت کی پوزیشن زیادہ سے زیادہ انگریزی حکومت کی ہوگی اور اس کی کونسلوں' اسمبلیوں میں شریک ہونے کا حکم وہی ہوگا جو انگریزی حکومت کی کونسلوں اسمبلیوں میں شریک ہونے کا تھا اور دیکھنا یہ پڑے گا کہ اس کے بالمقابل بہتر حکومت قائم کرنے کی عالم وجود میں کیا صورت ہے اور اس کے ذرائع ممکن الحصول ہیں یا نہیں۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

(۱) کیا شیعہ مسلمان ہیں؟
(۲) مسٹر محمد علی جناح کی سیاسی متابعت یا مہاتما گاندھی کی۔

(سوال) (۱) شیعہ مسلمان ہیں یا نہیں؟ (۲) مسٹر محمد علی جناح کی سیاسی متابعت شرعاً مسلمان کے لئے جائز ہے یا نہیں؟ (۳) مہاتما گاندھی کی سیاسی متابعت شرعاً مسلمان کے لئے جائز ہے یا نہیں؟
المستفتی نمبر ۲۳۵۶ محمد ابراہیم صاحب (فورٹ بمبئی) ۵ جمادی الاول ۱۳۵۷ھ م ۴ جولائی ۱۹۳۸ء

(جواب ۵۰۹) (۱) شیعہ اسلامی فرقوں میں سے ایک فرقہ ہے لیکن اہل سنت والجماعۃ فرق ناجیہ ہے اور باقی تمام فرقے ناجیہ نہیں ہیں اہل سنت والجماعت کے عقیدے کے موافق شیعوں کے کئی فرقے اسلام سے خارج ہیں یہ فرقے فرقہ شیعہ کی ضمنی شاخیں ہیں باوجود اس کے ادعائی طور پر وہ فرقہ ہائے اسلام میں داخل سمجھے جاتے ہیں ان کا حکم اہل کتاب کی طرح ہے کہ وہ باوجود کفریہ عقائد کے (مثلاً الوہیت مسیح یا ابنیت مسیح کے) دوسرے غیر کتابی کفار سے جداگانہ حکم رکھتے ہیں۔
(۲،۳) مسلمانوں کا سیاسی رہنما مسلمان متبع شریعت' احکام الٰہیہ کا پابند ہونا چاہئے لیکن اگر کوئی ایسا شخص بدقسمتی سے موجود نہ ہو یا مسلمان اپنی بدقسمتی سے اس کو پہچاننے اور مقتدا بنانے سے غافل ہوں تو پھر کسی

Maktaba Tul Ishaat.com

سیاسی مدبر کی سیاست میں اتباع کر لینا مباح ہوگا خواہ وہ جناح ہوں یا گاندھی بشرطیکہ ان کی سیاسی رہنمائی کی صحت اور افادیت کا یقین ہو اس کی اصل الضرورات تبیح المحظورات اور نظیر انگریزی حکومت کی متابعت ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

مسلم لیگ یا کانگریس .....

(سوال) اس وقت ہندوستان میں دو سیاسی جماعت ہیں ایک مسلم لیگ دوم کانگریس گو میں کسی جماعت میں شریک نہیں ہوں مگر میرے دوست احباب ہر دو جماعت میں شریک ہیں اور مجھ کو ہر دو جماعت کے فریق شرکت کی ترغیب دیتے ہیں لہذا میں تذبذب میں ہوں کہ شرعی نقطہ نگاہ سے مجھ کو کس جماعت میں شریک ہونا چاہیئے۔ فقط المستفتی نمبہ ۲۳۷۳ محمد شمیم صاحب (علی گڑھ) ۷ جمادی الاول ۱۳۵۷ھ

(جواب ۵۱۰) کاش کہ مسلم لیگ سے کسی عمل مفید و مؤثر کی امید ہوتی تو یقیناً مسلم لیگ کی شرکت کا حتمی مشورہ دیا جاتا کانگریس ایک فعال جماعت ہے اور اس میں اگر مسلمانوں کی کافی نمائندگی ہو جائے تو اپنے حقوق کی حفاظت بھی کر سکتے ہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(۱) مجاہدین بیت المقدس کا جہاد۔
(۲) بیت المقدس کا جہاد اور والدین کی اجازت..... اور دیگر سوالات

(سوال) (۱) مجاہدین بیت المقدس کا جہاد کرنا برحق ہے یا نہیں؟
(۲) زید برائے امداد مجاہدین بیت المقدس روانہ ہو گیا ہے اس کا امداد کے لئے جانا درست ہوگا یا نہیں جب کہ اس کی والدہ حیات ہے اور میں زید کے ہمراہ جا سکتا ہوں یا نہیں جب کہ میرے بیوی بچے ہیں اور میں صاحب مال بھی ہوں اور میرا بھائی برسر کار ہے؟
(۳) اس وقت مسلمانوں پر جہاد فرض ہے یا نہیں جب کہ قبلہ اول تاراج ہو رہا ہے اور مسجدیں ڈھائی جا رہی ہیں اور مقامات مقدسہ کی بیحرمتی ہو رہی ہے۔
(۴) جہاد مسلمانوں پر کب فرض ہوتا ہے۔
(۵) آپ خدا سے ڈرتے ہیں یا برطانیہ سے یا دنیا کی کسی دوسری قوت سے؟
(۶) آلات آتشین کی قوت زیادہ ہے یا خدا کی؟
(۷) حضرت ﷺ کے زمانہ سے لے کر اب تک کون کون سی جنگ میں مسلمانوں کے پاس آلات حرب بہتر رہے ہیں اور کون کون سی جنگ میں مسلمانوں کی تعداد زیادہ رہی ہے اور جس جنگ میں مسلمانوں کے پاس آلات حرب اچھے رہے ہیں اور تعداد زیادہ اس جنگ میں مسلمانوں نے فتح بھی پائی ہے یا نہیں؟
(۸) حق کو چھپانے والے عالم کا کیا حشر ہوگا؟

(۹) بدکار حکومت کی معاونت کرنا درست ہے یا نہیں؟
(۱۰) جہاد جاہلوں ہی پر فرض ہے یا عالموں پر بھی؟
(۱۱) التجا کرنا درست ہے یا نہیں؟
(۱۲) کافروں کی امداد کرنا جائز ہے یا نہیں؟
(۱۳) کافروں سے امداد مانگنا جائز ہے یا نہیں؟
(۱۴) اگر میں جہاد فی سبیل اللہ کروں تو خدا میری مدد کرے گا یا نہیں؟
(۱۵) وکان حقا علینا نصر المؤمنین کی تفسیر ارشاد ہو
(۱۶) من تحت ظل السیوف کے معنی ارشاد ہوں

المستفتی نمبر ۲۳۸۰ شیخ محمد قاسم صاحب (بلند شہر) ۲۵ جمادی الاول ۱۳۵۷ھ م ۲۴ جولائی ۱۹۳۸ء

(جواب ۵۱۱) (۱) مجاہدین بیت المقدس کا جہاد آزادی ان کے لئے درست ہے۔
(۲) زید کا امداد کے لئے جانا درست ہے جو شخص کہ اس کے والدین حیات ہیں اس کو والدین کی اجازت حاصل کرنا ضروری ہے۔
(۳) مسلمان پر جب کہ فلسطین کے مسلمان عاجز ہو جائیں درجہ بدرجہ یعنی الاقرب فالاقرب کے قاعدہ سے دفاع حسب استطاعت لازم ہوگا۔
(۴) جب کہ کفار ہجوم کر کے قتل و غارت شروع کر دیں۔
(۵) ہر شخص کو خدا سے ڈرنا فرض ہے۔
(۶) خدائی طاقت زیادہ کیا معنی صرف خدا کے لئے ہی ساری طاقت اور قوت مسلم ہے
(۷) آلات حرب آج کل یقیناً زیادہ ہیں مگر افسوس و اذعان و یقین جو حضور ﷺ کے زمانہ میں مٹھی بھر مسلمانوں کو حضور کی صحبت کی برکت سے حاصل تھا وہ مفقود یا بہت نادر ہے۔
(۸) جو عالم کہ ضرورت شرعیہ کے وقت حق بات کو چھپائے وہ قیامت کے دن سخت عذاب کا مستحق ہوگا
(۹) ظالم اور بدکار حکومت کی معاونت کرنا ناجائز ہے۔
(۱۰) جہاد جب فرض ہوتا ہے تو سب پر ہوتا ہے عالم اور جاہل کی تمیز نہیں ہوتی۔
(۱۱) التجا کرنے سے کیا مطلب ہے؟
(۱۲) کافروں کی امداد امور کفریہ میں یا مسلمانوں کے مقابلہ میں کرنا حرام ہے۔
(۱۳) اس کے مواقع مختلف اور استعانت کے درجات مختلف ہیں بعض صورتیں حرام اور بعض مکروہ اور بعض مباح ہیں۔
(۱۴) ضرور کرے گا بشرطیکہ جہاد محض ایمان و اخلاص سے اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے ہو۔
(۱۵) مومنین کاملین کی نصرت اور مدد کا وعدہ رب العزت نے فرمایا ہوا ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱۶) من تحت ظل السیوف – یہ الفاظ اس ترتیب سے کہاں ہیں؟ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(۱) کانگریس کی سیاسی پالیسی اور عقائد۔

(۲) کیا کانگریس اسلامی حکومت قائم کرنا چاہتی ہے؟

(سوال) (۱) کیا کانگریس کی موجودہ سیاسی پالیسی و عقائد اور اسلامی سیاسیات و سیاسی پالیسی و عقائد میں کوئی فرق نہیں ہے؟

(۲) کیا وہ حکومت جو کانگریس اس ملک میں قائم کرنا چاہتی ہے اسلامی تعلیمات اور سیاست کے مطابق ہے؟

(۳) کیا موجودہ کانگریسی حکومتیں جو ہندوستان کے سات صوبہ جات میں قائم ہیں ان کی پالیسی اسلامی سیاست و تعلیمات کے مطابق ہے؟ المستفتی نمبر ۲۳۹۵ محمد حنیف صاحب دہلی ۱۳ جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ م ۱۱ اگست ۱۹۳۸ء

(جواب ۵۱۲) (۱) کانگریس کے عقائد ظاہر ہے کہ اسلامی عقائد نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ خالص مسلمانوں کی جماعت نہیں ہے اس میں مختلف مذاہب اور مختلف عقائد کے لوگ شریک ہیں رہی پالیسی سیاسی تو وہ بھی مشترک پالیسی ہو سکتی ہے۔

(۲) کانگریس اسلامی حکومت تو قائم کرنا نہیں چاہتی نہ اس سے یہ توقع کی جا سکتی ہے اور نہ موجودہ حالات میں کوئی دوسری جماعت یہ مقصد پیش نظر رکھتی ہے۔

(۳) یہ نہیں کہا جا سکتا کہ موجودہ کانگریسی حکومتیں اسلامی سیاسیات و تعلیمات کے مطابق ہیں مگر یہ دیکھنا چاہئے کہ انگریزی حکومت کا اقتدار اسلام اور مسلمانوں کے حق میں بہتر ہے یا کانگریسی حکومت کا بشرطیکہ انگریزی حکومت کمزور ہو جائے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

کانگریس میں شمولیت قرآنی آیت کے خلاف نہیں

(سوال) کیا کانگریس میں شمولیت بغیر شرط کر سکتا ہے یا نہیں اگر کر سکتا ہو تو اس کے لئے جائز قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے شرکت کفار کے ساتھ منع فرمائی۔ المستفتی نمبر ۲۴۳۶ غلام مصطفیٰ صاحب (صوبہ سرحد) ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۵۷ھ م ۱۲ جنوری ۱۹۳۹ء

(جواب ۵۱۳) کانگریس میں شامل ہو کر مسلم حقوق کی حفاظت اور تحصیل کرنے کا جو لوگ یقین رکھتے ہیں ان کی شرکت کانگریس آیات محولہ کے خلاف نہیں کیونکہ آیات میں موالات ممنوع ہے نہ مطلق شرکت ورنہ تو شرکت تجارت شرکت زراعت وغیرہ تمام شرکتیں ممنوع ہوتیں خصوصاً شرکت اسمبلی بدرجہ اولیٰ حرام ہو جاتی۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(۱) جمعیۃ العلماء ملک کی آزادی کی خاطر کانگریس کی شرکت ضروری سمجھتی ہے

(۲) کانگریس ایک مشترکہ جماعت ہے
(۳) جمعیۃ العلماء کا مسلم لیگ سے اختلاف کیوں ہے؟
(۴) مسلم لیگ کو پاک کرنا تجربہ سے ناممکن ثابت ہوا ہے
(۵) مسلمانوں میں تشتت اور افتراق کی ذمہ دار مسلم لیگ ہے
(۶) کیا کانگریس اسلامی حکومت قائم کرے گی؟
(۷) کانگریسی حکومت میں خلاف شرع قوانین کی حیثیت.....
(۸) صدر کانگریس کی شخصی رائے کانگریس کو الزام دینا!
(۹) بندے ماترم کا گیت اور جھنڈے کو سلامی دینا
(۱۰) مسلمان اپنی سیاسی اور مذہبی حقوق کی حفاظت اپنی قوت سے کر سکتے ہیں
(۱۱) کیا جمعیۃ العلماء نے اچھوت قوموں میں تبلیغ کا کام کیا ہے؟

(سوال) اخبار الامان مورخہ ۹ مئی ۱۹۳۸ء مسلم لیگ نمبر خاص میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کو جناب مولانا قاری محمد طاہر صاحب قاسمی دیوبندی نے بغرض اشاعت بھیجا ہے اس میں لکھا ہے کہ منجانب خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون موجودہ سیاسی فضا کے متعلق مسلم لیگ سے بارہ سوالات اور جمعیۃ العلماء سے گیارہ سوالات کئے گئے مسلم لیگ نے تسلی بخش جوابات دیئے مگر جمعیۃ علماء نے جوابات نہیں دیئے بلکہ سکوت اختیار کیا گیا اس کے بعد مسلم لیگ والوں کا تو یہ کہنا ہے بلکہ ہمارے یہاں (پیارم پیٹ) کے جمعیۃ علماء کے حامیوں میں ایک زبردست برہمی پیدا ہوگئی ہے کہ جمعیۃ علماء نے اگر اس میں صداقت ہے تو کیوں خانقاہ امدادیہ کے سوالات کے جوابات نہ دیئے اکثر حامیان جمعیۃ علماء اس کی اس پالیسی سے بدظن ہو کر مسلم لیگ کے جوابات پر تشفی ہونے کی وجہ سے مسلم لیگ کو حق پر سمجھ رہے ہیں اور یہاں کے متدین لوگوں میں خود شکوک و شبہات کا اظہار کیا جارہا ہے مذکورہ بالا حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے فتنہ کا سدباب کرنے کے لئے حضرت استاذی جناب مولانا مولوی مفتی قاری بشیر الدین احمد صاحب مدظلہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ آپ سے خط کے ذریعہ میں اس کی تحقیق کرلوں کہ خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون کی طرف سے سوالات کئے گئے یا نہیں اگر کئے گئے تو جمعیۃ العلماء نے کیا جواب دیا اور اگر سوالات نہ بھی کئے گئے ہوں تو براہ کرم مندرجہ ذیل سوالات کا جواب عنایت فرمایئے گا تاکہ عوام کو سمجھانے کے لئے سہولت ہو کیونکہ خاص و عام میں از حد بدظنی پھیل گئی ہے جس کا تدارک ہم پر اور بالخصوص آپ پر بے حد ضروری ہے۔

سوالات از جمعیۃ العلماء ہند منجانب خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون

حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ (۱) جمعیۃ علماء کے نزدیک مذہبی حیثیت سے کانگریس میں مسلمانوں کی شرکت کیوں ضروری ہے اور کانگریس سے علیحدگی میں کیا ضرر ہے؟

(۲) کانگریس میں مسلمانوں کا داخلہ جس صورت سے انفرادی غیر منظم اور غیر مشروط طریقہ پر اس وقت

Maktaba Tul Ishaat.com

ہو رہا ہے اور مسلم نشستوں کے لئے کانگریس خود براہ راست امیدوار تجویز کرتی ہے کیا اس سے اسلام اور مسلمانان ہند کو خطرہ نہیں اگر ہے تو اس خطرہ سے بچنے کی کیا صورت ہے؟

(۳) مسلم لیگ سے جمعیۃ العلماء کو کیوں اختلاف ہے جب کہ وہ مسلمانوں کو منظم کر رہی ہے اور اس کا مقصد بھی آزادی کامل کی تحصیل ہے جیسا کہ اس سال لکھنؤ کے اجلاس میں اس نے اعلان کر دیا ہے۔

(۴) اگر مسلم لیگ میں کچھ منکرات شرعیہ اور مفاسد موجود ہیں تو کیا یہ صورت ممکن نہیں کہ جمعیۃ العلماء مسلم لیگ میں شریک ہو کر اس کو مخلص اور نیک افعال لوگوں سے بھر دے اور مسلمانوں کی تنظیم مکمل اور مفاسد و منکرات سے پاک کر دے۔

(۵) کیا مسلم لیگ اور جمعیۃ علماء کے تصادم سے مسلمانوں میں تشتت و افتراق پیدا نہیں ہوتا اور کیا یہ تشتت مضر نہیں ہے اگر ہے تو جمعیۃ علماء نے اس ضرر کے انسداد کے لئے کوئی صورت اختیار کی ہے یا نہیں۔

(۶) کانگریس کے ساتھ مل کر جو آزادی ہندوستان کو حاصل ہو گی اس کا انجام ایک حکومت مشترکہ ہے جس میں عنصر کفر غالب اور عنصر اسلام مغلوب ہو گا ایسی حکومت یقیناً اسلامی حکومت نہ ہو گی تو اس کے لئے جدوجہد کرنا مسلمانوں کے لئے کس دلیل سے واجب ہے نیز اس کی کیا ضمانت ہے کہ ہندو انگریزوں کو ہندوستان سے بے دخل کرنا چاہتے ہیں اور ان کے سایہ میں مسلمانوں پر حکومت کرنا نہیں چاہتے کانگریس کے اقتدار سے اس وقت ہندوؤں کے حوصلے جس قدر بڑھنے لگے اور مسلمانوں پر بازاروں میں، دیہاتوں میں، ملازمتوں اور سرکاری حکومتوں میں جو مظالم وہ برپا کرنے لگے ہیں جمعیۃ علماء نے اس کے انسداد کی کیا تدبیر سوچی ہے اور اس کے لئے کوئی عملی قدم اٹھایا ہے یا نہیں؟

(۷) کانگریسی وزارتوں نے زمینداروں کی اراضی کاشتکاروں کی مملوک بنا دینے کی جو تجویز سوچی ہے یقیناً صریح ظلم ہے اور جو لوگ کانگریس میں شریک ہیں وہ سب کے سب اس ظلم میں شریک ہیں پھر اس سے بچنے کی جمعیۃ العلماء نے کیا تدبیر کی اور کون سا عملی قدم اٹھایا ہے؟

(۸) کانگریس میں بندے ماترم کا گیت گایا جاتا ہے جو مضامین شرکیہ پر مشتمل ہے اور قومی جھنڈے کو سلامی دی جاتی ہے جو قریب بشرک ہے کانگریسی مسلمان بھی بندے ماترم کے وقت کھڑے ہو جاتے ہیں اور قومی جھنڈے کو سلامی دیتے ہیں کیا ان افعال میں شرکت کرنا گناہ نہیں ہے اگر ہے تو جمعیۃ العلماء نے مسلمانوں کو کیا ہدایت کی اور اس پر اس قسم کی دیگر منکرات پر صدائے احتجاج بلند کی یا نہیں؟

(۹) صدر کانگریس اور اس کی ہم خیال جماعت جو اشتراکیت کی حامی اور مذہب اور خدا کی دشمن ہے ان کی تقریریں خدا اور مذہب کے خلاف شائع ہوتی رہتی ہیں جمعیۃ العلماء نے ان کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی یا نہیں اور مسلمانوں کو ایسے کافروں کی تعظیم سے روکا ہے یا نہیں؟

(۱۰) کانگریس کے ساتھ مل کر جو آزادی حاصل ہو گی اس کی کیا ضمانت ہے کہ اس میں مسلمانوں کے مذہبی

اور سیاسی حقوق کی پوری حفاظت ہوگی جب کہ کانگریس اور اس کے ذمہ دار ارکان مذہب اور حقوق کا نام لینا بھی جرم سمجھتے ہیں اور اس کو فرقہ پرستی قرار دیتے ہیں نیز جمعیۃ العلماء نے کانگریس کے ساتھ تعاون کر کے مسلمانوں کے مذہبی اور سیاسی حقوق کے تحفظ میں اس وقت تک کیا کام کیا ہے؟

(۱۱) جمعیۃ العلماء نے اچھوت قوموں میں تبلیغ اسلام کے لئے کوئی عملی قدم اٹھایا ہے یا نہیں جس کی مذہباً و سیاسۃً سخت ضرورت ہے اور ان کے اسلام میں داخل ہو جانے کی بھی قوی امید ہے۔

محترمی یہی وہ سوالات ہیں جو خانقاہ امدادیہ کی جانب سے جمعیۃ العلماء سے کئے گئے جو الامان سہ روزہ کے خاص مسلم لیگ نمبر و میلاد نمبر مورخہ ۹ مئی ۱۹۳۸ء میں اشاعت پذیر ہو چکے ہیں جس کے سبب سے پیارم پیٹ میں ایک زبردست انقلاب جمعیۃ العلماء کے خلاف پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہے لہذا ہمیں آپ سے قوی امید ہے کہ آپ مذکورہ بالا سوالات کا تشفی بخش جواب عنایت فرمائیں گے۔

المستفتی نمبر ۲۴۷۹ عبدالحق اشہر پیارم پیٹ ضلع نارتھ ارکاٹ ۲۲ صفر ۱۳۵۸ھ م ۱۳ اپریل ۱۹۳۹ء

(جواب ۵۱۴)(۱) نہ صرف جمعیۃ العلماء بلکہ ہندوستان کی تمام معتمد جماعتوں کا نصب العین یہ ہے کہ انگریزی حکومت سے ہندوستان کو آزاد اور خود مختار بنایا جائے اور اس کے لئے مسلہ بھی متفق علیہ ہے کہ جب تک ہندوستان کی تمام قومیں متحد ہو کر انگریزی حکومت سے آزادی کا مطالبہ نہیں کریں گی بظاہر اسباب آزادی حاصل نہ ہوگی اس لئے جمعیۃ العلماء ملک کی آزادی کی خاطر کانگریس کی شرکت کو ضروری سمجھتی ہے اور چونکہ انگریزی حکومت سے مسلمانوں کے مذہبی مرکز اور اسلامی قومیت کو سخت ضرر پہنچ رہا ہے اور پہنچنے کا اندیشہ ہے اس لئے مسلمانوں کا مذہبی فریضہ ہے کہ وہ انگریزی اقتدار کو جہاں تک ہو سکے کمزور کرنے کی سعی کریں۔

(۲) کانگریس ایک مشترک جماعت ہے مسلمان اپنے مذہب پر پختگی سے قائم رہتے ہوئے بھی کانگریس میں شریک ہو سکتے ہیں اسلام سے بے تعلق غیر کانگریسی مسلمانوں میں جو مغربی تعلیم اور یورپین تہذیب کے دلدادہ ہیں بہت زیادہ ہے کانگریسی مسلمان کانگریسی ہونے کی جہت سے اس قدر بے تعلق نہیں ہیں جس قدر کہ یورپین تہذیب کے دلدادہ غیر کانگریسی مسلمان ہیں۔

(۳) اس لئے کہ مسلم لیگ کی اکثریت انگریزی حکومت کو خدا کی رحمت کا سایہ سمجھتی ہے اور انگریزوں کے دامن میں پناہ لینا چاہتی ہے اور انگریزی شہنشاہیت کی حمایت کرتی اور انگریزی اقتدار کی بنیادیں مضبوط کرتی ہے اور سرمایہ داری کی نہ صرف حامی ہے بلکہ سرمایہ دارانہ نظام کو مستحکم رکھنا چاہتی ہے قوم کے لئے کوئی خصوصی کام نہیں کرتی بلکہ مسلم لیگ کی رکنیت اور عہدہ داری کو حصول مناسب جلیلہ کا ذریعہ سمجھتی ہے اور اس راستے سے حکومت کے بڑے بڑے عہدے حاصل کرتی ہے لکھنؤ میں آزادی کامل کا اعلان تو کر دیا اور یہ بھی اقرار ہے کہ تنہا مسلمان آزادی کامل حاصل نہیں کر سکتے اسکے باوجود آزادی کامل حاصل کرنے کے طریقہ یعنی اتحاد ہندو مسلم کو اختیار نہیں کرتی تو آزادی کامل کے محض زبانی اعلان کو ہم صرف لپ فریبی نہ

Maktaba Tul Ishaat.com

سمجھیں تو کیا سمجھیں۔

(۴) مسلم لیگ میں شریک ہو کر اس کو منکرات سے خالی کر دینا تجربہ سے ناممکن ثابت ہوا ہے اور اگر ممکن ہے تو بقول مسلم لیگ کے نوے فیصد مسلمان مسلم لیگ میں شریک ہیں لیکن کیا وہ لیگ سے کسی ایک منکر کو بھی آج تک ہٹا سکے کہا جاتا ہے کہ علماء بھی اسی فیصدی لیگ میں شریک ہیں لیکن کیا اسی فیصدی علماء کا لیگ میں کچھ اثر ہے اگر ہے تو یہ کہ لیگ کے پلیٹ فارم سے علماء کے اثر کو برباد کرنے اور ان کو ذلیل و خوار کرنے کی پر زور تلقین ہو رہی ہے اور حاملین مذہب کو حاملین افرنجیت کی خالص تقلید اور اتباع اور پیروی کرنے کا حکم دیا جاتا ہے۔

(۵) ہوتا ہے اور ضرور ہوتا ہے۔ مگر اس کی ذمہ داری کس پر ہے لیگ پر اور صرف لیگ پر کہ وہ علماء کے خلاف عموماً اور کانگریسی مسلمانوں کے خلاف خصوصاً عوام مسلمین کو بھڑکاتی اور طرح طرح کے فسادات اٹھاتی اور آپس میں لڑاتی رہتی ہے ابھی حال میں جمعیۃ العلماء کے جلسہ میں شرکت سے مسلم لیگیوں کو منع کرنے کے لئے مسٹر جناح کا بیان اخبارات میں شائع ہو چکا ہے اس سے آپ لیگ کے قائداعظم کی ذہنیت کا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہ اتحاد و اتفاق بین المسلمین کی آڑ میں کس قدر تشتت و افتراق پیدا کر رہے ہیں۔

(۶) لیکن کیا مسلم لیگ خالص اسلامی حکومت قائم کرنے کی سعی کر رہی ہے؟ وہ بھی تو اس مشترک حکومت کے اصول کو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں گول میز کانفرنس میں تسلیم کر چکی ہے۔ اگر ہندو انگریز کو نکالنا نہیں چاہتے تو پھر جمعیۃ العلماء ان کے ساتھ کوئی اشتراک عمل نہیں کرے گی یہ اشتراک عمل تو صرف انگریزی قوت کو کمزور کرنے اور ہندوستان کو آزاد کرانے کے مقصد کے لئے ہے۔

(۷) جو قوانین کہ شریعت کے خلاف وضع کئے جائیں ان کی پوزیشن انگریزی موجودہ قوانین جیسی ہے حکومت کے موجودہ قوانین میں کس قدر قوانین شریعت کے خلاف ہیں اور آئے دن میجسلیٹو اسمبلی میں قوانین غیر مشروعہ مسلم لیگ کی تائید و حمایت سے پاس ہو رہے ہیں ابھی آرمی بل کا معاملہ سامنے ہے جمعیۃ العلماء تو ہر خلاف شرع قانون کے خلاف انتہائی جدوجہد کرے گی اور کر چکی ہے اور کر رہی ہے اس کی ابھی حال کے جلسہ کی تجاویز پڑھیے اور دیکھیے کہ اس نے کانگریسی حکومتوں سے کس قدر سخت احتساب کیا ہے اور جمعیۃ کے محترم ارکان کا مدح صحابہؓ کے قضیہ میں طرز عمل سامنے رکھیے تو آپ کو جمعیۃ کا مطمح نظر صاف معلوم ہو جائے گا اور پھر لیگ کے طرز عمل سے آپ اسے جانچ سکیں گے۔

(۸) بندے ماترم کا گیت بیشک قابل اعتراض تھا مگر کانگریس نے اس کے قابل اعتراض بند اس میں سے علیحدہ کر دینے کا فیصلہ کر دیا ہے جھنڈے کی سلامی مسلم لیگ بھی کرتی ہے اور اسلامی حکومتوں میں بھی ہوتی ہے وہ ایک قومی عمل ہے اس میں اصلاح ہو سکتی ہے مگر مطلقاً اس کو مشرکانہ فعل قرار دینا صحیح نہیں۔

(۹) صدر کانگریس کی شخصی رائے سے کانگریس کو الزام دینا معقول نہیں۔

(۱۰) مسلمان اپنے مذہبی و سیاسی حقوق کی حفاظت اپنی قوت اور قربانی سے کر سکتے ہیں نہ کانگریس کے

وعدوں سے نہ انگریزوں کے وعدوں سے۔

(۱۱) یہ سوال زیادہ تر اس جماعت سے کیا جانا چاہئے جو نوے فیصدی مسلمانوں کی نمائندہ ہے اور اسی جماعت کے علماء سے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

حضور اکرم ﷺ نے یہود کے ساتھ معاہدہ کیا تھا

(سوال) کیا نبی مقبول ﷺ نے غیر مسلموں کو شریک کر کے جنگ کی ہے۔المستفتی نمبر ۲۵۱۲ محمد حنیف صاحب صدر بازار دہلی ۱۹ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ م ۸ جولائی ۱۹۳۹ء

(جواب ۵۱۵) یہود کے ساتھ حضور ﷺ نے یہ معاہدہ کیا تھا کہ وہ جنگ میں مسلمانوں کا ساتھ دیں گے اور در مختار میں ہے۔**مفادہ جواز الاستعانة بالکافر عند الحاجة وقد استعان علیه الصلوٰة والسلام بالیهود علی الیهود (درمختار علی هامش رد المحتار ج ۳ ص ۲۵۵)**

یعنی عبارت ماقبل کا مفاد یہ ہے کہ کافر سے حاجت کے وقت جنگ میں مدد لینا جائز ہے اور آنحضرت ﷺ نے یہود کی ایک جماعت سے دوسری جماعت کے خلاف مدد لی اس کے بعد یہ ذکر کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے غزوہ بدر میں تو کافر کی مدد لینے سے انکار فرمادیا تھا مگر اس کے بعد غزوہ خیبر میں یہود بنی قینقاع سے اور غزوہ حنین میں صفوان ابن امیہ مشرک سے مدد لی تو غزوہ بدر میں استعانت سے انکار فرمانا یا تو اس لئے تھا کہ مدد لینا نہ لینا دونوں باتیں جائز تھیں اور اس صورت میں غزوہ بدر اور غزوہ خیبر و حنین کے واقعات میں تعارض نہیں اور یا اس لئے کہ غزوہ بدر کے وقت مشرک سے مدد لینا جائز نہ تھا تو اس کے بعد غزوہ خیبر و حنین کے واقعات نے اس حکم کو منسوخ کر دیا نیز ہندوستان کی موجودہ صورت میں تو شریعت مقدسہ کے دوسرے اصول سے کفار کے ساتھ اشتراک عمل کا جواز معلوم ہوتا ہے وہ **اذا ابتلی ببلیتین فلیختر اهونهما** کا اصول ہے اور ظاہر ہے کہ اگر کافر کے اشتراک عمل سے انگریزی اقتدار ٹوٹتا یا کمزور ہوتا ہو تو یہ صورت یقیناً دوسری صورت سے جو ابھی ہے کہ انگریزی اقتدار بڑھتا رہے اور تمام اسلامی حکومتوں اور مرکز اسلام کو کمزور کرتا بلکہ مٹاتا رہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(۱) بدیشی کپڑے کا استعمال!
(۲) جمعیت کے کارکنوں کو بدیشی کپڑے کا استعمال.....

(سوال) (۱) ایک شخص کا عقیدہ ہے کہ بدیشی کپڑا پہننا اور خریدنا مباح ہے اور وہ پہنتا بھی ہے تو یہ عقیدہ اور اس کا یہ فعل عند الشرع کیسا ہے اور جو حکم کپڑے کا ہے وہی حکم تمام اشیاء بدیشی کا ہے یا اس میں کوئی فرق ہے اگر فرق ہے تو کیوں؟

(۲) ایک شخص جمعیۃ العلماء سے ہمدردی رکھتا ہے لیکن وہ بدیشی کپڑوں کو خریدتا اور پہنتا ہے تو کیا وہ

Maktaba Tul Ishaat.com

جمعیۃ العلماء کے ممبران سے یا ارکان سے صرف اس وجہ سے خارج کر دیا جائے گا یا نہیں ؟ **المستفتی** نمبر ۲۵۲۶ مولوی محمد صدیق صاحب دہلی ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ م ۲ اگست ۱۹۳۹ء

(جواب ۵۱۶) (۱) بدیشی کپڑا خریدنا اور پہننا فی حد ذاتہ مباح ہے اس حکم میں تو غالباً کوئی اہل علم اختلاف نہیں کرتا اور بدیشی کپڑے اور دیگر مباح الاستعمال اشیاء کا حکم بھی ایک ہے بدیشی کپڑا پہننے کی مخالفت اس نظریہ پر مبنی نہیں ہے کہ فی حد ذاتہ بدیشی کپڑا پہننا اور خریدنا حرام ہے بلکہ وہ جماعتی اور قومی و وطنی مصالح پر مبنی ایک جماعتی تحریک ہے اور جس جماعت کی وہ تحریک ہو اس جماعت کے ہر عضو ورکن کو اس کا احترام کرنا لازم ہے۔

(۲) جمعیۃ العلماء نے چونکہ ابھی تک یہ فیصلہ نہیں کیا کہ بدیشی کپڑا استعمال کرنے والا اس کا رکن نہیں ہو سکتا اس لئے اس کا کوئی رکن اس بناء پر اس کی رکنیت سے خارج نہیں کیا جائے گا مگر چونکہ جمعیۃ بدیشی کپڑے کو ترک کر دینے کی شدت سے ترغیب دیتی ہے اس لئے جمعیۃ کے ارکان کو اس کی تحریک کا احترام کرنا لازم ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(۱) مسٹر گاندھی کا سیاست کو مذہبی رنگ میں رنگنے کی کوشش
(۲) عدم تشدد کی پالیسی
(۳) گاندھی کا خدا سے ہمکلامی کا دعویٰ اس کا اپنا ذاتی فعل ہے
(۴) گاندھی کی قیادت قبول کرنا
(۵) اسلام کے بعد مسلمانوں کے نقطہ نظر سے اسلام کے سوا کوئی تحریک بروئے کار نہیں آسکتی۔

(سوال) (۱) مسٹر گاندھی جب سے سیاست میں داخل ہوا ہے تب سے اس کی کوشش رہی ہے کہ سیاسیات پر ایک خاص قسم کی مذہبیت کا رنگ چڑھا دے۔

(۲) عدم تشدد کے نام سے اس نے ملک کے سامنے جو پروگرام رکھا ہے اس کے متعلق ابتدا سے اس کا دعویٰ رہا ہے کہ یہ پروگرام اخلاقی روحانی اور مذہبی ہے جس کے ذریعہ وہ بنی نوع انسان کو نجات کی راہ دکھانا چاہتا ہے چنانچہ اس کی اس تحریک کی یہ حیثیت اب واضح ہو گئی ہے۔

(۳) اس نے کئی دفعہ طویل فاقہ کشیاں کیں اور ساتھ ہی اس کا دعویٰ رہا ہے کہ وہ خدا کی آواز سے کام کر رہا ہے بعض دفعہ اس نے صاف لفظوں میں یہ دعویٰ کیا ہے کہ مسلسل خاموشی (یہ شخص خاموشی کا روزہ رکھتا ہے) نے اسے خدا سے ہم کلام کر دیا ہے۔

علماء کرام مندرجہ صدر واقعات کی روشنی میں حسب ذیل گزارشات کے جواب عنایت فرمائیں!

(الف) کیا مسلمان کے لئے ایسے دعوے رکھنے والے شخص کی قیادت قبول کرنا جائز ہے یا ناجائز؟

(ب) کیا اسلام کے بعد کوئی نئی روحانی و مذہبی تحریک بروئے کار آسکتی ہے جو بنی نوع انسان کی فلاح کا موجب ہو سکے؟

(ج) کیا کسی ایسی ہی نوعیت کی تحریک میں مسلمان کے لئے شریک ہونا جائز ہے یا ناجائز؟

المستفتی نمبر ۲۵۴۳ منور الدین (کلکتہ) ۲ شعبان ۱۳۵۸ھ م ۱۷ ستمبر ۱۹۳۹ء

(جواب ۵۱۷) (ا) اپنے ہم مذہب گروہ کو اپنے مذہبی رنگ میں رنگنے کی کوشش کا تصور کیا جاسکتا ہے دوسرے ادعیان کے ماننے اور یقین رکھنے والے ایسی کوشش سے متاثر نہیں ہو سکتے۔

(۲) عدم تشدد بطور دینی حکم اور دینی عقیدے کے ایک سیکنڈ کے لئے بھی اہل اسلام کے نزدیک قابل پذیرائی نہیں اور نہ اس طرح مسلمانوں نے اسے تسلیم کیا البتہ موجودہ بے بسی کے زمانہ میں بطور وقتی پالیسی کے اس کو تسلیم کیا گیا تھا اور اس میں کوئی محذور شرعی نہیں ہے۔

(۳) فاقہ کشی اور خاموشی کا روزہ اور خدا سے ہم کلامی کا دعویٰ (اگر کیا ہو) گاندھی جی کے ذاتی افعال ہیں مسلمانوں کو ان افعال سے کوئی واسطہ نہیں۔

(الف) ایک غیر ملکی تسلط کو دفع کرنے کے مشترک مقصد میں اسی مقصد کے سیاسی حدود تک کسی ایسے شخص یا جماعت کے ساتھ اشتراک عمل کیا جاسکتا ہے جو اس مقصد کے حصول کی سیاسی تدبیروں سے واقف ہو بس اس سے زیادہ اور کوئی اہمیت اس کو حاصل نہیں۔

(ب) اسلام کے بعد اسلام کے سوا کوئی روحانی اور مذہبی تحریک مسلمانوں کے نقطہ نظر سے بروئے کار نہیں آسکتی۔

(ج) اور نہ مسلمانوں کے عقیدے کے بموجب کوئی اور تحریک بموجب فلاح آخرت ہو سکتی ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

ارکان کانگریسی بھی اسلام کی حمایت کر سکتے ہیں

(سوال) فی الحال مسلم لیگ اور کانگریس ورکنگ کمیٹی ان میں اسلام کی حامی کونسی ہے؟

المستفتی نمبر ۲۵۴۶ حاتم احمد (بنگال) ۷ ۲ شعبان ۱۳۵۸ھ م ۱۲ اکتوبر ۱۹۳۹ء

(جواب ۵۱۸) حمایت اسلام تو ارکان کی نیت اور عمل پر موقوف ہے ارکان کانگریس بھی اسلام کی حمایت کر سکتے ہیں جس طرح مسلم لیگ کے ارکان کر سکتے ہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

تحریک آزادی میں شرکت موالات کفار اتخاذ بطانۃ نہیں ہے

(سوال) آج کل قوم ہنود آزادی حاصل کرنے میں بڑی سرگرم نظر آتی ہے اور اس نے فیصلہ کر لیا ہے کہ حکومت کی قانون شکنی کر کے اس کو مجبور کیا جائے تاکہ وہ ہم کو آزاد تسلیم کرے اگر قوم مسلمان ایسے موقع پر قوم ہنود سے اشتراک عمل کر لے تو جائز ہے یا نہیں صرف وطن کی آزادی کے لئے اگر اس خیال پر کچھ

Maktaba Tul Ishaat.com

ہمارے علماء دین سخت غلطی کا اظہار کریں کہ کوئی بھی جماعت شرکت مشرکین کی رائے دے وہ سخت غلطی میں ہے ایک نہیں دو نہیں بیسیوں میں اس کی حرمت ظاہر وباہر ہے اور وہ یہ آیت تلاوت کرتے ہیں۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَۃً الآیۃ۔ یعنی اے مسلمانو غیروں کو اپنا بھیدی نہ بناؤ وہ تمہاری خرابی میں کمی نہ کریں گے انہیں تمہارا تکلیف میں پڑنا اچھا معلوم ہوتا ہے۔

المستفتی نمبر ۲۵۸۹ انعام الٰہی صاحب (دہلی) ۹ ربیع الاول ۱۳۵۹ھ م ۱۸ اپریل ۱۹۴۰ء

(جواب ۵۱۹) ہندوستان پر سے انگریزوں کے تسلط کو اٹھانا اور آزادی حاصل کرنا ہر مسلمان اور ہندوستانی کا وطنی اور قومی فرض ہے اگر ہندو اپنا وطنی اور قومی فرض ادا کریں اور مسلمان اپنا وطنی اور قومی فرض ادا کریں تو ظاہر ہے کہ دونوں میں اشتراک عمل ہوگا اور دونوں کے اجتماعی مطالبہ اور مظاہرہ کا جو اثر ہوگا وہ تنہا ایک جماعت کے مطالبہ اور مظاہرہ کا نہیں ہو سکتا اس لئے تحریک آزادی میں شرکت و موالات کفار وہ اتخاذ بطانۃ نہیں ہے جس کی ممانعت قرآن مجید میں آئی ہے جس طرح اسمبلی اور کونسل میں میونسپلٹی میں تجارت میں کاروبار میں رات دن کی ہندو مسلمانوں کی شرکت اس موالات اور اتخاذ بطانۃ کے ماتحت نہیں آتی جو ممنوع ہے تو تحریک آزادی جو سب سے زیادہ اہم ہے اس میں ہندو مسلمانوں کی شرکت کس طرح ممنوع ہو سکتی ہے انگریزوں کے مقابلے میں ہندو ہم وطنوں کے ساتھ اشتراک عمل کرنا بھیدی بنانا نہیں ہے بلکہ کسی محلے کے ہندو مسلمانوں کا مل کر چوروں کو مارنا یا پکڑنا ہے جس میں بھیدی بنانے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

حکومت کافرہ متسلطہ کے لئے دعا کرنا غلبہ کفر کی دعا ہے جو کسی مسلمان سے ممکن نہیں

(سوال) کسی کافر قوم نے فریب اور دھوکہ دیکر اسلامی حکومت غاصبانہ قبضہ کرلیا ہو اور اسلامی تہذیب و تمدن اور کلچر کو فنا کر دیا ہو ان کی آزادی سلب کرلی ہو صرف برائے نام آزادی دے رکھی ہو اگر ایسی ظالم قوم حسن اتفاق سے جنگ کے شعلوں میں لپٹ گئی ہو تو کیا ایسی ظالم حکومت کی کامیابی کے لئے مسلمانوں کو دعا کرنی ازروئے شرع جائز ہے بعض حضرات کہتے ہیں کہ یہ ہمارے محسن ہیں اور محسن کے حق میں دعا کرنی چاہئے ایک مولوی صاحب نے فرمایا کہ جو مسلمان اس کی حکومت میں رہتے ہیں کیونکہ وہ ذمی ہیں اور ذمی اپنے آقا یعنی ولی نعمت کی فتح مندی کے لئے دعا کر سکتے ہیں بلکہ ان پر لازم ہے کیا مسلمان بھی ذمی ہو سکتے ہیں اور ان مولوی صاحب کا کہنا کہاں تک درست ہے۔ المستفتی نمبر ۲۶۱۹ مولوی محمد فاروق صاحب دہلی ۷ جمادی الاول ۱۳۵۹ھ م ۲۴ جون ۱۹۴۰ء

(جواب ۵۲۰) حکومت کافرہ متسلطہ کی کامیابی کیلئے دعا کرنا درحقیقت غلبہ کفر کے لئے دعا ہے جو ظاہر ہے کہ مسلمان سے ناممکن ہے کسی حکومت کافرہ کیلئے فتح کی دعا اسی وقت جائز ہو سکتی ہے کہ اس کی فتح سے اسلام و مسلمین کو کوئی ضرر نہ پہنچے اور اس کی شکست سے مسلمان کسی بڑی مصیبت میں گرفتار نہ ہو جائیں اگر یہ بات نہ ہو تو پھر کفر کی فتح کے لئے دعا جائز نہیں ہو سکتی یہ دلیل کہ کافر حکومت ہماری محسن ہے اور ہم اس کے ذمی ہیں

وہی لوگ بیان کر سکتے ہیں جو اسلام کی تعلیم سے ناواقف اور ایمانی ذوق سے محروم ہیں۔ محمد کفایت اللہ، دہلی

جنگ اور جان خطرے میں ڈالنا صرف اسلام کے مفاد کے لئے جائز ہے!

(سوال) موجودہ جنگ میں مسلمانوں کا بھرتی ہونا کیسا ہے خصوصاً جب کہ کاروبار نہ ہونے کے باعث روٹی کا سوال بھی درپیش ہے اور مسلمانوں کی اکثریت بے روزگاری میں مبتلا ہے۔ **المستفتی** نمبر ۲۷۰۵ ملک محمد وقطب الدین (لدھیانہ) ۱۴ صفر ۱۳۶۱ھ م ۳ مارچ ۱۹۴۲ء

(جواب ۵۲۱) نیت پر مدار ہے صورت حالات ایسی الجھی ہوئی ہے کہ حکم کے لئے کسی ایک جانب کو متعین کرنا دشوار ہے یہ یقینی بات ہے کہ مسلمان کو صرف اسلام کے مفاد کے لئے جان خطرہ میں ڈالنا جائز ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

جنگی خطرات کے پیش نظر شہر سے محفوظ مقام کو منتقل ہونا

(سوال) (۱) آج کل جنگی خطرات دن بدن بڑھتے چلے جارہے ہیں دوسرے شہروں پر بمباری و آتش زنی ہورہی ہے جس کا قریبی خطرہ دہلی میں بھی ممکن نظر آرہا ہے ایسی حالت میں اہل شہر کے لئے کسی محفوظ جگہ جاکر خطرات سے بچنے کے لئے پناہ گزیں ہونا ازروئے شرع شریف جائز ہے یا نہیں بعض اس کو طاعون پر قیاس کرکے کہتے ہیں کہ نکلنا جائز نہیں۔

(۲) بعض لوگ قسمت پر صبر کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ اگر موت آنی ہے تو ہر جگہ آئے گی اور یہاں بمباری سے اگر مر جائیں گے تو شہادت ملے گی لہذا دریافت طلب امر یہ ہے کہ قسمت پر صبر کرکے خطرہ کی جگہ میں رہنا جائز ہے یا نہیں اور جو مسلمان بمباری سے مرے گا اس کو شہادت ملے گی یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۲۷۱۴ مولوی محمد ابراہیم صاحب دہلی ۶ ربیع الثانی ۱۳۶۱ھ م ۲۳ اپریل ۱۹۴۲ء

(جواب ۵۲۲) اگر کوئی جائے تو مباح ہے اور نہ جائے اور بمباری سے ہلاک ہوجائے تو وہ یقیناً شہید ہوگا جانے والے موت کے ڈر سے نہ بھاگیں بلکہ اس خطرہ کے پیش نظر کہ اگر وقت کے وقت حکومت نے شہر خالی کرنے کا حکم دیا تو کہاں جائیں گے اور کیا کریں گے کسی دوسری جگہ انتظام کرلیں تو یہ ایک احتیاطی تدبیر ہوگی اور یہ مباح ہے مگر ان کو استقلال اور ہمت سے شہر میں رہنا ہی بہتر ہے جب کہ مجبور نہ کئے جائیں۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

(۱) کیا عدم تشدد کی پالیسی خودکشی کے مترادف ہے؟
(۲) کھدر پہننے کا حکم ملک و وطن کی بھلائی اور دشمن کو کمزور کرنے کی ایک تدبیر ہے
(۳) بغیر محصول کے نمک بنانے سے مقصد انگریز حکومت کی قانون شکنی ہے

(سوال) (۱) ایک شخص غیر مسلم وغیرہ معاہد حکم کرتا ہے کہ قوانین مروجہ حکومت حاضرہ کی خلاف ورزی

Maktaba Tul Ishaat.com

اس کی قوم اور اس کے ہم وطن کریں جس سے رام راج حاصل ہوگا بصورت قانون شکنی بغیر استطاعت اندفاع و بغیر کوشش اندفاع برداشت کرنے کی حتی کہ گولی چلنے کے وقت گولی کو اپنے سینے پر لینے کی ہدایت کرتا ہے اگر کوئی مسلمان اس کے حکم کی تعمیل کرتا ہے تو شرعاً جائز ہے یا ناجائز؟

(۲) اگر اس غیر مسلم کے حکم کی تعمیل میں کوئی مسلمان اس خطرے میں یہ جانتے ہوئے کہ گولی لگنے سے موت واقع ہو سکتی ہے اپنے آپ کو مبتلا کرے اور گولی لگنے سے مر جائے تو اس کی موت کیسی ہوگی؟ آیا اس کو شہادت کہیں گے یا خودکشی؟

(۳) ایک غیر مسلم کہتا ہے کہ کھدر پہنو اس کی تعمیل میں کوئی مسلمان کھدر پہنتا ہے اور فخر کرتا ہے کہ میں نے اس کے حکم کی تعمیل کی اور اس حکم کو فرض قرار دیکر دوسرے مسلمانوں کو اس غیر مسلم کے حکم پر آمادہ کرتا ہے اور جو شخص کھدر نہ پہنے اس سے نفرت کرتا ہے ایسی صورت میں اس کا کھدر پہننا اور حکم غیر مسلم کی تعمیل کو فرض سمجھنا کھدر نہ پہننے والے مسلمان سے نفرت کرنا کیسا ہے؟

(۴) حکومت حاضرہ کی طرف سے نمک بنانے پر عرصے سے محصول لیا جاتا ہے ایک غیر مسلم کہتا ہے کہ یہ محصول دیئے بغیر نمک بناؤ اور گرفتار ہو جاؤ اس پر ایک مسلمان کہتا ہے کہ اس نے باوجود غیر مسلم ہونے کے رسول اللہ ﷺ کے حکم کی تعمیل کی ہے اس لئے اس غیر مسلم کے حکم کی تعمیل ہر مسلم پر فرض ہے مسلم کا یہ کہنا جائز ہے یا نہیں؟ المستفتی سید ممتاز احمد سجادہ نشین خانقاہ اخوندجی فراشخانہ دہلی (۱۹۳۰ء)

(جواب ۵۲۳) غالباً یہ سوالات تحریک حاضر سے متعلق ہیں اگر ایسا ہے تو تحریر سوالات میں کسی قدر تلبیس سے کام لیا گیا ہے جو مناسب نہ تھا بلکہ چاہئے یہ تھا کہ واقعہ صاف صاف ذکر کر کے اس کا حکم دریافت کیا جاتا مثلاً سوال اول یوں لکھنا چاہئے تھا کہ ہندوستان پر ایک غیر ملکی حکومت کا جبریہ قبضہ ہے جس کو ہندوستان کے رہنے والے کسی طرح پسند نہیں کرتے ہندوستانیوں کی خواہش ہے کہ پردیسی قوم جو ہزاروں میل دور سے آکر ہمارے ملک و وطن پر قابض و متسلط ہے اور ہمارے تمام خزائن اور منافع کو ہمارے ہاتھوں سے چھین کر لے جا رہی ہے اور جس کی بدولت اہل ملک بھوکے اور محتاج ہو گئے ہیں جلد سے جلد ہمارا ملک خالی کر دے تاکہ اہل ملک خود اپنی مرضی کے موافق حکومت قائم کریں اور اپنے ملکی ذخائر سے خود متمتع ہوں لیکن وہ پردیسی حکومت کسی طرح ہندوستانیوں کی خواہش کا احترام کرنے کو تیار نہیں ہوتی اور اپنی مادی طاقت کے بل پر جبراً حکومت کر رہی ہے ہندوستانیوں کے پاس مادی قوت اور طاقت نہیں ہے کیونکہ تمام مادی طاقتیں اور قوتیں اس پردیسی قوم نے اپنے قبضے میں کر رکھی ہیں حتی کہ ہندوستانیوں کو اتنی بھی اجازت نہیں ہے کہ وہ اپنی جان و مال کی حفاظت کے لئے بھی ہتھیار رکھ سکیں اس لئے ہندوستان کی ایک ملکی مجلس نے جس میں ہندوستانی تمام اقوام کے نمائندے شریک ہیں طے کیا ہے کہ اس غیر ملکی حکومت متسلطہ جابرہ سے آزادی حاصل کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہ کہ اس کے جبریہ قوانین کی خلاف ورزی کی جائے اور اس سلسلے میں جو تکالیف اور مصائب برداشت کرنے پڑیں ان کو برداشت کیا جائے اور اپنی

طرف سے تشدد پر ہرگز اقدام نہ کیا جائے تاکہ تحریک آزادی کی کامیابی کی امید ہو ورنہ بصورت تشدد حکومت کو تشدد کا بہانہ مل جائے گا اور پھر وہ اپنی مادی قوت سے قوم کو تباہ کردے گی خلاف ورزی قوانین کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ملک میں ایک شخص تیار ہوا جو غیر مسلم تھا اس مجلس مشترک نے اس کو اس مظلومانہ جنگ کی انجام دہی کے لائق سمجھ کر اس جنگ کی تکمیل کے اختیارات دیدیئے اب وہ غیر مسلم تمام ہندوستانیوں کو جنگ کے آداب بتارہا ہے اور قوم کو لڑا رہا ہے تو آیا اس کے حکم کی تعمیل جائز ہے یا نہیں؟ اور اس مظلومی کی جنگ میں اگر مطالبہ حق آزادی کی وجہ سے کسی کی جان تلف ہو جائے تو وہ شہید ہوگا یا نہیں؟ اور آیا حالات مذکورہ آزادی کا مطالبہ کرنا اور اپنے آپ کو ایسے خطرات میں مبتلا کرنا جس میں جان تلف ہو جانے کا خطرہ ہے جائز ہے یا نہیں؟ سوال کی صحیح شکل یہ ہے اب اس کا جواب یہ ہے کہ:

ہندوستان میں مسلم اور غیر مسلم دونوں قومیں آباد ہیں مسلمانوں کے مذہبی اصول سے مسلمانوں پر ایک غیر مسلم حکومت تسلط جابرہ سے اپنے ملک کو آزاد کرانا اولین فریضہ ہے مسلمان جو ان الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰه اور لَنْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا پر ایمان رکھتے ہیں وہ طوعاً کسی وقت کسی طرح بھی غیر خداوندی احکام کی اطاعت نہیں کر سکتے اگر اطاعت کرتے ہیں تو مجبوری اور اضطراری طور پر کرتے ہیں اور اگر اس مجبوری اور اضطرار کو دفع کرنے کی کوئی صورت بھی ممکن ہو تو ان پر لازم ہو جاتا ہے کہ اس جبری حکومت کے جوئے کو اپنی گردن سے اتار پھینکیں یہ وجہ تو ایسی ہے کہ اس میں غیر مسلم شریک نہیں۔

دوسری وجہ یہ ہے (جس میں ہندوستانی اقوام برابر کی شریک ہیں) کہ ایک اجنبی قوم کو جو ہزاروں میل پرے کی رہنے والی ہے کوئی حق نہیں کہ وہ ہمارے ملک پر ہماری مرضی کے خلاف جبراً حکومت کرے ہم اس کی حکومت کو ایک لمحے کے لئے بھی طوعاً برداشت کرنے کو تیار نہیں اور یہ ہمارا فطری عقلی عرفی بین الاقوامی حق ہے اور جس تدبیر اور جس طریقے سے ہم اپنا یہ حق حاصل کر سکیں اختیار کرنے اور عمل میں لانے میں حق بجانب ہوں گے چونکہ ہمارے پاس مادی طاقت نہیں ہے اس لئے ہم تشدد کا طریقہ اختیار کرنے سے معذور و مجبور ہیں مگر عدم تشدد کے ساتھ سول نافرمانی کی مظلومانہ جنگ یقیناً لڑ سکتے ہیں اور اگر ہمارے افراد اس کے لئے تیار ہیں کہ لاٹھیاں کھائیں سنگینیں برچھیاں، چھرے اور گولیاں اپنے سینوں پر لیں تو یقیناً ان کو اپنے حق آزادی کے مطالبہ کے لئے یہ طریقہ اختیار کرنا جائز ہے کیونکہ ان کا فعل فی حد ذاتہ صرف یہ ہے کہ وہ اپنا حق طلب کرتے ہیں اور اس کے جواب میں اگر حکومت لاٹھیاں برسائے یا سنگینیں بھونکے یا چھرے اور گولیاں مارے تو یہ بربریت اور ظلم حکومت کا فعل ہے اس کی ذمہ داری حکومت پر ہے نہ ان مظلوموں پر جو اپنا حق مانگتے ہیں اور کسی ایسے قانون کی خلاف ورزی کرتے ہیں جس کو وہ پہلے ناپسند کرتے تھے مگر مجبوراً اس کی تعمیل کیا کرتے تھے۔

رہی یہ بات کہ یہ جانتے ہوئے کہ حکومت بسا اوقات اپنی بربریت کے مظاہرہ کے لئے لاٹھیاں

Maktaba Tul Ishaat.com

چلاتی ہے گولیاں برساتی ہے کسی کو ایسے خطرے میں پڑنا جائز ہے یا نہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ مطالبہ حقوق ہمیشہ خطرات سے پر ہوتا ہے مذہب و وطن کی آزادی کا مقصد چونکہ اعلیٰ ترین مقصد ہے اس لئے اس راستے کے خطرات بھی بہت بڑے اور ہیبت ناک ہیں مگر بغیر خطرے کے تو کوئی مقصد بھی حاصل نہیں ہوتا ہمارا فریضہ یہ ہے کہ ہم اپنی طرف سے کوئی ایسی حرکت نہ کریں جس کا نتیجہ حکومت کی جانب سے تشدد ہو اور اگر غیر اس کے کہ ہماری طرف سے کوئی تشدد آمیز حرکت ہو حکومت بلاوجہ تشدد پر اتر آئے اور ہمیں مار مار کر زخمی یا شہید کردے تو اس کی ذمہ دار حکومت ہوگی مثلاً یہ قصد ہو کہ دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کریں اور پانچ سو اشخاص ایسے مہیا کئے جائیں جو جمع ہو کر جلسہ کریں اور حکام کے اس حکم سے کہ منتشر ہو جاؤ منتشر نہ ہوں اس قصد سے جلسہ شروع کیا گیا اور فرض کرو کہ صرف یہی پانچ سو اشخاص تھے اور یہ سب عدم تشدد کے پابند تھے اب حکام آئے اور انہوں نے حکم دیا کہ منتشر ہو جاؤ انہوں نے منتشر ہونے سے انکار کیا مگر کوئی اور حرکت نہیں کی تو اس صورت میں حکومت کا فرض یہ ہے کہ ان سب کو آدمیت کے ساتھ گرفتار کرے اور قانونی کاروائی کرے مگر بسا اوقات حکومت آئین اور انسانیت کے ساتھ ان لوگوں کو گرفتار کرنے کے بجائے کبھی تو اپنے ہاتھیوں سے پٹوا کر منتشر کراتی ہے اور کبھی گولیاں چلوا کر بہیمیت اور بربریت کا انتہائی مظاہرہ کرتی ہے۔

اس ظالمانہ کاروائی کی وجہ سے مظلوموں کا وہ فعل ناجائز نہ ہو جائے گا جو عقل و انصاف اور مذہب کے خلاف نہ تھا اور جو لوگ اس بربریت اور بہیمیت کا شکار ہو کر شہید ہوں گے وہ یقیناً مظلومیت کی وجہ سے شہادت کا درجہ پائیں گے ان کو خودکشی کا مرتکب کہنا سخت جہالت اور ناواقفیت احکام شرعیہ کی دلیل ہے سول نافرمانی کی اس مظلومانہ جنگ میں جو اپنے مذہب اور وطن کو ایک غیر ملکی حکومت کے جابرانہ قوانین سے آزاد کرانے کے لئے اپنی وطنی مشترک مجلس کی طرف سے جاری کی گئی ہے شرعی احکام کے دائرے میں رہتے ہوئے غیر مسلم کے احکام کی اطاعت کرنا جائز ہے کیونکہ یہ کوئی مذہبی رہنمائی اور دینی ہدایت نہیں ہے محض جنگی رہنمائی ہے جو لوگ اسے ناجائز کہنے کی جرات کرتے ہیں اور اس جنگ میں زخمی ہونے والوں کو ملامت کرتے ہیں اور مر جانے والوں کو شہادت سے محروم کرتے ہیں وہ پہلے ان مسلمانوں کا حکم بتائیں جو کسی غیر مسلم جابر دشمن اسلام حکومت کی حمایت اور اس کی حرص ملک گیری کی خاطر اس کے مقرر کئے ہوئے غیر مسلم افسروں کی کمان میں رہ کر ان غیر مسلموں کے فوجی احکام کی اطاعت کرتے ہیں اور بسا اوقات غیر مسلم حکومت کی طرف سے اپنے مسلمان بھائیوں کو نشانہ بندوق بناتے ہیں یا خود گولی کھا کر مر جاتے ہیں ان مسلمانوں کا کیا حکم ہے؟ یعنی کیا مسلمانوں کے لئے جائز ہے کہ وہ حکومت کے غیر مسلم افسروں کی ماتحتی میں کام کریں اور مسلمانوں پر گولیاں چلائیں اور کیا مسلمانوں کو جائز ہے کہ وہ غیر مسلم ججوں کے سامنے اپنے مقدمات لے جائیں اور ان سے خلاف شرع فیصلے کرائیں اور ان پر عمل کریں اور کیا مسلمانوں کو جائز ہے کہ وہ شرعی معاملات نکاح، طلاق، آمین بالجہر، رفع یدین وغیرہ نزاعات کے مقدمات غیر مسلم حکام کی

عدالتوں میں فیصلے کے لئے لے جائیں اگر ان تمام باتوں کا جواب نفی میں ہے تو ان حضرات کا پہلا فرض یہ تھا کہ وہ قوت ایمانی کا ثبوت دینے کے لئے پہلے ان امور کے متعلق فتویٰ شائع کرتے اور مسلمانوں کو ان ہلاکات سے بچانے کی کوشش کرتے جنہوں نے ان کے اسلام اور قومیت دونوں کو فنا کر دیا ہے۔

کھدر پہننے کا جو حکم اس غیر مسلم نے دیا ہے وہ اس نے اپنے مذہب کی بنا پر نہیں دیا ہے بلکہ ملک و وطن کی بھلائی اور دشمن کو کمزور کرنے کی ایک تدبیر سمجھ کر دیا ہے اور مسلمانوں کے لئے کھدر پہننا مذہبی احکام کے موجب ناجائز نہیں ہے یہ حکم ان احکام سے بدرجہا زیادہ قابل تعمیل ہے جو انگریزی عدالتوں کے غیر مسلم حکام سے حاصل کئے جاتے ہیں اور ان پر عمل کیا جاتا ہے۔ بلکہ میرا خیال تو یہ ہے کہ مسلمانوں کے لئے کھدر ہی بہترین لباس ہے اور جب کہ پہننے والوں کی نیت اپنے بھائیوں کی فائدہ رسانی بھی ہو تو ایک پنتھ دو کاج دوہرا ثواب ملے گا اس کو گاندھی پرست فرقہ کا شعار بتانا میری سمجھ سے باہر ہے اول تو کھدر پہننے والے مسلمانوں کو گاندھی پرست کہنا ہی ظلم عظیم ہے کیونکہ وہ مسلمان ہیں اور خدا پرستی کے سوا کسی کی پرستش ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں آتی وہ تو رسول پرست بننے سے بھی توبہ کرتے ہیں پھر ان کو گاندھی پرست کہنا کتنی بڑی جرأت و جسارت ہے۔

دوسرے یہ کہ وکیلوں کے گون اور اسی طرح جنٹس اداروں کے مخصوص لباسوں کے متعلق ان حضرات نے کبھی کوئی فتویٰ شائع کیا ہے یا نہیں اور اس کو حکومت پرستی یا ادارہ پرستی کی بناء پر ناجائز فرمایا ہے یا نہیں؟ نہیں کو تو کیوں نہیں؟

قانون نمک کی خلاف ورزی اس کی سہولت اور ہمہ گیری کے لحاظ سے اختیار کی گئی ہو گی اصل مقصد تو قانون شکنی ہے ابتداءً ایسا قانون اختیار کیا گیا جس کی خلاف ورزی ہر مقام پر ہر صوبے میں ہو سکے اور ہر شخص انفرادی طور پر کر سکے یہ دوسری بات ہے کہ اس قانون کو منتخب کرنے میں یہ فائدہ بھی ظاہر ہوا کہ شریعت اسلامیہ میں نمک کو اپنے فطری معاون میں آزاد رکھا گیا ہے اگر کسی مسلمان نے یہ کہہ دیا کہ اس قانون کی خلاف ورزی فی نفسہ بھی شریعت اسلامیہ کے موافق ہے تو اس نے کیا گناہ کیا؟ کیا یہ واقعہ نہیں ہے؟

اور میرے خیال میں یہ تو کسی نے بھی نہیں کہا کہ گاندھی جی نے اس قانون کی خلاف ورزی کا حکم شرعی احکام کی تعمیل کی نیت سے دیا ہے کیونکہ سب جانتے ہیں کہ گاندھی جی غیر مسلم ہیں وہ اسلامی حکم کی تعمیل کی وجہ سے کوئی حکم دیں یہ بظاہر مستبعد ہے مگر یہ ہر شخص کہہ سکتا ہے کہ یہ حکم اسلامی حکم کے خلاف نہیں ہے جیسے گاندھی جی شراب چھوڑنے کا حکم دے رہے ہیں تو یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ گاندھی جی نے یہ حکم شریعت اسلامیہ کی تعمیل کی نیت سے دیا ہے مگر یہ ہر مسلمان کہہ سکتا ہے کہ یہ حکم اسلامی حکم کے موافق ہے اسلام بھی شراب کو حرام قرار دیتا ہے اس لئے مسلمانوں کو اس حکم کی تعمیل کرنی چاہئے اور اس میں کوئی غلطی نہیں ہے۔

محمد کفایت اللہ غفرلہ

Maktaba Tul Ishaat.com

مدح صحابہؓ کا جلوس نکالنا

(سوال) شہر لکھنؤ میں جو مدح صحابہ کا قضیہ درپیش ہے اس سے آنجناب بخوبی واقف ہیں بلکہ جہاں تک یاد ہے حضرات والا نے کمیشن کے سامنے شہادت بھی دی تھی اس سلسلے میں کانگریسی وزارت کے زمانے میں جو ایک دن کے لئے کمیونک دیا گیا تھا اس پر صرف دو سال عمل ہو کر پھر حکومت نے پابندی عائد کر دی چنانچہ اسی سلسلے میں پھر ایجی ٹیشن ہر سال کیا جاتا ہے۔

چند روز ہوئے مولوی عبدالماجد دریابادی نے حضرت مولانا اشرف علی تھانوی کا ایک فتوی شائع کیا تھا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ "چونکہ تحریک مدح صحابہ سے شیعہ تبرا کرتے ہیں لہذا اس کو ترک کیا جائے" اس کا جواب مولوی عبدالشکور مدظلہ نے تحریر کیا اس کے جواب میں مولوی حبیب احمد کانپوری نے ایک رسالہ کشف المغالطات تحریر کیا کشف المغالطات میں جو علمی اور فقہی بحث کی گئی ہے اس کا سمجھنا تو حضرات اہل علم کا کام ہے مگر ہم عوام نے اسکے مطالعہ سے جو تکلیف محسوس کی وہ یہ کہ زبان بہت سخت استعمال کی گئی اور الفاظ ناملائم اور نامناسب تحریر میں لائے گئے زیادہ افسوس یہ ہے کہ لکھنے والا ایک عالم دین جو دینی درسگاہ کا صدر مدرس اور مخاطب جس کے لئے ثقیل الفاظ لکھے گئے ہیں زمانہ موجودہ کے نہایت معتبر و مستند عالم مانے جاتے ہیں اور ان کی دینی خدمات بہت زیادہ ہیں غالب گمان ہے کہ یہ سب رسالے حضور والا کے ملاحظے میں آئے ہوں گے۔

جلوس مدح صحابہؓ جسکو جلوس محرم سے تشبیہ دی جاتی ہے اور بدعت قرار دیا جاتا ہے ظاہری طور پر تو یہ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے لیکن اس کے متعلق جو دوسرے حالات ہیں اور آنجناب ان سے واقف ہیں کہ خود حکام کے نزدیک جائز طور پر قومی و شہری حق ہے مگر اب شیعوں کی وجہ سے روکا جاتا ہے اور اہل سنت والجماعت کو اس جائز حق سے محروم کر کے ان پر سختی اور تشدد کیا جاتا ہے جس وقت ایجی ٹیشن شروع کیا گیا تھا حضرات علمائے کرام نے تائید فرمائی تھی اور اب منع کیا جاتا ہے حالانکہ ابھی اپنا وہ حق جس کے لئے اتنی قربانی کی جا چکی ہے نہیں حاصل ہوا لہذا حسب ذیل امور دریافت طلب ہیں؟

(۱) آیا ان حالات کے تحت جلوس اٹھانا چاہئے یا نہیں؟ (۲) جلوس کی کوشش کرنا جائز ہے یا نہیں؟ (۳) جلوس نکلنے کی مخالفت کرنا اور مولانا عبدالشکور صاحب پر اعتراض کرنا کیسا ہے؟ (۴) جس طرح تعزیہ کو اگر کفار روکیں تو مسلمانوں کو تعزیہ دار کی اعانت کرنی چاہئے یا نہیں آیا اسی نوعیت کا حکم اس باب میں ہے یا نہیں؟ جب کہ جلوس شیعوں کی طرف سے روکوایا جا رہا ہے (۵) گائے کا گوشت کھانا اور گائے کی قربانی فی نفسہ مباح ہیں لیکن ہنود کی مزاحمت پر واجب ہو جاتی ہے کیا ایسا ہی حکم اس جلوس کے لئے بھی ہو سکتا ہے؟ (۶) آنجناب کی رائے میں مولانا عبدالشکور صاحب کا فتوی زیادہ صحیح ہے یا مولوی حبیب احمد صاحب کا؟ (۷) مولوی حبیب احمد صاحب نے جو زبان اپنی کتاب میں استعمال کی ہے وہ کس حد تک مناسب ہے؟ (۸) اگر جلوس کو ذریعہ تبلیغ قرار دیا جائے تو جائز ہو گا کیونکہ اس زمانے میں اسی قسم کے طریقوں سے اشاعت

ہوتی ہے۔ المستفتی نمبر ۲۷۷۰ بخشش حسین قدوائی کھیونی ضلع بارہ بنکی۔ ۲۱ رجب ۱۳۶۲ھ م ۲۴ جولائی ۱۹۴۳ء

(جواب ۵۲۴) جلوس نکالنا اگر اس ضرورت سے جو بیان کی گئی ہے جائز بھی قرار پائے تو وہ بغیر جھنڈوں کے بھی ہو سکتا ہے یہ جھنڈوں کی نمائش اور اس میں ہزار ہا روپے کا اسراف اور ریاو نمود کا مظاہرہ کس طرح جائز ہو سکتا ہے نمبر ۴ سے مجھے اختلاف ہے کہ تعزیہ داری میں مدد کرنی جائز ہو جاتی ہے کانے کی قربانی واجب ہو جاتی ہے مگر قربانیوں کا جلوس بنانا اور ان کو سجا کر سڑکوں پر مظاہرہ کرنا تو واجب نہیں ہو جاتا میں نے مولانا عبدالشکور صاحب اور مولانا حبیب احمد صاحب کی محولہ بالا تحریریں نہیں دیکھیں نمبر آٹھ سے مجھے اختلاف ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

مدح صحابہ کا جلوس نکالنا

(سوال) لکھنؤ میں حکومت نے سنیوں کے حق مدح صحابہ کو تسلیم کرنے کے بعد دو سال تک جلوس مدح صحابہ نکالنے کی اجازت دی اور جلوس مذکورہ بالا نکالا بھی گیا پھر روافض کے ایما سے حکومت نے نقض امن کے خطرے کا اظہار کر کے جلوس مروجہ مدح صحابہ کو روک دیا مروجہ مدح صحابہؓ کی نوعیت یہ ہوتی ہے کہ لوگ مختلف قسم کے جھنڈے بناکر (مثلاً موم کا جھنڈا سبزی کا جھنڈا زردوزی کا جھنڈا گاٹھ کا جھنڈا وغیرہ) حضرات صحابہ کرامؓ کے نام سے منسوب کر کے اپنے اپنے محلے سے چل کر عیدگاہ عیش باغ میں جمع ہو جاتے ہیں اور وہاں سے ایک جلوس کی شکل میں دس دس پانچ پانچ ٹولیاں بنا کر حضرات صحابہ کرام کی مدح و منقبت اور نعت پڑھتے ہوئے نکلتے ہیں مسلمان اس جلوس کو اپنے دین کی تبلیغ کا ذریعہ یقین کرتے ہوئے بڑے ذوق و شوق سے اس جلوس میں شرکت کرتے ہیں اور اس میں شک نہیں کہ کچھ نہ کچھ مسلمانوں کو ضرور حضرات صحابہ کرامؓ سے مزید محبت و انسیت ہو جاتی ہے اور ساتھ ہی روافض سے بغض و عناد بھی ہوتا ہے روافض اپنے خباثت نفسانی کی وجہ سے حکومت کو سپر بنا کر حضرات صحابہؓ کرام پر تبرا کہتے ہیں۔

جلوس مدح صحابہؓ کو بعض مقتدر علمائے کرام جائز نہیں جانتے ہیں ان حضرات کا خیال ہے کہ اس جلوس سے مسلم قوم کو نقصان زیادہ پہنچتا ہے نیز یہ کہ مختلف اقسام کے جھنڈے نہیں نکالنے چاہئیں کہ اس میں کوئی تبلیغ دین نہیں ہے بلکہ ہر کاریگر اپنی صنعت کا مظاہرہ کرتا ہے اس میں بھی شک نہیں کہ اکثر جھنڈے والے اپنی صنعت کی داد جھنڈے کو دکھا کر چاہتے ہیں جھنڈوں پر سیدنا ابوبکر یا کسی دوسرے صحابی کا نام لکھا ہوتا ہے بعض جاہل لوگ جھنڈے کو ذریعہ قرب اور اپنے مقصد کے حصول کا ذریعہ جان کر جھنڈا بنانے کی منت بھی ماننے لگے ہیں۔

مانعین مدح صحابہ یہ بھی کہتے ہیں کہ بعض وقت حق مدح صحابہ بطریق مذکور کے حصول کے لئے بعض عورتیں جو برسر عام باپردہ تقریر کرتی ہیں یہ جائز نہیں ہے اور یہ کہ حق مدح صحابہ مل جانے کے بعد

Maktaba Tul Ishaat.com

دیگر ذریعہ سے بھی حق مدح صحابہ ادا کیا جا سکتا ہے مروجہ طور پر جب شیعوں کی ضد ہوتی ہے تو بیکار اپنے بزرگوں کو گالیاں سنوانے سے کیا فائدہ؟ تجربہ بھی اس پر شاہد ہے کہ جب ربیع الاول میں مروجہ جلوس نہ نکالتے ہیں تو اس کے جواب میں شیعہ جلوس تبرا نکالتے ہیں صورت معروضہ کے بعد چند باتیں دریافت طلب ہیں۔

(۱) کیا سنیوں کو اس طریقہ مروجہ پر جلوس مدح صحابہ نکالنا ضروری ہے کہ اس میں مختلف اقسام کے جھنڈے ہوں اور ٹولی بہ ٹولی مدح و نعت نظم میں ایک ساتھ پڑھتے ہوئے نکلیں؟

(۲) چند لوگوں کو ایک ساتھ کا ملا کر نظم پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو جو جماعتیں بعض شہروں میں مدائح النبی تاعت النبی کے نام سے قائم ہیں اور وہ سب مل کر حضور ﷺ کی نعت ایک ساتھ گاتے ہیں ان کا یہ فعل جائز ہوگا یا نہیں؟ (۳) مسئلہ مذکورہ کے متعلق مسلمان عورتوں کو بے پردہ تقریر کرنا کیسا ہے؟

(۴) شریعت مطہرہ میں طریق مروجہ پر تبلیغ دین کا کوئی طریقہ موجود ہے یا نہیں اگر نہیں تو جس طریق سے تبلیغ ہے (جب کہ وہ طریقہ پہلے سے شریعت مطہرہ میں موجود نہ ہو) اپنے بزرگوں پر تبرا ہو تو اس طریقے کو چھوڑ دینا چاہئے یا نہیں؟

(۵) مروجہ مدح صحابہ میں مسلمانوں کو شریک ہونا ضروری ہے یا ان کی شرکت موجب نقصان ہے؟

المستفتی نمبر ۲۷۱ (مولانا) محمد شعیب فضیل مدرس اول مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم قصبہ رسولی ضلع بارہ بنکی ۲۲ رجب ۱۳۶۲ھ م ۲۵ جولائی ۱۹۴۳ء

(جواب ۵۲۵) جلوس مدح صحابہ بہیئت مصرحہ فی السوال نکالنا ضروری نہیں بلکہ موانع شرعیہ اس میں زیادہ ہیں اور اباحت کے مقتضیات کم ہیں طرح طرح کے جھنڈے بنانا صنعت کا مظاہرہ کرنا ہزار ہا روپیہ اس پر خرچ کرنا عورتوں کا بے پردہ شریک جلوس ہونا اور ہر سہ عام تقریر کرنا جھنڈے بنانے کی منت ماننا جھنڈے کی تعظیم کرنا یہ سب باتیں ناجائز ہیں اور جب کہ یہ جلوس لازمی طور پر تبرا اور سب و شتم صحابہ کا ذریعہ بن جاتا ہے یہ مزید بران ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

(۱) انگریز حکومت میں اسمبلی کا ممبر بننا

(۲) پاکستان کا مطالبہ تمام ہندوستان سے شوکت اسلام مٹا کر ایک قطعہ میں محدود کرنا ہے

(سوال) علمائے کرام و مشائخ عظام کو موجودہ وقت میں اسمبلیوں کے لئے ممبر بن کر جانا جائز ہے یا نہیں؟ جمہور جو از جو حلفیہ عہد وفاداری ان سے لیا جاتا ہے اس کا کیا حل ہو سکتا ہے کیا انگریزوں کے اس عہد نامے پر محفوظ کر دینے سے مطمئن بالاسلام ہو کر کچھ حرج لازم نہیں آتا؟ مسلم لیگیوں کا مطالبہ پاکستان درست ہے یا غلط؟ المستفتی نمبر ۲۷۹۹ صاحبزادہ عبد اللطیف سجادہ نشین خانقاہ زکوزئی ڈیرہ اسماعیل خان مورخہ ۱۸ ذیقعدہ ۱۳۶۴ھ

(جواب ۵۲۶) ہندوستان میں حکومت کا معاملہ بڑی نزاکت اختیار کر چکا ہے اس لئے اس کے متعلق احکام دینا بہت مشکل اور پیچیدہ ہو گیا ہے میرا خیال ہے کہ علماء اور مشائخ اسمبلیوں میں ممبر بن کر جائیں تو بہتر ہے اس کے لئے جواز کا فتویٰ دیتا ہوں اسمبلی میں جس عہد نامے پر دستخط کئے جاتے ہیں اس میں اتباع شریعت کے پختہ عہد کے ساتھ دستخط کئے جا سکتے ہیں پاکستان کا مطالبہ ہمارے خیال میں مسلمانوں کے لئے مضر ہے کیونکہ حقیقی پاکستان نہ تو مانگا جاتا ہے نہ اس کے ملنے کی توقع، جو پاکستان کہ مانگنے والے مانگتے ہیں وہ تمام ہندوستان سے اسلام کی شوکت مٹا کر ایک چھوٹے سے قطعے میں محدود کر دینا ہے اور اس میں بھی مخالف قومی پارٹی موجود ہے اور باقی ہندوستان کے کروڑوں مسلمانوں کو مخالفین کے ہاتھوں میں بے دست و پا بنا کر چھوڑ دینا ہے یہ صورت مضر اور یقیناً مضر ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(۱) قوی دشمن سے بچنے کے لئے کمزور دشمن سے تقویت حاصل کرنا
(۲) مسلمانوں پر وارد ھا کی حمایت کا الزام غلط ہے

(سوال) مسلمانان ہند کی آپسی صفیں ہیں جن میں سے ایک کٹ کر دشمنان اسلام سے مل جائے اور ان سے مل کر مسلمانوں کے درپے آزار ہو تو وہ حشر کے دن مسلمانوں میں اٹھیں گے یا دشمنان اسلام میں؟ ایک طرف وارد ھا ہے اور دوسری طرف خانہ کعبہ تو مسلمانوں کو کس طرف جانا چاہئے؟ اگر کسی مسلمان کو اس کے امام کے اوپر اعتماد نہ ہو تو اس کی نماز اس کے پیچھے ہو سکتی ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۸۰۰ کرنل ارشاد علی دہلی ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۶۴ھ

(جواب ۵۲۷) یہ تو کھلی بات ہے کہ جو شخص دشمنان اسلام سے خلوص برتے گا وہ ان کا ساتھی ہو گا مگر اپنے مطالب اور غرض کے حاصل کرنے کے لئے اگر دشمنوں کے ساتھ کسی وقت مل جائے تو وہ اس میں شمار نہیں ہے نیز اگر دو دشمن ہیں اور ان میں سے قوی سے بچنے کے لئے کمزور سے تقویت حاصل کرے تو وہ بھی اس میں شمار نہیں ایک طرف وارد ھا اور دوسری طرف خانہ کعبہ ہو یہ مثال موجودہ تحریک میں درست نہیں ہے یہ غلط الزام ہے کہ مسلمان وارد ھا کی حمایت کر رہے ہیں وہ تو اپنے حقوق کے لئے لڑ رہے ہیں ایک طرف کے مسلمان طالب حقوق دوسری طالب حقوق جماعت سے تعاون کر کے کام کر رہے ہیں دوسری طرف کے مسلمان اپنے دعویٰ کے مطابق تنہا کام کر رہے ہیں کعبہ کو وہ بھی نہیں جا رہے ہیں دونوں کی منزل مقصود ایک ہی ہے راستہ مختلف ہے امام پر اعتماد نہ ہونے کے کیا معنی؟ کس بات کا اعتماد نہیں ہے اس کو صاف کر کے دریافت کیا جائے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(۱) غیر اللہ کے پرستش کرنے والے متعدد خدا ماننے والے مشرک ہیں
(۲) کسی مسلمان کا نام بگاڑ کر لینا اور لکھنا گناہ ہے

Maktaba Tul Ishaat.com

(۳) مسلمانوں کے برے کاموں کی برائی بیان کرنا
(۴) ہندو اور انگریز میں جس کی طاقت زیادہ ہے وہ اسلام کے لئے مضر ہے

(سوال) (۱) اہل ہنود مشرک ہیں یا نہیں ؟ (۲) کیا کسی مسلمان کا نام بگاڑ کر لینا جائز ہے یا نہیں ؟ (۳) مسلمانوں کو برا کہنے والا اور کفار کی تعریف کرنے والا خدا اور رسول ﷺ کے نزدیک کیسا ہے ؟ (۴) کیا ہندو یا انگریز میں سے کوئی مسلمانوں کے لئے مفید ہو سکتے ہیں ؟ (۵) شریعت کی رو سے مسلمان اکثریت کو مسلمان اقلیت کے ساتھ مل جانا چاہیئے یا مسلم اقلیت کو مسلم اکثریت کے ساتھ ؟ **المستفتی** نمبر ۲۸۰۱ محمد عتیق خاں قریشی دہلی ۱۱ محرم ۱۳۶۵ھ

(جواب ۵۲۸) (۱) ہاں جو لوگ غیر اللہ کی پرستش کریں یا متعدد خدا مانیں یا اولیاء میں خدائی طاقت کا یقین کریں وہ سب مشرک ہیں (۲) کسی مسلمان کا نام بگاڑ کر لینا یا لکھنا گناہ ہے (۳) مسلمانوں کے برے کاموں کی برائی بیان کرنا اور کفار کے اچھے کاموں کی تعریف کرنا تو جائز ہے لیکن مسلمانوں کو بحیثیت مسلمان کے برا کہنا اور کافر کو کافر ہونے کی حیثیت سے اچھا سمجھنا اسلام کے احکام کے خلاف ہے (۴) دونوں مسلمانوں سے علیحدہ ہیں اور اسلام کا ان میں سے کوئی دوست نہیں ہے اور ان میں سے جس کی طاقت زیادہ ہے وہ مسلمانوں کے لئے زیادہ مضر ہے (۵) اکثریت اور اقلیت کا اعتبار قوت دلیل پر ہے اگر دنیا کی مخلوق میں مشرک زیادہ ہوں تو مسلمان موحدوں کو ان کے ساتھ مل جانا جائز نہ ہوگا اور مسلمانوں کی اکثریت بھی اگر حق کے خلاف ہو تو اقلیت جو حق پر ہو اسے حق پر قائم رہنا فرض ہوگا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(۱) ووٹ کیسے آدمی کو دیں ؟
(۲) جنتی اور دوزخی کا حکم کن اعمال کی بناء پر لگ سکتا ہے ؟
(۳) مسلم لیگ کے ممبروں کو صحیح بات بتانا علماء پر فرض ہے
(۴) کاش کہ مسلم لیگ والے صحیح بات مان لیتے۔

(سوال) مسمی آصف علی پسر سکن دہلی صورت شکل سے مسلمان نہیں معلوم ہوتے نماز روزہ کے پابند نہیں ایک بے پردہ آزاد منش ہندو عورت مس ارونا کے ساتھ ازدواجی زندگی بسر کرتے ہیں ایسی صورت میں کیا مسمی آصف علی کو اپنا ہمدرد لیڈر سمجھنا ان پر دینی و دنیوی معاملات میں اعتماد کرنا کہ وہ مسلمانوں کے حقوق کی صحیح معنوں میں اسلامی نقطہ نظر سے حفاظت کریں گے اور ان کو ووٹ دینا چاہیئے یا نہیں ؟

(۲) کیا قرآن کریم اور حدیث شریف میں ایسا حکم آیا ہے ؟ کہ دنیاوی یا دینی احکام کی خلاف ورزی یا تعمیل کرنے والے پر کافر یا مؤمن یعنی دوزخی اور جنتی ہونے کا حکم نہ لگاؤ کیونکہ خدا بہتر جانتا ہے۔

(۳) مسلم لیگ کے عام ابتدائی دو آنے والے ممبر جو پچناسی فیصد مسلمانوں کی بہ نسبت اکثریت میں ہیں کیا وہ کافر ہیں ؟ ان کی رہنمائی کرنا کیا علماء پر ضروری نہیں ؟ ان سے کٹ کر مشرکوں کافروں سے معاہدہ کرنا

نہیں ہے؟ کیا نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں سے کٹ کر کافروں سے معاہدہ کیا تھا؟

(۴) ہم کو بتایئے خدا کے واسطے کہ ہم کیا کریں کس کا ساتھ دیں؟ ہم کو ہندوؤں پر قطعی اعتماد نہیں خواہ آپ کو ان پر اعتماد ہو مگر ہم اپ کی بھی رہنمائی چاہتے ہیں ایسی حالت میں ہم کافی پریشان ہیں کاش آپ جیسے علماء حضرات مسلم لیگ پر اپنا اثر ورسوخ قائم کر کے صحیح معنی میں دینی ودنیاوی رہبری کریں۔

المستفتی اے آئی جنرل مرچنٹ بندے والا صدر بازار دہلی ۲۱ ذیقعدہ ۱۳۶۴ھ

(جواب ۵۲۹) اگر آپ کو ان پر مسلمانوں کے متعلق صحیح رائے دینے کا یقین نہ ہو تو ان کو رائے نہ دیں جو لوگ اس بات کا یقین رکھتے ہوں کہ وہ مسلمانوں کے لئے مفید ہوں گے اور غیر مسلم متعصب رکن کے مقابلے میں وہ مسلمانوں کے حقوق کے محافظ ہوں گے وہ انہیں ووٹ دے سکتا ہے کیونکہ اسمبلی میں کسی معتبر نیک مسلمان کو بھیجنا اپنے اختیار کی بات نہیں وہاں تو جو لوگ ممبری کے امیدوار ہوں ان میں سے بہتر آدمی کو ووٹ دینا چاہیئے اور اگر کسی کو ووٹ دینے کی مرضی نہ ہو تو نہ دیا جائے مگر یہ تو جائز نہیں کہ ایک امیدوار کے حق میں تو اسلامی ضروریات کی جانچ کی جائے اور دوسرے کو خواہ وہ متعصب غیر مسلم ہو ووٹ دیدیا جائے۔

(۲) دوزخی یا جنتی ہونے کا حکم انہیں افعال واعمال پر لگ سکتا ہے جو شرعی اور اسلامی حیثیت سے اس قابل ہوں۔

(۳) مسلم لیگ کے ممبروں کو صحیح بات بتانے کا فرض علماء پر عائد ہوتا ہے اور علماء یہ کام کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے مشرکوں سے ملنے کا مطلب مشرکوں کی امداد کرنا نہیں ہے بلکہ اپنا حق حاصل کرنا ہے۔

(۴) افسوس کہ اگر مسلم لیگ والے اس خیال کے ہوتے کہ صحیح بات مان لیں اور اس کو اختیار کریں تو یہ نوبت کیوں آتی۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

جمعیۃ العلماء کے امیدواروں کو ووٹ دینا چاہیئے

(سوال) اسمبلی کا الیکشن ہونے والا ہے اور اس میں چار جماعتیں مل کر مسلم لیگ سے مقابلہ کریں گی کانگریس، احرار، خاکسار، جمعیۃ علماء ان چار جماعتوں میں ہندو سکھ اور دیگر غیر مسلم قومیں شامل ہیں ایسی صورت میں اس جماعت کو ووٹ دینا چاہیئے جس میں غیر مسلم بھی شامل ہیں یا اس جماعت کو جس کا کسی غیر مسلم جماعت سے کوئی تعلق نہ ہو اس میں شرع کا کیا حکم ہے؟ المستفتی زاہد حسین (آگرہ)

(جواب ۵۳۰) جمعیۃ علماء جس شخص کو کھڑا کرے اس کو ووٹ دینا چاہیئے کیونکہ جمعیۃ علماء کا مقصد مسلمان قوم کی بہتری ہے ذاتی غرض پیش نظر نہیں ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

Maktaba Tul Ishaat.com

اگر جمعیۃ العلماء کا امیدوار نہ ہو تو ووٹ کس کو دیں؟

(سوال) کوہ مری میں اکثر تعداد مسلمانوں کی ہے اور اکثر ہی مسلم لیگ میں ہیں اور قلیل تعداد مسلمان خاکسار تحریک میں ہیں اور کانگریس میں صرف ہندو اور سکھ ہیں کوئی مسلمان نہیں ہے اور کوئی تحریک کوہ مری میں نہیں ہے مثلاً احرار جمعیۃ علماء وغیرہ کہ جس کے ساتھ مل کر ہم اپنی سچائی کا ثبوت پیش کر سکیں وہ ہیں تیار ہو چکی ہیں اور ہم چند آدمی صوبائی اسمبلی اور مرکزی اسمبلی میں ووٹ دینے کا حق رکھتے ہیں اب ہم اس پریشانی میں مبتلا ہیں کہ کونسی جماعت کو ووٹ دیں۔ المستفتی محمد مبارک عباسی (کوہ مری) ۱۳۶۴ھ

(جواب ۵۳۱) اگر آپ جمعیۃ علماء کے مقرر کئے ہوئے امیدوار کے حق میں ووٹ دیں تو یہ بہتر ہوگا اور اگر وہاں جمعیۃ کا کوئی امیدوار نہ ہو تو کانگریسی امیدوار کو بشرطیکہ وہ آپ کے نزدیک معتبر ہو ورنہ ووٹ دینے کی کوشش نہ کریں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

مسلمانوں کو جمعیۃ العلماء کا ساتھ دینا چاہئے

(سوال) اس وقت مسلمان کو شرعی طور پر کون سی مسلم سیاسی جماعت میں شرکت کرنی جائز ہے اور کون سی سیاسی جماعت میں شرکت کرنا ناجائز ہے مسلم لیگ والوں پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ وہ کافر ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج اور کوئی صحیح الخیال مسلم لیگ کا ممبر نہیں ہو سکتا کیا یہ درست ہے؟ المستفتی ایم اے صحیہ علوی ایم اے (سیالکوٹ)

(جواب ۵۳۲) مسلمانوں کو اس وقت جمعیۃ العلماء کا ساتھ دینا لازم ہے مسلم لیگ کا نظریہ جمعیۃ العلماء کے نزدیک صحیح نہیں ہے اس لئے جمعیۃ العلماء بھی انتخاب میں حصہ لے رہی ہے اور امیدوار کھڑے کرے گی آپ کو اور تمام مسلمانوں کو اس کی امداد کرنی چاہئے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(۱) مسلمانوں کے لئے کانگریس مفید ہے یا مسلم لیگ؟
(۲) جو کلمہ کا عربی تلفظ نہ جانتا ہو اور توحید اور رسالت کو مانتا ہو وہ مسلمان ہے
(۳) مولانا حسین احمد مدنی کا اتباع کیجئے

(سوال) (۱) مسلمان کے لئے کانگریس مفید ثابت ہو سکتی ہے یا مسلم لیگ؟ (۲) ایک مسلمان کو یہ کہنا کہ وہ کلمہ نہیں جانتا وہ کافر اعظم ہے اس پر لعنت کی شریعت اجازت دیتی ہے؟ (۳) مسٹر محمد علی جناح مولانا ابوالکلام آزاد حسین احمد مدنی ان میں کون صحیح راستے پر ہے مسلمانان ہند کے لئے؟ (۴) حضور حبیب خدا احمد مصطفیٰ ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا ہے کہ کافر یا ہندو مسلمانوں میں مل کر کیسے ثابت ہوں گے؟ المستفتی محمد حبیب اللہ خان نیازی (امروہہ) ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۶۴ھ

(جواب ۵۳۳)(۱) اگر مسلم لیگ کا راستہ صحیح ہوتا تو وہ بیشک مفید ہوتی مگر افسوس کہ اس کا راستہ صحیح نہیں ہے اس لئے مسلمانوں کو جمعیۃ علمائے ہند کی ہدایت پر عمل کرنا چاہئے (۲) کسی مسلمان کے متعلق ایسے الفاظ کہنا درست نہیں ہے کلمہ کا عربی تلفظ نہ جانتا ہو مگر خدا تعالیٰ کے وجود کا قائل ہو اور آنحضرت ﷺ کی رسالت مانتا ہو تو یہ اس کے مسلمان ہونے کے لئے کافی ہے (۳) مولانا حسین احمد مدنی کا اتباع کرنے سے صحیح راستے کی ہدایت کریں گے۔ (۴) کافر یا ہندو مسلمانوں کے لئے مفید ہوں یا نہ ہوں مسلمانوں کو اپنی بھلائی کا راستہ اختیار کرنا چاہئے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(۱) مسٹر جناح کا شیعہ فرقہ سے ہونا یقینی ہے
(۲) غیر مسلم اسلامی حقوق کا محافظ نہیں ہو سکتا
(۳) پہلے مسلمان بعد میں کانگریس یا مسلم لیگی

(سوال)(۱) مسٹر محمد علی جناح فرقہ شیعہ سے ہیں وہ مسلمان ہیں یا نہیں ؟(۲) مسٹر محمد علی جناح مسلمان ہوتے ہوئے مسلمانوں کے حقوق اسلامی کی اچھی طرح حفاظت کر سکتے ہیں ؟ یا مسٹر گاندھی یا صدر کانگریس یا کانگریسی ہندو جن کی مجاری کانگریس ورکنگ کمیٹی میں ہے ؟(۳) مسٹر محمد علی جناح یا کوئی اور مسلمان یہ کہے کہ میں پہلے مسلمان ہوں بعد میں ہندوستانی یہ صحیح ہے یا پہلے ہندوستانی بعد میں مسلمان ؟ (۴) مسٹر محمد علی جناح سیاسیات ہند اور قانون کے ماہر ہیں یا نہیں ؟

(جواب ۵۳۴)(۱) مجھے جتنا اس قدر معلوم ہے کہ مسٹر محمد علی جناح شیعہ ہیں اور شیعہ اسلامی فرقوں میں شامل ہیں (۲) کوئی غیر مسلم بمقابلہ مسلم کے اسلامی حقوق کا محافظ قرار نہیں دیا جا سکتا (۳) یہ صحیح ہے کہ مسلمان پہلے مسلمان ہے بعد میں ہندوستانی (۴) ہاں وہ سیاست اور قانون کے ماہر ہیں۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

مذکورہ بالا سوالات کے جو جوابات آپ نے دیئے ہیں یا نہیں ؟ اور مجھ کو اور کل مسلمانوں کو مسلم لیگ کا ساتھ دینا چاہئے یا نہیں ؟ یا کانگریس کا ساتھ دینا چاہئے۔

جناب مکرم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مجھے یاد نہیں کہ یہ سوالات میرے سامنے کبھی آئے تھے اور میں نے ان کے جوابات لکھے تھے اگر جواب لکھے ہوں گے تو غالباً جواب میں کسی قدر تفصیل ہوگی مسٹر جناح کے حقیقی خیالات تو فی الحقیقت مجھے معلوم نہیں مگر ان کے ظاہری طرز عمل کا اسلامی طرز عمل کے موافق نہ ہونا آفتاب سے زیادہ ظاہر ہے ان کا فرقہ شیعہ سے ہونا بھی یقینی ہے وہ ایک تعلیم یافتہ شخص ہیں ان کی تعلیم و تہذیب یورپ کی تعلیم و تہذیب ہے اسلامی تعلیم و تہذیب سے اس کا علیحدہ ہونا کھلی ہوئی روشن بات ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

غیر مسلم کو اسلامی حقوق کا محافظ نہیں قرار دیا جا سکتا یہ صحیح ہے مگر کس مسلمان نے یہ کہا ہے کہ غیر مسلم اسلامی حقوق کے محافظ ہیں کانگریس میں مسلمان اپنے حقوق کی حفاظت خود کریں گے وہ ہندوؤں سے تو اسلامی حقوق کی حفاظت کی خواہش نہیں کرتے یہ صحیح ہے کہ مسلمان پہلے مسلمان تھے بعد میں کانگریسی یا مسلم لیگی یا کوئی اور مسٹر جناح قانون کے ماہر ہیں مگر انگریزی قانون کے نہ کہ اسلامی قانون کے -اور انگریزی سیاست کے نہ کہ اسلامی سیاست کے کیونکہ انہوں نے اسلامی قانون اور اسلامی سیاست کی مہارت تو درکنار ابتدائی درجہ بھی حاصل نہیں کیا- محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

حضرت مفتی اعظم کی ذاتی زندگی اور جمعیۃ العلماء کے موقف کے متعلق چند سوالات

(سوال) (۱) کیا حضرت والا حضرت مدنی کے مخالف ہیں اور جمعیۃ علمائے ہند سے الگ ہو گئے ہیں؟ (۲) کیا حضرت والا نے لیگ کی واحد نمائندگی کو تسلیم کر لیا ہے؟ (۳) کیا جمعیۃ علماء کے موجودہ صدر حضرت مدنی بانیان جمعیۃ کے وضع کردہ اصول سے ہٹ گئے ہیں اور امت مسلمہ سے کٹ کر کانگریس کی پالیسی ہی کو اپنا نصب العین بنا لیا ہے؟ (۴) کیا آپ ممبر مجلس عاملہ جمعیۃ ہونے کے باوجود صدر کی مجلس میں مشورہ نہیں دیتے اور کیا جناب کا مشورہ حضرت مدنی کے سامنے بالکل قبول نہیں کیا جاتا؟ (۵) جناب والا مفتی اعظم ہند اس بارے میں شریعت کی رو سے کیا فرماتے ہیں کہ مسلمانان ہند فی الحال شیخ الاسلام مدنی کی قیادت میں رہیں یا مسٹر جناح جیسے ایک قابل ترین بیرسٹر کی قیادت میں؟ (۶) کیا حضرت والا جمعیت سے الگ ہو کر مسلم لیگ میں شامل ہو گئے ہیں؟ (۷) شرعی حدود میں رہ کر کانگریس میں شریک ہونا اور آج کل کی کانگریس میں شریک ہونا کیا حرام اور کفر ہے؟ (۸) کیا کانگریس میں شریک ہونے سے اسلام کا علم ذلیل ہو جائے گا؟ اور کیا موجودہ مسلم لیگ میں شریک ہونا واجب ہے؟ (۹) جمعیۃ علمائے اسلام کے نام سے جو جمعیۃ کلکتہ میں قائم ہوئی ہے اس کے بارے میں جناب والا کی کیا رائے ہے؟ (۱۰) قادیانی کو مسلمان سمجھنے والا اور غیر لیگی مسلمانوں کو اسلام سے خارج کہنے والا شخص کیسا ہے؟

المستفتی مولوی عبد الاحد ناظم جمعیۃ علماء (ڈھاکہ) ۲۷ ذیقعدہ ۱۳۶۴ھ م ۳ نومبر ۱۹۴۵ء

(جواب ۵۳۵) (۱) یہ بات غلط ہے میں نہ حضرت مدنی سلمہ کا مخالف ہوں نہ جمعیۃ علماء سے الگ ہوا ہوں میں حضرت مدنی سلمہ اور جمعیۃ علما کا ایک ادنی خادم ہوں (۲) ہرگز نہیں -(۳) یہ بات غلط ہے حضرت مدنی اسلام اور مسلمانوں کے خادم ہیں اور ان کی بہتری کے لئے کام کرتے ہیں (۴) یہ بات بھی غلط ہے میری سمجھ میں جو بات آتی ہے وہ مجلس مشورہ میں عرض کر دیتا ہوں مجلس اسے قبول کر لے تو خیر ورنہ میں مجلس کے فیصلے کی پابندی کرتا ہوں (۵) حضرت مدنی کی قیادت شرعی اور موجودہ حالات کی بنا پر مسلمانوں کے لئے واجب الاطاعت ہے مسٹر جناح ایک اچھے بیرسٹر ہیں مگر مذہبی علوم سے ناواقف اور مذہبی اعمال سے کورے ہیں (۶) میں جمعیۃ العلماء کا ایک ادنی خادم ہوں لیگ کی شرکت غیر واقعی اور لوگوں کی ارائی

ہوئی ہے (۷) کانگریس کی تحریک آزادی ہند تو مسلمانوں کی بھی تحریک ہے اس میں شرکت کرنا حقیقۃ کانگریس کے تمام مقاصد میں شرکت نہیں ہے پھر یہ ناجائز یا کفر کیسے ہو سکتی ہے (۸) یہ دونوں باتیں صحیح نہیں ہیں (۹) یہ جمعیۃ علمائے ہند قدیم کو فنا کرنے کے لئے اور مسلم لیگ کو قوت پہنچانے کے لئے قائم کی گئی ہے ورنہ جمعیۃ العلماء تو موجود تھی کوئی دوسری جمعیۃ قائم کرنے کی ضرورت نہ تھی (۱۰) قادیانیوں کو مسلمان سمجھنے والے اور غیر لیگی مسلمانوں کو اسلام سے خارج بتانے والے گمراہ ہیں۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(۱) جو مسلمان اپنی لامذہبیت کا اعلان کردے وہ مسلمانوں کا قائد نہیں ہو سکتا
(۲) جو شخص نائبان رسول کو تکلیف پہنچائے وہ فاسق اور ظالم ہے
(۳) لا تتخذوا الکٰفرین اولیاء من دون المؤمنین کا مفہوم اور مطلب
(۴) کیا ہندوستانی شیعہ کافر ہیں؟

(سوال) (۱) جو مسلم قوم حنفی المذہب کسی ایسے آدمی کو اپنا نمائندہ قائد یا وکیل اسلام تسلیم کریں جس نے اپنی لامذہبیت کا اعلان کر دیا ہو اور وہ لیڈر شعائر اسلام کی علی الاعلان توہین قصداً و دانستہ کرتا ہو اس کی پیروی جائز ہے یا نہیں؟ (۲) جو مسلم نائب رسول اور اولاد رسول ﷺ کو اپنے ذاتی مفاد کی خاطر سب و شتم کرے اور جسمانی تکلیف بھی پہنچائے اور کلمہ حق کے کہنے سے روکے اس کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ (۳) لا تتخذوا الکٰفرین اولیاء من دون المؤمنین اس آیت کا شان نزول کیا ہے اور کافروں سے کون سے کافر مراد ہیں؟ اور اولیاء سے کیا مراد ہے؟ (۴) ہمارے دیار کے شیعہ لوگ کافر ہیں یا مسلم اور جو ان کے کفر میں شک کرے وہ کیسا ہے؟ (۵) جو عالم دین اپنی عزت و عہدہ کی خاطر کلمہ حق نہ کہے اور دوسروں کو روکے تو ایسے عالم کے لئے کیا حکم ہے؟ المستفتی مولوی محمد زکی (خورجہ ضلع بلند شہر) ۲۸ ذیقعدہ ۱۳۶۴ھ م ۴ نومبر ۱۹۴۵ء

(جواب ۵۳۶) (۱) جو مسلم اپنی لامذہبیت کا اعلان کردے اور شعائر اسلام کی توہین کرتا ہو وہ مسلمانوں کا قائد نہیں ہو سکتا (۲) جو شخص نائبان رسول ﷺ کو ذاتی مفاد کے لئے تکلیف پہنچائے اور کلمہ حق کہنے سے روکے وہ شریعت کی رو سے سخت فاسق اور ظالم ہے (۳) اس آیت سے یہ مراد ہے کہ کافروں کو اپنا دوست مت بناؤ یعنی کافروں سے دوستی اور محبت کرنا ناجائز اور حرام ہے باقی کسی کافر سے اپنے مفاد کی خاطر معاملہ کرنا وہ اس آیت سے علیحدہ ہے (۴) ہندوستان کے شیعہ مختلف طبقات کے ہیں بعض ان میں کفر کی حد تک نہیں پہنچتے مگر اکثر ایسے عقائد کے پابند ہیں جو کفر تک پہنچا دیتے ہیں (۵) جو عالم اپنی عزت اور آبرو کی خاطر کلمہ حق نہ کہے یہ بات اس کے لئے اچھی نہیں ہے تاہم خطرہ کے وقت سکوت مباح ہے مگر خطابات کہ دینی امور باطل کی فرمائش کرنی یہ مباح نہیں ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱) جو شخص خلفائے راشدین اور قرآن کی گستاخی کرے اور تارک الصلوۃ ہو وہ مسلمان نہیں
(۲) علماء کی بے عزتی اور ان پر قاتلانہ حملوں کو یزید کے افعال سے تشبیہ دینا
(۳) مہاتما گاندھی سے متعلق ایک سوال

(سوال) (۱) جو شخص مذہبا خلفائے راشدین پر تبرا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہو اور قرآن شریف کو حضرت ابوبکر صدیق یا حضرت عمر فاروق کی بک کہتا ہو علاوہ ازیں وہ دائم الخمر اور تارک الصلوۃ ہو قرآن شریف کو پرانی کتاب کہتا ہو شریعت سے دور کا بھی واسطہ نہ رکھتا ہو وہ مسلمانان اہل سنت والجماعت کا قائد ہو سکتا ہے یا نہیں؟

حافظ بشیر احمد مولوی فاضل انبیٹھوی نے فخریہ بیان کیا کہ جب قائد اعظم مسٹر محمد علی جناح کا جلوس کوئٹہ میں نکلا بے اندازہ مسلمانوں کا ہجوم تھا اور ایسے خلوص و عقیدت سے استقبال کر رہے تھے گویا سجدے میں گر رہے تھے جو کوٹھی قائد اعظم کے لئے سجائی گئی تھی اس میں ایک بلندی پر قرآن شریف بھی رکھا گیا تھا جب جناح صاحب میز کے قریب پہنچے توبید کے اشارے سے دریافت فرمایا کہ یہ کیا ہے منتظمان نے کہا کہ قرآن شریف ہے جناح صاحب نے فرمایا کہ اس کا یہاں کیا کام چنانچہ اٹھالیا گیا پھر جب جناح صاحب مع ہمشیرہ کھانا کھانے کے لئے بیٹھے تو شراب نہیں تھی جناح صاحب کے ارشاد پر بازار سے بڑھیا شراب کی دو بوتلیں منگوائی گئیں جناح صاحب نے مع ہمشیرہ خود نوش فرمائی بعدہ ریاست قلات میں خان صاحب قلات نے دعوت کی وہاں پر بھی جناح صاحب نے ایسا ہی کیا اور ریاست کے توشہ خانی سے ایک پینی بوتلہائے شراب کی ساتھ لائے اس بارے میں مولوی سید نظیر حسین ساکن سہارنپور حال پرنسپل ٹیچر اسلامیہ ہائی اسکول کوئٹہ بلوچستان اور خان بہادر مولوی ڈپٹی منیر الدین صاحب سابق پرنسپل اسسٹنٹ جناب گورنر بہادر کوئٹہ جو ریاست قلات میں وزیر بھی رہ چکے ہیں ہر دو حضرات سے دریافت کرنے پر تصدیق ہوئی یہ دونوں حضرات بھی کانگریس کے موافق نہیں ہیں۔

(۲) ایسی مسلم جماعت کو جو علمائے دین کی بے عزتی کریں ان پر قاتلانہ حملے کریں لشکر یزید سے تشبیہ دینا شرعا جائز ہے یا نہیں؟

(۳) مہاتما گاندھی باوجود ہندو ہونے کے قرآن شریف کی عزت کرتا ہے اور الہامی کتاب مان کر اسے لکھتا پڑھتا بھی ہے اور گرفتاری میں اپنے ساتھ جیل میں بھی قرآن شریف لے گیا بحالات موجودہ مسٹر محمد علی جناح اور مہاتما گاندھی میں کیا فرق ہے؟ **المستفتی** پیر ظہور احمد صاحب ریٹائرڈ سب انسپکٹر پولیس دہلی
۲۸ ذیقعدہ ۱۳۶۴ھ م ۴ نومبر ۱۹۴۵ء

(جواب ۵۳۷) (۱) مجھے مسٹر جناح کے عقائد کا ذاتی طور پر علم نہیں اس لئے ان کے متعلق کوئی حکم دینا مشکل ہے مگر جو لوگ حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر فاروقؓ کی شان میں گستاخی کریں اور دائم الخمر اور تارک الصلوۃ ہوں اور قرآن مجید کو پرانی کتاب بتا کر اس پر عمل کرنے کو ناجائز بتائیں اور دعوتوں میں شراب

طلب کریں اور اسے نوش فرمائیں وہ مسلمانوں کے نزدیک مسلمان نہیں قرآن مجید خدا کی کتاب اور اسلام کا دائمی قانون ہے جس پر ایمان لانا اور عمل کرنا اسلام کا مقدس ترین فرض ہے اس کو مسلمان کے لئے مشعل ہدایت سمجھنا اور اس کی توقیر و تعظیم کرنا مسلمانوں کا اولین فرض ہے۔

مسلمانوں کی دینی قیادت کے لئے متشرع اور دینی تعلیمات کا ماہر مسلمان ضروری ہے اور ان کی قانونی و آئینی قیادت کے لئے بھی متشرع اور باوضع مسلمان بہتر ہے۔

(۲) مسلمان جو علماء کی بے عزتی کریں اور ان پر قاتلانہ حملے کریں اور دین کی عزت و توقیر کو خراب کریں فاسق و بے دین ہیں ایسے لوگوں کے افعال کو یزید کے افعال سے تشبیہ دینا صحیح ہے مگر پھر بھی یہ طریقہ اختیار کرنا بہتر نہیں ہے۔

(۳) مہاتما گاندھی جب تک اسلام قبول نہ کریں اس وقت تک دینی حیثیت سے وہ مسلمانوں کے نزدیک غیر مسلم ہی ہیں اخلاقی طور پر غیر مسلم ایک بد اخلاق مسلمان سے افضل اور بہتر ہو سکتا ہے مگر دینی حیثیت سے مسلم بہر حال غیر مسلم سے افضل ہے مگر یہ فضیلت قیادت کی ترجیح کے لئے کافی نہیں قیادت کے شرائط اور اوصاف بجائے خود اہم ہیں اور ان کے لحاظ سے جو اعلیٰ اور افضل ہو وہ قیادت کا مستحق ہو سکتا ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(۱) مسٹر محمد علی جناح شیعہ ہیں

(۲) پہلے مسلمان بعد میں ہندوستانی

(۳) مسٹر محمد علی جناح انگریزی سیاست کے ماہر ہیں۔

(سوال) (۱) مسٹر محمد علی جناح فرقہ شیعہ سے ہیں وہ مسلمان ہیں یا نہیں؟ (۲) مسٹر محمد علی جناح مسلمان ہوتے ہوئے مسلمانوں کے حقوق اسلامی کی اچھی طرح حفاظت کر سکتے ہیں بحیثیت مسلمان کے یا مسٹر گاندھی یا صدر کانگریس جن کی مجاریٹی کانگریس ورکنگ کمیٹی میں ہے (۳) مسٹر جناح یا کوئی اور مسلمان یہ ہے کہ وہ پہلے مسلمان ہے بعد میں ہندوستانی یہ صحیح ہے یا یہ کہ پہلے ہندوستانی بعد میں مسلمان (۴) مسٹر محمد علی جناح سیاسیات ہند اور قانون ہند کے ماہر ہیں یا نہیں؟ المستفتی محمد تاج الدین عاجز (لودھیانہ)

مورخہ ۲۹ ذیقعدہ ۱۳۶۴ھ م ۵ نومبر ۱۹۴۵ء

(جواب ۵۳۸) (۱) مسٹر محمد علی جناح کے ذاتی خیالات اور عقائد تو مجھے معلوم نہیں مگر وہ فرقہ شیعہ سے ہیں اور شیعوں کے عقائد مختلف ہیں بعض ان میں سے ایسے ہیں کہ وہ گمراہ اور خطاکار ہونے کے باوجود مسلمان کہے جا سکتے ہیں اور بعض ایسے ہیں کہ ان کو مسلمان نہیں کہا جا سکتا مثلاً حضرت علیؓ کی الوہیت یا نبوت کے قائل یا قرآن مجید کو صحیح اور کامل نہ ماننے والے وغیرہم کہ یہ مسلمان نہیں ہیں اگرچہ اسلامی گمراہ فرقوں میں شامل ہیں (۲) مسٹر محمد علی جناح چونکہ اسلامی حقوق سے واقف نہیں نیز بعض اسلامی اصولوں

Maktaba Tul Ishaat.com

کو وہ غلط اور مہمل قرار دیتے ہیں جیسے اسمبلی میں کئی مسودہ ہائے قانون میں یہ بات ظاہر ہو چکی ہے اس لئے ان کو حقوق اسلامی کا محافظ سمجھنا غلط ہے مسٹر گاندھی یا کوئی دوسرا غیر مسلم بھی مسلمانوں کے مذہبی حقوق کا محافظ قرار نہیں دیا جا سکتا مسلمان اپنے حقوق کی حفاظت خود کر سکتے ہیں اور کرنے کے ذمہ دار ہیں کانگریس اگرچہ ایک جماعت ہے جو اپنے شرکاء کے مذہبی حقوق کی رعایت اور حفاظت کی ذمہ دار ہے تاہم حفاظت کرنا اور حقوق کی نگرانی کرنا یہ مسلمانوں کا بھی کام ہے اور انہیں کا فرض ہے (۳) مسلمان پہلے مسلمان ہے بعد میں ہندوستانی یا عربی یا ایرانی - یعنی مسلمان پر اپنے مذہب کا خیال دوسرے تمام صحیح اور جائز خیالات سے مقدم رکھنا لازم ہے (۴) محمد علی جناح انگریزی قانون اور انگریزی سیاست کے ماہر ہیں کیونکہ ان کو انہیں سے سابقہ پڑا ہے اور ان کا انہوں نے مطالعہ کیا ہے اسلامی قانون اور اسلامی سیاست ان سے مختلف ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(۱) مسٹر جناح ایک شیعہ قبیلے کے آدمی ہیں
(۲) جمعیۃ علماء ہند کا ساتھ دینا چاہئے
(۳) کانگریس کے ساتھ مل کر کام کرنا

(سوال) (۱) مسٹر محمد علی جناح صدر مسلم لیگ مسلمان ہیں یا نہیں اور مسلمانوں کو ان کی قیادت میں رہ کر اپنے حقوق کی حفاظت کرنی چاہئے یا نہیں ؟ (۲) آج کل سیاست کا جو خلفشار مچا ہوا ہے جمعیۃ علماء اور احرار اور کانگریس خاکسار جماعتیں جو کانگریس کی معاون ہیں کہتی ہیں کہ ہماری طرف آؤ اور مسلم لیگ کہتی ہے کہ ہماری طرف آؤ ایسی صورت میں ہمیں کیا کرنا چاہئے اور کس جماعت کا ساتھ دینا چاہئے (۳) قرآنی آیتوں سے استدلال کر کے مخالف اسلامی اخباروں میں جو یہ کہا جا رہا ہے کہ کافروں کا ساتھ مت دو ان کو دوست مت بناؤ اس صورت میں موجودہ اہل ہنود کے ساتھ رہ کر اسلام کی حفاظت کرنا ضروری ہے یا مسلم لیگ کے ساتھ رہ کر مسلمانوں کی حفاظت ہو سکتی ہے پس ان دونوں جماعتوں میں کون سی جماعت کو رائے دینی چاہئے (۴) مسلم لیگ کی طرف سے جو مسلم امیدوار کھڑے کئے جاتے ہیں جن کی صورت و لباس وضع قطع پر اور انگریزی تعلیم یافتہ ہونے پر جمعیۃ علماء کی طرف سے اعتراض کیا جا رہا ہے کہ ان کو رائے مت دو کہ وہ پاکستان کے حامی اور کانگریس کے خلاف ہیں دوسرے امیدوار مسلمان جو جمعیۃ علماء کھڑے کر رہی ہے وہ بھی داڑھی منڈے یا ایم داڑھی والے انگریزی داں وکیل بیرسٹر مثل مسلم لیگی امیدوار کے جو وضع قطع لباس و صورت و تعلیم میں ایک ہی حیثیت رکھتے ہیں ان میں نہ کوئی عالم ہے نہ کسی اسلامی ادارے کی سند رکھتا ہے اس قدر ضرور ہے کہ مسلم لیگ و پاکستان کا مخالف ہے مگر کانگریس و ہنود کا حامی ہے اور ہنود کے روپے اور امداد پر کھڑا ہوا ہے تو فرمائیے ان دونوں امیدواروں میں سے کس کو ووٹ دینا چاہئے۔

المستفتی محمد شریف سب انسپکٹر پولیس (میرٹھ) ۳۰ ذیقعدہ ۱۳۶۴ھ م ۶ نومبر ۱۹۴۵ء

(جواب ۵۳۹) (۱) مسٹر جناح ایک شیعہ قبیلے کے آدمی ہیں شیعوں کے بعض فرقے تو اسلام میں داخل سمجھے جاتے ہیں مگر گمراہ قرار دیئے جاتے ہیں اور بعض فرقے اسلام سے خارج ہیں وہ صرف مسلمانوں کے فرقوں میں داخل ہونے کی وجہ سے مسلمان سمجھے جاتے ہیں ورنہ حقیقۃً مسلمانوں کے نزدیک ان کا اسلام معتبر نہیں مسٹر جناح کے حقیقی عقائد ہمیں معلوم نہیں اس لئے ان کے متعلق صحیح مذہبی حکم ہم نہیں دے سکتے کہ وہ ان دونوں میں سے کس میں داخل ہیں (۲) آپ کو جمعیۃ علمائے ہند کا ساتھ دینا چاہئیے۔ (۳) کافروں کا ساتھ دینا تو جب ہو کہ ان کے کفر میں انکی موافقت کی جائے مسلمان تو ہندوستان میں اپنی آزادی اور اپنے مذہب کی برتری چاہتے ہیں اور مخالفین (یعنی انگریزوں) سے وطن کو آزاد کرانا پسند کرتے ہیں اس میں کانگریس ان کی ہم خیال ہے اس لئے وہ کانگریس کے ساتھ مل کر کام کر سکتے ہیں (۴) جمعیۃ العلماء حتی الامکان متشرع آدمیوں کو چنے گی اور جہاں متشرع آدمی نہ مل سکیں گے وہاں ایسے غیر متشرع کو منظور کرے گی جو اصول سے متفق ہو اور جمعیۃ کے مقصد کے موافق کام کرنے کا وعدہ کرے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ ' دہلی

(۱) محمد علی جناح اور سر آغا خان کی قیادت تسلیم کرنا
(۲) محمد علی جناح علی برادران اور سر آغا خان کی قیادت تسلیم کرنا
(۳) مشرکین کے ساتھ جہاد آزادی میں اشتراک عمل

(سوال) (۱) طبقہ انگریزی خواں مثلاً محمد علی جناح یا سر آغا خاں جو صورۃً اور سیرۃً غیر مذہبی ہیں مذہب اسلام اور اہل سنت اور اہل مذہب سے مستغنی ہیں نہ ان کی زندگی مذہبی ہے نہ ان بیچاروں نے مذہبی ہونے یا مذہبی قیادت کا دعویٰ کیا ہے مگر وہ بیرسٹر ہیں سیاست اور قانون کے ماہر ہیں اور سیاسی قیادت کے مدعی اور خواہش مند ہیں پھر سیاست بھی اس قسم کی جو یورپین اقوام کی ہے اسلامی سیاست سے نہ وہ واقف ہیں نہ مدعی مگر کلمہ گو ہیں اور مسلمان ہونے کے مدعی ہیں کیا ایسے اشخاص مسلمانوں کے سیاسی امام ہو سکتے ہیں اور ان کی زیر قیادت باوجود نصب العین جہاد آزادی اور لائحہ عمل کے اختلاف کے قومی اور ملکی خدمات انجام دینے کے لئے جہاد آزادی میں اشتراک عمل جائز ہے یا نہیں اگر ناجائز اور معصیت ہے تو اس کے مرتکب پر کیا حکم صادر ہوگا۔ مطلق قیادت یا مقید قیادت میں حکم یکساں رہے گا یا مختلف؟

(۲) وہ لوگ جو آزادی ہند کی تحریکات میں اخلاص اور للّٰہیت کے ساتھ میدان عمل میں کود پڑے تھے اور تحریک خلافت میں علی برادران یا مسلم کانفرنس میں سر آغا خان کی زیر قیادت شریک ہو گئے تھے یا محمد علی جناح کے صورۃً و سیرۃً غیر مذہبی ہونے کے باوجود انکے زیر قیادت قومی اور ملکی خدمات سرانجام دینے کے لئے تیار ہو گئے تھے ان کا فعل شرعاً کیسا تھا؟

(۳) غیر مسلم کی قیادت میں ان کے ساتھ جہاد آزادی جب کہ حکم شرک غالب ہو گیا ہے اگر اس کے

Maktaba Tul Ishaat.com

خلاف ہو تو کیسا ہے ؟ اور مشرکین کو قوت دینا یا قوت کا سبب بننا جب کہ حکم شرک غالب ہو اور ایک گروہ مشرکین کو مغلوب کرنے کے لئے دوسرے گروہ مشرکین کے ساتھ اشتراک عمل جہاد آزادی میں کرنا جب حکم شرک غالب ہو مسلمانوں کے لئے اس کے متعلق کیا حکم ہے ؟ المستفتی نصیر احمد (آگرہ) ۳ ذیقعدہ ۱۳۶۴ھ م ۶ نومبر ۱۹۴۵ء

(جواب ۵۴۰) (۱) یہ صحیح ہے کہ انگریزی تعلیم یافتہ اور یورپین تہذیب کے دلدادہ لوگ جن کی وضع اور معاشرت بھی غیر اسلامی ہے اور جن سے مذہبی عقائد اور حقوق کی محافظت کی امید نہیں بلکہ موجودہ حالت میں بھی وہ لیجسلیٹو اسمبلی میں مسودہائے قانون کو خلاف شریعت کردینے کے ذمہ دار ہیں نیز موجودہ حالات میں جو لوگ ان کی جدوجہد آزادی پر مطمئن نہیں ہیں اور ان کی طرف سے دل میں شبہات ہیں اور شبہات کے قرائن بھی موجود ہیں وہ اگر ان کے ساتھ اشتراک عمل نہ کریں تو ان کا یہ فعل صحیح ہے البتہ جو لوگ ان کو مخلص اور قومی فداکار سمجھتے ہیں وہ ان کے ساتھ کام کرنے میں معذور ہیں (۲) علی برادران یا محمد علی جناح یا سر آغا خان کے ساتھ کام کرنے والے جب تک ان کو مخلص سمجھتے تھے اور ان کے کاموں کو غلط نہیں جانتے تھے اس وقت تک وہ ان کے ساتھ کام کرتے رہے اور جس وقت سے یہ خیال ثابت ہو گیا کہ مسٹر جناح کا راستہ صحیح راستہ نہیں ان کے اندر وطن کے لئے قربانی دینے کی امید نہیں اس وقت سے جو لوگ انکے ساتھ اشتراک عمل نہیں کرتے ان کا خیال صحیح ہے۔

(۳) جب مسلمان کا اپنا خیال صحیح ہو اور تقویت دین کی سعی کر رہا ہو اس وقت اگر بمجبوری مشرکین کے ساتھ بھی اشتراک عمل کرلے تاکہ شرک وکفر کی قوت متسلطہ کو مٹادے یا کم کردے تو یہ مباح ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

کانگریس کی تائید صحیح ہے اور مسلم لیگ کی نہیں

(سوال) (۱) موجودہ حالات میں جب کہ کانگریس میں تنگ نظر متعصب مسلم کش ہندو کا اقتدار ہے مسلمانوں کو اس میں شریک ہو کر اس کی تائید وحمایت کرنی چاہئیے یا نہیں ؟ (۲) بصورت موجودہ جب کہ آل انڈیا مسلم لیگ میں مسلمانوں کی اکثریت شریک ہے اور مسلم لیگ مسلمانوں کے سیاسی حقوق کی حفاظت کے لئے کام کر رہی ہے اس جماعت کی تائید وحمایت کرنی چاہئیے یا نہیں ؟

المستفتی قاضی حافظ الدین احمد (ضلع بلند شہر)

(جواب ۵۴۱) ہندوستان میں ہندوؤں کی آبادی کی کثرت ایک بدیہی غیر اختیاری چیز ہے اس میں کسی کا اختیار نہیں ہے کانگریس کے اصول میں موقع ہے کہ اس کو انصاف کے موافق کرلیا جائے غیر ملکی فرماں رواؤں سے اس کی امید نہیں ہے کہ ہندوستان کے فوائد کو مدنظر رکھیں انہیں تو اپنا فائدہ مدنظر ہے اور ہمیشہ رہے گا ہندوستانی مسلمانوں کے لئے تو یہی بہتر ہے کہ وہ ہندوستان کو آزاد کرا کے آپس میں سمجھوتہ کر کے رہیں اس لئے جمعیۃ العلماء کانگریس کے ساتھ مل کر ووٹ دینے کو پسند کرتی ہے لیگ نے نہ آج

تک کوئی کام کیا نہ آئندہ امید ہے کہ وہ سرکار سے ٹکرا کر کوئی کام کرے گی اس لئے اس کی تائید کرنی جمعیۃ کے نزدیک صحیح نہیں ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(۱) ووٹ کس کو دینا چاہئے؟
(۲) مسلم لیگ کو ووٹ دینے سے مسلمانوں کو نقصان ہوگا
(۳) مسلم لیگ کے حق میں حضرت مفتی صاحب کا کوئی فتویٰ نہیں

(سوال) (۱) ووٹ کس کو دینا چاہئے مسلم لیگ کو یا حسین احمد صاحب مدنی کو؟ (۲) ووٹ اگر مسلم لیگ کو دیا جائے تو ایمان مذہب اور برادران اسلام کو کوئی نقصان تو نہیں ہے؟ (۳) آپ کے چند فتوے لیگ کے موافق اور چند جمعیۃ علماء کے موافق ہیں۔ آیا کون سا فتویٰ ٹھیک ہے (۴) اگر ووٹ حسین احمد صاحب مدنی کو دیا جائے تو کوئی مذہبی یا قومی نقصان تو نہیں ہے؟ (۵) آپ کون سی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں اور اس کے خیال و مقاصد کیا ہیں؟ المستفتی احسان اللہ ٹھیکیدار (ضلع میرٹھ) ۱۰ نومبر ۱۹۴۵ء

(جواب ۵۴۲) (۱) مولانا حسین احمد صاحب مدنی کے فرمان کے موافق ووٹ دیجئے۔ (۲) مسلمانوں کو نقصان پہنچے گا (۳) لیگ کے موافق کونسا فتویٰ ہے؟ (۴) مسلمانوں کا اس میں انشاء اللہ فائدہ ہوگا کہ مولانا حسین احمد صاحب مدنی کے ارشاد کے موافق ووٹ دیا جائے۔ (۵) میں جمعیۃ علمائے ہند میں شامل اور علماء کا ایک ادنیٰ خادم ہوں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

مسلمانوں کو جمعیۃ العلماء ہند کی امداد کرنی چاہئے

(سوال) (۱) کیا مسٹر محمد علی جناح باوجود شیعہ ہونے کے مسلمان ہیں؟ (۲) اس وقت مسلمان عجب کشمکش میں مبتلا ہیں کہ مسلم لیگ کی معاونت کریں یا جمعیۃ علماء کی؟ آپ کے نزدیک کون حق پر ہے؟ (۳) کیا شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی مدظلہ العالی جن کے علم اور تقویٰ کو تمام ہندوستان تسلیم کئے ہوئے ہے حق پر نہیں ہیں؟ (۴) کیا مسلمان چندہ صدقات خیرات زکوٰۃ چرم قربانی سے مسلم لیگ کی یا جمعیۃ علماء کی امداد کر سکتے ہیں؟ دونوں میں سے کس کی امداد بہتر ہے (۵) کیا آپ کی طرف سے جو فتاویٰ مسلم لیگی اخبارات میں مسلم لیگ کی حمایت میں شائع ہو رہے ہیں وہ صحیح ہیں؟ المستفتی ارتضیٰ حسن خورجہ ضلع بلند شہر ۷ ذی الحجہ ۱۳۶۴ھ م ۱۳ نومبر ۱۹۴۵ء

(جواب ۵۴۳) جمعیۃ علمائے ہند میرے نزدیک صحیح کام کر رہی ہے اس کے موافق عمل کرنا چاہئے حضرت مولانا حسین صاحب مدظلہ اسلام کے جاں نثار اور مسلمانوں کے لئے واجب الاتباع ہیں مسلمانوں کو جمعیۃ العلماء کی امداد کرنی چاہئے اخبارات میں آج کل فتاویٰ بکثرت شائع ہو رہے ہیں بعض صحیح ہیں مگر انتخاب سے غیر متعلق ہیں اور بعض غلط یا فرضی ہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

Maktaba Tul Ishaat.com

کانگریس مشترکہ جماعت ہے اس میں سب ہندوستانیوں کی شرکت جائز اور بہتر ہے

(سوال) اخبار زمزم مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۴۵ء میں حضرت مولانا حسین احمد صاحب نے تحریر فرمایا ہے کہ میں کانگریس کا ممبر ہوں، فیس ممبری دیتا ہوں جلسوں میں شریک ہوتا ہوں اور میری خواہش اور تمنا ہے کہ تمام مسلمان کانگریس میں داخل ہو جائیں تو جناب سے دریافت ہے کہ جناب بھی مثل حضرت مولانا حسین احمد صاحب کے ممبر کانگریس ہیں؟ اور جمعیۃ علماء کے سب یا اکثر لوگ کانگریس کے ممبر ہیں یا نہیں؟ دوسرا سوال یہ ہے کہ ہم لوگ بھی باداینگی فیس ممبر بن جائیں یا نہیں؟ تیسرا سوال یہ ہے کہ کانگریس میں شریک ہو کر کثرت رائے کی حمایت کرنا یا کثرت رائے کی تعمیل مسلمان کے لئے جائز ہے؟ یا نہیں؟ المستفتی حکیم محمد نصیر الدین محمد آباد ضلع اعظم گڑھ ۱۵ ذی الحجہ ۱۳۶۴ھ م ۲۱ نومبر ۱۹۴۵ء

(جواب ۵۴۴) میں کانگریس کا ممبر نہیں ہوں مگر مسلمانوں کے لئے کانگریس کی شرکت اور ممبری جائز سمجھتا ہوں بہت سے جمعیۃ العلماء کے لوگ اس کے ممبر ہیں مولانا سید حسین احمد صاحب بھی کانگریس کے ممبر ہیں جو مسلمان کانگریس میں شریک ہو کر ممبر بن جائیں ان کے لئے یہ جائز اور بہتر ہے کانگریس ہندوستانیوں کی ایک مشترک قومی جماعت ہے اس میں سب ہندوستانیوں کو شریک ہونا جائز ہے اور کام کرنا مفید ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(۱) کانگریس ایک سیاسی جماعت ہے
(۲) حضرت مفتی صاحب کا جمعیۃ العلماء سے تعلق
(۳) مسلم لیگ آزادی ہند کے لئے ایک زبردست رکاوٹ ہے

(سوال) (۱) جمعیۃ علما کیا چیز ہے اور اس میں شریک ہو کر کیا فائدہ ہے نیز جناب والا کون سی جماعت میں شریک ہیں اور ہمیں کون سی جماعت میں شریک ہونا چاہئے؟ (۲) کانگریس کیا چیز ہے یعنی کانگریس کا کیا مطلب ہے اور کانگریس میں کیا فائدہ اور کیا نقصان ہے نیز حضور والا اس میں شریک ہیں یا نہیں؟ (۳) مسلم لیگ کی تعریف سمجھائیں مسلم عوام اس کو اچھا سمجھتے ہیں (۴) مسلم لیگ میں کیا نقصان ہے کہ جمعیۃ علماء اس کو اچھا نہیں سمجھتی اور حضور والا اس جماعت میں شریک ہیں یا نہیں؟ المستفتی مظہر علی خاں (ضلع میرٹھ) ۲۷ ذی الحجہ ۱۳۶۴ھ

(جواب ۵۴۵) (۱) میں جمعیۃ العلماء میں شریک اور اس کا خادم ہوں اور آپ بھی اس میں شریک ہو جائیں (۲) کانگریس سیاسی جماعت ہے جو ہندوستان کی آزادی کے لیے کام کر رہی ہے ہر ہندوستانی خواہ مسلمان ہو یا ہندو یا سکھ اس کا ممبر ہو سکتا ہے (۳) مسلم لیگ مسلمانوں کی جماعت ہے مگر اس کا نظام امیروں اور نوابوں کے قبضے میں ہے اور اس کا صدر آج کل شیعہ مذہب کا ہے مسلمان صرف نام سے دھوکا کھا کر اس کو اپنی ہمدرد جماعت سمجھ لیتے ہیں یہ نہیں دیکھتے کہ وہ ہندوستان کی آزادی کے لئے ایک زبردست رکاوٹ ہے (۴) میں

مسلم لیگ میں شریک نہیں ہوں جمعیۃ علماء کا خادم ہوں جمعیۃ علماء کانگریس کے ساتھ ہندوستان کی آزادی کے لئے کام کررہی ہے مسلمانوں کو جمعیۃ علماء کا ساتھ دینا چاہئیے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

(۱) جمعیۃ العلماء ہند اور جمعیۃ علماء اسلام کلکتہ میں سے جمعیۃ علماء ہند کی متابعت کرنی چاہئیے
(۲) ہندوستان سے مسلم اور غیر مسلم مل کر ہی انگریز کو نکال سکتے ہیں

(سوال) (۱) جمعیۃ علمائے ہند جس کے صدر مولانا حسین احمد صاحب مدنی ہیں اور جمعیۃ علمائے اسلام ہند جس کا اجلاس پچھلے ماہ کلکتہ میں ہو چکا ہے کیا ان دونوں کی تشکیل شرعی نقطہ نگاہ سے احادیث نبوی متعلقہ مسئلہ امارت و جماعت کی روشنی میں ہوئی ہے؟ (۲) مسلمانان ہند کو موجودہ سیاسی انقلاب کی انتخابی جدوجہد میں مذکورہ بالا کونسی جمعیۃ کی متابعت کرنی چاہئیے اول الذکر کی یا آخر الذکر کی؟ (۳) الف- اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْا اَوْلِیَاءَ الشَّیْطَانِ (سورہ نساء) (ب) یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْکَافِرِیْنَ بِطَانَۃً مِّنْ دُوْنِکُمْ لَا یَاْلُوْنَکُمْ خَبَالًا (آل عمران) (ج) یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْکَافِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ (نساء) (د) یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِؤُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ- ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ (الایۃ) کیا مذکورہ آیات کی روشنی میں مسلمانان ہند کسی غیر مسلم قوم یا اقوام سے سیاسی دوستی یا ان پر بھروسہ و اعتماد کرسکتے ہیں یا نہیں؟

المستفتی صوبیدار میجر سردار محمد خان (ضلع گوڑگانوہ) ۲۹ ذی الحجہ ۱۳۶۴ھ

(جواب ۵۴۶) (۱) جمعیۃ علمائے ہند جس کے صدر حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی ہیں اصل جمعیۃ علما ہے اور وہ ہندوستان کی آزادی کے لئے مدت سے جدوجہد کررہی ہے اس کے افعال تمام ہندوستان کے لوگوں کے پیش نظر ہیں میں بھی اس کا ایک خادم ہوں جمعیۃ علمائے اسلام جو کلکتہ میں منعقد ہوئی ہے وہ غیر علماء کی کوشش سے جمعیۃ علمائے ہند کے خلاف اور مقابلے پر بنائی گئی ہے اس کا مقصد لیگ کو تقویت پہنچانا اور جمعیۃ علمائے ہند کی آواز کو کمزور کرنا ہے مسلمانوں کو دھوکہ دیکر انگریزوں کی مدد کرانا ہے (۲) جمعیۃ علمائے ہند دہلی کی متابعت اور اس کے کام کو مضبوط کرنا اور اس میں شریک ہونا چاہئیے (۳) مسلمانوں کو اپنی مذہبی مفاد کی خاطر کام کرنا چاہئیے کسی کافر کی امداد کے لئے نہیں مگر ہندوستان کی سیاست اس قسم کی ہوگئی ہے کہ جب تک مسلم اور غیر مسلم مل کر کام نہ کریں اس کا حل مشکل ہے صرف مسلم جماعت انگریزوں کو نہیں ہٹا سکتی اور صرف غیر مسلم جماعت بھی ان کو بے دخل نہیں کرسکتی مسلم و غیر مسلم مل کر ہی ان کو مجبور کریں تو امید بندھتی ہے کہ کامیاب ہوں اور انگریزوں کی قوت کم ہونے میں مسلم جماعتوں اور درمیانی مسلم حکومتوں کا بڑا فائدہ ہے اس لئے مسلمانوں کو وہ راستہ اختیار کرنا چاہئیے جو آزادی کی طرف لے جاتا ہو اس

Maktaba Tul Ishaat.com

میں ہندوؤں کا کوئی دباؤ اور ان کی کوئی خیر خواہی نہیں ہے مسلم مفاد اور اس کا جلد حاصل ہونا پیش نظر ہے۔
واللہ علیٰ ما نقول شہید۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(۱) فاسق و فاجر کو قائد اعظم کا خطاب دینا جائز نہیں
(۲) جو قرآنی آیت کو جنجال اور انصاف کے خلاف کہے وہ مسلمانوں کا قائد نہیں ہو سکتا

(سوال) (۱) قائد اعظم کے کیا معنی ہیں؟ کیا یہ لفظ فاروق اعظمؓ، غوث اعظمؒ اور امام اعظمؒ کے مترادف ہے کیا پیغمبر خدا ﷺ کے سوا کسی کو قائد اعظم کہہ سکتے ہیں؟ (۲) کیا وہ شخص جو قرآنی احکام کو جنجال اور انصاف کے خلاف کہے یا ان احکام قرآنی کے خلاف قوانین پاس کرانا انصاف پر مبنی قرار دے اور پھر اس سے تائب نہ ہو مسلمانوں کا قائد ہو سکتا ہے؟ اور کیا اس کی اتباع مسلمانوں کے لئے جائز ہے (۳) اس امام کے پیچھے جو متبع شرع ہو مگر سیاسیات میں جمعیۃ علمائے ہند کے ساتھ ہو یا الفاظ دیگر مسلم لیگ کے ساتھ نہ ہو نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ (۴) مذہبی حدود میں رہ کر آزادی ملک کے لئے غیر مسلموں سے اشتراک عمل کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اگر جواب نفی میں ہو تو حضرت شیخ الہند اور مولانا عبدالباری اور مولانا نثار احمد صاحب و دیگر علماء کا اشتراک عمل کیسا تھا؟ اور ایسا اشتراک عمل کرنے والے علماء کے پیچھے نماز پڑھنے والوں کو اپنی نمازوں کا اعادہ کرنا چاہئے اور اگر جواب اثبات میں ہے تو اس امام کے خلاف شر پھیلانے والوں کے متعلق کیا حکم ہے جو مذہبی حدود میں رہ کر آزادی ملک کے لئے غیر مسلموں سے اشتراک عمل کرتا ہے؟ (۵) سواد اعظم سے کیا مراد ہے؟ کیا اس سے متبع شریعت لوگ مراد ہیں یا عوام؟ المستفتی سید محمد کاظم ترمذی (جھانسی)

(جواب ۵۴۷) (۱) قائد اعظم کے معنی ہیں بڑا رہنما یہ لفظ رسول اللہ ﷺ کیلئے تو حقیقی معنی میں استعمال ہوتا ہے اور مجازاً کسی دوسرے حقیقی رہنما کو قائد اعظم کہا جائے تو منع نہیں لیکن غیر متبع شریعت فاسق فاجر کو یہ خطاب دینا ناجائز ہے (۲) ایسا شخص ہرگز مسلمانوں کا رہنما نہیں ہو سکتا جو قرآنی احکام کو انصاف کے خلاف اور جنجال بتائے اور اسلام کے خلاف قوانین پاس کرائے (۳) جو امام متبع شریعت ہو سیاست میں جمعیۃ علماء کے ساتھ ہو وہ سچا امام ہے اس کی امامت بلاشبہ جائز ہے بلکہ وہ دوسرے اماموں سے اولیٰ و افضل ہے (۴) مذہبی حدود میں رہ کر وقتی ضرورت سے غیر مسلموں کے ساتھ اشتراک عمل سیاست میں جائز ہے تمام مسلمان ایسا کر چکے ہیں اور علماء نے اس کے جواز کا فتویٰ دیا ہے اور خود بھی شریک تحریک آزادی ہوئے جو لوگ کسی ایسے امام کے خلاف شر پھیلائیں وہ مفسد ہیں (۵) سواد اعظم سے مراد وہ جماعت ہے جس کی دلیل صحیح و قوی ہو زیادہ بھیڑ مراد نہیں ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

مسلمانوں کو کانگریس میں شامل ہو کر آزادی ہند کے لئے کام کرنا جائز ہے

(سوال) (۱) خداوند تعالیٰ نے قرآن مجید کو ھدیً للمتقین فرمایا نیز سورہ نساء میں ارشاد فرمایا بشر المنافقین بان لھم عذابا الیما اس سیاسی بحران میں یہ آیت کس جماعت پر صادق آتی ہے تحریر فرمائیں تاکہ مسلمان ایسی جماعت سے ہوشیار ہو جائیں (۲) وہ جماعت جائز ہے یا نہیں جو مسلمانوں کی الگ قومیت سے انکاری ہے اور کافروں سے غیر مشروط اشتراک سے حکومت حاصل کرنا چاہتی ہے جیسا کہ جمعیۃ علمائے ہند دہلی نیشنلسٹ مسلمان۔ (۳) وہ جماعت جائز ہے یا نہیں جو اپنی الگ قومیت منوانا چاہتی ہے اور اپنی حکومت قواعد اسلامی کے ماتحت بنانا چاہتی ہے جیسا کہ مسلم لیگ کا نصب العین ہے (۴) آیا کافرین سے مسلمانوں کے مفاد کی توقع ہو سکتی ہے یا نہیں؟ (۵) وہ عالم جو نو دس سال قبل کسی جماعت میں شامل ہونے کے لئے فتویٰ دے چکا ہے اور اب اس کے برعکس فتویٰ دے رہا ہے اس عالم کے لوپر کیا تنقید کی جائے۔
المستفتی محمد امین حزیں سمستی پور بہار۔ ۱۷ محرم ۱۳۶۵ھ

(جواب ۵۴۸) سیاسی معاملات بدلتے رہتے ہیں ان کے موافق فتویٰ بھی بدل جاتا ہے کوئی شخص غیر مسلم کے ساتھ مذہبی شرکت کے جواز کا فتویٰ نہیں دیتا دوسرے معاملات مثلاً تجارت' زراعت' ملازمت میں مسلمان اور غیر مسلم بیشمار مقامات میں شریک ہیں اگر مسلم لیگ ہندوستان کی آزادی کے لئے کام کرے تو سب مسلمان اس کے ساتھ شریک ہو کر کام کر سکتے ہیں لیکن اگر وہ محض باتیں بنائے اور ہندوستان کی آزادی کے لئے کام نہ کرے تو مسلمانوں کو کانگریس میں شریک ہو کر ہندوستان کی آزادی کے لئے کام کرنا جائز بلکہ بہتر ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

کانگریس میں شرکت سے آزادی ہند کا خیال اقرب الی الفہم ہے

(سوال) حضرت حکیم الامۃ مولانا اشرف علی تھانویؒ نیز ان کے جانشین مولانا ظفر احمد تھانوی اور حضرت مولانا شبیر احمد صاحب مدظلہ نے جو فتاویٰ دربارہ عدم جواز شرکت کانگریس جاری کئے ہیں جو عموماً لیگی اخبارات میں شائع ہوئے ہیں اور ممکن ہے کہ حضرت والا کی نظر سے بھی گزرے ہوں جن کا حاصل یہ ہے کہ مسلمانوں کو کانگریس میں شریک نہیں ہونا چاہئے کیا یہ فتاوی ازروئے قرآن وحدیث درست تسلیم کئے جا سکتے ہیں؟ کیا اس بات کا شرعاً امکان ہے کہ ان علمائے کرام نے غلط فتوی صادر فرمایا ہو؟ کیا کسی غلط فہمی کی بنا پر علمائے کرام سے غلطی یا خطائے اجتہادی نہیں ہو سکتی؟ کیا ان علماء کی مذہبی غلطی کا اظہار و اعلان مذہباً جرم قرار پا سکتا ہے؟ المستفتی محشر حسینی (ضلع بلیا) ۲۰ محرم ۱۳۶۵ھ

(جواب ۵۴۹) یہ فتاوی ان حضرات کی رائے پر مبنی ہیں ان کی رائے میں کانگریس کی شرکت مضر ہے اس لئے وہ یہ فتویٰ دیتے ہیں اور جن علماء کی رائے میں کانگریس کی شرکت مفید ہے وہ کانگریس کی شرکت

Maktaba Tul Ishaat.com

نہ سمجھتے ہیں ان فتووں سے مسلمانوں کو دھوکا نہ کھانا چاہیئے کانگریس ایک مشترک جماعت ہے جس میں تمام ہندوستانی شریک ہیں اور اس کی شرکت کو وطن کی آزادی کے لئے مفید سمجھتے ہیں اور یہ خیال اقرب الی الفہم ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

سیاسی معاملہ میں مرشد کی رائے کے خلاف رائے دینا

(سوال) ایک شخص مولانا تھانوی سے بیعت ہے اور ان کی رحلت کے بعد اس نے ان کے ایک خلیفہ مجاز سے تجدید بیعت کر رکھی ہے ایسی صورت میں وہ اس بات کا بھی خواہش مند ہے کہ ان حضرات کے سیاسی عقیدہ کے خلاف کانگریس میں شریک ہو جائے اور کانگریس یا اس کی بعض دیگر ہم خیال و ہم نوا جماعتوں میں سے کسی کے امیدوار کو الیکشن میں ووٹ دے پس کیا ایسا کرنے سے بیعت فسخ ہو جائے گی۔

(جواب ۵۵۰) سیاسی معاملہ بیعت سے علیحدہ ہے مرشد کے خلاف رائے دینے سے بیعت پر کوئی اثر نہیں پڑتا مگر جب کہ مرشد اس بات سے منع نہ کرے اور ناراض نہ ہو اور اگر وہ منع کرے اور ناراض ہو تو پیر کے خلاف کرنا معتبر ہوگا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(۱) خدا کے منکر اور ختم نبوت اور ثواب و عذاب کے منکر کو مسلمان سمجھنے والا خارج از اسلام ہے

(۲) سول میرج ایکٹ کے تحت نکاح کرنے والا

(۳) قرآنی احکام کو ترقی کے خلاف سمجھنا گمراہی ہے

(سوال) (۱) کیا جس جماعت میں خدا کے منکر کمیونسٹ ختم نبوت کے منکر مرزائی جنت دوزخ عذاب ثواب اور فرشتوں کے منکر نیچری حیثیت مسلم شامل ہوں اس جماعت میں شامل ہونا اور اسے مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت قرار دینا اور اس جماعت کے نمائندہ کو مسلمانوں کا نمائندہ سمجھ کر انتخاب میں کامیاب بنانے کی کوشش کرنا یا ووٹ دینا شرعاً حلال ہے یا حرام اور یہ تینوں گروہ مسلمان ہیں یا کافر؟ نیز ان تینوں گروہوں کے عقائد باطلہ سے واقف ہونے کے باوجود ان کو مسلمان قرار دینے والوں کا کیا حکم ہے؟ (۲) کیا جو شخص سول میرج ایکٹ کو اپنا ذاتی عقیدہ قرار دے جس میں ہر مسلمان مرد اور عورت کا نکاح غیر مسلم عورت مرد سے جائز قرار دیا گیا ہو اور نکاح کے وقت فریقین کو اپنے مذہبی عقائد سے انکار کرنا پڑتا ہے اس شخص کا کیا حکم ہے؟ اور جو لوگ ایسے شخص کے اس قسم کے عقیدے سے واقف ہونے کے باوجود اسے مسلمان قرار دیں ان کا کیا حکم ہے؟ (۳) کیا وہ شخص جو اسلام کا دعویٰ کرتا ہو لیکن ایسے قرآنی احکام کو جو نص قرآنی سے ثابت ہیں جیسے عقد نکاح تقسیم وراثت وغیرہ کو موجودہ دور ترقی میں رکاوٹ سمجھتا ہو اور احکام قرآن کے خلاف جو قانون حکومت نے پاس کئے ہوں ان کی پیروی کی ترغیب دیتا ہو تاکہ مسلمان

مقتضیات زمانہ اور موجودہ ضروریات کا ساتھ دے سکیں۔ مسلمان ہے یا کافر؟ اور ایسے شخص کے اس قسم کے عقائد سے واقف ہونے کے باوجود اسے مسلمان قرار دینے والے کے متعلق کیا حکم ہے؟ (۴) کیا جو شخص قرآن کریم کے صریح احکام کی مخالفت کرنے والوں کو ترقی پذیر اور مبنی بر انصاف قرار دے جیسا کہ مسٹر محمد علی جناح صاحب نے سول میرج ایکٹ کی ترمیم پر تقریر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے ایسا شخص مسلمان ہے یا کافر؟ اور ایسے شخص کے اس قسم کے عقائد سے واقف ہونے کے باوجود اسے مسلمان قرار دینے والوں کے متعلق کیا حکم ہے؟ (۵) کیا جو شخص کلمہ گو ہونے کے باوجود مندرجہ بالا عقائد رکھتا ہو مسلمان ہے یا کافر؟ اور ایسے شخص کو مسلمان قرار دینے والوں کا کیا حکم ہے؟ المستفتی محمد یسین نعت خواں (لودھیانہ) مورخہ ۲۰ محرم ۱۳۶۵ھ

(جواب ۵۵۱) جو شخص خدا کے منکروں ختم نبوت کے منکروں عذاب و ثواب کے منکروں کو مسلمان سمجھے وہ خود بھی اسلام سے خارج ہے (۲) جو شخص سول میرج ایکٹ کے ماتحت نکاح کرے اور اپنے مذہب سے قطعی منکر ہو جائے وہ اسلام سے خارج ہے اور جب تک توبہ کر کے دوبارہ اسلام نہ لائے مسلمان نہیں (۳) قرآنی احکام کو موجودہ دور ترقی کے خلاف اور مانع ترقی سمجھنا صریح گمراہی ہے ایسا شخص اسلام کے خلاف ہے (۴) جو شخص قرآنی احکام کے خلاف کرنے والوں کو ترقی پذیر بتائے اور ان کے افعال کو مبنی بر انصاف سمجھے وہ مسلمان نہیں (۵) ایسا شخص جو مذکورہ بالا عقائد رکھتا ہو صرف نام کا مسلمان ہے ورنہ وہ اسلامی عقائد و احکام کا مخالف اور حقیقی اسلام سے خارج ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

مسلم لیگ اور کانگریس کی حکومت میں فرق نہیں

(سوال) آج کل ہندوستان میں دو جماعتیں ہیں مسلم لیگ اور کانگریس۔ مسلم لیگ خالص مسلمانوں کی جماعت ہے اور کانگریس میں سب ہندو ہیں اور چند افراد مسلمان ہیں حکیم الامت مولانا اشرف علی کانگریس کی شرکت کو اپنے فتوی میں سخت منع و ناجائز فرماتے ہیں اور اپنے رسالہ نور میں لکھا ہے کہ میں مسلم لیگ کے لئے دعا کرتا ہوں اور مسلمان بھی دعا کریں کہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو اور ایک مذہبی روایت لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ مسلمانوں کو کفار کا مقابلہ کرنا ہوا اور مسلمان کم تھے اس لئے خارجی جماعت میں شامل ہو کر مقابلہ کیا کیا مسلم لیگ خارجی مسلمانوں سے بھی خراب ہے؟ المستفتی معز الدین (ضلع رہتک) ۲۷ محرم ۱۳۶۵ھ

(جواب ۵۵۲) کانگریس کی شرکت صرف سیاسی ہے مذہب پر قائم رہتے ہوئے انگریزوں سے حکومت لینے میں کانگریس کی شرکت جائز ہے مسلم لیگ میں بھی بے دین لوگ جیسے قادیانی دہریے اور کمیونسٹ سب شریک ہیں پھر ان کا اصول حکومت بھی وہی ہے جو کانگریس نے بتایا ہے یعنی سب رعایا کی حکومت جس میں بے دین بھی شریک ہوں گے اسلامی حکومت تو وہ بھی نہیں ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱) ہندوستان کے ہندوؤں سے مسلمانوں کا صنعت و تجارت میں الگ رہنا مشکل ہے
(۲) ہندو اور اہل کتاب دونوں کافر و مشرک ہیں

(سوال) (۱) کفار و مشرکین سے موالات کرنا جائز ہے یا نہیں ؟ (۲) ہندو کافر و مشرک ہیں یا اہل کتاب ؟ (۳) مہاتما گاندھی و جواہر لال نہرو (جنہوں نے ڈاکٹر عالم کے مقدمے میں حلف کے وقت کہا تھا مجھ کو ایسا حلف دیا جائے جس میں خدا کا نام نہ آئے اس لئے کہ میں خدا کو نہیں مانتا) مدن موہن مالویہ، سردار ولبھ بھائی پٹیل و پنڈت گووند بلبھ پنتھ و نریندر دیو اچاریہ و راجگوپال آچاریہ و سرت چندر بوس کافر و مشرک ہیں یا نہیں ؟

المستفتی مولوی محمد عیسیٰ (کانپور) ۲۷ محرم ۱۳۶۵ھ

(جواب ۵۵۳) ہندوستان کے ہندوؤں کے ساتھ تمام محکموں میں تجارت، صنعت، زراعت میں مسلمانوں کا علیحدہ رہنا مشکل ہے اس لئے ان لوگوں کے ساتھ اپنے دین کی حفاظت کے ساتھ شرکت مباح ہے ہندو اور اہل کتاب دونوں کافر و مشرک ہیں اور اہل کتاب زیادہ مضر ہیں کیونکہ آج کل مادی طاقتیں زیادہ تر ان کے ہاتھ میں ہے یہ لوگ جن کے نام آپ نے لکھے ہیں سب ہندو قوم کے افراد ہیں اسی طرح انگریزوں میں سے سینکڑوں ہزاروں نام لئے جاتے ہیں جنہوں نے مسلمانوں کی سلطنتوں کو تباہ کیا اور مسلمانوں کی شوکت و قوت مٹائی اور آج بھی مٹا رہے ہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

مسلم لیگ کی موجودہ پوزیشن اسلام کے لئے مضر ہے

(سوال) جو مسلمان اسلامی عقائد پر قائم اور ارکان اسلام کے پابند ہیں ان کو بعض لوگ مسلم لیگ میں شامل نہ ہونے اور اس کی امداد نہ کرنے کی بنا پر کافر کہہ دیتے ہیں یہ جائز ہے یا نہیں ؟ المستفتی مولوی حکیم محمد علی (ضلع رہتک) ۸ صفر ۱۳۶۵ھ

(جواب ۵۵۴) مسلم لیگ ایک سیاسی جماعت ہے اس کی شرکت اور امداد کسی مسلمان پر فرض نہیں جو لوگ اس کو صحیح سمجھیں وہ شریک ہوں اور جو اس کو غلط اور مسلمانوں کے لئے مضر سمجھیں وہ شریک نہ ہوں اس کو اسلامی فریضہ بنا دینا اور شریک نہ ہونے والے کو کافر بتانا جہالت اور حماقت ہے موجودہ پوزیشن اس کی مسلمانوں کی نظر میں اسلامی اصول کے خلاف ہے اس لئے اس کی شرکت بجائے مفید ہونے کے اسلام کے لئے مضر ہے اسلام کا درد رکھنے والے اس میں شریک نہیں ہو سکتے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

(جواب دیگر ۵۵۵) (المستفتی مولوی عبدالخالق ضلع بارہ بنکی) موجودہ حالات اور ہندوستان کے واقعات کا تقاضا ہے کہ کانگریس میں شریک ہو کر ہندوستان کی آزادی کی کوشش کی جائے۔ مسٹر محمد علی جناح مسلمان قوم میں تو شامل ہیں مگر فرقہ شیعہ میں سے ہونے اور یورپین تہذیب کے پابند ہونے کی وجہ سے ان کو مسلمان کہنا اور سمجھنا ایک رسمی بات ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

(جواب دیگر ۵۵۶)المستفتی مولوی سعید احمد ضلع غازی پور-۲۰ربیع الثانی ۱۳۶۵ھ-
پاکستان کا مطالبہ پورا ہونے والا نہیں ہے اور اگر کسی طرح پورا بھی ہو گیا تو وہ مسلمانوں کے لئے مفید نہ ہو گا نیز پہلے تو انگریزوں سے ملک کو آزاد کرانا مقدم ہے اس کے بعد مسلم انڈیا اور غیر مسلم انڈیا کا سوال پیدا ہو گا- محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

کلکتہ میں جہاد یا فساد؟

(سوال) کلکتہ کے فساد کو بعض لوگ جہاد سے تعبیر کر رہے ہیں اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو بھڑکا کر اس سے ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں جناب سے درخواست ہے کہ مذہبی اور اخلاقی نقطہ خیال سے جہاد پر چند سطور اپنے دست مبارک سے تحریر فرمائیں نیز اس بات پر روشنی ڈالیں کہ بچوں' عورتوں اور بوڑھوں نا توانوں کو بے خبری میں تلوار کے گھاٹ اتارنا کسی طرح بھی جائز ہے؟ المستفتی میر مشتاق احمد دہلی ۲۲ اگست ۱۹۴۶ء

(جواب ۵۵۷) اس فساد کو جہاد بتانے والے کیا یہ تسلیم کرتے ہیں کہ اس کی ابتدا مسلمانوں نے بہ نیت جہاد کی تھی؟ اگر وہ تسلیم کرتے ہوں تو پھر ان مجاہدین کے امیر اور پیشوا پر یہ ذمہ داری عائد ہو گی کہ اس نے عورتوں' بوڑھوں' بچوں پر کیوں تعدی کرنے دی کیونکہ جہاد میں عورتوں' بچوں' بوڑھوں سے تعرض نہیں کیا جاتا ہمیں تو ابھی تک فساد کی صحیح نوعیت معلوم نہیں ہو سکی ہاں اس کی شخصی صورت کہ عورتوں' بوڑھوں' بچوں کو قتل کیا جلا دیا ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے مکانوں کو جلا دیا یہ شرعی جہاد کی صورت نہیں ہے اسے تو فساد ہی کہا جا سکتا ہے- محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

(۱) تحریک خلافت میں ہر مسلمان کی شرکت لازمی ہے
(۲) تحریک آزادی میں حکام کی سختیوں سے مرنے والا شہید ہے

(سوال) (۱)جو مسلمان شخص خلافت سے خلاف اور ترک موالات سے منکر ہو خصوصاً ایسے وقت میں جب کہ اسلام ایک غیر مسلم سے حق پر جدوجہد کر رہا ہو اس کے واسطے کیا حکم ہے؟(۲) موجودہ تحریک میں جو شخص حصہ لے کر قید ہو جائے اور حکومت کے مظالم کی وجہ سے چند دن میں ہلاک ہو جائے اس کے واسطے کیا حکم ہے-۲۵ ذیقعدہ ۱۳۴۰ھ

(جواب ۵۵۸) (۱)اس وقت خلافت کی تحریک میں شرکت اور اس کے لئے جدوجہد کرنی تمام مسلمانوں کے ذمہ لازم ہے کیونکہ دشمنان دین کے ساتھ مقابلہ ہے جو اسلام اور مسلمانوں کے مٹانے کی کوشش کر رہے ہیں(۲) موجودہ تحریک میں جو مذہب اور وطن کی آزادی کے لئے ہے جو شخص قید ہو جائے اور حکام جیل کی سختیوں کی وجہ سے مر جائے وہ شہید ہے- محمد کفایت اللہ غفرلہ' مدرس مدرسہ امینیہ' دہلی
احقر مظہر الدین غفرلہ'

Maktaba Tul Ishaat.com

انگریز حکومت کے اسکول میں مسلمان بچوں کو تعلیم دلانا حرام ہے

(سوال) جب کہ جمعیۃ علمائے ہند نے عدم تعاون پر عمل کرنا ضروری قرار دیا ہے تو ایک اسکول میں جس کا سرمایہ بالکل گورنمنٹ کے ہاتھ میں ہے اور گورنمنٹ ہی کے نمائندے مثل ڈپٹی کمشنر و چیف کمشنر و خان بہادر مجلس منتظمہ کے ممبروں وغیرہ کے اسکول کے چلانے کے ذمہ دار ہیں اور گورنمنٹ کی امداد لینے سے بھی انکاری نہیں ہیں ایسے اسکول میں متذکرہ بالا فیصلے کو مدنظر رکھتے ہوئے مسلمان بچوں کے تعلیم پانے یا تعلیم دلانے کے لئے اسلام کہاں تک اجازت دیتا ہے۔ المستفتی بشارت اللہ مسلم بقلم خود

(جواب ۵۵۹) دشمنان خدا اور رسول اور دشمنان اسلام اور دشمنان مسلمین سے ترک موالات کرنا ایک مذہبی فریضہ ہے جس کے متعلق قرآن مجید میں صاف و صریح احکام اور ناقابل تاویل نصوص و تصریحات موجود ہیں دوپہر کے وقت وجود آفتاب سے انکار ممکن لیکن قرآن و حدیث جاننے والے کو فریضہ ترک موالات سے انکار کرنا ممکن نہیں قرآن پاک میں نہ صرف ایک دو جگہ بلکہ متعدد مواقع میں اس اہتم بالشان فرض کا ذکر فرمایا گیا اور اس کے اوپر عمل نہ کرنے والوں کو عذاب اور غضب کبریائی سے ڈرایا گیا ہے ایک جگہ ارشاد ہے۔ لاَ تَجِدُ قَوْماً یُؤمِنُوْنَ باللّٰہِ وَالْیَوْمِ الاٰخِرِ یُوَادُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ (مجادلہ) یعنی اے پیغمبر تم اس جماعت کو جو خدا تعالیٰ کی مقدس ہستی اور روز جزا پر یقین و ایمان رکھتی ہو دشمنان خدا و رسول سے موالات یعنی دوستی اور نصرت کے تعلقات رکھتے ہوئے نہ پاؤ گے گویا یوں فرمایا گیا کہ حضرت حق اور یوم آخرت پر ایمان اور دشمنان خدا اور مکذبین روز جزا سے موالات ایسی متباین و متضاد باتیں ہیں کہ ایک دل میں ان کا جمع ہونا ممکن نہیں دوسری جگہ فرمایا۔" یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لاَ تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَآءَ "(ممتحنہ) یعنی ایمان والو! ہمارے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ یعنی ان کے ساتھ دوستانہ تعلقات نہ رکھو تیسری جگہ ارشاد ہوتا ہے۔"انما ینھا کم اللّٰہ عن الذین قاتلوکم فی الدین واخرجوکم من دیارکم وظاھر واعلی اخراجکم ان تو لو ھم ومن یتولھم فاولئك ھم الظالمون" (ممتحنہ) یعنی جو لوگ تم سے مذہبی لڑائی لڑیں اور تم کو تمہارے گھروں سے نکالیں اور نکالنے والوں کی مدد و معاونت کریں حضرت حق ایسے لوگوں کی موالات سے تم کو منع کرتے ہیں اور جو ان سے موالات کرے گا وہ ظالم ہے۔

آج کل جن اعدائے اسلام کے ساتھ ترک موالات کا مسئلہ زیر بحث ہے ان میں یہ تینوں باتیں پورے طور پر موجود ہیں قتال فی الدین اخراج من الدیار اور مظاہرہ علی الاخراج تینوں کام انہوں نے کئے ہیں تو قرآن پاک کے اس صاف و صریح حکم کے بموجب ان اعدائے اسلام سے موالات حرام ہے اور موالات کرنے والے ظالم ہیں اور ظالموں کے لئے دوسری جگہ ارشاد ہے۔الا لعنۃ اللّٰہ علی الظالمین۔ کہ خبردار ہو ظالموں پر خدا کی لعنت ہے اور موالات میں تمام وہ تعلقات شامل ہیں جن سے میل جول اور دوستانہ ربط و اتحاد ظاہر ہوتا ہو یا نصرت و اعانت پائی جاتی ہو پس ایسی گورنمنٹ کی تمام ملازمتیں اور ہر قسم کے تعلقات

نصرت اور گورنمنٹ کو تقویت پہنچانے والے روابط رکھنا حرام ہے محکمہ تعلیم سرتاپا گورنمنٹ کے ساتھ ہر قسم کے تعلقات پیدا کرنے کا مرکز ہے اس لئے فریضہ ترک موالات میں اس کا مقاطعہ نہایت اہم ہے۔ واللہ اعلم

انگریزی حکومت کے کونسل میں ممبر بننا جائز نہیں

(سوال) ایک مسلمان شخص جو بیرسٹر ایٹ لا ہیں انہوں نے اپنے آپکو سرکاری کونسل کی ممبری کے لئے نامزد کیا ہے اور وہ اپنا حلفیہ خیال اس طرح ظاہر کرتے ہیں کہ میں حقوق مسلمانان کی نگہداشت کی غرض سے کونسل کا ممبر بننا چاہتا ہوں لہذا علمائے کرام موجودہ زمانے کے حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے (یعنی جس کشمکش میں اہل اسلام مبتلا ہیں) جواب عنایت فرمائیں کہ مسلمان کو کونسل کی ممبری جائز ہے یا نہیں؟

(جواب ۵۶۰) اس وقت مسلمانوں کی مجالس ملیہ و قومیہ نے گورنمنٹ کے ساتھ ترک موالات کی تجویز پاس کردی ہے یعنی مذہبی جماعت نے مذہبی احکام کے بموجب ایسی گورنمنٹ کے ساتھ اتحاد عمل اور تعاون کو حرام قرار دیا ہے جس نے اپنے صریح وعدوں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مقامات مقدسہ کو خلیفۃ المسلمین کی سلطنت و سیادت سے نکال کر غیر مسلم اثر و اقتدار کے ماتحت کردیا ہو جس نے اسلامی سلطنت اور خلیفۃ المسلمین کی طاقت کو پارہ پارہ کرکے اقتدار خلافت کو زائل کیا ہو جس نے خلیفۃ المسلمین کے غیر مفتوحہ علاقوں پر محض اپنی مادی طاقت کے دباؤ سے خود قبضہ کیا ہو یا کسی غیر مسلم طاقت کو قبضہ دلایا ہو یا اس کے قبضے کو جائز تسلیم کیا ہو جس نے شرائط صلح میں پریسیڈنٹ امریکہ کے اصول کے خلاف ترکی ممالک اور ترکی کی سلطنت پر غاصبانہ تسلط کرلیا ہو جس نے مستقر خلافت (قسطنطنیہ) پر فوجی قبضہ کرکے اسلامی شوکت کو تباہ و برباد کیا ہو۔

اسی طرح قومی و سیاسی مجلسوں نے خلافت کی اس دردناک حالت اور پنجاب کی دل ہلا دینے والی مصیبت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اور کونسلوں میں غیر سرکاری ممبروں کی اکثری خوشامدانہ رفتار کا تجربہ کرتے ہوئے اور حق پرست آزاد خیال ممبروں کی بے دست و پائی اور بالآخر ہمہ حکومت کے وسیع اختیارات کا لحاظ کرتے ہوئے طے کرلیا ہے کہ ایسی کونسل میں جانا قومی مفاد کے خلاف ہے۔

پس جب کہ قومی و مذہبی جماعتوں نے یہ فیصلہ کرلیا ہے تو اب کسی مسلمان کو کونسل میں جانا جائز نہیں اور جب کہ مسلمان خود ہی اپنے حقوق کی نگہداشت کو نسل میں اپنا قائم مقام بھیج کر کرانے پر تیار نہیں یا کونسل میں جانا نگہداشت حقوق کے لئے ان کی رائے میں مفید نہیں تو کسی جانے والے کا یہ عذر کہ میں حفاظت حقوق کے لئے جاتا ہوں اہل مذہب اور افراد قوم کے نزدیک مقبول نہیں ہو سکتا نیز جب کہ کونسل میں اسلامی احکام اور خدا و رسول کی صریح ہدایات کے خلاف قوانین پاس کئے جاتے ہیں تو اس مجلس میں کسی مسلمان کو ان مخالف احکام کے موافق رائے دینا یا سکوت کرنا یا مخالفت کا علم نہ ہو یعنی مذہبی واقفیت پوری حاصل نہ ہو تو شرکت ہی کرنا حرام ہے۔ واللہ اعلم

Maktaba Tul Ishaat.com

حضرت مفتی صاحب کا ایک خط

خط از مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب بنام.....

مولانا المحترم دامت الطافکم ۔نوازش نامہ پہنچا۔ رسالہ ترک قربانی گاؤ کے متعلق جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ دیکھا مجھے بھی اس رسالے کے مضامین متعلقہ حضرت مولانا تھانوی کے پڑھنے سے سخت رنج اور قلق ہوا ہے کیونکہ مضمون مذکور میں بہت سی باتیں خلاف واقع اور بہت سی خلاف شان اہل اللہ اور بہت سی دھوکہ دینے والی ہیں اور مجموعی طرز کلام توہین آمیز ہے نہ صرف مجھے بلکہ ساری جماعت کو اس کا رنج ہے اسی رنج کے ساتھ مجھے اس کا بھی بے حد قلق ہے کہ اس تمام کشمکش کی ابتدا رسالہ تحذیر المؤمنین سے ہوئی اور اس میں بلاوجہ مولانا عبدالباری اور خواجہ حسن نظامی کا نام لیکر انکے متعلق لکھا کیا جو لکھا گیا اظہار حق کا مضائقہ نہ تھا لیکن نام لینے اور لکھنے کی اور ذاتیات سے تعرض کرنے کی ضرورت نہ تھی اور مزید برآں وہ رسالہ خانقاہ امدادیہ سے شائع ہوا جس کے متعلق لوگوں کو یہ علم ہے کہ یہاں کی تمام مطبوعات مولانا کی نظر سے گزرنے اور اجازت کے بعد شائع ہوتی ہیں اسی طرح مجھے اس کا بے حد قلق ہے کہ اسلام کی موجودہ مصیبت ایسی عظیم الشان مصیبت ہے کہ کسی شخص کو خدا کے سامنے خاموشی کا کوئی عذر نہ ہوگا بالخصوص اس حد تک کہ وہ زبان سے تغییر منکر پر قادر ہو پھر بھی جو علما اس وقت تک ساکت ہیں اور ان کی خاموشی اعدائے اسلام کو فائدہ پہنچا رہی ہے اس کا بھی بے حد قلق ہے۔

جناب کا یہ فرمانا کہ دہلی میں کسی نے خواجہ حسن نظامی کی تحریر کا رد لکھا یا نہیں نہ لکھا گیا ہو تو میں جواب شائع کروں اس کے متعلق گزارش ہے کہ تھانہ بھون سے انہیں مولوی ظفر احمد نے مختصر سا رد تو رسالہ الامداد بابت ربیع الاول ۱۳۳۹ھ میں لکھ دیا ہے اور آئندہ مفصل رد لکھنے اور شائع کرنے کا اسی رسالہ میں وعدہ کیا گیا ہے رہا یہ کہ میں رد لکھوں تو اس کے جواب میں گزارش ہے کہ میں آج کل اس کام کو دشمنان اسلام کی اعانت سمجھتا ہوں جن کا مقصد یہی ہے کہ کسی طرح ہندوستان کا اتفاق ٹوٹے ہندو مسلمان لڑیں یا مسلمان مسلمان لڑیں ان کی قوت کمزور ہو اور گورنمنٹ کو اپنا الو سیدھا کرنے کا موقع ملے۔

بیشک حضرت حکیم الامتہ کی شان کے خلاف الفاظ استعمال کئے جانے سے مجھے صدمہ ہے لیکن یہ صدمہ ایک مسلمان کے لئے اس صدمے سے کم ہے کہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے محترم ذرات زمین کی کفار کے ناپاک بوٹوں اور جوتوں سے توہین ہو اور حرم محترم پر گولے گریں اور غلاف کعبہ جل جائے جدہ کے باب المکہ پر نصاری گولہ باری کریں اور قسطنطنیہ پر انگریزی قبضہ ہو سلطان اسلام شاہ شطرنج بنا کر بٹھا دیئے جائیں فوج سے ہتھیار رکھوا لئے جائیں سمرقند میں ہزاروں مسلمان خواتین کی عصمت دری ہو اور ہزاروں بچے یتیم اور عورتیں بیوہ ہوں اور ہم ابھی آپس کے قصوں میں ہی لڑتے جھگڑتے رہیں اور اپنی شخصیات کی مرتفع سر بفلک عمارتوں کو ساتویں آسمان تک پہنچانے کی کوشش جاری رکھیں میں نہیں سمجھتا کہ سینے اور چولی پر آگ لگ جانے کے بعد کون عقل مند عجلت کے ساتھ اس کو بجھانے کے واسطے جھکنے کو اس وجہ سے

ناجائز قرار دے گا کہ کہیں جھکنے کی وجہ سے سر کی ٹوپی گر کر عزت نہ جاتی رہے۔

میں پھر عرض کرنا چاہتا ہوں کہ تحذیر المؤمنین میں مولوی ظفر احمد صاحب نے میرا نام بھی لکھا اور مجھے توجہ دلائی کہ میں معاملات متنازعہ میں کچھ تحریر بازی شروع کروں لیکن میں نے بالکل سکوت کیا اور کوئی تحریر جس میں باہمی منازعت کی جھلک ہو نہیں لکھی اسی وجہ سے میں باوجود اس کے کہ رسالہ ترک قربانی گاؤ سے مجھے بے حد صدمہ ہوا ہے اس کے متعلق کوئی تحریر لکھنی اور شائع کرنی اور ذاتیات سے تعرض کو پسند نہیں کرتا۔

خواجہ حسن نظامی کی ژبودگی سے (جیسا کہ آپ نے یہ لفظ لکھا ہے) ان اعدائے اسلام کی یہودگی ہزاروں درجہ بڑھی ہوئی ہے جنہوں نے سیزدہ صد سالہ اسلامی شوکت کو تباہ کر دیا مسلمانوں کی عزت کو برباد کر دیا اماکن مقدسہ کا احترام ضائع کر دیا افسوس! صد افسوس! آسماں راحق بود گر خون ببارد برزمیں۔ برزوال ملک اسلام وضیاع مسلمین۔

بہر حال یہ میری رائے ہے اگر جناب اور احباب کی رائے اس کے خلاف ہو تو باادب امید ہے کہ اس سے مجھے بھی مطلع فرما کر استفادہ کا موقعہ عنایت فرمائیں گے۔

(ایک اور خط)

(۵۶۲) خط دیگر از مولانا مفتی کفایت اللہ بنام

مولانا المکرم دامت معالیکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ نوازش نامہ پہنچا جناب نے رسالہ ترک قربانی گاؤ کے مضامین متعلقہ مولانا تھانوی پر جس صدمہ اور رنج کا اظہار فرمایا ہے اس میں یہ خاکسار بھی بوجہ ذیل شریک ہے۔

(۱) رسالہ مذکورہ میں بعض مضامین متعلقہ مولانا تھانوی بالکل غلط اور بے بنیاد ہیں۔

(۲) بعض مضامین علم اور علماء کی توہین کرتے ہیں۔

(۳) بعض مضامین شریعت کی کسوٹی پر کھوٹے ہیں۔

(۴) مجموعی طرز تحریر توہین آمیز اور زیر بحث امور سے ہٹ کر ذاتیات پر حملے کے قریب ہے اگرچہ مولوی ظفر احمد صاحب نے رسالہ الامداد بابت ماہ ربیع الاول ۱۳۳۹ھ میں اس کا جواب دیا ہے اور آئندہ مفصل جواب دینے کا وعدہ کیا ہے لیکن اگر آپ یا کوئی صاحب جواب دینا چاہیں تو مضائقہ نہیں لیکن جو صاحب جواب دیں ان کو امور ذیل کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

(۱) جواب سے غرض محض للّٰہیت ہو عصبیت کو دخل نہ ہو۔

(۲) ذاتیات پر حملہ نہ ہو بلکہ نہایت ٹھنڈے دل سے مضامین کا جواب مہذب طریق سے ہو۔ اور اذا مروا باللغو مروا کراما سے تجاوز نہ کیا جائے۔

(۳) اس کا لحاظ رکھا جائے کہ اس ناگوار کشمکش کی ابتدا مولوی ظفر احمد صاحب کے رسالہ تحذیر المؤمنین سے

Maktaba Tul Ishaat.com

ہوئی ہے۔

(۴) زمانہ موجودہ کی اسلامی تباہی اور مسلمانوں کے مصائب اور اعدائے اسلام سے ترک موالات کا پہلو مرعی رہے تاکہ کسی کو یہ کہنے کا موقعہ نہ ہو کہ کعبۃ اللہ کی بے حرمتی ہوئی روضۃ الرسول کی توہین کی گئی خلیفہ اسلام کی عزت خاک میں ملائی گئی سلطنت اسلامیہ تباہ کی گئی اور اس کے متعلق ایک لفظ نہ کہا گیا اور نہ لکھا گیا اور ان کے ایک عالم (مولانا تھانوی) کے متعلق ایک شخص نے گستاخانہ الفاظ لکھ دیئے تو اس قدر جوش آگیا تو گویا ان لوگوں کے نزدیک مولانا کی عزت روضہ رسول کعبۃ اللہ خلیفہ اسلام اسلامی سلطنت سے بھی زیادہ ہے۔

(۵) جمعیۃ علمائے ہند حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب قبلہ نور اللہ مرقدہ کے فتوے اور تمام قومی مجلسوں کے فیصلے کے موجب اعدائے اسلام (گورنمنٹ برطانیہ) کے ساتھ ترک موالات کا حکم دیدیا گیا ہے اور ترک موالات کی کامیابی ہندو مسلم اتحاد پر مبنی ہے حدود شرعیہ کے اندر رہ کر ہندو مسلمانوں کا اتفاق اور اسی طرح مسلمانوں کا باہمی اتفاق نہایت ضروری ہے اور تمام ایسے کام جو اتحاد میں رخنہ ڈالیں گورنمنٹ کی خوشنودی کا باعث ہیں اس لئے جواب لکھنے والے کو اس کا اہتمام ضروری ہے کہ وہ باہمی اتفاق کو توڑنے والا نہ بن جائے اور اپنی تحریر سے تفرقہ پیدا کرنے والا نہ سمجھا جائے ورنہ وہ گورنمنٹ کا آدمی اور اعدائے اسلام کا حامی سمجھا جائے گا اس کی تحریر بجائے مفید اثر پیدا کرنے کے مضر نتائج پیدا کرے گی۔

بہر حال میں نے نہایت دلسوزی کے ساتھ اور اس صدمے کی وجہ سے جو مجھ کو حالات حاضرہ اور مضامین متعلقہ مولانا تھانوی کی وجہ سے ہے یہ سطریں لکھ دی ہیں اور امید کرتا ہوں کہ اگر جناب کی رائے اس کے خلاف ہوگی تو اس سے مجھے مطلع فرما کر ممنون بنائیں گے مجھے بے حد مشغولی کی وجہ سے بالکل فرصت نہیں ہے کہ جواب لکھنے کا ارادہ کروں اور نہ اس قسم کی غیر مفید مجادلانہ بحث کو میں پسند کرتا ہوں۔

فقط ۲۲ ربیع الاول ۱۳۳۹ھ

(۵۶۳) خط حضرت مفتی اعظم بنام مولانا اشرف علی تھانوی

۱۲ دسمبر ۱۹۲۰ء - جناب محترم دامت فیوضہم بعد سلام مسنون - عرض ہے کہ عرصے سے حاضری کا ارادہ تھا مگر یہ جوہ پورا نہ ہو سکا اب تصمیم عزم کے بعد مناسب معلوم ہوا کہ جناب والا سے اجازت حاصل کرلی جائے اس لئے یہ عریضہ ارسال خدمت ہے اگر اجازت ہو تو حاضر ہوں حاضری سے غرض جمعیۃ علمائے ہند اور مسائل حاضرہ کے متعلق کچھ عرض معروض کرنا ہے اس غرض کے لئے میں بلا شرکت غیر صرف جناب سے عرض کروں گا اگرچہ میرے ساتھ ایک اور صاحب بغرض زیارت حاضر ہوں گے مگر ان کو بھی اس گفتگو میں کوئی مداخلت و شرکت کا موقعہ نہ ہوگا۔ محمد کفایت اللہ

جواب خط مذکورہ بالا از حضرت مولانا تھانوی

مکرمی سلمہ ۔السلام علیکم ورحمتہ اللہ۔ الطاف نامہ نے ممنون فرمایا۔بسر و چشم تشریف لائیے مگر قبل تشریف آوری اتنا معلوم ہو جائے کہ جن امور میں آپ کچھ فرمانا چاہتے ہیں آیا صرف میرے سن لینے پر ہی کفالت فرمالیں گے یا میرے ذمہ جواب بھی ہوگا۔ والسلام

خاکسار اشرف علی از تھانہ بھون (۱۶ دسمبر ۱۹۲۰ء)

(۵۶۴) جواب الجواب خط مذکورہ بالا از حضرت مفتی اعظمؒ

۱۶ دسمبر ۱۹۲۰ء۔ مولانا المحترم دامت فیوضہم۔السلام علیکم ورحمتہ اللہ۔ میں جناب والا کی خدمت میں جن مسائل کو پیش کرنے کے لئے حاضر ہوتا ہوں ان میں جناب والا کی رائے اقدس معلوم کرنا مقصود ہے اگر میرے معروضات میں غلطیاں ہوں تو ان کی اصلاح کی توقع ہے اور اگر صحیح ہوں تو تصویب و تصدیق کی تمنا صرف میں سنادوں اور جناب کچھ نہ فرمائیں اس میں کچھ زیادہ فائدہ نہیں اس لئے براہ کرم اس صورت کی اجازت مرحمت فرمائیں۔

جواب از حضرت مولانا تھانوی

مکرمی سلمہ ۔السلام علیکم ورحمتہ اللہ۔الطاف نامہ کا حاصل دو امر ہیں ایک مسائل پیش کرنے پر احقر کی رائے معلوم ہو جانے کی غایت کا مرتب ہونا۔ دوسرا میرے کچھ عرض نہ کرنے پر کسی غایت کا مرتب نہ ہونا سو امر اول کے متعلق یہ عرض ہے کہ خود یہ غایت محتاج غایت ہے مجھ کو اس رائے معلوم کرنے کی کوئی غایت معلوم نہیں ہوتی نہ رفع تردد نہ عمل (اور استقراء سے معتدبہ غایت یہی ہے) کیونکہ اب تک بلا تردد اپنی رائے پر عمل فرمایا گیا ہے اور محض تخطیہ و تصویب کوئی معتدبہ غایت نہیں۔ علاوہ اس کے تخطیہ کی شق میں اگر میں نے اس پر دلیل قائم نہ کی یا قائم کی مگر آپ کا جواب نہ سنا گیا تو گویا آپ کو اپنی تقلید پر مجبور کرنا ہوا جو جائز نہیں اور اگر اس کی بھی نوبت آئی تو مناظرہ کا رنگ پیدا ہو جاوے گا جو اس وقت مضر ہے۔

اور امر ثانی کے متعلق یہ عرض ہے کہ میرے کچھ نہ کہنے کی صورت میں کیا یہ فائدہ محتمل نہیں کہ میں سن کر بطور خود اس میں غور کروں اگر شرح صدر ہو جاوے اس پر عمل کروں ورنہ ردو قدح کے سوء ادب سے محفوظ رہوں۔والسلام محتاج دعا اشرف علی از تھانہ بھون۔ ۷ ربیع الثانی ۱۳۳۹ھ

(۵۶۵) جواب از حضرت مفتی اعظمؒ

۱۰ ربیع الثانی ۱۳۳۹ھ مخدوم محترم دام فیضہم۔ سلام مسنون نیاز مشحون کے بعد گزارش ہے کہ مکرمت نامہ موصول ہوا میں دو تین روز تک حیران رہا کہ اس کے جواب میں کیا عرض کروں یعنی میرے عریضہ سابق پر جو رد و قدح ہے اس کو تقلیداً تسلیم کرلوں یا اس کا نیاز مندانہ جواب لکھ کر (خدانخواستہ غیر

Maktaba Tul Ishaat.com

مفید) مناظرہ کا رنگ پیدا کروں بالآخر کیسی مناسب معلوم ہوا کہ میں تو بنام خدا حاضری کا ارادہ مصمم کرلوں اور اپنی عرض معروض پر جواب دینا نہ دینا بالکل جناب والا کی خوشی پر چھوڑ دوں اگر رائے عالی میں مجھ جیسے ناکارہ کی تسکین مناسب ہوگی تو خود فرمادیں گے ورنہ اپنی محرومی پر صبر کروں گا- واللہ الموفق

کانگریسی کی ممبری نہ کفر ہے اور نہ اس سے ایمان میں ضعف آتا ہے

(الجمعیۃ مورخہ ۱۳ نومبر ۱۹۳۱ء)

(سوال) ایک مسلمان کانگریسی کمیٹی کا ممبر ہے اور موجودہ تحریک کانگریس سے متفق ہے بعض مسلمانوں کے نزدیک اس کانگریس میں شرکت کرنے والا مسلمان کافر ہو جاتا ہے-

(جواب ۵۶۶) نہ کانگریس کی ممبری کفر ہے اور نہ کانگریس کی ان تجویزوں سے جو ملک و وطن کے مفاد کے لئے ہوں اتفاق کرنا کفر ہے نہ اس سے ایمان میں ضعف آتا ہے نہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے جو لوگ کانگریس کی ممبری یا مفید وطن تجاویز سے جو اصول اسلامیہ کے خلاف نہ ہوں اتفاق کرنے کو کفر بتاتے ہیں وہ شریعت اسلامیہ سے ناواقف ہیں یا شریعت پر افتراء کرتے ہیں-واللہ اعلم- محمد کفایت اللہ غفرلہ'

(۱) عورتوں کا کونسل میں جانا
(۲) عورتوں کو ووٹ دینا

(الجمعیۃ مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۳۴ء)

(سوال) (۱) کونسلوں اور اسمبلیوں میں جہاں مسلم عورتوں کی نشست محفوظ ہو عورتوں کا ممبر بننا جائز ہے یا نہیں؟

(۲) میونسپل کمیٹی کی مسلم امیدوار عورتوں کو ووٹ دینا جائز ہے یا نہیں؟

(جواب ۵۶۷) (۱) عورتوں کا کونسل میں جانا کچھ زیادہ مفید نہ ہوگا لیکن اگر جائیں تو حجاب کے ساتھ جانا ضروری ہوگا-

(۲) اگر اس کا اطمینان ہو کہ عورتیں حجاب شرعی کی رعایت رکھیں گی اور کسی نامشروع فعل کی مرتکب نہ ہوں گی تو ان کو ووٹ دینا مباح ہوگا- محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ امارت شرعیہ بہار کے نمائندوں کو ووٹ دیں

(الجمعیۃ مورخہ ۹ جنوری ۱۹۳۷ء)

(سوال) ہندوستان میں ایک نیا قانون جاری ہونے والا ہے اور اسی کے ماتحت اب اسمبلی اور کونسل کے ممبروں کا چناؤ ہو رہا ہے اس قانون کے ذریعے اسمبلی اور کونسل کو مذہبی مسائل کے متعلق بھی قانون بنانے کا حق ہے چنانچہ اس نئے قانون میں اس کی تصریح موجود ہے کہ اسمبلی اور کونسل نکاح طلاق ترکہ وقف

وغیرہ کے متعلق بھی قانون بنائے گی اس وقت تک کا تجربہ یہ ہے کہ چونکہ مذہبی جماعتوں نے اسمبلی اور کونسل میں حصہ نہیں لیا اس لئے بہت سے قوانین پاس ہوگئے جو سراسر مذہب کے خلاف ہیں اس لئے امارت شرعیہ صوبہ بہار نے یہ فیصلہ کیا کہ اگر کوئی پارٹی قائم ہوئی جو مذہبی امور میں امارت شرعیہ کے ماتحت کام کرنے کو تیار ہو تو اس کو امارت کی تائید و حمایت حاصل ہوگی چنانچہ بہار مسلم انڈیپنڈنٹ پارٹی نے مذہبی قیادت امارت شرعیہ صوبہ بہار کے سپرد کی اس لئے اس پارٹی کو امارت شرعیہ کی پوری تائید حاصل ہے چنانچہ انڈیپنڈنٹ پارٹی نے اسمبلی اور کونسل کے داخلے کے لئے مختلف سیٹوں پر اپنے نمائندے کھڑے کئے ہیں پس اس پارٹی کے خلاف دیگر امیدواروں کو ووٹ دینا یا دلانا کیسا ہے؟

(جواب ۵۶۸) تمام رائے دہندگان کو لازم ہے کہ وہ امارت شرعیہ صوبہ بہار کے نمائندوں کو ووٹ دیں امارت شرعیہ جس جماعت کے نمائندوں کو اپنا نمائندہ قرار دے اس کو ووٹ دینا مذہبی تحفظ اور صحیح سیاست کے لئے ضروری ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

جمعیۃ علمائے ہند کے قیام کا مقصد مسلمانوں کی رہنمائی اور ان کی اقتصادی اصلاح ہے

(الجمعیۃ مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۳۳ء)

(سوال) (۱) میری سمجھ میں یہ بات اب تک نہیں آئی جو جمعیۃ علمائے ہند قائم ہوئی ہے اس کا فرض منصبی کیا ہے؟ آیا کسی کام غیر شرعی و خلاف رسول میں امداد کرنا اور اتفاق کرنا یا اس کو روکنے کی کوشش کرنا (۲) فی زمانہ جو جہالت کی روشنی تمام دنیا پر چھا رہی ہے بالخصوص مسلمانان ہند جہالت کے راستے کو آمنا و صدقنا سمجھ کر اس کے بل گھسے چلے جاتے ہیں اس کی روک ٹوک کی کوئی صورت یا کوئی قاعدہ مقرر کیا گیا ہے یا نہیں؟ (۳) جمعیۃ علمائے ہند کے اراکین جہاں جہاں تشریف فرما ہیں ان کے حلقے میں کیا کیا کام ان کے سپرد کئے ہیں؟ آیا وہ کسی فعل قبیحہ اور افعال ناشائستہ کو روک ٹوک کرنے کا مجاز رکھتے ہیں یا نہیں؟

(جواب ۵۶۹) جمعیۃ علمائے ہند کے قیام کا مقصد مسلمانوں کی مذہبی و سیاسی رہنمائی اور ان کی اخلاقی معاشرتی اقتصادی اصلاح ہے (۲) جہاں تک تبلیغ و تذکیر کا تعلق ہے جمعیۃ علما اپنا فرض ادا کرتی ہے لیکن ظاہر ہے کہ اس کے ہاتھ میں قانون کی تنفیذ اور حکومت کی طاقت نہیں ہے (۳) جمعیۃ کے اراکین اپنے اپنے مقامات میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ اپنی استطاعت کے موافق ادا کرتے رہتے ہیں لیکن ان کی سعی تبلیغ و تذکیر کی حدود میں ہی رہ سکتی ہے کسی کو جبراً روکنا ان کی وسعت سے باہر ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

جمعیۃ علماء ہند کے قیام کا مقصد اور اس سلسلہ میں پیش رفت

(سوال) ہندوستان اور عالم اسلام کے مسلمانوں پر جو کچھ گزر رہی ہے اس کے پیش نظر مخلص مسلمانوں کی

Maktaba Tul Ishaat.com

ہ حصہ ملک میں خواہش و تمنائے دلی ہے کہ جمعیۃ علمائے ہند احرار اسلام اور مسلم لیگ اتحاد و استقلال ملت اسلام کے لئے متحد و متفق ہو جائیں ایران میں جو کچھ ہوا اور ہو رہا ہے اور آئندہ عرب و ترکی میں جو کچھ ہونے والا ہے اس کا مطالبہ ہے کہ :

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے
نیل کے ساحل سے لیکر تابخاک کاشغر

حضرت مولانا! ہندو نیائی سیاست اور برطانیہ کی سیاست میں جو انقلابات ہو رہے ہیں وہ آپ پر روشن ہیں اگر مخلصین کی جماعت تمام اختلافات سے بلند و بالا ہو کر محض ملت کے مفاد کے لئے متحد نہیں ہوتی تو پھر مسلمانوں کو کفار و مشرکین ضرور ہضم کرنے کی کوشش کریں گے اور ہماری کمزوری و نااتفاقی کے باعث کیا عجب کہ وہ کامیاب ہو جائیں کیا اس کا وقت اب نہیں آیا ہے کہ جمعیۃ علمائے ہند اور مسلم لیگ کے باہمی اختلافات طے کر دیئے جائیں اور علمائے اسلام مسلم لیگ کی تنظیم کو اصلاح قوم و استقلال ملت کے کاموں کے لئے ہاتھ میں لیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ میری اس مخلصانہ و دردمندانہ درخواست پر آپ ضرور غور فرمائیں گے اور مسلم لیگ کے ساتھ اتحاد و عمل کی کوئی تدبیر سوچیں گے تاکہ علما کا وقار بھی قائم رہے ملت کے اتحاد و استقلال کا مقصد بھی پورا ہو اور دین کی تقویت و ترقی کا بھی سامان ہو اس وقت تو سیلاب انقلاب و الحاد کی زد میں علما اور ملت اور دین سب یکساں طور پر آگئے ہیں حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب قادری داناپوری مدظلہ صدر کلکتہ ضلع مسلم لیگ آپ سے اور حضرت مولانا احمد سعید و دیگر علمائے جمعیۃ سے اس معاملے میں بعد رمضان مل کر گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔

۲۶ اکتوبر ۱۹۴۱ء کو دہلی میں کونسل آل انڈیا مسلم لیگ کا اجلاس ہے مولانا داناپوری مدظلہ اور کلکتہ مسلم لیگ کے دوسرے مخلصین آپ حضرات سے اس موقعہ پر ملنا اور تبادلہ خیال کرنا چاہتے ہیں تاکہ دل کھول کر خلوص اور سچائی کے ساتھ محض ملت کے مفاد کے نقطہ نظر سے ہم مسلمانوں کے اتحاد و استقلال کے موضوع پر بات کر سکیں اور کسی مفید نتیجہ تک پہنچ سکیں امید ہے کہ آپ اور مولانا احمد سعید صاحب مدظلہ اور دوسرے ارکان جمعیۃ مہربانی فرما کر اس موقع پر ضرور دہلی میں رہیں گے اور ہم لوگوں کو ملاقات اور مذاکرات کا موقع عنایت فرمائیں گے حضرت مولانا احمد سعید صاحب کی خدمت میں سلام و نیاز عرض ہے میں یہ عریضہ ذاتی حیثیت سے لیکن صدر کلکتہ مسلم لیگ کے ایما سے لکھ رہا ہوں اس کو پرائیویٹ تصور فرمایا جائے یعنی اس کی اشاعت ابھی اخبار میں نہ ہو دعا ہے کہ اللہ مسلمانوں کے دلوں کو جوڑ دے اور دین و ملت کے لئے ان کو کاملاً متحد کر دے۔ آمین

نیازمند راغب احسن

مسلم لیگ اور جمعیۃ کے اتحاد کے سلسلے میں ایک خط اور اس کا جواب

(جواب ۵۷۰) مکرمی محترمی راغب احسن صاحب ایم اے زاد مجدہم۔ السلام علیکم جناب کے کرم نامے کا شکریہ اور تاخیر جواب کی معذرت اس خادم کے دل میں تو ابتدا ہی سے یہ خیال موجزن ہے کہ فوز و فلاح اتفاق میں ہے اور ہلاکت افتراق و انشقاق میں اسی خیال سے میں نے زمانہ صدارت جمعیۃ میں کئی اہم مواقع پر مسلم لیگ کے ساتھ تعاون کیا اور کئی خطرناک مواقع پر مسلم لیگ کی تائید کی اور اتحاد و عمل کی صورت نکالی مگر آخر الامر لیگ کی طرف سے ایسا رویہ اختیار کیا گیا کہ اتحاد و عمل کے تمام راستے بند ہو گئے جناب کو معلوم ہو گا کہ میں اب جمعیۃ العلماء کا صرف ایک رکن ہوں اور جمعیۃ العلماء کی طرف سے کوئی ذمہ داری کی بات نہیں کر سکتا مولانا السید حسین احمد المہاجر المدنی آج کل جمعیۃ العلماء کے صدر ہیں اور مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی ناظم اعلیٰ۔ یہ حضرات ذمہ داری سے گفتگو کر سکتے ہیں حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب قادری داناپوری سے ملاقات اور گفتگو کرنے میں بیحد مسرت اور افتخار محسوس کروں گا اور ۲۶ اکتوبر کو میں دہلی میں ہی رہوں گا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۴۱ء

مقاطعہ جوعی
(بھوک ہڑتال)

کیا اسلام میں بھوک ہڑتال کی اجازت ہے؟

(سہ روزہ الجمعیۃ مورخہ ۹ جون ۱۹۳۳ء)

(سوال) برقیہ عبدالقیوم صاحب ممبر لیجسلیٹو کونسل صوبہ سرحد بنام حضرت مفتی اعظم مولانا کفایت اللہ صاحب پریسیڈنٹ جمعیۃ علمائے ہند حیات گل نے جو اتمان زئی کا ایک سیاسی قیدی ہے ہری پور جیل میں یکم مئی سے مکمل روزہ رکھا ہے مقصد نامعلوم ہے حالت نازک ہے تاریخ ۲۰ جون مقرر ہے بذریعہ تار اپنی ہدایات سے مطلع فرمایئے۔ عبدالقیوم۔ ایم ایل سی از مانسہرہ

(جواب ۵۷۱) (از حضرت مفتی اعظم) کوشش کیجئے کہ اس کا جائز مطالبہ پورا کر دیا جائے اور روزہ کھلوا دیا جائے اور حیات گل کو بتایئے کہ اسلام اپنے جائز حق کے مطالبہ کو تو جائز قرار دیتا ہے لیکن کسی ایسے فعل کی اجازت نہیں دیتا جس کا نتیجہ یقینی اور ارادی ہلاکت ہو۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

۴ جون ۱۹۳۳ء

تم الجزء التاسع من کفایت المفتی و به تم هذا الکتاب

Maktaba Tul Ishaat.com

تاریخ تکمیل کفایت المفتی

اے مرے مولی مرے مالک مرے پروردگار
تیری خلاقی کے قرباں تیری قدرت کے نثار
وہ نوازش تونے فرمائی ہے میرے حال پر
جس سے دل بیحد ہے شاداں اور بیحد شرمسار
کار سازی سے تری یکجا مرتب ہوگئے
یہ فتاویٰ جن کا تھا ملت کو بے حد انتظار
راہ میں حائل تھے صحرا کیسے کیسے ہولناک
کیسی کیسی گھاٹیاں اور قلہ ہائے کوہسار
ہم عناں تھے کیسے کیسے مخلصان بدسگال
گھات میں تھے کیسے کیسے حاسدان ذی وقار
کس قدر رنگین مناظر تھے نظر کے سامنے
وہ عتاب آمیز تیور وہ غرور اقتدار
اک طرف ساری خدائی اک طرف اک بینوا
وہ تحشم وہ تصادم وہ مصائب کا مفشاء
لائق تحسین نہ تھا میرا کوئی قول و عمل
میری دل سوزی تھی صدہا بدگمانی کا شکار
چوٹ جب لگتی ہے دل پر دل تڑپتا ہے ضرور
دل اگر تڑپے تو دل پر کیا کسی کو اختیار
جب صبا چلتی ہے تو پہلو میں ہوتی ہے کسک
بھولے بسرے کچھ تصور لے کے آتی ہے بہار
بڑھ ہی جاتا ہے گریباں کی طرف دست جنوں
چھوٹ ہی جاتا ہے آخر دامن صبر و قرار
تاکجا ضبط و تحمل تاکجے اخفائے غم
آہ کردم ہر زہ گفتم ناصحا! معذور دار
ہے زمانے کا یہی دستور اور انداز فکر

کیجئے کس کا گلہ اور کس کا کیجئے اعتبار
آگ خود گھر کو لگاتا ہے یہاں گھر کا چراغ
کاٹتی ہے اپنے ہی ساحل کو موج جوئبار
"داورس در عہد ماسنگ ست و مینا داد خواہ"
از تظلم دم مزن کشا ذہانت زینہار
آفریں! ہمت تو شاد باش و شادزی
حسرت و اندوہ راہبر حریفاں واگذار
سرخروئی تیری رحمت سے ہوئی یا رب نصیب
خود لگایا ان تھپیڑوں نے ہی اس بیڑے کو پار
دستگیری سے تری آسان یہ مشکل ہوئی
رائگاں تھی ورنہ میری زندگی مستعار
مفتی اعظم جو تھے فقہ و شریعت کے امام
پیکر صبر و قناعت علم کے روشن مینار
بانی و برپالن جمعیۃ علمائے ہند
معتمد اپنے بڑوں کے ہمسروں کے مستشار
مہتمم جو تھے امینیہ کے اور شیخ الحدیث
ان کو بخشے ان سے راضی ہو خدائے پروردگار
ہے یہ مجموعہ انہیں کی باقیات صالحات
پوری نو جلدوں میں ہے یہ اک کتاب باوقار
نسخہ رشد و ہدایت مستدل اہل علم
اہل افتا کے لئے ہے ایک ناطق مستشار
جلوتوں میں طالبان حق کا صادق رہنما
خلوتوں میں اہل دانش کا جلیس غمگسار
قلب واصف پر ہوا الہام سال عیسوی
مفتی اعظم کی ہے یہ ایک نامی یادگار

۱۹ ۶۹

Maktaba Tul Ishaat.com

خاتمۃ الطبع

بآں گروہ کہ از ساغر وفا مستند
سلام ما برسانید ہر کجا ہستند

سلام ان پاک روحوں پر جن کی زندگی کا ہر ایک لمحہ حرکت و عمل سے معمور اور جن کا دل ہر وقت بادہ عرفان سے مسرور تھا سلام ان مقدس نفوس پر جو اس خرابہ عبرت کو اپنے مجاہدانہ کارناموں سے سرسبز کر گئے اور اس غربت سرائے محن سے مسکراتے ہوئے گزر گئے ہزار ہا رحمت ان مبارک بندوں پر جنہوں نے جادہ حق و صداقت سے کبھی منہ نہ موڑا اور امت کے لئے ایک عظیم ورثہ چھوڑا۔ رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ یہ تھے ہمارے اسلاف جنہوں نے اپنی ہستی کو نمایاں کرنے کی کبھی کوشش نہیں کی نہایت خاموشی سے خدمت خلق میں مشغول رہے ان کی طرز حیات کی ہلکی سی جھلک مندرجہ ذیل رباعیوں میں شاید نظر آجائے۔

در راہ چناں رو کہ اشارت نکنند
در بزم چناں شو کہ زیارت نکنند
با خلق چناں زی کہ چو خسپی در خاک
بر مرقد پاک تو عمارت نکنند

محفل میں جو تو جائے تو مخدوم نہ ہو
اور آئے اگر اٹھ کے تو معلوم نہ ہو
یوں جی کہ پس مرگ نہ پوچیں تجھ کو
مر کر بشریت تری معدوم نہ ہو

(واصف)

تحدیث نعمت

غافل مباش از دل درد آشنائے ما
ایں قطرہ از گداز دہ عالم چکیدہ است

آفتاب زندگی دسمبر ۱۹۴۱ء کے ماہ مئی ۱۹۴۲ء تک جا پہنچا آج جب کہ یہ نویں اور آخری جلد غایت المفتی کی شائع ہو رہی ہے اس ناآشنائے کوئے نیک نامی اور آوارہ دشت ناکامی کی حیات گزراں کا سب سے زیادہ پر مسرت اور مبارک دن ہے قلم نے یکہ و تنہا جو سفر شروع کیا تھا وہ بتوفیق رفیق اعلیٰ پورا ہوا۔

ساتھی نہ کوئی رہنما تھا میرے ہمراہ
منزل پہ بھی تقدیر نے پہنچا ہوں اکیلا

تحریر مسودہ کے دوران بارہا ہمت جواب دے گئی لیکن جب کبھی ہمت پست ہوئی اور تعب طاری ہوا فوراً ہاتف غیبی پکارا۔

ہاں رہ عشق است نیٔ گفتن ندارد باز گشت
جرم راایں جا عقوبت ہست استغفار نیست

جب کبھی شکستہ دلی نے جھلایا فرشتہ امید نے ہاتھ پکڑ کر اٹھایا اور تنبیہ فرمائی کہ یہ کام اگر پایہ تکمیل تک نہ پہنچا تو یہ ایک ایسا نقصان ہوگا جس کی تلافی ممکن نہیں اور ایسا جرم ہوگا جس کی معافی متوقع نہیں۔

اور خود منزل تک پہنچنے کی طاقت بھی کہاں تھی؟ وہ کون تھا جو کشاں کشاں لے جارہا تھا؟

یہ حوادث کے تھپیڑوں کا کرم تھا ورنہ
کس کی طاقت کہ ترے نقش قدم تک پہنچے

غرضکہ سالہا سال کی دل سوزی سے کام مکمل ہوا اور اس سبز ہ بیگانہ و گیاہ پامال کو ایک مقدس اور فانی گلدستہ کا بندھن ہونے کا شرف حاصل ہوا ممکن ہے کہ نامہ اعمال کی سیاہی کچھ کم ہو جائے اور وہ جس نے عمر بھر پردہ پوشی فرمائی وہاں بھی چشم پوشی فرمائے۔

بے بضاعت مجھ سا اور دیدار تیرا ہو نصیب
اللہ اللہ کیا مقدر اور کیا اقبال ہے

اور مبارک و خوش نصیب ہے وہ عالی نظر بندہ جس نے اس گلدستے کی طباعت و اشاعت کے لئے بغیر کسی درخواست و تحریص کے قدم بڑھایا الحمد للہ کہ یہ مجموعہ عالی ہمت عالی جناب حاجی ابراہیم محمد ڈابھیل کی فراخدلانہ اعانت سے شائع ہوا ہے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور اجر جزیل عطا فرمائے۔ امین

اور مستحق تہنیت و تحسین ہیں وہ مخلص و دردمند بندے (مولانا اسماعیل احمد کاچھلیا وفیرہ) جو اس اہم معاونت کا ذریعہ و واسطہ بنے۔

محمد ان کا شفیع و حامی — خدا کی ان پر رہے عنایت
سعید روحوں نے لوٹ لی ہے — یہ دو جہاں کی اہم سعادت
بزرگ بیشک وہی ہے واصف — عطا ہو حق سے جسے کرامت

واخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی آلہ واصحابہ الطیبین الطاہرین والعاقبۃ للمتقین۔

احقر حفیظ الرحمان واصف غفرلہ ولوالدیہ ولجمیع المؤمنین
مہتمم مدرسہ امینیہ دہلی (ابن حضرت مفتی اعظم)

Maktaba Tul Ishaat.com

تتمہ

کفایت المفتی کی سابقہ جلدوں کی طباعت کے بعد جو تحریریں یا فتاویٰ دستیاب ہوئے یا نوٹ لکھے گئے آئندہ طباعت کے موقع پر انشاء اللہ متعلقہ ابواب میں شامل کر دئے جائیں گے۔

نوٹ از واصف

متعلقہ کتاب العقائد پہلا باب فتویٰ نمبر ۵۴

اللہ تعالیٰ کے لئے ذکر اور خطاب میں جمع کا صیغہ استعمال کرنا اسوہ قدیمہ متوارثہ کے خلاف ہے قرون اولیٰ میں کہیں اس کا ثبوت نہیں ملتا کہ بندوں نے اپنی دعاؤں میں یا ذکر میں معبود کے لئے جمع کا صیغہ استعمال کیا ہو اگرچہ اللہ تعالیٰ نے خود اپنے لئے جمع کا صیغہ بھی استعمال فرمایا ہے لیکن جتنی دعائیں انبیائے پیشین کی نقل فرمائی ہیں یا بندوں کے لئے بطور تعلیم ارشاد فرمائی ہیں نیز رسول اللہ ﷺ نے جتنی دعائیں اور کلمات ذکر امت کو سکھائے ہیں ان میں کہیں جمع کا صیغہ اس ذات واحد کے لئے استعمال نہیں فرمایا گیا اور اسی کے مطابق تمام صحابہ و تابعین و تبع تابعین و ائمہ مجتہدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عمل رہا ہے باوجود یکہ قرآن مجید کی وہ تمام آیات ان کے پیش نظر تھیں مگر کسی نے ان آیات سے استدلال کر کے تعظیم کا یہ طریقہ اختیار نہیں کیا۔

افعال کے علاوہ اسماء میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے جمع کا صیغہ استعمال فرمایا ہے مثلاً انا لہ لحافظون' انا لموفوھم' فلنعم المجیبون' ام نحن الزارعون' وغیرہ لیکن کسی نے اس پر قیاس کر کے ھو ربنا کے بجائے ھم اربابنا' انك انت السمیع العلیم کے بجائے انکم انتم السمیعون العلیمون نہیں کہا یہ قیاس صحیح معلوم نہیں ہوتا کہ چونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے جمع کا صیغہ استعمال فرمایا ہے اس لئے ہمیں بھی استعمال کرنا چاہئے دیکھو اللہ تعالیٰ نے بہت سی اشیاء کی قسمیں ذکر فرمائی ہیں والطور' والنجم' والشمس وغیرہ لیکن ہم کو غیر اللہ کی قسم کھانا جائز نہیں - وقال اللہ عزو جل یخادعون اللہ وھو خادعھم وقال عزو جل و مکروا ومکر اللہ ولا یقال یاخادع یا مکار (تفسیر مظہری اعراف) یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے حق میں وھو خادعھم اور ومکر اللہ فرمایا ہے لیکن اس کو خادع اور مکار کہنا جائز نہیں۔

بندہ کے خطاب بصیغہ جمع کی صرف ایک مثال قرآن مجید میں پائی گئی ہے اگرچہ وہ ہمارے مبحث سے غیر متعلق ہے تاہم ازالہ شک کے واسطے عرض کیا جاتا ہے سورہ مؤمنون کی آخری رکوع میں اللہ تعالیٰ نے مشرک کا قول نقل فرمایا ہے۔رب ارجعون لعلی اعمل صالحا۔چونکہ یہ طرز خطاب عام محاورے کے خلاف تھا اس لئے مفسرین کو اس میں توجیہات کرنی پڑیں روح المعانی اور تفسیر مظہری وغیرہ میں بہت سی توجیہات مذکور ہیں۔

مفسرین نے ایک قول اور ضمیر الجمع للتعظیم نقل کیا ہے یعنی قائل نے اللہ تعالیٰ کو خطاب کرتے ہوئے جمع کا صیغہ تعظیم کے لئے استعمال کیا ہے راقم الحروف کو اس قول کے تسلیم کرنے میں چند وجوہ تامل ہے۔

(۱) اور دکا فاعل مشرک ہے۔انہا کلمۃ ھو قائلھا مشرک کے بارے میں یہ تصور غیر مستبعد ہے کہ جمع

Maktaba Tul Ishaat.com

نے تیغے سے اس کی مراد تعظیم ہے نیز یہ طرز خطاب بغرض تعظیم اور کہیں نہیں پایا جاتا ورنہ علامہ ابن جریر جو تابعی ہیں اور مفسرین میں مقدم ہیں ضرور یہ توجیہ لکھتے **الوا وللتعظیم** ۔ کا قول بعد کے مفسرین کا ہے اور وہ بھی محض ذاتی رائے کے درجہ میں ہے۔

(۲) اگر ہم خود ہی یہ رائے قائم کرلیں کہ مشرک نے تعظیماً خطاب بصیغہ جمع کیا تو لفظ رب تو واحد ہے اختصار کے وقت کا قول اور پھر مشرک کا قول ؟ اللہ تعالیٰ نے تو جو کچھ اس کی زبان سے نکلا اس کی حکایت فرمادی ہے قائل کی مراد واقعی تعظیم تھی یا محض فزع کی وجہ سے ایک ہی جملے میں واحد و جمع کا اجتماع ہو گیا؟ تعیین مفہوم کے لئے کوئی منصوص دلیل نہیں ہے۔

(۳) ایک مشرک کے قول کو اگر ہم تعظیم پر محمول کریں تو انبیاء صلحاء اور اعیان امت کا استخفاف لازم آتا ہے کیونکہ تعظیماً یہ طرز خطاب کسی نے اختیار نہیں کیا اگر کوئی شاذ و نادر مثال دستیاب ہو جائے اور یہ بھی ثابت ہو جائے کہ مراد واقعی تعظیم ہی ہے تو وہ عام محاورہ اہل زبان اور عرف جمہور کے مقابلے میں قابل اتباع اور قابل استناد نہیں۔

بعض مفسرین کی رائے ہے کہ آیۃ مذکورہ میں صیغہ جمع سے مراد تکریر فعل ہے اس کی چند مثالیں تحریر فرماتے ہیں راقم کی فہم ناقص ان کے سمجھنے سے بھی قاصر ہے۔

الف۔ **القیا فی جھنم** میں القی القی مراد لینے کی کیا ضرورت ہے ؟ جب کہ مخاطب دو ہی ہیں (سائق اور شہید) **وجاء ت کل نفس معھا سائق و شھید**۔

ب۔ **قفا نبك من ذکری حبیب و منزل** ۔ راقم الحروف نے جب اپنے والد ماجد سے سبعہ معلقہ پڑھی تھی تو خطاب بصیغہ تثنیہ کی تشریح میں انہوں نے فرمایا کہ عرب کے ریگستانوں میں جب کوئی سفر کا ارادہ کرتا تھا تو کم سے کم تین آدمی مل کر سفر کرتے تھے اور اس عدد کی پابندی بایں مصلحت تھی کہ اگر ایک آدمی اتفاقاً بیمار ہو جائے اور دوسرا اس کے واسطے دوا لینے جائے تو ایک آدمی اس کی حفاظت و نگرانی کرے شاعر جو اس وقت مسافر کی حیثیت سے شعر کہہ رہا ہے اپنے دو ہم سفر رفیقوں سے خطاب کر رہا ہے خواہ وہ فرضی ہی ہوں یہ خطاب ہی فرضی ہے مخاطب نہ دو موجود ہیں نہ ایک ۔ تکریر فعل تو جب مراد لی جائے کہ کوئی مخاطب موجود ہو۔

ج۔ **یا حرسی اضربا عنقہ**۔ نگہبانوں کو پکارتے ہیں دو پر نظر پڑی صیغہ تثنیہ ہو گیا۔ خواہ مخواہ تکریر فعل ہی کیوں مان لی جائے ندا جماعت کو فعل تثنیہ اور مراد صیغہ واحد ؟ بڑی عجیب بات ہے۔

د۔ **قول الاخر** ۔ **الا فارحمونی یا اللہ محمد** ۔ **فان لم اکن اھلا فانت لہ اھل** یہ الاخر معلوم نہیں کون صاحب ہیں اور ادب و شعر میں ان کا کیا درجہ ہے ؟ اگر فارحمو کا واؤ تعظیم کے لئے ہے تو دوسرے مصرع میں تعظیم کیوں نہیں ؟ اور اس واؤ کو ضرورت شعری میں داخل کر دیا جائے تو کیا حرج ہے ؟ صیغہ جمع قرار دیکر تعظیم یا تکریر فعل ہی پر کیوں محمول کیا جائے ارکان شعر میں زحاف واقع ہوتے ہیں انہیں میں ایک

اشباع بھی ہے یعنی حرکت کو اتنا کھینچنا کہ اس کے مناسب حرف علت پیدا ہو جائے مثلاً-من یظلم اللؤ ماء فی تکلیفھم- ان یصبحو ا وھم لہ اکفاء (متنبی ص ۹) ھم کا واؤ اشباعی ہے اشباع کی وجہ سے کہیں واحد کا تثنیہ کہیں جمع اور کہیں مذکر کا مؤنث بن جاتا ہے اس کی مثالیں کلام عرب میں عام ہیں-

علیك سلام اللّٰہ قیس بن عاصم ورحمته ما شاء ان یترحما

تحیة من غادر ته غرض الردی اذا زار عن شحط بلادك سلما

فما کان قیس ھلکه ھلك واحد ولکنه بنیان قوم تھدما

(حماسہ ص ۱۱۶) تینوں قافیے تثنیہ کے صیغے ہیں شک کو دور کرنے کے لئے محشی کو تین ا-طور میں لکھنا پڑتا ہے-الالف للاشباع پس یہ الف تکریر فعل کے لئے نہیں ہے-

وانا لنحفوا لضیف من غیر عسرة مخافة ان یضری بنا فیعود (حماسه ص ۳۱۷)

قافیہ میں واؤ اشباعی سے جمع کا صیغہ فیعودون بنا مگر مراد جمع یا تکریر فعل نہیں ہے-

وکیف تقوم علی راحة کان البحار لھا انمل (متنبی ص ۴۱۳)

انی حللت و کنت جد فروقة بلد ایمر به الشجاع فیفزع (حماسه ص ۱۲۲)

تقوموا' فیفزعوا جمع کے صیغے ہیں-

عن الدھر فاصفح انه غیر معتب وفی غیر من قدوارت الارض فاطمع

(حماسہ ص ۱۳۱) اطمعی مؤنث کا صیغہ ہے مگر یہاں مؤنث مراد نہیں-یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُوْا النِّسَآءَ (سورہ طلاق) آیت میں خطاب بصیغہ جمع ہے لیکن مفسرین نے اس کو تکریر فعل یا احترام پر محمول نہیں کیا ہے۔

فارسی اور اردو میں ضمیر واحد جس طرح چھوٹوں کے لئے بولی جاتی ہے اسی طرح انتہائے تعظیم و محبت کے موقعہ پر بڑوں کے لیے بھی بولی جاتی ہے-

یاصاحب الجمال و یا سید البشر

من وجھك المنیر لقد نور القمر

لا یمکن الثناء کما کان حقه

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

مختار مہم زیر و بالا تو ہے

محبوب جناب حق تعالیٰ تو ہے

گرداب بلا میں ڈوبتا ہے محسن

اس کشتی کا پار کرنے والا تو ہے -

اور جب کہ حق تعالیٰ کی تمام صفات کمالیہ میں سے اس کی وحدانیت و یکتائی اولین صفت ہے اور

Maktaba Tul Ishaat.com

توحید کو دین کا اولین رکن قرار دیا گیا ہے تو اس کی سب سے بہتر تعظیم یہی ہے کہ اس کے لئے ایسا صیغہ اختیار کیا جائے جس میں تعدد کا شائبہ نہ ہو اور اسی طرز خطاب پر جماہیر امت کا عمل چلا آرہا ہے۔

اس کے خلاف جن حضرات کو اپنی رائے کی صحت پر اصرار ہے تو وہ مندرجہ بالا فتوے سے جواز کی سند تو پکڑ لیتے ہیں مگر اس پہلو کو نظر انداز کر دیتے ہیں جس کو حضرت مفتی اعظمؒ نے اولیٰ و افضل فرمایا ہے۔ (احقر حفیظ الرحمان واصف)

کتاب العقائد پانچواں باب
قرآن چھونے کے لئے تیمم کیا تو اس سے نماز جائز نہیں

سوال: تعلیم الاسلام حصہ سوم کے صفحہ ۴۰ سطر ۲ پر جو لکھا ہوا ہے کہ اگر قرآن مجید پڑھنے یا چھونے یا مسجد میں جانے یا اذان کہنے یا سلام کا جواب دینے کی نیت سے تیمم کیا تو اس سے نماز جائز نہیں ہے اور دوسرے سوال میں لکھا ہے کہ نماز جنازہ یا سجدہ تلاوت کی نیت سے تیمم کیا تو اس سے نماز جائز ہے یہ مسئلہ سمجھ میں نہیں آیا کیا قرآن مجید بھی بغیر وضو چھونا جائز ہے؟ جیسا کہ اذان پکارنی یا مسجد میں جانا یا اسلام کا جواب دینا یا بغیر ہاتھ لگائے قرآن پڑھنا بغیر وضو کے بھی جائز ہے؟ المستفتی محمد صغیر خاں میانجی مقام او سیا ضلع غازی پور۔

(جواب) قرآن مجید چھونا بغیر تیمم جائز نہیں مگر یہ عبادت مقصودہ نہیں ہے قرآن مجید کے احترام کے لئے اس کو چھونا بغیر تیمم کے ناجائز ہے اس لئے اس تیمم سے نماز جو عبادت مقصودہ ہے جائز نہیں ہے۔ (۱)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

تقریر دلپذیر
کتاب العقائد چودھواں باب
امام ابو حنیفہؒ کی تقلید رسول اللہ ﷺ کی تقلید ہے

حامی شریعت سالک مسالک طریقت قدوۃ الفقہا والمحدثین سند الموحدین الکاملین ماحی شرک و بدعت ظل اللہ الواحد المواہب المولوی رشید احمد ازالت شموس فیوضہ بازغۃ محدث گنگوہی درباره وجوب تقلید شخصی فی زماننا ہذا۔ و فریضۃ تقلید مطلق۔

---

(۱) ولو تیمم لمس المصحف او لقراءۃ القرآن عند عدم الماء لا تجوز الصلاۃ به (حلبی کبیر ص ۷۲ ط سہیل اکیڈمی لاہور)

(تحریر کردہ) خادم الانام کفایت اللہ نام شاہ جہانپوری ۲ ذیقعدہ ۱۳۱۲ھ

حق تعالیٰ نے قرآن شریف میں اتباع اپنے رسول کا فرض فرمایا احادیث تمام اس پر دال ہیں اور یہ بات سب کے نزدیک ہے مگر فہم کی بات ہے کہ اتباع وہ کر سکتا ہے جس نے آپ کی زیارت کی ہو ورنہ بدون حضور آپ کے کیونکر ہو سکتا ہے لہذا فخر عالم ﷺ نے فرمایا ہے -اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم(۱) اور حق تعالیٰ نے فرمایا-فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون (۲) تو پہلوں سے پچھلوں کو سیکھنا فرض فرمایا- صحابہؓ تابعینؒ نے پڑھا اور اقتدا ان کی کی علیٰ ہذا القیاس تابعین سے تبع تابعین نے پڑھا اور اقتدا کی اور آں حضور ﷺ نے فرمایا ہے خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم (۳) ان قرون کی تعریف سے بھی یہی مطلب ہے کہ تبع تابعین نے تابعین سے سیکھا اور تابعین نے صحابہ سے اور یہ ہر سہ قرون خیر امت ہیں ان سے میرا طریقہ لو کیونکہ ان کی افضلیت بہ سبب ان کے علم و عمل کے ہے اور جو علم و عمل میں اولیٰ ہوتا ہے وہی مقتدا ہوتا ہے پس اب متبعین سنت ہونے پر تحصیل دین محمدی صحابہ سے اور ان کے بعد تابعین اور تبع تابعین سے فرض ہوئی علیٰ ہذا آج تک یونہیں قرن بقرن چلا آیا ہے اور حضور انور ﷺ نے فرمایا بلغوا عنی -(۴) سب عالموں کو خطاب فرمایا کہ تبلیغ دین کی کرو تو ہر زمانے میں بعبارت صریح قرآن و حدیث کے علما سے دین کی تحقیق اور علم نبوی کا سیکھنا فرض ہوا کیونکہ بدون تقلید پہلوں کے پچھلوں کو ہرگز دین نہیں مل سکتا ہے مشتہر کو دین پہلوں سے معلوم ہوا ہے اس پر کوئی القا نہیں ہوا وحی بند ہو گئی ہے کس کی بات ماننا اور اس کو صادق جان کر عمل کرنا' یہی معنی تقلید کے ہیں اتنی بات مقلدین و غیر مقلدین سب تسلیم کرتے ہیں مگر غیر مقلدین صرف لفظوں کی تقلید کرتے ہیں کہ پہلوں سے صرف لفظ سن کر قبول کئے اور معانی جو آپ چاہے لگا لئے گو ذہن کے موافق ہوں یا مخالف- سبحان اللہ! صحابہ جو عربی داں تھے فصاحت اور نکات اپنی زبان کے خوب جانتے تھے قرآن و حدیث کے معانی کو حضرت رسول خدا ﷺ سے اور پھر دوسرے صحابہ سے تحقیق کرتے تھے اور مقصد معانی کے سیکھنے کی ضرورت جانتے تھے-

مشہور ہے کہ حضرت عمرؓ نے دس برس میں سورہ بقرہ کو سیکھا آیا حضرت عمرؓ معانی پڑھتے تھے یا الفاظ ؟ الفاظ پڑھنے کی کیا ضرورت تھی؟ تفسیر اور معانی قرآن و حدیث کے پڑھا کرتے تھے اور علی ہذا تابعین اور تبع تابعین اور سب علما کو معانی کی تقلید ضروری تھی مگر چند جہلا کو کچھ حاجت نہ رہی فقط پہلے لوگوں کے لفظ دیکھ کر اپنی رائے سے معانی جو چاہے گھڑ لئے-

احادیث میں موجود ہے کہ صحابہ اور تابعین قرآن مجید کے متعارض مضامین اور غریب لغات کو

---

(۱) رواہ رزین (مشکاۃ باب مناقب الصحابۃ : ۵/۵۵٤)
(۲) (سورۃ الانبیاء : آیت ۷)
(۳) (ترمذی' باب ماجاء فی فضل من رأی النبی ﷺ : ۲/۲۲۵ ط' سعید)
(٤) (مشکوٰۃ' کتاب العلم : ۱/۳۲)

Maktaba Tul Ishaat.com

خوب تحقیق کرتے تھے بہر حال تقلید لفظی اور معنی کی دونوں کی دین میں واجب ہے تو اب حسب ارشاد شارع علیہ السلام تقلید واجب ہوئی اور جو کوئی کسی عالم کی (تابعین سے لے کر آج تک) تقلید کرتا ہے تو تقلید صحابہ ورسول اللہ ﷺ ہے کیونکہ یہ سب وسائط ووسائل آپ کے ہیں سو تابعین اور تبع تابعین کی تقلید اور ان کے شاگردوں کی تقلید اور صحابہ کی تقلید خود رسالت مآب ﷺ کی تقلید ہے تو بالضرورت امام ابو حنیفہ کی تقلید رسول اللہ ﷺ کی تقلید ہوئی اور مقلد امام شافعی وغیرہ کا بھی مقلد حضور ﷺ کا ہوا اب باوجود اس بات کے کہ تقلید رسول اللہ ﷺ کی بدون صحابہ کے اور تقلید صحابہ کی بدون تابعین کے محال ہے اور قرآن وحدیث میں ان کی تقلید بحکم مصرح مذکور ہو چکی تو پھر ہم پوچھتے ہیں کہ باری تعالیٰ ورسول اللہ ﷺ کی طرف سے حکم تقلید ائمہ اربعہ کے وجود کے کیا معنی ہیں آیا یہ مقصود ہے؟ کہ قرآن مجید یا حدیث شریف میں خاص کر بنام ابو حنیفہ یا مثلاً امام شافعی کے حکم ہو تا کہ فلاں امام کی تقلید کرنا چاہئے اگر یہ مطلب ہے تو محض دھوکا مسلمانوں کو دینا ہے بخاری و مسلم کے الفاظ کی تقلید کو کسی مصرح حدیث یا قرآن کی آیت ہے؟ یا صحابہ میں سوائے چند نام کے کس کے نام کی تصریح آئی ہے؟ اور اگر صحابہ کے قرن میں عموم لفظ **اصحابی کالنجوم** پر قناعت ہے تو **ثم الذین یلونھم** اور لفظ **اھل الذکر** کے عموم میں کیا قباحت دیکھی جو یہاں پر تخصیص اتمی کی ضرورت پڑی؟

اگر مشتہر ہم سے امام ابو حنیفہ یا امام شافعی کی تصریح اسم کی نص مانگتا ہے تو ہم بھی ہر واحد کی صراحت نام کی نص پوچھتے ہیں اور بخاری و مسلم وغیرہما تمام ائمہ حدیث کی تقلید لفظی کی نص صریح طلب کرتے ہیں الغرض یہ سب مغالطہ اور دھوکا ہے اصل بات یہ ہے کہ جیسے صحابہ نے حضرت ﷺ سے دین حاصل کیا ہے ویسے ہی تابعین نے صحابہ سے اور تبع تابعین نے تابعین سے اور جب صحابہؓ کی تقلید کا ارشاد ہوا تو سب ہی صحابہ کا نام لے لیا اور جب تابعین کا علم صحابہ کے علم پر موقوف ہے تو سب تابعین کی تقلید کو ضروری فرمادیا اور علی ہذا القیاس بعد کے قرون میں اور امام ابو حنیفہ بھی تابعین میں سے ہیں چنانچہ علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے ایک رسالہ اس باب میں لکھا ہے تو ان کی تقلید نص سے ثابت ہوئی کیونکہ تمام فقہ حدیث اور صحابہ کے اقوال اور افعال سے مستنبط ہے اور علی ہذا القیاس امام شافعیؒ وغیرہ ائمہ بھی تبع تابعین کے شاگرد ہیں ان کا علم بھی صحابہ کے علم سے مستفاد ہے سو اب کس منہ سے ان کی تقلید کا انکار کیا جا سکتا ہے۔

ہاں البتہ ایک بات باقی رہی مشتہر کا اگر یہ مطلب ہے کہ تقلید سب صحابہ و تابعین کی درست ہے پھر خاص کر ایک کی تقلید کرنی کیا ضرور ہے اور وجوب تقلید ایک ہی شخص کا کس نص میں آیا ہے؟ نص قرآن وحدیث تو علی العموم سب کی تقلید کا ارشاد فرماتے ہیں اور تابعین و تبع تابعین کی طرف سے بھی یہی ظاہر ہے کہ وہ کسی ایک شخص کے شاگرد نہیں بلکہ چند لوگوں سے ان کا علم حاصل ہے بیشک یہ بات قابل التفات ہے۔

اول غور سے یہ بات سنو کہ حدیث **اصحابی کالنجوم** کے یہ معنی ہیں کہ سارے صحابہ ہر واحد

مثل ستارے کے ہیں تم جس کسی ایک صحابی کی بھی اقتدا کرو گے تو ہدایت پاؤ گے تو مطلب حضور ﷺ کا یہ ہے کہ فقط ایک صحابی خواہ کوئی ہو ہدایت کے لئے کافی ہے یہ معنی نہیں کہ جب سب کی اقتدا کرو گے تو ہدایت پاؤ گے ورنہ فلا۔ مگر ہاں جب ایک کی اقتدا میں ہدایت ہوئی تو اگر چند صحابہ کی اقتدا کرے گا اور مسائل و مواقع متعددہ میں اصحاب متعددہ کی اقتدا ہو گی تو بھی ہدایت ہو گی پس اس حدیث میں آپ نے ایک صحابی کی تقلید کو فرمایا اور زیادہ کو منع نہیں فرمایا اور واقعی مسئلہ مختلفہ میں ایک وقت میں تو ایک ہی کی اقتدا ممکن ہے اوروں کی تقلید نہیں ہو سکتی۔

اور اوپر کی تقریر سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ تقلید صحابہؓ کی تقلید رسول اللہ ﷺ کی ہے اور تقلید تابعین کی تقلید صحابی کی ہے علیٰ ہذا یہ حکم جیسا صحابہ کی نسبت ہے ویسا ہی تابعین و تبع تابعین وغیرہم کی نسبت بھی یہی حکم ہے کہ ایک کی تقلید ضرور ہے اور زیادہ کو منع فرمایا تو بہر حال اتباع ایک عالم کا کرنا جس کا نام تقلید شخصی ہے جائز ہوا کہ اس کے کرنے سے دین حاصل ہوتا ہے اور لوگ ہدایت پاتے ہیں اور امر فاسئلوا (الایہ) کا امتثال پورا حاصل ہوتا ہے اور اصحابی کالنجوم الخ پر کامل عامل بنتا ہے اور اس تقلید میں کوئی کراہت اور ترک اولیٰ نہیں اور مطلق جو کہ مامور ہے یہ بھی ایک فرد ہے اگرچہ دوسرا فرد کہ چند علما کی تقلید کرتا ہے وہ بھی دراصل رولو جائز ہے مثل اس تقلید شخصی کے پس مقلد امام ابو حنیفہ و امام شافعی وغیرہما کا مقلد رسول اللہ ﷺ کا ہے ان میں سے کسی کا نام لے کر فرمانے کی ضرورت نہیں کیونکہ جزئیات اور عام کے افراد حکم صراحت ہوتے ہیں۔

اگر مشتہر کا مذہب کلیہ میں صراحت آ بھی ہے تو تمام کلیات اور عمومات واردہ نصوص لغو ہو جائیں گے سب زانی و سارق و غاصب اپنے نام کی تصریح مانگیں گے جیسا کہ کفار کہا کرتے ہیں کہ خاص ہمارے نام کا حکم نامہ دکھاؤ الحاصل یہ نہایت چرپوز مطالبہ اور واہی بات ہے اور محض دھوکا ہے۔

اور بعد اس کے دوسری بات یہ سنو کہ حق تعالیٰ قرآن شریف میں بقولہ ولا تفرقوا بینکم حکم اتفاق کا مسلمانوں کو دیتا ہے اور اجتماع اور عدم تنازع کو فرض فرماتا ہے اور جو امر تفریق ڈالنے والا ہو اس کو اہل اسلام پر حرام اور منع فرماتا ہے اگرچہ وہ امر مستحب ہو مثلاً جو امر کسی وقت میں مستحب تھا جب اس امر سے مابین مسلمانوں کے عین فساد ہونے لگا تو وہ امر حرام ہو جاتا ہے دیکھو کہ رسول اللہ ﷺ نے باندیشہ افتراق امت کے بیت اللہ کی دیوار کو اپنے موقع پر رہنے دیا اور خود آپ نے تطویل قراۃ فی الصلوۃ کو مستحب فرمایا تھا کہ عمدہ وہ نماز ہے جس میں قرآن شریف زیادہ پڑھا جاوے اور حضرت معاذؓ نے اس پر عمل کیا تو جب ایک صحابی نے شکایت کی کہ ہم زراعت کرنے والے ہیں معاذ کے طول قراءۃ سے ہم کو تکلیف ہوتی ہے تو حضرت ﷺ نے حضرت معاذ کو فتان فرمایا اور چھوٹی قراءۃ کو واجب کر دیا کیونکہ فرض ادا کرنے کو ادنیٰ درجہ کافی تھا اور یہ طریقہ موجب اتفاق کا تھا اور دوسرا طریقہ باوجودیکہ مستحسن تھا مگر وقت افتراق کے اس کو فتنہ فرمایا اور اس پر عمل کرنے والے کو فتنہ انگیز فرمایا پس یہ قاعدہ شرع کا ہے کہ اگر ادائے واجب کے دو طریقے

Maktaba Tul Ishaat.com

ہوں ایک میں فساد ہوتا ہو اور دوسرے میں اتفاق رہتا ہو تو وہ طریقہ جس میں فساد ہو اختیار کرنا حرام ہوتا ہے اور دوسرا طریقہ واجب ٹھہرایا جاتا ہے اگرچہ وہ طریقہ جس میں افتراق ہوتا ہے عمل میں عمدہ ہو مگر اس امر عارض سے حرام بنتا ہے۔

اب ان دونوں امر کے بعد جواب اس خدشے کا صاف نکلا کہ تقلید شخصی کرنے والے (اہل ہند مثلاً) اپنے فرض سے فارغ تھے اور امتثال امر خداوندی میں سرگرم اب اگر عدم تقلید شخصی کو کرایا جاتا ہے تو حکم مقدمہ ثانیہ معلوم ہوا کہ فتنہ وافتراق امت میں ڈالنا ہے لہذا امر ناجائز ہوا اور تقلید شخصی واجب ہوئی لہذا ہم کہتے ہیں کہ اب تقلید شخصی واجب بالغیر ہوئی اور عدم تقلید حرام بالغیر اور جو کچھ فتنہ ونزاع اور اختلاف باہمی اس عدم تقلید میں ہے سب کو نظر آتا ہے اب بفضلہ تعالیٰ وجوب تقلید شخصی خوبی واضح ہو گیا اور تقلید ائمہ اربعہ میں سے کسی امام کی بالتعیین واجب وثابت نص قرآنی واحادیث نبوی سے ہو گئی کسی مسلمان کو تردد لائق نہیں اور یہ سوال مشتہر کا اصل سب سوالات میں ہے ہمارے جواب کو بہت غور سے دیکھنا چاہئے کہ بدفہم حجت کے بہت سے خدشے رفع ہو جاتے ہیں فقط۔ واللہ اعلم

الحمد للہ کہ بتاریخ ۳؍ ذیقعدہ ۱۳۱۲ھ کو تقریر موضح وجوب تقلید شخصی مولانا موصوف کی تمام ہوئی۔

(نوٹ از واصف) حضرت مولانا گنگوہی کی مندرجہ بالا تقریر مفتی کفایت اللہ نے اس زمانے میں قلم بند فرمائی جب کہ مفتی صاحب کا طالب علمی کا زمانہ تھا کیونکہ مفتی صاحب ۱۳۱۵ھ میں دار العلوم دیوبند سے فارغ التحصیل ہوئے تھے۔

کتاب اللقیط و اللقطہ

مسجد سے کسی کی جوتی گم ہو گئی تو.....؟

(سوال) زید کی جوتی مسجد میں سے کوئی بدل کر لے جاتا ہے نماز سے فارغ ہو کر جب زید اپنی جوتی تلاش کرتا ہے تو اس کی جوتی نہیں ملتی جس وقت تمام نمازی مسجد میں سے چلے جاتے ہیں تو زید کو ایک جوتی رکھی ہوئی ملتی ہے اور اس کا یہ گمان غالب ہوتا ہے کہ کوئی بدل کر لے گیا ہے کیا وہ جوتی زید لے سکتا ہے؟

(جواب ۴) جب اس جوتی کا کوئی مالک نہیں ہے تو زید اسے اس خیال پر کہ یہ اس کی جوتی کا بدل ہے لے سکتا ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

کتاب اللقیط و اللقطہ

جس چیز کا اصل مالک معلوم نہ ہو اس کا کیا کیا جائے؟

(سوال) زید کی بساط خانے کی دکان ہے بیوپاری جو سودا خریدنے آتے ہیں کبھی اپنی لکھنے کی پینسل اور کبھی

ایک آدھ آنہ بھول جاتے ہیں اور پھر واپس آکر نہ تو وہ خود دریافت کرتے ہیں اور نہ زید کو یہ یاد رہتا ہے کہ کون کون سے بیوپاری اس کی دکان پر آئے تھے جن سے وہ دریافت کرے ان چیزوں کے متعلق زید کے لئے کیا حکم ہے؟

(جواب ٤) ایسی چیزیں جن کے اصل مالک نہ معلوم ہوں اور نہ مل سکیں صدقہ کردی جائیں۔(۱)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

کتاب الطہارۃ دوسرا باب فصل سوم

مسلمان کا جھوٹا پانی پینا افضل ہے

(سوال) زید اپنے پانی پینے کا برتن الگ رکھتا ہے اور دوسرے کے برتن سے پانی پینا بھی گوارا نہیں کرتا اور دوسرے کا پانی پینا پسند نہیں کرتا ایک مسلمان کو کسی دوسرے مسلمان سے کہاں تک پرہیز برتنا جائز ہے؟

المستفتی مستری حافظ انعام الٰہی صاحب محلہ فراشخانہ دہلی

(جواب ٥) یہ پرہیز کس خیال سے کیا جاتا ہے شریعت نے تو ایسے پرہیز کا حکم نہیں دیا ہے مسلمان کا جھوٹا پانی پینا افضل ہے(۲) ہاں اگر کوئی خاص وجہ ہو تو وہ ظاہر کی جائے تو اس کا حکم بتایا جائے۔ محمد کفایت اللہ

کتاب الطہارۃ دوسرا باب فصل چہارم

کیا آنکھ اور کان سے نکلنے والے پانی سے وضو ٹوٹتا ہے؟

(سوال) رسالہ رکن دین میں بحوالہ غایۃ الاوطار لکھا ہے کہ درد کے ساتھ آنکھ ناک کان سے جو پانی برآمد ہو وہ ناقض وضو ہے اور فتاوی رشیدیہ حصہ دوم ص ۱۵ میں ہے کہ آنکھ سے درد کے ساتھ جو دھیڈ نکلتی ہے وہ ناقض وضو نہیں ہے تو آیا دھیڈ کے معنی نجس پانی ہے یا کوئی اور چیز؟ المستفتی محمد صغیر خاں میانجی مقام اوسیا ضلع غازی پور ۴۲-۵-۱۹

(جواب ٦) آنکھ کان سے نکلنے والی چیز اگر پانی سے مختلف ہے یعنی پیپ یا لہو ہے تو بہر حال ناقض ہے خواہ درد ہو یا نہ ہو اور اگر پانی ہے اس میں کوئی رنگ یا بدبو نہیں ہے پانی کی طرح صاف شفاف ہے تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر یہ پانی بیماری سے نکلا یا درد کے ساتھ نکلا تو ناقض ہے اور اگر بیماری سے نہیں نکلا یا درد

---

(۱) ندب رفعها لصاحبها ووجب عند خوف ضياعها فان اشهد عليه و عرف الى ان علم صاحبها لا يطلبها او انها تفسد ان بقيت كالا طعمة كانت امانة والا تصدق بها على فقير الخ (تنوير الابصار مع الدر المختار: ٤/٢٧٨)

(۲) سؤر الادمي وما يؤكل لحمه طاهر لان المختلط به اللعاب وقد تولد من لحم طاهر و يدخل في هذا الجواب الحيض والحائض (هداية ١/٤٥ شركت علميه ملتان)

Maktaba Tul Ishaat.com

نہیں ہے تو ناقض نہیں ہے۔ (۱) محمد کفایت اللہ

کتاب الطہارۃ دوسرا باب فصل چہارم

قرآن چھونے کے لئے تیمم کیا تو اس سے نماز جائز نہیں

(سوال) تعلیم الاسلام حصہ سوم کے صفحہ ۴۰ سطر ۲ پر جو لکھا ہوا ہے کہ اگر قرآن مجید پڑھنے یا چھونے یا مسجد میں جانے یا اذان کہنے یا سلام کا جواب دینے کی نیت سے تیمم کیا تو اس سے نماز جائز نہیں ہے اور دوسرے سوال میں لکھا ہے کہ نماز جنازہ یا سجدہ تلاوت کی نیت سے تیمم کیا تو اس سے نماز جائز ہے یہ مسئلہ سمجھ میں نہیں آیا کیا قرآن مجید بھی بغیر وضو چھونا جائز ہے؟ جیسا کہ اذان پکارنی یا مسجد میں جانا یا سلام کا جواب دینا یا بغیر ہاتھ لگائے قرآن مجید پڑھنا بغیر وضو کے بھی جائز ہے۔ المستفتی محمد صغیر خاں میانجی۔ مقام اوسیا ضلع غازی پور

(جواب ۷) قرآن مجید چھونا بغیر تیمم جائز نہیں مگر یہ عبادت مقصودہ نہیں ہے قرآن کریم کے احترام کے لئے اس کو چھونا بغیر تیمم کے ناجائز ہے اس لئے اس تیمم سے نماز جو عبادت مقصودہ ہے جائز نہیں ہے۔ (۲)

محمد کفایت اللہ

کتاب الطہارت دوسرا باب فصل چہارم

بیماری کی وجہ سے اگر جنابت کا غسل نہ کرسکا ...

(سوال) ایک شخص کو بخار کی حالت میں احتلام ہو جائے اور وہ کپڑا بدل کر استنجا کر کے غسل کے بدلے تیمم کرلے اور نماز کے وقت وضو کر کے نماز ادا کرلے تو نماز ہو جائے گی یا نہیں؟ یا تندرست ہو کر دوبارہ ادا کرنی ہوگی؟ المستفتی محمد صغیر خاں میانجی۔ مقام اوسیا ضلع غازی پور

(جواب ۸) اگر بیماری کی وجہ سے غسل کرنے میں مضرت کا اندیشہ ہو تو تیمم کرلے اور نماز کے وقت وضو کر کے نماز پڑھنا جائز ہے اور نماز ہو جائے گی۔ (۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

---

(۱) کما لا ینقض لو خرج من اذنه و نحوها کعینه و ثدیه قیح و نحوه کصدیر و ماء سرة و عین لا یوجع وان خرج به ای یوجع نقض لانه دلیل الجرح فدمی بعینه رمد او عمش ناقض فان استمر صار ذا عمر والناس عنه غافلون (الدر المختار مع الرد: ۱/۱۴۷-۱۴۸)

(۲) ولو تیمم لمس المصحف او لقراءة القرآن عند عدم الماء لا تجوز الصلاة به (حلبی کبیر: ۷۲ ط لاهور)

(۳) ولو کان الماریجد الماء الا انه مریض فخاف ان استعمل الماء اشتد مرضه تیمم ولو خاف الجنب ان اغتسل ان یقتله البرد او یمرضه تیمم بالصعید (هدایة باب التیمم ۱/۴۹ ط شرکت علمیه لاهور)

کتاب الطہارت پانچواں باب متفرقات

نجاست خفیفہ کیا ہے؟ چوتھائی عضو سے کیا مراد ہے؟

(سوال) نجاست خفیفہ کیا ہے اور کتنی مقدار تک معاف ہے؟ چوتھائی عضو سے کیا مراد ہے؟

المستفتی مستری حافظ انعام الٰہی صاحب مخلہ قراشتان دہلی ۵۰-۱۱-۲۷

(جواب ۹) جیسے گائے بکری بھینس کا پیشاب دودھ پیتے لڑکے کا پیشاب جو سوائے دودھ کے اور کچھ کھانے نہ لگا ہو، چوتھائی عضو سے مراد یہ ہے کہ ہاتھ کندھے تک اور پاؤں ران تک ایک عضو ہے اس کی چوتھائی تک معاف ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

کتاب الطہارت پانچواں باب متفرقات

اگر کھانے پینے کی چیز میں چوہے کی مینگنیاں گر جائیں تو کیا کریں گے؟

(سوال) اگر کھانے یا پینے کی چیز میں چوہے کی مینگنیاں گر جائیں تو کھانے پینے کی چیز نجس تو نہیں ہوتی؟

المستفتی شیخ رشید احمد سوداگر صدر بازار دہلی

(جواب ۱۰) چوہے کی مینگنیاں مقدار ایک تولہ کے ہوں تو اس چیز کو ناپاک کردیں گی اور دس پانچ مینگنیاں ناپاک نہیں کریں گی۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

کتاب الصلوٰۃ پہلا باب

مخلہ کے قریب نماز کے لئے اذان کہنی جائز ہے

(سوال) جس جگہ کے لئے اذان مخلہ کی کفایت کرتی ہے اگر اس جگہ بھی اذان پکار کر نماز پڑھی جائے تو کیسا ہے؟ المستفتی محمد صغیر خاں میانجی۔ مقام اوسیا ضلع غازی پور

(جواب ۱۱) ایسی جگہ بھی اذان کہنی جائز ہے۔ (۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

---

(۱) واما القسم الثانی وهی النجاسة الخفیفة فکبول الفرس وکذا بول کل ما یوکل لحمه من النعم الا هلیه والوحشیة الغنم والغزال وخرء طیر لا یوکل (مراقی الفلاح علی هامش حاشیة ۹۲'۹۱ ط مصر) وعفی دون ربع جمیع بدن وثوب ولو کثیرا هو المختار (قال فی الشامیة) اعلم ان النعم اختلفوا فی کیفیة اعتبار الربع علی ثلاثة اقوال فقیل ربع طرف اصابته النجاسة کالرجل والکم والذی یترجح ان کان المصاب لونا او ربع العضو المصاب کالید والرجل ان کان کبیرا وصححه فی الخلاصة والمحیط والمجتبی والسراج وفی الخانیة وعلیه الفتوی (رد المحتار مع الدر ۱ ۳۲۱)

(۲) وطرح بعر الفارة مع الحنطة ولم یظهر اثره یعفی عنه للضرورة (رد المحتار مع الدر ۱/۳۱۹)

(۳) فان صلی فی بیته فی المصر یصلی باذان واقامة لیکون الاذان علی هیئة الجماعة وان ترکها جاز لقول ابن مسعود اذان الحی یکفینا (هدایة ۱ ۹۲ شرکت علمیه ملتان)

Maktaba Tul Ishaat.com

کتاب الصلوٰۃ دوسرا باب

(منقول از تعلیم الاسلام حصہ چہارم)

نماز کے اوقات مکروھہ.....

(سوال) نماز کس کس وقت پڑھنا مکروہ ہے؟

(جواب ۱۲) (۱) صبح صادق ہونے کے بعد فجر کی دو رکعت سنت کے علاوہ فرضوں سے پہلے نفل کی نماز مکروہ ہے (۲) فجر کے فرضوں کے بعد آفتاب نکلنے سے پہلے نفل نماز مکروہ ہے (۳) عصر کے فرضوں کے بعد آفتاب کے متغیر ہونے سے پہلے پہلے نفل نماز مکروہ ہے۔(۱)

لیکن مذکورہ تین وقتوں میں فرض نماز کی قضا اور واجب نماز کی قضا اور نماز جنازہ اور سجدہ تلاوت بلا کراہت جائز ہے۔

(۴) اور آفتاب نکلنا شروع ہونے سے ایک نیزہ بلند ہونے تک (۵) اور ٹھیک دوپہر کے وقت (۶) اور آفتاب متغیر ہو جانے سے غروب ہونے تک ہر نماز مکروہ ہے۔(۲)

ہاں اگر اسی دن کی عصر کی نماز نہ پڑھی ہو تو اسے آفتاب متغیر ہونے اور غروب ہونے کی حالت میں بھی پڑھ لینا جائز ہے۔

(۷) خطبہ (جمعہ و عیدین) کے وقت سنت اور نفل نماز مکروہ ہے۔

آفتاب کے متغیر ہونے سے مراد یہ ہے کہ جب آفتاب سرخ تکیہ کی طرح ہو جائے اور اس پر نظر ٹھیرنے لگے تو سمجھو کہ آفتاب متغیر ہو گیا۔

کتاب الصلوٰۃ دوسرا باب

(حضرت مولانا ریاست علی بجنوری مکتبہ رحمت دیوبند)

موسم گرما میں ظہر کی نماز کا وقت مستحب..

(سوال) گرمیوں کے موسم میں ظہر کی نماز کا مستحب وقت کونسا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے موسم گرما میں کس وقت ظہر کی نماز پڑھی ہے؟ بینوا توجروا

(جواب ۱۳) واضح ہو کہ ظہر کی نماز گرمیوں میں ایسے وقت پڑھنا مستحب ہے کہ گرمی کی شدت کم

---

(۱) وکرہ نفل قصدا ولو تحیۃ مسجد وکل ما کان واجبا لا لعینہ بل لغیرہ وھوما تتوقف وجوبہ علی فعلہ کسنۃ ورکعتی طواف و سجدتی السھو والذی شرع فیہ ثم افسدہ ولو سنۃ الفجر بعد صلاۃ فجر و صلاۃ عصر لا یکرہ قضاء فائتۃ ولو وترا و سجدۃ تلاوۃ و صلاۃ جنازۃ وکذا الحکم من کراھۃ نفل و واجب بغیرہ لا فرض و واجب لعینہ بعد طلوع فجر سوی سنۃ لتشغل الوقت بہ تقدیرا و عند خروجہ لخطبۃ الی تمام صلاتہ (الدر المختار مع الرد ۱ ۳۷۴، ۳۷۵)

(۲) وکرہ تحریما صلاۃ مطلقا ولو قضاء او واجبۃ او نفلا او علی جنازۃ و سجدۃ تلاوۃ و سھو مع سرو ش واستواء وغروب الاعصر یومہ (الدر المختار مع الرد ۱ ۳۷۰ تا ۳۷۳)

ہو جائے اور رسول اللہ ﷺ بھی ظہر کو گرمی میں مؤخر کر کے پڑھتے تھے اور آپ نے مؤخر کرنے کا حکم بھی فرمایا۔ بخاری میں ابو ہریرہ و ابن عمرؓ سے روایت ہے۔ **عن رسول الله ﷺ انه قال اذا اشتد الحر فابردوا بالصلوٰة فان شدة الحر من فيح جهنم** (۱) (ترجمہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب سخت گرمی ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی لپٹ ہے (یعنی اس لپٹ سے بچنا چاہئے) **وعن ابی سعيد قال قال رسول الله ﷺ ابردوا بالظهر فان شدة الحر من فيح جهنم (رواه البخاری)** (۲) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ظہر کو ٹھنڈا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی لپٹ ہے۔ **وعن ابی ذر قال اذن مؤذن النبی ﷺ الظهر فقال ابرد ابرد اوقال انتظر انتظر وقال شدة الحر من فيح جهنم فاذا اشتد الحر فابردوا عن الصلوة حتى رأينا فی التلول (رواه البخاری)** (۳) ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے مؤذن نے ظہر کی اذان کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا ٹھنڈا کر ٹھنڈا کر۔ یا فرمایا انتظار کر انتظار کر اور فرمایا کہ گرمی کی شدت جہنم کی لپٹ ہے تو جب گرمی سخت ہو تو نماز کو ٹھنڈا کیا کرو حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ اسی طرح آپ نے اتنی تاخیر فرمائی کہ ہم نے ریگ کے تودوں کا سایہ دیکھ لیا۔ قسطلانی شرح بخاری میں ہے کہ تل اس کو کہتے ہیں کہ زمین پر ریگ مٹی وغیرہ جمع ہو جائے اور پنھی ہوئی سی ہوتی ہے اکثر بلند نہیں ہوتی اور اس کا سایہ وقتیکہ ظہر کے وقت کا اکثر حصہ نہ گزر جائے نہیں ظاہر ہوتا۔

ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ ظہر کی نماز گرمی کی شدت کے زمانے میں مؤخر کر کے پڑھنا مستحب ہے امام بخاری نے بھی اسی لئے باب اس طرح منعقد کیا ہے۔ **باب الابراد بالظهر فی شدة الحر** اور پھر ان حدیثوں کو لا کر گویا ترجمہ کو اچھی طرح ثابت کر دیا اسی واسطے ہمارے فقہائے حنفیہ نے گرمی میں تاخیر کو مستحب کہا ہے مراقی الفلاح میں ہے **و يستحب الابراد بالظهر فی الصيف** (۴) در مختار میں ہے **والمستحب تاخير ظهر الصيف** (۵) اسی طرح اور بھی کتب فقہ میں ہے اور تاخیر کی حد یہ ہے کہ ایک مثل سایہ ہونے سے پہلے پڑھ لی جائے جب تک ایک مثل سایہ نہ ہو تاخیر کا اختیار ہے اور بخاری کی روایت فی التلول اس کی مؤید ہے۔ کتبہ محمد کفایت اللہ عفا عنہ مولاہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔ الجواب صحیح خادم حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ عبدالرب۔ محمد وصیت علی مدرس مدرسہ عبدالرب دہلی۔ بندہ ضیاء الحق عفی عنہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔ محمد ابراہیم دہلوی (واعظ)

---

(۱) الصحیح للامام البخاری ۱ ۷۶ ط قدیمی
(۲) الصحیح للامام البخاری ۱ ۷۷ ط قدیمی
(۳) الصحیح للامام البخاری ۱ ۷۶ ۷۷ ط قدیمی
(۴) مراقی الفلاح علی هامش حاشیہ ص ۱۰۷ ط مصر
(۵) الدر المختار مع الرد ۱ ۳۶۶

کتاب الصلوٰۃ تیسرا باب فصل دوم

(عطیہ مولانا ریاست علی بجنوری-مکتبہ رحمت دیوبند)

امام مسجد سے پہلے مسجد میں جماعت کرانے والا گنہگار ہوگا

(سوال) امام مسجد جب کہ وقت مستحب پر نماز پڑھتا ہو تو اس سے پہلے مسجد میں جماعت کر لینا کیسا ہے؟ اور جو امام مسجد سے پہلے نماز پڑھادے اس کی امامت کیسی ہے؟

(جواب ۱۴) امام مسجد سے پہلے جماعت کر لینا ناجائز ہے اور رسول اللہ ﷺ کے حکم کے خلاف ہے حدیث شریف میں ہے ولا یؤم الرجل الرجل فی سلطانه شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں پس تقدم بخدبروالی تا ترتیبے کہ دروالایت است مثل امام اعظم وخلفاء وحکام وے خصوصا در اعیاد و جمعہ ونہ بر امام قری وصاحب خانہ مگر باذن ایشاں-زیرا کہ ایں متضمن میگردد بہ ست گردانیدن امر سلطنت و ولایت ومؤدی می شود بہ تباغض وتقاطع وظہور خلاف کہ شریعت جماعت برائے دفع آن است انتہی-یعنی بادشاہ اور اس کے نائبوں اور امام مسجد اور صاحب خانہ کی امامت کے مواقع میں بغیر ان کی اجازت کے امامت نہ کرنی چاہئے کیونکہ اس سے ہیبت سلطنت میں نقصان واقع ہوگا اور آپس میں بغض ونفاق پیدا ہوگا حالانکہ جماعت انہیں باتوں کو دفع کرنے کے لئے مشروع ومقرر ہوئی ہے-ترمذی شریف میں ہے لا یؤم الرجل فی سلطانه (الحدیث) ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے صاحب مجمع البحار لکھتے ہیں- فی سلطانه ای فی موضع یملکه او یتسلط علیه بالتصرف کصاحب المجلس وامام المسجد فانه احق به من غیره وان کان افقه انتہی اور صاحب منزل اور امام مسجد کی اجازت پر بھی بعض صحابہ امامت نہیں کرتے تھے مالک بن الحویرث کا قصہ ترمذی میں موجود ہے کہ باوجود اجازت کے انہوں نے نماز نہ پڑھائی اور حدیث متقدم کو دلیل میں پیش کیا پس بمقتضائے فرمان واجب الاذعان پیغمبر خدا ﷺ امام مسجد سے پہلے نماز پڑھنے والے گنہگار ہیں کیونکہ اس کی موجودگی میں جب ان کو نماز پڑھنا ممنوع ہے تو اس سے قبل اس کی جماعت کو متفرق کرنا اور اختلاف پیدا کر دینا تو سخت ممنوع ہونا چاہئے اسی واسطے فقہاء نے لکھا ہے کہ امام راتب سے پہلے جماعت کرنے والوں کی جماعت مکروہ ہوئی کیونکہ اقامت جماعت کا حق اسی کو ہے واللہ اعلم بالصواب کتبہ محمد کفایت اللہ عفی عنہ مولوی مدرس مدرسہ امینیہ دہلی-الجواب صحیح خادم حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ عبدالرب دہلی-محمد وصیت علی عفی عنہ مدرس مدرسہ عبدالرب دہلی بندہ ضیاء الحق عفی عنہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی-محمد ابراہیم دہلوی (واعظ)

نوٹ از واصف
متعلقہ کتاب الصلوٰۃ چوتھا باب فصل دوازدہم

اقول و باللّٰہ التوفیق-واضح ہو کہ یہ رخصت جو دی گئی ہے کہ ہندوستان کے باشندوں کو مغرب کی طرف رخ کر لینا کافی ہے یہ محض نماز پڑھنے والوں کے لئے ہے لیکن مسجد تعمیر کرنے والوں پر صحیح سمت قبلہ متعین کر کے مسجد کا رخ اس کے مطابق کرنا تا حد امکان ضروری ہے-

موجودہ ترقی یافتہ زمانے میں جبکہ سائنس ریاضی اور دیگر علوم و فنون معراج کمال پر پہنچے ہوئے ہیں ہر قسم کے لطیف ترین آلات ایجاد ہو چکے ہیں بہترین نقشے موجود ہیں بحر و بر کے گوشے گوشے کا سروے ہو چکا ہے سمندروں کی تہہ میں سوراخ کئے جا رہے ہیں ہوا کے طبقات کی پیمائش ہو چکی ہے قبلہ کی جہت متعین کرنا دشوار نہیں ہے ہوائی جہاز پانی کے جہاز بغیر سمتوں کی تعیین کے نہیں چل سکتے صرف پانچ چھ گھنٹے میں دہلی سے مکہ معظمہ تک آدمی بذریعہ طیارہ پہنچ سکتا ہے-

ایک طرف تو یہ حقیقت پیش کی جاتی ہے کہ مسلمان تمام عالم کے معلم ہیں-انہوں نے علوم و فنون کی جو عظیم الشان خدمات انجام دی ہیں انہیں کی بنیاد پر آج دنیا بام ترقی پر پہنچی ہے اور دوسری طرف یہ عذر کس قدر حیرت انگیز ہے کہ جس عمارت کی تعمیر کے لئے اعلیٰ درجے کے انجینئر اور ماہر صناع بلائے جا سکتے ہیں اور نہ صرف تعمیر پر بلکہ اس کی تزئین پر ہزاروں لاکھوں روپے خرچ کئے جا سکتے ہیں اس کی جہت قبلہ درست کرنا دشوار ہے-

لوگوں نے فقہا کے حکم رخصت کو سمجھنے میں غلطی کی اور ان کے دلوں میں تعیین سمت قبلہ کی اہمیت نہیں رہی سہل انگاری سے کام لیا ایسی اہم اور بنیادی چیز کو جاہل معماروں کے سپرد کر کے مطمئن اور غافل ہو گئے اس کا لازمی اور افسوسناک نتیجہ یہ ہوا کہ بعض مسجدیں جہت قبلہ کے مطابق نہیں ہیں مثلاً دہلی میں جامعہ ملیہ اسلامیہ کی جامع مسجد جس کی سمت قبلہ صحیح نہیں ہے-

دہلی میں اسلامی عہد کی جو قدیم مساجد شاہجہانی عہد سے قبل کی تعمیر شدہ ہیں ان کی سمت قبلہ قطب نما کے مطابق ہے شاہجہانی جامع مسجد کی سمت قبلہ مساجد سے مختلف اور صحیح تر ہے شاہجہانی جامع مسجد کے بعد کی عام مساجد شاہجہانی جامع مسجد کے مطابق ہیں جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی کی نو تعمیر جامع مسجد نہ شاہجہانی جامع مسجد کے مطابق ہے نہ قدیم مساجد کے مطابق-

کہا جاتا ہے کہ رسول امی فداہ امی والی کا مدینہ منورہ کے متعلق یہ ارشاد ہے کہ -مابین المشرق والمغرب قبلۃ قواعد ریاضیہ کی تغلیط کرتا ہے اس سلسلے میں کتاب الخطط للمقریزی کی روایت پیش کی جاتی ہے کہ "امیر مصر احمد بن طولون نے جب مصر میں جامع مسجد بنانے کا ارادہ کیا تو چند ماہرین ہندسہ کو مدینہ طیبہ بھیج کر پہلے مسجد نبوی کی سمت قبلہ کو آلات رصدیہ کے ذریعے جانچا معلوم ہوا کہ آلات کے ذریعے نکالے ہوئے خط سمت قبلہ سے مسجد نبوی کی سمت دس درجہ مائل جنوب ہے (بغیۃ الاریب ص ۸۲)

Maktaba Tul Ishaat.com

میں روایت مذکورہ کی صحت میں شک ہے اول تو احمد بن طولون کو مصر میں مسجد بنانی تھی تو مسجد نبوی کی سمت معلوم کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ دوسرے یہ کہ وہ کونسے آلات اور وہ کون سے ماہرین تھے جنہوں نے دس درجہ فرق نکال دیا حالانکہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ دونوں ایک ہی نصف النہار پر واقع ہیں صرف ایک دقیقہ یعنی ایک درجہ کا ساٹھواں حصہ فرق ہے مدینہ طیبہ کا طول البلد ۳۹ درجہ ۵۳ دقیقہ ہے اور مکہ معظمہ کا طول البلد ۳۹ درجہ ۵۴ دقیقہ ہے وقت میں صرف ۴ سیکنڈ کا فرق (یعنی جنوبی کو) ہے مدینہ طیبہ کا نصف النہار یعنی جنوبی کو چودہ بجکر ترپن منٹ انتالیس سیکنڈ پر ہے اور مکہ معظمہ کا نصف النہار چودہ بجکر ترپن منٹ چونتیس سیکنڈ پر ہے۔ آفتاب جب کہ ایک درجہ کو چار منٹ میں طے کرتا ہے تو ایک دقیقہ کو چار سیکنڈ میں طے کرے گا۔

اور پھر جب مدینہ منورہ اور قاہرہ کے طول بلد و عرض بلد ایک نہیں ہیں تو اپنی مسجد کو بھی دس درجہ مائل بجنوب بنانے کے کیا معنی ہیں؟ **اقتداء منه بمحراب مسجد رسول الله ﷺ** کا کیا مطلب ہے؟

اب رہا صحت نماز کا مسئلہ تو اس سے ہمیں انکار نہیں مولانا تھانویؒ نے بحوالہ حاشیہ بحر ایک طرف چونتیس درجہ تک انحراف کی صورت میں صحت صلوٰۃ کا فتویٰ دیا ہے (فتاویٰ دار العلوم دیوبند مکمل مبوب جدید جلد اول و دوم ص ۸۶) لیکن سوال یہ ہے کہ یہ کون بتائے گا کہ درجہ کیا چیز ہے؟ دقیقہ کیا ہے؟ اور پھر جب کہ اصطلاحات ریاضی اور آلات رصدیہ سے اس قدر بیزاری ہو تو وہ موٹے موٹے آثار و نشانات کیا ہیں جن کو عوام جانتے اور سمجھتے ہیں؟ رفتار شمس و قمر اور قطب وغیرہ مشہور ستاروں کو کتنے آدمی پہچانتے ہیں؟ کتنے آدمی ہیں جو طول بلد و عرض بلد کو جانتے ہیں؟ یہاں پھر وہی بات علم نجوم علم ہیئت اور علم ہندسہ کی آپڑتی ہے۔

مقصد ہے ناز و غمزہ و لے گفتگو میں کام
چلتا نہیں ہے دشنہ و خنجر کہے بغیر
ہر چند ہو مشاہدہ حق کی گفتگو
بنتی نہیں ہے بادہ و ساغر کہے بغیر

مابین المغربین

آفتاب خط استوا پر ۲۱ مارچ اور ۲۱ ستمبر کو گزرتا ہے ۲۱ مارچ کے بعد شمال کی طرف چل کر ۲۱ جون کو خط سرطان تک پہنچتا ہے پھر جنوب کی طرف چل کر ۲۱ ستمبر کو خط استوا پر اور ۲۱ دسمبر کو خط جدی پر پہنچتا ہے۔ خط سرطان اور خط جدی کے درمیان عرض کا فاصلہ ۴۷ درجے ہے (۴۸ نہیں) مابین المغربین سے یہی فاصلہ مراد ہے۔

مکہ معظمہ کا عرض بلد ۲۱ درجہ ۲۵ دقیقہ شمالی ہے اور مدینہ طیبہ کا عرض بلد ۲۴ درجہ ۳۳ دقیقہ

شمالی ہے مغارب کا آخری نقطہ ۲۳½ درجہ تک ہے۔

رسائل الارکان کی عبارت جو فتاویٰ دارالعلوم میں ص ۸۳ پر منقول ہے وہ یہ ہے—ولھذا افتوا ان الانحراف المفسدان یتجاوز المشارق والمغارب—

اوپر انحراف کی گنجائش ۲۴ درجہ تک بتائی گئی ہے یہ ۲۴ درجے کہاں سے شمار کئے جائیں گے؟ اگر شمال کی طرف مکہ معظمہ سے بقدر ۲۴ درجے انحراف مراد ہو تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ دہلی میں کوئی شخص ماسکو کی طرف رخ کر کے نماز پڑھ لے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی اور اگر ۲۴ درجے خط استوا سے شمار کئے جائیں تو دہلی کے مصلی کا رخ مدینہ طیبہ کی طرف ہونے کی صورت میں بھی نماز فاسد ہو جائے گی اور تجاوز عن المغارب تو ۲۳½ درجے کے بعد ہو جاتا ہے کیونکہ خط سرطان اور خط جدی کا درمیانی فاصلہ ۴۷ درجے ہے مدینہ منورہ خط سرطان سے ۲۳- اُباہر ہے۔

جہت قبلہ کے معنی یہ بیان کئے گئے ہیں کہ "ایک خط جو کعبہ پر سے گزرتا ہوا جنوب و شمال پر منتہی ہو جائے اور نمازی کے وسط جبہ سے ایک خط مستقیم نکل کر اس پہلے خط سے اس طرح تقاطع کرے کہ اس سے موقع تقاطع پر دو زاویہ قائمہ پیدا ہو جائیں وہ قبلہ مستقیم ہے۔ اور اگر نمازی اتنا منحرف ہو کہ وسط جبہ سے نکلنے والا خط تقاطع کر کے زاویہ قائمہ پیدا نہ کرے بلکہ حادہ یا منفرجہ پیدا کرے لیکن وسط جبہ کو چھوڑ کر پیشانی کے اطراف میں کسی طرف سے نکلنے والا خط زاویہ قائمہ پیدا کر دے تو وہ انحراف قلیل ہے اس سے نماز صحیح ہو جائے گی اور اگر پیشانی کے کسی طرف سے بھی ایسا خط نہ نکل سکے جو خط مذکور پر زاویہ قائمہ پیدا کر دے تو وہ انحراف کثیر ہے اس سے نماز نہ ہوگی اور علمائے ہیئت و ریاضی نے انحراف قلیل و کثیر کی تعیین اس طرح کی ہے کہ ۴۵ درجے تک انحراف ہو تو قلیل اور اس سے زائد ہو تو کثیر ہے اور کثیر مفسد صلوۃ ہے (فتاویٰ دارالعلوم جدید اول و دوم ص ۸۷)

اللہ اکبر! کس قدر دقائق ہیں عوام تو عوام خواص کو بھی ان کے سمجھنے کے لئے بڑی محنت اور جانفشانی کرنی پڑے گی دہلی سے مکہ معظمہ کے خط نصف النہار تک جانے والا خط مستقیم کسی طرح مکہ معظمہ پر زاویہ قائمہ پیدا نہیں کر سکتا بلکہ مکہ معظمہ سے بجانب شمال ۳۵-۲۸ عرض بلد پر تقاطع کر کے زاویہ قائمہ پیدا کرے گا اور مدینہ طیبہ کا عرض البلد ۲۴-۳۳ ہے گویا دہلی کا قبلہ مستقیم مدینہ منورہ سے بھی بقدر چار درجہ دو دقیقے بجانب شمال منا ہوا ہے۔

اب یہاں چند سوالات پیدا ہوتے ہیں (۱) انحراف قلیل و کثیر کی جو تعیین علمائے ہیئت و ریاضی نے کی ہے کیا فتویٰ کی بنیاد ان کی تعیین پر ہے؟ (۲) پیشانی دونوں کانوں کے درمیان پیمائش میں زیادہ سے زیادہ کتنی ہوتی ہے؟ (۳) پیشانی کے اطراف کے خطوط مستقیم جو مکہ معظمہ کے نصف النہار پر تقاطع کر کے زاویہ قائمہ پیدا کریں اس انحراف کی مقدار کتنے درجوں تک ہے؟ جس سے زائد انحراف مفسد صلوۃ ہے کیا دہلی کے نمازی کا اگر ماسکو کی طرف رخ ہو تو استقبال فوت نہیں ہوگا؟ اور نماز صحیح ہو جائے گی؟

Maktaba Tul Ishaat.com

احقر کا فہم ناقص ان نواقض کو سمجھنے سے قاصر ہے فقہا کی دی ہوئی رخصت سے فائدہ اٹھانا بھی کس قدر دشوار ہے بیشک جہاں دشواری پیش آئے وہاں رخصت سے فائدہ اٹھاؤ؟ لیکن مسجد جیسی دائمی و مؤبد عبادت گاہ کو غلط بنا دینا اور نمازیوں کو مجبور کر دینا کہ وہ ہمیشہ رخصت ہی سے فائدہ اٹھاتے رہیں یہ سہل انگاری اور استخفاف نہیں تو کیا ہے؟

اگر ۲۴ درجے تک کے انحراف سے ۲۴ درجے کے زاویہ تک کا انحراف مراد ہے تو دہلی سے مکہ معظمہ کے شمال کی طرف ۲۴ کے زاویہ کا جو خط کھینچا جائے وہ قبرص پر سے گزرے گا اور ۴۵ کے زاویہ کا خط پیرس سے گزرے گا اور جنوب کی طرف ۲۴ کے زاویہ کا خط بحر عرب پر سے گزرتا ہوا حبشہ پر سے گزرے گا اور ۴۵ کا خط موزنبیق سے بھی جنوب کی طرف ہٹا ہوا گزرے گا۔

ادلہ ظاہرہ معتادہ

اس کی شرح یوں کی گئی ہے کہ "بلاد بعیدہ میں جہاں کہیں حضرات صحابہ آنحضرت ﷺ کے عہد مبارک میں یا آپ کے بعد پہنچے ہیں وہاں نمازیں ادا کرنے اور مستقل قیام کی صورت میں مساجد بنانے میں ان حضرات سے کہیں منقول نہیں کہ آلات رصدیہ سے کام لے کر سمت قبلہ متعین کی ہو بلکہ موٹے موٹے آثار و نشانات اور شمس و قمر اور قطب وغیرہ مشہور و معروف ستاروں کی پہچان سے ایک اندازہ قائم کر کے محض تحری و تخمینہ سے سمت قبلہ متعین فرمائی ہے" (فتاوی دار العلوم اول و دوم ص ۸۰)

مندرجہ بالا عبارت کا مطلب بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ موٹے موٹے آثار و نشانات ہر ایک عامی شخص بھی جانتا ہے اور ان موٹے موٹے آثار و نشانات سے سمت قبلہ معلوم کرنا اتنا آسان ہے کہ کسی راہگیر کو راستے میں سے پکڑ لاؤ اور سمت قبلہ درست کرالو نہ آلات کی ضرورت نہ کچھ حساب لگانے کی ضرورت کیا واقعی تحری کی یہی تعریف ہے؟

یہاں پھر وہی سوال پیدا ہوتا ہے کہ جو شخص تحویل آفتاب، نقطہ ہائے مشارق و مغارب دائرہ عظیمہ و صغیرہ، قوس، زاویہ قائمہ حادہ منفرجہ اور نصف النہار وغیرہ فنی اصطلاحات سے واقف نہ ہو وہ کیا کرے گا ان موٹے موٹے آثار و نشانات کے سمجھنے کے لئے بھی بڑی دقت نظر اور دماغ سوزی کی ضرورت موٹے موٹے آثار و نشانات کے بجائے اگر قدرتی آثار و نشانات کہا جائے تو معاملہ واضح ہو جاتا ہے تمام علوم و فنون کی بنیاد انہیں قدرتی آثار و نشانات پر ہے صحابہ نے انہیں بنیادی چیزوں سے کام لیا ادلہ ظاہرہ معتادہ کا ترجمہ

"موٹے موٹے آثار و نشانات" کرنے سے بڑی غلط فہمی پیدا ہو گئی۔

تحری

کسی چیز کا منقول و مذکور نہ ہونا اس کے عدم کی دلیل نہیں ہے لیکن اگر راویوں کی اس رائے کو صحیح تسلیم کرلیا جائے کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے نہ آلات سے کام لیا نہ کوئی حساب لگایا محض اٹکل سے مساجد کی سمت قبلہ متعین فرمادی تو روشن ضمیر بیدار مغز صحابہ جن کی آنکھیں براہ راست مشکوٰۃ نبوت سے منور تھیں ان کی تحری کی طرح ہماری تحری نہیں ہوسکتی نیز یا ساریۃ الجبل کا واقعہ یاد کرو (سیرۃ عمر بن الخطاب علامہ ابن جوزی مصری ص ۱۴۹) عرب کے ریگستانوں میں سفر کرنے والے عوام بھی ستاروں سے راستے اور سمتیں معلوم کرتے تھے یہاں شہروں کے باشندوں کو ستاروں کی پہچان نہیں ہے کسی پیش نظر ستارے کا نام بھی نہیں بتا سکتے۔

سمت قبلہ معلوم کرنے کا طریقہ

قبل اس کے کہ آپ اپنے شہر میں سمت قبلہ قائم کرنے کا ارادہ کریں ضروری ہے کہ پہلے جہات اربعہ معلوم کریں اس کے لئے بہترین اور قدرتی طریقہ دائرہ ہندیہ ہے جس سے جغرافیائی قطبین کے مطابق جہات اربعہ دریافت ہوسکتی ہیں قطب نما کا استعمال اس کے لئے معتبر نہیں کیونکہ مقناطیسی قطبین علیحدہ ہیں اور جغرافیائی قطبین اور ہیں یعنی یہ سمجھ لینا صحیح نہیں کہ قطب نما کی سوئی ہمیشہ قطب جنوبی کی جہت بتائے گی۔

دو سو بائیس برس کا عرصہ ہوا کہ لندن میں یہ مقناطیسی سوئی ٹھیک شمال اور جنوب کو بتلاتی تھی لیکن ۱۶۶۰ھ سے وہ سرا جو شمال کی جانب رہتا تھا وہ تھوڑا سا مغرب کی طرف مائل ہوا اور یہ میلان ۱۸۱۸ء تک برابر بڑھتا رہا اور جب اس کا انفراج ٹھیک خط شمالی سے اپنی غایت کی حد پر پہنچا تو پھر مراجعت شروع ہوئی پس یہ جو انفراج مقناطیسی سوئی کا خط شمالی و جنوبی سے ہوتا ہے اس کو انحراف اور جہازی محکمہ والے انقلاب کہتے ہیں۔

لندن میں یہ انحراف ۱۸۱۸ء میں تقریباً ۲۵ درجہ تھا اور ۱۸۷۷ء میں ۱۹ درجہ ۳۰ دقیقہ باقی ہے یعنی قطب نما کا وہ سرا جو ٹھیک شمال کی طرف ہوتا تھا بجائے اس کے وہ مغرب کی طرف بقدر ۱۹ درجہ ۳۰ دقیقہ کے مائل ہے پس جب اس انحراف کی مقدار معلوم ہوجائے تو اس کو حساب میں لگا کر کمپاس کے صحیح نقطے دریافت کرسکتے ہیں (جغرافیہ ریاضیہ منشی ذکاء اللہ مطبوعہ ۱۸۸۴ء)

۱۹۱۲ء کیو کی رصدگاہ میں دیکھا گیا تو انحراف مغرب کی طرف ۰° ۳۰′ ۴۶″ ۱۵‴ تھا۔

ایضاً کلکتہ میں مشرق کی طرف ۰° ۴۴′

ایضاً بمبئی میں مشرق کی طرف ۰° ۵۱′ ۱۲″

۱۵۸۰ء لندن میں انحراف بجانب مشرق ۱۱° ۱۵′

Maktaba Tul Ishaat.com

۱۶۵۹ء لندن میں انحراف بالکل نہیں
۱۸۲۰ء لندن میں انحراف جانب مغرب ۳۰-۴°
۱۹۴۵ء لندن میں انحراف جانب مغرب ۵۱-۹°

(انٹرمیڈیٹ فزکس ڈاکٹر جی ایل وتہ دہلی - مطبوعہ ۱۹۶۰ء)

پس اگر قطب نما سے کام لینا ہو تو پہلے محکمہ موسمیات سے (جس کا صدر دفتر دیرہ دون میں ہے) قطب نما کی سوئی کا انحراف معلوم کیجئے کہ اس وقت اس کا انحراف ہے یا نہیں ؟ اور ہے تو کتنا ہے ؟ اس کو حساب میں ملحوظ رکھیے ورنہ سیدھا قدرتی طریقہ تو دائرہ ہندیہ ہے اور وہ یہ ہے کہ گرمی کے موسم میں جب کہ دن بڑا اور دھوپ تیز ہو اور فضا صاف ہو مثلاً ۲۲ / ۲۳ جون کو زمین پر سطح ہموار کر کے ایک دائرہ کھینچیے اور اس کے مرکز میں ایک کیلی بالکل سیدھی گاڑیے زمین سے نکلی ہوئی کیلی کی لمبائی دائرہ کے نصف قطر کے برابر ہونی چاہیئے یعنی دائرہ کا قطر اگر چھ فٹ ہو تو کیلی تین فٹ سطح سے اوپر نکلی ہوئی ہو صبح کو جب سورج نکلے گا تو کیلی کا سایہ بہت لمبا پڑے گا جتنا سورج چڑھتا جائے گا سایہ چھوٹا ہوتا جائے گا جب کیلی کے سایہ کی نوک دائرے کے خط تک آجائے تو دائرے پر اسی جگہ نقطہ لگا دیں یہ مدخل ظل ہے سایہ دائرے میں داخل ہونے کے بیچ میں اگر پھر مشرق کی طرف بڑھنا شروع ہوگا جب کیلی کے سایہ کی نوک دائرے پر پہنچے تو اس جگہ بھی نقطہ لگا دیں اس کو مخرج ظل کہتے ہیں مختلف تاریخوں میں اس عمل کو کر کے خوب اچھی طرح جانچ کر نقطے صحیح کر لیجئے پھر ان دونوں نقطوں کے بیچ میں دائرے پر ایک نقطہ لگائیے اور اس سے ایک ایسا سیدھا خط کھینچیے جو مرکز دائرہ پر سے گزرتا ہوا دائرے کے دو برابر کے حصے کر دے یہی خط جغرافیائی جنوب و شمال کو بتائے گا اور یہی خط آپ کا خط نصف النہار ہے اور یہی خط کرہ پر کھینچا جائے تو کرہ کی تنصیف کرے گا اور اس کا نام دائرہ عظیمہ ہوگا۔

اس کے بعد جس جگہ کی سمت قبلہ معلوم کرنی ہو اول وہاں کا طول بلد معلوم کیجئے پھر اس میں سے مکہ معظمہ کے طول بلد کو تفریق کر دیجئے اور باقی کے دقیقے بنا لیجئے دقیقوں کے گھنٹے اور منٹ بنا لیجئے یہ فرق وقت ہوگا مقامی نصف النہار اور مکہ معظمہ کے نصف النہار میں۔

مثلاً دہلی کا طول بلد ۱۶-۷° ہے اور مکہ معظمہ کا طول بلد ۵۴-۳۹° ہے حاصل تفریق ۲۲-۳۷° ہوا آفتاب ایک درجہ کو ۴ منٹ میں طے کرتا ہے اور ایک دقیقہ کو ۴ سیکنڈ میں لہذا ۳۷ درجہ ۲۲ دقیقہ کو دو گھنٹہ ۲۹ منٹ ۲۸ سیکنڈ میں طے کرے گا یعنی مقامات نصف النہار اور مکہ معظمہ کے نصف النہار میں دو گھنٹے ۲۹ منٹ ۲۸ سیکنڈ کا فرق ہوا یکم جنوری کو دہلی کا نصف النہار ۱۲ بجکر ۲۳ منٹ ۵۶ سیکنڈ پر اور مکہ معظمہ کا نصف النہار ۲ بجکر ۵۳ منٹ ۲۴ سیکنڈ پر ہے۔

پھر آپ نہایت صحیح اور عمدہ گھڑی جو سیکنڈ بھی بتاتی ہو حاصل کیجئے اور دائرہ ہندیہ کی کیلی کا سایہ جب نصف النہار پر پہنچے تو گھڑی میں جو ٹائم ہو فرق وقت اس میں جوڑ کر (اور اگر آپ مکہ معظمہ سے مغرب

کی طرف ہیں تو تفریق کر کے)جو ٹائم نے وہ نوٹ کر لیجئے پھر کیلی کی نوک کا سایہ اس نوٹ کردہ ٹائم پر جس جگہ پہنچے وہاں نقطہ لگا دیجئے اور اس نقطے سے مرکز دائرہ تک سیدھا خط کھینچئے یہ آپ کی مسجد کی دائیں بائیں دیوار قبلہ رخ ہو گئی اس پر گنیار کھ کر دیوار قبلہ قائم کر لیجئے۔

مذکورہ طریقہ ۲۷ مئی سے ۲۹ مئی تک یا ۱۴ جولائی سے ۱۷ جولائی تک کار آمد ہوتا ہے نیز مکہ معظمہ کے مشرق و مغرب میں نوے درجے تک کے مقامات میں کام دے سکتا ہے اس سے زیادہ فاصلے کے لئے اور طریقے ہیں۔

مثلاً دہلی کا نصف النہار اگر ۲۹ مئی کو ۱۲ بجکر ۱۸ منٹ ۳۲ سیکنڈ پر ہو تو اس میں فرق وقت ۲ گھنٹے ۲۹ منٹ ۲۸ سیکنڈ جوڑیئے اس حساب سے ۲ بجکر ۴۸ منٹ پر جس جگہ کیلی کی نوک کا سایہ پہنچے وہاں نقطہ لگائیے اور نقطہ سے مرکز دائرہ تک خط کھینچئے اور اس خط پر مسجد کی دائیں بائیں دیوار قائم کر لیجئے (فتاویٰ دار العلوم جلد اول ودوم ص ۸۷)

اگر حکومت حجاز ایسا انتظام کر دے کہ جس تاریخ کو اور جس وقت آفتاب کعبہ کے سمت الراس پر پہنچے اسی وقت ریڈیو پر اعلان کر دیا جائے کہ آفتاب کعبہ کے سمت الراس پر آگیا ہے تو نصف روشن دنیا کو جہت قبلہ معلوم کرنا بہت آسان ہو جائے گا کیا اچھا ہو کہ موسیقی اور ڈراما کے پروگراموں کے ساتھ یہ اہم دینی خدمت بھی انجام دیدی جائے۔

واضح ہو کہ دہلی کو مثال کے طور پر پیش کیا گیا ہے ورنہ دہلی میں کسی قسم کی تکلیف اٹھانے کی ضرورت نہیں دہلی کی شاہجہانی جامع مسجد کی سمت قبلہ معتبر ہے اس سے مطابقت کافی ہے۔

علاوہ ازیں اور بھی کئی طریقے سمت قبلہ معلوم کرنے کے بغیۃ الاریب شرح چغمینی تصریح وغیرہ میں لکھے ہیں اس فن کے ماہرین سے رجوع کیا جائے اور اپنی متعین کردہ سمت کو دیگر چند طریقوں سے بھی جانچ لیا جائے۔

یہ جو کچھ لکھا گیا اس سے یہ خیال نہ کیا جائے کہ فقہا کی دی ہوئی رخصت سے ہمیں اختلاف ہے مقصد صرف یہ ہے کہ ایک قائم رہنے والی یادگار کی تعمیر و تزئین پر جب کہ ہزاروں لاکھوں روپے خرچ کئے جاتے ہیں اور اس کے لئے سخت مشقت برداشت کی جاتی ہے تو کچھ رقم اور کچھ مشقت اس کی سمت صحیح کرنے کے لئے برداشت کر لینے میں کیا حرج اور کیا گناہ ہے؟ فقہا کی لکھی ہوئی رخصت کو سمجھنے کے لئے بھی حساب کی ضرورت ہے۔ اگر نحن امۃ امیۃ کہہ کر علم ہندسہ علم ہیئت وغیرہ کا پڑھنا پڑھانا ترک کر دیا جائے تو میراث، زکوٰۃ اور اوقات صلوٰۃ کے اہم ابواب میں کیا کیا جائے گا؟

Maktaba Tul Ishaat.com

اصطلاحات

زمین کا حقیقی محیط تقریباً ۲۴۸۱۹ میل ہے اور خط استوا کے گرد ۲۴۹۰۲ میل ہے محور قطبی ۷۹۹۰۱۷ میل ہے اور اس کا استوائی قطر ۷۹۲۵٫۶۵ میل ہے پس ایک خط جو کرہ ارض کے مرکز سے گزر کر خط استوا سے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پہنچتا ہے تقریباً ۲۲۰۵ میل اس قطر سے بڑا ہے جو اس کے مرکز میں سے گزر کر قطبین کو ملاتا ہے یعنی پورے خط استوا پر کرہ ارض بتدریج ۱۳ میل تقریباً ابھرا ہوا ہے جس کے (۲۹۹۶۰) فٹ ہوتے ہیں (علم طبقات الارض)

خط استوا اور نصف النہار دونوں میں سے ہر ایک ۳۶۰ درجوں میں تقسیم ہوا ہے درجہ کی نشانی کول کنڈلی ہے ایک درجہ ساٹھ دقیقہ کا اس کی نشانی ایک زبر ہے ایک دقیقہ ساٹھ ثانیہ کا اس کی نشانی دو زبر ہے مثلاً ۳۲ درجہ ۱۹ دقیقہ ۷ ثانیہ کو یوں لکھیں گے۔

۳۲-۱۹-۷ ۳۲ درجہ کو انگریزی دقیقہ کو منٹ ثانیہ کو سیکنڈ بھی کہتے ہیں۔

خط استوا یا نصف النہار سے ایک درجے کے ساٹھویں حصے یعنی ایک منٹ کو ایک میل کہتے ہیں مگر یہ وہ انگریزی میل نہیں ہوتا بلکہ جغرافیہ کا میل ہوتا ہے ان دونوں قسموں کے میلوں میں تمیز کرنے کے لئے جغرافیائی میل کو نوٹ کہتے ہیں جہازرانی میں تمام حساب نوٹ پر ہوتا ہے وہ شاہی انگریزی میل سے لمبا ہوتا ہے یعنی ۲۰۲۸ گز کا اور شاہی انگریزی میل ۶۰ سے ۷ گز کا ہوتا ہے ان دونوں میں نسبت (۶۹) اور (۷۰) کی ہے۔

آفتاب ۳۶۰ کو ۲۴ گھنٹے میں طے کرتا ہے اور ایک درجہ کو ۴ منٹ میں۔ نصف النہار کے دس درجوں پر وقت میں چالیس منٹ کا فرق ہوتا ہے۔ (جغرافیہ ریاضیہ)

جدول جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عرض بلد کے ہر پانچ درجہ پر طول بلد کے ایک درجہ کی لمبائی کتنے جغرافیائی میلوں میں ہوتی ہے۔

درجہ عرض	جغرافیائی میل	انگریزی میل	درجہ عرض	جغرافیائی میل	انگریزی میل
صفر خط استوا پر	۶۰٫۰۰	۶۹٫۰۷	۴۵	۴۲٫۴۴	۴۸٫۷۸
۵	۵۹٫۷۷	۶۸٫۸۱	۵۰	۳۸٫۵۷	۴۴٫۳۵
۱۰	۵۹٫۰۹	۶۷٫۹۵	۵۵	۳۳٫۴۱	۳۹٫۵۸
۱۵	۵۷٫۹۶	۶۶٫۶۵	۶۰	۳۰٫۰۰	۳۴٫۵۳
۲۰	۵۶٫۳۸	۶۴٫۸۴	۶۵	۲۵٫۳۶	۲۹٫۱۵
۲۵	۵۴٫۳۸	۶۲٫۵۳	۷۰	۲۰٫۵۲	۲۳٫۶۰
۳۰	۵۱٫۹۶	۵۹٫۷۵	۷۵	۱۵٫۵۳	۱۷٫۸۶
۳۵	۴۹٫۱۵	۵۶٫۵۱	۸۰	۱۰٫۴۲	۱۱٫۹۸
۴۰	۴۵٫۹۶	۵۲٫۸۵	۸۵	۵٫۲۳	۶٫۰۰

مطلب یہ ہے کہ خط استوا سے جب ہم جنوب یا شمال کی طرف چلیں تو جتنے ہم خط استوا سے دور ہوتے جائیں گے طول بلد کے درجوں کی پیمائش کم ہوتی جائے گی اس پیمائش کی کمی بیشی کو اصطلاحاً قیمت کی کمی بیشی کا اثر طلوع و غروب پر تو پڑتا ہے یعنی ایک ہی نصف النہار پر واقع سب مقامات پر طلوع و غروب کا وقت یکساں نہیں ہوتا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ تعیین قبلہ میں قیمت کی کمی بیشی کا حساب بھی لگالیا جائے گا یا نہیں ؟ اس بارے میں ماہرین اور واقف کار حضرات سے رجوع کیا جائے۔ فقط واللہ اعلم بالصواب۔

حفیظ الرحمان واصف عفی عنہ۔ شوال ۱۳۹۵ھ

کتاب الصلوٰۃ چوتھا باب فصل بستم۔ متفرق مسائل

(سوال) ایک مسجد زیر تعمیر ہے اس میں چار محرابیں یعنی چار در بنائے گئے ہیں کیا یہ صحیح ہے ؟ المستفتی محمد صغیر خاں میانجی۔ مقام اوسیا ضلع غازی پور

(جواب ۱۰۵) مسجد کے در قاعدہ سے تین یا پانچ یا سات ہونے چاہئیں چار در کی مسجد مناسب نہیں ہے امام بیچ میں ہو اور اس کے دائیں بائیں مساوی حیثیت سے لوگ کھڑے ہوں اس صورت میں طاق در ہی ہو سکتے ہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

فرضیت جمعہ کے متعلق ایک مضمون

کتاب الصلوٰۃ پانچواں باب

(از حضرت مفتی اعظمؒ)

ھوالموفق۔ اس امر میں اتفاق ہے کہ آنحضرت ﷺ کو مکہ معظمہ میں ہجرت سے پہلے جمعہ ادا کرنے کی نوبت نہیں آئی اور اس میں بھی اتفاق ہے کہ اسلام میں پہلا جمعہ جو ادا کیا گیا وہ ہجرت سے پہلے مدینہ منورہ میں ادا کیا گیا اختلاف اس میں ہے کہ جمعہ کی فرضیت کہاں ہوئی ؟ آیا مکہ معظمہ میں یا ہجرت کے بعد مدینہ طیبہ میں ؟

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں کہ "فرضیت جمعہ کے وقت کے بارے میں اختلاف ہے اکثر علماء کا خیال ہے کہ یہ مدینہ میں آیۃ اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ کے نزول سے ہوئی" چنانچہ فتح الباری میں تحریر فرماتے ہیں۔ واختلف فی وقت فرضیتھا فالا کثر علی انھا فرضت بالمدینۃ وھو مقتضی ما تقدم ان فرضیتھا بالآیۃ المذکورۃ وھی مدینۃ۔ انتھی۔ اور اس عبارت سے پہلے حافظ ابن حجرؒ نے تحریر فرمایا ہے۔ واستدلال البخاری بھذہ الایۃ علی فرضیۃ الجمعۃ سبقہ الیہ الشافعی فی الام وکذا حدیث ابی ھریرۃؓ ثم قال فالتنزیل ثم السنۃ یدلان علی ایجابھا

اور علماء کی ایک جماعت اس کی قائل ہے کہ جمعہ کی فرضیت ہجرت سے قبل مکہ معظمہ میں

Maktaba Tul Ishaat.com

نازل ہوئی جیسا کہ حافظ ابن حجرؒ نے شیخ ابو حامدؒ سے نقل فرمایا ہے-وقال الشیخ ابو حامد فرضت بمکة وهو غریب (فتح الباری) اور حافظ جلال الدین سیوطیؒ نے اتقان میں اور شیخ ابن حجر مکیؒ نے شرح منہاج میں اسی قول کو ترجیح دی ہے (کذا فی آثار السنن) اور قاضی شوکانیؒ نیل الاوطار میں فرماتے ہیں-وذالك ان الجمعة فرضت علی النبی ﷺ وهو بمکة قبل الحجرة کما اخرجه الطبرانی عن ابن عباسؓ فلم یتمکن من اقامتها هنالك من اجل الکفار فلما هاجر من هاجر من اصحابه الی المدینة کتب الیهم یامرهم ان یجمعوا فجمعوا-انتهی (نیل الاوطار) اور علامہ شہاب الدین قلیوبی شافعیؒ شرح منہاج الطالبین میں لکھتے ہیں-وفرضت بمکة ولم تقم بها کما لم تقم بها صلوة الجماعة لقلة المسلمین ولخفاء الاسلام واقامها اسعد بن زرارةؓ بالمدینة الشریفة قبل الهجرة بنقیع الخضمات (حاشیہ شرح منہاج جلال الدین محلیؒ)

قاضی شوکانیؒ نے ابن عباسؓ کی جس روایت کو طبرانی کی طرف منسوب کیا ہے حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری و تلخیص الحبیر میں اس روایت کو دارقطنی کے حوالہ سے ذکر کیا ہے ہم تلخیص سے اس کو نقل کرتے ہیں- روی الدار قطنی من طریق المغیرة بن عبدالرحمن عن مالك عن الزهری عن عبید الله عن ابن عباس قال اذن النبی ﷺ الجمعة قبل ان یهاجر ولم یستطع ان یجمع بمکة فکتب الیٰ مصعب بن عمیر اما بعد فانظر الیوم الذی تجهر فیه الیهود بالزبور فاجمعوا نساء کم و ابنائکم فاذا مال النهار عن شطره عند الزوال من یوم الجمعة فتقربو الی الله برکعتین قال فهو اول من جمع حتی تقدم النبی ﷺ المدینة فجمع عند الزوال من الظهر واظهر ذالك- انتهی (تلخیص) اسی طرح جلال الدین سیوطیؒ نے درمنثور میں اس حدیث کو بحوالہ دارقطنی نقل کیا ہے درمنثور کی روایت میں بجائے لفظ عند الزوال کے بعد الزوال ہے اور باقی تمام الفاظ یکساں ہیں اس حدیث میں لفظ اذن بمعنی اذن واجازت کے نہیں ہے بلکہ بمعنی علم و معرفت کے ہے اور صیغہ معروف ہے مجہول نہیں ہے جن لوگوں نے اس لفظ کو اذن بمعنی اجازت سے لے کر اور صیغہ مجہول قرار دے کر اس کا ترجمہ یہ کیا ہے کہ حضور ﷺ کو مکہ میں جمعہ کی اجازت دی گئی یہ ترجمہ حدیث کے سیاق و سباق اور واقعات کے موافق نہیں ہے بلکہ حدیث کا ترجمہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جمعہ کو مکہ ہی میں ہجرت سے پہلے جان پہچان لیا تھا (یعنی یہ کہ جمعہ وہ دن ہے جس میں ہم کو مجتمع ہو کر عبادت کرنے کا حکم ہے یا جو ہمارے لئے خدا تعالیٰ نے فرض کیا ہے) مگر حضور ﷺ باوجود اس علم کے مکہ معظمہ میں جمعہ ادا نہ کر سکے تو آپ ﷺ نے مصعب بن عمیرؓ کو خط بھیجا (مصعب بن عمیرؓ کو حضور ﷺ نے مدینہ منورہ میں لوگوں کی تعلیم کے لئے پہلے بھیج دیا تھا) کہ دیکھو اس دن کا خیال رکھو جس دن یہود زبور کو پکار پکار کر پڑھتے ہیں تم اپنی عورتوں بچوں کو جمع کرو اور جب جمعہ کے دن زوال ہو جائے تو خدا کیلئے دو رکعتیں تقرباً ادا کرو- حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ پس مصعب بن عمیرؓ پہلے شخص ہیں جنہوں نے حضور ﷺ کے مدینہ میں آنے سے پہلے جمعہ ادا کیا یہ جمعہ انہوں نے زوال

کے بعد ظہر کے وقت میں پڑھا اور کھلم کھلا پڑھا- انتہی- لفظ اذن کا جو ترجمہ ہم نے "علم و معرفت" کیا ہے یہی حافظ ابن حجرؒ کے کلام سے مفہوم ہوتا ہے انہوں نے فتح الباری میں فرمایا ہے **ولا یمنع ذالك ان یکون النبی ﷺ علمه بالوحی وهو بمکة فلم یتمکن من اقامتها ثم- فقد ورد فیه حدیث ابن عباسؓ عند الدار قطنی ولذالك جمع بهم اول ماقدم المدینة کما حکاه ابن اسحاقؒ وغیره -** انتهی- اس سے واضح ہوتا ہے کہ حافظ ابن حجرؒ نے اذن النبی ﷺ کا ترجمہ علم النبی ﷺ کیا ہے اور یہی راجح اور اوفق باللغۃ وبالواقعات ہے-

اس کے بعد جان پہچان لینے سے مراد اس کی فرضیت جان لینا ہے یا اور کچھ ؟ اس کے لئے یہ روایت کافی ہے- **عن ابی هریرةؓ قال قال رسول الله ﷺ نحن الأخرون السابقون یوم القیٰمة بیدان کل امة او تیت الکتاب من قبلنا واوتیناه من بعدهم ثم هذا الیوم الذی کتبه الله علینا هدانا الله له الخ (رواه مسلم)** یعنی حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہم دنیا میں آنے کے لحاظ سے تو پچھلے ہیں مگر قیامت میں ثواب کے لحاظ سے مقدم ہوں گے ہاں ہر امت کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہمیں سب کے بعد عنایت ہوئی پھر یہ (جمعہ کا) دن وہ ہے جو خدا نے ہمارے اوپر فرض کیا اور ہم کو اس کی ہدایت فرمادی-

امام بخاریؒ نے اس حدیث کو ان الفاظ سے روایت کیا ہے- **ثم هذا یومهم الذی فرض علیهم فاختلفوا فیه فهدانا الله له** – انتهی- حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں- **و فی الحدیث دلیل علی فرضیة الجمعة کما قال النووی لقوله فرض علیهم فهدانا الله له – فان التقدیر فرض علیهم و علینا فضلوا وهدینا (فتح الباری)** خلاصہ یہ ہوا کہ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث سے جو بخاری و مسلم کی حدیث ہے یہ ثابت ہو گیا کہ جمعہ کی مخصوص عبادت یہود و نصاریٰ پر بھی فرض تھی اور ہم پر بھی مگر جمعہ کا نام لے کر ان کو بتلایا نہ گیا **(وهذا علی قول الراجح)** تعیین ان کے اجتہاد پر چھوڑ دی گئی تھی یہود نے اپنے اجتہاد سے یوم سبت کو اور نصاریٰ نے اپنے اجتہاد سے یوم احد کو اختیار کیا اور اصل دن یعنی یوم جمعہ سے جو مقصود تھا بھٹک کر اس کی فضیلت سے محروم رہ گئے اللہ تعالیٰ نے ہم کو اس یوم مقصود کی ہدایت فرمائی ہم نے اسے معلوم کر لیا اور اس کے فضل و ثواب سے متمتع ہو گئے-

حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت سے اتنا تو معلوم ہو گیا کہ یہی یوم جمعہ وہ دن ہے جس کے اندر اجتماعی عبادت امم سابقہ پر بھی فرض کی گئی تھی یعنی حضرت حق تعالیٰ کی جانب سے فرضیت کا حکم اسی دن کے لئے مقصود تھا اور یہی دن امت محمدیہ کے لئے بھی متعین تھا یعنی جمعہ کی فرضیت علم خداوندی میں پہلے ہی سے تھی مگر حق تعالیٰ نے یہود و نصاریٰ کے امتحان و ابتلا کے لئے اور امت محمدیہ کی تکریم کے واسطے امم سابقہ کو تعیین سے مطلع نہ فرمایا- بلکہ ان کے اجتہاد پر چھوڑ دیا اور وہ اجتہاد میں غلطی کر کے محروم رہ گئے اور امت محمدیہ کو اس کی تعیین کی ہدایت فرمادی- حدیث کے لفظ **فهدانا الله له** میں **هدیٰ** کا فاعل

Maktaba Tul Ishaat.com

اللہ تعالیٰ ہی ہے اور لفظ نا ضمیر جمع متکلم میں امت محمدیہ اور حضور ﷺ سب داخل ہیں اور اس جملے کے معنی یہ ہیں کہ خدا نے ہم کو اس دن کی تعیین کی ہدایت کر دی جو ہمارے لئے فرض کیا گیا تھا۔

اب ہدایت کی صورت کیا ہوئی؟ آیا یہ کہ صحابہ کرامؓ اور حضور انور ﷺ نے خود اپنے اجتہاد سے اسے معلوم کر لیا یا حضرت حق تعالیٰ نے وحی کے ذریعے سے بتادیا؟ **هدانا الله** دونوں معنی محتمل ہے حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں **قوله فهدانا الله له يحتمل ان يراد بان نص لنا عليه وان يراد الهداية اليه بالاجتهاد**۔ یعنی ممکن ہے کہ حضور ﷺ کی مراد ہدایت سے یہ ہو کہ خدا تعالیٰ نے اس دن کی تصریح کر کے بتادیا کہ جمعہ کی عبادت تم پر فرض ہے اور ممکن ہے کہ ہدایت سے مطلب یہ ہو کہ صحابہ کرام اور حضور ﷺ کے اجتہاد کو تعیین جمعہ تک پہنچادیا ہو۔

اس احتمال کی تائید میں حافظ ابن حجرؒ نے یہ روایتیں ذکر فرمائی ہیں۔ **روى عبد الرزاق باسناد صحيح عن محمد بن سيرين قال جمع اهل المدينة قبل ان يقدمها رسول الله ﷺ و قبل ان تنزل الجمعة فقالت الانصار ان لليهود يوما يجتمعون فيه كل سبعة ايام وللنصارى كذالك فهلم فلنجعل يوما نجتمع فيه فنذكر الله تعالىٰ و نصلي و نشكره فجعلوه يوم العروبة واجتمعوا الىٰ اسعد بن زرارة فصلى بهم يومئذ وانزل الله تعالى بعد ذالك اذا نودى للصلوٰة من يوم الجمعة**۔ (الایة) فتح الباری۔ اس کے بعد اس کی تائید میں ایک دوسری روایت ذکر فرمائی اور اس کو حسن فرمایا ہے وہ یہ ہے۔ **اخرج احمدؒ و ابو داؤدؒ و ابن ماجةؒ باسناد حسن و صححه ابن خزيمة وغيرواحد من حديث كعب بن مالكؓ قال كان اول من صلى بنا الجمعة قبل مقدم رسول الله ﷺ المدينة اسعد ابن زرارةؓ** (الحدیث) فتح الباری (۱) (تا تمام)

کتاب الصلوٰۃ پانچواں باب فصل سوم

جمعہ کے دن اذان ثانی کا جواب اور دعا

(سوال) جمعہ کے روز اذان ثانی کا جواب اور بعد اذان دعا مانگنی کیسی ہے؟

(جواب ۱۷) اذان ثانی جو خطیب کے سامنے ہوتی ہے اس کا جواب اور اس کے بعد دعا امام ابو حنیفہ کے نزدیک نہیں چاہئے یعنی زبان سے نہ جواب دے نہ دعا مانگے دل میں جواب دیدے یا دعا مانگ لے۔ (۲)

محمد کفایت اللہ

---

(۱) اس تمام مضمون میں آخر حوالہ جات فتح الباری کے ہیں بات قریب مقامات سے لئے گئے ہیں لہذا الگ الگ جلد لکھنے کی ضرورت نہیں ہے (ہیں میں تمام ان مقامات کے نمبر لکھتے ہیں جن سے اس مضمون میں حوالہ جات نقل کئے گئے ہیں)
(فتح الباری: ۲ ۲۹۲، ۲۹۴، ۲۹۵)

(۲) قال و ينبغي ان لا يجيب بلسانه اتفاقا في الاذان بين يدي الخطيب وان يجيب مقدمه اتفاقا في الاذان الاول يوم الجمعة لو حضر السعي (رد المحتار مع الدر ۱ ۳۹۹)

کتاب الصلوٰۃ چھٹا باب

ایک مسجد میں عید کی نماز دو مرتبہ نہیں پڑھنی چاہئے

(سوال) بارش کی شدت کی وجہ سے بہت سے آدمی عیدگاہ نہیں جاسکے انہوں نے مسجد میں عید کی نماز ادا کی پھر کچھ اور آدمی آئے انہوں نے اسی مسجد میں دوبارہ جماعت سے نماز عید پڑھی یہ کیسا ہے؟

المستفتی محمد صغیر خاں میانجی-مقام وپوسٹ اوسیا ضلع غازی پور-جولائی ۱۹۵۰ء

(جواب ۱۸) بارش کے عذر سے مسجد میں عید کی نماز پڑھنی جائز ہے ایک مسجد میں دو مرتبہ عید کی نماز نہ پڑھی جائے اگر ایک مسجد میں عید کی نماز پڑھی اور کچھ لوگ رہ گئے تو وہ دوسری مسجد میں نماز پڑھ لیں-(۱)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

کتاب الصلوٰۃ ساتواں باب فصل دوم

نفل نماز کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے

(سوال) وقتی نماز کے نفل عموماً لوگ بیٹھ کر پڑھتے ہیں یہ طریقہ کیسا ہے؟

المستفتی مستری حافظ انعام الٰہی محلہ فراش خانہ دہلی

(جواب ۱۹) نفل بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے(۲) فرض کے بعد کے نفل اور دیگر نوافل سب کا حکم ایک ہے-محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

کتاب الصلوٰۃ آٹھواں باب

خطبہ کی اذان، نماز جنازہ اور وتر کے بعد دعا کا حکم

(سوال) خطبہ کی اذان کے بعد اور نماز جنازہ کے بعد دعا مانگنا اور تراویح اور وتر کے بعد نفل پڑھ کر اجتماعی دعا مانگنا از روئے شریعت کیسا ہے؟ المستفتی مستری حافظ انعام الٰہی محلہ فراش خانہ دہلی

(جواب ۲۰) خطبہ کے وقت جو اذان ہوتی ہے اس کے بعد امام کے خطبہ شروع کرنے سے پہلے دل میں دعا کا تصور کرلے زبان سے دعا نہیں پڑھنی چاہئے(۳) جنازے کی نماز خود دعا ہے اس کے بعد کوئی اجتماعی دعا ثابت نہیں تراویح ختم ہونے پر دعا مانگ لینا اور پنجوقتہ نفل کے بعد انفرادی طور پر دعا مانگنا-یہ افضل ہے-

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

---

(۱) تجب صلاتهما في الاصح على من تجب عليه الجمعة شرائطها المتقدمة سوى الخطبة (الدر المختار مع الرد: ۲ ۱۶۶)

(۲) و يتنفل مع قدرته على القعود قائما ابتداء و كذا بناء بعد الشروع بلا كراهة في الاصح كعكسه و فيه اجر غير المشي على النصف الا بعذر (الدر المختار مع الرد: ۲ ۳۶)

(۳) عن عبدالله قال: كنتي نعوا اذا صعد الامام المنبر ان تقول لصاحبك انصت رواه ابن ابي شيبة (اعلاء السنن: ۸۹ ۲)

Maktaba Tul Ishaat.com

کتاب الصلوٰۃ نواں باب نماز قصر

سفر میں قصر کرنا ضروری ہے

(سوال) نماز قصر سفر میں ضروری ہے یا اپنی مرضی پر منحصر ہے؟

(جواب ۲۱) نماز قصر سفر میں حنفیہ کے نزدیک ضروری ہے کیونکہ حضرت عائشہؓ کی روایت کے موجب سفر کی اصل نماز دو رکعت ہی ہے۔(۱) واللہ اعلم۔ محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرسہ امینیہ دہلی

کتاب الصلوٰۃ دسواں باب

عصر اور فجر کے بعد قضاء نماز پڑھ سکتے ہیں

(سوال) ظہر کی نماز قضا عصر کے فوراً بعد اور عشاء کی قضا نماز فجر کے فوراً بعد ادا کر سکتے ہیں یا نہیں؟

المستفتی مستری حافظ انعام الٰہی محلہ فراش خانہ دہلی۔ ۵۰-۱۱-۲۷

(جواب ۲۲) قضا نماز عصر اور فجر کے بعد ادا کر سکتے ہیں(۲) جب کہ عصر اور فجر کی نماز سے پہلے نہ ادا کی ہو ورنہ پہلے ادا کر لینا چاہئے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

کتاب الصلوٰۃ بارھواں باب

ایک مسجد میں ایک جماعت ہونی چاہئے

(سوال) (۱) ایک مسجد میں ایک تراویح کی جماعت سے زیادہ جماعتیں قائم کرنا شرعاً کیسا ہے؟

(۲) تراویح میں ایک حافظ اتنی بلند آواز سے قرآن پاک پڑھتا ہے کہ مسجد کے بالا خانوں اور صحنچیوں اور دیگر اطراف میں اس کی آواز پہنچتی ہے ایسی صورت میں دوسرے حافظ کا اس مسجد میں تراویح پڑھانا بلا کراہت جائز ہے یا نہیں؟ المستفتی شیخ رشید احمد سوداگر صدر بازار دہلی

(جواب ۲۳) (۱) ایک مسجد کے اندر ہی جماعت ہونی چاہئے ہاں اگر اوپر دوسری منزل ہو اور آواز ایک امام کی دوسری جماعت تک نہ پہنچے تو خیر۔(۲) مکروہ ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

کتاب الصلوٰۃ چودھواں باب

دو رکعت سنت کی نماز میں قعدہ کر کے بھولے سے چار پڑھ لیں تو نماز ہو گئی

(سوال) (۱) دو رکعت والی نماز کی نیت باندھی اور بھولے سے چار رکعت پڑھ لی ہے مثلاً ظہر کی دو رکعت

---

(۱) قال فی البدائع . وهذا التغليب على اصلنا خطاء لأن الركعتين فى حقه ليتا قصرا حقيقة عندنا بل هما تمام فرض المسافر والا كمال ليس رخصة فى حقه بل اسارة و مخالفة للسنة (رد المحتار مع الدر ۲ : ۱۲٤) وفى حديث عائشة فى الصحيحين قالت فرضت الصلاة ركعتين ركعتين فاقرت صلاة السفر و زيد فى صلاة الحضر الخ (رد المحتار مع الدر . ۲/۱۲٤)

(۲) و جميع اوقات العمر وقت للقضاء الا الثلاثة المنهية (الدر المختار مع الرد . ۲ : ٦٦)

سنت کی چار رکعت پڑھ لیں (۲) فرض نماز ہے اور دو کی بجائے چار رکعت پڑھ لیں یا پانچویں میں اچھی طرح کھڑا ہو گیا ایسی صورت میں کیا کرنا ہے جس سے نماز صحیح ہو۔

(۳) امام نے دو رکعت فرض کے بجائے چار رکعت پڑھا دیں بھولے سے کیا اس کا اعادہ کرنا ہوگا؟

المستفتی مستری حافظ انعام الٰہی محلہ فراش خانہ دہلی

(جواب ۲۴) (۱) دو رکعت والی سنتوں میں اگر بھولے سے دوسری رکعت میں قعدہ کر کے کھڑا ہو گیا اور چار پڑھ لیں تو نماز ہو گئی(۱) (۲) فرض نماز میں دوسری رکعت میں قعدہ کر کے کھڑا ہو گیا اور چار رکعتیں بجائے دو کے پڑھ لیں تو سجدہ سہو کرنے سے نماز ہو جائے گی(۲) (۳) امام نے بھولے سے دو رکعتوں کے بجائے چار رکعتیں پڑھا دیں تو اگر دوسری رکعت پر قعدہ نہیں کیا تو یہ نماز فرض نہیں ہوئی چاروں نفل ہو گئے اور اگر قعدہ کر لیا تھا تو سجدہ سہو کرنے سے نماز فرض ادا ہو گئی۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

کتاب الصلوٰۃ چودھواں باب

ایک سورت شروع کر کے پھر دوسری سورت پڑھ لی تو سجدہ سہو لازم نہیں!

(سوال) نمازی نے نماز سنت میں پہلی رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے سورہ فلق پڑھا اور دوسری رکعت میں بھول کر سورہ فاتحہ کے بعد سورہ فلق سے ایک آیت پڑھ کر پھر یاد آنے پر سورہ فلق چھوڑ کر سورہ ناس پڑھا۔ آیا اس نماز میں سجدہ سہو واجب ہوا کہ نہیں؟ المستفتی محمد صغیر خاں میانجی۔ مقام اوسیا ضلع غازی پور

(جواب ۲۵) اس صورت میں سجدہ سہو واجب نہیں۔ نہ فرض نماز میں نہ سنت میں (۳) محمد کفایت اللہ

کتاب الصلوٰۃ چودھواں باب

مقتدی کا واجب ترک کرنے سے امام پر سجدہ سہو واجب نہیں

(سوال) مقتدی کے واجب ترک سے امام پر سجدہ سہو لازم ہوتا ہے یا نہیں؟ اور اگر سجدہ سہو لازم نہ آیا تو مقتدی کی نماز میں کچھ خرابی پہنچی یا نہیں؟

المستفتی محمد صغیر خاں میانجی مقام اوسیا ضلع غازی پور ۳۰ اگست ۱۹۴۶ء

(جواب ۲۶) مقتدی کے واجب ترک کرنے سے امام پر سجدہ سہو نہیں آتا مقتدی کی نماز میں نقصان آتا ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

---

(۱) وان صلی اربع رکعات بتسلیمة واحدة والحال انه لم یقعد علی رکعتین منها قدر التشهد تجزی الاربع عن تسلیمة واحدة ای عن رکعتین ولو قعد علی راس الرکعتین جازت عن تسلیمتین بالا تفاق (حلبی کبیر ص ۴۰۸ لاهور)

(۲) لوسها عن القعود الاخیر کله او بعضه اعاد مالم یقیدها بسجدة عامدا او ناسیا او مخطئا تحول فرضه نفلا ... وضم سادسة ولو فی العصر والفجر (قال المحقق) بناء علی ان المراد بالسادسة رکعة زائدة والا فهی فی الفجر اربعة (رد المحتار مع الدر ۲/۸۵)

(۳) افتتح سورة وقصد سورة اخری فلما قرء اٰیة او اٰیتین ارادان یترك تلك السورة و یفسخ التی ارادها یکره الخ (رد المحتار مع الدر ۱/۵۴۷)

Maktaba Tul Ishaat.com

کتاب الصلوٰۃ چودھواں باب

فاتحہ کے بعد تین تسبیحات کے بقدر ٹھہرنے سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے

(سوال) فرض نماز کی پہلی اور دوسری رکعت میں بعد سورہ فاتحہ وامین بقدر تین تسبیح ٹھہرا اس سوچ میں کہ کونسی سورۃ پڑھوں بعد کوئی سورۃ پڑھی آیا ایسی حالت میں سجدہ سہو لازم ہوا یا نہیں؟ المستفتی محمد صغیر خاں میانجی موضع وپہ سب اوسیا ضلع غازی پور۔

(جواب ۲۷) بعض فقہاء نے سجدہ سہو کا حکم دیا ہے کر لینا چاہئے۔ (۱) محمد کفایت اللہ

کتاب الصلوٰۃ سولھواں باب

اگر امام سے قبل مقتدی کوئی رکن ادا کرے تو مقتدی کا یہ رکن معتبر نہیں

(سوال) (۱) اگر امام سے قبل مقتدی کوئی رکن ادا کرے تو نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟

(۲) بعض امام سجدہ سے سر اٹھاتے وقت تکبیر شروع کرتے ہیں اور نہایت اطمینان کے ساتھ کھڑے ہو کر تکبیر ختم کرتے ہیں ان سے قبل کہ امام اپنی تکبیر ختم کرے مقتدی تکبیر کہہ کر کھڑے ہو جاتے ہیں ایسی صورت میں کیا حکم ہے؟ المستفتی شیخ رشید احمد سوداگر صدر بازار دہلی

(جواب ۲۸) (۱) رکن مقتدی کا غیر معتبر ہوگا (۲) مقتدی کو امام کا اتباع کرنا لازم ہے ان امام کے مقتدی بھی تکبیر وغیرہ شروع کریں اور امام کے بعد ختم کریں۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

کتاب الصلوٰۃ اٹھارھواں باب

نماز میں بلغم سے تنگ آکر بائیں طرف تھوکنا

(سوال) نماز کی حالت میں اگر بلغم آکر حلق میں رکاوٹ پیدا کر دیا پڑھنا مشکل ہو گیا اور تھوکنا بھی حال نہیں ہے بائیں طرف چلے اگر اس طرف منہ کر کے تھوک دے تو نماز میں نقصان آئے گا یا نہیں؟ اگر قعدہ کا ہے تو اتیات بھی شروع نہیں کی ہے۔ المستفتی محمد صغیر خاں میانجی مقام اوسیا ضلع غازی پور

(جواب ۲۹) اگر بائیں طرف تھوکنے کا موقع ہے تو بے شک تھوک دے اس سے نماز میں نقصان نہیں آتا۔ (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

---

(۱) اذا سجد ثالثة الشك فتذكر قبل اداء الركن و لم يشتغل حالة الشك بقراءة ولا تسبيح رجع عليه سجود السهو (نور الايضاح ۲ ۹۳ ۹۴)

(۲) قال في شرح المنية لا خلاف في لزوم المتابعة في الاركان الفعلية اذهي موضوع الاقتداء واختلف في المتابعة في تركن القولي وهو القراءة فعند ابي حنيفة لا متابعة فيه بل يستمع وينصت ... وجب متابعة للامام في الواجبات فعلا وتركا ... لزوم من فعله مخالفة الامام في الفعل (منحة السلوك ايضا و رد المحتار مع الدر ۱ ۴۷۰)

(۳) مالك بن انس قال قال رسول الله كان الموسوس اذا كان في الصلاة فانما يباجي ربه فلا يلتفت بين فيه ولا عن يساره ولكن عن يساره او تحت قدمه (التصحيح للامام بخاري ۱ ۵۹ ط قديمي)

کتاب الصلوٰۃ اٹھارھواں باب

امام بھول گیا اور مقتدی نے لقمہ دیا تو نماز فاسد نہیں ہوتی

(سوال) رسالہ رکن دین حوالہ در مختار لکھا ہوا ہے کہ سجدہ سہو سجدہ تلاوت و قعدہ اولیٰ و تکبیرات زائد عیدین اور دعائے قنوت اگر پیش امام ترک کردے تو مقتدی کے اوپر بھی ترک لازم آتا ہے اور دار العلوم دیوبند کا ایک فتویٰ دیکھا گیا ہے کہ سجدہ سہو کے لئے امام کو لقمہ دیدو اگرچہ دونوں طرف سلام پھیر چکا ہو اب اگر قعدہ اولیٰ چھوڑ کر امام کھڑا ہو جائے اور مقتدی لقمہ دے کر قعدہ اولیٰ میں لوٹا دے تو نماز فاسد ہو گئی یا نہیں؟ یا سلام پھیرنے سے قبل لقمہ دیکر امام سے سجدہ سہو کرایا تو نماز فاسد ہوئی یا نہیں؟ المستفتی محمد صغیر خاں میانجی۔ مقام اوسیا ضلع غازی پور۔

(جواب ۳۰) اگر امام نے قعدہ اولیٰ ترک کیا اور مقتدی نے لقمہ دیا اور امام قعدہ کے لئے لوٹ آیا تو نماز فاسد نہیں ہوئی اسی طرح اگر امام سجدہ سہو بھول گیا اور مقتدی نے لقمہ دیکر سجدہ سہو کرایا تو نماز فاسد نہیں ہوئی۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

کتاب الصلوٰۃ اٹھارھواں باب

لہ ما فی السمٰوات کی جگہ للہ پڑھا تو نماز ہو جائے گی

(سوال) نماز میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ حشر کی قرأت میں آخری آیت لہ کو چھوڑ کر بھولے سے للہ ما فی السمٰوات پڑھ دیا آیا نماز فاسد ہوئی یا نہیں؟ المستفتی محمد صغیر خاں میانجی۔ مقام اوسیا ضلع غازی پور۔ ۳۰ اگست ۱۹۴۶ء

(جواب ۳۱) لہ کی جگہ للہ پڑھ دیا تو نماز ہو گئی۔ محمد کفایت اللہ

کتاب الصلوٰۃ اٹھارھواں باب

نماز کے دوران قمیص کو ٹھیک کرنے سے نماز میں کراہت آجاتی ہے

(سوال) زید کو یہ عادت ہے کہ حالت نماز میں قومہ میں کھڑے ہو کر اپنے دونوں ہاتھ اپنے کولھوں پر پیچھے تک بھی اپنی قمیص کو پیچھے سے کھینچ کر اس طرح تشہد میں بیٹھ کر اپنی قمیص اپنے زانوں پر کھینچنا ہے کیا اس طریقے سے نماز صحیح ہو جاتی ہے؟ المستفتی شیخ رشید احمد سوداگر صدر بازار دہلی

(جواب ۳۲) یہ حرکت نماز میں کراہت پیدا کرتی ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

---

۱ لخاصل ان الصحیح من المذهب ان الفتح علی امامه لا یوجب فساد صلوة احد لا الفاتح ولا الاحد مطلقا فی کل حال ؛ البحر الرائق ۲ سورت

۲ ازمنها ذکر کلمة مکان کلمة علی وجه السهل ان کانت الکلمة التی قرأها مکان کلمة تقرب معناها وهی فی القرآن کلمة صلاته یجوز ان قرأ مکان العلیم الحکیم فلانه ۱۲

۳ ویکره للمصلی ان یعبث بثوبه او بجسده لقوله علیه الصلاة والسلام ان الله کره لکم ثلاثا وذکر منها العبث فی الصلاة وان العبث هو ترک الصلاة حواه فیما ظننت فی الصلاة (هدایة) ۱۲

Maktaba Tul Ishaat.com

کتاب الصلوٰۃ انیسواں باب

نماز میں اگر وضو ٹوٹ جائے تو کیا کرے ؟

(سوال) جماعت میں ایک مقتدی کا وضو جاتا رہا صفوں سے باہر نکل کر وضو کیا تو پھر وہیں جاکر نماز تمام کرے یا جہاں جگہ ملے وہیں ادا کرے اور جس رکعت میں شامل ہوا تھا اسی سے رکعتیں شمار کی جائیں گی ؟

اگر امام صاحب کا وضو جاتا رہا ہے تو امام اپنا قائم مقام کھڑا کر کے وضو کے بعد جماعت میں شامل ہو جائے تو سابقہ رکعتیں بھی شمار کی جائیں گی یا نہیں ؟ المستفتی مستری حافظ انعام الٰہی محلہ فراش خانہ دہلی ۵۰-۱۱-۲۷

(جواب ۳۳) نماز میں امام یا مقتدی کا وضو جاتا رہے تو وہ وضو کرنے کے لئے جائے اور مسجد کے اندر وضو کرنے کی جگہ میں وضو کر کے پھر آکر جماعت میں شامل ہو جائے یہ بات ضروری نہیں ہے کہ جس جگہ پہلے کھڑا تھا وہیں کھڑا ہو اگر درمیان میں کوئی ایسا کام نہ کیا جس سے نماز فاسد ہو جائے تو پہلی نماز بھی معتبر ہو گی اور جہاں سے شریک ہوا ہے وہ بھی معتبر ہو گی درمیان میں جو رکعتیں جاتی رہی ہیں ان کو سلام امام کے بعد پورا کرلے (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

کتاب الصلوٰۃ اکیسواں باب

جہری نماز میں سر اقرأت شروع کر دی درمیان میں یاد آیا تو کیا کرے ؟

(سوال) فرض نماز جہری میں امام ایک رکعت پڑھ کر دوسری رکعت میں جہر بھول گئے اور خاموشی ہی سورہ فاتحہ پڑھی سورت پڑھنے کے دوران میں جب کہ آدھی سورت سے زیادہ پڑھ لی یاد آنے پر بقایا سورت کو جہر سے پڑھا آیا نماز درست ہوئی یا نہیں ؟ المستفتی مستری حافظ انعام الٰہی محلہ فراش خانہ دہلی ۱۸ اپریل ۱۹۴۱ء

(جواب ۳۴) اگر جہری نماز میں قراءۃ سرا پڑھ لی جائے تو سجدہ سہو کر لینے سے نماز درست ہو جاتی ہے اگر قراءۃ بھولے سے آہستہ پڑھنی شروع کر دی اور درمیان میں یاد آیا کہ نماز جہری ہے مگر باقی قراءۃ بھی آہستہ ہی پوری کرلی جب بھی سجدہ سہو سے نماز صحیح ہو جائے گی بشرطیکہ جتنی قراءۃ پڑھی تھی وہ جواز نماز کے لئے کافی ہو اور اسے یاد آنے پر جہر کرنا چاہئے مگر از سر نو فاتحہ اور سورت جہر سے پڑھے اور سجدہ سہو کرلے یہ نہ کرے کہ جہاں پر یاد آئے وہیں سے جہر شروع کر دے (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

---

(۱) واذا سا غ له البناء توضا فورا بكل سنه و بنى على ماضى بلا كراهة و يتم صلاته ثمه وهو اولى تقليلا للمشى او يعود الى مكانه ليتحد مكانها كمنفرد فانه مخير (الدر المختار مع الرد ۱/۶۰۵، ۶۰۶)

(۲) يجب بعد سلام واحد عن يمينه فقط سجد تان (الى قوله) والجهر فيما يخا فت فيه للامام و عكسه لكل مصل فى الاصح والا صح تقديره بقدر ما تجوز به الصلاة فى الفصلين و قيل قائله قاضى خان و يجب السهو بهما بالجهر والمخافة مطلقا اى قل او كثر وهو ظاهر الرواية واعتمده الحلوانى (الدر المختار مع الرد : ۲/۸۱، ۸۲)

کتاب الصلوٰۃ بائیسواں باب

رفع یدین تکبیر تحریمہ کے علاوہ منسوخ ہے.....

(سوال) (۱) رفع یدین آنحضرت ﷺ نے کس موقع پر کرنے کا حکم دیا تھا اور کب منع فرمایا تھا؟
(۲) آمین بالجہر کا کب حکم دیا تھا اور کب منع فرمایا تھا؟ المستفتی حکیم اللہ بخش۔ بگڑا بگال ۲۹ جنوری ۱۹۲۸ء

(جواب ۳۵) (۱) رفع یدین ابتدا میں نماز شروع کرتے وقت اور رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھنے کے وقت اور دونوں سجدوں کے درمیان ہوتا تھا اور یہ سب صحیح روایتوں سے ثابت ہے پھر سجدوں کے درمیان اور رکوع میں جانے اور رکوع سے اٹھنے کے مواقع میں سے منسوخ ہو گیا نسخ کی تاریخیں معلوم نہیں لیکن صحابہؓ سے یہ ثابت ہو گیا کہ ان مواقع میں حضور ﷺ نے رفع یدین نہیں فرمایا جس کا مطلب یہ ہے کہ پہلے کرتے تھے پھر چھوڑ دیا۔(۱)

(۲) آمین بالجہر کسی صحیح روایت سے ثابت نہیں ہے اس لئے حنفیہ آمین بالاخفا کو مستحب سمجھتے ہیں۔(۲) محمد کفایت اللہ غفرلہ

کتاب الصلوٰۃ چوبیسواں باب

منبر کا صف کے درمیان میں ہوتے سے نماز مکروہ نہیں ہوگی.....

(سوال) درمیان اگلی صف کے منبر کے ہوتے ہوئے نماز پڑھنی کیسی ہے آیا اگلی صف کی نماز مکروہ ہوگی یا نہیں؟ بخیال انقطاع صف۔ المستفتی محمد صغیر خاں موضع و پوسٹ اوسیا ضلع غازی پور

(جواب ۳۶) نہیں مکروہ نہیں ہوگی۔ محمد کفایت اللہ

کتاب الصلوٰۃ چوبیسواں باب

منبر مسجد کے اندر کہاں بنانا چاہئے؟

(سوال) منبر مسجد محراب کے اندر ایک طرف ہونا افضل ہے یا باہر؟ المستفتی محمد صغیر خان موضع و پوسٹ اوسیا ضلع غازی پور۔

(جواب ۳۷) محراب کے اندر ہو تو بہتر ہے اور باہر ہو تب بھی صف کو نہ توڑتا ہوا اس طرح بنانا چاہئے صف کو توڑے تو یہ بہتر نہیں۔ محمد کفایت اللہ

---

(۱) وقد حدثني من لا احصي عن عبدالله انه رفع يديه في بدء الصلاة فقط و حكاه عن النبي ﷺ و عبد الله عالم بشرائع الاسلام وحدوده متفقد لاحوال النبي ﷺ ملازم له في الاقامة والسفر وقد صلى مع النبي ﷺ مالا يحصى فيكون الاخذ به عند التعارض اولى من افراد مقابله وعلى القول بسنية الامرين (شرح فتح القدير ۱/۳۱۲) ط مصر

(۲) وامن الامام سرا كما مر و منفرد ولو في السرية اذا سمعه ولو من مثله في نحو جمعة و عيد واما حديث اذا امن الامام فامنوا فمن التعليق بمعلوم الوجود فلا يتوقف على سماعه منه بل يحصل بتمام الفاتحة بدليل اذا قال الامام ولا الضالين فقولوا آمين (الدر المختار مع الرد ۱/۴۹۲)

Maktaba Tul Ishaat.com

کتاب الصلوٰۃ چوبیسواں باب

امام کا سترہ مقتدیوں کے لئے صرف جماعت کی نماز میں کافی ہے نفلوں، سنن میں نہیں

(سوال) میدان میں نماز جماعت کے وقت سترہ امام ہر مقتدی کے واسطے کافی ہوتا ہے اور باقی سنت و نفل نماز جو ہر ایک کو اکیلا پڑھنی ہے آیا ہر ایک کا سترہ جدا ہونا چاہیے یا وہی سترہ امام کافی ہوگا۔

المستفتی محمد صغیر خاں موضع و پوسٹ اوسیا ضلع غازی پور

(جواب ۳۸) فرض نماز میں امام کا سترہ مقتدی کیلئے کافی ہوتا ہے نوافل و سنن میں نہیں۔ (۱) محمد کفایت اللہ

کتاب الجنائز دوسرا باب فصل اول

میت کو کفنا کر شوہر اس کا چہرہ دیکھ سکتا ہے

(سوال) (۱) بیوی کے انتقال ہونے کے بعد کفنا کر اکثر عزیزوں کو صورت دکھاتے ہیں کیا اس کے خاوند کو بھی صورت دکھا سکتے ہیں؟ خاوند کفن ہٹا سکتا ہے (۲) عورت سے مہر معاف کرا سکتے ہیں؟ ادا کرنا چاہے تو اس کے مہر کا کون مستحق ہوگا (۳) کیا یہ بات صحیح ہے کہ حضرت علیؓ نے اپنی بیوی کو آپ ہی غسل دیا تھا۔ المستفتی مستری حافظ انعام الٰہی محلہ فراش خانہ دہلی

جواب ۳۹) (۱) بیوی کو کفنا کر اس کی صورت صرف عورتیں یا باپ بیٹا دیکھ سکتا ہے خاوند بھی اگر دیکھنا چاہے تو دیکھ سکتا ہے خاوند کو ہاتھ لگانا یعنی اس کے بدن کو چھونا جائز نہیں جنازے کو اٹھا سکتا ہے۔(۱) (۲) مہر معاف نہیں کرایا تو اس کی ادائیگی ضروری ہے خاوند اپنا حصہ وضع کر کے باقی مہر اس کے اور وارثوں کو دیدے۔(۲) (۳) حضرت علی کا حضرت فاطمہؓ کو غسل دینا ثابت نہیں۔ (۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

کتاب الجنائز دوسرا باب فصل چہارم

محشر میں سب کی زبان عربی ہوگی

(سوال) سنتے ہیں کہ قبروں میں سے اٹھتے ہی ہر انسان کی عربی زبان ہو جائے گی۔ المستفتی مستری حافظ انعام الٰہی صاحب محلہ فراش خانہ دہلی

جواب ۴۰) یہاں عربی زبان میں گفتگو اور سوال و جواب ہوگا سب کی زبان عربی ہوگی۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

---

(۱) و کفت سترہ الامام للکل ای للمقتدین به کلهم وظاهر التعمیم به شمول المسبوق و به صرح القهستانی (رد المحتار مع الدر ۱ ۶۳۸)

(۲) و یمنع زوجها من غسلها و مسها لا من النظر الیها علی الاصح (شرح التنویر ۲ ۱۹۸)

(۳) واذا مات الزوجان وقد سمی لها مهر فلورثتها ان یاخذوا ذالک من میراثه الا اذا علم انها ماتت اولا فیسقط نصیبه من ذالک (هدایة ۲ ۳۳۷، ط ملتان)

(۴) قال فی شرح المجمع لیشترط فاطمة غسلها او ایس حضنه او رضی عنها فتحمل روایة الغسل بعلی علی معنی التهیئة و القیام باسبابه ولیس تحت الروایة فیه مخصص (رد المحتار مع الدر ۲ ۱۹۸)

کتاب الجنائز چھٹا باب

نذر لغیر اللہ حرام ہے

(سوال) کسی مزار پر پھول چڑھانا چادر چڑھانا اگربتی جلانا پھول کو مزار سے اٹھا کر چومنا یا کھانا- یا ٹوپی یا رومال وغیرہ میں رکھنا اگر ان بری باتوں سے منع کریں تو ان حضرات کا یہ کہنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مزار پر عذاب ہوتے ہوئے دیکھا اور ایک ٹہنی منگا کر سرہانے اور پائینتی کی طرف لگا دی اور فرمایا کہ یہ جب تک ہری رہے گی عذاب میں کمی رہے گی ہم تو اللہ کے پیارے سمجھ کر خوشبو والے پھول استعمال کر لیتے ہیں-
المستفتی مستری حافظ انعام الٰہی صاحب محلہ فراش خانہ دہلی

(جواب ٤٠) مزار پر پھول یا چادر چڑھانے کا مطلب ان چیزوں کا نذر کرنا ہے اور نذر لغیر اللہ حرام ہے- کیونکہ نذر عبادت ہے اور غیر اللہ کی عبادت حرام ہے اور اگر بتی جلانا بطور نذر ہو تو اس کا حکم بھی وہی ہے- اور بطور نذر نہ ہو تو فعل عبث ہے اور اسراف ہے کیونکہ ان چیزوں سے میت کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا-(۱) آں حضرت ﷺ نے دو قبروں میں عذاب کا ہونا نوروتی سے معلوم فرمایا تھا تب حضور ﷺ نے ایک شاخ کے دو ٹکڑے کر کے ایک ایک ٹکڑا ہر ایک قبر پر گاڑ دیا تھا یہ قبر پر کوئی چیز چڑھانا نہیں تھا بلکہ صاحب قبر کے عذاب کی تخفیف کی امید پر لگایا گیا تھا کہ گیلی شاخ کی تسبیح سے میت کو فائدہ پہنچے حضور اکرم ﷺ کے اس فعل کی اقتدا کرنی ہو تو ایسے لوگوں کی قبروں پر جن کے گناہ گار ہونے کی وجہ سے عذاب میں مبتلا ہونے کا خیال ہو گیلی شاخ قبر پر گاڑنے سے ہو سکتی ہے- محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

کتاب الجنائز دوسرا باب فصل چہارم

میت کو قبر میں رکھنے کے بعد مٹی پر جو آیت شریف پڑھتے ہیں اس کو مٹی پر نہ پھونکے-

(سوال) قبر میں مردے کو لٹا کر تختہ وغیرہ رکھنے کے بعد جو مٹی ڈالی جاتی ہے اور اس وقت جو آیت شریفہ پڑھی جاتی ہے تو اس کو پڑھ کر مٹی پر پھونکے یا صرف پڑھ لینا ہی کافی ہے؟
المستفتی محمد صغیر خاں میانجی- مقام اوسیا ضلع غازی پور

(جواب ٤٢) مٹی پر پھونکے نہیں- محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

کتاب الجنائز تیسرا باب

نماز جنازہ خود دعا ہے اس کے بعد دعا نہیں

(سوال) نماز جنازہ پڑھنے کے بعد کسی قدر وقت لیکر ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی جائے تو جائز ہے یا نہیں؟
المستفتی محمد صغیر خاں میانجی- مقام اوسیا ضلع غازی پور- ۳۰ اگست ۱۹۳۶ء

(جواب ٤٣) نماز جنازہ خود دعا ہے اس کے بعد دعا کا رواج ڈالنا درست نہیں ہے- محمد کفایت اللہ

---

(۱) لا یجوز ما یفعله الجهال بقبور الاولیاء والشهداء من السجود والطواف حولها واتخاذ السرج والمساجد الیها ومن الاجتماع بعد الحول کالاعیاد ویسمونه عرسا (تفسیر مظهری: ۲: ۶۵ کوئٹہ)

Maktaba Tul Ishaat.com

کتاب الجنائز تیسرا باب

دریا میں ڈوب کر مرنے والا یا بلوی عام میں مارا ہوا یا شہید جس کا نعش لاپتہ ہو ..... جنازے کا حکم

(سوال) جو لوگ دریا میں ڈوب کر مر گئے یا بلوہ عام میں مارے گئے اور نعش لاپتہ ہے یا دیوار سے دب کر مر گئے یا جہاد فی سبیل اللہ میں شہید ہو گئے لیکن نعش نہ مل سکی ایسی صورت میں نماز غائبانہ پڑھ سکتے ہیں یا نہیں ؟ اگر کسی مذکورہ بالا شخص کی نعش کا نصف حصہ نیچے کا یا اوپر کا سینے تک مل جائے تو اس میت کا نام لے کر نماز پڑھی جائے ؟ اور حضور پاک ﷺ نے حبش کے بادشاہ کی نماز پڑھائی اس میں کیا خصوصیت تھی ؟

الدستفتی مستری حافظ انعام الٰہی صاحب محلہ فراش خانہ دہلی

(جواب ٤٤) خواہ لوگ ڈوبے ہوں یا بلوہ عام میں مارے گئے ہوں یا دیوار کے نیچے دب کر مرے ہوں اور نعش نہ مل سکی ہو یا جہاد میں گئے اور شہید ہو گئے اور نعش نہ مل سکی ان تمام صورتوں میں ان کی نماز جنازہ اگر پڑھی گئی تو نماز غائبانہ ہو گی اور یہ حنفیہ کے نزدیک ثابت اور صحیح نہیں آں حضرت ﷺ نے نجاشیؓ کی نماز جنازہ پڑھی تو حنفیہ اس کو صلوٰۃ غائب نہیں سمجھتے بلکہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نجاشیؓ کا جنازہ حضور ﷺ کے سامنے کر دیا تھا تو وہ نماز غائب نہ ہوئی ہاں ایسے لوگوں کو ایصال ثواب کے لئے صدقہ اور خیرات کر کے ان کو ثواب بخش سکتے ہیں اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔(۱)

اگر نصف جسم اوپر کا جس میں چہرہ موجود ہو مل جائے تو اس کی نماز جنازہ ہو سکتی ہے (۲) اور نصف حصہ نیچے کا ملے تو اس پر نماز نہیں ہے اس کو ایسے ہی دفن کر دیا جائے نماز میں میت کا نام لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

کتاب الجنائز تیسرا باب

مسجد میں نماز جنازہ مکروہ ہے

(سوال) نماز جنازہ مسجد میں یا صحن مسجد میں یا صحنچی مسجد میں پڑھ سکتے ہیں یا نہیں ؟ کیونکہ آج کل قبرستان میں نہ کوئی چبوترہ ہے نہ کوئی جگہ ٹھیک ہے۔ المستفتی مستری حافظ انعام الٰہی محلہ فراش خانہ دہلی

(جواب ٤٥) نماز جنازہ مسجد میں مکروہ ہے مگر مسجد سے وہ جگہ مراد ہے جو نماز کے لئے مخصوص ہو اور اگر شمالاً جنوباً اس میں کوئی عمارت ہو (۳) (جیسے مسجد فتحپوری میں ہے) یا مشرقی سمت میں مسجد سے علاوہ اور جگہ

---

(۱) وشرطها ستة اسلام الميت ووضعه وكونه هو اكثره امام المصلي و كونه للقبلة فلا تصح على غائب و محمول على نحو دابة و موضوع خلفه وصلاة النبي ﷺ على نجاشي لغوية او خصوصية (قال في الشامية) اولا نه رفع سريره حتى راه عليه الصلاة والسلام بحضرته فتكون صلاة من خلفه على ميت يراه الامام ولحضرته دون المأمومين وهذا غير مانع من الاقتداء (رد المحتار مع الدر : ٢ ٢٠٨)

(۲) في مراقي الفلاح : والرابع حضوره او حضور اكثر بدنه او نصفه مع راسه (مراقي الفلاح ص ٣٥٣ ط مصر)

(۳) وكرهت تحريما و قيل تنزيها في مسجد جماعة هواى الميت فيه وحده او مع القوم واختلف في الخارجة عن المسجد وحده او مع بعض القوم والمختار الكراهة الخ (رد المحتار مع الدر : ٢/٢٢٤'٢٢٥)

ہو (جیسے مسجد فتح پوری میں حوض سے مشرقی سمت میں ہے) تو وہاں نماز جنازہ پڑھنے میں مضائقہ نہیں اور (جامع مسجد دہلی میں) حوض کی پٹڑی پر نماز جنازہ پڑھنی کہ امام اور ایک صف حوض کی پٹڑی پر ہو یہ بھی جائز ہے اگرچہ زائد نمازی فرش مسجد پر بھی کھڑے ہو جائیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

کتاب الصوم پہلا باب

ریڈیو پر رؤیت کا اعلان

(سوال) مراد آباد کے اس اجتماع میں جو جمعیۃ علماء ہند کے اجلاس مورخہ ۱۴، ۱۵ ذیقعدہ ۱۳۷۰ھ ۱۸، ۱۹ اگست ۱۹۵۱ء کے سلسلہ میں ہوا تھا مسئلہ رؤیت کے متعلق ایک اطمینان بخش فیصلہ علماء کرام نے صادر فرمایا

(سوال)

ریڈیو کے ذریعہ سے جو اعلان کیا جاتا ہے اس کے متعلق یہ تو ظاہر ہے کہ اس کو شہادت کی حیثیت نہیں دی جاسکتی نہ اعلان کرنے والا اس کو شہادت کے طور پر پیش کرتا ہے اور نہ قانون شہادت کی رو سے شہادت کی شرطیں اس میں پائی جاتی ہیں۔

اس اطلاع کو اگر خبر کی حیثیت دی جائے تب بھی وہ موجودہ صورت میں قابل اعتماد نہیں کیونکہ خبر دینے والا خود ایک ایسا شخص ہوتا ہے جس کو نہ سننے والے جانتے ہیں اور نہ اس میں وہ شرطیں موجود ہوتی ہیں جو شرعی نقطہ نظر سے ایسی خبروں کے لئے ضروری ہیں علاوہ ازیں وہ صرف ایک شخص کی خبر ہوتی ہے جس کی بناء پر کسی خاص صورت کے علاوہ عام طور پر رویت ہلال کا فیصلہ نہیں کیا جاسکتا۔

البتہ ایک سوال یہ ہے کہ اگر ریڈیو کے اعلان کی شکل قابل اعتماد ہو جائے (مثلاً یہ طے ہو جائے کہ جب شرعی طور پر رویت ہلال کا باضابطہ فیصلہ کر دیا جائے تو کوئی قابل اعتماد مسلمان پوری ذمہ داری کے ساتھ ریڈیو اسٹیشن پر پہنچ کر یہ خبر نشر کرے) تو جب کہ عام طور پر اس قسم کے اعلانوں میں کوئی شک وشبہ نہیں کیا جاتا اور رویت ہلال کے بارے میں حقیقت یہ ہے کہ شرعی ثبوت کے بعد جب باضابطہ فیصلہ کر دیا جائے تو اعلان کی ایسی شکل کافی مانی جاتی ہے جو ظن غالب پیدا کر سکے چنانچہ اعلان کرنے والے کے لئے شہادت کی اہلیت شرط نہیں مانی جاتی اور دیہات والوں کے لئے توپ کے گولوں کی آواز اور روشنی جیسی چیزیں جو اس موقع پر معتاد ہوں کافی مانی جاتی ہیں (رد المحتار وغیرہ) اور اسی طرح آج کل اگر مثلاً کلکتہ میں جس کی آبادی تقریباً ساٹھ لاکھ ہے اور رقبہ ڈھائی سو میل مربع ہے وہاں اگر ریڈیو اسٹیشن سے اعلان کر دیا جائے تو پورے شہر کے لئے کافی مانا جاتا ہے تو سوال یہ ہے کہ ایسے اعلان کے لئے کچھ حدود مقرر ہیں یا ایسے تمام علاقہ کے لئے یہ اعلان کافی ہو سکتا ہے جہاں مطلع میں غیر معمولی اختلاف نہ ہو اور جہاں تک یہ روشنی یا آواز پہنچ سکے۔

ان حالات اور مقتضیات پر پوری طرح غور کرنے کے بعد اصول شریعت کی روشنی میں علماء

Maktaba Tul Ishaat.com

کرام نے جو فیصلہ صادر فرمایا اس کے الفاظ یہ ہیں :-

فیصلہ

مجلس نے بالاتفاق طے کیا ہے کہ اگر ریڈیو کے ذریعہ آنے والی خبر کے متعلق یہ اطمینان ہو جائے کہ جس جگہ سے ریڈیو کی خبر دی جارہی ہے وہاں کے علماء نے چاند ہونے کی باقاعدہ شہادت لے کر چاند ہونے کا حکم کر دیا ہے خبر دینے والا بھی متعین ہو کہ کوئی مسلم معتمد خبر دیتا ہو تو اس اعلان پر اعتماد کر کے دوسرے مقامات میں بھی چاند ہو جانے کے حکم پر عمل کیا جانا جائز ہے۔ اور تمام ہندوستان کے شہروں اور قصبوں میں متعین ذمہ دار جماعت اس کے موافق حکم کریں تو ان پر عمل کیا جائے یہ حکم تمام ہندوستان اور پاکستان کے لئے ہے۔

اس فیصلہ پر جن حضرات نے دستخط فرمائے ان کے اسمائے گرامی ان کے مختصر تعارف کے ساتھ درج ہیں۔

حضرت علامہ مولانا محمد کفایت اللہ صاحب مفتی اعظم ہند و شیخ الحدیث و مہتمم مدرسہ امینیہ دہلی شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی صدر جمعیۃ علماء ہند و شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند حضرت الحاج مولانا محمد اعزاز علی صاحب شیخ الفقہ و مفتی اعظم دار العلوم دیوبند حضرت مولانا حفظ الرحمان صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء ہند۔ مولانا مفتی عتیق الرحمن صاحب عثمانی ناظم اعلیٰ ندوۃ المصنفین دہلی مولانا سید فخر الحسن صاحب استاد دار العلوم دیوبند حضرت مولانا حافظ عبد اللطیف صاحب مہتمم مظاہر العلوم سہارنپور مولانا سعید احمد صاحب مفتی مظاہر العلوم سہارنپور مولانا عبد الصمد صاحب رحمانی نائب امیر شریعت صوبہ بہار مولانا عثمان غنی صاحب مدیر "نقیب" امارت شرعیہ پھلواری شریف بہار مولانا مسعود علی صاحب ندوی ناظم دار المصنفین اعظم گڑھ حضرت مولانا عبد الحلیم صاحب صدیقی صدر المدرسین مدرسہ عالیہ کلکتہ حضرت مولانا سید فخر الدین صاحب شیخ الحدیث و مفتی جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مراد آباد مولانا عبد الحق صاحب مدنی مدیر جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مراد آباد مولانا قاضی سجاد حسین صاحب صدر المدرسین مدرسہ عالیہ فتح پوری دہلی مولانا محمد رفیع صاحب استاد مدرسہ عبد الرب دہلی مولانا ضیاء الحق صاحب مفتی دار الافتاء جمعیۃ علماء ہند دہلی مولانا حافظ قاری سید حامد میاں صاحب نائب مفتی جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مراد آباد مولانا سید حمید الدین صاحب مہتمم مدرسہ منبع العلوم گلاؤٹھی ضلع بلند شہر۔ مولانا حشمت علی صاحب صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ بلند شہر مولانا سید ابو ظفر صاحب ندوی احمد آباد مولانا محمد نقی صاحب مفتی مالیگاؤں صوبہ بمبئی مولانا حکیم محمد اسحٰق صاحب میرٹھ مولانا سید منت اللہ صاحب سجادہ نشین خانقاہ رحمانیہ مونگیر صوبہ بہار حضرت مولانا ابو الوفا صاحب شاہ جہاں پور مولانا محمد قاسم صاحب شاہ جہانپور مولانا محمد امین صاحب دہلوی مولانا سید محمد ظہور صاحب صدر المدرسین مدرسہ

عباسیہ پتھرایوں ضلع مراد آباد' مولانا سید محمد اعلیٰ صاحب دیوبندی مہتمم مدرسہ اسلامیہ سلیم پور ضلع مراد آباد' مولانا اعجاز حسین صاحب' مدرس مدرسہ عالیہ عربیہ امروہہ' مولانا سید اختر اسلام صاحب استاد جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مراد آباد' مولانا اشفاق حسین صاحب مراد آباد' مفتی محمد شریف صاحب ٹونک' مولانا قاری فضل الرحمن صاحب پتھرایوں' مولانا عبدالوہاب صاحب بستوی' مولانا عبدالحمید صاحب اعظمی۔

ان حضرات کے علاوہ مولانا علی اعلیٰ صاحب فاروقی جونپوری (اہل حدیث) کے دستخط بھی تحریر ہیں مگر آپ نے دستخط سے پہلے ایک ضروری بات کی طرف بھی توجہ دلادی ہے آپ کی تحریر کے جملہ الفاظ درج ہیں۔

"اس مسئلہ سے کلیتہ اتفاق ہے دعوت عمل میں جہاں "جماعت" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے وہاں مقامات کے لئے حاوی نہیں جہاں جماعت کے بجائے افراد ذمہ دار افتاء و فیصلہ ہیں جیسے ائمہ وغیرہ"

کتاب الصوم چھٹا باب

عذر شرعی کے بغیر روزہ نہیں چھوڑنا چاہئے

(سوال) اگر کوئی روزہ چھوڑنا چاہے اور نیت یہی ہو کہ میں روزے رکھوں گا لیکن گرمی کی شدت کی وجہ سے مجبور ہو تو کیا کرے؟ المستفتی مستری حافظ انعام الٰہی محلہ فراش خانہ دہلی

(جواب ۴۶) روزہ چھوڑنا نہیں چاہئے سوائے بیماری یا سفر یا ایسے عذر کے جو شرعاً معتبر ہو جیسے حمل یا رضاعت۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

کتاب الصوم ساتواں باب

انجکشن لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

(سوال) روزہ کی حالت میں انجکشن لینے پر صرف روزہ کا قضا چاہئے یا قضا و کفارہ دونوں؟ المستفتی محمد صغیر خاں میانجی۔ مقام اوسیا ضلع غازی پور۔ ۳۰ اگست ۱۹۴۶ء

(جواب ۴۷) روزہ میں انجکشن لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور قضا یا کفارہ کچھ بھی لازم نہیں آتا۔

(۱) محمد کفایت اللہ

---

(۱) انجکشن کے ذریعے دوا چونکہ کسی منفذ سے معدہ میں نہیں پہنچتی بلکہ عروق اور مسامات کے ذریعہ پہنچتی ہے اس لئے انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ او اکتحل اوادھن او احتجم وان وجد طعمه فی حلقه (وفی الشامیة) لانه اثر داخل فی المسام الذی هو خلل البدن والمضر انما هو الداخل من المنافذ للا تفاق علی ان من اغتسل فی ماء فوجد برده فی باطنه انه لا یفطر وانما کره الامام الدخول فی الماء والتلفف بالثوب المبلول لما فیه من اظهار الضجر فی اقامة العبادة لا لانه مفطر (ردالمحتار مع الدر)

Maktaba Tul Ishaat.com

کتاب الزکوٰۃ پہلا باب

زمین پر زکوٰۃ نہیں

(سوال) زید نے مبلغ پانچ سو روپے کی ایک زمین خرید لی اس رقم پر زکوٰۃ دینی چاہئے یا نہیں ؟ اب اس زمین کے لئے امپرومنٹ ٹرسٹ کا نوٹس موصول ہوا ہے کہ اس کو کسی غیر کے ہاتھ فروخت نہیں کر سکتے لہذا ایسی صورت میں منافع کی کوئی امید نہیں رہی۔ المستفتی شیخ رشید احمد سوداگر صدر بازار (دہلی)

(جواب ٤٨) زمین خرید لی تو زمین پر زکوٰۃ نہیں ہے۔(۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

کتاب الزکوٰۃ چوتھا باب فصل اول

صاحب نصاب کو زکوٰۃ نہیں دی جا سکتی۔

(سوال) کسی مستحق کو مد زکوٰۃ سے ایک وقت میں ۵۲ یا اس سے زیادہ دیئے جا سکتے ہیں یا نہیں ؟ اگر کسی شخص کے پاس ۵۲ ہوں اور اس کے اوپر کوئی قرضہ نہ ہو تو اس کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں یا نہیں ؟ المستفتی شیخ رشید احمد سوداگر صدر بازار دہلی

(جواب ٤٩) ایک وقت میں ۵۲ سے زیادہ بھی مسکین کو دیئے جا سکتے ہیں مگر جس کے پاس ۵۲ موجود ہوں اس کو زکوٰۃ نہیں دی جا سکتی۔(۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

کتاب الزکوٰۃ چوتھا باب فصل اول

کیا کرنسی نوٹ سے زکوٰۃ ادا ہو گی ؟

(سوال) (۱) کرنسی(۳) نوٹوں کے ذریعے سے زکوٰۃ دی جا سکتی ہے یا نہیں ؟ (۲) مستحق کو دس روپے کا نوٹ مد زکوٰۃ سے ملا اس نے وہ نوٹ اپنے قرض خواہ کو دیدیا یا اس نوٹ کے ذریعے اپنی ضرورت کا کوئی سامان خرید لیا زکوٰۃ ادا ہو گئی یا نہیں ؟ (۳) اگر اپنے اعزا و اقربا کو زکوٰۃ کا روپیہ عیدی کا انعام وغیرہ ظاہر کر کے دیا جائے (تاکہ ان کی دل شکنی نہ ہو) تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی یا نہیں ؟ المستفتی شیخ رشید احمد سوداگر صدر بازار دہلی

(جواب ۵۰) (۱) نوٹ دینے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی بلکہ نوٹ سے جب کوئی مال حاصل کر لیا جائے اس وقت زکوٰۃ ادا ہوتی ہے (۲) ہاں اپنا قرضہ ادا کر دیا یا کوئی سامان خرید لیا تو زکوٰۃ ادا ہو گئی (۳) ہاں زکوٰۃ ادا ہو جائے گی جب کہ وہ لوگ جن کو رقم دی ہے مستحق زکوٰۃ ہوں۔ (۴) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

---

(۱) و سببه ای سبب افتراضها ملك نصاب حولی - و فارغ عن حاجته الاصلية نام ولو تقديرا ... الخ (الدر المختار مع الرد : ۲/۲۵۹)

(۲) لا يصرف الى بناء مسجد ولا الى كفن ميت ولا الى غنى يملك قدر نصاب فارغ عن حاجته الاصلية من ای مال كان (الدر المختار مع الرد : ۲/۳٤٤-۳٤۷)

(۳) ماخذ : چونکہ شروع میں کرنسی کی حیثیت صرف قرض کی دستاویز اور ایک رسید کی تھی اس لئے اس وقت کے علماء نے کرنسی نوٹ دینے سے زکوٰۃ ادا نہ ہونے کا فتویٰ دیا تھا بلکہ فقیر جب اس کو خرچ کر کے کسی مصرف میں لگا دیتا تو زکوٰۃ ادا ہونے کا حکم دیتے اب چونکہ کرنسی خود مال ہے جوں ہی فقیر کے قبضے میں آتا ہے تو زکوٰۃ ادا ہو گئی زکوٰۃ کی ادائیگی اب فقیر کے استعمال میں لانے پر موقوف نہیں۔

(٤) دفع الزكاة الى صبيان اقاربه برسم عيد او الى مبشر او مهرى الباكورة جاز الا اذا نص على التعوين (قال فى الشامية) قوله الى صبيان اقاربه ای العقلاء والا فلا يصح الا بالدفع الى ولى الصغير (رد المحتار مع الدر : ۲/۳۵٦)

کتاب الزکوٰۃ چوتھا باب فصل سوم

زکوٰۃ کی رقم مسجد میں لگانا جائز نہیں.

(سوال) بوقت اشد ضرورت مسجد مدرسہ کنواں یا مسافر خانے کی تعمیر میں زکوٰۃ کا روپیہ لگانا جب کہ اس کے سوا کوئی صورت نہ ہو کس طریقے سے جائز ہے؟ المستفتی شیخ رشید احمد سوداگر صدر بازار دہلی

(جواب ۵۱) زکوٰۃ کی رقم حیلے سے بدل کر خرچ کی جائے تو خیر ورنہ زکوٰۃ مسجد میں لگانا جائز نہیں۔(۱)
محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

کتاب الزکوٰۃ چھٹا باب

(سوال) صدقہ فطر میں پونے دو سیر گیہوں یا اس کی قیمت ادا کریں؟ بعض آدمی سوا دو سیر گیہوں بتاتے ہیں؟ المستفتی مستری حافظ انعام الٰہی محلہ فراش خانہ دہلی

(جواب ۵۲) صدقہ فطر میں پونے دو سیر گیہوں دینا چاہئے گیہوں نہ ملے تو قیمت دیدی جائے سوا دو سیر گیہوں بتانے والے غلطی پر ہیں۔(۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

کتاب الزکوٰۃ والصدقات چھٹا باب

(سوال) ہمارے یہاں ہر چیز پر کنٹرول ہے گیہوں چاول جو نہیں ہونے پر پیسہ جو فطرہ میں دیں کنٹرول سے گیہوں چاول کا حساب کر کے یا عام بازاری ور کے حساب سے کیونکہ ہر شخص کو کنٹرول حساب پر چیزیں نہیں ملتیں۔ ملا کر خریدنا پڑتا ہے۔ المستفتی محمد صغیر خاں موضع وپوسٹ اوسیا ضلع غازی پور

(جواب ۵۳) کنٹرول کے حساب سے گیہوں کی قیمت صدقہ فطر میں دے سکتا ہے۔ محمد کفایت اللہ

کتاب النکاح پانچواں باب

(سوال) حضور کے حکم کے مطابق ایجاب و قبول والا فتویٰ دار العلوم دیوبند کا روانہ خدمت کرنے سے مجبور ہوں کیونکہ منگانے والا دیتا نہیں مگر بایں جملہ سوال و جواب لکھتا ہوں۔

بوقت نکاح ایجاب و قبول دونوں ماضی کے صیغے سے ہونا ضروری ہے یا بوقت ایجاب قاضی نکاح خواں کا یہ کہنا کہ فلاں کی لڑکی فلانہ کو بعوض اتنے مہر کے تمہارے نکاح میں دیتا ہوں کہنے سے بھی نکاح ہو جائے گا؟ ایک مولوی صاحب کہتے ہیں کہ "میں نے دیا" کی جگہ "میں دیتا ہوں" سے بھی نکاح ہو جائے گا۔

---

(۱) ویشترط ان یکون الصرف تملیکا لا اباحة کما مر لا یصرف الی بناء مسجد ولا الی کفن میت وقضاء دینه (الدر المختار مع الرد: ۲/۳۴۴)

(۲) تجب نصف صاع من برأو دقیقه او سویقة اوذبیب او صاع تمر وهوای الصاع المعتبر ما یسع الفا واربعین درهما من ماش او عدس ودفع القیمة افضل من دفع العین علی المذهب (شرح التنویر مع رد المحتار: ۳۶۴)

Maktaba Tul Ishaat.com

دار العلوم دیوبند کا جواب یہ ہے کہ "ایجاب وقبول دونوں کا صیغہ ماضی ہونا ضروری نہیں بلکہ اگر ایک ماضی ہو اور دوسرا حال یا استقبال ہو تو بھی نکاح صحیح ہو جاتا ہے اور مولوی صاحب نے جو کچھ کہا ہے وہ صحیح ہے و ینعقد ایضا بما وضع احدهما للماضی والا خر للاستقبال اولحال الخ (در مختار ص ۳۶۱ ج ۲) کتبہ محمد نور الدین سلیمی متعلم دار العلوم دیوبند - الجواب صحیح سید مہدی حسن صدر مفتی ۲۱-۲-۱۳۷۷ھ

حضور کا جواب یہ ہے "دونوں (ایجاب وقبول) ماضی کے صیغے ہونے چاہئیں محمد کفایت اللہ - اب حضور اس مسئلے کی تطبیق کریں بندہ تحت الجھن میں ہے محمد صغیر خاں میانجی مقام اوسیا ضلع غازی پور -

(جواب ٥٤) ایجاب وقبول دونوں ماضی کے صیغے سے ہونے چاہئیں یہی افضل وبہتر ہے لیکن اگر جانبِ صیغہ ماضی کے حال کا صیغہ استعمال کیا جائے تو نکاح ہو جاتا ہے اور صیغہ استقبال جو حال واستقبال کے لئے مشترک ہے بولا جائے تب بھی نکاح ہو جائے گا - محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

(نوٹ از واصف) در مختار کی عبارت میں جو لفظ للاستقبال آیا ہے اس سے مراد فعل مضارع ہے اسی کو عربی میں فعل مستقبل بھی کہتے ہیں عربی میں فعل مضارع حال واستقبال کے لئے مشترک ہوتا ہے مثلاً فعل ماضی قبلتُ کے معنی ہیں "میں نے قبول کیا" اَقبلُ فعل مضارع کے معنی ہیں "میں قبول کرتا ہوں" یا "قبول کروں گا" لیکن جب انشا کے موقع پر بولا جائے گا تو حال کے معنی متعین ہو جائیں گے کیونکہ محاورہ میں انشا کے موقع پر حال کا صیغہ تو انشا کا فائدہ دے سکتا ہے لیکن مستقبل کا صیغہ انشا کا فائدہ نہیں دے سکتا یہ تو تھا عربی زبان کا معاملہ اور مندرجہ بالا فتوی عربی زبان ہی سے تعلق رکھتا ہے لیکن اردو میں فعل مضارع جو حال اور استقبال میں مشترک ہے وہ عام طور پر شرط وجزا میں یا استفہام میں استعمال ہوتا ہے اور حال واستقبال کے لئے مستقل صیغے موجود ہیں اردو کا فعل مضارع ماضی کے موقع پر استعمال نہیں ہوتا یعنی عقود میں کار آمد نہیں ہوتا پس اگر ایجاب میں قاضی صیغہ ماضی استعمال کرے اور کہے کہ بندہ کو میں نے تیرے نکاح میں دیا اور ناکح کہے کہ میں قبول کرتا ہوں تو وہ محاورے کی رو سے "میں نے قبول کیا" کا قائم مقام ہو سکتا ہے اور نکاح منعقد ہو جائے گا لیکن اگر ناکح مضارع کا صیغہ بولے اور کہے کہ میں قبول کروں یا مستقبل کا صیغہ استعمال کرے اور کہے کہ میں قبول کروں گا تو یہ انشا کا فائدہ نہیں دے گا اور عقد صحیح نہ ہوگا قاضی ایجاب میں کہے کہ میں بندہ کو تیرے نکاح میں دیتا ہوں اور ناکح کہے "میں نے قبول کیا" تو عقد صحیح ہے لیکن اگر قاضی کہے کہ میں بندہ کو تیرے نکاح میں دوں یا دوں گا تو یہ ایجاب ہی صحیح نہیں پس قبول بھی غیر معتبر ہوگا -

واللہ اعلم و علمہ اتم واحکم - حفیظ الرحمن واصف ۲ مئی ۱۹۷۵ء

کتاب الحظر والاباحۃ چھٹا باب

(سوال) گائے بھینس جو بچہ دیتی ہیں اور بعد بچہ دینے کے اس ۹ مہینے کے دودھ کو جو تھن میں ہوتا ہے کھایا جا سکتا ہے یا نہیں ؟ ہماری طرف اس کو میٹھا ملا کر کھاتے ہیں - المستفتی محمد صغیر خاں میانجی مقام اوسیا ضلع غازی پور

(جواب ۵۵) نوزائیدہ بچے کے بعد جو دودھ تھن میں سے نکلتا ہے اور پکانے سے جم جاتا ہے اس کو پیوسی اور کسی جگہ کھیس کہتے ہیں وہ حلال ہے اور اس کا کھانا جائز ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

مصر سے واپسی اور فوٹو کا مسئلہ

از حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدنی مہتمم مدرسہ شاہی مسجد مراد آباد

کتاب الحظر والاباحۃ بیسواں باب

واپسی کے وقت کافی تعداد میں علماؤ عمائدین مصر جو پہنچانے کے لئے تشریف لائے تھے مصر کے عام قاعدے کے مطابق ان کی خواہش ہوئی کہ پارٹی کا فوٹو لیا جائے حضرت مفتی صاحب نے منع فرمادیا علمائے مصر کا ایک گروہ فوٹو کو جائز قرار دیتا ہے ان حضرات نے بحث شروع کردی بحث مختصر مگر بہت دلچسپ تھی سوال وجواب کے جملے اب تک ذہن میں ہیں جہاں تک حافظہ کام کررہا ہے سوال وجواب کے الفاظ یہ تھے۔

علمائے مصر	ترجمہ
التصویر الممنوع انما هو الذی یکون بصنع الانسان و معالجة الایدی۔ وهذا لیس کذلك۔ انما هو عکس الصورة	ممنوع تو وہ تصویر ہے جو انسان کے عمل اور ہاتھوں کی کاریگری سے ہو فوٹو میں کچھ نہیں کرنا پڑتا یہ تو صورت کا عکس ہوتا ہے
حضرت مفتی صاحب	
کیف ینتقل هذا العکس من الزجاجة الی الورق؟	یہ عکس کیمرہ کے لینس سے کاغذ پر کس طرح منتقل ہو جاتا ہے؟
علمائے مصر	
بعد عمل کثیر۔	بہت کچھ کاریگری کرنی پڑتی ہے
حضرت مفتی صاحب	
ای فرق بین معالجة الایدی و صنع الانسان و العمل الکثیر۔	انسان کے عمل ہاتھوں کی کاریگری اور بہت کچھ کاریگری میں کیا فرق ہے؟
علمائے مصر	
نعم هو بشیء واحد۔	کوئی فرق نہیں۔ سب کا ایک ہی مفہوم ہے۔
حضرت مفتی صاحب	
اذا حکمها واحد۔	لہذا حکم بھی سب کا ایک ہے۔

علمائے مصر حضرت مفتی صاحب کی حاضر جوابی سے بے حد متاثر ہوئے اور کچھ ایسے خاموش ہوئے کہ جواب نہ دے سکے۔ (مفتی اعظم کی یاد میں ۱۴۶)

Maktaba Tul Ishaat.com

سیرۃ اور سوانح پر دارالاشاعت کراچی کی مطبوعہ مستند کتب

سیرۃ حلبیہ اردو اصل ۳ جلد (کمپیوٹر)	سیرۃ النبی پر نہایت مفصل و مستند تصنیف
سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۴ حصص در ۲ جلد	اپنے موضوع پر ایک شاندار علمی تصنیف مستشرقین کے اعتراضات کے جوابات کے ہمراہ
رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم ۲ جلد یکجا (کمپیوٹر)	عشق میں سرشار ہو کر لکھی جانے والی مستند کتاب
محسن انسانیت اور انسانی حقوق	خطبہ حجۃ الوداع سے استشہاد اور مستشرقین کے اعتراضات کے جوابات
رسول اکرم کی سیاسی زندگی	دعوت و تبلیغ سے سرشار حضورؐ کی سیاست اور عملی تعلیم
شمائل ترمذی	حضورؐ اقدسؐ کے شمائل و عادات مبارکہ کی تفصیل پر مستند کتاب
عہد نبوت کی برگزیدہ خواتین	اس عہد کی برگزیدہ خواتین کے حالات و کارناموں پر مشتمل
دور تابعین کی نامور خواتین	تابعین کے دور کی خواتین ، ، ، ، ، ،
جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین	اُن خواتین کا تذکرہ جنہوں نے حضورؐ کی زبان مبارک سے خوشخبری پائی
ازواج مطہرات	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کا مستند مجموعہ
ازواج الانبیاء	انبیاء علیہم السلام کی ازواج کے حالات پر پہلی کتاب
ازواج صحابہ کرام	صحابہ کرامؓ کی ازواج کے حالات و کارنامے۔
اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم	ہر شعبۂ زندگی میں آنحضرتؐ کا اسوۂ حسنہ آسان زبان میں۔
اسوۂ صحابہ ۲ جلد کامل یکجا	حضور اکرمؐ سے تعلیم یافتہ حضرات صحابہ کرام کا اسوہ۔
اسوۂ صحابیات مع سیر الصحابیات	صحابیات کے حالات اور اسوہ پر ایک شاندار علمی کتاب۔
حیاۃ الصحابہ ۳ جلد کامل	صحابہ کرام کی زندگی کے مستند حالات۔ مطالعہ کے لئے راہنما کتاب
طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات طب پر مبنی کتاب
نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم	، ، کے حالات اور عربی قصائد مع تراجم پر مشتمل عشق و ادب میں ڈوبی تصنیف
سیرۃ خاتم الانبیاء	بچوں کے لئے آسان زبان میں مستند سیرت، مدارس میں داخل نصاب
رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم	مشہور کتاب سیرۃ النبیؐ کے مصنف کی بچوں کے لئے آسان کتاب
سیرۃ خلفائے راشدین	مختصر انداز میں ایک جامع کتاب
الفاروق	حضرت عمر فاروقؓ کے حالات اور کارناموں پر محققانہ کتاب
حضرت عثمان ذوالنورین	حضرت عثمانؓ ، ، ، ، ، ، ، ،

سنۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم	مختصر و آسان زبان میں حضرت شاہ ولی اللہ	پیارے نبیؐ کی پیاری صاحبزادیاں ڈاکٹر حقانی میاں
تاریخ اسلام ۴ حصص در ۲ جلد کامل	آغاز اسلام سے آخری خلیفہ کے زوال تک کی مستند تاریخ	شاہ معین الدین ندویؒ
اخبار الاخیار	ہند و پاک کے مشاہیر صوفیاء کا مستند تذکرہ	شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ
حالات مصنفین درس نظامی	پورا درس نظامی تصنیف کرنیوالے ائمہ و علماء کے مستند حالات	مولانا محمد حنیف گنگوہیؒ
نقش حیات	مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کی خود نوشت سوانح۔	مولانا حسین احمد مدنیؒ
جہنم کے پروانہ یافتہ	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیتیں پہنچانیوالے ملعون کفار کے حالات	احمد خلیل جمعہ

امام برہان الدین حلبیؒ	
علامہ شبلی نعمانیؒ / سید سلیمان ندویؒ	
قاضی محمد سلیمان منصور پوریؒ	
ڈاکٹر حافظ محمد ثانی	
ڈاکٹر محمد حمید اللہ	
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریاؒ	
احمد خلیل جمعہ	
، ، ، ، ،	
، ، ، ، ،	
ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری	
احمد خلیل جمعہ	
عبدالعزیز الشنادی	
ڈاکٹر عبدالحی عارفیؒ	
شاہ معین الدین ندویؒ	
، ، ، ،	
مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ	
امام ابن قیمؒ	
مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ	
مولانا مفتی محمد شفیعؒ	
سید سلیمان ندویؒ	
مولانا عبدالشکور لکھنویؒ	
علامہ شبلی نعمانی	
معراج الحق عثمانی	

ناشر: دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی ۱ پاکستان، فون و فیکس (۰۲۱) ۲۶۲۱۸۶۱
اور مستند اسلامی و علمی کتب کا مرکز قرآن پاک
دیگر اداروں کی کتب دستیاب ہیں بیرون ملک بھیجنے کا انتظام ہے / فہرست کتب مفت ڈاک ٹکٹ بھیجکر طلب فرمائیں

مفتیانِ کرام، علماء، اساتذۂ خطباء اور مدارس کے طلباء اور طالبات کیلئے مستند کتب

پاکستان میں پہلی بار مکمل طبع شدہ

فتاوی رحیمیہ
اردو

خصوصیات

کامل ۱۰ حصص در ۵ جلد

از

مفتی عبدالرحیم لاجپوری

سوالات کے جوابات بمع حوالے ہی نہیں عبارات کیساتھ دیئے گئے ہیں صفحہ نمبر اور جلد نمبر بھی بتا دیا گیا ہے۔ اکثر جوابات تفصیلی ہونیکی وجہ سے وہ ایک رسالہ بن گیا ہے۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ فتوی رحیمیہ محض فتوی نہیں بلکہ مجموعہ رسائل ہے۔

عمدہ کاغذ و طباعت، پائیدار خوبصورت جلدیں مناسب قیمت پر مکمل سیٹ اور رعایت عام قیمت ۱۵۰۰/-

سیرۃ حلبیہ
اردو

سیرۃ النبی پر مشہور اور تفصیلی عربی تصنیف کا اردو ترجمہ

اُمّ السِّیَر

مصنف: امام برہان الدین حلبی

مترجم: مولانا محمد اسلم قاسمی مدظلہم

کمپیوٹر کتابت، اعلیٰ کاغذ و طباعت اور خوبصورت اعلیٰ جلد، بڑا علمی سائز

قیمت ۶ جلد ۱۵۰۰/-

تفسیر عثمانی

ترجمہ: شیخ الہند مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ

تفسیر: شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رح

اضافہ عنوانات و تشکیل جدید جناب محمد ولی رازی ولد مولانا مفتی محمد شفیع رح

تشکیل جدید اور اضافہ عنوانات کے ساتھ تفسیری طرز پر

قیمت ۲ جلد ۹۰۰/-

تعارف

مستند علمی کتب، تفسیر، حدیث، فقہ، تصوف سیرت و دیگر موضوعات شائع کرنے والا معتبر ادارہ

اندر ملاحظہ فرمائیں

دار الاشاعت

اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان ۲۶۳۱۸۶۱/۰۲۱

Maktaba Tul Ishaat.com

تفاسیر و علوم قرآنی اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر

دارالاشاعت کی مطبوعہ مستند کتب

تفاسیر و علوم قرآنی

تفسیر عثمانی بدرز تقسیم مع حواشی جدید کتابت ۱ جلد ـــــ مولانا شبیر احمد عثمانی، املاء حضرت مولانا جناب محمود الحسن صاحب

تفسیر مظہری اردو ـــــ ۱۰ جلدیں ـــــ قاضی محمد سناء اللہ پانی پتی

قصص القرآن ـــــ ۲ حصے در ۱ جلد کامل ـــــ مولانا سید ارتضیٰ سبزواری

تاریخ ارض القرآن ـــــ علامہ سید سلیمان ندوی

قرآن اور مناحولیات ـــــ انجینئر شفیع جیہ دانش

قرآن سائنس اور تہذیب و تمدن ـــــ ڈاکٹر مقتدیٰ میاں قادری

لغات القرآن ـــــ مولانا عبدالرشید نعمانی

قاموس القرآن ـــــ قاضی زین العابدین

قاموس الفاظ القرآن الکریم (عربی انگریزی) ـــــ ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی

ملک البیان فی مناقب القرآن (عربی انگریزی) ـــــ حسان پبلشرز

امثال قرآنی ـــــ مولانا اشرف علی تھانوی

قرآن کی آیتیں ـــــ مولانا احمد سعید صاحب

حدیث

تقسیم البخاری مع ترجمہ و شرح اردو ۳ جلد ـــــ مولانا نور البشر بستوی اعظمی، فاضل دیوبند

تقسیم المسلم ۳ جلد ـــــ مولانا زکریا اقبال، فاضل دارالعلوم کراچی

جامع ترمذی ۲ جلد ـــــ مولانا فضل احمد صاحب

سنن ابوداؤد شریف ۲ جلد ـــــ مولانا سرفراز احمد صاحب، مولانا نور رشید عالم قاسمی، فاضل دیوبند

سنن نسائی ۳ جلد ـــــ مولانا فضل احمد صاحب

معارف الحدیث ترجمہ و شرح ۳ جلد ۷ حصے کامل ـــــ مولانا محمد منظور نعمانی صاحب

مشکوٰۃ شریف مترجم مع عنوانات ۳ جلد ـــــ مولانا عابد الرحمن کاندھلوی / مولانا احمد اللہ عباد

ریاض الصالحین مترجم ۱ جلد ـــــ مولانا حبیب الرحمن نعمانی ملتانوی

الادب المفرد کامل مع ترجمہ و شرح ـــــ از امام بخاری

مظاہر حق جدید شرح مشکوٰۃ شریف ۶ جلدیں کامل ـــــ مولانا حبیب اللہ جاوید نلوی پوری، فاضل دیوبند

تقریر بخاری شریف ـــــ ۲ حصے کامل ـــــ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب

تجرید بخاری شریف ـــــ ایک جلد ـــــ علامہ زین الدین احمد زبیدی

تنظیم الاشتات ـــــ شرح مشکوٰۃ اردو ـــــ مولانا ابوالحسن صاحب

شرح اربعین نووی ـــــ ترجمہ و شرح ـــــ مولانا عشق، فاضل دیوبند

قصص الحدیث ـــــ مولانا محمد زکریا اقبال، فاضل دارالعلوم کراچی

ناشر: دارالاشاعت اردو بازار، ایم اے جناح روڈ کراچی، پاکستان، فون و فیکس (۲۱) ۲۲۱۲۸۶۱

دیگر اداروں کی کتب دستیاب ہیں، ڈاک خرچ کا انتظام ہے / فہرست کتب مفت ڈاک سے منگوانے کا پتہ

قرآن پاک / اسلامی و علمی کتب کا سب سے بڑا مرکز